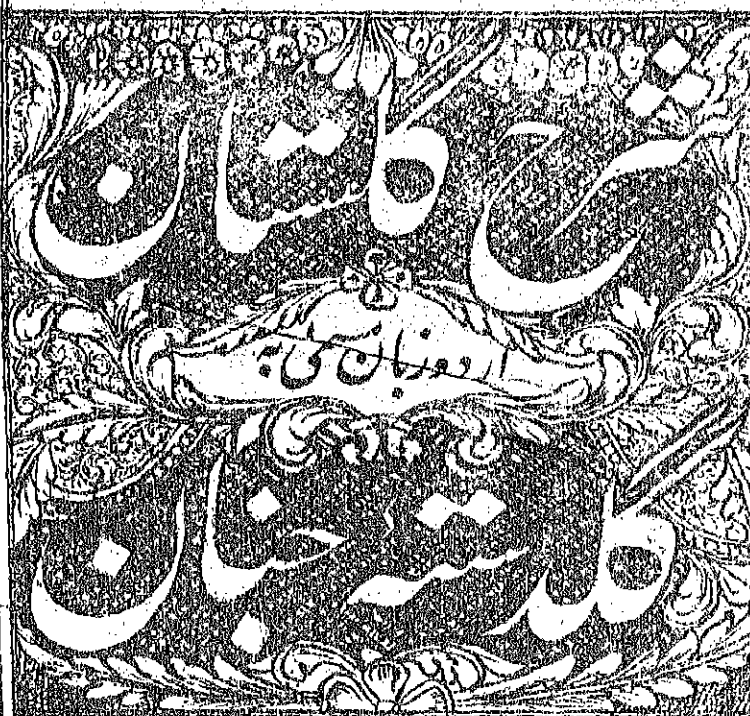


ببین گشتن آرا بکر فکا و رنگین مایه گل و ریحان

عمر شرح بسوط حال لکن لاجواب حل لغات و توضیح معانی این انتخاب آفرینی



تصنیف ماهر علوم و اتم فنون مولوی سید رزاق بخش صاحب

مطبع گرامی نشری کشتورین بنیادین تان چچی

احاطی ہے۔ اس طرح بین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار مرتب و مرتبہ ہو سکتا ہے۔ ایسے مجموعہ کو فہرست کتب کہتے ہیں۔ ایک سال کی کو چار خانہ سے مل سکتی ہے جس کے معانی و مباحثہ سے نیکو انسان اعلیٰ حالات کتب کے معلوم فرمائیے ہیں۔ غیرت بھی انداز ہو اس کتاب کے پیش کیے تین صفحہ پر سا دس ہیں انہیں اپنی کتب اخلاق و تصوف فارسی و اردو وغیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کا درجہ سے قدر و اقدار کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب اخلاق و تصوف فارسی

گلستان خوشی خرو۔ از حضرت مصباح الدین سعدی شیرازی۔ بخشنو مولوی نادر علی حرم۔

ایضاً گلستان۔ مصنفہ قلم خوشی۔

ایضاً۔ مع فرہنگ و پیش رنگین۔

ایضاً۔ چوب قلم علی۔

گلستان شریح۔ ترجمہ اردو لفظ بلفظ۔

شرح گلستان۔ نادر شریح از ملا محمد اکرم طسانی۔

ایضاً۔ سہمی پیریاں رضوان۔ شرح کامل الصفات

خجائب مولوی سراج علی۔

ایضاً۔ سہمی پیریاں۔ شرح حضرت سراج الدین علی

آرز و خلص۔

تفسیر گلستان سعدی۔ مصنفہ خوشی سرگودھا لفظ

گلستان حکیم قالی۔ بجز اب گلستان حضرت سعدی

وہی طرز و روش کی مصنفہ حکیم قالی المعروف بہ میرزا

حبیب شیرازی۔

بدارستان جامی۔ بجز اب گلستان سعدی از ملا

محمد الرحمن جامی۔

خجائب گلستان خوشی۔ کتاب کتب قلم و شریح رحیم

پہلو۔ گلستان بوسلور یا پیرن مصنفہ ملا محمد الدین خانی

اسرار الالہیہ۔ از سید ابوبکر فضل بن ابی اسحاق۔ اتحاد اقسام ہنوزات اہل اللہ کا ذکر ہے از حضرت شریح فرید الدین شکر گنج۔

اخلاق محمدی۔ فضائل علوم و غیرہ کا ذکر ہے چالیس

بین مصنفہ مولوی محمد علی نیرودی۔

معراج الہدایت۔ ترجمہ عوارض شعل پر کریمانی

وامول طریقت اہل تصوف ترجمہ حضرت محمد الکاظم

مصباح التذہیب۔ جامع تائیدی حکایات فصیح مصنفہ

شیخ کمال الدین۔

صد پیر سو و منہ۔ تھان حکیم مع چار سال علی نام شریح

۱۔ رسالہ سعادت نامہ۔ ۲۔ رسالہ خواجہ حبیب اللہ انصاری

۳۔ رسالہ توحید الملوک۔ ۴۔ رسالہ شہناج العارفین۔

۵۔ رسالہ ہدایۃ المؤمنین الی سلسلۃ الصالحین نادر کتاب

مصنفہ ابو الخیر مولوی پیر الدین شہیدی۔

۶۔ مطالب ریشہ دہی۔ رموز ایت فقرہ و تصوف از شاہ

تراب علی کاکوروی۔

۷۔ رسالہ خواجہ۔ شرح قصیدہ بھانت سعادت مصنفہ حاجی

عبدالحق محمد ندیر۔

۸۔ نامہ عطار تصاحیح و حواشی از حضرت

میرزا فرید الدین عطار۔



گلستان معانی را از آبیاری حمد باری آغاز عالمین بنو که بهاریست خزان تا دیر
 و عند یب سخن را از ترنم لغت سید انبیا صلی الله علیه و آله نقشه است تا شاخسار
 طوبی رسیده نظم مراد رسد سروری بر جان که آراست از عدل باغ
 جهان ز بهی عدل پرور حکیم علیم که روشن کند شمع گل از ششم و بیستم شاه لاله را
 در ششم که از شخصه دارد ویر پیرین و من مولفه محمد گلستان حق را گلیست
 بهستان دین پروری بیلیست و حلی بند ناظوره دین حق و فروزده شمع این حق
 خداوند اسرار پروردگار و ششتر اسمی گفتار پروردگار و همه آل او و ما جهان و لاله
 سلام علیه السلام دوام السعاده بعد از نگاشت خیابان عود آبی و بیست و شش گلستان لغت و کلام
 به خاتمه مقدمات از نازکته دانی و خواطر گلچینان ریاض رنگین بیانی که در فضا می درازد
 سخن سوزن بال فصاحت و بلاغت کشاده اند مخفی بهاد که کتاب گلستان بهی و بیست
 مشتمل بر غیر از حکایات و نوادر شرات تحقیقات و نکات مهم است هر دوستان
 فضا و دلپسند و هر فقره اسرار بلند دارد الی الآن همچو شاد این شمع زیبا از
 پیچانه تالیف و ترتیب بلیاس اسرار رنگین و حکایات و نشین بیرون شمع
 و مانند این ناظوره بدیع الجمال در نهانخانه و تهنید یب بر نوزد شمع مقدمات

ممدوح الصفاوت از ریاضین تازه و رنگین اگر اسبند فرمود و بگلها سے شاد آب مچھا
 جدید و سریدہ سر اسیر زینت افزود و کاشیکے بعدی سے بود کہ اینک آمد فصل ہا
 می شنید و این ہر سبز چمن نوزانی را می دید کہ فیصل رونق عید شایست
 و گلستان را بہ سیر شد و ہر گل بلبل خوشش الحان را بہ شراب مصفاۃ دکایا شش
 کام دل را آب حیات و زلال شہرہاتش بہ ذائق تشنگان رحیق تحقیق کا نہ غلاب
 و است بیاض بین السطور شش طباستہ صبح کامرانی سوا شش سواد دیدہ نور
 دیدہ را در سیر عروضش تماشا شای سنبستانانی در نظر و مردک را در تماشا سے
 افشا نقش سیر گلستانی میسر نیسان معانی آید ارشش کہ ریز زلال شیرین استعارش
 با وہ طرب انگیز اگر این شہر جامعہ را کار نامہ محاسن اہلاد بگویم نہ بیاست و یا ایہ الذیاع
 انشا بخوانم رواست حدیقہ است کہ نظارہ اشش اعیان اسیاب بصیرت را قوت اید
 و گلستان سے است کہ از دست برد خزان سیراموشش مایون و مہنون فکر از دست
 کہ از گلہا سے رنگینش شقائق الحان را بسی شرمساری و انہار سلاست معانی پرورش
 شال چشمتہ کوثر چاری عقیقہ و ضمیر از تہر و رنگین عبارتش ہر نگہ شراب از خواستہ
 خاند خیال از تخیل نقش و نگار شش تہوین نگار خانہ مال و بعد آنکہ شرح مذکور از تہر
 تا بہت صورت اختتام پذیرفت و گل بہجت در چمن امید شگفت جناب بختور سچو
 کہ فواج روح افادہ اش را از طبع مطہر و بچار حد بانچہ ہند وستان رسانند و درین
 بہجت نرا چیز سے یادگار گذارند الا یہ نشد کہ اجل موعود در رسید و در مرگ و ان
 بہ شمع حیات کشید و بفرورستہ رگہا سے اگر آباد بودند کہ درین راہ مقام کان پور بہر شش
 وجع الفداد و فقہ بضمون ماتدی نفس باقی ارض ثبوت رفت اقامت زمین جہان
 بستند و بقتضائے قہر الموت ان کنت صا قین بسوسے مجا درین باغ ارم
 پیوستند و ما احسن ما فیصل فی تاریخ وفاتہ سید باکال عزیز و شرف
 صاحب علم و فضل و عجد پناہ جو پور دست مولد و مسکن و دفنش کا پور شذنا گاہ
 مات غیب سال رحلت او بہ گفت رزاق بخشش وادیلہ المختصر بعد رحلت عم مرحوم

اگر چه از طبع کتاب موصوف با یوس بودم و ابواب فرحت و انبساط بر رخ مشک شودم اما
گفته اند که نویدی را بسی امید و پایان شب سیه عاقبت سپید میباشد الحمد لله که
درین زمان بهجت توانان که نهال طالع ثمرات مقاصد را بردوش و عند لیب شوق گل
مقصود در آغوش کشیده بود که بواسطه آبیاری توجیه خاص عالم جناب معالی القاب گلستانه
بهارستان سروری ابر درار دین پروری منبع المکان رسیع الارکان جناب
ناظم علیخان تحصیلد ارفع پور مضافات ملک اوده لازال ساقیا للصداد
بحرمة البنی الهادی خدایا پیوسته ریاض مقاصد دلی ایشان از رشحات عنایت
باری ریایان باد و چون مؤلف مرحوم این مجموعه بهارستان بلاغت نشان را موسوم
باسمی نفرموده بودند نظر بتأذکی الفاظ و عبارات داشته موسوم به گلستانه جنان
کرده شد امید که تا نشر و اسراج این حدیقه تشریح از اهتزاز نسیم عواطف خاصر الخصاص
سهمی سر و خیابان بختیاری نونهال چمنستان ناداری نورس بوستان هزوت شیرین میوه
دوخته فتوت نخلبند بسایتن اقبال نصارت بخش مزارع آمال مشتعل اعظم امور
جناب منشی نول کشور که شجر عالمی همیش با شاعت علوم و فنون همواره
بار و بار بدایهیه نیست بلند و بمقتضای حوصله از جبهه در گلزار من مطبع اخبار او
سر سبز گردیده بثمر باری انطبایع طلاوت بخش کام و زبان اهل عالم شده
ریاحین در بهارستان جنان و روشنی مهر و ماه در بزم عالم اسکان هست این بدقیقه
بنجران و لمع نور افشان مقبول گلچینان یا ض رنگین بیا و بیا مطبع گلستانه معانی

آمین یا رب العالمین



بسم الله الرحمن الرحيم

منست مرخصی اعز و جل که طاعتش موجب قربتست و بشکر اندریش مرید نعمت
 منست بالکسر و من بالفتح و نون مشد و مفتوح مصدری باب نصر فی بعض معنی نعمت دنیا نیکی و احسان که تا
 سائر از منتخوب بسیار است و شرمندگی از نمودن نعمت دنیا و این احسان منعم علیه بیان کرنا از صراح
 نیکی و کسی که درون پر کننا از کشف او بعضی کتب میں لکھا ہے کہ شمار کرنا منعم کا اپنی نعمتوں کو منعم علیہ پر او
 بار نعمت کسی پر لکھا اور سکو اپنا مر چون احسان کننا اور معرفت یونا منعم علیہ کا منعم کی نعمتوں از غیاث
 رسالت لفظ داشتن و نهادن و بروز شدن و نشستن و کشیدن و پذیرفتن کہ منست فعل از بار عجم شکر نعمت لفظ
 منست بدیع تر شکرست کیونکہ شکر بر جگہ اطلاق کر سکتے ہیں بخلاف منست کہ خاصہ جناب و اہم الیٰ علیہ السلام چنانچہ
 وہ جناب کلام مجید میں ۲۶ پارہ کے سورہ جبرائیل کے دو سرے کے کوع میں بندون کو منست نہیں ہے منع اور اپنے
 واسطے اشارت منست باین عبارت فرماتا ہے کہ یمین علیک انکم قول لا تنوا علی اسلامکم بل الدین علیکم الیٰ انکم
 لا ایمان علیٰ علیہ علیہ علیہ کہ بعضی اشخاص بعد قبول اسلام کے جناب سالتابا پر احسان کہتے تھے او نیکی جو ان
 جناب رب العزت فرماتا ہے کہ اسی محمد کو اور منست کہ اپنے اسلام قبول کرنے کا احسان مجھ پرست رکھو بلکہ خداوند تعالیٰ
 تم پر احسان کرے کہ یہاں سے اور توفیق اسلام کی تلو عطا فرمائی پھر فرماتا ہے کہ من علیٰ المؤمنین اذ یستفہم
 رسولہم انما یرید ان یخرجہم من الظلمت الی النور انما یرید ان یخرجہم من الظلمت الی النور انما یرید ان یخرجہم من الظلمت الی النور

مستحسن اور شیخ مردم نے جو اس کتاب کو بلفظ منت افتتاح فرمایا گویا کلمہ یعنی اشارہ سے بابتاع آیہ
 مذکورہ حاصل یہ کہ منت یعنی بار نعمت دوسرے پر رکھنا اور منت علیہ کو مرہون یا پے احسان کا گنا
 مخصوص واسطے خداوند تعالیٰ کے زیبا ہے اس صفت خاص میں کوئی اور سکا شریک نہیں بلکہ حاصل
 شرح الفاضل الاحارسی مع بعض الزیادات قولہ منت ہر خدای را اقول بارہ لفظ قطعاً سطر و بلا کام
 ہیں معنی میں دخل نہیں رکھتے جیسے کہو گو گفت ہر جیسے منت مر خدا را اور جیسے در ساخت ہر جیسے
 بر جیسے ہر جیسے فرقت فرو جیسے فرو خواندہا جیسے واداند خود جیسے من خود چہ کہم ہی جیسے ہی
 آرزو جیسے گفتار و دیدار میں جیسے کترین کترین ان رخ خان خوب تر از رخبارت خطا چہ زبان یعنی
 رخ خوب تر از رخ صد فیوض خدا و خدای زبان فارسی میں اسم ذات باری تعالیٰ ہے جیسے عزیزی میں
 اللہ واللہ مختلف ہے خود کا یعنی وہ شخص از خود ظہور میں آیا ہے محتاج دو سر کا الیہ ظہور میں نہیں آتا
 و صاحب علاستہ مغول کی اور اس جگہ زائد ہے چنانچہ امیر خسرو فرماتے ہیں کہ جہنم میں فی سوز را
 منت تو از پی این روز راست عجز و جل دونوں صیغہ واحد مذکر غائب کے اثبات فعل نامعلوم
 باب نصر بنصر سے عجز عزت سے معنی گرامی و قوی غالب ان خیابان شارح فاضل محل جلالت
 یعنی بزرگان غیاث طاعت فرمان برداری کرنا نوید باب نصر بنصر سے طاع بطوع طوعا و طوعا و طوعا
 موجب صیغہ اسم فاعل کا ہے یا بافعال سے مصدر اسکا ایجاب ہے یعنی واجب انیدن اور ایسا کام
 کہ موجب دخل ہشت یا دوزخ ہو کشف مادہ اسکا وجوب و وجوب ہر باب ضرب بنصر سے معنی واجب
 و لازم و سزاوار و مغز نشدن و نقاضا کردن ذات وجود خود را یعنی ہستی خود را ناممکن بودن عدم و
 غیاث قرابت بالفہم نزدیک ہونا اور نزدیک اور بالکسر شک پائی کی قرب لغتین بدوزن محبت جمع اور منتخب
 بالفہم مصدر ہے یا باب کہ کہیم سے اور بالکسر جمع یعنی شک و جمع اسکی قرب بالکسر اول و فتح ثانی ہے اور قربات کہ تین اور
 بالکسر اول و فتح ثانی اور بھی لیسکون ثانی کے قربت ہے اور جو لفظ فعالیت کے وزن پر ہوا اسکی جمع لیسکون میں
 وقع عین کسر عین تینوں طرح سے جائز ہے صراح اس جگہ قربت بالفہم مقصود ہے اور بالکسر باب سوم کی
 اٹھارہویں حکایت میں آویگا قولہ موجب قربت ہے یعنی بندگی و عبادت عند اللہ موجب
 قرب و منزلت اور حاصل اسکا دخول جنت ہے اور لفظ موجب سے مراد یہ ہے کہ بعد ازیں کہ کتب علی
 نفسہ الرحمۃ واجب کیا ہے خداوند تعالیٰ نے اپنے نفس پر بہرمانی و بخشش و نسبت سجا طاعت گزار

اور مقرران درگاہ الہی کے مراتب حسب قدر میں زبان خام کی محال نہیں کہ شمع ادسکا بیان کر سکے اور کی
 مغفرت میں کیا کلام حدیث میں وارد ہو کہ قیامت کے دن ایک ایک مومن ستر ستر گنگاروں کی بخشائیگا
 شکر مصدر ہو یا بضر فیض سے بمعنی ثنا و صفت کرنا منعم کی بسبب حصول نعمت کے ازالہ و ب
 و کشف اللغات و مؤید و بشکرا نذرش یہ طرز تحریر قدما ہی بابے موحده بشکر باللفظ اندر زائد ہوا شکرستان
 و خیابان مؤلف کے نزدیک لفظ اندر زائد اور بابے سببیت مناسب ہی اس مقام میں ضروری ہے کہ
 ب کے جملہ اقسام لکھے جاویں کہ خالی از فائدہ نہیں پس جاننا چاہیے کہ حرف باب الہ ۵۵ معنی
 مستعمل ہوا بمعنی مع جیسے بخیر و عافیت درینجا رسیدم بدیت بخرمی و بخیر آمدی و آزادے
 کہ از حدوث زمان در امان حق بادی ۵۶ بمعنی با وجود سعادت و لیکن خداوند بالا و پست ۵۷
 بعصیان در رزق بر کس نہ نسبت ۵۸ بمعنی طرف و جانب خان آرزو و بکوی او ندہم طفل اشک راہ
 درین زمانہ بفرزند امتیازی نیست ۵۹ بمعنی مقدار نظمانی جو میست تا نزد ہقان پیرہ میں سیر
 بدیوان سیرتھ بمعنی برائے ۶۰ بیدار مردم شدن عیب نیست و لیکن بخت را نگہ گویند پس
 ابرائے تقابل یعنی مقابلہ و برابر ۶۱ بآبادی لعلت سیکے نخواہد بود ۶۲ اگر ہزار عقیق ازین شیخ دیدہ
 ہے برائے توافق ۶۳ نفس در آتش دل بار آگہ اخت مرا ۶۴ کہ اینچنین ہمارا دل تو ساخت مرا
 ایضا شاید سجد عارے تو گویم حکایت ۶۵ یکبار عرض حال مرا میتوان شنیدہ برائے قرب ۶۶
 جمع بردشون بصرہ جد کے ۶۷ نبود آنتان در میان حاصل ۶۸ بمعنی سبب ۶۹ بجم عشق توام
 سیکشند و غوغا نیست ۷۰ تو نیز برب بام آ کہ خوش تماشا نیست ۷۱ واسطے تشبیہ کے
 سعادت می گمرا لا نگہ بر آسمان و گرنہ بشر ۷۲ جس صورت او در زمی نخواہد بود ۷۳ بمعنی عوض بدیت
 حافظہ پررم روضہ جنت بدو گندم بفروخت ۷۴ ناخلف با شتم اگر من بکوے نفرو شتم
 ۷۵ واسطے قسم کے حفظ سخن را و بہ محمد لعلی و بہ بتول ۷۶ کہ من از کف ندہم دامن اولاد رسول
 لا حد زابر دان تو بے اختیار میترم ۷۷ بمر ترضی کہ ازین ذوالفقار میترم ۷۸ واسطے میں اور رسول
 رباعی یارب پر سالک رسولی الثقلمین ۷۹ یارب بفرز کنندہ بدرو حنین ۸۰ عصیان مراد و عصیان
 در عوصات ۸۱ نہیں بکس بخش نہیں ۸۲ واسطے مدد و استعانت کے سعادت مراد ندری
 سعادت مجوسے ۸۳ بچوگان خدمت توان بردگو س ع یا شکر توان کرد این کار ز عیانہ میسانم بضرمان و فیض تو

۵۵ او اسطے صلہ و اتصال کے جیسے رنگ برنگ و لب بلبہ مہم حفظ و مہم غن زویدہ میریزم
 ناہا مینم نفس نفس ۱۶ بمعنی زیر جیسے بہ تیغ بمعنی زیر تیغ چینی پیرن تا بمقتدار بہتاد و مرو
 بہ تیغ آمدار و میان بنبروۃ غ کر پاپے خاطر در آید پست گاہ بے او اسطے آغاز کے معنی ہر
 بنام جہان ارجان آفسرین ۱۷ حکیمی سخن بر زبان آفسرین ۱۸ اگر چہ در حقیقت یہ سب استعانت کی
 لیکن بعد حذف جملہ متعلقہ یعنی ابتدا میکنم صدر کلام میں واقع ہوئی لہذا سبھا گاہ بے ابتدا سبھا و بکا
 آغاز کہتے ہیں ۱۸ بمعنی رخ و سمت غ بگردن فترت کسرش تند و ۱۹ بمعنی اضافت سعدی
 بے زرن تو اند کہ کند بر کس زور و زور داری بنور و شایع نہ بمعنی زور و کا محتاج نہیں ۲۰ بمعنی
 لائق بیوہا سب کنون کہ درویدان کا ہر ہمت ۲۱ آن بہ کہ راہ چار و تیر پیر پیر یعنی درویش کام تمام کیا
 لائق معالجہ کے باقی زما ۲۲ سبھت از طالع سبھت کلیم معنی بویا گند گہا سی تصویر نہالی را بہ بیابا
 ساد و خفگان نقش ال احاطہ فیہ الفاظ و نمونہ شیدا میں خرقہ عریا کوڑا سی شایع پاک را معنی سزور دارا
 یعنی میں نے آپ سے یہ خرقہ نہیں پہنا ۲۳ بمعنی در ۲۴ ان نام ہم گشتی قرآن زبان تو نہ دشنام
 دای شکر بدان تو بمعنی درویش تو ہم ۲۵ بمعنی بر بلیست آن شمع را گداز بنیام قتادہ ہمت ۲۶
 پروانہ چون سمن ہزارم قتادہ شایع جانم بلب سبھت پیر تان خبر کنیہ ہم ۲۷ بمعنی را معنی صبر
 دادہ اندا سچہ باکاشیکہ از گاہی زخاں ۲۸ زور و ہر شش چون ہم اسے آرنہ دل ۲۹ کہ با سوادیاں
 سواد است سودا ۳۰ بای زائد اور یہ اسم اور حروف کی ابتدا میں مفتوح آتی ہر اور افتاح کی ابتدا
 اکثر جگہ کسور اور بعض جگہ مفہوم مثال اسسم کی رع آن قطرہ ام کہ چرخ بد و را گند مرا بہ مثال
 بار مفہوم کی حروف ہر مع بجز این نکتہ کہ حافظ زقو نا خوشنود ہمت ۳۱ لفظ ہر کو اسسم سمجھا چاہیہ
 بلکہ حرف ہر اور حرف اصطلاح نحو یان اس لفظ کہ کہتے ہیں کہ مطلب او سکا بدوان ملائے دو سکر کلہ
 حاصل ہو جیسے از و در و بر و نا فارسی میری فی و ملی عربی میں مثال اس سب زانگا جو اخراج و مضارع اور امر کی
 ابتدا میں کسور آتی ہر جیسے برفت و برود و گیار و بر و مثال او س سب زانگا کی جو ماضی و مضارع و امر کی
 ابتدا میں مفہوم آتی ہر جیسے بگفت و بگند و بکن اور بچہ مرکب ہا تھو الفت کے ہر یعنی باوہ اسسم معنی
 مستعمل ہر بمعنی مع یعنی ساتھ ساتھ حفظ و مہم بانا ہم ہم با فغانم ہم نفسی ۳۲ کہ با پیچا نہ دل بار و
 است ویش ۳۳ بمعنی با وجود پیریز سے با آگاہی ہر ای مرا تیغ بلب گود ہر گز نہ تو یک طائر

شماره ۱۰۰

وہابیہ

شرح گلستان بارود
وایسے طوطے کے سعدی فرق است میان آنکہ یارش دریش با آنکہ دو چشم انتظارش بر در
یعنی فرق ہو در میان او سیکے کہ یار او سکا ہو کفار میں اور در میان او سیکے کہ دونوں آنکھیں دروازہ پر ہوں
یا سیکے کہ نہ اندر میں نہ بیرون میں طرف و جانب جامی بردار دی پامی چند با او بڑنخاراد ہر پیوند با او
میں با او یعنی سوا سے اوہ یعنی را تا قفی سنجاب دہی پہنچ با کوہ چکر سردی وی نہ بیند اندر
با کوہ یعنی کوہ را وایسے تقابل کے سے باردی تو آفتاب دیدم خوب است وایسک آن نازد
یعنی تیرے منہ کے مقابلہ میں جو میں نے آفتاب کو دیکھا تو ہر چند آفتاب میں محسن ہو لیکن وہ خوبی
جو تیرے چہرے میں ہے اور سیکے چہرے میں نہیں ہے وایسے معاوضہ کے مع فرما د کوہ غم را با جان نغیر
وایسے استعانت کے معرفی با صیقل ضمیر تو چون عکس آیند مرئی شود و ظل بدن صورت اصل
از غبار و تشویش الحروف و مصدر فیوض مزید بالفتح زیادتی و افزونی ساتھ ان دونوں معنی کے
مصدر برمی ہو اور بضم میم یعنی افزون کر دہ شدہ اسم مفعول ہو باب ضرب یضرب سے زاد و زیاد
فوز اگر و زیاد زیادہ فوز مزید لغت بالفتح ساتھ ناز و نعمت کے زندگی کرنا اور بالضم کسی
چیز سے آنکھیں روشن کرنا اور روشن ہونا آنکہ کسی چیز سے اور بالکسر ناز و آسائش و عطا
انستہ شب مال و روزی و دسترس و نیکی و منت و ناز و نگوئی از کشف و غیاث اللغات
قولہ و لبشکر اندر رش مزید لغت یعنی اسبب او سیکے شکوہ کے زیادتی ہو نعمت کی
چیزانہ و جناب باری وعدہ فرماتا ہو لبشکر تم لا لید حکم ہے اگر تم میری نعمتوں کا شکوہ کرو تو ہر آئینہ
نعمتوں کے پیش از آئینہ کہ رنگا نظر ہو فرود میر و ہر حیات است و چون برمی آید مفرح
و است و لبشکر دم آوردہ کشتش نسیم کی ہر ناک اور منہ کی راہ سے وایسے ترویج یعنی راحت
و پہنچ قلب کے اور ذوق بخار کے پھر اوسی راہ سے اور یہ دونوں یعنی آمد و رفت دم کی مجموع ایک نفس
جمع او سیکے ان غیاث جو دم نیچے ملتی کے جاتا ہو او سکو مابعد کہتے ہیں اور جو او پرتا ہو او سکو صاف
کہتے ہیں فرود بالضم با و او فار سے از کشف و وسوید و بکسر اول از بران یعنی زیر و نشیب پائین
اکثر نسیم ن چین فرود میر و دی لیکن جمع فرود معلوم ہوتا ہو کیونکہ بران کشف و وسوید میں فرود بھی پونین
رو با ہر زمینی زیر میر و نسیم اول و کثرتی و دان شدہ صیغہ اسم فاعل کا ہر باب افعال سے مصدر اسکا انداز
اندیشہ و بار و فرود یعنی با و و دگر حیات است زندگیانی رسم خط عربی میں حیو و ہر صیغہ حرکات کا

رسم خدای که بر مبدء هر عقلی مجرد کفایت مقروان اصل حیرت تمام و او متحرک با قبل مفتوح و او کائنات که ساخته بد کائنات
 حیات هوا از غیبات و مفرج بضمیمه و فتح فاو کسر او مشهور و صیغه اسم فاعل که هر باب فی جیل من مبدء را سکا تفریح
 یعنی شاد کردن اوقات یعنی صاحب خداداد یعنی هستی و در حقیقت و نفس هر شری او را لفظ ذات نوشتند و کذا
 او در حقیقت ذات اسم اشاره هر حسب است و وقت او همین داخل یعنی او در جملگی هر کس که تو بدانی که کسی را تو
 او در معنی لفظ ذات که مشار الیه هر چه هستی هر شری که مشار الیه یعنی هر کس که لفظ ذات یعنی خداداد و دوستی
 هر چیز متعلق بر این شرح انصاف مولانا یوسف بن یافع و کثیر از غیبات پس در هر نفسی و در وقت
 موجود و هست و بر هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 که در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 متصل یکدیگر و اسطی آمد و رفت بواسطه او که در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 جانی و آتی هر اولی هر چه پیشتر است از او که در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 منور است علی هر او که در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 محتاج بواسطه سر و دست هر چه در او در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 گرم هر که سبب قوت دافع است که با هر آتش که در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 هوای که در او در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 زندگی مخلوقات کی با فوج مختلف همین کی هر چه قاعده جانوران را در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 سدر از غیب مکنون مخدوم هر چه در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 منقول منافع عیسیل فعلون که در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 و و نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 که در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 یار و صفت او در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 آن دیده که در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 نهاده که در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر
 او که در هر نفسی شکر و واجب بدست از دست و زبان که بر

بعد لفظ گفتیم کے کاف مقدر ہر مثال اسم اشارہ کی ہیئت میں آن بی حیثیت را کہ ہرگز نہ خواہد دید
 روی نیک بختی : اور کبھی آخر مصرعہ میں ساکن آتا ہر ہیئت نگردد در دین باز و آتا کہ نہ ہر سے
 حال میں اسی آفت جان : و دوسرے کاف تغلیب واسطے اظہار علت مدعا کے مع بر دست آدم
 کہ لطف کنی : یعنی بردت آدم برین سبب کہ لطف کنی تیسرے کاف مفاجات اند کو فاجیہ بھی
 کہتے ہیں یعنی ناگاہ مصرع بودیم بی خبر کہ سپاہ عدو رسید : چوتھے کاف نتیجہ و ترتیب فائدہ
 اسکو تقریب بھی کہتے ہیں اہلی مجاورم چون گمان ہر پاس در کویت : فرشتہ را نگذریم کہ گذر دست
 ع اسی بی خبر کوش کہ صاحب خبر شوی : ہا چوتھوں کاف عطف معیاری اسے بسا اسبب تیزو کہ
 باندہ کہ فرنگک زبان بمنزل برد : چھٹے کاف ربط اکثر واسطے در بیان دو جملہ اور در میان
 سبت او خبر کے واقع ہوتا ہر ہیئت گفتیم کہ دلم گفت کہ پرخون گشت : گشت چشم گفت کہ جھون گشت
 ساتویں کاف کہامیہ کہ محل استفہام ہیں آتا ہر استفہام کی تین قسمیں ہیں ایک استفہام انکار
 ہیئت کہ میگوید کہ بر عزم سفر نیست : بقتل عاشق سبب کہ نیست دوسرے استفہام اقراری
 ہیئت دوش در ہم تواندہ و آستانہ کہ بودہ سن نبودم ہفت ناوک بیدا کہ بودہ تیسرے
 استفہام استخاری خبری رویکہ جلوہ کہ کہ میرانم اینچنین : زلف کہ دیدم کہ پیشانم اینچنین
 آٹھویں کاف تفصیل بلکہ واسطے ترتیب کے آتا ہر ہیئت نہ میں ہر ان گل عارض غزل سرایم
 کہ عندک تب توار نہ طرقت ہزارانند از اضا نہ شورش بلبل غشا کہ داردہ کہ گل ہم زو گریبان چاک
 نویں کاف تردید یعنی یا حافظ حسن عشوقی جہت کہ آن : آن ازین ہر بہت و این از آن
 دسویں یعنی از سعدی ترک احسان خواباد و از ترکا متعالی و از ابان بنما کی گشت مردی
 کہ قافضای زشت قصا باقی گیا راھوں میں یعنی ہر کہ ہیئت و کہ کشور آباد بین خواب کہ دارد
 دل اہل کشور خواب : ایضا خدا را ندانست و طاعت نکارہ کہ ہیئت و روزی قناعت نکارہ
 بارھویں کاف تصغیر جیسے لطف کہ پس کہ و فرزند کہ و انگاہ ہیئت لنگی زیر و لنگی بالا
 نہ غم زد و نہ غم کا لا پتیر لھو میں کاف تصغیر معنی ہر کہ سنگری چنان بگزیدہ لب دختر
 کہ خون از دیکیدہ : چودھویں کاف تغلیب فیہ معنی ہر از زمین فسانہ سیراب :
 زان پیشتر کہ گیرم خواب پندرھویں کاف تسمیہ ہیئت کاف رحمت گفتیم تصغیر

جدگرید غفلت کم تحقیق نیست و سولوسون کات تائید به مثل کات تعلیل که هر فرق و دون بین
 که کات تعلیل واسطه بیان علت و سبب است و کات تائید واسطه توضیح جمله یا سبب است
 محبت را پس از قطع محبت لذتی باشد که شاخ نخل پیوندی به از اول در دانه ناهشتمی محبت کرد و در دانه نهم و دهم
 که از سائیدن صندل کجا نقصان بدو بر مشرق کوس کات تشبیه یعنی چنانچه بهیئت چنان پیوند رنگی خام را
 که ز سنگی خرد و مغز بادام را و در بعضی تائید بهیئت نیست و در جنگ سلجوق را که او را
 نبود همیشه وفادار که او را اشعار هوسون کات خطاب به کات مخصوص هر واسطه
 عربی که فارسی بین بنین آتا انیسوسون کات فاعل یک کات بهی فارسی بین کم آتا هر خوانند که
 بهی گوز کفنده پیسوسون کات مفعول جیسو بهیچک یعنی غلوه سوت و رشیم و غیره اس محبت است
 که لپا هوار بهی بهی کات بهی فارسی بین کم آتا هر دو جواهر الحروف بین سچاسی کات فاعل یک کات مفعول
 که کات نسبت لکھا بهی جیسو جوشک بهی کوزه لوله دار منسوب جوششیدن است که بهی کیده ن هر دو
 بر دیکر بهی سبیل و چیتان ساتھ حذف و مختصی که او را کوس منسوب کوس بهی فضله و بهی است
 آکیسوسون کات زاید موز کورم که چنین بناید و کم خداین که جگره جیرانی نباشد کار دین
 باکیسوسون کات تمییز بهی معرفت و صفت سعیدی در بین بوم خاتم شاسته گز
 که فرخنده نام است و نیکو سیر و پیسوسون کات دعائی بهیست مرا حاجی شانه عارج و او را
 که رحمت بر اخلاق حجاج باد و چوپیسوسون کات نفی سعیدی شرف نفس و دوست و کرامت بود
 هر که این هر دو ندارد و عدش که جو و پیچیسوسون کات شرط بهی اگر بهیست چه کم گردد که سوی عاشق
 کنی از لطف انی بدخونگا بهی و چھیسوسون بهی بر گاه بهی کات مثل کات شرط بهیست
 گفته بودی که بیایم که بجان آئی تو من بجان آدم کنون تو چو می آئی و سٹایسوسون بهی هم بهیست
 اعتمادی بوفای منت ای کافرت و گر بهی وحی بناید که ترا باور نیست و الضا هر سوخته جانی که بهیست
 گر مرغ کباب است کباب و پراید و اشٹایسوسون بهی کس بهیست هر گرامستی از ان نرگس ما و او را
 و خرسوخته اش دیده آهو باشد و آیتیسوسون کات مغرور سعیدی چشم به اندیش که بر کنده با
 عیب نماید هنر شش در نظر و پیسوسون کات قلت سعیدی اندک اندک بهی شود و بسبب
 دانه دانه است غله در انبار و آیتیسوسون بهی کم کات بهیست آتا هر یک کات بهیست

عربی رقم کو تین ہشتہنگوں میں شک : نیک رقم کہ نہ افتان نہ خیزان فہم از غیث و تشریح الحروف و مستدر
 محمد : بالضم تفویض کرنا کوئی کام سیکو واسطی اصلاح اس کام کے اذہد قولہ از دست و زبان
 شایع فاضل لکھتا ہے کہ نصحت کے بدلے میں کوئی کام اعضا و جوارح سے بجالانا اور زبان سے ثنا
 و صفت کرنا اسی کا نام شکر ہے اور صاحب خیابان لکھتا ہے کہ شکر اس فعل کو کہتے ہیں کہ بنی ہو مضم
 تعظیم پر زبان سے ہو خواہ اعضا و جوارح وغیرہ سے بخلاف حمد کہ مخصوص ہے زبان سے مولف کے
 نزدیک تخصیص نہیں کی ۔ مگر زبان کے مسلم اور تقسیم شکر کی زبان اور اعضا و جوارح سے کہ سخن بولنے
 غیر مسلم کیونکہ انکھ کان ناک اور دوسرے اعضا ثبوت شکر جس سے طبیعت مطمئن ہو جاوے پایا نہیں
 اور سخن تاویلی سے الہیمان نہیں ہوتا فی الحقیقت شکر اور حمد دونوں متعلق ہیں بل سے اور اظہار شکر
 متعلق ہے زبان سے از روئے تقریر اور ماتم سے بوجہ تحریر یعنی جناب باری کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے
 زبان ناطقہ لال ہے انسان ضعیف البیان کی کیا مجال کہ ہنگام تقریر مقطوع اللسان ہو خامہ دو زبان
 بھی مال کہ لکھنے میں حیران و سرگردان ہو چنانچہ کتاب انالی شیخ ابن بابویہ قبی اور کتاب ابواب الجنان کے
 باب اول کی مجلس نم دورق ۳۶ میں منقول ہے کہ جناب سید الساجدین حضرت امام زین العابدین علیہ السلام
 سجدہ شکر میں ایک دعا پڑھتے تھے جس کا فقرہ اول مناسب اس مقام کے یہ ہے اے وہی و عزتک و جلالک
 و عظمتک ہوا فی منہ بخت فطرتی من الدہر عبد تک دوام خلود ربوہ تنیک بکل شجرة فی کل طرفہ عین سرمد
 لا بد سجد الخلاق و شکر ہم اجمعین لکنت مقصرت فی بوع ادا شکر اخفی نعمتہ من نعمک علی تخلص مضمون اس
 اصناف کا یہ کہ اے قسم ہی تیری عزت و بزرگواری کی جیسے تو نے میری روح کی خلقت فرمائی یعنی ابتدا
 روز الست سے تا وقت بقایہ ربوبیت تیری جسکی انتہا نہیں اگر میں تیری عبادت کروں ساتھ ہر موسے
 تن کے ہر چشم زون میں عبادت سرمدی ساتھ حمد و شکر کے کہ تمام خلایق کرتے ہیں باوجود اس قدر عباد
 تیری پوشیدہ ترین نعمتوں کا احسان جو بھیچے ہو اوسکے واسے شکر میں قاصر رہوں دو فقرے اس
 دعا کے اور ہیں انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب بیان عبادت میں لکھا جائیگا اور کتاب عدۃ الدعی کے
 باب چہارم میں بہنام علاج حب یہ حدیث منقول ہے کہ اوحی اللہ الی داؤد علیہ السلام یا داؤد اے شکر کی
 قال کیف اشکرک یا رب الشکر من نعمک استحق علیہ شکر قال یا داؤد و خست لہذا الاعتراف منہ شکر
 حاصل یعنی یہ کہ وحی نازل کی جناب باری تعالیٰ نے طرف حضرت داؤد علیہ السلام کہ کہے داؤد پس

[illegible]

کس بتواند کہ بجا آورد ۴۰ و قطع کبیر اول و سکون ثانی اور شعر کی اصطلاح میں دوبار زیادہ
 سطران رکھے یا نہ رکھے کہ وہ بار و غزل یا قصیدہ مقطوعہ یا از مدار کشف و بہار عجم اور یا بمعنی بالفتح خطا
 مگر بعضی فصحاء سے متاخرین نے جائز بھی لکھا ہے از غماش چندہ فارسی عہد و یتیم بالفتح عربی چہرا ہندی
 ہما ان بفتح اول صحیح و بضم اول خطا کیونکہ اصل میں ہم آن تھا جیسے ہم اصل میں ہم این تھا از غماش
 یہ کبیر اول و سکون ثانی بمعنی خوب و نیک نبرہا ان لغت صمد کو تاہی و سستی کرنا کام میں آتا تھا صمد جمع
 خوش مراد ہے خود کا گرد و نون میں اتنا تفاوت ہو کہ خود فاعل اور غنیہ میں فعل کے واقع ہوتا ہو چلا
 خوش کیونکہ کہتے ہیں خود میکنہ اور یہ نہیں کہتے کہ خوش میکنہ اور لفظ خوشش مفعول و مضان لہ
 واقع ہوتا ہے از غماش از بہار عجم بمعنی میں مویہ از قتیہ عمدہ بالضم و سکون ہما نہ و معجز و در شعر از غماش
 بسبب گنہ نشین از کشف در گاہ و در گاہ با کاف فارسی آستانہ در ملک فارسی جہاں حضرت چھو
 عربی اور عرب میں حکمہ تنظیم کا ہو کر اسی شخص پر اطلاق کرتے ہیں اور پیش از اسماء ابرار لائے ہیں از
 غماش و مویہ و برہاں نہ و خیف ہر و اگر کا یہ لفظ افادہ معنی صاحب خداوند و دارندہ کا کرنا ہی جب
 و در شعر کلمہ سے ترکیب دیو بند جیسے تاجور و بار و درود الشو زہر ہاں سزاوار و شایان و شایستہ
 فارسی لائق و موافق و صائب بفتح تین عربی خدا و خدا یعنی مالک و صاحب اور معنی ترکیبی اس لفظ کا ہند
 صاحب مالک کیونکہ کلمہ خدا اس پر کہ معنی مانند ہے اور واسطے نسبت بھی ہے اس صورت میں چاہیے کہ لفظ
 خداوند کا اطلاق خدا تعالیٰ پر نہ کریں کہ ترک ادب ہے قتال اندر شہید ہی اور سراج اللغات میں لکھا ہے کہ خدا
 بمعنی مالک و صاحب یعنی مانند خدا کیونکہ لفظ وند کلمہ نسبت ہے اور معنی نسبتی اس سے حاصل ہوتے ہیں
 اکثر معنی مالک کے مستعمل ہوئے و اطلاق لفظ خداوند کافات حق تعالیٰ پر اشعار استادوں میں بہت ہے اور
 صاحب بہار عجم لکھتا ہے کہ بعض محل میں لفظ وند کلمہ خداوند میں محض زائد ہوتا ہے از غماش قولہ سزاوار خداوند
 خداوندی میں یا ہی مصدری ہو اور معنی سزاوار خداوندی کے لائق معبودیت قولہ بندہ ہماں سزاوار
 بعد لفظ بندہ کے راقد ہے یعنی ہر گاہ نسبتیں خداوند تعالیٰ کی حد سے افزون ہیں اور ایک ایک نسبت کا
 لاکھ لاکھ شکر کہیے تو بھی کم ہو اور کسی بشر کی مجال نہیں کہ شکر اوسکا کما حقہ بجالائے تو اس صورت میں
 بندہ عاجز کے حق میں ہی بہتر کہ پس از ادبے شکر ہما اکن اپنے تئیں قاصر و عاجز سمجھ کر گاہ الہی میں
 مغفرت کو کہے بندہ وہی خوب کہ جو غرض سے عذر عبادت کہہ سے پیش خداوند جو لائق ہی خداوندی کے

کس میں یہ قدرت ہو کہ لاوے بجائے اس قطعہ میں مصرع اول بحر ہزج مثمن مکفوف مقصور ہر موزون کا
 مفعول مفاعیل مفاعیل مفاعیل ہی اور مصرع ثانی بحر ہزج مثمن اخرب مکفوف مخدوف ہر موزون پر
 اسکا مفعول مفاعیل مفاعیل مفعول ہی اور اختلاف بحر کا دو مصرعون میں جائز ہو صاحب غیب
 اسی بیت کو بطریق سند کے گاہی بیان لغتت بآران رحمت لی حسابش ہمہ را
 رسیدہ و خوان لغتت بیدر لغتت ہمہ جا کشیدہ نیر و نما موسیٰ بندگا
 گنناہ فاحش ندر و وظیفہ روزی خوان تجلطی منکر نیر و قطب
 اسی کر ہی کہ از خبرانہ نجیب بگہ و ترسا وظیفہ خور واری دوستا ترا لجا کنی محرم
 تو کہ بادشمنان نظر داری بآباران فارسی طرقتتین عربی پنجہندی رحمت مہربانی اور
 مہربانی کرنا از کشتن و از خداستعالی رزق و احسان لگنی از نوید مصدق باب جمع لیج سے بمعنی بخشند
 از صراح رحمت و رحم و شفقت عربی مہربانی فارسی از خدا کس حساب با لکشر شمار قولہ ہمہ را لفظ ہمہ ہر
 دونوں بمعنی تمام از زبان لفظ ہمہ واسطی احاطہ افراد و شمول اجزا کے آتا ہر اور جمع کرنا اسکا ساتھ یا سے و
 کے خیال نادر ہر طالب کلیم کتابی مع کوتاہی شدہ و بمعنی رسوخ سعدی بدیت ہم تخت و ملکی پذیر و
 نماز بچہ نکا سائزہ تعالیٰ سبب اسکا یہ کہ لفظ ہمہ کو بمعنی ہر کے استعمال کیا ہر اور ہر گاہ لفظ ہمہ بمعنی ہر آتا ہر
 لفظ مابعد کے آخروں میں یا تعالیٰ زیادہ کرتے ہیں مرکب افادہ معنی ہر یکے کا کرتا ہر اور فرق در میان ہمہ و ہر
 یہ ہر کہ ہر واسطی شمول افراد کے ہر اور ہمہ میں حیث الجمع کے لہذا خبر و دونوں کی مفرد اور جمع واقع ہوتی ہے
 چنانچہ صاحب کتاب ہی بدیت زہرہ کیست کہ عشاق ترا صدیکند و میثناسد ہمہ کہ بمعنی ہر ایک کے ساتھ
 از غیانت کس ہمہ را بمعنی ہر مخلوق و ذی حیات کو جاننا چاہیے خوان با و او معدولہ ہر وزن ناک
 طبق بزرگ اور چھوٹے کو خوانچہ کہتے ہیں از زبان اور با لکشر کفار کہیں مورخان کا اخوند و خون جمع ہر
 صراح اور صاحب الفضا لکھتا ہے کہ بالضم و الکسر و کذا فی التاج اور شرفنا میں با و او معدولہ کہنی
 خوان بطعام ہر لیکن عربی میں با و او معدولہ نہیں آیا ہر گر فارسیوں کے استعمال میں ہر انتہی قولہ و صاحب
 نجات اللغات بہار عربی سے لکھتا ہے کہ ساتھ لفظ گستر دن و چین و نہاد دن و آراستہ تر و سیاختر و
 و کشیدن و افکندن کے مستعمل ہر لغتت اسکایان او برگذرا و سرخ بکشتہ و بکشتہ و بکشتہ
 اندوہ و فسون و دشوار اور اندوہ کرنا تقصیرات گزشتہ پر یہ کلمہ مقام تاسف و حسرت میں

۱۴

شرح گشتن از بار دو
از بران نموده و کشف کشیده صیغه ماضی قریب بر معنی کھنجا برآمد و بجا آید و قوله خوان نخست
اس جگه خوان معنی طبع نہیں بلکہ معنی دسترخوان ہر دسترخوان و دستار خوان و شیلان الکیا بای فارسی و
دکنہ وری فارسی سفرہ بالضم و ساط بالکسر خوان بالضم و خوان بکسر اول و فتح ثانی عربی برودہ فارسی تریکا
دو نون بالکسر عربی ناموس لفظ عربی ہر مشتق شمس سے معنی چھپانا را از کا از نموده و غنمت و غنمت
اور وقوع حیرت کی خلوت سے رکھنا اور نیکنامی و کمر و حیلہ پہنانی از غیاث و منتخب بہر ان گناہ فارسی جرم
و ذنب و سیف فتح اول و یای تھانی مشد و عربی فاحش بکسر حار مملہ جو بدی کہ حد سے گذر گئی ہو
در و صیغہ مضارع ہر مصدر اسکا دریدن فارسی خرق و فرق عربی بھاڑ ناہندی و وظیفہ جو چیز کہ کسیک
واسطے ہر روزہ مقرر ہوئی ہو از غیاث طعام از نموده و معاش از کشف اضافت و وظیفہ میں ہیانیہ ہر
روزہ روزی بمعنی رزق از بران و شاپرہ و سالیہ و ناکار خد شکار از نموده خطا بالفتح ناقص کرنا اور
گناہ از کشف جو گناہ کہ بلہ ارادہ ہو اور ناراست ضد صواب غیاث علاوہ اسکے اسکا بیان آؤگا
مشکر بضم میم و فتح کاف بدو قبیح و ناشایستہ و امر قبیح جسکو دیکھ کر گول انکار کرین از غیاث فعل تام مشرعو
از نموده اور بکسر کاف انکار کنندہ مادہ اسکا بکسر بضم تین و سکون کاف و نکور ہر معنی ناسپاس از صراح
ہر و بالفتح و تخفیف را و مملہ مفتوح صیغہ مضارع ہر بردن سے بمعنی ربودن یعنی بہر و سرعت کوئی چیز کستی
لینا از غیاث اور بمعنی یافتن و حاصل شدن از بران اس جگہ بمعنی چھین لینا اور بمعنی حاصل شدن قولہ
و وظیفہ روزی خوان ان کسر شتون و مشروح میں حرف روزی ہر بعض شتون میں روزی خوان ان کسر کنہ و یک نظر
اسکے کہ وظیفہ روزی متخالا المعنی ہر روزی خوان بمعنی خلا بق بیبا کہ بہر ان میں ہر مناسب ای حرف نذا کا بمعنی
با از بران و غیاث کہ ہم مناوی بمعنی بخشندہ و جو انہ و از بران او گناہ معاف کرنے والا از منتخب خزانہ بالکسر
و خزانہ و کنج و گنجینہ جس جگہ مال چھپا کر رکھیں خزان بالفتح جمع از منتخب کشف و صراح او خزانہ بالکسر صبحج بالفتح
چھپا کہ مشہور ہی فضا از مزمل الا خلاط چنانچہ تھان طریق اسکے ہیں الخزانہ الا تفتح والاعلانہ از انکسر اسکے و معنی ہیں
اگر ایک کہ نہ خزانہ مفتوح نہیں ہوتا اور علاقہ مکسور نہیں ہوتا و سرسکہ کہ خزانہ اسنی فتن نکات کہ باجا بگا کہ گشاؤ
نہوا و جبکہ مال مخزن سے باہر نکلا تو اسکو خزانہ کہیں تک ٹا ہذا الفیاس علاقہ یعنی دولان زیور وغیرہ جب تک بندھا کہ
علاقہ ہی اور جبکہ شکستہ ہو اور کھل گیا تو اسکو علاقہ کہیں تک اور لفظ خزینہ کی تہجوتی انشا اللہ تعالیٰ کے مقام ستا
ہیں کھی جائیگی بالفتح جاسے ناپید از نموده ہر باب ضرب بضم سے از صراح غیب بضم و غیب بالکسر جمع

و بنا چھ گز بفتح اول و سکون ثانی مغ و آتش پرست فارسی مجوسی عربی جو س جمع از منتخب و بر
 تراب فروشی کرتے اور اپنے تئیں امت حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام سے کہلاتے ہیں از کشف
 ترسا بر وزن تنہا ترسندہ و بیم برندہ و وابہ کنندہ اور نصرانی اور آتش پرست کو بھی کہتے ہیں از
 برتان یہ لوگ عیسائی ہیں اور باصطلاح سالکان مرشد کامل و پیر کامل کہتے اور بعضوں کے نزدیک
 ترسا و دم صاحب تجرید و تفرید از کشف یہ لفظ رومی ہزار غیاث و سراج اور صاحب یوید الفضلا
 شرفنامہ سے نقل کرتا ہے کہ جمع اسکی ترسیان ساتھ یا بے تختانی کے جو لکھتے ہیں غلط ہے بلکہ ترسیاران
 ساتھ ہنرہ کے لکھنا چاہیے کیونکہ ایک نسخہ جمال حسینی میں اسی طور پر دیکھنے میں آیا ہے بعد اسکے صاحب
 یوید الفضلا اپنی تحقیق میں لکھتا ہے کہ ترسیان غلط نہیں بلکہ ہنرہ کو منظر خفیف بدلا گیا ہے ساتھ ہی اس
 تختانی کے اس قاعدہ سے کہ جہاں کہیں ہنرہ درمیان دو اکت کے واقع ہو وہ ہنرہ خود و کسور ہو یا
 اسکا رواہ کہ اسکو بدلا کرین یا بے تختانی کے ساتھ یہ ملائیں بسبب شدت عداوت کے جناب
 رسالت صاحب کا نام اپنے قلم سے میں لکھتے ہیں اور رسم کتابت الکی برخلاف عادت مسلمانان شری
 خط ہندی کے بائیں جانب سے ہر انتہی اور تحقیق لفظ نصرانی کی باب سوم پر اکیسویں حکایت کا
 شرح میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھی جائیگی خور واد و مد وکہ صیغہ امر کا ہو خوردن سے یعنی اسم فاعل
 یعنی خوردنہ از برتان اور یہ قاعدہ ہے کہ صیغہ امر کا بعد اسم مضاف کے واقع ہو تو یعنی اسم فاعل
 ہو جاتا ہے جیسے مرثیہ خوان و کتاب خوان و پروانہ نویس و رو بکار نویس وغیرہ پس وظيفہ خود
 بمعنی وظيفہ خوردنہ اور خوردن بمعنی کھانا اور توڑنا اور ریزہ ریزہ کرنا از برتان و مؤید ملائی ہونا
 از غیاث و چراغ ہدایت دوست مقابل دشمن اخذ و رسیدن بمعنی چسپیدن و پیوستن
 جب دو شخص باخود باجان و دل مثل شیر و شکر آمیزش کریں ایک جان و دو قالب ہو جاویں تو
 ایک دوسرے کا دوست کہلاتا ہے اور دوست حاصل میں دوس تھا صیغہ امر بمعنی مقول اور تاسہ فوقانی
 آفرین لائد ہر صیغہ کو س کوست بمعنی نقارہ و بالشن بالشت بمعنی تکیہ از غیاث و چراغ الحروف و ہایک
 اس جگہ دوستان اردو ہر مومنین سے رایہ حرفت علامت ہے مقول کی گجا یا ضم فارسی یعنی عربی لکھا
 ہندی از منتخب مختصر ہر گجا کا از قنیہ و مؤید بمعنی کون اور کہاں کس جگہ کس مقام پر اور کسب بمعنی کسب
 اور فروسی نے اکثر جگہ بمعنی کہ اور جا بجا بمعنی چہ استعمال کیا ہے از برتان محروم صیغہ اسم مقول کا ہے

حرم بفتح حا و سکون را و کسر ها و سکون را اور حیران بالکسر اور باب ضرب بغیر پستے بمعنی بے نصیب
و بے روزی گفتہ و شنیدہ شدہ اگر کشف و صراح رو گردانیدہ شدہ ازمنتخب و ششمن مرکب ہر لفظ
و ششمن بمعنی بد و زشت اور لفظ من بمعنی نفس و ذات سے پس و ششمن بمعنی بد نفس و بد ذات اور یہ لفظ کبھی
بمعنی مفرد آتا ہے اور کبھی بمعنی جمع از غیث و رشیدی و بہار عجم اور صا حسب خیال ان کہتا ہے کہ اصل میں ششمن
تھا زشت بمعنی زشت و من بمعنی دل و طبع پس معنی ترکیبی اسکے بدل و زشت طبع اور زشت بمعنی زشت
و بد رشیدی میں بھی آیا ہے اس جگہ ششمنان مراد ہے کفار سے فکر گناہ سے شفقت سے از کشف بصدق
کلوا و اشربوا اور نوید نگاہ اور بمعنی فکر و شفقت از غیث ترجمہ ہے کہ احسان پہنچان کا باران ہر کافر و مسلمان
بلکہ جبرائیل انسان و حیوان کو پہنچا ہے اور اسکی انواع و اقسام نعمتوں کا دسترخوان عام سب جگہ پھرا ہے یہ بیان
کیا شان ستاری ہر ہر فرد گناہ بندوں کے دیکھتا ہے لیکن کسی عفت و عفت کا پردہ فاش کردہ
نہیں اور بد و معاش و ناکار کسکا باوجود افعال نامشروع و افعال ناشائستہ و ناسطبیح ایک دن بھی
نہ بگاڑتا نہیں قطعہ غیب سے اسی کریم تو ہر روز رزق دیتا ہے گھر و ترسا کو گھر و دوستوں کو گھر سے
تو کب محروم دیکھے جب لطف سے نوازا کو ایک کتاب یا بیخ میں نہیں دیکھا ہے کہ حضرت ابراہیم علی نبیہما
علیہ السلام بغیر ہمارے کبھی طعام تناول فرماتے منقول ہے کہ ایک روز حضرت جہان کی تلاش میں نکلے ایک
پیر کو پایا گھر میں لے آئے جب سکوریں سے بیگانہ پایا تو بغیر کھلانے طعام کے اسکو گھر سے باہر نکالا ہر گاہ وہ پیر
ذلیل نظر ٹھہرے فاسق خطاب عقاب آمیز بارگاہ احدیت سے پہونچا کہ امی ابراہیم یہ بندہ نافرمان ہمارے
باوجود کہ رشتہ قریب و عصیان بدت العریض کے خوان افصال و امتنان سے ایک روز بھی جاہ روزی نہوالج
کہ صرف ایک طعام چاشت اسکا تیرے حوالہ ہوا اسکو تو نے بھوکھا گھر سے نکالا حضرت اس حدیث سے از میں تیرے
ہم کہ بھوئی تمام اسکے پیچھے دوڑے اسکو پایا اور عاودت میں مبالغہ اور اصرار بہت کیا اسنے سبب مجرم
کہنے اور پھر پلانے کا استفسار کیا حضرت نے صورت واقعہ ظاہر کی مرد پیر سنکر بہت رویا اور کہنے لگا تیرے
خداوند تعالیٰ کہ دشمن کی خاطر کے واسطے اپنے دوست پر عقاب کرے آخر کار اپنے کیش کفر سے تبرا اور ملت جنیت
قبول کرے منجانب ہوسنان انھیں و مخلصان حقیقی کے ہوا وہ مورخ بعد ذکر اس حکایت کے لکھتا ہے کہ اس جگہ دوستانہ
مرد ہر مہربان سے کمال الشعار شیخ سعدی شیرازی فرماتے ہیں درستان را کجا کنی محروم تو کجا دشمنان را نظر دار
پس ہم کو کہ تو دیکھو افق ہر جہت سے شکستہ ہے قرآن و صبارا گفت نافرشن مردین گستر و دایہ بہار را

دوہ لفظ ترکی ہی اہل اردو اسے ہونکو ساتھ الف کے بدلہ کر کے دوا لکھتے ہیں چنانچہ سعادت یار خان زمین
نورتن کا پیشہ ریختی اونکے دیوان میں موجود ہے بدست اسی دوا لکھ کو تو بازار سے لادے طوطا یا تو
کیلے ہی کے پتوں کا بنامے طوطا اور جان صاحب کا یہ شعر اونکے دیوان ریختی میں ہی بدست
چھوٹے ہو چھوٹے نام ناقہ دوا کے سننے ہوگی آفت گر کہہ سکیں ہا کے سننے اور طرفہ تیر کہ دوا جو چھوٹے چھوٹے
اونکے لکھے ہیں انہیں کہہ کر غفلت خدمت کسے کردہ باشند حال انکا اس مرد کو کہتے ہیں جو لکھ کے کو پوروش اور
تر بیت کرے اور گھلا دے جس کو کو کا بھی کہتے ہیں اس پر و میخ فارسی رباب و سبحانے عارض
و غلام عربی بادل ہندی از قافیس مہار و فارسی ربیع عربی اقلیم چارم و پنجم و ششم کے شہروں میں پانچویں
و چھٹے واسا شہر اور اقلیم دوم و سوم میں چیت و بیبا کہ از غیاث انصیل تقیم کی آگے لکھی جاوے گی ہر درخت کا
شگوفہ گل عموما اور گل درخت تاریخ کا خصوصاً اور نام ایک پھول کا ہے خوشبو رنگ زرد جس کو عربی میں ہیں البقر
اور فارسی میں گل کا و چشم کہتے ہیں بعضوں کے نزدیک باہمی لفظ بہار عربی ہلوان بہاوت بالفتح جمع
بہت کی بعضی دختران بہت و ابنہ و حبیبہ عربی درخت و درخت فارسی بیٹی اور لڑکی ہندی قزبا لکسر و سکون
تک بہاوت بفتح نون و بار موحده گھاس اور جو بہنہ و درخت کہ زمین سے اگے از غیاث الاناث
ہندی اور مہار ہر باب بفتح یفیع سے بعضی گستر و چنانچہ تہید بعضی گستر انیدن عذر و ہوار و نیکو کہ در کار
از صمد راج زمین بفتح صنف او سکازنی فارسی ارض و غیر عربی و ہرتی ہندی یہ لفظ مرکب
زمین ہندی اور یونون نسبت سے حبیبہ سیمین و زرین میں ہے جو کہ جو ہر او سکاسر ہے لہذا اس نام سے
سہمی ہوئی اور کبھی نون کو حذف کر کے زمی کہتے ہیں از غیاث چنانچہ باب پنجم کی احکامیت میں خود شیخ مرحوم فرماتے
قد اوردہ گر ناگہ آسمان و کر نہ بشرہ بحسن صورت او در زری خواہد بود بدستی کہ حرام بہت بعد از چھت
کہ شیخ از غیاث ہون آدمی خواہد بود پیدایش زمین کی دوشنبہ کو اور جو کچھ زمین میں ہے سب شنبہ اور چار شنبہ
اور پیدایش آسمان کی اور جو کچھ آسمان میں ہے چھ شنبہ جمعہ کو ہوئی ہے از فواتح خواجہ نصیر الدین طوسی
و چھت فارسی چھس عربی پیر ہندی اور بعضی ہر لوتہ از رستنی از ریان قاطع خلعت
بالکسر جامہ دوختہ جو کسی کو پہناوین اور بالفتح قاطع از غیاث و قاتوس مؤید و کشف و منتخب و دار
و سروری مادہ اسکا ضلع بالفتح کہ صدر ہے یا بفتح یفیع سے بعضی اوتار نا جامہ و موزہ و غلیس کا و خلعت

یعنی زبور و نئے جو گلداسے مختلف کے رسم چوکس کہ لعاب اپنے دہن کا افشردہ کر کے
 جس کی قدرت الہی ہے وہ عرق غسل سبب شہینون سے افضل ہوا استحاکہ کذا فی
 قدرت حق بخوبی جلوہ نما تخم فارسی بزر عربی بیج و گچلی ہندی خرما فارسی تمر عربی چھبہ ہندی
 تربیت پرورش نخل درخت خرما باسوق صیف اسم فاعل کا مصدر او سکا بسوق باب
 نصر میر سے بمعنی بالیدن درخت قولہ تعالیٰ والنخل باسقات از صراح باسوق دراز و بالیدہ و منتخب
 درخت و دراز خرما و افزون از کشف اللغات اہر گزشت یا و نام ایک عنصر کا ہوا ریح عناصر سے
 جسکو ہوا کہتے ہیں اور نام ایک فرشتہ کا ہو کہ تدبیر و مصالح دوسری تاریخ ہر ماہ شمسی کی او س سے
 متعلق ہے از بران مہر و ماہ و مانگ و باج فارسی قمر و شمار بکسر سین جملہ و فون کسور و تشدید میم عربی
 چاند و اس ہندی از بران و منتخب و نفائیس اللغات خور و خورشید و مہر و ہور و آفتاب فارسی
 شمس و ذکا عربی سورج ہندی از بران و نفائیس اللغات فلک بفتح قاف و سما و وجہ و بفتح
 جیم و سکون را و فتح بار موصدہ و خضر اربعہ خا مجید و ضاد و معجمہ عربی آسمان و چرخ و سپہر فارسی
 سرگ ہندی از منتخب اللغات و بران قاطع ہا واسطے ہا معنی کے مستعمل ا بمعنی زہار و ہرگز ہندی
 از صاحب فرض یا سخن شنوی ہا کہ گرا ہندی پشیمان شوسے ہا واسطے ہا تنبیہ و آگاہی کے سبب
 تاجہ خواہی خریدن امی خسرو ہا روز و زمانہ کی بسیم و غسل ہا سم بمعنی اگر کہ کلہ شرط ہے عربی
 تا تیغ بکف یا بی بفس و دستی ہا تا سنگ بکف آید پریشانی ہا ہا واسطے ابتدای زبان کے معنی
 تا دیدہ ایم صبح بناگویش بار ہا از چشم من چو چشم کہ خواب بگفتہ ہا امیر خسرو
 تا چشم تو نہ کر دکانے نہ کہنے ہا یک صید نیا سودہ زمانی بر جینے ہا واسطے انتہا کے اسکی دو قسم ہے
 ایک مافی طرف الدین بخاری صلوات خداے بر دے باد ہا تا بر وز جزا سپا ہے باد ہا
 دوسرے مکانی جسامی ہا اگر یک تن پر و چون مہر نور ہا ز مشرق تا مغرب طشتی از زرا
 ہا واسطے ربط کے قائم مقام کاٹ ہا نظامی بفرمود تا داغ شان کشند حبش زین سبب داغ بر کشند
 ہا واسطے اختصار کے نظامی ہا بفرمود تا کار داناں روم ہا سوسے کیہ رفتند زان مرزوم
 ہا علت بیست ہا زمین صورت نہ بند و معنی آواز خاطر ہا بیا و کس نیام تا بنا شوم بار خاطر
 ہا رباعی یا رب چنان کن کہ پیشانی ہا محتاج برادران و غولستان شوم ہا بی سنت مخلوق مرار روز سے دہ

[illegible]

اور شمس و قمر و فلک تیرے کام میں ہیں بیان اوس کام کا بطریق اجمال مصرع ثانی میں مذکور یعنی تاکہ نور و
پیدا کرے اور غفلت سے نہ کھائے تفصیل اس حال کی یہ کہ بخارات زمین بسبب حرارت آفتاب صعود کر کے جہا
کرہ زمہریک پہنچتے ہیں اوس مقام کی شدت برودت سے منجمد ہو جاتے ہیں وہی ابر ہی بعد اوس کی ہوا کی حرکت سے
وہ ابر پرستہ یعنی زراعت جو باعث زندگی مخلوقات ہے جب ابر سے شمس و قمر کی حرارت اور برودت اور باد و باران
برودت اور طوبت بتدریج نہ پہنچے اور زیادتی حرارت و برودت محفوظ نہ رہے اوس کے کمال کو زوال آوے جیسے یہ کہ حرارت
آفتاب ایام نور میں جب بخارات زمین صلیب ہو کر گرہ زمہریہ مقام اسد برودت تک پہنچ کر منجمد ہو جاتے ہیں جب کمال
ابر ہی ہوا کی حرکت سے وہ ابر قیق ہو کر پرستہ ہوا باران موجب طراوت اور نشوونما کے زراعت ہو اور حرارت
آفتاب سے جس قدر زراعت میں اضافہ حال آتا ہے برودت مہتاب سے وہ اضافہ منفع ہو جاتا ہے اور باران کے
سبب سے غلات اور میوہ جات و نباتات پیدا ہوتے ہیں ہمیشہ پانی پرستہ ہے تو دانہ بویا ہوا اس طرح اوس
اور نہ رہے تو دانہ نہ ان کے دل کو حرارت آفتاب کی رات کو برودت مہتاب کی باعث نشوونما کے زراعت
اختلاف فصلوں و آب ہوا اور سردی و گرمی و دفع انواع آفت ہوا ابتدائے دانہ افشائی سے تا وقت درو ہونے
غلہ کے اور شروع پھولنے درختان میوہ دار سے تا زمانہ پختگی میوہ جات جو یوگا فیوگا تغیرات زراعت و میوہ جات
واقع ہوتے ہیں بسبب اثرات گردش افلاک و کواکب ہر سبحان اللہ کیا قدرت الہی ہی باوجود یکہ افعال
ہر ایک ابر و باد و کواکب فلک کے مختلف اور متضاد ہیں انہیں سے ایک بھی نخل ہو دوسرا دفع کر دے اوس کے
اور حاصل اوس کے افعال کا یہ کہ آدمی زراعت کو لیکر بالطینان کام اوس کو کھا دین الغرض غفلت کھانا خواہ بیاد
کھانا یہ کام ابر و باد و کواکب فلک انہیں بالذات فعل اختیار ہی آدمی کا ہر مؤلف کے نزدیک اگر غفلت بمعنی الطینان
سمجھ کر بخوری بعینہ امر حاضر کہیں تو معنی نہایت چسپان ہوتے ہیں یعنی ابر و باد و اور باد و غور شیدا و فلک
و اس کے حصول معاش بندگان خدا کے من جانب اللہ اپنے اپنے کام مفصلہ صدر میں مصروف ہیں نتیجہ
یہ کہ نہ رحمت پیدا کر کے الطینان سے کھا دین اور بیت ثانی میں ہر فرمان نبری بعینہ امر حاضر برید کر
باتھا پیا یعنی ہر گاہ یہ سبب ابر و باد وغیرہ کما الہی تیرے خدشگار میں اور خباب باری نے ایسے عالی مرتبہ
تیری خدمت سے کہ لیے مقرر فرمایا تو مقتضائے انصاف نہیں کہ تو اپنے معبود کو بھول جا دے
اور اوس کے فرمان یعنی حکم جہاد سے کو چاک کر دے اور اوس پر عمل نہ کرے تو جسے باد صبا کو حکم
تھا و نشوونما کی طرح بسط زمین پر بسا ط نباتات مثل قند زمرہ کچھا دیا اور ابر بہار کو فرمایا تو اوس

مثل دواؤن کے روئیدگان خاک کو مثل دشتراں شیرخوار کے زمین کے پالنے میں بالا اور وختوں کے
خلعت انوروز کے مانند ہرے ہرے پتوں کی قبائین ہننائیں اور فصل گل پیش لطفال کے ٹہنیوں کے
سر پتاج غنچہ کار کھما زنبورون کے منہ کا لعاب اسکی قدرت کاملہ سے غسل سبب شہیدوں سے افضل
و پر جلالت ہوا اور خرمی کی گھٹلیوں سے بسبب اسکی پروکشت کی مثل طویل القامت ہوا قطعہ
رات دن شمس قمر اور فلک ابرو ہوا اسی گردش میں ہیں تا چہرے سے تو رولی کھائے کام پر پیر
جو ماسور کے ایسوں کو یہ غضب اسکی لطافت سے اگر تو پھر جاوے درخبر سیرت از سرور
کائنات و منجز موجودات و رحمت عالمیان و صفوت آدمیاری و شیر و
زمان احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ شقیعہ مطالع نبوی
کی ہمیشہ شقیعہ نسیم و نسیم بدیت بلخ البیاض الیالہ کشف الدجی بجمالہ حسنات
جمع خصالہ کمالہ علیہ السلام کہ بدیت ختم و دیار امت را کہ باشد جو ختم و شہیدان
چہ باک از موج بحر آزار کہ باشد لوح کشتیان کہ خیر بختین یعنی آگاہی اور وہ خرمی جس سے آگاہی
و معنی حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ از غیبات معنی اشیرہ صلی اللہ علیہ وسلم اصول ہوا و منطلقہ و منقولہ
سخن جمیل جمال صدق و کذب و دنوں کا ہر دور سے سرور و رفیع اول و ثانی یعنی سرور و خداوند و سرور
از زبان کائنات یعنی مخلوقات و موجودات یہ جمیع ہر کائن کی جمیع مخلوقات عالم اسباب و غیرہ سے مادہ
کون ہر بالفتح سمیعہ بودن و ہست شدن اور یعنی دنیا و جان فانی مستقل اور عالم موجودات کو کون بالفتح
کھتے ہیں کہنا بود سے بود ہوا یعنی حادث کہ پہلے نہ تھا اور پیدا کیا گیا از غیبات و زبان منقولہ و منقولہ
و سکون فاو را مصدر می ہر معنی فخر و تاز کرنا کسی چیز پر از غیبات فخر یا بے خبری سے انصراح موجودات است و غیر
کہ عدم سے وجود میں آئے قولہ سرور کائنات و منجز موجودات احوال جناب برالست ایک سرور و جلال
اور فخر تمام موجودات یا یعنی ہیں کہ حضرت کی شان میں جناب یاری تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا اظہر منک
ولا اک لہ الا ظہرت الربوبیۃ یعنی اگر تم نہ ہو تو میں نے پیدا کرنا زمین آسمان کو اور ظہار کرنا
ربوبیت کو اور یہ حدیث نبوی ہے کہ اول ما خلق اللہ نور یعنی پہلے جو چیز کی بار بقیہ تعالیٰ نے پیدا کی وہ نور
و جناب امیر سے منقول ہے کہ چار لاکھ چوبیس ہزار سال پیشتر سرشت و کسے و آسمان و زمین
و لوح و قلم و ہشت و دو و نوح و ملائکہ و آدم و حوا کی خلقت سے خدا تعالیٰ نے جناب التبارک و تعالیٰ کو پیدا کیا

مصدر اسکا حمد و محبت ہی بمعنی ستایش و ستودن از صراح مجملہ بالضم اسم مفعول بمعنی برگزیدہ شد
یعنی مقبول شدہ باب افتعال ہے مصدر اسکا اجتہاد بمعنی برگزیدن فراہم آوردن از منتخب معنی برگزینا
مجملہ صیغہ اسم مفعول کا ہی باب تفعیل سے بمعنی بسیار ستودہ شدہ از منتخب اللغات
مستطانی بھی صیغہ اسم مفعول کا ہی بمعنی برگزیدہ شدہ مصدر اسکا اصطفا ہی صملوہ بود
عربی در دو قسمتین فارسی اگر حق تعالی کی طرف سے ہو تو مراد ہر اوس سے رحمت و اگر با انکس کی نسبت
ہو تو مراد ہوگی اوس سے استغفار اور مومنین کی طرف سے بمعنی دعا اور بہانم اور طہور کی طرف سے
معنی تسبیح از غیاث و مویہ و رشیدی و جہانگیری و کشن و بران جمع اسکی صلاوات ہے سلام
بمعنی بگزرنگی و بی عیبی از غیاث اللغات رحمت و دستکاری یافتن از کشن شفیع کہ سبک
جرم کی درخواست عفو کرنے والا از کشن یعنی درخواست عفو کرنے والا صفت مشبہ ہر باب
کرم کہیم سے مصدر اسکا شفع و شفاعت بالفتح ہی از صراح مرطاح بالضم اسم مفعول ہی اطاعت کا
باب افعال سے اطاع لطیع اطاعتہ فو مطیع اطیع یطاع فو مطیع یعنی بیاسے تختانی مستند
صفت مشبہ بمعنی اسم فاعل فعیل کے وزن پر شتق ہی بیاسے بمعنی خبر دہندہ یا شتق
نوع سے بمعنی علو و ارتفاع جو کہ مرتبہ نبی کا سب مخلوقات سے ارفع و اعلیٰ ہی لہذا پیغمبران اس لقب سے
ملقب ہوئے بمعنی مشرف بر خلق اور نبی عام ہی صاحب کتاب ہو یا نہوا اور رسول خاص ہی جو
صاحب کتاب ہو از شرح مضاب اور بضم اول و کسر ثانی موصدہ و بیاسے تختانی محروفت فارشی
قرآن و مصحف و کلام الہی از رشیدی و بران اور کشن اللغات میں با شمعنی بکسر تینا بھی
آیا ہر از غیاث اللغات کہ ہم بخشندہ و جو از دوستی و صاحب ہمت از بران گناہ معاف
کرنے والا از منتخب بزرگوار و گرانمایہ از کشن یہ صیغہ صفت مشبہ کا ہی باب کرم کہیم سے
دادہ اسکا کرم کہیم کون را و کراست ہی اقول بمعنی بخشندہ گناہ صفت کہیم کی یہ ہر کہ با و جو
قدرت کے انتقام اعدا میں تامل کرے جیسا کہ باری تعالیٰ نے شیطان اور شداد و عمرو و از فرعون
اس در دنیا میں انتقام سرکشی کا نہ لیا فرعون ملعون کو با و جو دیکہ ہزار برس دعویٰ خدا کی کا کرتا رہا بھی
سر میں بھی مبتلا نکلیا یہاں تک کہ حضرت کلیم اللہ نے ایک بار از راہ تعجب کے پوچھا خداوند اترتی فرعون
و مویہ یعنی الیوبیہ یعنی آیا تو روزی دیتا ہی فرعون کو حال آنکہ وہ دعویٰ خدا کی کا کرتا ہی جناب الہی

حضرت کے جواب میں فرمایا یا موسیٰ ان کا فرعون ترک الروبیتہ فالک ترک الروبیتہ یعنی اگر فرعون نے
 کفر اختیار کیا ترک بندگی میں تو لائق نہیں کہ میں ترک ربوبیت کروں اور بنی آدم میں خاتمہ کریں کا جواب
 خاتم الانبیاء رسول مختار اور امیر مہار علیہ السلام پر ہوا چنانچہ کتاب ابواب الجنان کی فصل دوم میں چنانچہ مذکور ہے
 طارق بن عبد اللہ مجازی سے منقول ہے کہ ایک بار بازار ذوالحجاز میں جو قریب مکہ معظمہ کے مقام بنی ہین
 واقع ہے بار دیگر بازار عکاظ میں کہ نواح مکہ میں بادی طائف و نخلاء ہے حضرت رسالت پناہ صلوات اللہ علیہ
 تبارک و تعالیٰ فرماتے تھے ایہا الناس لا آلا اللہ کو تاکہ رستگار ہو ایک شخص حضرت کو خود بالمدروغلو کہہ کر
 پیچھے سے ڈھکیلے مارتا تھا یہاں تک کہ اڑیاں حضرت کی خون آلودہ ہو گئیں راوی کہتا ہے میں نے پوچھا یہ
 سب کون ہیں لوگوں نے کہا وہ جو ان سرخ پوش مجتہد قریشی ہیں کہ خلق کو خلاق آسمان کی طرف دعوت کرتا
 اور کلمہ لا الہ الا اللہ اور بے شک چاہے اور بعضی کتب سیر میں مرقوم ہے کہ مقام مدوہ میں جب حضرت نے
 فرمایا کہ اے خلائق میں رسول خدا ہوں یہ خبر سنکر سرگروہ اہل شقاق و نفاق ابوجہل لعین نے ایک تھمر
 حضرت کی پیشانی نورانی پر مارا کہ مجروح ہو کر اس سے خون جاری ہوا پھر اوس شجر ہدایت ثمر بوستان شرف
 ہر طرف سے مشرکین نے سنگ باران کیا حضرت نے پہاڑ پر جا کر ایک تختہ سنگ سے تکیہ فرمایا اس جگہ سے
 اوس پتھر کو مٹکا کہتے ہیں جناب امیر المومنین اور حضرت خدیجہ علیہما السلام خبر قتل کی سنکر نالان و گریان اوس
 سرخسہ زلال علم و کرم کو ہر طرف تلاش کرتے تھے حضرت جبرئیل بفرمان رب جلیل نازل ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ
 کیوں روتے ہو حضرت نے فرمایا ای برادر کچھ قوم نے مجھ پر کیا جھانیں کہیں تک تھمتھتاتین گھائل کیا اور میری
 پیشانی پر پتھر مارا پس جناب روح الامین پس از تسلی حضرت کا ہاتھ پکڑ کر پہاڑ پر لے گئے اور ایک لپٹا لے کر
 ہمارے لئے تھے چھادی کہ تمام پہاڑ اوس سے چھپ گیا اوس صدر نشین باطریق کو بٹھا کر کہا کہ خدا تعالیٰ نے
 جملہ مخلوقات کو تمھارے تابع قرار کیا چنانچہ حسب الطلب ایک درخت حضرت کے پاس آیا سلام کر کے
 رو بہ چہرہ ہوا پھر اپنے مقام کو گیا بعد اوسکے فرشتگان زمین آسمان حاضر ہو کر کہنے لگے کہ حق تعالیٰ نے
 چو کو حکم دیا ہے اگر حکم کیجیے تو اوس قوم کو ہلاک کر دیں اس کا محاسن خلق و جہان محمد شقائق نے فرمایا
 کہ میں اپنے واسطے رحمت کے باعث ہوا ہوں نہ واسطے رحمت کے یہ نادان غافل ہیں والا الیسا کہہ کر
 بعد اوسکے حضرت امیر و حضرت خدیجہ و ان پونچھ دیکھا کہ حضرت اپنے جامہ مطہر سے خون رخسارہ منور سے
 پاک کرتے ہیں حضرت خدیجہ کہنے لگیں یا رسول اللہ جامہ اپنا خون آلودہ نہ کیجیے خون زمین پر گرنے دیجیے

و تمام ادب و سامان است بالفتح و کسر که در هر باب کرم کیم است از صراح و شراح فاضل و خیالان قواله
 جیم جیم و سیم قول جیم یعنی زید او جیم بسیار بوده یعنی تقسیم کننده او جیم یعنی خوب و درست
 فاضل مشرق و صاحب خیالان سیم جیم که در سیم لفظ است و صده بیست و شش یا سی و آنکی تحریف و غلط لغوی
 فی الحقیقت سیم لفظ نون صحیح است که در سیم لفظ است و صده بیست و شش یا سی و آنکی تحریف و غلط لغوی
 یہ مقام اون صفات کا ہے کہ از آدم تا ایندم کوئی بیشتر پیدا نہوا بلکہ ہر گاہ جیمین یہ صفات پائے جاوین
 مؤلفہ کے نزدیک جیم مطابق مؤید الفضل یعنی عظیم مراد اس سے عظیم المنزلت ہوا لہذا نسبت
 اور سیم لفظ نون کے جو شاربین نے تحریر کیا ہے اگر غیاث اللغات میں وہ چیز جو بڑے خوش رکھتی ہو
 اور روایات متواترہ کتب اخبار میں منقول ہو جس کو یہ سے گذر جناب پیغمبر کا ہوتا وہ کوچہ
 بہت و یرشاک معطر ہوتا چنانچہ کتاب تذکرۃ الامم کے مقدمہ میں بمقام فضائل حضرت مرقوم ہے کہ
 جس راہ سے جناب نبوی تشریف فرما ہوئے بعد ہفتہ کے جو کوئی شخص اس راہ سے گذرے تا تو جاشاک
 حضرت اس راہ سے رونق افروز ہوئے ہیں اور مؤید الفضل میں و سیم یعنی نشان کردہ شدہ لکھا ہے اور
 بالاتفاق ثابت ہے کہ حضرت کی پشت مبارک پر ہرگز نہ تھا نشان تھا پس و سیم یعنی صاحب نشانی
 کہ پس کرنے والا اسکا کثر ہنرم سے ہے یا کہ ہر اور یعنی نشان کنندہ یعنی صاحب رایت و علم نشانی
 کہ او سیم زید سے کہنے والا اصحاب و کتاب روز عشرت سے پاک ہر طبع صلیغہ ماضی معروف باب فیہ
 مصدر اسکا بلوغ بالضم ہے یعنی رسیدگی و رسیدن اور منتخب بلوغ و وصول عربی رسیدن و رسیدن
 یہوچنا ہندی از لفظ اس بلغ میں ضمیر فاعل مستتر جامع طرقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کہ غالی بالضم میں و فتح ادم آخیری لفظ مقصد رہا بصورت یای تخیالی یعنی بلندی و بلند گواہی
 مؤید معالی بحث از صراح کمال تمام و تمام شدہ ان صراح و مؤید منتخب اللغات قولہ کہ کمال
 اسی ہوتا ہے کہ کشف صلیغہ ماضی باب فیہ صریح ہے از صراح یعنی ہرگز شستن پرورد و حجاب
 از ریشہ ہرگز نہ کشادہ و پرہیزہ کردن از غیاث و منتخب اس جگہ مراد ہر دفع کرنے سے دچی بالضم وال فتح
 آخیری لفظ مقصد ہوا بصورت یای تاریکی از غیب تاریکی سے تازہ و پیرا کی شب از غیاث اور صاحب
 لکھا ہے کہ دچی بالضم جمع ہے و جیم بالضم کا اس جگہ مراد تاریکی کفر سے جمال لفظ خوب ہونا اور خوب
 دہر ہونا و بالضم خوب و خوش سیرت اور بایں یعنی بقصد سیم بھی آیا ہے از منتخب اس جگہ مراد ہے

خوبی سمیرت سے نہ خستہ ہو رت سے چنانچہ دال ہوا سپر بہ حدیث ان السجیل وحب الجبال جسدت بفتح
حائے ہمارے وضعیم صیغہ وار ومنت فائز بابا کریم کریم سے معذرا اسکا حسن معنی خوبی وکوئی نقصان
بالکسر خواتے نیک اور معنی خواستہ بد بھی آیا جو جمع ہر فصاحت کی فصائل بھی اسکی جمع ہر ازمنت خوب صلاوا
جمع ذکر ام حاضر واحد اسکا اصل کبدللم مشدود ہر بابا نقیل سے آل سدر ہمزہ یعنی فرزند ان مجرور ورفضان
غیر مرفضان لای صاحب شکرستان لکھتا ہے کہ اقطار المخطوطات ہر مخطوطات علیہ پر اور طہفہ فدیہ مجرور پر بلا صرت
شعر جاو نہیں چنانچہ کہ ہرین چون الشاعرا لایوز اخیر یعنی ہر شاعر کے واسطے ہر داہر و غیر شاعر کے واسطے جا
نہیں اور صاحب خیا بابا لکھتا ہے کہ مخطوطات غیر متصل پہلے ادا اور حرفت چر کے جائز نہیں
لکھتا ہے بغیر ورت شعر واقع ہوا اور عشی لکھتا ہے کہ یہ قاعدہ اور اصول کا ہر کو فیہ لکھتا ہے کہ نزدیک مطلقا جائز نہیں قول
بلغ العلی کہا لہ اقول یہ قطعہ بحر کمال ہر ہر مصرع متفاععلن سے تمام اور مصرع رابع میں صلاوا علی ہر وزن
استفعلن اور واکہ بروزن متفاععلن ہوا بحر کمال میں اگر سالم مقابل مصرعہ کے اور مصرعہ مقابل سالم کے ایکشت
میں آوے تو جائز ہر از خیانت قبل شرح کرنے اس قطعہ کے ضرور ہر کہ حضرت کے کمالات فی الجملہ بیان کیے جائیں تاکہ
سالمین کو قطعہ اس بحر کا بخوبی حاصل ہو پس جاننا چاہیے کہ جناب نبوی تمام بحر کہیں محتلم ہوئے اور ہر بحر
بلغم وکثافت اور لغات پاک تھا میل اور پینا اور بال وناخن جسم مظهر سے جدا ہوتا تو شکستہ زیادہ شجہ
و تباہی و راز حضرت کا دوست یاد دشمن کہینے نہ دیکھتا زمین میں غائب ہو جاتا اور جیسا کہ پیش نظر دیکھتے
و بسا ہی عقبت ہر دیکھتے جس طرح غم سفر کرتے جینے بھر کر یاد تک لوگوں کے دل میں ہر اس و عیب پڑتا
جسم حضرت کا نہ سایہ تھا و ہوسپ میں ہر سایہ سایا یا فکری رہتا چلنے میں زمین سخت اور پھر پریشان
قدم کا پیشینا اور زمین نرم ہر پا صلا اثر قدم کا نہ اوٹھتا کوئی شخص جناب میں ہر پایہ اور قوت میں ہر پایہ
نکر سکتا حالت خواب میں ان بیدار رہتا علاوہ اس کے کہ شرفا ستہ تھے کہ لکھنا اسکا موجب
کمال سخن ہر پایہ جامعیت کا کوئی پیغمبر جوش نہ ہوا اور جاننا چاہیے کہ علی سے مراد اس جگہ معراج ہر اور
معراج ہر پیغمبر کی تھا نہ ہر خاتمہ حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کو معراج کوہ طور پر وادی و مقاب
میں ہوئی منقول ہر کہ جب حضرت وادی مقدس میں پہنچے تو غیب سے ندا آئی کہ فانی ہر
بالوادی المقدس یعنی تاریا دال اپنی جوتیان اور پارسینہ ہو کر اس وادی میں آکر یہ وادی مقدس ہر اور
ہمارے پیغمبر علیہ السلام کو معراج عرش معلیٰ پہ ہوئی محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ تذکرہ والا کہ میں لکھتا ہوں

کہ سوائے حضرت کے کوئی پیشہ سراج کو نہ گیا اور حضرت کو دوبار سراج ہوئی ایک بار روحانی اور ایک بار جسمانی
 اشتیاق حاصل مطالب اس قطعہ کا یہ کہ وہ چند پاسبان یا کلمات عبادت و ریاضت و غیرہ و صفات
 حمیدہ کے اس مرتبہ عالی کو پہنچو کہ عند اللہ انہیں سے سب بقیہ کے درجہ سے اونکا ارتقا بہتر اور جہان تیرہ
 و تار کیا اس خوشنود فلک ہدایت کے نور سے منور ہو گیا یعنی ملکوت کفر کی اس بدترین کی بدترین
 دفع ہوئی اس صحیح معادہ و اوجہ دات کی سبب فیصلت فرما دیا انکی راہوں سے پاک ہو اور وہ حسب
 کہ لاک ہوا ہی ہو منور و درویش ہو اس صاحب اسرار اور اس کے فرزندان یعنی ان کے اہلکار پر قوال ہے غم و غم
 است را کہ باشد چہ تو پستیبان چہ یہ حرفہ واسطے دلس یعنی کے آتا ہو اگر دلی واسطے استقامت کے چہ
 چہ مکنی دوسرے واسطے تقیہ کے چہ دلاورستہ درویش کے کہ بے نیاز و درویش و تہذیب واسطے تقیہ کے چہ باشد
 زبونی خراج آوری نوع من چہ باشد کہ بران خاطر عاقل گذرم تو تھے واسطے کثرت کے چہ باشد
 چہ شہدائشتم درین دیر کم کہ حیرت گرفت استقامت کے چہ پانچویں واسطے تقیہ کے چہ
 باخچہ و طاقت و سراپہ چھٹے واسطے علمت کے چہ ہزار ہا پر کہ چہ خوف و زوال بود مثال و دوسری
 بر قدر اعتراض تو ان کہ چہ قدر ہر یہ گفتہ اند سندست ستائون واسطے تفہیم کے چہ
 جہان کیسہ چہ ارجاع و چہ اجسام بود شخص معین عالمش نام چہ دسویں غفلت چہ چہ
 ویر نیاید و بستگی را نہ یاد توین واسطے تشوہ کے یعنی بلکہ چھوٹا و چہ ستائون کا
 چہ مردانگی آید از ہر زبان چہ مردان لشکر چہ خسیل زبان چہ دسویں واسطے تسبیح کے
 بلکہ سچ چہ عمر نیست کو زاب چندین خطرہ اور جاننا چاہیہ کہ مردم ایران کسرو چہ کا
 ساتھ استیلاء کے پستہ ہیں اور ہندوئی قبول ان غیاشات اللغات علم بفتح حین چہ
 و تشوہ یہیم یعنی اندوہ و شکس کردن و چہ ہندوئی مشیدان از نوید و کشش و انتخب افکار عربی
 بشمارید یہم اور فارسی میں تخفیف مستعمل جانتا ہا ہے کہ کلمہ مفرد فارسی الاصل میں عربی مشدد
 کہین نہیں آیا کہ ضرورت اور غام چہ کہ شہر اصل میں شہر بر تھا کہ چکا و کو کہتے ہیں اور غ
 کہ اصل میں غم تھا اور غم میں اجازت واقع ہوا ہو اور اجازت نظم کے نشر میں بھی مشدد ہو چکا
 چہ کا و یا اگر الفاظ عربی کا تشوہ ہوا فارسی میں جہان نامی بدولت و الام سے واقع ہو تو
 اسکو بھی فارسی میں تخفیف پڑتا ہا ہے چہ چہ غم و چہ کہ یعنی اندوہ ہو اور قد و غم و غم و غم

و غیر ذلک کہ سب مشدد ہیں اور سب مخفف پڑھے جاتے ہیں کہ نظم میں بعض وقت تشدید ظاہر کرتے ہیں
چنانچہ اس شعر میں سعدی تو آن در کنون یک دائہ ہا کہ پیرایہ سطرطت خانہ لیکن در صورت ترکیب
عربی الاسلوب اصل کلمہ کی رعایت کر کے تشدید ظاہر کرنا انشعب و ادلی ہو جیسے عوام الناس میں جو
الملوک و حواج بیت اللہ کہ اصل میں عوام و خواص و حواج تھار سالہ عبد الواسع وغیرہ سے لگا گیا اور
غیاث اللغات دیوار فارسی حاکم و چار عربی است کہ وہ انسان و مردان پشیمان اور جو کہ
جامع خیر و مقتدا سے مردم ہو اور جنی دین اور جو شخص کہ دین میں ممتاز ہو اور منتخب اور مولانا
بن مانع کی تحقیق میں است ما خود ہوا م سے کہ معنی قصد کردن ہوا و منتخب اس تقدیر پر است
اس گروہ کو کہتے ہیں کہ کسی چیز کے قصد پر کیدل ہوا اور یعنی جمع و ملت و امام و پیشوا اور جو
ان روزگار و تارک سرائ غیاث و بالضم راہ دین و شریعت چنانچہ کہتے ہیں فلاں امامت لای الودین
ولا خلاۃ لاور کلام اقتد میں آیا کہ تم خیراتہ اسی خیر اہل دین از صراح پشیمانیان و پشیمانان
و پشیمانان اس لکڑی کو کہتے ہیں کہ واسطے استحکام دیوار کے جسکا ایک سر دیوار میں لگا دین و
ساز میں بنی نصب میں اور یعنی پشت پناہ و جانب از و مد و معاون بھی آیا ہوا ہے ان و مود قولہ جو متو
پشیمانان اقول ہر چند ابتداء در خبر است سے تا دونوں قطعات عربی و کہ جناب رسالت کا
بطریق ذکر غائب ہو اور اس بیت میں لفظ تو سے ذکر حاضر ظاہر اور بادی النظر میں بطریق کلام سے یہاں
لیکن نفس الامر میں اسکو صنعت التفات کہتے ہیں اور التفات لغت میں معنی دیکھنا انسان کا
ایک جانب سے دوسری جانب کو اور با صراح شعرا منجملہ طرق ثلاثہ کلام یعنی متکلم و مخاطب
و غائب کے متغیر کرنا کلام کا ایک طریق سے دوسرے طریق پر مثلاً پہلے بطریق خطاب گفتگو
بعد اسکے بطریق غیبت آوین اسید طرح کلام غائب سے بجانب خطاب جاوین علی ہذا القیاس
طریق سے دوسرے طریق پر رجوع کرین ابیات وغریب سب اسی روش پر چلتے ہیں مثال اوکی
جو غیبت سے خطاب کی طرف آوین رہا سے عے گریا طہیب در دین نیست و دراکہ ایہ
زیستن نیست و بیمار ترابہ تندرستی و جز نالہ میان پیر بہ نیست بنا جمع الصنائع باقی
مثالیں انشاء اللہ تعالیٰ مقامات مناسب میں لکھی جاوگی اور تو کہ معنی او بھی آیا ہے شرح میں
باب پنجم کی بیسویں حکایت یعنی قاضی ہمدان کی حکایت میں آوگی فالتظہر یا کہ معنی

وترک وہیم از زبان موج عربی آنخیز داشت ترک بالضم ولبہ بالفتح فارسی میندھما ہندی دریا میں جو
ہو کہ شدت سے پانی بلند و پست ہوتا ہے بحر ویم عربی دریا اور یا سے شور و دریا سے محیط و دریا
اعظم فارسی سمندر ہندی از غیاث و مؤید و نفاکس نوح نام ہے پیغمبر کا علی نبینا و علیہ السلام
اگر آدم ثانی بھی کہتے ہیں یہ لفظ بھی ہے مگر عربی میں تھیں اور منقول ہے کہ خوف الہی سے وہ جناب
نہایت نوحہ و زاری کرتے تھے اسی جہت سے نوح کہلائے از مؤید کشتی بان بالفتح و یا خدا
فارسی طاج و عدار بفتح حدین حملہ و دال حملہ مشدد و در آخر را حملہ عربی قولہ جہ پاک از موج بحر انزا
کہ باشد نوح کشتیاں کشتی نوح علی اشی گز کی لہنی اور پچاس گز کی چوڑی اور تیس گز بلند تھی
اور بعضی کہتے ہیں وازی اسکی تین سو گز کی تھی اور لکڑی اسکی بعضے ساج کی اور بعضے شمشاد
کہتے ہیں از روضۃ الصفا قول جانا چاہیے کہ جلیل شاریں نے اس مصرع کی شرح میں لفظ نوح
نام پیغمبر لکھا ہے حالانکہ بانی غلط فہمی اُن بزرگواروں کی ہے اور اس معنی میں چند قباحتیں لازم
آتی ہیں ایک یہ کہ جناب خاتم الانبیاء کے مقام میں حضرت نوح علی کی طرح بے محل ہوتی ہے دوسرے
یہ کہ ہر گاہ مطابق کتب اخبار ثابت کہ خود حضرت نوح علی ہنگام تلاطم کشتی خوف ہلاکت کشتی
واسطے حفاظت کے یہ کلمہ مضطربانہ فرماتے تھے کہ ہولیا ہولیا مار یا اللہ تو اہل کشتی کیونکر بچا
رہے ہونگے تیسرے یہ کہ زمانہ حضرت نوح علی کا گذر گیا متعلق بزمانہ ماضی ہوا اور فی زمانہ نوح
حضرت نوح علی موجود ہیں نہ اگلی کشتی نہ اگلی امت چو کشتی پر سوار تھی اور لفظ باشد اس مصرع میں
صیغہ مضارع متعلق بزمانہ آئندہ ہے مفہوم اسکا ظاہر ہے کہ حضرت نوح علی جس کشتی کے ناخدا ہوئے اس
کشتی کے سوار ہونے والوں کو خوف ہلاکت کا ہونگا پس کشتی بانی پیغمبر گذشتہ کی مردم آئندہ کے
واسطے کیونکر درست ہو کہ محال عقلی ہے اور اگر مراد لفظ پاک سے ہول قیامت اور کشتی سے اطاعت
سمجھا جائے یعنی جو کوئی حضرت نوح کے خلق اطاعت میں در آویگا وہ ہول قیامت سے محفوظ رہے
عذاب آخرت سے نجات پاویگا تو یہ امر خلاف عقیدہ و مسلمات جمیع فرق اہل اسلام ہے یعنی کوئی
شخص اس بات کا قائل نہیں کہ در صورت اطاعت حضرت نوح علی کے امت محمد علی آپ خیرت
نجات پاویگی سید غلام محمد ہی صاحب متخلص ہادی گویا اسی مضمون کے بیان کو نظم فرمایا ہیں
عہد بین بابر یک بین دل آنکے اس جبار بھٹکتے ہیں مولف کے نزدیک مراد کشتی سے حلقہ

اجابت بدر گاہ حق جل و علا بر دارد ایزد تعالیٰ بر و نظر نکند باز نشنخو اند باز اعراس
فرماید باز نشن متضرع و زاری بخواند حق سبحانہ و تعالیٰ گوید یا ملا نکشتی قد استخیمت من
عبدی و لیس کہ غیری دعوتش را اجابت کردم و حاجتش برآوردم کہ از بسیاری
دعا و زاری بندہ ہمی شرم دارم پیش کرم بدین و لطف خداوند کارہ گنہ بندہ
کردست و او شرمسار روزگار یعنی زمانہ ناپایدار و ایام زندگانی و اوقات از برہان یعنی
زمانہ مطلق و مجاز بمعنی امتداد و مدت و فرصت اور یہ لفظ مرکب ہر روز اور کار بمعنی کنندہ سے
جو کہ زمانہ حرکت ہر فلک الاعظم کا اور فلک الاعظم محک ہر دوسرے افلاک کا جیسے فلک شمس
بھی ہے پس ہر حرکت فلکی سازندہ و کنندہ روز ہر روز اور روزگار بمعنی شغل و پیشہ و نوکری بھی متعلق
از غیاث انابت بالکسر مصدر ہر باب افعال سے کتاب تہذیب انابتہ فهو تہذیب توبہ کرنا اور
دعا مانگنا از کشف رجوع کرنا طرف خدا کے اور باز ان افعال بد سے از منتخب و صراح امیہ
بضم اول و کسر میم و یاسے مجہول اور کبھی تہذیب میم و یاسے معروف بھی پڑھنا اکثر محل میں ہر صدم
اور بفتح میم شد و خطا ہی بمعنی چشم از کسی داشتن از مویہ و مدار و غیاث اللغات اجابت
بکسر اول بھی مصدر ہر اوسے باب افعال سے بمعنی جواب دینا از منتخب و صراح مجاز بمعنی قبول کرنا
اور با صراح اطباء دفع براز جسکو ہندستان میں دست کہتے ہیں از غیاث ایزد و بکسر اول کرنا
نام حق تعالیٰ اس نام الہی وجہ ترکیبین کہ چار حروف سے مرکب ہے کہتے ہیں جو کہ مدار عالم کا طالع اول
ہا شمس و سابع و رابع و جمع جسکو اوتاد اربعہ بھی کہتے ہیں پس اس نام کو بلحاظ اعداد مذکورہ ان حروف سے
ترکیب دیا یعنی الف سے طالع اول اور یار تہذیب سے طالع دہم اور زار بمعنی سے طالع ہفتم اور
وال حملہ سے طالع چارم از رشیدی و غیاث تعالیٰ بفتح لام آخر میں الف مقصورہ بصورت
صیغہ واحد مذکر معروف باب تفاعل سے کہ اکثر اسم الہی کا حال واقع ہوتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ
حق تعالیٰ یعنی برتر خدا از غیاث نظر بفتح تین بمعنی نگاہ اور بمعنی فکر بھی آیا ہوا از غیاث
دیدن و بینائی و شفقت از مویہ الفضل و یکھنا کسی چیز کو بتامل از منتخب اللغات
باز فارسی ثم عربی پھر ہندی بمعنی تکرار و معاودت و دیگر از برہان خواند صیغہ مضارع ہر خواند
سے بمعنی طلبیدن اعراض مصدر ہر باب افعال سے بمعنی منہ پھیر لینا

تضرع مصدر ہے باب تضرع سے بمعنی زاری کرنے اور منتخب ہوید و غیاث مادہ اسکا تضرع ہر تضرع
 بمعنی سست و ناتوان اور بمعنی خوار و فروتن ہونا اور منتخب اللغات قولہ تضرع و زاری
 اقول یہ دونوں لفظیں مراد سے یکدگر بمعنی گریہ میں فرق دونوں میں کتب لغات سے تو پایا نہیں جاتا
 لیکن جملۃ الداعی کے باب چہارم میں کہ کیفیت دعا کا بیان ہے منجملہ پندرہ قسم آداب دعا کے قسم ہفتم
 میں بہ مقام کیفیت رشح ہے یہ تفسیر تضرع کے وہ گریہ کہ مصائب نالہ میں ہاتھ پٹکتے اور پیش و پس
 اور ہمیں و شمال نوک کرتے ہیں یعنی حالت بقیاری میں جو بہت شور سے روتے ہیں تضرع و بکا کھڑی
 کہ یہ عربی فارسی و نامہندی اور منتخب اللغات و صراح و تفالیں میں بحال اسم مصدر ہے بمعنی
 پاک کردن خدا را از بدی و پاک کی خواندن حق تعالیٰ اور منتخب و صراح و غیاث اللغات ملائکہ
 صاحب صراح لکھتا ہے کہ ملک لفظ تضرع پر مشتقہ واحد و جمع اور بقول کسائی اصل ملک کی مار لک
 ساتھ تہتیم ہر جگہ کہ الوک سے ہو اور الوک بمعنی رسالت پس قلب کیا گیا ہمزہ یعنی مؤخر ہوا
 اور لام مقدم یعنی ملا کہ بعد اوسکے متروک کیا گیا ہمزہ بسبب کثرت استعمال کے اور جمع کرنے
 کی حالت میں وہ ہمزہ پھرتا یعنی ملائکہ و ملائکہ قند منجمہ سولہ حروف غیر عالمہ کے ہر
 حرف توفیق ہو واسطے تحقیق کے ماضی میں اور واسطے قریب کرنے زمانہ ماضی کے ساتھ زمانہ حال
 اور مضارع میں واسطے تقلیل کے از جو میر بمعنی تحقیق و تقلیل و بمعنی بس از منتخب اللغات
 بمعنی پسندیدہ آنے والا از کشف اور تبشید وال بمعنی قامت اور کوتاہ کرنا سخن کا از منتخب اللغات
 کسر اول و ضم آخر و واحد متکلم ماضی و مروت ہے باب استفعال سے مصدر اسکا استیاء و ہر بمعنی
 شرم و شستن از منتخب اللغات میں بالکسر منجمہ سترہ حروف ہمزہ کے ایک حرف ہر بمعنی از اور
 سیم بمعنی کسی و اکسر و کیفیت اور با بمعنی واسطے جمع و مفرد و دونوں کے آیا ہر غیاث اللغات
 عید بمعنی بندہ عباد بالکسر و عید بالفتح جمع از منتخب اللغات عید می میں ہی متکلم کی ہر بمعنی
 پس منجمہ سہ افعال ناقصہ کے یہ فعل ناقص ہے رافع اسم کا اور ناصب خبر کا بمعنی لا
 دعوت بالفتح کسی کو کھانا وغیرہ دینے کے واسطے بلانا از غیاث اللغات اقول اس جگہ مراد
 دعا یعنی خواہش سے حاجت نیاز مند ہونا اور نیاز و اسید و مراد و نیاز مندی از کشف
 جمع اسکی علاج بتخفیف ہم ہر از منتخب اللغات کہ ہم بتحقیق بمعنی ہر بخردی و مروت و سخاوت

و عزیز بنی بزرگوار می نوازش از منتخب اللغات و غیاث اللغات لطیف بالضم میرانی و نگهبانی و باز می نکونی
واحسان و حمایت کرنا از منتخب اللغات و غیاث اللغات لطیف بالضم میرانی و نگهبانی و باز می نکونی
باید عطا و رشکای بدرگاه غفار اٹھاوے اور خدای تعالیٰ بسبب عنایت گناہ کے اوس پر
نظر شفقت نہ کرے وہ دعا کرے مگر بار دیگر پر دروگار ہو کر ناراض اجابت سے کرے اعراض
پھر وہ بندہ بحضور حضرت باری بکمال خشوع و خضوع کرے گریہ و زاری تب حق سبحانہ و تعالیٰ
فرشتگان حاجت رواں خلافت سے یوں فرماوے کہ ای ملائکہ میرے بتحقیق کہ میں شرم کرتا ہوں
اپنے بندہ سے حال آنکہ سوائے میرے کوئی دوسرا دسکا پر دروگار نہیں قبول کی ہیں اوسکی دعوت
اور بر لایا میں اوسکی حاجت اس واسطے کہ جب بندہ کی جانب سے بہت گریہ و زاری ہوتی ہے
تو مجھ کو نہایت شرمساری ہوتی ہے پیست ہی کیا حکم اور لطیف پر دروگار
کرے بندہ عصیان ہو شرمسار ہو لکھت کہتا ہے ذکر اس حدیث قدسی کا متفہم چند فوائد کا ہے
اولاً مطابق حکم اس آیت کے ادھونی استجب لکم دعا کرنا واسطے حاج و نی و دنیوی کہ او حال پر
برجہ بخدا رہنا دل و جان سے ہر شخص پر اور اجابت خداوند تعالیٰ پر واجب ہے ثانیاً
مطابق اس حدیث نبوی کے ان اللہ یحب السائل اللھوج دعا میں الحاج کرنا ضروری ثالثاً
مطابق اس آیت کے ادھونی استجب لکم تضرع و خنیقہ یعنی خشعاً و تذلللاً استیعنی حالت دعا میں گریہ و زاری
ضروری اور جناب مولانا سید ولاد علی صاحب مرحوم مواظف حسیہ میں فرماتے ہیں کہ در باب
دعا کے تین اشکال وارد ہوتے ہیں ایک یہ کہ میں دیکھتا ہوں کہ اکثر مردم دعا کرتے ہیں اور حاجت
انکی روانہ نہیں ہوتی بناء علیہ لغو ذل بالمد حق سبحانہ و تعالیٰ نے ایفا اپنے وعدہ کا کیا پس ماننا چاہیے
کہ اسباب عدم اجابت دعا کے کئی چیز ہیں ایک اخلال کسی شرط و داعی میں چنانچہ استقبول ہی کہ کبھی
بن علی نے جناب صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ قرآن میں دو آیت ہیں جسکا اثر مجھے نہیں ملتا
حضرت نے پوچھا وہ کون دو آیت ہیں اوسنے کہا ایک ادھونی استجب لکم یعنی تم مجھے دعا کرو میں
قبول کروں اور دین دعا کرتا ہوں اور حق تعالیٰ اوسکو قبول نہیں کرتا حضرت نے فرمایا ایا تو اس بات کو
تجزیہ کرتا ہے کہ حق تعالیٰ خلف وعدہ کرتا ہے اوسنے کہا نہیں پس امام علیہ السلام نے فرمایا کہ ہر گاہ
ایسا ہو تو موجب عدم اجابت کا کیا ہے اوسنے کہا میں نہیں جانتا حضرت نے فرمایا کہ میں مجھکو

بھی دوست خدا کا دعا کرتا ہو اور حق تعالیٰ جبرئیل سے فرماتا ہو کہ حاجت اوسکی رد کر لیکن بتاؤ کہ مجھ کو آواز بندہ کی سننا مرغوب ہو اور کبھی شمن خدا کی دعا سن کر جبرئیل سے کہتا ہو کہ حاجت اوسکی جلد رد کر کہ میں اوسکی آواز سننا کرو رہ رکھتا ہوں دوسرے اشکال یہ کہ ہر گاہ حق سبحانہ و تعالیٰ جو کہ تاہی موافق حکمت و مصلحت کے کہ تاہی اور برخلاف اس کے ہونے میں کہ تاہی دعا سے کیا فائدہ کیونکہ اگر مطلب عا کر نے والیا موافق حکمت کے ہوں تو حق تعالیٰ صادر فرما دے گا اور اگر برخلاف حکمت ہو تو ممکن نہیں کہ صادر فرما دے خواہ دعا کی خواہ نہ کرے پس جاننا چاہیے کہ ہو سکتا ہو کہ قبل دعا کرنے داعی کے کوئی امر برخلاف مقتضائے حکمت کے ہو اور بعد دعا شروع ہونے بعد مصلحت ہو کیونکہ مصلحتیں حق تعالیٰ کی باعتبار تبدل اوقات و ازمان و تفاوت اشخاص متبدل ہوتی ہیں اور اسی امر پر مستند ہو منسوخ ہو جانا بعض آیات کا بعض آیات سے اور بعض شریعت کا بعض شریعت سے اور یہ کہ دعا ہر گاہ جملہ عبادات سے ہر انسان اوسپر نافذ ہوتا ہو ہر چند بالفرض در باب انجام حاجت دعا تا شریعت سے اشکال یہ ہے کہ اکثر بعض تاثیرات بعض افسوں اور نقوش و طلسمات مشاہدہ کرتا ہوں کہ مثل اوس کے اور عینہ ماثورہ و مشروعہ میں مشاہدہ نہیں کرتا اور اسی وجہ سے اکثر اہلکار روزگار و عینہ ماثورہ سے وصیت ہوتا ہو کہ ان میں افسوں اور نقوش و طلسمات کے جاننے والوں اور ماہران علم تکسیر وغیرہ کی طرف واسطیہ اختیار نہ کرنا چاہئے بوجہ کہ میں پہنچا چاہیے کہ دنیا عالم سبب ہی یعنی ہر گاہ حق سبحانہ و تعالیٰ بمقتضائے اپنی حکمت و مصلحت کے کہ بعض افسوں بعض امر کا کیا ہو یعنی سبب ہر وجہ و مقصد سے ہو تو چاہیے کہ اثر اوس امر کا اوس چیز سے صادر ہو خواہ ہر وجہ و مقصد برخلاف شرع مشاہدات ہر گاہ ہوتی کے ساتھ بشرط احسنہ و عدم مانع کے سبب لطف کا کیا ہو خواہ یہ مقارب ہوں مشروع ہو یا نہ ہو اسی طرح سبب اختیار ہر وجہ و مقصد سے ہو خواہ برخلاف شرع سبحانہ و تعالیٰ واسطیہ اختیار نہ کرنا چاہئے اور یہی مصلحت ہے کہ وہ ہر زمانہ ہر چیز میں ہوں کہ حکم کیا ہو کہ اس چنانچہ فی حق و مقصد کے کہ ہر وجہ و مقصد سے تجاوز نہ کرنا چاہئے موافق اپنے آرزو کے منافع دنیوی سے منتفع ہوں خواہ ہوں ہر گاہ ان باتوں کو تو نے جاننا تو چاہیے کہ اگرچہ افسوں سبب حصول کسی امر کا ہو لیکن ہر گاہ افسوں وغیرہ برخلاف طریقہ شرعی کے ہوں تو ان کا چاہیے کہ واسطیہ منفعت سے بیچ الزوال کے خسار ان ابدی اور عذاب سرمدی اختیار نہ کرے اور واسطیہ افسوں اس امر کے میں کہتا ہوں کہ دنیا کو ہرگز نہ مانع کے قرار دیا چاہیے کہ انواع میوہ جات اور کل دریا حیات ہر اجزا ہوا اور صاحب باغ اپنے غلاموں سے کہد یا ہو کہ جب تک اس باغ کے میوہ و گل کی حاجت ہو دوسرے چیزوں میں اگر مناسب و مصلحت جانو تو گناہ تو اجازت تصرف کی دو گنا اور اگر اوس میں کچھ مقصد ہو

فطانت چیرستی ہی بیانِ حلیہ سے از مویہ جمال خوبی صورت و سیرت از ہفتخ چنانچہ
 کہتے ہیں ان الدجیل و سجب الجبال شجب مصدر ہر باب تفضل سے بمعنی سرکشہ شدن
 از منتخب مادہ اسکا خمیر و حیرت و حیران ہر مقسوس نسبت کردہ شدہ از منتخب و صراح
 معرفت بالفتح و کسر انشان و صفت کرنا از مویہ باب کریم مکرم سے از صراح
 و عرفان بالکسر باب ضرب سے بمعنی شناختن از صراح و صفت بیان کرنا
 از منتخب اللغات ایماست چون بحدت در گذشتی از دولی و عارف اسرار توحید شش توی
 کس نداند حال شرح معرفت و عاجزی آید کمال معرفت و اگر توبینائی بانوار لقبین
 عارف و معروف جزئی از ہیں و من بالفتح ضمیر متکلم ہر ترجمہ آنا کا و بمعنی کسی و آنکس و کیست
 با بمعنی واسطے مفرد و جمع دونوں کے مستعمل از غیاث اللغات دل بالکسر فارسی طلب بالفتح
 و فواد بالضم و جان بفتح جیم و فتح نون عربی ہیما ہندی اور لطیفہ زبانی جسکی کیفیت کے بیان سے
 زبان قاصر ہوا زبان و مویہ اور بیدل کنایہ ہر عاشق سے پی نشان کنایہ ہر جناب باری سے
 مارش کے لفظ سے تیرہ معنی آئے ہیں از انجملہ معنی جلا زہران و جانگیری یعنی مفصل اس جگہ سے
 معنی مقصود قولہ گر کسر آہ شارح فاضل اور صاحب خیابان و شکرستان لکھتے ہیں کہ
 مصرع اول اس قطعہ کا شرط ہر جزا اسکی محذوف یعنی اگر کوئی کیفیت اس کے وصف کی مجھ سے
 استفسار کرے تو اس کے جواب میں عمدہ برائون بسبب سے کہ اس کے عشق سے دل باختر ہوں
 اور اس کے حسن عالم آرا کا حیرت زدہ ہوں اور بی نشان کا وصف بیدل کیا کہہ سکتا ہو اور بیت ثانی
 دلیل مصرع ثانی بیت اول کی ہے اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جزائی شرط محذوف نہیں بلکہ مصرع اول
 شرط اور مصرع ثانی جزا ہے یعنی اگر کوئی وصف اسکا مجھ سے پوچھے تو یہ بیدل بی نشان کا حال
 کیا کہ اس صورت میں بھی بیت ثانی اسکی دلیل ہوگی انتہی تو اسم قول
 مصرع اول میں لفظ من ترجمہ آنا کا ضمیر متکلم ہو اسکا جواب چکوم بصیف متکلم چلیے چکوم بصینہ
 مضارع درست نہیں اور بیدل سے مراد جو شارحین شیخ مرحوم کو سمجھے ہیں علامہ فی اوان بزرگون کا
 مولف کے نزدیک لفظ من مصرع اول میں فارسی نہیں بلکہ عربی حرف موصولہ ہے بمعنی کدام
 اور مصرع ثانی میں لفظ دل بمعنی قلب نہیں بلکہ بمعنی لطیفہ ربانی یعنی قوت قدسیہ ہے پس بیت

اول کے یہ ہیں کہ اگر کوئی شخص وصف جناب باری تعالیٰ بتفصیل کیفیت و ماہیت پوچھے یعنی ماہیت کیا چاہیے کہ وہ کون ہے کیسا اور کہاں ہے تو بدون لطیفہ زبانی و قوت قدسیہ کہ یہ مرتبہ غیر از ہر وائیمہ علیہم السلام کی کو حاصل نہیں کوئی کیا کہے اور ہر گاہ خلاصہ ہی آدم پیغمبر آخر الزمان عاشق و عشق خداوند تعالیٰ کا یہ قول ہے کہ ماعرفناک حق معرفتک تو کہ کسکے مجال گویائی ہو اسکے کچھ نہ عزت و جلال اس کے جو مختلف ہیں یعنی جناب رسالت آب علیہ السلام کو تاہی عبادت کے معترف ہیں کہ نہ عبادت ہیں نہ تیری جو حق عبادت ہو اور اسکی خوبی سیرت ماہیت کے فی الجملہ آگاہ یعنی جناب رسول اللہ کہ خداوند تعالیٰ کے محبوب ہیں بیان کیفیت و معرفت میں ہجرت زدگی منسوب کہ نہ پہچاننا میں نے تجھ کو جو حق معرفت ہو قطعہ ۴ کوئی پوچھے جو اسکی ماہیت ۴ کیا بتا جائے نشان کا دے کوئی عاشقان خدا میں کشتہ عشق ۴ راز حق اونے فاش ہو نہ کبھی ۴

یہ کی از صاحب دلان سبز عجیب مراقبہ فرو بردہ بود و در بحر مکاشفہ مستغرق شدہ حالیکہ از ان معاملات باز آمد یکی از اصحاب بطریق انہماط گفت بعضے نسخہ میں یکی از مہمان گفت ہے۔ ازین بوستان کہ تو بودی باز چہ تحفہ کرامت آوردی ۴ بعضے نسخہ میں تو بودی چہ تحفہ کرامت کردی ہے۔ گفت بخاطر داشتہم کہ چون بدرخت گل برسیم دامنی پرکنم بدیہ اصحاب را چون رسیدم بوی گل حنائی مست کرد کہ راستم از دست بر رفت ۴ گفتم کہ گل تجھ میں از باغ گل دیدم دست گشتہ از بو ۴ قطعہ ابرخ سحر عشق زرد آید ۴ کان کوخندہ را جان نہ وادارن ۴ این دیہ جان طابش بخیر اند ۴ کار کہ خبر شد خبرش باز نیاید ۴ قطار می تر از خیال قیاس گل و قلم و زبر چہ گفته اند و شنیدیم و خواندیم ۴ مجلس گشت ۴ بیابان سیم ۴ ماہ چنان ۴ اول صفت ماندیم صاحب دل اہل باطن کہ صفائے قلب سے اسرار عالم اوس پر نکشف ہوں اور مغیبات پر اطلاع رکھے از برہان و بویہ مراقبہ مصدر ہر باب مفاعلت سے یعنی امیدداشتن و گردن فرو انداختن اور اصطلاح میں حضور دل بخدا و غیبت از اسوا انبیاء کسی سے طربا منتخب اور سبز عجیب مراقبہ فرو بردن کنایہ ہر غور و فکر و یاد الہی سے از برہان سحر گشت مکاشفہ آشکارا کہ تا اور با اصطلاح صوفیان ظاہر ہونا حالات عالم ناسوت و جہروت و ملکوت و لاہوت کا

اور جانشانہ جملہ واقعات و حادثات کا ذخیرہ یا بن مستغرق صیغہ اسم مفعول کا باب استفعال سے
 بمعنی غرق شدہ و ہمہ را فرا رسیدہ از منتخب اللغات ہما سے لے کر حال اور حالات اور احوال جمع کر
 حالت کی صراح حال یعنی زمانہ گذشتہ اور حال کے معنی کیفیت اور وہ طویر و سیر آدمی را ہوا اور اصطلاح میں
 بعض کیفیت غیر واضح منتخب حالی پر وزن قالی بسیار معروف بمعنی بدین وقت و این دم و بسیار بھول بمعنی
 جھوٹ سے یا جب اور جانا چاہیے کہ یا سے بھول کر یا نہ ہر وقت قسم ہی ایک یا سے وعدت جیسے بادشاہ
 در ہر روز گداہیاد گا بچہ دو و سیری یا سے تو صیغہ کی او کو یا سے اشارت اور یا سے ایسا ہی بھی کہتے ہیں
 کاف بیان کا بعد اس کے واسطے جیسے کہ ہونا ضروری ہے قریب ہو خواہ بعید قریب جیسے اس طرح
 عباد و صلی کہ دل پر ہر خبر و یاد و مثال بعید کی یہ بیت ہے بیت قاتلی خون امر ارجح کہ در زخرا
 و نثار از باز ہم کا سے محنت نکند و تفسیری یا سے تنگدستی معنی مطلق مستند و ہر تنگدستی یا از بین
 جیسے کہ اس صیغہ میں ع در خیالات معانی نسبت پر نسبت ہو چو شخصی یا سے تخصیص بیت
 سن و از در تناسل گلستان کے بنگاہی شدہ خرسند رستان کے بیت ساز تاب و خدایا دل ویرانی
 یاد و ہرستان پیچ مسلمان را یا پچوین یا سے شرط و جزا کہ کبھی ایسے شرط و جزا و دل و کتانی کر
 بیت گرام و زبوی خداوند جاہ و نگر دی خود از کبر در سے نگاہ و چھٹی یا سے تمنا کہ صیغہ ماضی
 آخرین لاتے ہیں اور مقام حسرت میں مقفل ہر بیت چہ بود سے کہ با ہم درین کار گل
 یہ گیتے فرورفتہ از کام دل و ساتوین یا سے استمرار صیغہ ماضی کے آخرین بمعنی دوام و استقامت
 بیت گرتی گرتی گرتی زور از کتانی و گر کوہ بود سے بکند سے تر جا و سخور سے کہ خاطر بر آسایش
 نداد سے کہ فردا بکا آید شش و آٹھوین یا سے اظہار اضافت کہ بعد اللہ خواہ واد ساکن کے آتی ہر
 جیسے جیسے او دیا سے او ورو سے او و موسے او و موسے او و کو سے او و نوین یا سے تعظیم بیت
 ہر دول ترکم و شش مجلس آرا و سہی قدر سے سمن از نام ہا سیم و سوین یا سے تنقیر بمعنی انک
 و استخفاف و حقارت و بیست و یار دار و سر صیغہ دل کا نظر آرا و شاہ باز سے بشکار کیسے ہو آرا
 اس بیت میں با سے شاہ باز سے کی واسطے تعظیم کی اور یا سے تفسیر واسطے تحقیق کے ہر
 گیارہ و سوین یا سے زاید کہ بعد الف خواہ واد سے آوے یعنی اگر او اس یا کو در کہین تو معنی میں
 غفل نہ آوے جیسے خدا و خدا سے دعا و دعا سے واد و بوسے و خود و خود سے بار و سوین یا سے

چیسے ایم تقسیم تیرھویں یا سہ مقدار حصہ آٹھ اربا بار خاطر و کوہ ہے نہ پور شش صابہ و شش کوہ
چو وھوین تختی ساتھ حرف رابطہ کے آتی ہے چیسے دانستہ معنی وانا هست و شش پور
شتر وھوین یا سہ وقایہ ہر در میان حرف نلا اور سادہ کے آتی ہے اور اھلی نہیں ہوتی چیسے
کہ لفظ خدایا میں ہر حرف ساقیا کہ او میں یا سہ اصلی ہے اور حرف پاکھی بدللا ہوتا ہے ساتھ حرف دال کے
چیسے ادینگ و روزنگ اور ساتھ لام کے چیسے ناسہ و نال یعنی اور ساتھ ناسہ ہوز چیسے روزنگ
دو ہندہ معنی نشو و نما کنندہ اور یا سہ معر و شہ کی تقسیم کو بل یا نسبت چیسے چھائی
و چندی وروی و لا جوری وائی وروغنی و جری و کدی چیسے یا سہ نسبت چیسے الف و اور و
واقع ہو تو اسطر برقع و حق سکنین کے قبل از یا سہ معر و ہمزہ کہ سورہ زائدہ لا دین چیسے ملا
دکھرائی و عسائی و صفائی رو و سیمپاہی چیسے اور کہیم الف کو جو اسم کے آخر میں ہو حرف کو
اور ہمزہ زائدہ لا دین چیسے شمار اور بخاری اور اگر یا سہ نسبت بعد ہمزہ و خفتی کے آوے تو اس صورت
کہیم اوس ہمزہ خفتی کو تعلق میں ہمزہ کہ سورہ کے ساتھ ہر لاکرین اور یا سہ نسبت کو کتابت میں
وخل نہ دین اور اوس ہمزہ علامت ہمزہ کہیم دین چیسے جاسہ نسبت و شکل چیسے اور کہیم یا سہ نسبت
سلامت رکھیں چیسے سمری اور پی حال ہر یا سہ خطاب کا چیسے گذشتہ و سقنہ و کرد و و ہندہ
و شرمندہ اور جس کلمہ کے آخر میں الف یا یا یا سہ تختانی ہوزے یا سہ نسبت کرنے کی ہوزیں
وہ حرف بدللا کیے جائیں گے ساتھ و او کے چیسے موسیٰ و موسوی و عیسیٰ و عیسوی و دنیا و دنیوی
و سامانہ و سامانوی و چھندہ یکسر ہم و سکون تاکہ نام ایک موضع کا ہو خواہ اس میں مولد
انوری کا و ہندی اور کچھ مولد نظامی گنجوی و دہلی و دہلوی اور کبھی یا سہ آخر کو حالت نسبت میں
خفت کرین چیسے گدوکی و بنگالہ و بنگالی اور کبھی ہر لاکرین ساتھ کاف فارسی کے چیسے خانہ و
خانگی و پردہ و پردگی و بیجانگی اور کبھی قبل یا سہ نسبت کے الف و زائدہ لا دین
چیسے رجب و ربانی و حق و حقانی و نفس و نفسانی و ظلم و ظلمانی و ہم و جسانی و نور و نورانی اور
جس کلمہ کا حرف ثالث یا سہ تختانی ہو یا سہ نسبت کے الحاق کی صورت میں اوس یا کو خفت
کرین چیسے مدنی و مدنی و قرشی و قرشی و خشتی و خشتی و خشتی و خشتی و خشتی و خشتی و خشتی
یا سہ خطاب کہ افعال کے آخر میں یعنی تو میری چیسے گشتی و خشتی و خشتی و خشتی و خشتی و خشتی و خشتی

اور اسماء کے آخرین یعنی ہستی جیسے منور طفلی یعنی منور طفل ہستی تیسری یا بے مصدری کہ فارسی
 بعد اسماء کے آتی ہے چنانچہ تری و تازگی و پاکی و رسوائی و دانائی و بینائی و سادہ لوحی و شکستگی و اندکونی
 اور یا بے مصدری مصدر عربی کے ساتھ بھی لاحق ہوتی ہے بعضوں کے نزدیک صحیح اور بعضوں کے
 نزدیک غلط فی الاصل صحیح نہیں جیسے سلامتی و خلاصی و صفائی چوٹھی یا بے لیاقت کہ مصداق کے
 آخرین آتی ہے جیسے خوردنی و کشتنی و رفتنی و گذشتنی یعنی لائق خوردن و لائق کشتن و لائق رفتن و
 لائق گذشتن پانچویں یا بے مشکل کہ بتقلید عربی اسما و القاب کے آخرین آتی ہے جیسے لائق مخدوم
 ماستبادی و اعتضادی و قیل گاہی یعنی آگاہی من و مخدوم من و استاد من اعتضاد من قبلہ گاہ من
 صاحب من نوید نو چشمی آفتاب من منورہ رو بہ من نو قبلہ گاہی خواند ان میر اسباب و راجحی یا بے غل
 کہ بعد اسماء کے یعنی کنندہ آتی ہے جیسے کسی کفایتی و غوغائی و فریبی و وسواسی یعنی کسب کنندہ و کفایت
 کنندہ و غوغا و فریب و وسواس کنندہ مگر معنی اس یا کے یا بے نسبت سے قریب ترین سا ثوبی
 یا مفعول جیسے مہری و سندی و انتخابی یعنی مہر کردہ شدہ و سند کردہ شدہ و انتخاب کردہ
 اور یہ بھی ساتھ یا بے نسبت کے قریب ہے آٹھویں یا تشبہی چنانچہ نظامی گوید بہت
 نزاع بفرقہ ہمارے کنندہ سر کہ رسد پیش تو راستے کنندہ اور یہ ساتھ یا بے مصدری
 قریب ہے نوین یا بے مبالغہ چنانچہ علامی و مقامی غیاث معالمت یا ہم عمل کردن کا کرد
 اصحاب یا بے یاران و خداوندان صاحب کی جمع نہیں بلکہ جمع الجمع ہے کیونکہ اسم جمع صاحب
 صاحب بالفتح ہے و جمع صاحب کی اصحاب ہے اور جمع اصحاب کی اصحاب آتی ہے از لطائف صراح و اللہ
 تفتہ زانی اور دوسری جماعت کہتی ہے کہ اصحاب جمع صاحب کی ہے اور اطہار جمع طاہر کی اور انصار جمع
 ناصر کی اور احوال جمع جاہل کی اور جارائد زعفرانی اس قول سے انکار رکھتا ہے غیاث صاحب جمع ہے نہ
 اکثر کے اور جمع ہے نزدیک انفس کے تاج اللغات انیسما و گستاخی ہے ادبی و دلیری کرنا و کشانا
 ہونا اور فراخی اور نیاز بخشی خودمانی غیاث و منتخب و مجمع اللغات اور باب الفعال سے مادہ اسکا بسط
 بالفتح زال و سکون ثانی باب نصر غیر سے از صراح نازا یعنی برائے مکرر امت نیزگی ہدیہ
 چشم دید یا اور سکون وال اور فتح یا بخشی بعضے اساتذہ کے کلام میں مستعمل یعنی تنہا غیاث جو چیز کی
 بے جہان نوید جمع اسکی دایا بالفتح ہے اور جمع تحفہ کی تحفہ بضم ت و فتح حافصول الکبریٰ از ان سبب

شیخ گلستان اردو

یہی اور ابرہہ سے دیکھا چہ دیم غ کہتم کہ کئی چلیم از باغ و اس موضع میں کاف سب جملہ بیان ہو بعد لفظ غ
لفظ این مقدر یعنی گفتہ کہ یعنی میں نے اپنے دلیلیں یہ بات کہی کہ اس باغ سے پھول چون از مصدر فیوض
مرغ سحر و زرباوت و نیز ارواستان و نیز فارسی لیل و کعب و عند لیب و حبیبیل عزلی
خروس و فاختہ قمری کہ بھی کہتے ہیں برمان و سحر عشق بالکسر بہت دوست رکھنا کسی چیز کو
اور اطباء کے نزدیک ایک مرض ہے کہ قسم جنوں سے کہ صورت حسین کی دیکھے سے پیدا ہوتا ہے
اور عبدالرزاق شاعر غوری شرح اسباب و فتوحات الحکم سے نقل کرتا ہے کہ عشق ماغذہ
عشق سے جسکو عزلی میں لیل و سحر اور فارسی میں عشق بچان کہتے ہیں وہ ایک نہایت ہی کہ جس
درخت میں لپٹی ہو وہ خشک ہو جاتا ہے یہی حالت عشق کی ہے کہ جسکے دل پر طاری ہو اور
خشک و زرد کر دے اور اصطلاحات میں آنادون کے معنی سلام و وداع کہ بجائے سلام الیک
عشق اللہ کہتے ہیں از غیبات اللغات اقول ہونا عشق کا مرض بقول اطباء مسلم لیکن یہ ضرور
نہیں کہ صورت حسین کے دیکھنے ہی سے ہو **سبب** نہ تنہا عشق از دیدار خیر و
بسا کین دولت از گفتار خیر و اور اس جگہ مراد الفت و محبت الہی سے کہ عشق مرتبہ کمال کو
پہنچے فنا فی اللہ ہو جانا عاشقان خدا کو پروا نہ فارسی فراش بالفتح عربی تنگنا
و پنکھی ہندی از غیث و فانیس سوختہ وہ شخص جسکو درد و مصیبت پہنچی ہو اور
ولایت روم میں طالب العلم کہتے ہیں برمان و غیث اللغات شد بالضم پہنچت
و گذشت از غیث و برمان تو کہ ای مرغ سحر آہ اس جگہ مرغ سحر سے مراد خروس یا فاختہ
یا قمری یا بیل نہ سمجھا جاوے بلکہ موافق تصریح صاحب برمان قاطع و مؤید الفضل و کشف
کنایہ ہر سالک سحر خیز سے اور سالک باصطلاح معنیہ طالب تقرب حق تعالیٰ ہے کہ عقل حاش بھی
رکھتا ہر غیث اور سحر بختیں وقت آخر شب و زمان ہمیش از صبح اور بعض کہتے ہیں کہ سحر
اور وقت کو کہتے ہیں کہ ششم حصہ یعنی چار پانچ گھنٹے شب سے باقی رہے از غیثات
حاصل مطلب مرغ سحر سے عابد قائم اللیل و شب زندہ دار ہے یعنی ای عابد شب زندہ دار
جس طرح پروانہ شدت عشق سے بی تامل فنا فی الشعلہ ہوتا ہے اور اطباء اپنے عشق کا نہیں کہتا
اور اصطلاح تو بھی عبادت میں فنا فی اللہ ہو جاوے اور اطباء عبادت فکر کہ ریاضت سے خالی نہیں ریاضت

اس سے کہ بندہ طاعت کرے باین قصد کہ لوگ دیکھیں اور سمجھیں کہ لوگ سنیں اور حاصل دونوں کا
 یہ کہ خلافت مدح و ثنا کریں اور نفع و نبوی اوسکو پہنچا دیں ایسے عابدوں کے واسطے وادی جہنم تکر
 چنانچہ جناب باری تعالیٰ سورہ ماعون میں فرماتا ہے ویل للصلیین الذین ہم عن مملوتم ساءلون الذین
 ہم یراءون اور سورہ ہود میں فرماتا ہے کہ من کان یرید الحیوۃ الدنیا و زینتھا فوفت الیہم اعیالہم فیہا
 وہم فیہا لا ینجسون اولئک الذین لیس لہم فی الآخرة الا النار و حبط ما صنعوا فیہا و باطل ما کانوا یعملون
 قولہ این دعیان آہ یعنی طالبانِ رضا سے الکی جو راز عشق کا فاشن کرتے ہیں در حقیقت وہ
 دنیا طلب ہیں آہ و زہم عاشقی سے یہ خبر اور جو محرم اسرار ہیں فی الواقع وہی دیندار ہیں منزل مقصود
 پہنچنے کے خطر خیال بفتح پندار یعنی نگہ و عجب اور اپنے تئیں بزرگ سمجھنا وہ صورت کہ خواب میں
 دیکھیں یا بیداری میں تصور کر کے کشف و کشف بفتح صحیح ہو نہ کس منزل الا غلط بفتح نام اوس قوت کا کہ
 جو نگاہ رکھے کسی چیز کو جسکو قبول کیا ہے جس مشترک ہے تصور تھا سے محسوس ہے اگرچہ وہ صورتیں
 غائب ہوں مقام جس مشترک کا جو تیشانی میں ہے اور وہ منجملہ حواس خمسہ باطنی ہے کہ جو کچھ ہوا
 بالکسر یعنی تصور و پندار و انتخاب پندار و گمان ہمارے جم بلفظ بستی و یا فتن و گردن و تنجید
 و کشیدن و دیدن و خاستن مستقل اور بلفظ چنتن گمان یہی طبع و توقع کہ کشف سے غیبات عالم مثال
 بھی کہتے ہیں اور وہ بزرگ یعنی حایل ہر درمیان ارواح و اجسام کے تصور کسی صورت کا خاطر بین جو وہ
 صورت جسمی ہو یا معنوی انکشف خیال و فکر و تصور عربی اندیشہ و بندیشہ فارسی سوچ ہندی نظار
 قیاس کبیر اول اندازہ اور اندازہ کرنا درمیان و چیز کے اور برابر کرنا فکر میں ایک کو دوسرے کے
 ساتھ از منتخب و موید و ہمارے کشف و کشف و صراح اور باصطلاح منطقین کے قول ہے مرکب و جمل
 کہ لازم آئی اوس سے نتیجہ اس نتیجہ کو باصطلاح منطق شکل کہتے ہیں اور قیاس مع الفارق قیاس کے نا
 ایک چیز کو دوسری چیز پر بلا مناسبت اور بلا اشارت درمیان دونوں کے غیبات قیاس و تخمین
 دطن عربی اندازہ و کمال فارسی شکل ہندی نظار قیاس المعات گمان یعنی شک گمان و گمانہ
 فارسی اشتباہ و شک و شبہ و ظن عربی مقابل یعنی از منتخب و بران و ہمارے جسم و ہم بلفظ جان
 دل کا کسی چیز کی طرف ہے قصہ از منتخب و صراح و غیبات فرق درمیان تصور اور وہم کے یہی کہ تصور
 بقصد ہوتا ہو اور وہم بے قصد محض کسرام صیغہ اسم ظرف ہے ضرب بضر بے معنی جاسے

کاشف اسرار مراقبہ یعنی یاد حق میں گردن جھکائے دریاے مکاشفہ میں غوطہ لگائے تھا جب
اس کام یعنی یاد الہی سے فارغ ہو کر کچھ حالت اصلی میں آیا زانوئے فکر سے سر اٹھایا ایک منہ نہیں
بے طریق خوش طبعی کہا اس بوستان مراقبہ میں کہ تو گیا تھا ہمارے لیے کیا تحفہ بزرگی لایا کہا
جی ہاں تھا کہ جب درخت گل کے پاس پہنچوں تو یاروں کے واسطے تحفہ پھولوں سے دامن بھرون
یاجیب اتفاق تھا کہ جب میں اپنے مطالب کو پہنچا گل چینی کر چکا ہوے گل نے مجھ کو مست و مہوش کیا
کہ دامن میرے ماتھے سے چھوٹ گیا بدیت دلیں تھا کہ باغ سے چوں پھول ہر گل دیکھ کے بو سے
میں ہوا مست ہر قطعہ ای عابد شب بیکہ لے پروانہ سے تو عشق پہ جان نذر خدا کر دی پر آواز بگایا
جو فاش کریں اپنی عبادت وہ ہیں نادان اور محرم اسرار کے کچھ نہ زبان سے قطعہ تو ہی خیال و ہم
وقیان و گمان سے دروغ دیکھا تھا تا ہی منے جو کچھ لکھ لکھتے تھے تقریریں سب تمام ہوئیں نا طبقہ بند
ہم قول ہی کے وصف میں حیران رہ گئے ذکر محمد باوجود شاہ اسلام آباد ابوبکر ابن سعد بن زکریا
نور الدین شریعت ذکر جمیل سعیدی کہ در افواہ شوام اقتادہ بہت وصیت بخش
کہ در سبط زمین رفتہ و قصص الحبیب حدیثیں کہ ہمچو شکریہ خورد و رقتہ
منشائش کہ تہجو کا غذر زبیر کمال فضل و بلاغت او حمل نتوان کرد
بلکہ خداوند جان و قطب و اسرار زمان و قائم مقام سلیمان و ناصر اہل
ایمان آباد ایک اعظم مظہر الدنیا والدین ابوبکر ابن سعد بن زکریا
طیل اللہ تعالیٰ فی ارضہ رب ارض عنہ و ارضہ بعین عنایت نظر کردہ بہت
و ہمیں پہنچ فرمودہ و ارادت صادق خودہ لاجرم کافہ انام خاصہ و عوام
بہجت او کر اسدہ اند والناس علی دین بلو کہم ذکر بالکسر و ذکر و ذکرہ یاد کردہ مصدر باب نصر
نصر سے انصراح ذکر بالکسر آوازہ افشنا اور یاد میں لانا بدل اور یاد کرنا زبان از منتخب محامد فتح میمول
و کسر میمول ثانی یعنی ستایش و خصلتہاے نیکہ جمع پر محمدت کی ایضا اسلام مسلمان شدن فرد گذشتن
و گردن نہادن از منتخب تحقیق لفظ مسلمان کی آگے معرض بیان میں آویگی آباد ایک بضم با از غیاث
و فتح تابروزن چکا دل از زبان کرکب ہوتا یعنی پیر و عفت بیک یعنی بزرگ خواہ امیر سے یعنی وہ امیر خواہ
بزرگ کہ بجا ہے پیر کہ ہوا اور صاحب ہوا الا فاضل شرفناہ سے نقل کرتا ہو کہ آباد ایک یعنی او بزرگ و گدا

والتابع اور لقب سعد زنگی بادشاہ شیراز کا کہتے ہیں سلطان سنجری نے ایک رات کو جلاست مستی میں
 سعد زنگی کو کہ استاد اسکا تھا بادشاہی اپنی بخش دی بعد وفات سلطان سنجری انابک سعد زنگی بادشاہ
 ہوا اور انابک کہ لقب قدیمی اسکا تھا اپنے اوپر دربار کیا اور لفظ بادشاہ کو برادر زادگان سلطان حرم پر
 مقرر کیا از غیاث نور بتشدید و او مفتوح صدیغہ واحد ذکر فائز باب تفصیل سے مصدر اسکا تھی
 بمعنی روشن کردن تربت بمعنی خاک و مجاز بمعنی قبرا از غیاث جمیل غریب و نیک و خوبصورت از
 غیاث و منتخب نوید سعدی منسوب سے کہ بادشاہ شیراز کا تھا بارتبت ہوا نام انکا مصلح الدین بن علی
 شیرازی بن شیخ شمس الدین ابوالفرج ابن جوزی مدرس مدرسہ نظامیہ بغداد تھے علوم ظاہر میں انکے استاد
 شیخ شہاب الدین شہروردی علوم باطن کے پیر معتقد بادشاہ وزیر چوہہ بار حج بیت اللہ
 گئے روم میں جاد فی سبیل اللہ کیے گجرات میں تھانہ سو منات میں شہرے بت کو توڑا ایک
 عالم کی سیر کر کے آخر کو اہل دنیا کی صحبت سے منہ موڑا گوشہ نشینی اختیار کی خوب عبادت کی
 خالق غفار کی ہر طرح کے فضل و کمال میں عظیم المثال تھے جب دنیا سے انتقال کیا تو ایک
 دس برس کا سن و سال تھا گلستان و بوستان یادگار زمانہ انکی فصاحت پر ان
 اشعار و قصائد انکے بلاغت سے مالا مال ہیں شعرا انکو جانتے ہیں پیغمبر سخن سند
 لیتے ہیں انکے کلام کو صاحبان فن پران قاطع سے کہ گار گاہ نام اسکا ہے شیراز میں بن
 شیخ کا وہ میں ہر انتہی ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ شیخ مرحوم مذہب شیعہ اثنا عشریہ
 رکھتے تھے چنانچہ اس بیت سے ظاہر ہے سعد یا شرے در آخر چہ میترسی بکن نیست
 بعد از مصطفیٰ ہوا سے من الاعلیٰ و اوریہ قطعہ بھی اسی جناب سے ہی قطعہ خیر از علی کہ
 لائق پیغمبری بدے ہر خواجہ رسل نہ بدے ختم انبیاء فردا کہ ہر کسے لبش فیروز زندوست
 دست نیست و دامن معصوم مرتضیٰ افواہ جمع ہونہ کی بالفتح بر وزن نوح کے بعضی
 از غیاث عوام جمع ہی عام بتشدید میم کی بمعنی ہمہ را فرا رسندہ جیسے خواص جمع ہی
 خاص کی از منتخب و غیاث صمیمت بالکسر و صوت بالفتح و شہرت عبری آوازہ غازی
 سخن بضم تین و بضم اول و فتح ثانی و بفتح اول و ضم ثانی ہر سہ حرکت درست بمعنی کلام
 از غیاث اس جگہ مراد ہی نظم و نثر سے بسبب طبع بالفتح جافراخ اور وہ پیر ذہبکا ایک جزو مشابہ

اگر خیب پناہ مجھ دیار تختانی یعنی زبان کار و بیج کارہ یا جنب بفتح جیم و نون یعنی دورا فکندہ اور
مجموع تصدیب الجنب خوردہ قلم در انداختہ اور پھر اس کے مطابق اکثر نسخہ سے متعارفہ بجاسے لفظ
مشکر کے نیشکر ہو تو مناسب مقام ہے کہ ان دونوں صورتوں میں انکسار پیدا اور تشبیہ کی ساتھ
نیشکر کے صاف شدہ ہو یا پس معنی اس فقرہ کے یہ ہونے لگے کہ میرا کلام مثل نہ بریدہ و بیج کارہ یادو
انداختہ کہ ہر چند یہ حالات وہ بے مزہ ہی لیکن لوگ جس عقیدت اسکو مثل نیشکر کی گندیریوں کے
بکمال ذوق کہانے یعنی بر غبت سنتے ہیں رفتہ پارچہ کاغذ از غیاث اللغات عرب میں پارہ کا
لکھا ہوا از خیابان منشآت بضم سین و سکون نون و فتح شین معجزہ والہن محدودہ و تاء
فوقانی بروزن مفعلات صیغہ جمع مثنوی اسم مفعول ہے باب افعال سے مصدر اسکا انشاء ہے
اور مرد منشآت سے مسودات و عبارات و تصنیفات ہے از غیاث اللغات مراد اس سے یہ شاعر
از خیابان کاغذ زر جس کاغذ میں روپیہ خواہ اشرفی لیشکر کیو دیوں اور وہ کاغذ بے قیمت
زر نقد محو کی ہو جسے محاورہ ہندی میں شہندی کہتے ہیں اور خواہ زر نقد کو بھی کہہ سکتے ہیں کہ
بطریق النعام یا موجب کے کیو دیا ہو جس طرح سلاطین و حکام ہندوستان نے فرامین پر و انجا
روزینہ عطا کیے اور اس کاغذ کو جس میں طلا کو یاں ورق طلا رکھتے ہیں اور کاغذ راغشان ٹیٹل دار
اور ورق طلا کو بھی کہتے ہیں از نمودہ و بران اس جگہ معنی اخیر مناسب کمال بیانش ہے
فضل افزونی اور افزون ہونا اور غلبہ کرنا کسی پر ہونا تصنیفات کے از غیاث و منتخب
بلاغت مصدر ہے باب کرم یکم سے یعنی تیز زبانی از صراح ایضاً کلام میں مرتبہ کمال کو
پہونچنا از منتخب اللغات لائق حال مخاطب اور مناسب مقام کے گفتگو کرنا اور وقت
احوال ملال سامع کے طول مقال سے احتراز کرنا اور امور اہم کو غیر اہم پر مقدم کرنا اور امور
باہشت عداوت مخاطب کا ذکر رک اور امور محبوبہ مخاطب کو ایراد کرنا از غیاث اللغات
حکامان و قیاس از غیاث بلکہ بل لفظ عربی ہے واسطی ترقی اضراب کے یعنی حکم
یا جس سے اعراض کرنا فارسیان اکثر ساتھ زیادتی کاٹ کے استعمال کرتے ہیں از غیاث
خداوند یعنی صاحب و مالک بیانش گذشت چہاں بفتح عالم ظاہر اور جو تخت قمر
یعنی فلک اول کے نیچے ہوا در کبر اول بھی آیا ہو اور دنیا کے مال و اسباب کو بھی کہتے ہیں از غیاث

بعضہ کہتے ہیں اصل میں گمان تھا مخفف گمان کا مرکب لفظ کہ معنی وقت اور الف دونوں سے
جو کہ موجودات ارضی کو اوقات و ازمہ سے تعلق تمام ہے لہذا بحیثیت شمس اس کے لفظ گمان کا کٹنا
ساتھ جیم کے بدلہ کر کے جہان کہا از غیاث گمان بمعنی جہان یعنی عالم دنیا لغت فارسی و شیراز
ازیران بمعنی روزگار از مؤید الفضل قطب ہر سہ حرکت و ضمتیں میخ جب آسیا گردش
کرتی ہے اور سید قوم و مسیح سالار جیسے ہوتے امورات کا مدار اصل ہر چیز کی اور ہضم اولیٰ و
سکون ثانی نام ستارہ کہ در میان فرقدین اور جدی کے واقع ہے مدار فلک کا اسی پر ہے اور
۱۵۶ مردان اختیار کے سردار کا لقب ہے بقاسے عالم اوسیکی برکت سے ہوازمویہ باطل ملاح
سنا لکان قطب و غوث دونوں لقب ایک ہی کے ہیں کہ وہ ہست و خیریل جملہ اولیا کا تھکا
نام اسکا عبد اللہ جس کے دو وزیر ایک کا نام عبد الرب جبکہ اسکی قطب کے دایسے طرف کے ناظر
ملکوت میں دوسرے کا نام دار الملک جبکہ اسکی بائیں طرف کے ناظر ہر ملک میں مرتبہ اسکا اعلیٰ ہے
عبد الرب سے از کشف باطل ملاح علم ہیئت قطب دو نقطے ہیں محاذی یک دگر کر کے
دونوں پہلو پر کہ جب کر کے حرکت دولاہی دیوین تو وہ دونوں نقطے اپنی جگہ سے تجاوز کریں
اور فلک پر دو قطب ہیں شمالی اور جنوبی جو کہ ربع سکون ربع شمالی رو سے زمین کا ہوا
قطب شمالی سب بلاد عالم میں مرتی ہوتا ہے اور بعض خیر میں جو قریب خط استوا کے واقع
ہیں قطب شمالی و جنوبی دونوں دکھائی دیتے ہیں اور کبھی قطب اُس ولی کا کہ انظام ملک بائیں
عالم صغریٰ میں حکم الہی اس کے قبضہ اختیار میں موقوف ہوئے از غیاث اور فرقدین نام دو ستارہ
ہیں نزدیک قطب شمالی کے کہ اگر دو قطب کے پھرتے اور ہمیشہ شام سے تا صبح نظر رہتے ہیں
کہ بھی غائب نہیں ہوتے اور جدی بھی نزدیک قطب شمالی کے رہتا ہے اہل ریاضی اس ستارہ کو جبت
اختیار کے برج جدی سے ہضم جیم و فتح وال وقت پیدا کرتھائی اور فارسیان بائیں ہی تحقیق یار
تختانی پڑھتے ہیں اور قطب شمالی قریب دب اکبر و دب اصغر کے ہیں جسکو بنات النعش کہتے
بنات النعش صغریٰ بھی کہتے ہیں دائرہ محوطہ سرانے و خط مدار از مؤید گردش مانہ و سختی زمانہ
دگر دہ و صحیفہ گرد از کشف زمان بیان گذشت و ہر گاہ لفظ زمان بمقابلہ زمین واقع ہو
تو بمعنی آسمان ہوگا از غیاث و لطائف و شرح قولہ قطب دائرہ زمان یعنی جس طرح کیلا با

گر دشمن آسیا اور قطب باعث گردش آسمان ہر اسطرح آنا ایک اعظم باعث اس میں مرجع و مآب
 ملک ایران ہو سلیحان بن داؤد علی نبینا وعلیہا السلام نام پیغمبر معروف اصحاب سید و اخبار لکھتے
 کہ ابتدا سے روز تولد سے ہر صباح و مساء ناصیہ ہالیوں سے امارت اقبال لائے تھے اور علامات عزت
 جلال واضح فہم و فراست اور انصاف و عدالت یہ کمال خداوند تعالیٰ نے عطا فرمایا کہ ایام طفلی میں
 حضرت داؤد علیہ السلام امور کلیہ میں اس جناب سے مشورہ لیتے چنانچہ از جہد حکایات فطانت بقول
 ہو کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے حکم سے ایک شخص واسطے قضاے حاجات و معات رہایا و برپایا کے
 مشغول تھا اتفاقاً ایک عورت کہ حسن و ملامت میں نے نظمیری بدعویٰ قرض کسی شخص سے پیستہ ہو کر
 دار القضا میں آئی قاضی اس پر فریفتہ ہو کر عیب اس پر لکھ آیا تو بتوسط ایک معتد کے اس سے ترویج کی
 خواستگار کی اور اس عینہ کے جواب دیا کہ مجھ کو خواہش ترویج نہیں قاضی بے دیانت نے ایک
 عینہ کو اس کے پاس بھیج کر یوں کہلا بھیجا کہ اگر تو قبول نہ کریگی تو میں تجھ کو تہمت زمانین گرفتار کرونگا
 آئینہ کہہ کہ میں اس فعل شنیع سے براصل درہوں اور خائف و ترسان ہو کر ایک شخص کے پاس
 پناہ لگی وہ فاسق بھی عاشق اور تمنا سے فاسد سے محروم ہوا تیسرے پاس پناہ لگی وہ بھی اس
 آرزو سے بیہودہ میں شیطان کا محکوم ہونا چار حضرت داؤد علیہ السلام کے حاجت کے پاس حاجت لگی
 آئینہ بھی مثل یاران سابق کے تیرہ باطن پایا تو مستحق سے دست بردار ہو کر کنج خانہ میں جا بیٹھی قضا
 ایک دن قاضی اور وہ تینوں بختیہ آخرت راضی ایک مجلس میں مجتمع ہوئے ہر طرح کی گفتگو ہوتے ہوئے تو
 بزرگ عینہ جمیلہ کے پہنچی آخر میں اس کی ہلاکت پر اتفاق کیا اور حضرت داؤد علیہ السلام کے حضور میں حاضر ہو کر
 گواہی دی کہ وہ عورت ایک گتے سے مالوف ہو اور اس گتے سے مباشرت کرنے میں ہر روز ہر وقت
 بحکم ظاہر موافق شریعت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس کے رحم کا حکم صادر فرمایا حضرت سلیمان
 یہ حکم سن کر باپ کی مجلس سے اٹھے اور چند اطفال ملازمین کو ہمراہ لیکر ایک مجلس میں جا بیٹھے اور رحم
 کنندگان کے پاس ایک دعویٰ بھیجا کہ اس عورت کے رحم میں ابھی توقف کریں بعد اس کے ایک کو مثل اس
 عورت کے فرض کے بٹھایا اور چار لڑکوں کو فرمایا کہ نسبت اس کے گواہی دیں جس طرح ان چار چھوٹے
 اس عینہ کے حق میں گواہی دی اور بعد اداے شہادت ان چار لڑکوں کو جدا جدا طلبہ کے اس کے کا
 رنگ پوچھا تو بیان ہر ایک کا رنگ میں مختلف پایا پس فرمایا کہ اے فاسق تو تم چاہتے تھے مجھ کو دھوکا دیکر

ہمارے سنگسار کا حکم حاصل کرو بعد اسکے دوسرے لکڑوں کو حکم دیا کہ ان جھوٹے گواہوں کو قتل کر دیا
 ملازم حضرت سلیمان نے اسی وقت یہ خبر حضرت داؤد علیہ السلام کو پہونچائی پس حضرت نے متنبہ ہو کر
 فی الفور ان گواہوں کو جھوٹے عورت کے حق میں گواہی دیتی تھی ملک کے علاوہ علاوہ ہر ایک کے رنگ اس کے
 استفسار فرمایا تو کہیں سیاہ کہیں سرخ کہیں زرد کہیں نیلے ابلق بتایا ان چاروں کو اسی دروغ کا عوض پایا
 قولہ قائم مقام سلیمان جاننا چاہیے انا ایک عظیم نہ پیچیدہ نہ انکا باپ نہ اقا الیم بعد از کام روز زمین کا
 سلطان نہ بادشاہ ہر حش و طیر و انس و جان بلکہ صرت بادشاہ ملک ایران پھر وہ کیونکر قائم مقام حضرت
 سلیمان بعضے محشی گلستان نے یہ توجیہ لکھی ہے کہ تختگاہ حضرت سلیمان کا بھی شیراز تھا مگر اس تعریف میں جو
 خوبی بادشاہ کی نہ نکلی چند مدت خود حضرت سلیمان کا قائم مقام صخرہ بنی بلعون ہوا تھا اور جنگیز خان ملک کوئی
 بادشاہ ایران تھا اور سلاطین عباسیہ بھی فرمان روا سے ایران تھے جنہوں نے ہزاروں ہاداثات اور بعض
 ناحق قتل کیا مولف کے نزدیک ظاہر مراد شیخ کی یہ تھی کہ انا ایک عظیم انصاف و عدالت میں قائم مقام حضرت
 سلیمان کا تھا مگر اسم فاعل یعنی یاری دہندہ و مددگار جمع اسکی نصرت و توفیق و سکون و اضافہ کی تھی
 صاحب کی جمع صاحب از صراح جمع ناصر کی نصیر بالضم از غیبات اسماں بالکسر مصدر رہی باب افعال سے
 یعنی گردیدہ و ناوارمین کرنا اور امان دینا از منتخب و جراح مطہر صیغہ اسم مفعول باب تفعیل سے فیروزی داؤد
 مصدر اسکا تظفیر ہو مادہ اسکا ظفر ہو باب سمع سمیع سے فیروزی یعنی مظفر و منصور اور وہ شخص جسکی حالت
 برائی ہو اور کامیاب ہو اور بعض مبارک از بران و غیبات ظلال بالکسر و تشدید لام سایہ اور جو بار کہ
 آفتاب کو چھپا دے اور پناہ از منتخب سایہ اول روز کا اور سایہ آخر روز کو بالفتح کہتے ہیں از غیبات
 اللہ لغت میں یعنی معبود برحق اور اصطلاح میں علم لذات واجب الوجود مستقیم لجمع الصفات
 یعنی یہ اسم ذات واجب الوجود کا ہے کہ وہ مستقیم ہو ساتھ سب صفات کے اسکی اصل میں اختلاف ہو
 امام غزالی کے نزدیک بر اصل خود ہو اس قیاس سے کہ جب اسکی ذات میں تفسیر نہیں تو لفظ
 اسم ذات اسکی میں بھی تفسیر نہ چاہیے اور سید سید کے تفسیر قول ہیں انا کہ اصل اسکی
 الالہ تھی ہمزہ مکسورہ کو حذف اور لام کو لام میں ادغام کیا دوسرے اصل میں الہ تھا ہمزہ کو حذف
 کر کے عوض اسکے ابتدا میں الف و لام لائے جب دو لام یکجا جمع ہوئے تو ایک کو دوسرے میں ادغام کیا تیسرے
 میں کہ اصل میں لاہ تھا لہ بالفتح سے یعنی چھپنا اور پردہ میں جانا پس داخل کیا لاہ پر الف و لام

شیخ کا سرنام اردو

زائد لازم غیر عوض بعد اسکے ادغام جاری ہوا اس قول کو سب اقوال پر ترجیح ہوا از غیث و صراح و بعض
 و بعض جواشی قولہ ظل اللہ اقول جاننا چاہیے کہ بادشاہ کو ظل اللہ کہنے کی یہ وجہ ہے کہ جب سطح نظام
 وجود ممکنات کا وجود باری تعالیٰ سے متعلق ہو اس لیے طبع جناب باری تعالیٰ نے انتظام ملکوت کا بادشاہ
 کی ذات سے متعلق فرمایا تاکہ کافہ رعایا کا پشت پناہ رہے اور حد اعتدال سے کسی کو باہر نہ جتاوے
 اور قدم بادشاہ کا درمیان میں نہ توڑ بسبب اسکے کہ نفوس ارادہ ہر شخص کے خوالاں حکومت لاریں
 آپس میں فساد و عظیم واقع ہو اور باوجود اسکے تابع فرمان بادشاہ ہی ہونا جملہ رعایا و باریا کا محض
 تائید آئی ہے پس یہ صفت ظل الہی بادشاہ عادل کے حق میں زیبا ہے بادشاہ ظالم کو ظل اللہ کہنا
 بلکہ اس محول کو ظل الشیطان کہا چاہیے اور حق تو یوں ہے کہ بنسقوط انی جاعل فی الارض خلیفہ اور
 بمصدق لایزال عہدی الخلیفہ میں خلعت بادشاہی غیر از انبیا و ائمہ علیہم السلام دوسرے سے جدا
 نہیں آتا تعالیٰ بفتح لام صیغہ ماضی ہو باری تعالیٰ سے کہ اکثر اسم الہی کا حال واقع ہوتا ہے چنانچہ خدا
 و حق تعالیٰ یعنی برتر ہی خدا از غیث اللغات فی حرف ہمارہ ہر منجملہ سترہ حروف کے تفصیل اسکی ہے
 بیت میں ہے یسیت ہوتو کوکات و لام و واو و زائد و ذلک رب حاشا من جہدانی عن علی حتی اسلمت
 رب ہشخ و تشہید ہر موجدہ بمعنی خداوند و پروردگار و یار و برادر و بزرگ چنانچہ قول خداوند تعالیٰ
 میں جو فاذ ہب انت و ربک میں نظر رب یعنی برادر ہی انت دماروں کا باب جمع الہی بالانوار
 نیک کرنا اور تمام کرنا اور جمع کرنا اور زیادہ کرنا اور صلاح میں لانا اور لازم ہونا اور خداوند ہونا اور شہد
 اقول اس جگہ پر تشہید ہر موجدہ مکسورہ واقع ہو اصل میں یارب یا رب یا حرف ناکا اول سے
 اور یار متکلم آخر سے بسبب قیام قرینہ واسطی تخفیف کے حذف کیا گیا از حق صیغہ امر حاضر
 ہر باب سمع یسمع سے مصدر اسکار ضا و ضوان بالکسر بمعنی خوشنودی و بفتح و در خوشنودی
 اور با صلا ح اہل تصوف خوشنودی کرنا قضا سے الہی پر عن حرف جر بمعنی از یا ضمیر مجرور راجع
 بطرف بادشاہ ارض ارض بفتح ہمزہ و کسر طاء معجمہ صیغہ امر حاضر یا ہ افعال سے مصدر اسکا افعال
 بمعنی خوشنود کردن از صراح عنایت بکسر و فتح قصد کرنا کسی چیز کا اہتمام رکھنا از متخین
 بہت کہے ماخذ عنایت سے از صراح کافہ ہمہ انام بفتح و انام بالمد و اینم تینوں طرح معنی
 جرح اناس اسم جمع ہر جمع مثل قوم در ربط بمعنی گروہ و جماعت از متخین و صراح و شہر
 نصا ب و طاف

نام اس اسم جنس ہے یعنی ایک آدمی اور بعضی آدمیان مفرد و جمع دونوں آداب و اخلاص اللغات و دین
 بالکسر تہجیب و عادت از صراح یاد آتش و زم شدن و گرہن نهادن و سیرت و حکم از منتخبات ملک
 بختیہین جمع ملک کی یعنی یاد شائمان از منتخب تر جمیع ذکر خیر سعدی کا جو عالم پر مشہور زبان
 جمہور اور اسکی نظم و نثر کا شور و سے زمین پر پہنچا دور دور پر اور خوردہ قلم و در انداختہ اسکی کلام
 جو اکثر لوگ بحسن عقیدت نہایت ذوق سے کھاتے یعنی گوش دل سے سنتے اور سنہ مانتے ہیں اور
 نیز سے اسکی مسودات کے گنس شوق سے چنتے ہیں گویا ورق طلا جانتے ہیں اسکی کمال فضل و
 بلاغت پر قیاس نہ کیا جاہیے بلکہ خداوند جہان قطب دائرہ زمان یعنی مرجع و آب ملک ایران
 الخاقیہ الدالت میں قائم مقام حضرت سلیمان مددگار اہل ایسان انابا عظم کامیاب دنیا و دین
 ابوبکر ابن سعد بن زنگی نے کہ سارہ خدا پرانی زمین یعنی اپنے قلم و دین خداوند آفرینی ہو اس سے
 اور راضی کر اسکو ہمیشہ عنایت اسکی کلام کو دیکھا حسین آفرین کی اور صدق دل سے مرید ہوا
 ناچار تمام عالم خواص و عوام بنی آدم ساتھ الفت و محبت کے راغب وائل ہیں کہ طریقہ پرمایا کا سا
 عادت و سیرت بادشاہ کے شامل ہو رہا یعنی زانگاہ کہ ترازو میں مسکینوں کی سرست : آثارم از آفتاب
 مشہور تر سرست : اگر خود ہمہ علیہا پدین بندہ و سرست : ہر عیب کہ سلطان کہ سرست
 ہر سرست : زانگاہ خفت ہوا زانگاہ کا اور گاہ جنی وقت و جاسے از خیانت مسکینوں بالکسر
 مبالغہ کا بوزن مفعیل یعنی بسیار بوجہ دے قوت اور قمار میں ہیں وہ شخص جسکو فقر و تنگدستی
 قوت و حرکت سے باز رکھا ہو اور اہل شرح مسکینوں اسکو کہتے ہیں جو کچھ نہ کھتا ہو اور فقیر اسکو کہتے
 ہیں جو تا مال نہ رکھتا ہو کہ زکوۃ اسپر واجب ہو مسکینوں جمع از خیانت ہے چارہ و بے پیر از مؤید کار
 ضعیف از منتخب مادہ اسکا سکون بختیں وہ چیز جس سے آرام ہو اور سکون بالقلم یعنی آرام
 نصیر سے الصراح اس جگہ مراد ہی چیز چارہ سے نظر دیدن و بینائی و فکر و شفقت از مؤید و غیا
 اس جگہ معنی خیر مقصود آثار جمع ہوا از بختیں کی معنی اخبار و احادیث اور بھی معنی نشان قدم
 و نشان زخم و مطلق نشان از خیانت مادہ اسکا اثر بفتح الف و سکون ثار مثلثہ ہی معنی جو شہ
 و نظر کہ وہ معنی از منتخبات و صراح مراد آثار ہے اس جگہ سخن ہو مشہور و ضعیف اس سے فقر و تنگدستی
 اسکا بفتح و شہرت باضم ہوا اس سے فقر و تنگدستی اسکا بفتح و شہرت باضم ہوا اس سے فقر و تنگدستی

کتابخانه استخار و ششیر مشتملہ انصراح قولہ کہ اگر ہم آہ یعنی جب سے مجھ میں چاندان پر تیری شفقت کی
نظر ہو سخن سیر آفتاب عالم تاب سے زیادہ آشکارا اور روشن و منور ہو و خبر خطا ہر سینوں کی نظر
بلور مبالغہ کے یہ سخن ہو والا کوئی چیز ایسی نہیں آفتاب سے زیادہ روشن ہو سکتا کہ نور کا
کلام شیخ کا مبالغہ سے معارفیست سے بہرہ ناسیت مدلل میں ہوا و چند وجہ آفتاب حج سخن ہو
اولا آفتاب صرت نکو طہ ہر رات کو تاباں ہو چکی سخن کی دلون پردن رات ہو یہاں شامیا آفتاب
اب میں نظر سے فائز ہو کلام لطیف کہی خاطر سے محو ہوا شامیا آفتاب کو جو کوئی بخور دیکھے تو اپنی
آنکھیں کھولے اور کلام کو با معان نظر ہو دیکھے تو چشم دل روشن ہوئے اے آفتاب جسم کو جلاتا ہے
کلام دل مردہ کو جلاتا ہے خاصا آفتاب گردش کی صورت میں باقیہ الفاظ ہمینی ہو کلام کا مقلوب
مالک کہ اس میں ایک اطف ثانی ہو سہا و سہا آفتاب کی جگہ بہت دور یعنی آسمان سے کلام کا مقام نہایت
قریب یعنی دل و زبان پر سہا اے قیامت کہ دن آفتاب کی حرارت سے اہل محشر کی ناک میں
انکی جان کلام لطیف مثل حمد و ثنات کے صلہ میں ملیگا و نہ در عنوان خدمت میں حاضر رہیں
حور و خندان خود باد و معدولہ یعنی ادویگانہ و ذات و بلکہ و مراد و خوشتن از نوید کہی زائد کہی
آتا ہر از خیاات قولہ کہ اگر چہ فی الواقع قولہ بدین بندہ درست حرف با خواہ در زاید ہو
از خیایان اقول بدین میں با ہے ظرفیت ہو زائد ہونے کی صورت میں دین باقی رہ جاتا ہے
اور دین یعنی این خواہ و آن یعنی آن بدون ترکیب با ہے اصلی مستقل نہیں پس زائد نہ کہتا ہے
اور لفظ بندہ کو اگر فک اضافت مضامین اور لفظ در کو یعنی در گاہ کہیں تو در کی زیادتی کی کجی ہے
حاجت باقی نہیں رہتی اور صریح ثانی کے اول میں لفظ لیکن مستقر ہو اس صورت میں معنی اس میں ہے کہ
یہ ہو سکے کہ اگر چہ فی الواقع جملہ یہ سہا سہا بندہ در گاہ میں کہیں ہو چسب کہ سلطان کو خوش
آوے وہ بندہ کہ شہر قطعہ جب سے کہ تیری تجھ پہ عنایت کی نظر ہو و روشن مرا غور سے بھی
سودا نظم و شہر کہ عیدین سے معورت تر بندہ و تری بہت شاہ کہ چسب خوش آوے سہ سہ
قطعہ گل خوش آوے و حنا ہم روزی بہت سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا
بد و گفتہ کہ مشکی یا حبیبی کہ از ادبی و لا و نہ تو سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا
ہو و ہم و لیکن بدنی با گل سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا سہا

شیر گلستان اردو
ولیکن میں یہاں جاؤں کہ ہستم چکل کسیر کاف فارسی خاک با آب میخفتہ از زبان و کشف
کبھی معنی خاک بنجر و خاک خشک شدہ بھی مستعمل از غیاث گل و لالے فارسی خلاص عربی کچھ ہندی
قولہ گل خوشبو اقول اس کا گل خوشبو سے مراد وہی ہے جس سے گلاب کھینچنے کے وقت دیک کاغذ
بند کرتے ہیں جس طرح ہندوستان میں کیورہ و گلاب کھینچنے وقت آگ سے دیک کاغذ محکم کرتے ہیں
اہل ولایت کا معمول ہو کہ اسکو حمام میں رکھ دھوڑے ہیں بال سر کے اور وارڈھی کے اس سے دھو ہوں
مشک بالضم و بالکسر دونوں صحیح کیونکہ اہل فارس کبیرہ ہم اور اہل اندلس بالضم ہم کہتے ہیں اور مسک
بالکسر و یں محکم اسکا معرب ہی یعنی یہ لفظ فی الاصل عجی ہی اہل عرب نے اسمین تصرف کر کے اپنے کلام
جنس میں کر لیا یعنی شبنم کو سیدن محکم سے بدل کر دیا عیسیر بالفتح زعفران اور بعض کہتے ہیں خوشبو
ہو غیر زعفران از کشف ایک خوشبو ہو مرکب زعفران سے منقول اصح ہے اور بونے زعفران تنہا بالعبیدہ
اور حدیث میں ہو نہ لفظ عیسیر زعفران سے معلوم ہوا کہ عیسیر اور ہونے زعفران اور ہونے صندل اور گل
اور گلاب اور مشک سے بناتے ہیں از منتخب خوشبو سے خشک سے کہ کثرت پر چھڑکتے ہیں از سراج الکفا
ظاہر ہے قول مطابق محاورہ کے ہونے غیاث دلا و زورہ چکر دل اصحاب نظر کا اسکل طرف مائل ہوا زورہ
مطلوب و مرغوب و دلخواہ از زبان قولہ با گل شبنم یعنی بصیبت گل بودم ترجمہ نظم گل خوشبو مجھے
گل سے آگے نہ لی حمام میں تب میں پوچھا یا عیسیر و مشک ہی تو یا ہر عنبر کہ ہوں میں اتیری جو سے
ہست و شید اب کہا پہلے تو میں تھی خاک ناچیز ہو چندے جو گل کے پاس پہنچا یہ خوشبو اسکی صحبت کا
اثر ہو نہ دگر نہ ہوں وہی خاک کف باللحم متع المسلمین بطول حیات و ضاععت ثوان جہنم
و حسنا و ارفع درج او دانہ و ولاتہ کو در علی اعدائہ و شناتہ بما تلی فی القرآن من آیات
و آمن بیلہ و ا حفظ ولہ قطعہ لعت سجد الدنیا بہ و ام سعدہ و وایہ المون بالوقت
المنصر کہ لکات نشأ لیثہ ہو عرفنا و حسن نبات الارض من کرم البدر اللہم
اصل میں یا اید تھا لفظ یا کو حذف کیا اسکے عوض آخر میں ہم مشد و مفتوح لائے متع بالفتح و تار فوقانی
مشد و کسور سکون عین صیغہ امر حاضر معروف باب تفعیل سے مصدر اسکا تمثیل بمعنی دراز کرنا اور
برخورداری دینا از منتخب مادہ اسکا متع ہی باب فتح یفتح سے بمعنی منفعت گرفتن از صراح پس شبنم
بمعنی نفع بخشیدن مسما میں جمع ہی سلم کی کہ صیغہ اسم فاعل ہی باب افعال سے

مصدر اسکا اسلام معنی گردن نہادوں از منتخب ضما عفت صیغہ امر حاضر معلوم باب مفاعلتہ سے
 مصدر اسکا مضاعفت بمعنی دو چند کرنا اور زیادہ کرنا از منتخب اللغات ثواب مزد و جزا و غیرہ
 از غیاث پاداش صند عتاب از مؤید لفظ ثواب خیر و ثمر و ثواب میں مستقل مگر خیرین اکثر از تاج اللغات
 جمیل بیان اسکا اور پر گزرا **منات** جمع صند بمعنی نیکو تنہا ارفع
 صیغہ امر حاضر معلوم باب فتح بفتح سے بمعنی بلند کرد مصدر اسکا ارفع بمعنی برداشتن درج
 بفتحین جمع درجہ بمعنی پایا و راہ و پایا سے نزد بان از صراح و غیاث اللغات او د او
 بفتح ہمزہ و کسر او و وال مشد و مفتوح جمع ہر و دید کی بمعنی دوست دارندہ از غیاث اللغات ولات
 بضم و او و تحقیق لام جمع ہر والی کی بمعنی حاکمان و دوستان و بتشدید ثانی خطا ہر جیلہ قضات جمع
 قاضی کی از غیاث اللغات و ہر صیغہ امر حاضر معلوم باب تفعیل سے مصدر اسکا تدریس یعنی
 ہلاک کرنا اور ہلاکی ہر لانا از منتخب و غیاث شادہ اسکا و مردار و لختین ہر بمعنی ہلاکی باب نصر نصیبتہ از صراح
 اعداء جمع ہر عدو و بالفتح کی بمعنی دشمن قولہ و مرد علی اعدائہ صاحب شکرستان لکھتا ہے کہ
 کتب لغات سے ظاہر ہے کہ و مردعدی بنفسہ ہوتا ہے و علی کے قولہ تعالیٰ و مردنا ہم تدریس استعلا
 او اسکا ساتھ کلمہ علی کے بطریق تفعیل بمعنی غضب و سقوط اور امثال اسکے ہوگا شکرستان
 بالفتح بروزن قنات جمع تکثیر شاتے کی ہر بمعنی دشمن دارندگان از غیاث اللغات
 علی صیغہ ماضی مجہول بالفتح بضم مصدر ہکا تدارہ بالکسر ہر بمعنی خواندن قرآن از صراح قرآن
 مصدر ہر بمعنی خواندن کہ مستعمل ہوا ہر بمعنی مفعول اسمین ۱۱۴ سورہ بین اور ۶۰ آیت ۴۴ و ۴۵
 اور ہر وایت جارا لندہ شری صاحب کشاف آیت میں قصص اور ہزار میں مثل اور ہزار میں
 اور ہزار میں و عید ہزار میں امر ہزار میں نہی پانچ سو میں ذکر حلال حرام اور سو میں دعا اور ۶۶ بین ناسخ
 اور منسوخ از غیاث آماست و آیار و آئی جمع ہر آیت کی بمعنی نشان و یک سخن تمام از قرآن
 اصل آیت کی او یہ بالفتح یک ہر از صراح اسم صیغہ امر حاضر معلوم باب افعال سے
 مصدر اسکا ایوان بمعنی گردیدن دلی پیچ گردانیدن از صراح شرعا ہر آیت کی و حدیث او پیچ علیہ السلام
 حقیقت کا اقرار زبان سے اور تصدیق دل سے کرنا از مؤید امان دنیا از منتخب گردیدن بمعنی پذیرفتن و
 سرنا و ہلاک کرنا و ہلاک ہر حاصل بمعنی ہر اور از روی لغت کے میل کرنا اور ایک طرف سے

دوسری طرف کو منہ پھیرنا از مویہ الفضلہ لایکہ بفتحین شہر احفظہ بالکسر صیغہ امر حاضر معلوم
باب سبع یسبح سے مصدر اسکا حفظہ بالکسر بمعنی نگاہ رکھنا اور یاد کرنا از صراح لغت
لام تاکید کا اور قد حرف تثنی کا بمعنی تحقیق و تکمیل از منتخب سجد صیغہ ماضی معلوم باب سبع
یسبح سے مصدر اسکا سجد بالفتح بمعنی نیک و نیک بختی از غیاث اللغات اپیدیشید یاد بخانی
مفتوح صیغہ ماضی معلوم باب بسفیل سے تائید مصدر بمعنی نیرو دادن و توانا گردانیدن
از منتخب اللغات باقی بیان اسکا اسکے ہوگا مولی مصدر میسر اسم فاعل مستعمل بمعنی
یاری دہندہ و بمعنی خداوند و مہتر از غیاث اللغات اس جگہ مراد ہر خداوند تعالیٰ سے الوہیہ
بالفتح و کسر و او بمعنی علیہا سے فوج یعنی نشانہ سے لشکر جمع ہوا کی از غیاث کذلک بمعنی ان
تحتل صیغہ مستقبل معلوم باب ضرب یضرب سے مصدر اسکا نشا بالفتح اول و سکون ثانی دہزہ ہر
معنی آفریدن و نو پرانیدن از غیاث لثیمہ نرمی و تنہ درخت خرا از غیاث و مویہ دلیل بکسر نرمی
ضد خشونت و بفتح و تخفیف یا دلتشید یا دکسرن نرم و تنہ درخت خرا و بکسر جمع از منتخب اللغات
عسرق بالکسر ریشہ درخت و بیج از منتخب اللغات اور بفتحین نبات الارض
جو سبزہ و درخت و گھانسی کہ زمین سے اُگے از غیاث کرم بکون رائسہ کہ بر سر جو سے روید
کہ انی الاراة و زفا گویا و در سان الشربدین معنی کرم بفتحین بر وزن حرم ست از مویہ غزری
و بزرگواری از منتخب غیاث پذیر رتخم ہونا اور وہ تخم جس سے غلہ حاصل ہو مثل برنج و گندم و
ماش اور وہ گھاس کہ تازہ اوگی ہو اور نکھنا گھاس کا زمین سے از منتخب جو تخم کہ خود سے
چھوٹا ہو از غیاث تر جمہ الہی منتفع کراہل اسلام کو بسبب او سکھتوں حیات کے اور دوزخ کے
اوسکی ہزار کو ساتھ حسنات کے اور بلند مرتبہ کراوسکی دوستان و حکام کو اور ہلاک کراوسکی دشمنان
اور مخالفان بد انجام کو بحیرت لہن آیات کے جو تہران میں ہیں اسکو اور اس کے شہر کو ان
وامان میں خوش اور محفوظ رکھ اور اس کے فرزند و بلند کو آفات زمانہ سے محفوظ رکھ قطعہ
ساری نیا جس طرح خوش رہو وہ کامیاب رہو اور شان فتح کا سایہ کسے کو خیرا بخشن بھی بالیدہ ہوتا ہوا اسکی لطف سے
تخم اچھا ہوتا رہے کہی ہوا خوش رہو اور تقدس خطہ پاک شیراز را بہ بیت حاکمان عالی
و بہت عالمان عاملان تازمان قیامت در امان سلامت نگاہار واپس اسکا بیان

حکمہ بالکسر و تشدید طوہ زمین کی واسطے بنا کر کے عمارت کے گرد اگر واسطے کے خوب کھینچا ہوا و درود پیدا کیے گئے ہوں تاکہ دوسرا کوئی آدمین دخل کرے اور یعنی پارہ زمین اور عورت میں شریکان کو کہتے ہیں از منتخب و مؤید و غیاث اللغات ماک صاف و جبہ خش و پاکیزہ یعنی ہمہ و تمام ہر مستعمل زبان و غیاث اللغات مستطیع از نام شہر کا ہی ملک فارس میں بنا کر وہ عمر ولایت بادشاہ از بران بنا کر وہ شیراز میں بطور شاہ از منتخب اصل میں شیراز تھا پس کثرت استعمال سے ساقط ہو گیا اوسے شیراز کو عمر و لیت بھی کہتے ہیں یعنی مؤید و شریک نامہ یہاں پر ترمیدین و بزرگداشتن از منتخب اللغات مستطیع خزان و فکرا در مجاز از بمعنی ارادہ و قصد دل و اندازہ اور بھی مجاز بمعنی دعا مستعمل از غیاث اندوہ و اندیشہ از مؤید قیاس مستطیع مصدر بھی بمعنی قائم شدن اور روز معروف کو قیامت بھی کہتے ہیں کہ اوس روز مردگان زندہ ہو کر کھڑے ہوں گے از غیاث اما لہ بالفتح ہیئت ریشہ اول یعنی در شمار از جمع اس کی بمعنی بے ثونی از منتخب و غیاث اللغات مستطیع بی گزند ہونا او پہلے پہنچنا اور رنائی پانا اور فارسی کے محاورہ میں یہ مصدر بمعنی مقبول یعنی مسلم ہوت آتا ہے از غیاث ترجمہ اللہ تعالیٰ خطہ پاک شیراز کو حکام عادل کی دہشت اور علمائے باعمل کی دعا اور حسن نیت سے تار و ز قیامت بالہیمان خاطر جملہ آفات سے بچائے رکھے قطع ہوتا ہے

| | | |
|-----------------------------------|----------------------------------|----------------------------------|
| افقیم پارس را عم از منتخب | تا بر سرش بود چو تواسے سائے خدا | امر و کس نشان نرید در سبیل خدا |
| مانند آستان است ماسن فیرسا | برشتست پاسن طرہ چارگان شکر | میر باد و بھدراسے جہان آفرین جزا |
| یار رب ز باد فتنہ نگہدار خاک پارس | چند لاکہ خاک را بود و باد را بقا | افقیم بالکسر |

ایک حصہ منجملہ سات حصہ ربع سکون یعنی زمین آباد کیے ہیں تفصیل کہ تہند و ہستمان و چہین و تہرگستان و خراسان یعنی ایران و ماوراء النہر یعنی توران و روم و پنج از مؤید و غیاث پارس اصل حرف سوم اس لفظ کا یعنی رار مملہ اکثر وزن شعر سے زاید آتا ہے اور ساکن رہتا ہے اور پارس میں پہلو ہن سام بن افح سے آباد اور اپنے نام سے اوسکو موسوم کیا زمانہ قدیم میں تمام ایران کو پارس کہتے تھے اور اب چند شہر میں شیراز و میرو کرمان و صفقان و بیضا و واسطہ و غیر ذلک آباد و گائروں از بران غیاث اسدیب بالکسر میں مملہ و سکون یا تختانی مطلق آزار اور اوس آزار کو بھی کہتے ہیں کہ پہلو

و دوش بدوش گئے ہیں ہم پہ پہ جسکو عربی میں صد مہ اور ہندی میں دھکا کہتے ہیں
 و ہر زمانہ اور کہتے ہیں کہ دہر و دیور و دیہار نامہ اسے خدا ہیں از موید و روزگار و ہمت صرف کرد
 و عادت و ہمت از دل حدیث میں ہے لا تشبوا الدہر فان الدہر ہوالدہر یعنی دشنام نہ دہر کو بدستی کہ
 خدای تعالیٰ وہی دہر ہے اور جو کہ بعضے اعراب دہر کو گمان تھے کہ جو حادثہ کہ نازل ہوتا ہے زمین پر منزل اور
 حادثہ کا زمانہ ہر اور دہر کو گالیاں دیتے تھے پس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 اس شخص کے منزل گاہ کی موت دو کہ وہ منزل حقیقت خدا ہے کہ اسکو تم دہر جانتے ہو از منتخب اللغات
 ماسن صیغہ اسم ظرف ہے بمعنی جاسے پناہ رضا با کسر لقب امام ہشتم جناب علی ابن موسی کاظم
 علیہما السلام کا جزا باداش نیکی و بدی اور فارسیوں نے فرق کیا ہے یعنی جزا کو نیکی میں
 اور جزا کو بدی میں استعمال کیا ہے از غیاث اللغات قطع ہے کہ کچھ آفت زمانہ کا فاس کو غم نہ

| | | |
|------------------------------------|-------------------------------|--------------------------------|
| والی جب اسکا توبہ کی راہ سچا | درگاہ کا تری ہو جان میں کمان | سلطان جہان کا ہو علی موسیٰ رضا |
| لازم ہو تجھ پہ حد ضروری ہو ہم | واجب ہے ہو عمل خیر کی جزا | پارس کو یا آئی بجا کہ فساد |
| دنیا میں خاک و بار کو جب تک ہو بجا | قطعہ ندانی کہ سن در قالم غیبت | چار روز گاری بگردم درنگی |
| برون رفتن از تنک ترکان کہ دیدم | جہان ہم افتادہ چون لہری زنگی | ہمہ آدمی زادہ بودند لیکن |
| چو گرگان بخون خوارگی تیر جنگی | چو باز آمد کشور آشودہ دیدم | پلنگان را کردہ خوے پلنگ |
| در دن ہر دمی چون ملک تنک محضر | برون لشکری چون ہزار جنگی | خیان بود در عہد اول کہ دیدم |
| جہان پیر آشوب تشویش فکری | چنین شد در ایام سلطان عادل | اتابک ابو بکر بن سعد زنگی |

غیر ہمت بالضم دور ہونا اپنے شہر و وطن سے از منتخب اللغات
 تنگ کان نام ایک موضع کا ہے ترکستان میں از بریان و موید و ہمت و ہمت
 کنایہ ہے ہمت اور جنگ و نزاع سے اور بحث کرنے سے از بریان قاطع و جہانگیر غیاث اللغات
 موید کے زنگی کنایہ ہے موید و ہمت یعنی گھونگر والے ہاں سے جسکو فارسی میں
 مرغول اور عربی میں ہمت کہتے ہیں از بریان و موید و منتخب و غیاث و نہا یس قولہ چون موید
 مشبہ ہے ہو اور جہان در ہم افتادہ مشبہ ہے یعنی جس طرح گھونگر والے ہاں کچھ اور اوجھ رستہ
 او سید طرح تنک ترکان کہ لوگ باخود کشیدہ اور ہمت و جنگ میں پیچیدہ تھے یہ حال برطان

دیکھ کر یہی دلی صحبت سے بھاگا اور شہر بشہر تک ہلک پھرتا رہا اگر کسی فارسی ذہیب و سید
و خا طرت و سہام جان عربی بھیڑ یا ہندی پلنگ بفتح ایک جانور ہے دشمن شیر کا اور ایک جانور ہے جسکو
زرافہ شترگا و اور پلنگ کہتے ہیں کہ سر گردن اوسکی مانند شتر اور ہاتھ پانوں مثل دست و پاسے گا و
اور بدن اوسکا مثل بدن پلنگ اور جو چیز جسیر نقطہ بارنگ دیگر ہوا زبر مان جو لوگ بکسر اول و فتح ثانی
پڑھتے ہیں غلط اور خان آرزو نے شرح گلستان میں لکھا ہے کہ اکثر مردم بے تحقیق و ہندوستان پلنگ جیسے کو جانور
حال آنکہ یہ غلط ہے کیونکہ پلنگ سر جانور ہے جسکو عربی دان ضرور چھتے کو فارسی دان یوز کہتے ہیں از
غیاث اللغات مرد و شمشخص واحد کو کہتے ہیں آدمی سے ترجمہ انسان مردان اوسکی جمع مردان اوسکی نصیفر
از زبان مفرد و جمع دونوں میں یہ لفظ مستعمل اور معنی سیاہ چشم و محل بصر جو از غیاث و ہمارے سہو
و مدار الفاصل نیک محض ہے جو کہ حاضر کو باخلاق کریمانہ شا کرے اور غائب کو نیکی
یاد کرے حاصل تقریر صاحب نوید و غیاث اللغات ہر مر بکسر اول و فتح ثانی صحیح و بضم اول غلط
بہمنی شیر و زندہ از غیاث اللغات چنان کہ اشارت ہے و اسطے بعید کے اور بکسر غلط کیونکہ اکثر
مستقرین اور بعض متاخرین کے کلام میں چونا بواو دیکھا ہے اور یہ مضموم الاول ہے نہ پر دلیل صحیح ہے
از چراغ ہدایت آشوب شور و فتنہ و غوغا از زبان تشویش پریشان و آشفتہ گردن از منتخب
پریشانی و اضطراب از نوید چنین بالضم اصل میں چون این تھا واد اور الد کو حذف کیا بھت
تحقیق کے چنین ہوا چنانچہ فردوسی طوسی نے واد کو سلامت رکھا ہے مطابق اس شعر کے طبیعت

| | | |
|-------------------------------|------------------------------------|-----------------------------------|
| نہ چرخ بد و گفت انگہ | کہ چنین گوید مگر اسطے | از غیاث و شرح النظم |
| نہین جانتا کہ شہرون میں کج | ہوئی مجھ کو کسو اسطے ہر دنگی | میں جو تنگ ترکان سے کھلا کہ دیکھا |
| کیسے تھے سب پیر چن ہوئے ننگی | نظا ہر تھے انسان اور باطن میں گنگی | ہوئی جنکا خون میں تیز چنگی |
| چو پھر آیا میں ملک آباد دیکھا | پلنگ ننگی چھوڑ خوسے پلنگی | ہوئے آدمی مثل شہ نیک طمان |
| شہر میں ایک ایک چون فوج جنگی | وہ آفت تھی غفلت آگھوں دنگی | جان میں پریشانی و فکر و تنگی |

یہ راحت ہوئی ہر خلاق کو پار و بعد البکرین سعد زنگی

در سبب تالیف کتاب

ایک شب تامل ایام گذشتہ سیکردم و بر عمر تلفت کردہ تا سفت بخوردم و سنگ

و دوش بدوش گئے سے ہم ہو سچے جسکو عربی میں صدہ اور ہندی میں دھکا کہتے ہیں
 و ہر زمانہ اور کہتے ہیں کہ دہر و دیور و دیہار ناخدا ہے خدا ہیں از موید و روزگار دہشت حرف کر
 و عادت دہشت از دل حدیث میں ہو لالتبہ والد ہر خان اللہ ہوالد ہر یعنی و شام ند و دہر کو بدستی
 خدای تعالیٰ وہی دہر ہو اور جو کہ بعض اعراب دہر کو گمان تھے کہ جو حادثہ کہ نازل ہوتا ہی زمین پر منزل اور
 حادثہ کا زمانہ ہوا دہر کو گالیان یہ تھے پس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
 اس وقت کے منزل گالی مست دو کہ وہ منزل بحقیقت خدای کہ او سکو تم دہر جانتے ہو از منتخب اللغات
 مامن صیغہ اسم ظرف ہو یعنی جابے پناہ رخصا بالکسر لقب امام ہشتم جناب علی ابن موسی کاظم
 علیہما السلام کا جزا باداش نیکی و بدی اور فارسیوں نے فرق کیا ہے یعنی جزا کو نیکی میں
 اور جزا کو بدی میں استعمال کیا ہے از غیاث اللغات **قطب** کچھ آفت زمانہ کا فارس کو غم ہنر

| | | |
|------------------------------------|--------------------------------|-------------------------------|
| والی جب او سکا تو ہی ہو ای سا | درگاہ کا تری ہو جان میں کہان | سلطان جہان کا ہو علی موسیٰ |
| لازم ہو چھپدہ عدل ضروری ہو | واجب ہے عمل خیر کی جزا | پارس کو یا آئی بچا کہ فساد سے |
| دنیا میں خاک و باد کو جب تک ہو بقا | قلعہ ندائی کہ من وراقا لیم غبت | چار روز گاری بگردم رنگی |
| برون رفتہ از تنک ترکان کہ دیدم | جہان ہم افتادہ چون موسیٰ زکی | ہمہ آدمی زادہ بودند لیکن |
| چو گرگان بخون خوارگی تیز جنگی | چو باز آمد کشور آسودہ دیدم | پلنگان رہا کردہ خوے پلنگ |
| رون ہردی چون ملک نیک محضر | برون لشکری چون ہزاران جنگی | خان بود در عہد اول کہ دیدم |
| جہان پُر آشوب تشویش فکری | چنین شد در ایام سلطان عادل | آنکب ابو بکر بن سعد زکی |

شعر بالضم دور ہونا اپنے شہر و وطن سے از منتخب اللغات
 تنگ کان نام ایک موضع کا ہے ترکستان میں از برمان و موید و ہر ہم آفتاب دن
 کنایہ ہے خصوصیت اور جنگ و نام سے اور بحث کرنے سے از برمان قاطع و جاگیر غیاث اللغات
 موسیٰ زکی کنایہ ہے موسیٰ بن جعفر یعنی گھونگر والے ہاں سے جسکو فارسی میں
 مرغول اور عربی میں بعد کہتے ہیں از برمان و موید و منتخب و غیاث و نقایس قولہ چون موسیٰ
 مشبہ ہو اور جہان در ہم افتادہ مشبہ ہو یعنی جس طرح گھونگر والے ہاں کچھ اور ابھی رہتا
 او سید طرح تنک ترکان کہ لوگ باخود کشیدہ اور خصوصیت و جنگ میں چھپیدہ تھے یہ حال برمان

دیکھ کر پیرانہ کی صحبت سے بھاگا اور شہر لشہر ملک بہلک پھر تاربا گرگ فارسی فریب و سید
 و خاوند و مسام جان عربی بھیڑ یا پندری پلنگ بفتح ایک جانور پر دشمن شیر کا اور ایک جانور جسکو
 زرافہ و شترگا و اور پلنگ کہتے ہیں کہ سر گردن او سکی مانند شتر اور ہاتھ پائوں مثل دست و پائے گاو
 اور بدن او سکا مثل بدن پلنگ اور جو چیز جسیر نقطہ نارنگ دیگر ہوا زبربان ہوا گو بکسر اول و فتح ثانی
 پڑھتے ہیں غلط اور خان آرزو نے شرح گلستان میں لکھا ہے کہ اکثر مردم بے تحقیق مہند و سنان پلنگ جینیہ کو پلنگ
 حال آنکہ غلط ہے کیونکہ پلنگ و سر جانور ہے جسکو عربی دان غر اور چیتہ کو فارسی دان یوز کہتے ہیں از
 غیاث اللغات ہر دو شخص واحد کو کہتے ہیں آدمی سے ترجمہ انسان مردان او سکی جمع مردان او سکی تصغیر
 از زبان ہند و جمع دونوں میں یہ لفظ مستعمل اور بمعنی سیاہ چشم و محل بصر جو از غیاث و ہمارے علم و ہر
 و مدار الا فاضل بنیک محض ہے جو کہ حاضر کو باخلاق کریمانہ شاد کرے اور غائب کو یہ نیکی
 یاد کرے حاصل تقریر صاحب تموید و غیاث اللغات ہر بر بکسر اول و فتح ثانی صحیح و بضم اول غلط
 بمعنی شیر و زندہ از غیاث اللغات چنان کہ اشارت ہے واسطے البید کے اور بکسر غلط کیونکہ اکثر
 متقدمین اور بعض متاخرین کے کلام میں چونا ہوا و دیکھا ہے اور یہ بضم اول ہونا پر دلیل صحیح ہے
 از چراغ ہدایت آشوب شور و فتنہ و غوغا زبربان تشویش پریشان و آشفتہ گردن از تشویش
 پریشانی و اضطراب از تموید چہنیں بالضم اصل میں چون این تھا واد اور الف کو حذف کیا بھت
 تحقیق کے چہنیں ہوا خیال ہے فردوسی طوسی نے وا کو سلامت رکھا ہے مطابق اس شعر کے بیت

| | | |
|--------------------------------|----------------------------------|-----------------------------------|
| منوچہر خندید و گفت ای کنگ | کہ چونین گوید گر اسطے | از غیاث و شرح المشرع |
| نہیں جانتا تو کہ شہرون پیر کی | ہوئی جھک کو کسو اسطے و رنگی | میں جو تنگ ترکان سے کھلا کر دیکھا |
| کیونکہ تیر سب سپہیوں ہوسہ رنگی | نظارہ تیر انسان اور باطن ہر گنگی | ہوئی جنگ و غلبہ میں تیز جنگی |
| چو پھر آریا میں ملک آباد دیکھا | پانگو آریا چو پور خوش بنگی | ہوئے آدمی مثل شد نیکی |
| شہر میں ایک ایک چون فوج جنگی | وہ آفت تھی فطرت انگوں جنگی | جہاں میں پریشانی و فکر جنگی |

یہ راحت ہوئی ہے خلائق کو یار و بعد ابو بکر بن سعد زنگی

در سبب تالیف کتاب

ایک شب تامل ایام گذشتہ میگردم و بر عمر تلف کردہ تاسف میخورم و شکر

اول را بالماس اب دیده میسفت و این بیت مناسب حال خود میگفتم
 سبب بخت بین رسی اوروه چیز من سے توصل کیا جائے طرف بندی سے
 اور باصطلاح حکما جو چیز کہ فی نفسہ موجود ہو اور اس سے حاصل ہو جو دوسری چیز کا یعنی جو چیز
 وسیلہ حصول دوسری چیز کا ہو از غیاث اللغات تالیف دو چیز یا چند چیز کو یا ہم ملا نا اور
 ربط دینا اور معنی جمع کرنا بترتیب اور کہ بعضی لفظ تالیف کہ مصدر ہے بمعنی اسم مفعول بھی آتا ہے اس
 صورت میں تالیف اس کتاب کو کہینگی کہ جس میں چند کتب سے مطالب شتلی جمع کیا ہو اور یہ
 استفادہ کتب لغات و شرح سے از غیاث اللغات تا مل مصدر ہے یا سبب تفضل سے
 بعضی اندیشہ کرنا تلف ہلاک شدن اور منتخب و ہد بمعنی ضائع و تباہ مستعمل از غیاث
 اللغات سے بمعنی افسوس کرنا از ہد اندوہ کھانا از منتخب ہد کا است لفظ منتخب اس
 باب سے بمعنی اندوہ اندوہ گین ہونا از صراح قولہ سنگ مرآجہ بمعنی سنگ خانہ ہر
 کیونکہ لفظ مرآجہ تصغیر مرآ کا ہے اور بعض نسخہ میں بجائے سنگ مرآجہ کے سنگ لاجہ ہے بمعنی انجم
 سنگا کیونکہ لفظ لاج و لاجی افادہ بمعنی کثرت کے آتا ہے از غیاث و خیابان اور ملا سعد صاحب
 الکتاب کہ سنگ لاجہ دل سے مراد یہ ہے کہ دل میرا کثرت صلابت سے سنگستان ہوا منتخب
 اقوال سراجہ بفتح اول بمعنی سرے کو چاک اور وہ چیز کہ مثل قفل سے ہو اور تہ نہ کہتی ہو اور مرعہ
 خالگی کو اوس کے نیچے بند رکھیں جسکو ہندی میں ٹاپا کہتے ہیں اور لاجہ بمعنی پارہ از بران اور سنگ لاجہ
 دل میں اضافت مقلوب صفت موصوف کی ہے یعنی ایسا دل کہ مثل پارہ سنگ کے سخت تھا اوسکو
 الماس اشک سے سوراخ کرتا تھا میں یعنی اوقات عزیز میری جو تحصیل امور دنیا میں ضائع و تلف ہوئی
 اور دل میرا کثرت علایق دنیا سے مثل سنگ خارا کے سخت ہو گیا تھا تصبیح اوقات کو یاد کر کے حالت
 عبادہ نفس میں بیان تک گریان ہوا میں کہ گویا میرے دل میں سوراخ کیا ترچہ سبب تالیف
 اس کتاب کا یہ ہے ایک رات جو خواب غفلت سے بکا یک میں بیدار ہوا اور بغیر عقل کی رہبری
 عند الہیادہ نفس خبردار ہوا ایام گذشتہ کے اعمال میں جو غور کیا تو بڑا پانا تھا و عرتف کردہ کا غم کھاتا تھا
 دل سنگ لاجہ کو الماس اشک سے سوراخ کرنے لگا اور یہ بیشین حسب حال اپنے کہنے لگا مثنوی
 ہر دم از غم میزد و نفس چون نلکہ می کشم نہ بدست منہ دست مالہ ہر باب کا

اور بسا میں الفت کثرت کا ہے یا زائد ایکہ نچاہ رفت و روزگاری نہ مگر این پنج روز در دنیا
 قولہ ایکہ آہ یعنی اسی شخص باوجودیکہ تیری عمر سے چاس برس گذرے خواب غفلت سے ابتلا تھیں کہ
 نہا مگر کلف ترجمہ الا کا مقام شک و گمان میں مبتلا اور کبھی مقام یقین و تحقیق میں از بران اس
 مقصود معنی اخیس رہی تھی و زکنا یہ ہر اندک مدت اور زمانہ اقل قلیل سے چنانچہ کہتے ہیں
 دنیا پنج روزہ ہے اور تخصیص پانچ روز کی یہ ہے کہ ایام ہفتہ میں ایک دن نیامیں آہو اور ایک دن دنیا سے
 جاتا ہے باقی پانچ روز ایام زندگی انسان کے ہیں اور شش روزہ روز بھی کتابہ ہر زمانہ قلیل سے
 از بران و مؤید دریا بی اس میں روزید اور یا سے خطا ہے اور یا ب صیغہ امر کا ہے یا فتن سے
 قولہ مگر این پنج روز یعنی اسی شخص تو چاس برس کا ہو کر ابتک خواب غفلت سے پیہ دار نہوا
 کیا بالیقین جانتا ہے کہ اس پنج روزہ دنیا کو تو پا دیگا یعنی ہمیشہ اس جہان میں رہیگا حاصل اس کی
 کیسے پہنچی سہل یعنی دنیا نہایت بے ثبات ہے کوئی دی حیاتہ سوا سے خالق کائنات ہمیشہ ہر
 بمقدار کل من علیہا فان و یبقی و جبریک ذوالجلال و الاکرام ایک دن سب مرینگے پس جو دم گذرے غفلت
 جان کر طاعت و عبادت آج سے غافل نہ رہا چاہیے چھل آگس کہ رفت و کار نہا
 کوس حلت زوئد و بار خستہ چھل و نادم ہرل شرسندہ اور شریکین اور پشیمان فارسی
 رفت بالفتح صیغہ ماضی ہے رفتن کا یعنی جانا اور مجازاً بمعنی مرنا از غیاث اللغات کا ر
 بمعنی عمل و فعل از مؤید مجازاً بمعنی صنعت و پیشہ و ہنر و زراعت و کشت از غیاث و سراج کام اور جملہ
 اس جگہ مراد ہے عمل صالح سے ساخت ماضی ساختن کا بمعنی تمام کرنا از بران آمادہ کرنا
 چیز اور درست کرنا اسباب کا از کشف اللغات است کوس نقارہ بزرگ و آسمیہ و صمد و
 ایسا و اشارت اور ایک قسم کا کیل ہو مشابہ شطرنج کے از غیاث کوس تبیر فارسی طبل عربی نقارہ ترکی
 نقائس اللغات رحلت بالکسر کوچ کرنا از غیاث زوئد صیغہ جمع ماضی ہے زدن سے
 اور زدن ۲۵ معنی میں کسٹل پس ہر پہر یعنی فواختن یعنی بجاننا سب از غیاث ضمیر اس کی راجع
 بطرف گذشتگان یعنی جو لوگ مر گئے ہیں قولہ بار شاختن معطوف ہے پر کار ساخت پر اور کوس چلت زوئد
 جملہ معترضہ یعنی اسباب اعمال خیر عبادت درست ساخت اقول حاصل اس بیت کا یہ کہ شخص
 اس زندگی چند روزہ کو حیات ابدی جان کر باوجود شادمانہ صواب نقارہ بجا کر دنیا سے اوجھ گیا

موافق اس قطعہ کے کہ قطعہ صبح کو جام سے گذرتی ہے ۵ مشبب دلارام سے گذرتی ہے ۶
 حاقبت کی خبر خدا جانے ۷ ابتو آرام سے گذرتی ہے ۸ وعدہ و وعید ثواب و عذاب آخرت کو
 جو کلام اللہ میں ہو جو دہرا راہ سہل انکاری معاف اللہ غلط سمجھ کر یا اس خیال سے کہ خداوند تعالیٰ غفور
 و رحیم ہو گناہ ہمارے بخش دے گا اور اگر نہ بخشے گا تو غفور و رحیم کیونکر ہوگا یا اس تصور سے کہ ہمیشہ
 و عشرت کے شجرہ و زندگانی ہے ایام جوانی میں کہ لین ایام سپری میں یا وقت مرگ توبہ کر لینے کے دروازہ
 توبہ کا کھلا ہے اعمال صالحہ سے کنارہ کشی راہ قیامت کو شہر ہندہ ہوگا اور اس وقت کی ندامت
 کچھ فائدہ نہ بخشے گی اس مضمون کی راستی پر کلام امتدائی ہے پس انسان کو لازم ہے کہ ہر صبح کو صحت
 بلکہ ہر وقت دنیا فانی سے اپنی نصیحت چکا کر یکدم عبادت اور یاد الہی سے غافل نہ رہے چنانچہ منقول ہے کہ
 حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس اور بقول بعض پچیس سو برس اپنی زندگی میں
 اپنے رہنے کے واسطے کبھی مکان نہ بنوایا پستہ گھاس کا جمع کر کے اس کے سایہ میں بیٹھتا تھا اور جو کوئی کہتا کہ
 آپ مکان کیوں نہیں بنواتے تو فرماتے خدا جانے میں جتنا ہوں یا نہ ہوں سے خواب لو شہید ہوں یا نہ
 رحیل ڈیوار دیوارہ راز سمیل ۹ خواب و خور فارسی نوم و ہجو عربی تو ہیں
 یعنی گوارا و شیریں از زبان منسوب بنوش کہ بمعنی شہد ہے از غیبات اللغات
 باطل و نزدیک سفیدہ دم صبح از زبان قاطع رحیل کوچ از منتخب باب فتح بفتح ہے
 از صرح پیادہ فارسی راجل بکسر جم عربی سمیل و طریق عربی راہ فارسی قولہ خواب و شیریں
 اقول مضمون اس بیت کا مشبہ بہ ہر مشبہ اوستگا کہ تو خلیج بیت اول ہے مقدر مراد خواب شیریں
 غفلت اور بامداد رحیل سے زندگانی چند روزہ صبح رحلت اور پیادہ سے تارک عبادت و صوم و صلوٰۃ
 اور سمیل سے راہ نجات یعنی اس دارنا پائدار دنیا میں کہ مثل سفیدہ دم صبح صادق سریع الزوال ہے
 بغفلت بسر کرنا تارک عبادت کو راہ نجات سے یاز رکھے تفصیل اس اجمال کی یہ کہ پیش از طلوع صبح
 ہر چند وقت راحت ہے کہ بیماروں کو سکین ہو جاتی ہے اور اگر بد خوابی سے تمام رات کی کو نیند آتی ہے
 تو اس وقت ضرور نیند آتی ہے ایسے وقت مسافروں کو چلنا موجب کمال آسائش ہے کہ بآرام تمام
 منزل مقصود کو پہنچتے ہیں اور جو صبح کو سورا دن چڑھے چلا بسبب تازت آفتاب کے
 چلنا اوسیر و شوار ہو یا تو چپ میں رہ گیا قطع الطریق کے ناتجہ سے مارا پڑا یا منزل پر دشواری

پہونچا علی ہذا القیاس عیش و عشرت دنیا اگرچہ باعث فرحت ہو لیکن لذات مرام کو ترک کر کے عبادت
خالق میں مصروف رہنا آخرت میں موجب اطمینان و راحت ہو کہ تا ابد الدہر بارہم تمام خاطر خواہ لطف
زندگانی حاصل ہوگا اور جسے بندگی میں تقصیر کی اور خدا کی نافرمانی میں کشر کی عاقبت میں نجات معلوم
اور بالفرض حصول نجات عالم برزخ میں رہائی عنایت معذور و طبعی ہو کہ آمد عمارتی نو ساخت و بنائے
و نثرل بدگیری پرداخت : والے گر نخت پچنین ہو سکی : ویرن عمارت بدستبردگی
عمارت آباد ہونا و آباد کرنا اور آبادی و آباد یعنی خوب و نیک بھی ہوا زبرخان قاطع بالکسر آبادانی
اور جو چیز کہ سر پر کھین مثل ستار و کلاہ وغیرہ ازمنتخب اور بالکسر یعنی درست بھی کہ اسے از غیات
اس دیار میں یہ لفظ مخصوص واسطے مکانات مشتق سے ہے از مؤید الفضل انشراح لفتح سیم و کسر
جگہ اترنے کی لیکن اکثر معنی اس مقام کے مستعمل کہ جہاں مسافر واسطے خواب آرام کے اترتے ہیں یعنی
مسافر خانہ و سرائے اور معنی مطلق خانہ و مکان بھی مستعمل اس جگہ یہی معنی مقصود و مراد است
باضی پرداخت کا کہ سولہ معنی میں مستعمل اس جگہ معنی مرتب و خالی و ترک کرنا مناسب از بر قاطع
وغیات اللغات پختن معنی بنانا اور مساکرنا از برخان ہا تخر لفظ خیال اور سودا و ادھر طبع سے کہ
مستعمل از مؤید الفضل ہوس لغتیں و سیمین ہملہ دیوانہ ہونا اور عشق مفرد رکھنا اور عشق
ایک قسم سے جنون سے اور لبیکون و او مصدر باب نصر بصر سے معنی نوعی از رفت از صراح و قاصد
فارسیوں کی اصطلاح میں معنی آرزو و شوق اور معنی چیز سے معنی نوعی از رفت از صراح و قاصد
غیات ہوس و آرزو و امید فارسی توقع و ہوا عربی سئل طبع جسکو بندہ می میں سادہ
کتے ہیں از مؤید قولہ نخت پچنین ہو سکی اقول اس مقام میں پختن معنی پکنا یا پکانا
اور ہوس معنی دیوانگی یا جنون یا شوق و آرزو کوئی مناسب نہیں بلکہ پختن معنی پکنا
و ہوس معنی چیز سے مناسب یعنی دوسرا شخص جو اس مکان کا مکین ہوا اور سنے بھی
بطور خود کچھ اور سیمین بنایا قولہ لبسر لبسر و کسے لبسر لبسر و کنایہ ہر ذاکرے اور اسام کو پہونچا
اور گذران کر سنے سے از برخان قاطع اور شارح فاضل لکھتا ہے کہ لبسر لبسر و کسے ذو معنی میں ہے یعنی
آتشا کو نہ پہونچا کہ دوسرا وہیں افزائش کر سکے یا اپنے سر پر کوئی آسٹھانہ لگیا لیکن معنی اول صحیح ہے
اقول معنی ثانی کے غیر صحیح ہو سکتا کوئی دلیل نہیں مناسب گلستان اس کے معنی کے احوال ہو کہ

بار استخلا لکھتا ہو موقوف کے نزدیک بھی معنی ثانی خالی لطف سے نہیں کیونکہ عمارت دنیا کو بنانا ہی نہ اہل دنیا کو اور ظاہر کہ جب وقت مرگ آتا ہو تو کوئی اس خانہ دنیا کو اپنے سر پر اٹھا نہیں لے جاتا ہر سو اسے ان دونوں معنیوں کے تیسرے معنی یہ ہیں کہ عمارت سے مراد دنیا اور بسیر ہر دن سے مراد گذران کرنا یعنی اس دنیا سے ناپائیدار مین کیسے ہمیشہ گذران کی چنانچہ بیت آئینہ کے کسبیاق سے یہ معنی مناسبیت تا کیست ہو سہ مار ناپائیدار دوست دراز دوستی را نشاید این غذا

| | | |
|---|---|--|
| <p>مادہ عیش آدمی شکست گرد دل از عمر بر کند شاید چار طبعی مخالف و سرکش جان شیریں برآمد از قالب نیک و بد چون ہی بیاید</p> | <p>خدا را بتشدید دل صیغہ سبب اندک کا ہو یعنی بسیار بیوفاز غیاث گریہ بندہ دنیان کہ نکشاید گویش از حیات و نیا د گریہ کی زمین چار شد غالب نہند بر حیات دنیا دل</p> | <p>تا بتدریج میرود و جہ غمست و رکشاید چنانکہ شوق است پیچ و زنی بوند با ہم خوش لا جرم مرد عارف و کامل خشک آنکس کہ گوی شکلی بر</p> |
|---|---|--|

یہ ایات مادہ عیش سے تانیک و بد شرح سروری میں
نفس میں اپنا مادہ بعض نسخہ میں مایہ ہر دونوں خوب یعنی اصل و مادہ و بنیاد و کشتگاہ و سامان و مقدر و زبیران و غیاث ہمیش زندگانی اور خوش زندگانی گزرا از منتخب و صراح یعنی جیتا از مرقع شکم فارسی بطن عربی پیٹ ہندی کنایتہ بغداد و بھی یعنی پیٹ مستعمل از برہنہ قافلہ ترا و اسے لے انتہا سے زمانے کے یعنی جب تک تدریج درجہ بدرجہ و پایہ بیابا کسی چیز کو کسی چیز کی طرف لیجانا یعنی آہستہ آہستہ کوئی کام کرنا از غیاث و منتخب حاصل اوسکا اعتدال ہو تو کہ مایہ عیش آہ یعنی آدمی کی زندگی منحصر ہو شکم پر کہ عبارت ہو کہ اس نے پتھن سے جب تک اکل و شرب میں طریقہ اعتدال جاری ہی کچھ غم نہیں مادی ہو اقول اس جگہ شکم سے مراد یہ عالم و دنیا ہی چنانچہ اس حدیث نبوی میں السعد من سعد فی بطن امہ و الشقی من شقی فی بطن امہ محققون نے بطن امہ کو دنیا سے تاویل کیا ہے اور یہ حدیث گویا تفسیر ہو اس آیت کی فمن کان فی ذلہ اعمی فهو فی الآخرة اعمی داخل سبیلانیر جانشا چاہیے کہ تحصیل دنیا کی تین قسمیں ہیں اولاً حاصل کرنا روزی کا بقدر ضرورت و حاجت کہ باعث شہرت و رفق اور مددگار عبادت خالق مطلق ہو یہ طلب دنیا ممدوح بلکہ واجب ہے چنانچہ

جناب باری تعالیٰ سورہ مانکہ میں فرماتا ہے یا ایہا الذین امنوا لا تحرموا طیبات ما احل اللہ لکم ولا تقربوا
 ان اللہ لا یحب المعتدین یعنی اسی سے منع حرام نہ کرو اپنے اور پر چیز سے نفیس و لطیف کو جو خدا تعالیٰ
 تمہارے واسطے حلال کیا اور حدود الہی و شریعت سے باہر نہ نکالو کہ اللہ تعالیٰ تعذیب کرنا اور
 دوست نہیں رکھتا سبب نزول اس آیت کا یہ تھا کہ ایک دن حضرت مخبر صادق و بشیر ذرہ خلاق حال
 ہوں قیامت بیان فرماتے تھے نبیؐ حاضرین مجلس دس آمیوں نے عثمان بن مطعون کے گھر میں
 جمع ہو کر باہم اتفاق کیا کہ ہمیشہ صائم النہار و قائم اللیل رہیں بستر نرم پر نہ سوویں گوشت و چربی
 نہ کھاویں عورتوں سے مباشرت نہ کریں اکتے رجولیت کو کاٹ ڈالیں انواع لباس چھوڑ کر گری و لباس
 خشن پہنیں دنیا کو ترک کر کے مشاغل و مہمت سے ہاتھ کھینچ لیں حضرت نے یہ خبر سن کر اذکار و طلب
 فرا کر پوچھا عرض کیا کہ ہکو سو اسے خیر و خوبی کے اور کچھ عرض نہیں پس حضرت نے فرمایا کہ میں ان باتوں
 نامور نہیں ہوں بدستیکہ تم پر تمہارے نفوس کا حق ہو کبھی روزہ رکھو کبھی افطار کرو کبھی عبادت کو اختیار
 کبھی سو رہو جیسا کہ میں کرتا ہوں اور گوشت و چربی کھانا اور عورتوں سے نزدیکی کرتا ہوں پس جو کوئی میری
 سنت سے منہ پھیرے وہ مجھ سے نہیں ٹانیا قدر حاجت پر کفایت کر کے وجہ حلال سے تحصیل مال و منال
 اور سباب ضمت و جلال میں کوشش اور سیم و زجیع کرتا یہ قسم اگرچہ فی نفسہ مباح و حلال ہے لیکن شور
 انواع مفاسد دنیا و خسران عاقبت و باعث وبال ہر شائکا ملاحظہ حلال و حرام سے بالکل بیخبر ہونے پر کسی
 عذاب روز محشر کو خاطر سے دور اور جمع کرنے ملک و مال میں ہمت مقصور کرنا ایسی دنیا طلب کہ حرام و
 حلال خداوند تعالیٰ ۲۵ سیپارہ کے سورہ جاثیہ میں بطریق تہدید فرماتا ہے و قیل اللہ یومئذ یسألکم
 انکار یومئذ یسألکم انکار و ما لکم من انصار یعنی جو لوگ وعدہ و وعید روز قیامت سے منکر ہیں اوسے
 قیامت کے دن کہا جائیگا کہ آج میں تمکو فراموش کرتا ہوں جیسا کہ تم بھول گئے اس روز کے دیکھتے
 اور نہیں ہو تمہارا چاؤ کا بغیر نار اور نہیں ہو تمہارا کوئی معین و مددگار پسند و لفظ بند و جیدہ منہاج ہو
 مصدر اسکا بستن کہ مستعمل ہر چار معنی میں ۱۔ یعنی پونہ جیسے آئینہ بستن و غسل بستن ۲۔ یعنی پیرا کر
 و شدن جیسے شگوفہ بستن ۳۔ ابلہ بستن ۴۔ یعنی پوشیدہ جیسے دستار بستن و پیرا بستن ۵۔ یعنی
 بنا کر دن جیسے حصار بستن و پل بستن از بہار جم و غیاث ساتھ لفظ صورت و نقش و خیال و طرح کے
 مستعمل از موند کشاید مصدر اسکا کثا دن یعنی کھولنا اور فتح کرنا اور ہستا اور خوشش ہونا

اور تیر کیا کرنا بکارت فارسی مشہور از زبان قانع قولہ کہ دل از عجم آہ اقول دل از عجم کہ
کنایہ عجمنا سیدی زندگی سے مستطاب مضارع مصدر اسکا شایستن بمعنی لائق ہونا
از زبان قولہ کہ یہ بند آہ اقول مطلب اس معیت و بدیت ثانی کا لفظ ہر یہ جو کہ
اگر قبض یعنی ہیضہ محسوس ہو کہ اصلاً اجابت نہ تو ایسی حالت میں لائق کہ زندگی سے
ما یوس ہوئے اور اگر ایسا ہیضہ کہ قی اور دست جاری ہو کہ ہرگز بند نہ تو چاہیے کہ زندگی
ہاتھ دھوئے مٹھلت کے نزدیک مراد شیش کی یہ جو کہ جو لوگ قدر حاجت سے زیادہ تحصیل
دنیا کے مال حلال مخزون کرتے ہیں اور وہ خزانہ خست سے کبھی نہیں کھولتے کہ فی سبیل
خرج کریں اور کبھی وہ لوگ جو حلال و حرام میں فرق نہ کر کے مال دنیا فعل حرام میں اسطرح صرف کرتے ہیں
کہ ہرگز ہاتھ دھوئے نہ کھاتے نہ پیاتے نہ پہنتے نہ پہنتے ہوتا دونوں کو چاہیے کہ لطفت زندگانی سے
ہاتھ دھوئیں اور زندگی سے مراد زندگانی دنیا سے سیرج الزوال نہیں ہے بلکہ زندگانی جاوید
روز آخرت ہے جسکو ہرگز زوال نہیں چار طبع کنایہ ہر سردی و گرمی و تری و خشکی سے
از غیاث اور طبع بالفتح سرشت مردم چہرہ پیدا کیا گیا یعنی عناصر اربعہ آب و آتش و باد و خاک
سرکش زافران و مغرور و مردم دیر آشنا از زبان خوش بفتح اول و او معدولہ
بمعنی خود خویش و خوشتن و خوب و نسا از زبان بضم خا جو مشہور ہے غلط اسی جہت سے
لفظ خوش کو ساتھ لفظ سرکش و خوش کے قافیہ کیا ہے نہ ساتھ ہش و خامش و خوش
اور لفظ خود بھی بفتح خا سے بچھو دو او معدولہ و سکون دال پر لہذا لفظ خود کو دیکھ کے ساتھ قافیہ
کیا ہے از غیاث و ہار عجم قولہ چار طبع تا قالب یعنی عناصر اربعہ با وجود مخالفت کرمانی
دشمن آگ کا لہر ہوا مخالفت خاک کی قدرت اگنی سے چند روز با خود مستغرق رہتے ہیں اگر
ایک بھی ان سب میں سے غالب ہو تو جان شیریں سے غالی قالب ہوا جرم لادھ
نافیہ ہے اور جرم بفتح تین بمعنی علاج و گزیر و چارہ پس لاجرم بعضی ناگزیر و بالضرور و لا علاج
از غیاث عارف مرد خدا شناس از نوید با صطلاح ساکنا کہ جس نے بطریق حال و شہو
مشاہدہ ذات و صفات و اسمائے الہی کیا ہو اور وہ صاحب نظر جسکو اللہ تعالیٰ اپنی ذات
و صفات و اسماء و افعال سے بنیاد سے از کشف و شکیبہ بمعنی صبر و تحمل کہندہ و آرام گیر کہندہ

منتخب و برہان کامل تمام و تمام دانش از کشف شمس مصدر اسکا نہادن بمعنی وضع کردن
 و گذاشتن و بسن و قرار دادن از برہان و بہار عجم قولہ نیک و بد یعنی بحال نیک و بد
 رنج و راحت اور بھلے و بڑے سے حاصل یہ کہ حیات چند روزہ اس سراسرے فانی میں جس طرح
 رنج سے خواہ راحت سے گذر جائیگی ایک دن سبکو مرنا ہی خشک بھمتیں سرد و نقیض گرم و دھنی
 خوش و خوشا فارسی طوبی و عربی و بعضی آسانی نقیض دشواری از برہان گوئے مردون
 کنایہ از زیادتی کردن و فائق و غالب بر آمدن از برہان قولہ خشک آہ اقول اس مصرع میں
 اگر لفظ گوئے بکاف فارسی ہو تو معنی یہ ہوئے کہ خوشا بحال اس شخص کے جو اعمال حسنہ میں
 دوسروں پر سبقت لگیا اور فائق بر آیا اور اگر لفظ گوئے بکاف تازی موافق برہان قاطع
 بعضی راہ فراخ و کشادہ یعنی شاہراہ اور بردن بمعنی یافتن ہوئے کہ نہ بہ نصیب
 اوسکے جسے شاہراہ برایت اور توفیق کی پائی اماست برگ عیشی بگوڑ خوش فرست بہ کس شمار
 ز پیش فرست بہ عمر پرست و افتاب تہوڑ اندکی ماندہ خواجہ عرق تہوڑ ہا ہی پست
 رفتہ و ربار تہوڑ ترست پر نیار و بری شمار تہوڑ ہر کہ مرزوغ خود و خود تہوڑ بہ وقت تہوڑ
 خوشہ پایہ چید بہ بند سعدے بکوش دل بشوئے رہ چہین بہت مرد باس ہر
 رک اسباب خانہ و ساحتگی و دستگاہ نواز نہوید بمعنی ساز و آواز اسباب و جمیعت و سامان
 و نہ انجام از برہان عیش گذشت گور و مجازا تربت فارسی قبر و جدت و فتوحین عربی قبو
 واجبات جمع قولہ برگ عیشی آہ یعنی سامان راحت دائمی اپنی قبر میں بھیج دے اقول مراد قبر
 اس جگہ لحد نہیں جسمین مردہ کو دفن کرتے ہیں بلکہ مراد عالم برزخ یعنی زمانہ مابین وقت مرگ و زمانہ
 قیامت ہے جسکی حد و انتہا سوائے خدا کے کسی کو معلوم نہیں چنانچہ خود جناب باری تعالیٰ فرماتا ہے
 و عندہ علم الہی لیس انسان کو لازم کہ اپنے واسطے سامان عیش عالم برزخ آمادہ دے مگر اسے قبل از
 کہ مرے باقی رہی گفتگو اسمین کہ سامان عیش عالم برزخ کیا ہے اور کسکے ہاتھ اور کسکے پاس کیجیے اور کسکے
 نزدیک سامان عیش عمل صالح ہے اور رسول حافظان اعمال یعنی کرام الکاتبین ہیں اور مرسل الیہ
 جناب باری ہے کس بالفتح بمعنی یار و رفیق و مرد شریف و بعضی سطلق آدمی از غیاث اللغات
 عقلا و انشمندون کو بھی کہتے ہیں از برہان قولہ نیار و جاننا چاہیے کہ اس مقام میں کہ

ذکر ارسال نامه اعمال پیش خداوند ذوالجلال ہی آوردن بعضی سے آتا جیسا کہ اکثر لغات میں ہی درست
 نہیں آتا قول لفظ نیار و ماخوذ آوردن سے نہ سمجھنا چاہیے بلکہ آوردنا خود ہی یاریدن سے بعضی لغات میں
 چنانچہ کتاب مؤید الفضل میں مرقوم ہے کہ آورد یعنی آوردن یا خوردن یا دیدن بعضی تو انستین سے اور فارسی میں یاریدن یا دیدن
 ساتھ ہی سے تختانی کے اکثر اور بہت تاہم چنانچہ اردو و ہندی و آریہ و سہا و اور فرہنگ یمن بھی یاریدن یعنی آوردن سے
 پس معنی اس مصرع کے یہ ہونگے کہ پس از مرگ کوئی شخص قادر نہیں کہ اعمال خیر کر سکے اور بلا لگے
 اوسکے نامہ اعمال کو خداوند تعالیٰ کے حضور میں ایجاد میں پس لازم کہ پیش از مرگ بہت اعمال
 حسنہ جمع کرے ہو سبکدین اوسکی بجا آوری میں قصور نہ کرے اور کسی وقت مرگ کو خاطر سے دور نہ کرے
 یعنی انسان کو لازم کہ سامان خاندنیا سے بے ثبات سے پر خذر ہو کہ ضروریات خانہ دیر اندازی
 فکر کرے یہاں سے اس سے بے ضرور حد رہتا ہے چنانچہ ابواب الجنان کی جلد دوم کے مقالہ دوم و
 مطلب سوم میں یہ حدیث جناب رسالت سے منقول ہے کہ القبر بنیادی کل یوم خمس کلمات
 انا بیئت الودعۃ فاحملونی اثیسا و انا بیئت الظلمۃ فاحملونی اسراجا و انا بیئت المزاب فاحملونی فراشا و انا بیئت
 فاحملونی تریقا و انا بیئت الفقر فاحملونی کسرا حاصل بعضی یہ کہ قبر پر روز آدمی غفلت کشا کرے یا کچھ کلمات
 وحشت انگیز سے بیدار کرتی ہو ایک یہ کہ میں خانہ تہذیبی ہوں اپنے ساتھ کوئی کفیر لے کر گیا ہو یا کچھ کلمات
 ہوں اپنے ساتھ چلے گیا آئینہ میں خانہ خاک ہوں اپنے ساتھ فرشتہ لاچھڑے میں خانہ مار
 اپنے ساتھ ترقی لایا ہوں یا خانہ فقر ہوں اپنے ساتھ گنج لیتا اگر ہر وقت حاجت کے کام آوے لگوں چھوٹے کہ
 یارسول اللہ مطلب نیلے قبر کا کیا ہو حضرت نے فرمایا کہ جو شخص اپنے قبر پر روز نماز پڑھے یا کچھ کلمات
 اور دعا پڑھے یا حق اور کلام اللہ کا خزانہ گھر ایام زندگی از غیثات گذشتہ ہر وقت قاری
 تلج عربی فرق در میان برف و یخ کے یہ ہو کہ برف مثل غیر سفید اور غبار کے بر سنی اور
 مثل موم گداختہ کے قطرہ قطرہ ٹپکتی ہو از غیثات اللغات آفتاب تابش و بعضی روز
 کھوڑ زبان رومی مدت رہنے آفتاب کی برج سرطان میں جسکو مندی میں سمانوں کہتے ہیں
 جو کہ اس مینے میں گرمی بہت ہوتی ہے لہذا فارسی میں مجازاً بمعنی شدت موم کہ آفتاب شعلی
 از زبان و غیثات خواجہ بعضی خداوند خانہ از ابھی ترکی میں القاب سادات کا اور غلام بھی
 یعنی خواجہ سرا کا اور ہٹا وستان میں ہیبت تیر کے خواجہ اور خواجہ سرا میں غلام بھی کہ خواجہ

از غیث اللغات مالک خانہ و بزرگ و شیخ پیر و مالدار و حاکم و صاحب جمعیت و خواجہ از زبان عالم
 غرہ بالفتح و تشدید را فریفته ہونا و بکسر اول و تشدید را فریفتگی و داخل از غیث و لطافت
 قولہ عمیرہ بر شست آہ حاصل مطلب یہ کہ ایام زندگی جیسے برف شدت گرما میں سریع الزوال
 سنا تھا اسکے دنیا داروں کو متاع قلیل دنیا سے فریفتگی اور متاع عقبی سے غفلت کمال تھی
 تمہید بر شست کنایہ فریفتہ و شغلیہ محسوس ہے اور اس شخص سے جو سنا دے خالی ہو یعنی جو صدر مجلس میں آکر نہ
 نہ پیشوا ہوا نہ زبان و مویہ و ابراہیمی بازار فارسی سوق عربی ٹاٹ ہندی لفظ بازار حاصل میں
 آ بازار تھا آیا یعنی آتش و شور با و طعام اور زار یعنی انہو بی بیاری چیز و معنی کان کثرت ہر چیز کے سلیس
 مقامات میں انوار و اقسام کے کھانے خرید و فروخت ہوتے ہیں لہذا اس کا بازار نام رکھا گیا سبب کثرت و استعمال
 الف اول و غرض ہندو گویا اور ہرورایام یعنی مطلق جاسے بیع و شرا مستعمل ہوا از غیث یعنی خوش
 از مویہ و شست بازار و از بکسر اول فارسی زبان عامہ بکسر اول و تشدید میم اور بھی تشدید میم
 عربی گویا ہندی قولہ اسی تمہید بر شست آہ صاحب خیابان و شارح فاضل کا مختار معر
 ثانی میں پرنیواری دستاویز اور اس بدیت کی شرح میں دونوں بزرگ لکھتے ہیں کہ ترسمت پرنیواری
 دستاویز ترسم کہ در بار پرنیواری چ قطع ضمیر از کلمہ و وصل آن بدیگرے در عبارت فارسی جائز نہ
 شمر چہ سیم ازین قبیل است بہت ز حیرت ناخرد گردید اکبش تاکہ با قاصر نہ آید جو ایش
 یعنی از حیرت ناخرد شش آہ گردید و بیت مصنف نیز مستشہد برین بہت چاہیے شائد مست باد
 گوہرم ہندوز از غیث است سراندریم یعنی شائد بہت باد انہم گوہرے اسی ہا و جو داکہ اس کے ہر
 چیز سے باد انہم شائد بہر را درین کتاب صرف کردم و ہنوز تجمل پس معنی بدیت چنیواری شائد اسی تمہید
 از نقد کا مل عبارت تمہید است جازم و خلاص شحکم یعنی اسی عاشق بکھوس میسر سے کہ در بازار عشق
 دستاویز سلامت نیارمی بلکہ پارہ پارہ گردد و درگون شود و این اشارت بر دلیل در سوا شست
 چہ پارہ شدن دستاویز ہندو مدہ طمانچہ و ضرب موجب دلالت و خفت باشد یعنی از دست قویا
 دیو سرت کہ آن عبارت از نفس مارہ خولی راہ معرفت باشد دلیل در سوا شوی و پرنیواری
 کسر اسب نقدیہ حسیب الطمان مارہ راہ رفتہ بچگونہ زوکی متہم گردی و از بعضی فضلاء اسی سلف منقول ہے
 کہ تمہید بر شست رفتن کنایہ از پیرایہ کردن و سفر و پیرایہ رفتن نمودن باشد بلقیع نامی سوادہ کنایہ از پیرایہ

گویند یعنی اسے بے راہ رفتہ واسے سفر بے منفعت کردہ در بازار جهان میترسم کہ دستار خود
بروز قیامت کنار نیارمی و در آغوشش نکشی بلکہ دستارت بشارت رود و از حد مد سزاے
اعمال پاره پاره گردد و این اشارت بر ذلیل و رسوا شدن در چشم خلائق بہت وقآن آرزو بجا
بر تیاوری باز ناوری تو شستہ و از لفظ بازار مراد بازار قیامت گفتہ و توجیہ آن چنان نمودہ
کہ تشبیہ شئی با سہمی کہ در مستقبل خواہد یافت مجازاً جائز بہت کہولہ تعالیٰ دانی ارا فی اعصر خبر ا
مراد از خبر در اینجا انگور بہت کہ بعد ازین خبر خواہد شد پس قول مصنف اسی شئی و بہت قیمت
در بازار یا آنکہ وجود بازار قیامت و در فتن بیزار الحال ثابت نیست بطریق تشبیہ شئی مجازاً
با سہم مستقبل اوست انہی اقول شارح فاضل اور صاحب خیابان نے بزیناوری دستار
ایسے موحودہ خواہ پیاسے فارسی کے معنی میں جو یہ تہ چہات لکھی ہیں کہ طمانیہ اور ضرب سے دستار
پارہ پاره ہوا اور بگڑ جاوے یعنی دولت و رفعت حاصل ہو یا بروز قیامت دستار بجا
کنار میں نہ لاوے بلکہ غارت ہو جاوے اور حد مد سزاے اعمال سے پارہ پارہ ہو عجیب و غریب تشبیہ
کہ یہ ذکر قیامت کے دن تو اہل محشر پر مہرہ محسوس ہو کر بحال خود مبتلا رہینگے و مان بگڑی کسان جو بگڑیگی یا
کوئی بگڑیے کرے اوڑا و بگڑا یا لوٹ لیجا بیگا اور سزاے اعمال و مان عذاب نار کا ہونہ پارہ پارہ ہونا
دستار کا اور یہ توجیہ خان ازرقی کہ تشبیہ کسی چیز کا ساتھ چیز زمان آئندہ کے مجازاً جائز ہر اگر جہت صحیح ہو لیکن
مطابق شعر سے کچھ علاقہ نہیں رکھتی تو لطف کے نزدیک تہ بہت سے مراد مفلس یعنی بازار میں ہمارا کالچ
بگڑی بچ کھاوے اور یہ شعر مشبہ بہر معنی اوسکے یہ کہ مفلس حریص بازار میں بہت جا کہ میں بڑا ہوں
ایسا نہ ہو کہ تو لا لچ سے اپنی بگڑی بچ کر کھا جاوے مشبہ اوسکا مقدر یعنی شئی شخص قلیل العمل تو بازار دنیا
زیاں نہ کرل ایسا نہ ہو کہ تو شیطاں کے پڑے پاسے بسبب حرص و غریب اپنے اعمال حسنہ کو عوض دنیا
فانی سے بچ ڈالے اور اکثر آیات و احادیث سے مستفاد ہوتا ہو کہ جبکہ اعمال حسنہ بخلت ہیں و اعمال قبیحہ
کثیر بہ سبب بخلت افعال ناشایستہ کے اعمال صالحہ اوسکے ضبط ہو کر مومنین کے حصہ میں
و سبب جہنم کے اور ممکن ہو کہ اسی دار دنیا میں بسبب سہل انکاری کے یا بخلت یا جاہل
دین کو ساتھ دنیا کے پیچیدہ چنانچہ فی زمانہ ایک بزرگ نے حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر
تو اپنے حج کا عوض دو سو روپہ قرض کے ایک شخص کے ساتھ بچ ڈالا اور ابواب الجنان

باب اول مجلس ششم فصل دوم میں یہ حکایت منقول ہے کہ ایک زاہد شریعہ پس تک عبادت کو کہ
اپنی عبادت پر اعتقاد تمام رکھتا تھا حضرت حکیم الاطلاق نے چاہا کہ شریعت لطیف سے اس شخص
مملک کو زائل کرے اتفاقاً ایک دن گذرا وہ سکا کسی بیابان بے آب میں ہوا پیاس کی شدت سے
نوبت سجان پہنچی تھی کہ ایک فرشتہ سیاہ لال بفرمان حضرت ذوالجلال لیکر طاہر ہوا زائید
پانی طلب کیا اس نے بعد قیمت کے نہ دیا پھر عاید کے حذر پر کہ میں قیمت موجود نہیں رکھتا
کہا کہ اپنی طاعات و حسنات جھکودے زاہد نے وہ سالہ عبادت دینے کا اقرار اور فرشتہ
کل عبادت ہفتاد سالہ لینے پر اصرار کیا قصہ مختصر جب عابد نے ہفتاد سالہ عبادت اپنی بیچ کر
پانی لیا اور پیاس تب فرشتہ نے کہا اے عزیز جس عبادت کی قیمت ایک قنجر آب ہی ہے اس پر
اتنا نازان ہونا محب العجب ہے ہر روع صیفہ کا اسم منقول مصدر اور سکا شروع باب فرشتہ
بعضی کاشٹہ شدہ از صراح خورد مضارع ہی خوردن کا بمعنی کھانا اور توڑنا اور ریزہ ریزہ
کرنا از بران و موید ملاقی ہونا از چراغ ہدایت و غیارت خود پر زدن سعید و خید بالکلیہ
عید گندم و جو کہ ہنوز خوشہ اوسکا سبز ہو پختگی کو نہ پہنچا ہو و بمعنی فلدہ زار از بران و صامع
بالضم کشت زار جو از موید و ابل سیسی و شرفنامہ و کشت خرمن بالکلیہ فارسی کہ سن بالضم
عزل گھلیان ہندی از موید اندر جگہ گھلیان کے آتا در جمع از منتخب خوشہ حیدر
لنایہ جو چھیکہ مانگنے سے از خیابان و شارح فاضل قوام ہے کہ ہر روع خود و آہ اقول مطالبہ
اس شعر کا یہ ہے کہ جو کسان زراعت اپنی قبل از پختگی ہی اور گدیری جسکو محاورہ ہندی میں
کہتے ہیں درری کھا و صہ گھلیان کے وقت محتاجی سے وہ دوسروں کے پاس خوشہ چینی کہنے لگتا
اس معنی ظاہری میں نہ کچھ لطیف ہے نہ اس مخدوم کو مضامین اشعار سابق و لاحق سے کچھ مناسبت
فی الواقع حسب قوائے حدیث کے اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہ عالم کو کفایت ہی اور اہل عالم کا شکاک
ما بعد بانوں بیل ہیں اور قیام و قعود قلبہ رائی عبادت ختم ہی اور رکوع و سجود دانہ افشانی زراعت
ثواب آخرت ہی اور خرمن میوہ جات جنت و حاصل عطا ہے کہ جو لوگ محنت مشاقہ عبادت
واسطے حصول دنیا یا نام آوری کے کرتے ہیں ثواب آخرت سے محروم ہو چکے چنانچہ کتاب
عدۃ الداعی کے باب چارم میں بمقام علاج ریا اور ابواب الجنان کے باب اول مجلس ششم

فصل ہفتم میں ایک حدیث نبوی منقول ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ روز قیامت اگر کسی شخص سے پہلے
تین خاص خصوصیات کو موقع حساب میں لیا جائے گی ایک حافظ کلام اللہ دوسرے مقتول کسی شہید
تیسرے وہ صاحب مال جسے محتاجوں کو دیا ہو اللہ پس خداوند تعالیٰ حافظ قرآن کو فراموش
کہ میں نے جو تجھ کو توفیق دی اور تونے قرآن حفظ کیا تو تونے کیا کیا وہ کہیگا کہ میں نے اس کو
نہا میں قرأت اور راست کو تلاوت کیا حتیٰ جل جلالہ فراموش کیا سچ ہو لیکن میرے واسطے نہیں کیا
بلکہ قصہ تیرا یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے اور قرآن پڑھتا ہے تیرا آج جو چہرہ ہے
اور اس قرأت کا وہی تیرا شرح تھی جو دنیا میں تجھ کو حاصل ہوئی پس صاحب مال سے کہیگا
کہ میں نے جو تجھ کو بہت سامان دیا تونے کیا کیا وہ کہیگا میں نے نفقہ کیا اور صدقہ دیا جناب باری تعالیٰ
کہیگا ایسا ہی ہو لیکن قصہ تیرا یہ تھا کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص بڑا سخی ہے پس تیرا جو چہرہ ہے
اور اس سخاوت کا وہی تھا جو دنیا میں تونے پایا کہ سخاوت مشہور ہوا بعد اسکے شہید سے
مطلب ہو کر فراموش کیا کہ اسی شبہ تجھ کو جہنم سے قوت و شجاعت عطا کی تونے کیا کیا وہ کہیگا
میں نے جہاد کیا اور جہاد میں تین بار کیا پھر اللہ تعالیٰ کہیگا کہ جہاد سے مطلب تیرا یہ تھا کہ لو
جہاد میں کہ تیرا شجاع ہو پس سوا سے اس طرح و شجاعت جو تجھ کو دنیا میں حاصل ہوئی تیرا جو چہرہ
کہیگا خرقہ نہیں بند و اندرز فارسی و عطا و نصیحت عربی از زبان قولہ رہ چہاں میں رہا
راست و طریق تجارت چہاں بہت قولہ سرد ہاں شہر و فارسی حل عربی جو آدمی ملو جو کو ہوئے
اقول اس مقام میں مرد کنایہ پر حست و چاکہ دلی سے چنانچہ کشف اللغات میں مردی کنایہ پر حست
و چاکہ دلی سے اور غیاث اللغات میں مرد کنایہ پر حریف و مقابل سے قولہ مرد یعنی اس
راہ راستہ پر جو طریق و عطا میں نے تجھ کو پڑا ہے اس کی چلا جا اور اس راہ مستقیم سے منحرف نہ کہ منزل

| | | |
|---|--|---|
| <p>مستحق کو پہونچے اور یہ راہ تجارت ہے جس سے اشجار و درخت ہرگز نہیں ہرگز ہرگز ہرگز مردی پر لکھوں کہ جو ہرگز نائل کسوف نازل نہ آئے کہ ہرگز ہرگز راہ راستہ پر جو طریق و عطا میں نے تجھ کو پڑا ہے اس کی چلا جا اور اس راہ مستقیم سے منحرف نہ کہ منزل</p> | <p>خواب میں گزرتا ہوں جس نکرتہ بندگی تو ہرگز نائل کشتہ آئے کشتہ ہرگز نائل مردی کوئی نہ لگایا کہ ہرگز</p> | <p>کم ہوئی جاتی ہرگز ہرگز ایک دم کا تو یہ زمان ہرگز صبر و حلاوت جو چہرہ ہے ہرگز اے چہرہ دوسروں کا شہر ہرگز یاد نہ پایا ہرگز</p> |
|---|--|---|

| | | |
|---|---|---|
| لائی دوستی نہیں حاصل یا بہت کھانے سے ہو بیضہ بند اکہ کہ تو زندگی سے ماتم کو دھو ایک اونچے سے بھی جو ہو غالب زندگی سے اوٹھائے ایں دل عیش برنج کی فکر کرے آپ اسپہ غرہ کرے سو جاہل کر اپنی کھیتی ہری جو کھا جاوے ہر وہ ناکام خیر عقبی سے | سبب عیش آدمی ہو شکم رہے زندہ کبھی نہ ساعت چند چار عنصر عدو ہیں آپس میں جان فی الفوج چڑھے دلے قالب سب کو مرنا ہر نیک ہو یا بد پھر نہ کام آئے بیٹا یا باپ لاچی تو نہ چوک جایا کر کھیت کٹنے پہ پھر وہ کیا پاو سعدی کی گوش دل سے نہ کہے | معتدل جاری ہو تو کیا ہر عمر یا کہ ہو بدست و تو کہ بہت نہو زندگی تک موافقت سے رہیں یہی باعث کہ عارف و کامل اوسکو طوبی جو نیک ہو یا بد برق کی طرح عسز ازل ہر کسین بگڑی نہ تیری جا اور جسکو ہر کام امر دنیا سے پہل اسی راہ پر کہ ہوئے نجات |
|---|---|---|

بعد از تامل مصلحت ان ویدم کہ در پیرین حضرت و امین صاحب
فرہم چہیم و دفتر از گفتہا سے پریشان شد و دیگر پریشان شد
زبان نریدہ سنجہ نشسته حکم کہ بہ از شک نہ باشد ز بانش اندر شکم
مصلحت ضلع و صلاح مصدر ہن باب نصیر و کم گیر فتح دفع و ہر پیر سے مصلح
میں ہر اسکی ضد فساد از صلاح و منتخب و غیاث نکوئی و جاے صلاح کار از مؤید و نصیر
بکسر تین و یا سے مجہول خلوت خانہ و آرامگاہ از غیاث مجازا و مجنی مطلق جاے و مقام از مؤید
و بران یا سے معروف و یا سے مجہول دونوں در ست از غیاث حضرت و امین یا نصیر جدا ہوا از ان
و فرزند سے اور گوشہ نشینی واسطے عبادت کے از کثر و غیاث مصدر باب ضرب نصیر
از صلاح صحبت یاری و ہنشین از مؤید فرہم بفتح اول و دوم و چہارم یکجا گردا بدہ و جمع شد
از مؤید و بران چہیم صیفہ امر متکلم چیدن سے بمعنی سمیٹنا کہ دامن چیدن کی عزتی تشہیر ہو و اچھا
کتاب ہر گناہ کرنے سے از غیاث و دفتر مجموعہ حساب از غیاث کتاب جامع اور اق حساب
از منتخب و فاتر جمع پریشان منقذ اوسکا پریشین و پریش بکسر تین و یا مجہول از ہر چہ
یا سے معروف از بران و انگیزی بمعنی پرگندہ یا سے معروف فصیح از غیاث تو کہ گفتہا
پریشان اقول اس جگہ مراد ہر شعر و سخن و خیالات و ابیات ہر نظم و نثر سے چہیم کہ

سبب و حکایات جانی مرغوب و حدیث صحبت و عشق ہو زبان پریدن کنایہ ہر مدعی کو
 صحبت و دلچسپی خاموشی کرنے سے ازبہان صہم بضم صاد و تشدید سیم جمع ہوا صہم کی اصم و
 صہم کی کہ فارسی بہر اہندی بکلم بضم باب و صحد و سکون کات تازی جمع ہوا بکلم و اوس عربی گنگ
 و لال فارسی کو نگاہیں نفائیس استعمال ان دونوں لفظین کا کہ جمع ہوا بکلم و اوس عربی گنگ
 مسالہ کے ہر کثرت میں یا یہ کہ فارسیاں بعض جگہ صیغہ جمع کو مقام مفرد میں استعمال کرتے ہیں
 جیسے کہ حور جمع ہوا کی از غیات و خیایان حکم بالضم مفرد و فرمان و حکم کردن پر جمع
 عام از انکہ بزبان بود یا بدست پس نوشتن بکلم و کثرت بہ تیغ تیز از احکام باشد از زبان و
 بہار جسم مصدر ہوا باب نصر صیر سے بفتح حکم کرنا در میان کسیکے قولہ تعالیٰ حکم بینم یوم القيمة
 از صراح با صلاح منطقیین مراد از اثبات کردن امر کے کہ قابل راسکوت بران صحیح باشد از غیات
 قولہ زبان پریدہ آہ یعنی جو کوئی زبان اپنی گفتگو سے این و آن سے بند کر کے گوشہ تنہائی میں
 چاہیے مثل بہرے گوئی کے نہ کسیکی بات کہنے نہ کسی سے کچھ کہے وہ بہتر ہو اوس شخص سے
 جسکی زبان اختیار میں نہ ہو یہود کے ترجمہ بعد نال کے میں نے مصلحت یہ دیکھی کہ
 زن و فرزند سے جدا ہو کر واسطے عبادت کے گوشہ تنہائی میں جا بیھوں اور اہل دنیا کی صحبت
 کہ بارہ کروں اور جو کچھ نظم و شعر لکھی ہو دھو ڈالوں پھر سخن پریشان نہ کہوں بہت خوش بیٹھے
 جو کوئی میں ہو کے صم بکلم ہوا اوس سے خوب زبان پر ہونے کا حکم پایلی از دوستان
 کہ در کجا وہ محنت انیس من بودی و در حجرہ محبت جلیس برسم بدم
 از در در آمد چند انکہ شاطلا عبت کرد و بساط مرا عبت کشت و جایش
 نگفتم و سر از آنوسے تعبد بنگار فتر سجیدہ نگہ کرد و گفت قطع
 کنونک کہ امکان گفتار نیست بکجا سے براور بلطف و خوشی
 کہ فردا چوپک اجل و برسد بکلم ضرورت زبان در کشت
 تا یعنی الوقت کجا وہ و کجا بہد کزادہ فارسی سے محل کو ہوج و عمارتی تحقیق سیم عربی
 صورت اوسکی مثل صمدون کہ دو کجا سے باندھتے ہیں پشت شتر پر ایک او دھرا دیا
 او دھرا دیمین عورتین بیٹھتی ہیں لیکن عمارتی بتشدید سیم یا تھی کچھ بیٹھ رہی باندھتے ہیں

اوس کو ہماری فیملی کہتے ہیں از نوید کشف بالضم برہان بالفتح محبت بالکسر طبع و آراستہ
 از منتخب کوشش از نوید مراد اوس سے رنج و غم انیس نو گرفتہ و پند و غنوار و مصائب
 از منتخب و کنز و صراح و لطائف و غیاث حجرہ بالضم خانہ خرد و تاریک کہ روشنی آفتاب کی
 دہان نہ پہنچے جسکو ہندی میں کوٹھری کہتے ہیں از نوید محبت بفتح میم صحیح و بالضم غلط کہو کہ
 مصدیقی ثلاثی مجرور سے بضم اول متصل نہیں ہوا از غیاث از تحقیقات میرزا محمد ابراہیم
 حب بالکسر و حب و حب بالضم و محبت بالفتح یعنی دوستی از صراح محبت و مودت و خلعت
 و داد عزلی دوستی و آشنائی و یاری فارسی ستائی ہندی از نقایس و فیہ جلیش شہین
 از منتخب از در بردن افسر یعنی زیبا و لائق و سزاوار از برہان نشا و بفتح خوشی شاد
 یا یعنی کبیر اول غلط گر کبیر اول جمع ہر شیطان کی یعنی شادمان جیسے کرام جمع کریم کی از غیاث
 باہم بازی کردن از منتخب صراح اصل اسکی لعب ہر باب جمع لیسع سے از منتخب مراغبہ خواہش
 و رغبت از غیاث قولہ سپر گر فتن کنایہ سے سوا و بھڑ اور جاگنے سے از برہان ستر را
 کنایہ سے مراقبہ سے از برہان تعبید عبادت و بندگی کرنا از غیاث بندگی میں لینا از صراح خواہش
 از منتخب گھٹن مخفف اکنون و حالی یعنی الحال و این زمان و ایندم از برہان اسکال
 محاورہ فارسی میں یعنی طاقت و قدرت اور با حطلاح اہل حکمت وہ چیز جسکا عدم و وجود و
 ضروری نہ ہو جیسے چیزیات حادثہ مثل انسان و دیگر حیوانات و شجرہ و چار و اشباع اوسکو کہتے ہیں
 کہ عدم اوسکا ضروری ہو جیسے شریک باری اور وجوب جسکا وجود ضروری ہو جیسے ذات و واجب تعالیٰ
 از غیاث لطیف بیان اسکا اوپر گذرا قولہ پیکر اہل یعنی پیام اجل از برہان مراد اوس
 وقت مرگ یا فرشتہ قابض ارواح قولہ حکم ضرورت آہ یعنی بصداف اذ جاء اہم
 الاستاء خردن ساعت و لایستاقہ مومن ناطقہ بند کیو چا و تر جسم جب میں زاویہ نشین ہوا
 تو اسوقت ایک دوست کہ کچا وہ محبت میں بہم و ہر از رہتا اور جبرہ محبت میں ہم نشین رہتا
 تھا حسب عادت قدیم ساعت سعید میں آیا کہتی ہی لگاؤ کی اور بساط رغبت کی کچا
 میں نے اوسکا جواب دیا اور مراقبہ سے سرنہ اٹھایا اوس سے آرزو ہو کہ نظر غنیہ میری طرف
 رکھا اور کما قطعہ ابھی تک ہر تجھ کو مجال سخن و نساکت ہو کہ باتیں فرماتے ہو کمال ہو چکے

بمسوقت یک اجل تو آپ ہی تراناطقہ بند ہوئے یکی از متعلقان منشی بر حسب واقع
 مطلع گردانید کہ فلان عزم کرده است و نیت جزم کہ بقیہ عمر متکلف
 نشیند و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سر خویش گم و راہ مجاہدیت پیش
 متعلق صیغہ اسم فاعل باب تعلق سے مصدر اسکا تعلق بمعنی چنگ در وزن بنف در او بنفین
 از موبد مادہ اسکا تعلق بفتحین ہر بمعنی گل چسپندہ اور محنت یا خصوصیت لازم کہ دفع نہواز متغیب
 بمعنی آویزندہ مثل خویش قبیلہ و نوکر و چاکر فاعل مشرقی و شکرستان باب نصر نیز سے
 بمعنی خون بستہ اور کرم آئے جسکو فارسی میں زلو و زلو و زلوک و زلوچہ اور بہت دی بین
 چونکہ کہتے ہیں اور محاورہ ہندی متعلق عبارت ہر ازواج و اولاد سے منشی اس میں شین ضمیر
 فاعل کی مفعول راجع بطرف متعلق فلان و فلانہ بالضم لفظ عربی ہر کنایہ ہر آدمی سے اور یہاں
 زیادتی الف و لام کے ابتدا میں کنایہ بہائم سے لیکن فارسی میں ہر جگہ بغیر الف و لام کے مستعمل چنانچہ
 کہتے ہیں فلان چیز فلان گھوڑا فلان مکان فلان مرد فلانی عورت از موبد شخص مجهول و چیز غیر معدوم
 از زبان فعل بالضم اول و سکون ثانی او اسکا مخفف کبھی ایک کو فل اور دو کو فلان اور جمع کو فلون
 کہتے ہیں از منتخب بغیر الف و لام کنایہ غیر آدمی سے از کشف بالفتح خطا ہر از غیبات بمعنی شخص
 غیر معلوم غیبات اس جگہ مراد بذات خود شیخ مرحوم عزم و ارادہ و نیت و قصد عربی آہنگ فارسی
 اور بمعنی کسیکو قسم دینا از منتخب مصدر باب ضرب یضرب سے از صراح جزم وہ عزم جس سے نہ پھر
 اور سو گندہ درست کرنا اور خاموشی ہونا از منتخب معتلک صیغہ اسم فاعل باب افتعال سے
 مصدر اعتکاف بمعنی گوش نشینی اختیار کرنا مسجد میں واسطے عبادت کے گزیند صیغہ مضارع
 گزیدن بالضم سے بمعنی پسند نمودن و اختیار کردن از غیبات اللغات سر خویش گزفتن کنایہ
 موافقت کرنے سے از غیبات قولہ سر خویش گز یعنی اگر تجھ سے ہو سکے تو مثل سعدی کے تو بھی
 متکلف ہو کر خاموش ہو مجاہدیت کسی چیز سے دور ہونا اور کسی کام سے یکسو ہونا از غیبات
 مادہ اسکا جنب ہر بمعنی پہلو و کنارہ از صراح قولہ راہ مجاہدیت پیش یعنی راہ کنارہ کشی بلکہ
 اختیار کرنا جیسے میر سے ایک علاقہ سند نے اسکو حقیقت حال پر خبردار کیا کہ سعدی
 عزم مصمم و نیت مستحکم کیا ہو کہ تا دم زندگی اعتکاف میں بیٹھے عبادت پروردگار کرے اور

خاموشی اختیار کرے اگر ہو سکے تو اوسیطح تو بھی اعتکاف کر اور اہل دنیا سے کنارہ کشی کرنے کا اعتراف کر
گفتا لغزت عظیم و صحبت قدیم کہ دم بر نیارم و قدم بر ندارم مگر انکہ سخن
گفتہ شود بعبادت مالوت و طریق معروف کہ آزر دون دوستان
جلست و کفارت یمن سہل و خلاف راہ صواب بہت و عکس را
اولو الالباب ذوالفقار علی در نیام و زبان سعدی در کام
گفتا اسمین الف زاید ہر لغزت میں بار قسمیہ ہر قولہ دم بر نیارم یعنی سخن گویم
از شارح فاضل و خیابان و شکرستان اقول اس مقام میں کہ ذکر سعدی کی خاموشی کا ہے
اور یہ شخص چاہتا ہے کہ سعدی کلام کرے اور علاقہ مند سعدی کا کہتا ہے کہ تو بھی خاموشی اختیار کر
اوسکے جواب میں یہ کہنا کہ میں بات نہ کروں گا اور پھر یہ کہنا کہ میں یہاں سے قدم نہ اڑھاؤں گا
جیتاک بعبادت مالوت کلمہ و کلام نہ عجیب و غریب تقریر متناقض ہر مؤلف کے نزدیک
دم بر نیارم کے دو معنی مناسب مقام ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ میں دم باہر نہ لاؤں گا یعنی اپنا
دم بند کروں گا جان دوں گا تاکہ یہ کلمہ سنکر وہ خاموشی کو ترک کرے چنانچہ حالت اضطراب میں ایسے
کلمات زبان پر لانا اکثر لوگوں کا معمول ہے دوسرے دم یعنی لحظہ اور بر آوردن بمعنی تقلید کردن
بھی آیا ہے چنانچہ لفظ و سبدم اور لفظ بر آوردہ کی شرح میں صاحب برہان قاطع لکھتا ہے یہ معنی جواہر میں
مخاطب کے بہت درست آتا ہے یعنی تمام عمر کی خاموشی تو ایک طرف میں ایک لحظہ بھی خاموشی میں
سعدی کی تقلید نہ کروں گا قولہ قدم بر ندارم یعنی میں یہاں سے جنبش نہ کروں گا مالوت
خوگرفته شدہ دوستی کردہ شدہ مادہ اسکا الف بکسر اول و سکون لام یا بفتحین ہر از غیاث
بالفتح باب سماع سیع سے بمعنی خوگرفتن و دوستی گرفتن کسی و بجائے از صرح معروف
شناختہ شدہ مادہ اسکا عرف و معرفت و عرفان ہر باب ضرب یضرب سے از صرح جمل
و جہالت بالفتح نادانی و نادانستن و بالکسر خطا ہر باب سماع سیع سے از صرح کفارہ بالفتح
و تشدید فایز شدہ گناہان کہ بدلے گناہ کے لازم ہے مثلاً توڑنے میں قسم کے یا کھانے میں
روزہ کے معاوضہ گناہ کا کرے اور کفارہ قسم کا ایک بندہ آزاد کرنا یا تین روزہ رکھنا یا دس مسکین
کھلا دینا خواہ کپڑے پہنا نا از غیاث و منتخب و کشف و قنادی فیروز شاہی میں سو گند از غیاث

صواب بالفتح راست و درست ضد خطا از منتخب و بمعنی رکستی و درستی از غیاث اللغات
اولو الالباب صاحبان عقلماء و خردمندان کیونکہ البعضیتین بمعنی صاحبان جمع ذوقی اور الباب جمع
الب بالضم تشدید باکی بمعنی عقل و خرد و ذوالفقار بفتح فاء نام تلوار جناب حیدر کرار غیر فرار موافق
کتب اخبار زستادہ حضرت قنار قولہ ذوالفقار علی در نیام آہ صاحب خیابان لکھنؤ
کہ حاصل کلام سخن یہ ہے کہ تیغ علی جہاد کفار میں بیان سے باہر یہی اسی طرح مناسب یہ ہے کہ زبان
سعدی ساتھ کلمات پسند و نصیحت کے متحرک رہے اقول یہ معنی تراشیدہ شارح کہ تیغ علی
مستحق ہے کہ جہاد میں بیان سے باہر یہی بعد شہادت صاحب ذوالفقار و فقہان ذوالفقار نادرست
محولت کے نزدیک راہ صواب سے مراد کتب احادیث و اخبار ہیں پس معنی ذوالفقار علی در نیام
وزبان سعدی در کام کے یہ ہونگے کہ موافق کتب اخبار بحالت جہاد کفار تیغ صاعقہ کفار جناب
حیدر کرار یعنی ذوالفقار کبھی بیان کے اندر نہ رہی اسی طرح ہر گاہ سعدی علامہ عصر و مرد فاضل ہر علوم
ظاہر و باطن میں فرد کامل ہے تو بمصدق اس بیت کے اگر بینی کہ نابینا و چاہ بہت اگر خاموش
بنشین گناہ بہت ہے اور بمصدق آئیہ وافی ہدایہ امون بالمعروف و نہایہ عن المنکر واجب ہے کہ
سعدی زبان اپنی اظہار کلمات گہر بار و عطف و تضام سے بند نہ کرے ترجمہ یہ بات سنکر اوسنے
کہا قسم ہر عزت اور بزرگواری خداوند عظیم کی اور سو گندہ صحبت و یاری قدیم کی میں سعدی
اپنی جان و دنگا تمام عمر کی خاموشی تو یکطرف سکوت میں ایک لحظہ بھی سعدی کی تقلید اور بیان سے
جنبش نہ کرونگا مگر اوس وقت کہ وہ بلبل بوستان بولے پیچھے کرے حسب عادت و طریق دوستا
کیونکہ ستانادوستوں کے دل کا جل ہو اور کفارہ خلاف قسمی کا سہل ہو اور موافق کتب اخبار
بحالت جہاد کفار تیغ صاعقہ کفار جناب حیدر کرار یعنی ذوالفقار کبھی بیان کے اندر نہ رہی اور
کہ علامہ عصر اور مرد فاضل ہر علوم ظاہر و باطن میں فرد کامل ہے موافق رائے مقلدان کے بموجب
آئیہ امون بالمعروف و نہایہ عن المنکر اور بنظر اس بیت کے بدیت اگر بینی کہ نابینا و چاہ بہت
اگر خاموش بنشین گناہ بہت ہے واجب ہے کہ زبان اپنی اظہار کلمات گہر بار و عطف و تضام سے
بند نہ کرے قطعہ زبان در دمان خردمند چسبیت و کلید و رکنج صاحب
چو در بستہ باشد چہ داند کہ ہے کہ چو ہر فرد و شش بہت یا پس پلور

قطعه اگر چه پیش خردمند خامشی ادب است به بوقت مصلحت آن به که در
 سخن کوشی به دو چیز طیره عقل است دم فرو بستن به بوقت گفتن و
 گفتن بوقت خاموشی زبان بدارین بفتح رشیدی بین بزم از بهار عجب و کشف بین
 بفتح و ضم اور صاحب السراج اللغات گفته است که مخفی صفت خطا هر بفتح بهی آریا هر بلکه ایران که
 اچو بین بفتح هر نهایت به که دونان صحیح از غیاث زبان فارسی لسان عربی حبیب هندی
 دمان فارسی نم و فوه عربی مخفی هندی غیر ترکی کلید فارسی مفتاح عربی کنجی هندی گنج ده زو
 کر زمین دین و فن کرین از بران گنج و گنجینه فارسی خزانه بلکه عربی چه بچه هندی جوهر فروش
 و جوهری ده شخص جوهر و یا قوت و لعل و زمره و غیره جواهرات بیچ پیس و مخفی پید که در
 بروزن شیشه گر یعنی عطار و ابریشم فروش از غیاث و ابراهیمی جو شخص که دارد و اجناس عطاری
 اور سونی در ایشم و مهره اور امثال او سکه خانه بنامه بیچتا پهره از بران طیره بفتح خفت و سبکی
 و بکسر ط و فتح یا رتختانی فال بد از منتخب بروزن خیره خجلت و خجالت و بخت و معنی آردگی هم و در عربی
 بعضی فال بد و بفتح اول هم و در عربی بعضی قهر و خشم از بران بفتح اول و سکون ثانی خشم و غضب و خجلت
 و عیب از کشف بمعنی غمناک بهی آریا هر از شرح خاقانی و سراج ترجمه قطعه زبان هر کلید
 در علم و فضل به خوشی بین ظاهر نویسنده هر به اگر بنده بود در تو کیونکر کفای که هر جوهری گهر بین یا شیشه
 بعد از سکه سیری طرف مخاطب هر که کینه لگا قطعه خوشی که هر به ستر گز نه عالم گو به جواب دینا پر لام
 جو شخصه پو چچه کوئی نشان بخردی بین دو چیز اسه غافل به سکوت و وقت سخن بکنا وقت خاموشی
 فی الجمله زبان از مکالمات او در کشیدن قوت نداشتن و روی از محاور
 او گردانیدن مروت نداشتن که بار موافق بود و محب صیادق به بیت
 چونک آوری با کسی در ستیزه که از وی گزیرت بود یا گزیرتی الجمله
 اس لفظ کو قدما بمعنی حاصل کلام و مجمل سخن استعمال کرتے ہیں ترجمه او سکا در جمله اور عرف
 حال بین بمعنی من وجه یعنی کسی طرح مشغول از بران حبیب القصة والغرض و قصه مختصر و قصه کوتاه
 مکالمات یا گزیر گفتگو که زانو که زبان در کشیدن یعنی خاموشی ماندن از سواد بفضلا
 قوت بضم قاف و تشرید و او استعداد و اسکان از غیاث و سراج و سراج و سراج

قوی اسکی جج ہی معنی توانائی از صراح و زلفت قو و قولہ قوت نہا شتم اکثر گلستان میں
جو بصحت مشہور ہیں اور شرح خیابان و شرح فاضل مشرقی میں قوت ہی اور مختار صاحب
شکرستان کا قوت ہی معنی جواغزی اقول ہر چند فقرہ ثانیہ میں کہ لفظ مروت ہی اوسکے مقابل میں
لفظ قوت کو صاحب شکرستان نے بہتر ٹھہرایا لیکن بعد اوسکے اگر لفظ نہا شتم ہو تا تو معنی ہرگز
حال آنکہ نہا شتم فقرہ ثانیہ میں ہر دونوں فقرات میں لفظ نہا شتم فصاحت سے باہر اور لفظ نہا شتم
ساتھ لفظ قوت محاورہ فصاحت میں شاید آیا ہو مگر فقیر کی نظر سے نہیں گذرا پس لفظ قوت بمعنی بجا
جیسا کہ مختار صاحب خیابان و شرح فاضل کا ہی مؤلف کے نزدیک مناسب محاورت مانا گیا کہ
ہم کلام ہونا از غیاث اور جواب دینا یکہ گر کا قولہ محاورت بعض نسخہ میں محادثت بھی آیا ہے
و دونوں بہتر معنی دونوں کے ایک ہیں رومی گردانیدن و رومی تافتن و روگردانیدن
کنا یہی کوئی چیز یا کوئی بات منافی طبع دیکھ یا سکر منہ پھیر لینا از برہان مروت بضمتین و تشدید
واو مفتوحہ و مروت بضمتین مروتی و مروتی یہ لفظ ناخود ہی مروت سے بمعنی مروت از غیاث و مؤید کشف
و مزیل و صراح یہ لفظ مروت بضمتین و تشدید و او صحیح و بضم اول و فتح ثانی خطا ہی از غیاث سستین
بکسرتین و نام مجہول جنگ و خصوصیت و خشم و ناسازگاری و امر باین معنی ہم سست از غیاث اللغات
سکرشی و لہجاست و کین و عناد و تعصب و قہر و ظلم و قہر ہی از برہان گریز بالضم چارہ و علاج اور گریز
بمعنی ناچار و لا علاج اور افادہ ضرورت بھی کرتا ہی بالفتح بمعنی پیشکار از برہان گریز بمعنی گریختن قولہ
چو جنگ آوری آہ یعنی جنگ و خصوصیت اوس سے کہ جسکو زور و قوت یا تیغ تقریر سے مار سکے
خواہ بیکر و حیلہ اوسکے ہاتھ سے فرار ممکن ہو اور اگر بزور و قوت یا کمر و حیلہ سے کسی طرح غلبہ ممکن نہ ہو تو
جنگ و خصوصیت خطا ہی صلیح و آسشتی روا ہی حاصل سخن محب صادق اگر کسی امر پر اصرار کرے
تو تنقضاء سے محبت یہی کہ تو اوسکی تبعیت و رضا جوئی اختیار کرے ترجمہ قصہ کوتاہ
پھر خاموشی کی محکمہ مجال نہ تھی گفتگو سے منہ پھیرنا میں نے بیرونی سمجھی کہ نہ کہ وہ میرا یا موافق تھا
اور محب صادق بدلت خصوصیت جو کرنی ہو تو اوس سے کہ جسے رکھ سکے باز یا مؤلف نے
بحکم ضرورت سخن گفتن و تضرع کنان بیرون رفتن در فصل ربیع کہ صمدیہ پرورد
آریکہ بود و آواں دولت و در سیدہ بیت پیرا میں پیرو و تھان

چون جامه عید نیک بختان قطعه اول اردی بهشت ماه جلای بلبل گزیده برینا از قضا
برنگل سرخ از تخم او قناده لالی بهیچ عرق بر عذار شاه غضبان بالقوله بحکم ضرورت حکم تخی
فرمان و ضرورت بفتح حاجت و بیچارگی از غیاث و موید پس حکم ضرورت یعنی بنا چای و مجبور
تفریح کشایش پانا و رنگی و دشواری سے باہر آنا از منتخب عزلی مین یعنی خوشحالی اور فارسی مین یعنی
سیر و تماشا از موید فارسیان یعنی سیر و تماشا اس جہت سے استعمال کرتے ہیں کہ سیر موجب
کشادگی خاطر ہے از غیاث سیر موسم بہار کہ ہندوستان مین چیت و بیسا کہ ہر اور دوسری وقت
مین بیسا کہ چیت از غیاث باران بہاری از منتخب مدت رہنے آفتاب کی برج حمل و ثور و جوزا مین یعنی
بیساکہ چیت اساترہ از موید اقلیم چارم و پنجم و ششم مین مدت رہنے آفتاب کی حمل ثور جوزا مین یعنی
بیساکہ چیت اساترہ مین اور اقلیم دوم و سوم مین برج حوت و حمل یعنی چیت بیسا کہ مین از غیاث
در لغت بہار صولت بالفتح حملہ بران از منتخب یعنی رعب و بیست سے قبل از غیاث پر و خضر
بفتح خاسے چیت و صاد و زمرہ عزلی سردی فارسی جاڑ ہندی از نفائس آرمی سیدہ قرار کرتے
و ساکن شدہ از زبان اوان بفتح وقت و ہنگام از موید و غیاث و منتخب دولت بالفتح گرد
زمانہ ساتھ نیکی و ظفر و اقبال مال کے اور جو چیز کہ دست بدست پھرے مال و ظفر کو دولت اسمی کہ
کہتے ہیں کہ ایک سے دوسرے کو پہنچتی ہے از غیاث و منتخب نقیض نکبت اور حقیر کے نزدیک دار
علائق سے اور حاصل ہونا مطالب دارین یعنی دنیا و آخرت کا اور مجرب دین کے نزدیک زلن اور زلزلہ
نکھنا اور باشتا اپنے کھانا اور سونا از زبان حصہ و نصیب و قسمت کہ گردش فکری سے حاصل ہو
از موید و رد و جو جمہ عزلی گل سرخ فارسی گلاب کا پھول ہندوئی نفائس اردی بہشت یعنی اول
و سکون را و کسور وال حملہ و یا مجہول ماہ شمسی کہ ہندی مین مطابق اوسیکے ماہ چیت ہے اور یہ کہ
اردی یعنی مانند و نظیر و شبیدہ اور بہشت سے پس یعنی ترکیبی ایسی کہ مانند بہشت جو کہ ایران توران مین
استند اور بہار کی اس مین مین ہوتی ہے کہ اندایہ مین اس نام سے موسوم ہوا اور نام ہندو موسوم بہار
شمسی کا ہر از جاگیر مین و کشیدہ می و کشفت و غیاث نام ماہ دوم سال شمسی کا ہے کہ آفتاب برج جوزا
میں آئے اور جو کہ یہ مین وسط فصل بہار کا ہے نہایت کو خواہیست نشو و نما ہوتی ہے و کل و بیجا چیت
شگفتہ ہوتے ہیں اور ہر کو خواہیست استعمال ہو تا ہے کہ اس مین کو اردی بہشت کہتے ہیں اور ہر

تمام پہلے چھ ماہ شمسی کا ہر جسکی ہندی میں بیسیا کہہ گئے ہیں اور آفتاب برج حمل میں رہتا ہے اور سال
شمسی کو سال جلالی بھی کہتے ہیں چنانچہ شرفنامہ میں مذکور ہے اور اسی جہت سے اس چھینے کو ماہ جلالی
کہتے ہیں اور شرف آفتاب کا اس چھینے میں ہر قول شیخ سعدی اول اردی ہشت ماہ جلالی است پندرہ
از مویہ الفضل بلبل لفظ عربی ہے و مرد جمع اسکی بلابل بفتح با و اول و کسر با ثانی گویندہ یعنی چھپا
کرنے والی منہا برج جمع ہے منبر کی جیسے واعظہ پھر کہ خطبہ پڑھتا ہے اور وعظہ کہتا ہے و صیفہ اسم کہ ہر
معدہ را ہکا نیز ہر بافتخ و سکون با و موحده باب ضرب بضر ب سے بمعنی جا سے بلند از غیثا است
و منتخب و صراح قضبان جمع ہے قضیب بفتح اول و کسر ثانی کی بمعنی شاخ و زخت از صراح
فوضبان بفتح اول و سکون ثانی صیفہ صفت ہے غضب بفتح تین بمعنی قہرناک و غضبناک الیہ
ترجمہ آخر کار یا رنگسار کی خاطر شکنی مجھ کو ناگوار ہوئی چار و ناچار ہر خوشی کی تو کراہتا ہوں کہین
گوشت نشینی چھوڑ دھم و لون خوشی بخوشی یا ہر نیلے وہ ایام فصل بہاری کے تھے کہ ان دنوں میں
تیزی سرما کی سست و سرد ہوئی تھی غنچہ گل کی شکفتگی کا موسم آپہنچا گلپن درختوں کی زرد
ہوئی تھی بہت ہرے پتوں کے جاتے ہر طرف پہنے درختوں پہ دوشالے سبز اور پھلے عید کو چون
نیک بختوں نے سے بہار آئی ہر غنچہ گل کی شکفتگی میں گلابی سے بہار نہال ہر چھوٹے میں ہر گلستان میں ہر
قدیمہ چشیر کا آواز تھا خوب تھی فصل بہار بلبلین کس شوق سے کرتی تھیں ان چھپے تھے و گل
کو ہر شبنم پر ہے ہر غصہ میں تیسے عرق خیر سے پر ہر شوق کے شب را بہرستان مانگی از دوش
اتفاق بہت افتاد و وضعی خوش و نرم و درختان دلکش و درہم گفتی کہ خرد مینا
بر خاکش ریختہ و عقہ شریا از تاکش آویختہ قطعہ روضہ ماہ نہر سال سال خرد
جمع طہ ناموزون ہاں پر از لالہا می گارنگ وین پر از میو نامی گوناگون بہار و دریا
درختانش گسترانید فرش تو قہارون ہر بوستان و گلستان و باغ و گلزار فارسی ہاں
و روضہ عربی اور بوستان اوس مقام کو بھی کہتے ہیں جہاں میو نامے خوش و ہون از برمان جاے
درختان گل و میو نامے اتفاق واقع ہونا کسی کام کا ہے سبب از غیثا بہت بفتح ہیم
کسر با سے موحده بمعنی شب با شش ہونا یا جگہ شب با شش ہونے کی یا خود یا راجع بافتخ ہر وزن فعال
یعنی راست گزنا یا شوق بیدار ہوتے سے کہ صاف ہے یا جگہ شب گزرا یا از غیثا و مذهب غیر آن

بیوقوفہ باب ضرب یضرب سے از صراح موضع بفتح میم و کسر ضا و بمعنی جائے نہادن چیز کے
و بمعنی مطلق جاستعل از غیاث اقول لفظ موضع بفتح ضا و صیح کیونکہ صاحب مراح اسکو باب فتح بفتح
لکھتا ہو پس بکسر ضا و صیغہ اسم ظرف کا چسپا کہ صاحب غیاث لکھتا ہو باب ضرب یضرب سے فال کیا
سکو کا تیب یا غلط صاحب غیاث کی ہو اور موضع میمن یا تو صیغی ہو خوشش بمعنی خوب اقول
لفظ خوشش بالفتح کو ساتھ واو محمولہ کے لکھنے کی وجہ ظاہر یہ ہو کہ خوشش بالفتح بغیر واو محمولہ بمعنی
ماورزن و شوہر ہو جسکو ہندی میں ساس کہتے ہیں اور یعنی تند و تیز و ڈرنا اور میخ نعل کو بھی کہتے ہیں
چنانچہ بران قالمح میں موجود شترم بالضم درار شد و مفتوح تازہ و سیراب از غیاث سدا دمان غوثی
اور نام ماد دمی کا کہ دسوان حینہ سال شمسی کا ہو جو آفتاب برج جدی میں رہتا ہو مطابق اسکے ماہ و قمر
انگریز اور ٹھوہرین تاریخ ہر ماہ شمسی کی کہ بنا بر قاعدہ کلیہ روز جشن و عید اہل فارس ہو از بران یہ لفظ عربی
فارسی میں ساساتھ واو محمولہ کے لکھتے ہیں از نوید و کشف و کشش شوق انگیز اور وہ چیز کہ جملگی
دل ہمیشہ مائل رہے از نوید در پہچم چسپیدہ خروہ بالضم بروزان مردہ ریزہ ہر چیز از بران و غیاث
میں بالکسر شیشہ شراب و آگینہ رنگین جس سے طلا و نقد پر نقاشی کریں اکثر سینہ ہوتا ہو یا لا و خروہ
اگرچہ سیرخ و سفید بھی ہوتا ہو اور مجمع الفرس میں ایک جو ہر سبز ہو از غیاث آگینہ الوان کہ مجمع کا
کام آتا ہو از بران خروہ میںنا میںنا سے شکستہ و ریزہ ریزہ مشدہ اور کنایہ شراب اعلیٰ سے بھی ہو
از بران عقد بالکشف کہ دینا اور باندھنا اور حساب کرنا اور عمدہ بیان کرنا اور منتخب ہونا اور
و عمدہ و نکاح و جمل کے مستعمل چنانچہ کہتے ہیں عقدت البیوع و النکاح و التحیل فالعقد از صراح
و بالکسر ملک و روایہ یعنی موتی کی لڑی و گلوبند جسکو ہندی میں مار کہتے ہیں و بمعنی اول فتح ثانی
جمع ہو عقدہ بالضم کی معنی گرہ از غیاث شہر یا عربی پیورین و برن فارسی چہر ستار سے اور عقدہ
سات ستار سے ہیں برج ثور میں از نوید چند ستار سے یکجا مجتمع ہیں کو ہاں نور میں اور گنا
گوہر آبدار و دندان محبوب سے بھی ہو از بران اصل ثروت میں تقدیر شروا سے کہ کہ صیغہ مذکور
افعل التفصیل کا مشتق شری سے کہ بمعنی اکثر تھا ہو جو کہ ان ستاروں میں قدر سے کہتے ہیں
نام سے اسمی ہوا از صراح اور برہندی شری بہت باہی ہیں تقدیر شریا میں بلحاظ خردی کہ اکثر
یا یہ صغیر بہت تقدیر کے ہو از غیاث قولہ عقد شریا مختار شاری فاضل و صاحب بیان شکر

عقد بالکسر ہے یعنی مارو رشتہ مروارید اقول درختان انگور ششہ مروارید یا مالہ مروارید لکھنا اگر نظر
 تشبیہ خوشہ انگور کے ہر خوشہ تشبیہ نام نہیں ہوتی بلکہ تشبیہ ناقص ہے مولف کے نزدیک اس مقام میں
 عقد بالکسر نہیں بلکہ بضم عین ففتح قاف یعنی گرہیں مناسب کیونکہ ستارہ بصورت گرہ ہوتا ہے اور درخت
 ہر چار طرف اور تلے اوپر مجتمع ہوں تو وہ ششہ خوشہ انگور سے ہوتی ہے پس اس صورت میں عقد تریا
 ش بہت خلل شہ انگور سے بخوبی ظاہر اور مشابہت مالہ مروارید کی خوشہ انگور سے چسپان نہیں
 احاطہ شبابہت سے باہر روضہ وحدیقہ بفتح غری مرغزار و سبزہ زار و باغ فارسی ریاض جمع از
 منتخب و برتان و غیاث و مویہ سلسال آب صافی و سرد و شیرین و خوش گوار از نخت و غیاث
 و وحہ درخت بزرگ از نوید سحج بالفتح آواز طائران خوش آواز مثل بلبل و قمری و غیرہ از غیاث
 موثر و ن لفظ عربی ہے بمعنی سنجیدہ اور فارسیان بھی خوش استعمال کرتے ہیں از برتان قولہ
 لالہ لای رنگارنگ اقول جاننا چاہیے کہ لالہ کے بہت اقسام ہیں کوہی و صحرائی و چمن
 و شقایق و دکن و سخت و دکن و خطائی و خودروئی و سفید و زرد و عباسی و پیکانی و مقراضی و دقری
 و آبی و دوروئی اور واقعات بابر ہی میں لکھا ہے کہ قریب پچاس قسم کے لالہ طران کا بل میں
 ملا خطہ ہوا ہے از غیاث و برتان و کشف و مویہ و مصطلحات لالہ ہر گل کو کہتے ہیں جو خود رو ہو و
 عموماً اور لالہ داخدا کہ اسکو لالہ نغان کہتے ہیں خصوصاً از برتان تر جمہ بعد چند مدت رات کو
 در میان ایک گلزار کے ساتھ ایک یار غمگسار کے اتفاق شب باشی کا پڑا ایک گلستان نمونہ روضہ
 رضوان کہ بیچ میں ایک مکان عالیشان بہت خوش قطع جسکے دیکھنے سے دل خرم و شادمان گردن
 درختان میوہ دار و گل و دریاں نہایت خوبصورت و گنجان زمین پر سبزہ اس خوبی کا اوگا کہ گویا
 ریزناے مینار ریختہ اور اسکے درختان تاک سے خوشہ مالے انگور مثل عقد تریا
 آویختہ قطعہ نہروں کا پانی سرد و راحت جان و طائر و ن کی صدا بہت موزون
 باغ میں لالہ مالے رنگارنگ و پیرون میں میو مالے گوناگون و باد نے سایہ میں درختوں
 فرش سجھوا دیہ میں بوسلین و باد اداں کہ خاطر باز آمدن پسین کے
 نشستن غالب آمد و دیدن شادمانی گل و دریاں و سنبل و ضمیر
 فراہم آوردہ و غریمیت شہر کردہ بعضے نسخہ میں ہر آہنگ رجوع کردہ

گفتم گل بوستان را چنانکه دانی بقائی و عهد گلستان را وفائی نباشد
و حکیمان گفته اند هر چه نیاید و بستی را نشاید گفتا طریق چیست گفتم برای
نزهت ناظران و فسحت حاضران کتاب گلستان توانم تصنیف کردن که باد
خزان را بر ورق او دست تطاول نباشد و گردش زمان عیش و عشرت
بطبش خریف مبدل نکند بشنوی چه کار آیدت ز گل طبعی از گلستان من
بر ورقی که گل بهمن بچرخد و شش باشت و دین گلستان همیشه خوش باشد
با دادان وقت طلوع فجر و وقت ظهر گویند این اسواسطه که معنی غذا و غذا و دهن که تحت بین آید و
بعضی این طلوع فجر او را آفتاب گویند که این اور غده و غذا و دهنی از زبان الف و
با دادان بین زائد هر جیسے بهاران او صبحگاهان بین از غیاث و خیابان با دادان و بگاه فارسی
سحر و صبح و غذا و غده و عربی تر کاهندی از نفایس خاطر و کچھ و لمین گذرے اور دل کو بھی
گویند بین کیونکہ عرف بین دل صاحب خطرے از منتخب و بهار عجم و غیاث را می عقل و فکر از غیاث
انزیشه و تدبیر و تقصص عقل از منتخب و برهان خرد و قصد او را جتنا و کچھ کننا از کشف اللغز
و امانتی اسیدین یا زاید هر جسکه دور کرنے سے معنی بین خلل پیدا نہو گلستان گشت یگان اسرار
بر یا جبر طبعیہ کا خاصہ شیر و شیرین و موید برگ گشت و سبز و شاہ سپریم که او سگو تاز کو
اور برگیاہ خوشبو دار و هر گل سواے گل سرخ از غیاث شاہ سپریم و شاہ سپریم و شاہ سپریم
و شاہ اسفرم و شاہ اسفرم که اسکو عربی میں ضمیران کہتے ہیں از زبان سنبل بروزن بلبل
ایک گھاس ہر خوشبو دار شبیہ بزلف محبوبان او سکی تین قسم ہر رومی و جلی و ہندی سنبل ہندی
عربی میں سنبل الطیب کہتے ہیں از زبان ضمیران بالفتح ایک گھاس ہر ضمیران بضم میم ایک قسم
پھول ہر از صراح کہتے ہیں ضمیران قبل از زمان کسری یعنی نوشیروان نہ تھا ایک دن باو شاہ سپریم
عدا المظہر بیٹھا تھا ایک سانپ آیا چند دنہ زیبا ہنہ سے آگل کر چلا گیا اوستی تخم کو بونہ سے ضمیران
پیدایش ہر نوشیروان ہمیشہ زکام میں مبتلا رہتا ضمیران کے سونگھنے اور کھانے سے زکام جاتا تھا
اسکا بہت ہر خصوصاً دافع رعات و بوا سپریم فنی اگر تھوڑا سا شک کہ ساتھ پیسکر بغل ہر لگا وین تو
بوسے بغل زانک ہوا ز برهان در لخت شاہ اسپریم تو کہ گل و ریحان و سنبل و ضمیران

اقول ہر چند صاحب برمان شاہ اسپرغم کے بیان میں ریجان و ضمیران کو ایک لکھتا ہے لیکن صاحب
 صراح کہ ریجان کو شاہ اسپرغم اور ضمیران کو گھاس تخم کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ ریجان اور ہر اور ضمیران
 علاوہ اسکے ظاہر کہ اگر ریجان و ضمیران دونوں ایک فاسے تو شیخ مرحوم دونوں لفظوں کو بلفظ نفسی
 ایک جگہ لکھتے لفظ سنبل کو دونوں لفظوں کے بیچ میں جا کر لکھتے عہد زمانہ دروگاہ و بیان و سوگند و ہزار
 از غیاث گلستان بضم اول و کسرتانی و شکون ثالث اور بھی بسکون ثانی و کسرت ثالث دونوں
 صحیح معنی گلشن و گلزار اسناد ہی یعنی جہان گل پھول کثرت ہوں و وفا بالفتح وعدہ بجالانا اور انتہا
 و تمام کو پونچانا دوستی و عہد و سخن کا از غیاث و منتخب مصدر باب ضرب لیضرب سے از صراح
 و لغت و فی قولہ عہدہ گلستان را وفا کے نہا شد اقول جانا چاہیے کہ گلستان
 اس قطعہ زمین کو کہتے ہیں جہان گلاب یا ہر قیام کے پھول کثرت سے ہوں تا وقت بہار یعنی
 باقی رہنے پھولوں کے گلستان ہر جب ایام خزان آوے تو ویران ہر پس مراد عہد سے ایام بہار کی
 اور مراد وفا سے دوام و پابندی ہے یعنی گلستان کے ایام بہاری کو پابندی زمین یا میدان بر وزن
 سائیدن بمعنی ہمیشہ و پیوستہ و جاوید و دام و جاوید رہنا اور نظیر میں رکھنا اور انگریزی لفظ ناما از
 بران و لیسٹنگ کی علاقہ معنوی از غیاث قولہ طریق طبیعت یعنی طریق لبستگی طبیعت
 شریعت بالضم پاکیزگی و تازگی از نمونہ طبیعت بالضم فراخی و کشادگی از غیاث و منتخب ہو
 و دار کشادگی مکان فنی و فنی بالفتح کشادہ و فراخ از صراح مصدر ہر خزان بالفتح
 رہنے آفتاب کی بیج میران و عقب و قوس میں یعنی ماہ کاتک و اکھن و قوس اور سوید میں ہر ایام
 بگریز از سوید الفضلا اقول یہی معنی اس مقام میں درست و صحیح بمعنی قدرت و توانائی
 از غیاث قطا اول دراز دستی کردن کے اور کبر کرنا اور گردن دراز کرنا وقت دیکھنے
 از منتخب مادہ اسکا اول بالضم ہی بمعنی درازی خلافت عرض اور دراز ہونا مصدر باب کرم یکرم سے
 از صراح شریعت بمعنی طبیعت اور سبکی گہرائی اور راستہ بر خاستگی نشست بر غالب آئی
 میں شریعت کو کہتا ہے کہ نظر و ریجان اور سنبل و ضمیران سے واسطہ پھر لیا اور ارادہ شہر کا کیا
 پھر یہ کہ گھاس و غوب جانا کہ نہ گل بوستان کو قرار دی ہے نہ گلستان کے ایام بہاری کو پابندی
 اور حکما کہہ گئے ہیں کہ جو چیز کہ نہ ثابت اور رفتنی ہے نہ لائق دل بستنی ہے پھر چھو پھر دل لگی کا

ملاحظہ کیا میں نے جواب دیا کہ واسطے تازگی دماغ ناظروں کے اور شگفتگی غیبیہ خاطر حاضرین کے
 کتاب گلستان تصنیف کر سکتا ہوں کہ ضرر خزان کو اس کے درجہ قدرت و ارز دستی کی نہ یعنی
 درست تعدی بربھانہ سیکے اور گردش فلکی عیش او سیکے بہار کا ساتھ طیش خزان کے گھٹانہ سیکے
 مثنوی نہ ترے کام آئے گل کا طبق ہے گلستان کا سیرہ ایک رقی پانچ چھہ دن رہے ہر
 گل کی بہار بہ تازہ دایم رہے مرا گلزار حاکم کہ میں این سخن بگفتم و امن گل سخت
 و در دامنم آویخت کہ اگریم اذ اوعد و فی فصلی و دوہما نزو اتفاق بیاض افتاد
 و حسن معاشرت و آداب محاورت و لباسی کہ مشکلمان را بکار آید و متسرلا
 را بلاغت افزاید نے البتہ از گل بوستان بقیہتی ماندہ بود کہ کتاب
 گلستان تمام شد حال معنی زمانہ موجود از غیاث کریم باب کریم سے مادہ اسکا کر
 بسکون را و کر است ہر اور کریم بقیہتی معنی جو انفرادی و مردوت و سخاوت و عزیزی و بزرگواری و نوازش
 از منتخب و غیاث پس کریم معنی جو انفرادی و خشنودہ صاحبیت از بران و عہد صیفہ ماضی ہر باب
 ضرب بضر سے معنی نوید و یالیکر لب لبیب سیکے کہ اور اذ احواف شرط کے واقع ہوا معنی مضارع ہو گیا
 یعنی نوید دیو سے و فی صیفہ ماضی ہر مصدر اسکا و فار معنی وعدہ بجا لانا یا حاضر بالفتح سفید
 ہر چیز و کاغذ سادہ یہ لکھا ہوا اور نام ایک شکل کا ہر منجملہ سولہ اشکال رمل کے از غیاث و موبد
 قولہ اتفاق بیاض افتاد صاحب خیابان و شکرستان و شایع فاضل لکھتے ہیں یعنی در بیان
 کاغذ نہ شتم اقول لفظ بیاض محاورہ میں معنی کتاب ہر چنانچہ بیاض ابراہیم شاہی عالم کلام میں
 موجود اور کتاب معنی نوشتن بھی آیا ہر از غیاث پس معنی اس فقرہ کے یہ ہونگے کہ دو فصلیں یعنی
 حکایتیں اوسی روز اتفاق لکھنے کا پڑا معاشرت با خود نازنگانی کرنا از منتخب باب ہم کہ میں
 از صراح تعاشر مثلاً او سب طور پندیدہ از غیاث باقی شرح اس لفظ کی باب چارم کی جو قصہ حکایت
 انشاء اللہ تعالیٰ لکھی جائیگی خاطر محاورت با یکدیگر کلام کرنا اور جواب دینا یکدیگر کا از غیاث اتفاق
 لباس بکسر جامہ و پوشش اور لباس عورت کا مرد اور مرد کا عورت اور لباس قہوتی شہم اور
 درشت و سطر از منتخب قال اللہ تعالیٰ میں لباس لکم و انتم لباس لہن مشکلم صیفہ ماضی ہر فاعل کا
 باب تفعل سے معنی سخن گو مادہ اسکا کلام معنی سخن با فائدہ از صراح اور علم کلام عبارت ہر اوست علم

جس میں مقدمات نقلی کو بدلائل عقلی ثابت کریں اور اس علم کے علم کو متکلمین کہتے ہیں از چار شریعت و غیاث
 مشتمل جواب دینے والا بلاغت ہے پوچھنا مرتبہ ضمتھا کو اور ایراد کلام مطابق اقتضای مقام
 بشرط فصاحت کہ جز و بلاغت ہے اور فقط فصاحت کے واسطے بلاغت شرط نہیں ہے اور مناظر الانشا
 بلاغت کی یہ تعریف ہے کہ لائق حال مخاطب اور مناسب مقام کے کلام کرنا اور خالص ہونا کلام کا
 ضعف تالیف سے اور بعضہ ثقات نے یوں تصریح کی ہے کہ کلام کی بلاغت یہ ہے کہ کلام موافق حال
 و مقام کے ہوا سطح پر کہ وقت احتمال ملال سامع کے چاہیے کہ طول مقال سے احتراز کرے اور اہم کو
 مقدم اور غیر اہم کو مؤخر کرے اور امور ملال انگیز کو ترک اور امور محبوبہ مخاطب کو اختیار کرے از غیاث
 اور فصاحت بعض تیز زبانی و خوش گوئی اور باصطلاح علم معانی خالی ہونا کلام کا الفاظ غیر مانوس و ثقیل
 و درشت و لغات مشککہ سے اور ادون الفاظ سے جو زبان زد باغیہ کے نہو اور دو حرف ایک جنس کے
 مجتمع نہون جیسے لفظ جمیع علم و لفظ صدق قول کہ لفظ جمیع کا حرف آخر اور علم کا حرف اول عین اور
 لفظ صدق کا حرف آخر اور قول کا حرف اول قاف یکجا واقع ہوا یہ خلاف فن بلاغت ہے از غیاث
 فصاحت یعنی کشادہ سخن و درست مخارج ہونا مصدر ہے باب کرم یکرم سے اور بلاغت بمعنی تیز زبانی
 مصدر اوسے باب سے از صراح لبقیہ تشبہ یا بازماندہ قال اللہ تعالیٰ لبقیہ اللہ خیر لکم یعنی جو کچھ کہ
 حق تعالیٰ نے تمھارے واسطے باقی رکھا اور حرام کیا وہ تمھارے واسطے بہتر ہے از منتخب سر حمید
 یہ بات میرے کہتے ہی گل کا دامن چھوڑ دیا سیرا دامن پکڑ لیا کہ جو نمر و اہل ہیبت جب وعدہ کرے
 تو بجا لاوے چنانچہ دو حکایتیں حسن خطاب اور آداب جواب میں کہ اہل سخن کے کام آوے اور جو
 دینے والوں کی بلاغت کو بڑھانا وے اوسے دن مجھ کو اتفاق لکھنے کا پڑا فضل گل تمام کو پہنچی غی
 جو کتاب گلستان تمام ہوئی و تمام انگہ شود بحقیقت کہ پسندیدہ آمد و ر بار گاہ
 شاہ جان پناہ سایہ کردگار بر تو لطف بروردگار و خزان کشف
 امان المود من السمار المنصور علی الاعدار عہد الدولۃ القاہرۃ سراج
 المملۃ الباہرۃ جمال الانام صفحہ الاسلام سعد بن الانابک الاعظم شہنشاہ
 العظام مالک رقاب الامم مولیٰ ملوک العرب والعجم سلطان البر والبحر
 وارث ملک سلیمان مظفر الدین ابو بکر بن سعد زانکی ادام اللہ تعالیٰ

اقبالہا وضاعت اجلاہا وجعل الی کل خیر آلسہا بکر شمرہ لطفت خداوندی مطلق فیہا
 قطعہ کر التفات خداوندیش بیاراید رنگارخانہ چینی و نقش از رنگی سستہ ہا سید
 است کہ روی ملال در نکشتہ ازین سخن کہ گلستان بخج جاسی و لنگی است بہ علی الخصوص
 کہ دیباچہ ہما یونش بہ نام سعد ابو بکر سعد بن زنگی است بہ حقیقت بافتح علم و بین
 از کشف چیزیکہ بازداشتن و نگاہداشتن آن برحق واجب بایست حقیقت الامر یصیر اللہ حق الامر
 وجوب و یقال بلغۃ حقیقتہ ہذا الامر ای یعنی شانہ کذا فی التاج از نوید پارگاہ خیمہ بادشاہان وجاسے
 رخصت و اجازت از بران جاسے بارودان بادشاہ از نوید و کشف قولہ پسندیدہ آید در بارگاہ
 اقول لفظ آید فعل مضارع ہوا و سین شمر فاعل کی راجع بطرف کتاب گلستان پس بنظر اسکے کہ جگہ ہر
 یعنی محل ورود سخن دل ہر لفظ بارگاہ کنایہ ہر خاطر سے یعنی فی الحقیقت یہ کتاب اور سوقت استہام و کمال کو
 پہنچیکے کہ بادشاہ کی خاطر میں پسند آوے پر تو روشنائی ہر چیز کی کذا فی الشرفا لیکن در اصل پر تو
 چیز کو کہتے ہیں جسکا وجود نہ ہو بلکہ بسبب وجود دوسری چیز کے ہونے چنانچہ اہل توحید کہتے ہیں کہ وجود
 عالم کا پر تو وجود باری تعالیٰ ہی نہ تہ وجود نہیں رکھتا اور روشنائی کو پر تو اسی جہت سے کہتے ہیں کہ وجود اسکا
 بسبب ایک جرم منور کے ہوا و سین یعنی فروغ و روشنی و عکس و شعاع کہ جرم نورانی سے ظاہر ہوا و سین سائر
 کہ مشہور ہر غلط ہوا و غیاث و بہار عجم لطف مہربانی و نگہبانی و ہمتا و خوب و خیر بالضم یعنی ہنسنا و ہنر
 باب فتح یعنی سے اور ذخیرہ بالفتح یعنی یعنی یعنی وہ چیز کہ رکھ چھوڑی جاوے اس واسطے کہ دوسرے وقت
 کام آوے از منتخب و غیاث ہوتا قاموس نامان کر رنگارنگت قولہ ذخیر زمان لفظ ذخیر کہ مصدر ہوا و سین
 یعنی اسم فاعل مناسب یعنی نگہبان زمان کہ ہمت غار و پناہ کہوف جمع ہوتا و صلح اماں سابق گذشت
 سما و فلک و خضر و جبرائیل آسمان کو سپرد و جبر فاریسی از نقایس سما ماخوذ ہر سمو سے یعنی بلند سی از
 غیاث قولہ المؤید من السماء یعنی مدد یافتہ شدہ از آسمان از شارح فاضل و خیابان قوت واد شدہ
 از آسمان شکرستان اقول قوت و مدد آسمانی مراد ہوتا سید یزدانی سے چنانچہ کلام اللہ کہ کتاب
 آسمانی کہتے ہیں منصور یاری دادہ شدہ از غیاث یعنی غالب عرصہ بفتح اول و ضم ثانی و سنا
 عربی بازو فارسی اور بازو یعنی قوت و استعداد از غیاث اور عرصہ نام ہر ایک بادشاہ شیراز کا جسکا
 گنبد مشہور ہوا و لغت شرح لکھی گئی علاوہ اسکے دو کہ بر وزن صدقہ بخت و طالع و بعضی قضا

اور بعض اول و سکون ثانی بر وزن مرده یعنی مالدار بی دبی نیازی اور وہ مال جو دست بدست ایک
 دوسرے سے لیوے از بران قاهرہ بمعنی غالب و جبرہ و زبردست از غیاث نام ایک شہر کا ہر
 کنارہ دریائے مصر از منتخب قولہ عضد الدولہ القاهرہ یعنی بازوے دولت غالب از شکرستان
 و خیابان و شارح فاضل اقول اگر مراد عضد سے قوت ہو تو بنظر اس کے کہ دولت قاهرہ کی قوت
 و زیادتی کا سبب خیرات و مہرات اور سخاوت ہی معنی اس جملہ کے یہ ہونگے کہ قوت دینے والا ہی
 دولت قاهرہ کا اور اگر مراد عضد سے بادشاہ شیراز صاحب گنبد ہی اور عضد الدولہ ترکیب بمعنی مینا
 مثل آصف مرتبت و سلیمان منزلت ہی تو معنی یہ ہونگے کہ دولت قاهرہ مین و وہ عضد ہی اس زمانہ کا
 یہ فقرہ مراد بابت امور دنیا کے ہی اور فقرہ ثانیہ یعنی سراج الملت الباہرۃ بابت مراد امور دینی کے
 سراج بالکسر یعنی چراغ و آفتاب از غیاث ملت بمعنی دین از منتخب گروہ از لطائف و شرح
 نصاب کیش و شریعت از صراح باہرہ بکسر روشن و ظاہر و غالب از منتخب و غیاث مصدر اسکا
 بہر ہی باب فتح یفتح سے بمعنی شکفت و غلبہ کردن چنانچہ کہتے ہیں بہر القمر و القمر باہر اذا غلب
 ضوء النجوم یعنی روشن ہوا قمر اور قمر روشن ہونے والا ہی جب غالب ہو ضیا اسکی ضیا بر نجوم پر
 از صراح قولہ سراج الملت الباہرۃ یعنی چراغ طریقہ روشن از شارح فاضل و خیابان و شکرستان
 اقول اس جگہ سراج بمعنی چراغ جیسا کہ شارحین مذکورہ نے لکھا ہے اور دست بمعنی آفتاب مناسب
 اور دست باہرہ سے مراد دین محمدی کیونکہ فی الحقیقت جس طرح روشنی آفتاب کی سبب روشنیوں
 غالب ہی اور ضیا اسکی تمام عالم پر ہی اوس طرح دین محمدی سبب ادیان پر غالب ہی جمال
 خوبی سیرت و صورت و بعض خوبصورت و خوش سیرت از منتخب انامہ و بالمد و انہم تینوں
 لفظ اسیم جمع ہی بمعنی مخلوقات جن و انس جیسے قوم و ربیط بمعنی گروہ و جماعت از
 منتخب و شرح نصاب و لطائف و غیاث قولہ جمال الانام یعنی خوبی ظاہر و باطن میں و جلیل القدر
 انس و جن میں مہتمم مصدر ہی بمعنی فخر و ناز کرنا کسی چیز پر یا وہ اسکا فخر باب نصر نصر سے
 از غیاث و صراح شہنشاہ مخفف ہی شاہنشاہ و شاہان شاہ کا بمعنی سر آمد بادشاہان اور
 وہ جسکی مدد سے دوسرے بادشاہ ہووین منقول ہی کہ اطلاق اس لفظ کا مثل لفظ خدا
 ہوا ہے جناب باری تعالیٰ کے دوسرے پر مکرین از مؤید و بران اقول یہ لفظ فارسی ہی چنانچہ

صاحب مؤید الفضل نے اسکو فصل فارسی میں لکھا ہے اور بسین مہلہ کسی کتاب لغت مثل صراح و بران قاطع و منتخب اللغات و کشف اللغات و فرہنگ ابراہیمی و ہماگیری و غیاث اللغات و مؤید الفضل میں نظر نہیں آیا۔ معلوم نہیں شیخ مرحوم نے لفظ معظم کے ساتھ بطور عربی یا اضافہ الف و لام کے کیونکر ترکیب دیا شاید کسی کتاب لغت عربی میں آیا ہو۔ رقاب بالکسر و مقبہ بفتحین و سکون بار موحده و رقبات بفتح و ثانی و ثالث جمع ہر قبہ بفتحین کی بمعنی پشت گردن یا صراح اہم بالضم جمع ہر است کی شرح اسکی اور کھنکھی مولیٰ بفتح سیم آزاو کنندہ و آزاو کردہ و ادلی یعنی سنرا و ارترو پسر عم و یاری کنندہ و دوست و ہمت و ہم عہد یعنی ہم سوگند مولوی اوس سے منسوب از صراح و منتخب باب ضرب یضرب سے ہر اور حسب محاسبہ شاذ از صراح ہم عمل و متابع و ندیم و متر از مؤید یہ لفظ مصدر بھی ہے بمعنی اسم فاعل و اسم مفعول استعمال اور ہو سکتا ہو کہ صیغہ اسم مفعول ہو اس تقدیر پر اصل میں مؤنثی تھا مفعول کے وزن پر و او اور یا ایک جگہ جمع ہوئے اور حرف ادل یعنی داوسا گرن ہر اوس و او کو ساتھ یا کے بدل کر کے دونوں یا کو با یکہ اذغام کیا اور ضحہ لام کا ساتھ کسرہ کے بدل کیا بسبب مناسبت یا کے بعد او کے یا اول کو واسطے تخفیف کے حذف کر کے کسرہ او کا ساتھ فتح کے بدل کیا یا متحرک یا قبل او کا مفتوح یا کو ساتھ الف مقصورہ کے بدل کیا مولیٰ ہوا اگر کتابت میں اوس الف کو بصورت یا لکھتے ہیں جیسے کہ اکثر نحو میں لفظ معنی میں ہی تقریر بیان کرتے ہیں اور فارسیاں بھی مولا بالف لکھتے ہیں جیسے ماجر کہ برسم خط عربی میں باجری لکھتے ہیں از غیاث اللغات سلطان والی و حجت و قدرت اور لضم لام بھی آیا۔ از منتخب مطلقہ بمعنی فیروزی یافتہ مادہ اسکا ظفر ہر لٹھالی گذشت اقبال پیش آنا اور رخ کرنا دولت کا کسی طرف اور بمعنی قبول کرنا از منتخب اہل فارس میں بمعنی دولت اور قوت طالع کل از بہار عجم مضاعفت دو چند از غیاث جلال بزرگی از منتخب حمل گردیدن و گردانیدن اور اصطلاح میں نقل کرنا کسی چیز کا کہ اوس پر دعویٰ اصل کا کرین از غیاث از منتخب و کشف و لطائف وغیرہ نال بعد ہمزہ بروزن مقال جاے رجوع و جاے بازگشت و بمعنی انجام کار استعمال یہ لفظ صیغہ اسم فاعل ہر اول بروزن قول سے بمعنی باز گردیدن از غیاث باب نصر نصر سے از صراح کرشمہ کبستون اشارت از غیاث کبسا اول و فتح ثانی و رابع بروزن فرشتہ ناز و غمزہ و اشارہ چشم و بار و از بران و مؤید مرطال الحہ بضم سیم و فتح لام بروزن مفاعلہ کسی چیز کی طرف دیکھنا

واسطے دریافت کے از منتخب اللغات و غیات اللغات الثقافات عربی کہ شمس فارسی
 کن گھریوں سے دیکھنا ہندی قولہ بیاراید مراد یہ ہے کہ بنظر اصلاح دیکھنے نگار خانہ وہ سنگا
 ہسکا بنفش گوناگون آراستہ و منقش کیا ہوا زبور الفضل و ہرمان قاطع از رنگ
 نام ہو ایک نقاش چمن کا کہ نظیر مانی کا تھا اور بعضے کہتے ہیں مانی کا نام از رنگ تھا
 اور مانی وہاں کہ لقب اوسکا ہوا از غیات اللغات امید بیان اسکا اور یہ کہ را
 روسی تا فشن و روسی کشیدن کنایہ ہے شمس لینے اور روگردان ہونے سے
 از لغات بران دل شکنی مراد ہے اور اسی اور افسردگی خاطر سے دیباچہ
 بیار مجہول دجیم فارسی صغریٰ دیبا کا اور وہ جامہ ریشمی رنگارنگ ہو کہ سلاطین کے قباچہ بھلے ہو
 بنا کر پہنتے ہیں اور وہ لباس ہوا زمرہ سبب بادشاہی سے ہو اور بسبب نسبت آرایش کے خطبہ کتاب کا
 بھی باعتبار عبارات رنگین دیباچہ کہتے ہیں اور بعضے محققین نے لکھا ہے کہ دیباچہ پیاسے معروف و جم
 عصری لفظ عربی ہے یعنی پیر و روسی و زمرہ کذا فی الکفر جو کہ خطبہ کتاب کا بمنزلہ روسے کتاب کے ہے لہذا خطبہ
 کتاب کو بھی دیباچہ کہتے ہیں اور جو کہ صاحب بران و رشیدی نے بیاسے مجہول دجیم فارسی لکھا ہے
 پس خاطر میں گذرا ہے کہ دیباچہ بیاسے معروف و جم عربی اوسکا معرب اور بعضے محققین کہتے ہیں کہ
 ماخوذ ہے دیباچہ سے کہ معرب ہے دیباہ کا بسبب زینت و رونق اور حرف ہا مختلف از میں لفظ دیباچہ
 واسطے نسبت و مشابہت کے ہ از غیات اقوال فی الحقیقت دیباچ معرب ہے دیباہ کا چنانچہ
 صراح و منتخب میں جمع دیباچ کی دیباچ و دیباچ مرقوم ہے شمس اور فی الحقیقت یہ کتاب اوسکا
 تمام و کمال کو پہنچانے کی کہ جب پسند آوے بارگاہ میں شاہ جہاں پناہ سایہ کردگار بر تو لطف پرورد
 نگہبان زمان گوشتہ اسن و اماں مؤید تائید نیران مظهر و منصور شہنشاہ حاتم دوران اقتاب بن
 علیہ و علی آکہ الرحمة و الرضوان خرمیون میں وحید العصر و الزمان فخر مسلمانان سعد بن اتاباک اعظم
 شہنشاہ مغلیہ شہت پناہ عالم سرور ملوک عرب و عجم بر و بحر کہ سلطان و لارٹ ملک سلیمان مظهر الدین
 ابو بکر بن سعد زنگی کے قائم و دائم کر لکھے اندر تعالیٰ اوں دونوں کا اقبال اور و چند کرے اوسکا جاد و جلا
 اور رجوع کرے طرف ہر خیر و خوبی کے اوسکا مال خداوندی سے ہوست و پیشہ لفظ اصلاح سے مطلقاً آزاد
 قلم اصلاح اوسکا کی جہاں سپر پڑے تو ہو جاوے نہ نگار خانہ چینی و نقش از رنگی : امید ہے کہ نہ ہو

اس سخن سے کوئی ملول نہ ہو غریب سیر گلستان بوقت دلنشلی علی الخصوص ہوا ہی جو اسکا وسیعہ چاہے
 نام سعد ابو بکر سعد بن زنگی و ذکر امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہ
 دیگر عروس فکر من از بی جمالی نسیر ہنار و ویدہ یاس از نشت پای خجالت بزد اردو
 در مرہ صاحب نظر ان متجلی نشود مگر آنکہ متجلی گرد و بزیور قبول امیر کبیر عالم عادل ہوید
 حضور فی سیر سلطنت مشیر تدبیر مملکت کہت الفقرا ملاذ العز با مری الفضل صاحب الاقطاب
 الخا را کی پارسین بین المملک ملک الخواص فخر الدولہ والدین غیاث الاسلام و المسلمین
 ہوا الملوک و المسلمین ابی بکر ابی نصر اطال اللہ عمرہ و اجل قدرہ و شرح صدرہ و ضیاء
 ابرہ کہ مدوح اکابر آفاق بہت و مجموع مکارم اخلاق بہت ہر کہ و سائیکہ عنایت اور
 کنش طاعت بہت و دشمنی و ست و عروس بالفتح زن کہ خدا اور مرد نو کہ خدا و نون
 اتے ہیں مگر عرف میں اخلاق اسکا عورت پر سفتہ عورت کہ واسطے جمع عرائس ہوا و مرد کہ واسطے
 عروس نصبت ہیں ہر از منتخب اللغات متجلی نصبت ہر فتح و کلام مشہود صیغہ اسم فاعل ہر ہر
 روشن آشکارا مصدر اسکا متجلی ہر باب بفعل بعد اور مادہ اسکا جملہ ہر باب نصر فیض ہے انصراح
 متجلی بفتح حار مہملہ و کسر لام مشہود و ہر صیغہ اوس باب سے معنی پوشیدہ و آراستہ شونہ مادہ اسکا
 مادہ ہر از صراح قبول بفتح اول مصدر ہر معنی پذیرفتن یعنی فرمان برداری کہ نایہ وزن مصدر کا شاد
 از نصبتین معنی پیشگی از منتخب و کشف بعضے یا و تا آخر ہیں زیادہ کہ کہ قبولیت کہتے ہیں غلامان و بیل
 نزل استعمال فارسی ہیں اکثر معنی مقبول آتا ہر از غیاث باب نصر نیز ہے از صراح ظہیر یاری دہندہ
 بستی کنندہ یقیناً مفرد و جمع دونوں آتا ہر از غیاث مصدر ہر و عرش و اجش عربی اور ملک و تخت فارسی
 منی ملک و پادشاہی و تخت و وسعت عیش بھی آتا ہر از منتخب استعجرہ و مسر و نصبتین و فتح جمع از
 جار بالفتح نازیدن و بکسر بسیار ناز کنندہ اک فرزند ان دامن خانہ و سپردان از منتخب کہتے ہیں و
 حرف دست راست و توانائی و قوت و منزلت از غیاث ملک الخواص ملک بفتح جمع و کسر
 مادہ قدیم میں امیر کہ کہتے تھے اور خواص جمع ہر خاص کی و خاصہ و خاصہ و کسر کہتے ہیں و کسر
 استاران ہر از و کسر ہر از و کسر صاحب واحد بھی آتا ہر اور صاحب بہا و کسر کہتے ہیں کہ بد و کسر
 بالاطالیق میں ممتاز ان ہندین از غیاث اجل صیغہ فاعلی باب افعال ہے مصدر اسکا اجلال معنی ہر

گردانیدن از صراح مکارم بالفتح جمع ہر یک مرت کی یعنی نواز شہا و بزرگوارینا از غیاب است اللفات
 ترکیبہ دوم سے کہ عروس میری فکر کی بسبب بد صورتی کے منہ نہ دکھاوئے اور چشم نامی
 پشت یا سے خیالت سے اپر نہ اٹھاوئے اور دیکھنے والوں کے زمرہ میں نہ جلوہ گر ہوئے مگر اسوقت
 کہ رونمائی میں خلعت مع زلیخا ہوئے سرکار سے امیر کبیر کے کہ عالم و عادل ہر تائب و ظفر یافتہ حضور
 ہر فرین کامل ہر شہنشاہ تخت سلطانی ہمیشہ تدبیر مملکت رانی جاے امن و امان نقر پناہ گاہ غربا
 تربیت و پرورش کنندہ فضلا و تہذبات و ابراہیل فارس کا افتخار اعظم الوزار رئیس الامرا فخر
 دولت و دین حامی اسلام فریاد رس سلیمین عہد الملوک و سلاطین ابی بکر بن ابی نصر دراز کرے اللہ
 اوسکی اور بڑھاوئے قدر اوسکی کشادہ کرے اوسکا سینہ پر معرفت اور دو چہ کرے ثوابت
 کہ مدوح بزرگان آفاق ہر اور مجموع کم و اطلاق ہر بیت اوسکی جس شخص پر عنایت ہر دوست
 اعدا گناہ طاعت ہر تہذیب ہر کی از سایر بندگان و خواشی خدمتی معین کہ اگر دراد
 آن پر خے تہا وں و نکاسل روادارند و معرض خطاب آئند و محل عتاب بگرین
 طائفہ درویشان کہ شکر نعمت بزرگان واجب ست برایشان و ذلیل
 و دعای خیر و اواسی چنین خدمت در غیبت او بی تربیت کہ در حضور این بتضع
 نزدیک و آن از تکلف و ورو باجاہت مقرون قطعہ پشت و دنامی فلک
 است شد از خرمی تا جو تو فرزند ز او مادر ایاں را حکمت محض ست اگر لطف
 جهان آفرین خاص کند بندہ مصلحت عام راہ دولت عا وید یافت ہر کہ
 کو نام زست بہ کہ عقبش فکر خیر زندہ کند نام زاپہ و صف تر اگر کند در نکند
 اہل فضل حاجت مشاطہ نیست رومی دلارام را بسایر و ہمدار ست
 بعضی درای مملہ شد و جملہ و جمع و کل عربی سبب ہندی خواشی جمع ہر حاشیہ کی یعنی مردان
 شاگرد پیشہ و خدمتکاران از منتخب و غیاب بر حسی اسیمین یا مقدار ہی خواہ زائد حبیبہ اندک ایہ
 اور بیخ بفتح اول و سکون ثانی یعنی پارہ و حصہ و اندک کے ازب یار از بران تہا وں مادہ اسکا بران
 باب نصر میسر ہے بمعنی آہستگی و سستی کرنا از صراح خوار و حقیر رکھنا از منتخب و غیاب تکاسل
 اپنے تئیں کامل و کسبت دکھانا از منتخب مادہ اسکا کسل لغتیں باب سمع لسمع سے از صراح خطاب

معرض بافتح و کسر را جاسے ظاہر کردن چیزی و جاسے پیدا شدن چیزی از غیاث و منتخب مراد است
 محل قولہ و ذکر جمیل و دعائے خیر معطوف ہے واجب بہت پر قولہ و اداسی خدین خدمت
 یہ وادو حالیہ ہے بمعنی حال آنکہ خطاب و عتاب در وزن بمعنی غضب از نمود و غیاث ملائت کرد
 و ختم گرفت و انار کردن از منتخب غصہ کرنا از زبان قولہ کہ در حضور یہ کاف نفی کاہر تصنع
 از کلف عربی ساختگی فارسی بناوٹ ہندی قولہ پشت دو نامی فلک آہ یہ بجز بجز شمن منطوی
 سو قوت ہو متعلق با علن متعلق با علن از غیاث دو تا یعنی خم تا واسطے ربط کے ہر قائم مقام کا
 یا واسطے ابتدا کے زمان کے زا و ماضی ہر زادن کا بمعنی پیدا شدن ما در ایام کنایہ ہر دنیا ہے
 ترجمہ سبجان اللہ کیا انتظام ہے ہر ایک بندگان و شاگرد و پیشگان ایک ایک خدمت پر معین ہیں
 کہ اگر اس کام کی دعا آوری میں اندک کاہلی و سستی روا رکھیں تو محل عتاب و عتاب میں آدین مگر یہ گودہ
 فقر اگر ادنیٰ واجب ہر شکر نعمت و ذکر جمیل و دعائے خیر اگر کسی خدمت پر معین نہیں بلکہ اگر نا ایستہ مات کا
 غیبت میں بہتر نہ پیش حضور کہ یہ تصنع سے نزدیک ہے اور وہ کلفت دور اور اجابت سے مقرون قطعہ
 سیدھی ہوئی پشت خم پر فلک کی وہین : تجھ سے اس پر جب دیا یا در ایام کو : قدرت حق ہر اگر لطف خدا
 سے : مصلوٰۃ خاص کا تابع کرے عام کو : جینا نکونامی کا دولت جا دید ہے : مرنے پر بھی ذکر خیر زندہ کرے
 نام کو : و صف ترا کرے یا نہ کرے اہل فضل : حاجت مشاۃ کیا روسے دلارام کو : قولہ خاص نہ
 اقول لفظ خاص سے مراد حاکم و بادشاہ ہے اور کند صیفہ مضارع او سمین ضمیر فاعل کی راجع بطرف
 خداوند تعالیٰ اور لفظ بندہ میں اضافت قائم مقام لفظ راہبر کہ علامت مفعول ہے اور اس مصرعہ کے
 آخر میں لفظ را بمعنی برا ہے یعنی خداوند تعالیٰ حاکم گرداند شخص خاص را برای مصلحت عام خلایق
 ذکر تقصیر خدمت و موجب اختیار عزت و تقصیر و تقاعدی کہ در مواظبت خدمت
 بارگاہ خداوندی میر و دنیا بر کنت کطائف حکامی ہند در فضیلت بزرگمہن
 میگفتند آخر جز این عیش زندانست کہ در سخن گفتن لیلیٰ بہت یعنی درنگ بسیار
 میکنند و ستم را بسی منظمی باید بود تا وی تقریر سخنی کند بزرگمہن بشنید و گفت
 اندیشہ کردن کہ چہ گویم بہ از پیشانی خوردن کہ چہ گفتہ بشنوی سخندان پروردہ پر
 بنید شد آنکہ گوید سخن : مرن بی تامل بقتار دم نہ گوئی کہ دیر گوئی چہ غم

بنیدیش و انگہ برآورد نفس و وزان پیش پس کن کہ گویند پیش بنطق آدمی بہتر است از دواب
 دواب توبہ گزگونی صواب بہ تقصیر و تقاعد پیش رہنا اور باز رہنا کسی کام نہ کرنے سے از کشف و کشف
 موافقت ہمیشہ ایک کام پر رہنا اور کام کوئی کام نہ کرنا از کشف و منتخب کن خدمت فرمان برداری جمع اسکی
 خدمات بکسر اول فتح دال ہمایہ بسکون چاکری کرنا اور فارسی کے استعمال میں بی توفیق و سلام و کوشش بھی کیا کر
 از خیانت و منتخب بہار جم و غیرہ مصدری و باطنی نصرت اور ضرر نصرت از صراح بارگاہ گذشت بطریق تشدید و پادشاه
 در بک گزیدہ و اہستہ از خیانت ترخیص ہمیشہ کی حاضر باشی میں بارگاہ خداوندی کی جو توجہ کو توجہ
 ہوتی ہو اور سعادت محبت سے باز رہتا ہوں بنا اور اسکی بات پر ہی کہ ایک گروہ حکماء ہند
 بزرگ چہر کی فضیلت میں گفتگو کرتے تھے آخر کوئی عیب او میں نہ جانا سوائے اسکے کہ بات کہنے میں
 بطریق الکلام ہی یعنی بہت دیر کرتا ہو اور سننے والے کو بہت منتظر رہنا چاہیے کہ وہ تقریر کسی سخن کی کر
 بزر چہر نہ سن سکے کما اندیشہ و غور کرنا کہ کیا کہوں بہتر ہی پیشانی حاصل ہونے سے کہ کیوں کہ اظہار
 سخن دانی میں جو ہی سیر کن کہ کرے خور پچھا کہ تبت سخن نہ توبہ تامل کبھی ماروم سخن نیک کہ دیر
 کیا ہی غم نہ توبہ کت کو طول دے دیر تک یا نہویہ کہ سامع کہیں سخن تک نہ ہو گویا ہی بھی خوب انسان
 جو بیہودہ بولے تو ہی مثل خر و فکیف در نظر اعیان حضرت خداوندی غرضہ کہ مجمع اہل
 و مرکز علمائے متبحر اگر درسیا قوت سخن و ایری کف شوقی کردہ باشم و بضاعت
 مر جات حضرت عزیز و دروہ و شہ در بازار جو ہریان جو سے نیز و و چارچہ پیش آقا
 بر توجہ نہ دار و ہمارہ پند در دامن کوہ الوند بہت نہایت شوقی ہر کہ گرون بد توجہ
 افزا و دشمن از ہر طرف ہر و تاز و سعیدی افتادہ بہت آزادہ ہر کس نیاید بجا افتادہ
 اول اندیش و انگہ گفتار و پاسی پیش اندہ بہت پس و وار و نخل بندم ولی نہ در بہت
 شاہد مہر ولی در کف حال و کیفیت بالفتح عربی چگونہ فارسی کیونکہ ہندی یہ اسم بہم غیر
 مبنی علی الفتح ہی واسطے پرستش احوال کے موضوع اور کبھی معنی تعجب آتا ہو قولہ تعالیٰ کیف کفر
 بالذکر صراح اعیان و اعمین و عین جمیع ہی کی اور عین سوائے معنی معروف یعنی چشم کے
 مبنی اہل شہر اہل خانہ آدمی و شخص واحد و گروہ و حاضر و باسوس و برگزیدہ و پیشوا و اکثر قوم و اہل
 پداری و مادری از منتخب و صلیح بندگان از خیانت سوائے اسکے بہت سے معنی ہیں چنانچہ صاحب

عزیز مصر کے پاس لیجا ناہی یہ فقرہ بضاعت فرجات آہ اشارہ ہی اس آیت سے جو سورہ یوسف میں ۱۳ آیات کے
 ۱۴ ارکوع میں قبل راجع کے واقع ہو چکا ہے بضاعت فرجات فادون لنا الکلیل و تصدق علينا ان اللہ بخیر من غیر
 و تصدقنا سوا فکرتب تفسیر کے مجملایہ ہے کہ بعد فوت عزیز مصر جب حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام
 بادشاہ ہونے سات برس تک خوب غلہ جمع کرتے رہے بعد اسکے ایام قحط میں ایک نرخ مناسب مقرر کر کے
 اپنے ملکوں کو بقدر حاجت دیتے اور غیر ملکوں کو ایک اونٹ سے زیادہ نہ دیتے جب حضرت کے بھائی
 خیر ہو چکی کہ مصر میں غلہ سستا بکتا ہے تو آئے اور غلہ لیکر چلے چلے وقت حضرت نے فرمایا کہ ابکی بار اپنے بھائی کو بھی
 ساتھ لیتے آئیو چنانچہ حضرت کے برادر عینی کو ساتھ لیکر گئے اوس مرتبہ سب سباب اونکے گھر کا سبب قحط کے
 بک گیا تھا لہذا واسطے خرید کر غلہ کے ضرر اٹوان اور پیسہ لیکر گئے تھے جب حضرت کی مجلس میں داخل ہوئے تو
 کہنے لگے کہ اے عزیز ہمیں اور ہمارے گھر پر سختی پڑی ہے اور ہم لائے بضاعت ناقص ہو چکے ہیں پوری
 اور خیرات کو ہمیں کہ اللہ تعالیٰ بدلا دیتا ہے خیرات کرنے والوں کو انہی پس بضاعت اور مزاجات کو ہی پیسہ اور اون
 لفظ عزیز سے بادشاہ مصر اور شیخ مرحوم کی معلوم ہوتی ہے یعنی میرا علم مثل پیسہ اور اون کے بضاعت قابل
 اور علما مثل عزیز مصر میں اور جو صاحب خیابان اور شارح فاضل نے عزیز سے وزیر مصر سمجھا ہے غلط فہمی
 اونکی ہے شہید لغت میں نے اسے محقق دانہ سے آگینہ جسکو ہندی میں پوتہ کہتے ہیں از غیث پتیل از
 منتخب و مؤید سنگ سیاہ ہے براق نرمی و سبکی میں مثل کمر از برتان آزادہ ہر وزن آمادہ
 سوسن و سرو و مردم ولی شعار اور با صطلاح محققین کہ تعلقات بشری سے خلاص ہو گیا ہو از برتان
 جو شخص کہ ہلوک کہیکانوا اور بقول صاحب بہار عجم اگر زیادتی مکی لفظ آزادہ میں سمجھت بیان حرکت ہر
 جیسے کہ جام و جامہ دونوں بمعنی پیالہ شراب خوری ہر مگر آزادہ دونوں کا اوس جگہ مستعمل ہو کہ اختیار
 رہائی کا دوسرے کے ہاتھ ہو اور آزادہ وہاں کہ اختیار رہائی کا اوس کے ہاتھ ہو از غیث اللغات
 اقتادہ بمعنی عاجز و سقط و خراب شدہ و زبون گردیدہ اور اقتادہ بمعنی گر پڑنا اور دور ہونا اور گرفتار
 خراب و دور ہونے اور قواقع کرنے سے از برتان پاسے و پاخیرہ درک و شالہ فارسی اساس و قاعدہ عربی
 نیو ہندی شغل ہند وہ شخص کہ صورت درختان و میو جات ہوم سے بنا دے اور باغبان کو بھی
 کہتے ہیں از برتان مشاہد صاحب حسن بن خوب خوشنما و حاضر و گواہ از غیث خوب صورت و معشوق
 اور فرشتہ کو بھی کہتے ہیں از مؤید ترجمہ ہر گاہ ہر چہ حکیم و عاقل گفتگو کرتے ہیں بال کرتا

توین پھر ان صحبت علما میں کیونکر حاضر ہوں کیونکہ روبرو بزرگان جناب خاوندی کے غالب رہنا نصرت اور کی کہ مجلس افکی مجمع اہل دل ہو کہ وہ خود مرکز علم سے کمال ہو اگر سخن رانی میں جرأت کر دینا تو گستاخی و بدیا کی ہو اور گویا متاع قلیل پر ہر روز عزیز سے ہر کے لیجا کر ستر صند انتفاع ہوتا کہ حضور عالی کمالی حال آنکہ جو ہری بازار میں پوت یا پیتل یا کمر سے شیشہ کے لیجاوین تو جو ہری ایک کوڑی چہ نہ لیوے اور آفتاب کے آگے چراغ بے نور اور کوہ الوند کے دامن میں مینار بلند نہایت بہت و کھائی و دیوے مشنومی دعوی سے سرکشی جو کوئی کرے پھر طرف دشمنی و سپہ ٹوٹ پڑے ہر سجدی کہ اگر اٹھ کر آزادہ ہوں آوے بنگا افتادہ ہوجے پہلے پیچھے کر گفتار پڑے جا پہلے سہرا و شاد و یار و باغیا ہوں و سہلے زیستان میں ہوں میں شاہد کہ نہ کھان میں ہن لہان را گفتہ حکمت از کہ آموختی گفت از نابینا یاں کہ تا حاسے نہ بیند یا سے نہ نہند قدم خروج قبل الولوج ع مرویت باز ماسے و آنکہ زن کن قطعہ کر چہ شاطر بود خروس چنگ بچہ نہ پیش باز روین چنگ بگر بشیرت در گرفتن موش بلیک موش بہت و در چہ یلنگ ہا با اعتماد و سعت اخلاق بزرگان کہ چشم از عوائب زیر و ستان نہ دور افشا سے جو اسم کتران نکوشند فکر چہ بطریق اختصار از نو اور و اشار و چکا یا و اشعار و سیر تلک ماضی درین کتاب درج کردیم و برخی از عمر گزشتہ بہ شرح موجب تصنیف کتاب گلستان این بود و باندہ التوفیق قطعہ باندہ سالہا میں نظم ترتیب پڑنا ہر ذرہ خاک افتادہ جاسے ہر غرض نقشہ ست کہ با از ماندنی کہ ہستی راستی ہمہ بقا سے لنگر صا جہلے روزی ہر جہت کہند در کار و در نشا و ہا سے آغا معان نظر و ترتیب کتاب و تہذیب ابواب ایجاز و سخن دران دید تا مر این روضہ رعنا و حدیقہ علیہ الجون و بہشت بہشت باب اتفاق افتاد ازین مختصر آمد تا بہمالت نہ استجاہ قو کہ تا ہا سیر نہ بیند ماسے نہ نہتہ اقول دیدن بمعنی معروف یعنی دیکھنا اس جگہ درست نہیں آتا کیونکہ اندھے بینائی سے متعذر و رہیں مولفہ کے نزدیک بنظر اس کے کہ دیدن بمعنی واقف ہونا اور عاقبت اندیشی کرنا بھی آیا ہر چہ ناچہ پرمان قاطع ہیں

بہت سے کہ بیان میں لکھتا ہوں معنی اس فقرہ کے یہ ہونگے کہ اندھے جب تک لکڑی سے جگہ کو ٹٹول
 نہ لیں گے پاؤں نہ بڑھاویں خروج مصدر ہے باب نصر بصر سے بمعنی بیرون شدن و خروج
 مصدر ہے باب ضرب بصر سے بمعنی در آمدن از صرح شاطر حسیت و چالاک لہذا اطلاق اسکا
 پسک و جلودار یہ بھی کہتے ہیں از برہان بقول مولانا یوسف بن مانع شارح لخصاب ہونا شاطر کا ہونا
 دلاور و شوخ و دب باک و در دگرہ و در امثال فلک اس مناسبت سے ہے کہ شاطر ماخوذ ہے شطر سے
 کہ بمعنی دور کردن ہے پس جو کوئی حیلہ کرتا ہے کہ دور از ذہن و عقل ہر دم ہوئے اسکو شاطر کہیں گے
 اور فرقہ سپاہیان چالاک کہ بلباس خاص اپنے پیش سواری سلاطین و امراء و دربارین از غیث اللغات
 ہمیش نقیض پس روئین جو چیز کہ روئے سے بنایا ہوا اور روئے ہوا و مچھول بھلہ فلزات کے ہر
 کہ تابنا خواہ را نگا گداختہ ہے از برہان دونوں کو ملا کر گداختہ کرتے ہیں از کشف اقول فی الحقیقت
 روئین سیا و لون جمع سات چیزیں ہیں کہ باہم گداختہ کر کے ایک کرتے ہیں جسکو ہندی میں از رنگ
 اور فارسی میں ہفت جو شبن بھی کہتے ہیں اور وہ تابنا را نگا لون یا پیتل حسرت چاندی سونا ہر قولہ
 جو چیز ہمیش یا زرو و زمین جنگ ہے یعنی ہمیش بازی کہ از روی ساختہ باشند جب دست و بازو
 و انبار شجاعت نماید یعنی از دھاتی باز کے آگے مرغ کیا دست و پا مارے اور انبار شجاعت کرے
 از شارح فاضل و خیال اپنے شکرستان اقول مراد لفظ ہمیش سے سینہ ہے اور روئین جنگ تعریف ہے
 نیشکی جس طرح افرا سیاب کو روئین زن کہتے ہیں حال فی الواقع جسم اسکا از دھاتی کا تھا پس معنی
 سینہ ہے کہ یہ ہونگے کہ مرغ لڑائی کا اگر چہ مرغ مقابل کے سینہ میں اچھل کر لڑتین مارتا ہے لیکن باز کے سینہ پر
 لڑت مارتین سکتا ہے بلکہ اسکی صورت دیکھ کر مارے خوف کے دیکتا ہے اور یہ معنوں بطریق تمثیل کے کہ
 یعنی میں قلیل البصاعت علماء کے کہ ام کے آگے تقریر علمی میں وہ نہیں مار سکتا ہوں مصاف و فتنہ
 و تشدد یہ نا جمع ہے مصدع تشدد یا کی بمعنی ایستادن گاہ در جنگ از تشعب اسم ظرف ہے بمعنی جگہ
 مصدع مارنے کی اگرچہ معنی لفظ مصاف کے جالے صف زدن ہے لیکن مجازاً بمعنی جنگ و مقام جنگ
 سے متعلق اور یہ ہمیش خطا ہے اور لفظ عربی جسکا آخر مشدد ہوا ہل فارسی تخفیف پڑھتے ہیں جیسے قد
 پس فار مصاف کو فارسی میں تخفیف پڑھنا درست ہے از غیث و حل اللغات و مدار مادہ اسکا مصف
 بالفتح ہے بمعنی کہڑا کرنا باب نصر بصر سے چنانچہ کہتے ہیں مصففت القوم فاصطفاہی اقسام فی الحرب از شارح

پلنگ گذشت آنگار گذشت سپر کبیر اول و فتح ثانی جمع ہر سیرت کی بہنی عادات و فضائل
و علم تواریخ و بیان احوال گذشتگان از غیاث قولہ اقدارہ جائے اکثر نسخوں میں آفتہ بجائے ہو
اور نظر بلفظ بہانہ کہ مصرع اول میں ہے مولفہ کے نزدیک آفتہ بجائے مناسب تر ہے لفظ الہامی حکیم
لوگوں نے پوچھا حکمت کس سے سیکھی جواب دیا کہ اندھوں سے کیونکہ جب تک لکڑی سے نشیب
فراز دریافت نہیں پاؤں آگے نہ دھریں رخ کر مردی کا امتحان شب شادی کر سہجہ سے خراج کو
قبل آمل کے یعنی موافق آمد کے خراج کر قطعہ چست ہو کر چہ مرغ لڑنے میں ببار کے صمیمہ پڑ مارے
چنگ چب پر گر چہ شیر ہو بتی بوف سے موش ہو جو دیکھے پلنگ لیکن با اعتماد و حسرت
اخلاق بزرگوں کے کہ زبردستوں کے عیبوں سے آنکھ چھپاویں اور خردوں کی خطاؤں کے
اظہار کی کوشش نہ کریں چند کلمہ بطریق اختصار نوادر و احادیث و اخبار و حکایات و اشعار
تھیں لطیف روزگار سے اس کتاب میں ج کے اور اندک کے عمر گر انما یہ سے اس میں صرف کیا
گلستان کی فضیلت کا سبب یہ تھا جو لکھا گیا حسبِ خواہش تفسیر فی سیری متناسیہ موافقت کی
قولہ رہے یہ نظم کیا اس کا سال : ہمارے خاک ہو جاوے پریشان بقافی الجملہ سر نقش سخن کو
سوا اسکے نہیں کہتی کا سال : ان غرض یہ ہوئے اگر دن اہل دل سے دوائے شیر کا عاصی ہے
احسان ترتیب کتاب اور اس کی ابواب میں جو در تک نگاہ فکر و ڈرائی تو خلاصہ سخن کی
نظر آئی لہذا اس روداد رعنا و حدیقہ علیا کو مانڈا شہر ہشت کے آٹھ باب بہ اتفاق لکھنے کا پڑا
تاکہ اس مختصر سے دیکھنے والوں کو ہلال نور پہلا باب بادشاہ کی سیرت میں دو باب
درویشوں کے اخلاق میں تیسرا باب شاعت کی فضیلت میں چوتھا باب خواہشوں
نوائد میں یا چوران باب عشق و جوانی میں چھٹا باب ضعف پیری میں ساتواں
باب تاثیر تربیت میں آٹھواں باب آداب صحبت و نصیحت و پند میں نہواں
دران تک کہ مارا وقت خوش بود نہ ہجرت شش عدد و سچاہ و شمش بود ہوا و سچہ پڑا
گفتیم جو حالت با خدا کریم و رفیعہ ترجمہ مراد جب کہ خوش تھا مثل گلشن سب جی تھا
چہ سوا و چھین نصیحت چھکر کرنی تھی سرگردی خدا کو سرب کر رہ عدم ملی پو تارخ و فوات شیخ سعدی
ہمای روح پاک شیخ سعدی قصص کشت قاصد چہ پیم نہ نوست اور گشت رضا مالک از ان پانچواں

باب اول در سیرت بادشاہ

پہلا باب بادشاہوں کی سیرت میں سیرت بالکسر عادت و طریقت و ہمت از منتخب اللغات
خواصیت و صفات معنوی از مؤلف انفسہ لا فارسیان بمعنی عرض و ناموس
الائے ہیں از معطلات و غریب اللغات اس باب میں انچاس حکایتیں ہیں

اسلمی حکایت

بادشاہی را شنیدیم کہ یکشنبہ اشتری اشارت کرد بچارہ دران حالت نومیدی ہزانی کہ
وہاں ملک راوشنام داود گرفت و سقوط گفتن کہ گفتہ اند ہر کہ دست
از چنان بشوید ہر حد در دل دارد و بگوید شمسہ و ابلیس انسان طالع کشتہ
کہ سنور مغلوب بصول علی الکلب بہ بیت وقت ضرورت چو شاند گریز
دست بگیرد و سیرت شیرت بادشاہ بیاسہ فارسی مرکب ہر یاد بمعنی پاسن پاسبان
و نگہبان و پاسدین و دارنگی تخت داودنگ اور شاہ سے بمعنی اصل و خداوند و داماد و خود
چیز کہ سیرت اور صورت میں اپنے امثال و اقربان سے مترو و بزرگتر ہو اس تہذیب پر بمعنی لفظ بادشاہ
چار و چہ سے باہر نہیں ایک پاسبان بزرگ کیونکہ سلاطین پاسبان ثلاثی ہیں دوسرے
بمعنی داماد اس جہت سے کہ ملک کو عروس سے تشبیہ دی ہے پس خداوند ملک کو اس نام سے
کہنا اس سبب سے کہ شاہی تہذیب سے بادشاہ بدست سار مرد و دم کے اصل و خداوند ہر اور
پاسدہ کی و داودنگ کہ نسبت بوالا و سیک کے نسب چوتھے بمعنی خداوند تخت داودنگ یہ بمعنی بدست
اور معالی کے اولی اور جعفر ہر آخر بھی جائز و درست از بران بادشاہ بیاسہ سے موحده غلط اور
ہندوستان میں جو بارہری مشہور ہے اس کے لفظ پاوکے ہر اور پاوکے اصل میں پانچھا
نہا کو سائنس وال کے بدلہ لکھا گیا از غریب اللغات کشن و گردن زدن فارسی قتل و سفاک ہری
جان سے لانا ہندی اسیر و اسور و مجوس عربی گرفتار و ہندی و قیدی و بروہ فارسی ماؤ
اسکا اسرو یعنی بستن بالان ہر وال جمع اسکی اشتری و اساری اقول فی الحقیقت اسیر اسکو
کہتے ہیں جو لشکر مخالف یا رعیت مخالف سے گرفتار ہوا ہو جو کہ اسیر شدت و سختی بہت ہوتی ہے
اس نام سے اسکو سہمی کیا چنانچہ صاحب صراح لکھتا ہے نومیدی تخفیف ہونا ایسی کہ

جسکو عربی میں یاس و قنوط کہتے ہیں ازمنتخب قولہ بزبان کہ داشت یعنی اپنے ملک کی
 زبان میں اقول اس لفظ سے بھی ظاہر ہو کہ اسپرگز قنوطا شدہ فوج خیم کو کہتے ہیں و شناس
 بالضم اصل میں دشت نام تھا و دشت بمعنی بدو و زشت اور نام عبارت ہوا القاب و خطبہ
 از غیاث و شناسام و او و فتح وال اور آخر میں او فارسی سبب ششم و ششم و ششمین عربی گالی ہندی
 از تفایس اللغات گرفت صیغہ ماضی گرفت سے اور گرفتن سواسہ معنی مشہور کہ بمعنی کا
 اور بند کرنا اور اگر اٹھنا اور فرض کرنا جیسے گرفتن شاخ و ناخن بمعنی کاٹنا شاخ و ناخن کا و در را
 گرفتیم یعنی در کو بند کیا و دندان گرفتن بمعنی دانست اگر اٹھنا اور اصطلاح میں بمعنی شروع کرنا از
 غیاث بدو قنوط لغتین کا زشت و فضیحت اور جس چیز میں خیر نہ ہو ازمنتخب غلط و خطا اور مجازاً
 بمعنی بد کرنا از غیاث و خیابان اقول معنی اخیر ازمنتخب یعنی سچہ و رو غیر نباشد اس کے مناسبت سے
 بدو کا کنا و مستثنیٰ کنایہ ہو نا امید ہونے سے از زبان اذاعری ہر گاہ و وقتی و
 زمانے و ساسات فارسی جس وقت ہندی پنچس صیغہ ماضی باب حسب تکسب سے
 شان باب جمع یجمع سے اکثر مصدر اسکا یاں بمعنی نا امید ہوا اور اس قاعدہ سے کہ بعد از حرف تکرار
 واقع ہوا ہندی مضارع ہو گیا یعنی نا امید ہو طال صیغہ ماضی کا باب کرم کرم سے طول بالضم اسکا
 مصدر یعنی درازی و دراز شدن واحد مشکلم اسکا طلت بالضم آتا ہوا اصل اسکی طوالت تھی جس
 و او پر دشار تھا سا قنوط ہوا بعد از اس کے و او اجتماع سا کنین سے کہ گسا طلت ہوا اور طال بسبب اس کے کہ
 محل جزا میں واقع ہوا یعنی اس کے بھی بقاعدہ مذکور الصمد کہ جائینگے یعنی دراز ہو و سے از حراج
 انسان عربی زبان فارسی پیچہ ہندی رسند و ہوا سنسکرت زبان گشتا و بان کا لڑکا
 کنایہ ہر گالیان دینے سے از زبان سستور بالکسر و فتح نون شد و پہرہ بکسہ اور ارشد و علی
 میل بزبان ماوراء النہر و او شک و کد از زبان و تا از انفا لیس فارسی بی ہندی معہول صیغہ
 مضارع باب فخر شہر سے مصدر اسکا اصول بالفتح بمعنی زیادتی کروں چہرین چہر کر دین صمد اسکا ساتھ لفظ علی
 آتا ہوا اس کے کل و شہر عربی سنگ اس سے اسباب فارسی آتا ہندی از تفایس گریز صیغہ امر کا کہ چیتن اس کے
 بمعنی حاصل بالمصدر یعنی گریز کرنا کہ معادہ فارسی چیتن اگر بعد مضارع کے واقع ہو تو بمعنی حال بالمصدر ہوتا ہے
 کم گری تیز اور اگر یہ اسم کے واقع ہو تو بمعنی قابلیت کے پیدا کرتا ہو جیسے دانگیر و دستگیر از خیابان

قولہ وقت ضرورت چو نماز گزشتہ اقول یہ سب سب مطلق ہوتے ہیں ہر روز ہر وقت ہر وقت
 متعلق فاعلان یعنی وقت ضرورت گزشتہ اگر نماز سب سب فارسی پیدلا ہستی
 مضرب عربی حاصل مطلب اس شعر کا یہ کہ اگر کوئی شخص تنہا دشمن شمشیر بکھن سے مقابلہ کر سکے
 اور واسطے حفظ جان کے ضرورت سمجھا لے گی ہو مگر ہاگ نہ سکتا ہو تو ایسے وقت میں مجبور ہو کر
 پیدلا تلوار کا پکڑ لے گا اور ہاتھ کٹ جائیگا خوف نہ کرے گا شمشیر سناہر میں نے کہ کسی بادشاہ
 واسطے گردن مارنے ایک اسیر کے جو فوج مخالف سے گرفتار ہو کر آیا تھا اشارہ کیا وہ بیچارہ مصیبت
 مارا کچھ پس تو چل نہ سکا اوس حالت مایوسی جان میں اپنے ملک کی زبان میں بادشاہ کو گالیوں سے
 و دشمنی کہنے بد دعائیں کرنے لگا واقعی جو کوئی نا امید ہو جان سے جو کچھ اوس کے دل میں آوے سکے
 زبان سے شہر یاس کی حالت میں انسان منہ نہیں لیتا سبھال پتی عاجز ہو تو لیوے کہنے کی
 آنکھیں نکال پیت گزشتہ کیونکہ وقت گزشتہ ہاتھ سے لے تمام سر تیغ تیرہ ملک رسید
 چسپ گویہ کی از و زرا می نیک محضر گفت ای خداوند میگوید والکاطمین العیظ
 والکافین عن الناس والندیحب المحسنین ملک راجحت آمد و از سر خوان
 و گردنشت و زرا جمع وزیر کی عربی دستور فارسی اور وزیر صیغہ صفت شہر باضی پیر
 ایسے ہی ہے صدر اسکا وزیر بالکسر یعنی بوجھ اٹھانا قولہ تعالی لا تزد دارة و زرا خری ای گزشتہ
 میل آخری یعنی نہیں اٹھاتا ہر کوئی اٹھانے والا بوجھ دوسریکا از صراح وہ شخص بوجھ اٹھائے کسیکا شکر کیا ہو
 جسکی راہی پرا خدا کیا جائے اور امورات میں اوس سے التجا کریں از موند الفضلا و تاج اللغات جو کہ در
 بار سلطنت و ریاست کے اٹھانے میں بادشاہ سے مقصود اور اسکا شکر کیا ہوتا ہو لہذا اس لقب سے
 لقب ہوا از غیاث اللغات محضر جابی حاضر آدن از موند کشف فائب کو یہ نیکی یاد کرنا از منتخب
 صراح نیکی محضر یعنی خوش بطن قولہ والکاطمین آہ عبارات ماسبق اس آیت کی یہ ہے و
 الی مغفرة من ربکم وجہ عرضہا السموات والارض احدث للمتقین الذین یتفقون فی السر والظہر
 والکاطمین العیظ الخ پس کاطمین معطوف ہے متقین پر اور یہ آیت سیارہ چارم سورہ آل عمران کے
 رکوع ۱۴ میں واقع ہے معنی اسکے یہ ہیں کہ دوڑ و تم بخشش پر اپنے رب یعنی بوسیلة ایمان و اعمال صالحہ
 اپنے تئیں شایستہ آمرزش الہی اور ہستی کر اور دوڑ و طرف جو کہ جسکی وسعت مثل وسیع زمین آسمان کی

اور جنت پر جسکا پھیلادہو آسمان وزمین کہ ظہار ہوئی ہو واسطے پرہیزگاروں کے جو لوگ خرچ کیے جاتے ہوں
 خوشی میں اور تکلیف میں اور وبالیت میں غصہ کو اور معاف کرتے ہیں تقصیر آدمیوں کی دوسے نیکو کار اور
 محبوب پروردگار ہیں اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہو نیکی کرنے والوں کو ترچہ جس ایک وزیر نیکانے بیٹھے
 عرض کی کہ خداوند یہ کتاب کہ جو لوگ کھاتے ہیں غصہ کو اور معاف کرتے ہیں تصور آدمیوں کے دوسے نیکو کار
 اور محبوب پروردگار ہیں اور اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہو احسان کرنے والوں کو یہ کلمہ سنکر بادشاہ کو
 اور سپر رحم آیا اس کے قتل سے درگزا وزیر دیگر کہ درخشاہ او بود گفت اینا می جنبین ملا
 نشانید در حضرت بادشاہان خبر برستی سخن گفتن این ملک را دشنام داد و
 ناسزا گفت ملک روی ازین سخن دریم کشید و گفت مرا آن دروغ کہ وی گفت
 پسندیدہ تر آمد ازین راست کہ تو گفتی کہ آزار وی در مصلحتی بود و این را بہت
 برخشید و جنایتی و خرد مندان گفت اند و دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز
 شعر کہ شاہ آن کند کہ او گوید چیت باشد کہ جز نکو کوید لطیفہ بر طاقی ایوان چید و
 نوشتہ بود مثنوی جان ای برادر نشانید بکس دل اندر جهان آفرین بند و
 مکن تکیہ بر ملک دنیا و نیست کہ بسیار کس چو تو پرورد و کشت چہ
 آہنگ رفتن کند جان پاک چہ بر تخت مردن چہ بر رختن خاک ضد باہر
 بتشدید دل مانند مخالف جمع و مفرد و نون آیا ہر از منتخب ضد و جمع ضد بہی یعنی ضد تار
 کہ بھی معنی جمع مستعمل قال اللہ تعالیٰ و یکونون حلیم ضد اور کہتے ہیں لا ضد لا ضد لا ضد اور
 بالفتح معنی سیر کرنا باب الفرض سے از صلاہ اینا می جنبین اس جگہ کنایہ ہر ملازمان در گاہ سلطانی
 کہ سبب با یکدیگر یکیم جنبین جیسے اینا سے النعم جان کنایہ ہر آدمیوں اور پر یوں سے اور اینا سے
 و اینا سے روزگار کنایہ ہر اہل عالم سے اور اینا سے سبیل کنایہ ہر مسافروں سے از برہان راستی
 یعنی امر واقعی از برہان روی دریم کشیدن کنایہ ہر ناخوش ہونے اور سچہ پھر کہنے سے رو
 یعنی رخسار و ریاضاتگی و امید و محض و تجسس کرنا اور پیدا کرنا اور سبب و باعث و جہت
 و سوی و سبب وقوع نفاق از برہان و نمود اس جگہ بھی سبب و باعث مناسب چیت
 و جہت مہد رہی باب کرم یکیم سے معنی پلید ضد طیب از صراحت کی کی برائی کننا اور ناخوش ہونا

از منتخب اللغات جنایت بالکسر گناه گزنا از منتخب اللغات و موبد الفضلا و صبر سراج
 و کشف اللغات در وضع و کاست و پیمان بفتح ما و سکون یا و تحتانی و فتح
 تا و فوقانی از برهان قاطع فارسی افک و پیمان و فریه و کذب عربی جهو و هندی
 فتنه بالکسر یعنی شور و غوغا و آشوب از برهان قاطع سختی و بلا از موبد الفضلا مصدر
 نصر یعنی جمع اسکی فتن بکسر اول و فتح ثانی از صراح یعنی دیوانگی از منتخب اللغات
 فتنه و فساد و نزاع و محاصرت عربی آشوب و شور و غوغا و خرخشه و سرخاش
 فارسی جهو و هندی از تفائیس اللغات غلاب از غیاث اللغات حیرت و گمراهی کفر و ردی
 او و مختلف و نامردم کا پس را مودن بین از منتخب اللغات قوله در وضع آه اقول بهر چند
 جهو و هندی نام مطلق هر یک از یک کتاب بین مین و مینا و یکبار که واسطه حفظ مال و در خون
 او را موسی مسلمانان کے اسطرح پر کہ موافق شرع ہو اور حفظ آنھو نہ کا واجب ہو چھو
 بولنا اور افکار کرنا اور کتمان شہادت معفو ہر ترکیب اس امر کا قیاس است مین یا خود نہو کا بلکہ
 شاب ہوگا انتہی ترجمہ قوله مثلاً دشمن پیغمبر اور ائمہ اطہار بر بہترین شریعت اسرار مختار
 احکام دینیہ خلاف حکم خداوند قہار جو باعث گمراہی و ضلالت عالم ہو او سکوک کہی مسلمانان
 مار دالے اور ایسے شخص کو حفظ جان مال ناموس واجب ہر تو دیکھنے والا قتل کا اگر واسطہ
 جان مال ناموس قاتل کے اسطرح پر چھو کہ بولیا انکار کرے یا کتمان شہادت کرے کہ موافق شرع ہو تو وہ شخص
 اخذ عذاب ہوگا بکافہ مستوجب عظیم ہوگا والد علم بالصواب حبش و ظلم ہندی و عربی
 و آثار فارسی از منتخب مصدر ضرب بضر سے از صراح طلاق محراب از منتخب الیوان
 مثل والای غیر و کائنات مستقنہ از موبد نوشہ پود و صیفہ اثبات فعل باضی بعید ہی مصدر سن
 نوشہ بکسر ثانی یعنی گھنہ اور بضم اول و کسر ثانی بھی آیا ہر اور بفتح ثانی یعنی لہیا اور طلی کرنا اور بزر
 دو فتن یعنی آشامیدن و نوشیدن از برهان دل بسپتن بیانش کہ مشت تکبیر لفظ عربی
 یعنی مشت بپیشی گذشتن اور یعنی مشکا بھی آیا ہر وہ چیز پوٹھ حبیر لکاوین اور بہار عجم میں لکاوین
 کہ تکبیر یا نش اور وہ چیز حبیر تکبیر کہیں اور یہ فارسی ہر یا خود نہو کا ہر
 کلاہ کہ عربی مین یا یعنی آیا ہر اور مجازا شہادت پناہ کہ بھی گئے مین از غیاث اللغات

ترجمہ دوسرا وزیر کہ او سکا مخالف تھا کہنے لگا وزیر یوں کہ بادشاہوں کے حضور میں ہرگز
 امر واقعی کے دوسری بات خلاف واقعی کہنا لائق نہیں ہے بادشاہ کو کالی دی اور بات یہود کہی
 بادشاہ نے ناخوش ہو کر منہ پھیر لیا فرمایا وہ جھوٹے جواب دینے کہا جھکا پسند آیا اس واقعہ سے جو تو سنا
 کہ تو کہ او سکا باعث مصلحت یعنی موجب جان بخشی تھا سو قوت میری خوشی پر اور بنا اس کی برائی یعنی گردن کشی
 اور عقلمندوں نے کہا ہر وہ جھوٹے جو مشتمل مصلحت ہو بہتر ہے اس سچ سے جس کا آل مصلحت ہو بہت

| | | |
|---------------------------------|-------------------------------|---------------------------------------|
| جس کے کہنے پر بادشاہ چلے | ہر غضب وہ بدی کی راہ چلے | یہ طیفہ میرا ہے دیوانم فرید و کج گوئی |
| مشوئی کہتی موافق نہیں یہ جان | خدا ہی ہے تامل لگا میری جان | نہ دنیا کے باقی کوئی پیار سے ہیں |
| کہ او سنے بہت پالے اور مارے ہیں | نہ دنیا کو تو جان پشت پسناہ | کہ او سنے کیونکہ تجھ سے کہنے متبا |
| کیا جسے سب ملک زیر نگین | ملی او سکو ہر سنے یہ دگر زمین | اگر پہلوان ہو تو یا شیخ نرن |
| نہ لجا نیگا ساتھ غیب اور کفن | نکالنے لگے جس گھڑی جان پاک | مساد ہی ہو اس جسم کو تخت و تاج |

دوسری حکایت

یکی از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین سے اجواب دید بعد از وفات او بعد سال
 کہ جملہ وجود اور خیمہ گر چہ پائش کہ چرخان در چشم خانہ سیر وید و نظر میکرد و سہا پہلا
 از تامل آن فروماند و درویشی کہ سجا آورد و گفت ہنوز کاران بہت کہ ملکش یاد اگر اندیش

| | | |
|--------------------------------|--|----------------------------------|
| بسن نامور نیز میرج فن کردہ اند | کہ ہشتاد ہوی میں کیا نشا گاہ | وان سر لا شہ را کہ سیر وید و نظر |
| خاکش چرخان خود کرد و ستونچان | زندہ بہت نام فرخ نوشیر و انچ | گرچہ بی گذشت کہ در شیر و انچ |
| صدی کنانی فلان غنیمت شمار | ز ان پیشتر کہ بانگ بر آید فلان گاہ | از شکر و از قیامت و از گدازان |
| و قتی کہ نشینوی کہ فلان مکان | جس بکتگین نام ہو سلطان محمود و غزنوی کے باب کا از نوید و غنیمت | |

نزدیک معنی لفظی اس کے سبک نام لقب محمود سبکتگین کا ہیں اور وہ تھا از غیاث خواہ فانی و ہر
 و ہم عربی سپہا ہندی رنجیدہ حدیثہ ماضی قریب ہو مصدر اس کا رنجیتن یعنی کھانا و ڈھلنا چنانکہ
 رنجیتن گراں شخص کو کہتے ہیں جو زحمت و تپید اور بھول و غیرہ سا بیچ میں الی کہ نہاویہ از غیاث
 رنجیتن و شاربیدن بمعنی ڈھلکانا پانی و شراب وغیرہ کا اور رنجیتن کنایہ ہر شاربے جو ناگھل ہو یا نہ
 یا اشال او سکا از زبان چشم خانہ یعنی خانہ چشم فارسی قریب العین فقرہ عربی آنکہ کا کہ ہندی او سکا

پہلے کسی چیز سے اور بعد خواب کی اور جبکہ شرعی اور اصطلاح میں ہمیں کلام کا عبارت ظاہر ہے دوسری نظر
 کہ احوال رکھتی ہو اور تاویل مشتق پر اول سے از غیاث بجا آوردن کنایہ پر جاننے اور پہچاننے اور
 عمل کرنے سے از زبان قول کہ مکرر دیشہ بجا آورد اکثر فنون پر بجا آورد اور دوسری شرط غرض بجا آورد ہر گاہ بجا آورد
 بعضی حالت میں بھی آئی ہو تو خدمت یا شرط خدمت محض پر فیائدہ ہر اور مطلب اس فقرہ کا یہ کہ خواب کی تعبیر سے
 سبب حکما اس پر ہے مگر ایک فقیر نے دریافت کیا تو کہ اگر ان است یعنی جس سے تکرار است نامہ ورو نام اور
 خداوند نام و آوازہ مشہور و معروف از زبان کنایہ پر یا شاہ سے کہ اس سے زیادہ کسی شخص کو رتبہ
 نام آوری حاصل نہیں تو یہ پریشان شمار اس میں بڑا نہ ہی زین خاک سپردن کنایہ پر دفن کر سکتے
 تکرار کنایہ پر شخص غیر معلوم سے از عبارت کنایہ پر آدمی سے از توبہ قول کہ اسی فلاں اقول ہر گاہ
 کہ فلاں فلاں کہ فلاں فلاں سے واقع ہوا تو اب کنایہ پر شخص مجهول وغیر معلوم سے نہیں ہو سکتا بلکہ ای فلاں
 بعضی حالت میں مخاطب سے ہے ایک بادشاہ خراسان سے سلطان محمود سبکتگین کو کہ سو برس او
 مرے کہ گزرتے تھے خواب میں دیکھا کہ تمام جسم او سب کا خاک ہو گیا تھا مگر انگلیں اس کی مثل ایام زندگی کے
 چھوٹے چیشم میں بھرتی اور اوہ اور اوہ ہر نگاہ کرتی تھیں سب حکما اس خواب کی تعبیر سے عاجز رہے مگر اس
 اور اس میں نہ دریاخت کیا اور کہا کہ انگلیں اس کی دیکھتی ہیں کہ چہ بشت کہ غیروں کے تحت حکومت میں اس کی سلطنت
 ان کی ان کے ہر بادشاہ کے ہر پرنسپل اور ہر کاجاں کوئی نام و نشان شیخ لاش او کی خاک ہو گئی تھیں یہ خبر کہ دیکھا تو
 کہ سب کی ان کے شیخوں میں نہ ہوا کہ ساتھ نام کی شہرت ہو آج تک مدت سے کہ وہاں میں نوشیروان میں شیخ و ان میں شیخ
 ان کے ان کے ہر بادشاہ کے ہر پرنسپل اور ہر کاجاں کوئی نام و نشان شیخ لاش او کی خاک ہو گئی تھیں یہ خبر کہ دیکھا تو

[illegible]

طویل و تنگی جسمی چار یا یہ کا پائون بازہ کر واسطے چہرے کے چھوڑ دین اور کھینچ کر شستہ مردار
 بھی آیا جو انتخاب و موید چہرہ یعنی اوس مکان کے جہاں گھوڑا بازہ دھین اور وہ مکان اکثر طویل و تنگ
 جہاں چند گھوڑے بندھیں پس طویل یا یہ سے چھوٹے پٹھنا خطا پر گدھ فارسیوں کے تصور سے جہاں ہوا جیسے
 ہر خوش تر غوطہ کر اور معروف ہوا غیاث قولہ طویل و خیر شارب فاضل و صاحب خیال ان کہتے ہیں کہ
 اس طرح طویل و تنگ سے چار یا گھوڑا کر کیا ہو اور علاقہ اس جگہ علاقہ حال کا ساتھ محل کے ہو کیونکہ وہ اس حال ہوا و تنگ
 اوسکا محل اور یہ ساتویں قسم چار و مرسل ہے ہر پستی شمشیر کسی شکاری اوسکے محل کے اسم سے اور ظاہر کہ انسانی
 صرف مضاف مقصود ہوتا ہو نہ مضاف الیہ جیسے غلام مزید سے صرف غلام مقصود ہو اور زید اسکی نسبت
 پس طویل و تنگ سے مراد گھوڑا تنگ تو اچھا ہے مگر ہر وزن کیسے ہوا فارسی سفید و سیاہ آہستہ جسکو عربی
 ابلق کہتے ہیں اور جو رنگ کر سفید سے ملا ہو اور سفید و سیاہ بالکسر ہر وزن وصال معروف و کھنی
 بہتر و ممالی ہو تو شک و شکار کیونکہ شکار گاہ کو نہالی گاہ بھی کہتے ہیں از پران و غیاث مثال جمع ہر نسل
 بفتح تین کی جیسے جہاں جمع ہر محل کی اور نسل جمع ہو نا بلکہ کی یعنی آئندہ دروندہ از صراح بکنگ گزشت
 تر چہ ایک شاہزادہ کو میں نے سنا ہو کہ کوتاہ قامت تھا اور بادشاہ کی نظر میں دلیل دوسرے
 بہائی اوسکے طویل قامت قوی ہیکل اور مرتبہ میں جلیل ایک دن بادشاہ نے نظر ناخوشی و حقارت اوسکی
 طرف نگاہ کی اور سنے دانائی و بنیائی سے دریافت کیا اور کہا اسی والد ماجد آدمی کوتاہ قد بہتر اگر عاقل ہو تو
 دراز قد کہ حقوق و جاہل ہو یہ کچھ ضرور نہیں ہو کہ جو چیز قامت میں کلان ہو قیمت میں گران ہو بکری باوجود
 پاک ہو ورنہ باوجود طویل ناپاک شہر چھوٹا اگر چہ سارے ہاڑوں میں طوبی پر تربین بلند خدا محفوظ
 قطعہ یہ کہا ایک حقیر عاقل نے کسی احمق پرستہ و سوار سے اس پتہ تازی اگر چہ پڑھا ہو کہ میں بہتر
 اگر دوسرے ہاڑے میں طویل و بنیاد شاہ نے ہنس دیا اور ارکان دولت نے پند کیا اور بھلا ہوں
 واپس بیچ روچند کیا یا بھی جب تک کہ نہ منہ سے بات نکلے ظاہر نہ کچھ عجیب یا ہنس ہو و ابلق یہ گمان
 کہ ہر سفید و سیاہ وہ ہوتا شیر نہ ہو و شمشیر کہ دران مدت ملک راوشمنی صاحب روی ہو
 چون لشکر از ہر طرف روی در ہم آوردند و قصد بازارت کردند اول کسیکے پیدان
 و راز آئین ہر دو گفت قطعہ آن نہ من باشم کہ روز جنگ بہی پشت من ہا این ہم
 کا نہ میان خاک و خون ہستی سر سے ہا اگر جنگ آو ہوں خوشی بازی ہو

روز میدان و آنکه بگریزد بخون لشکری و این گفت و بر سپاه و شمشیر متنی چند از مردان کاری پیداخت چون پیش پدرا آمد زمین خدمت بنوشید و گفت قطعه
ایک شخص منت خیزه نو و تاور شستی هنر نه ننداری به اسب لاغر میان بکار آید
روز میدان نه گاو پرواری به حسب تحقیق تند و سرکش از منتخب روی نمودن کنایه هر
متوجه بودند به از غیاث روی آوردن کنایه مقابل بودند به مبارزت واسطه جنگ که
اگر با نا اور کسی به لڑائی کرنا ماده اسکا برز و بر روی بهی ظاهر شدن قول بهی لشکر
یعنی خون لشکر بازی میکنند حاصل مطلب اسکایه که جو کوئی لڑائی بهی بهی اسکایه که جو کوئی
تمام لشکر کا خون هر قول بهی سپاه دشمن زود قول زدن کے بہت سے معنی ہیں اس بہی
معنی تاخت کردن مناسب کاری سپاہ و جنگجوی و شخصی که از کار آید از زبان بهی میدان
کنایه بهی تسلیمات و کورنش کرنا سے شخص کا بعد مردم و بدن انسان از منتخب غیاث و شستی معنی
و بدین معنی و تعدادی و فری از غیاث ہنر خد عیب یعنی خوبی قول تاور شستی اس جگہ تا بہی ہرگز اور را
مخدوف ہر لاغر و نزار فارسی خفیف و متزلزل عربی و بلا ہندی اور لاغر یعنی باریکہ خالی بھی آیا از زبان
گاو پرواری وہ گاو جسکو سرد مکان میں ایام تابستان میں باندھ کر فدا کر لائن دیگر فرم کیے
از غیاث مطابق تحقیق رشیدی کہ لفظ پروار میں کیا ہر گاو و ماده گاو فارسی بہی ہندی
اور بیل کو عربی میں ٹور کہتے ہیں از منتخب ترجمہ سنائیں نے کہ ادھی عرصہ میں بادشاہ کا
ایک دشمن تند و سرکش متوجہ دستہ جنگ ہوا جب دونوں لشکر مقابل ہوئے اور قصہ لڑائی کا کیا
پہلے جو شخص کہ میدان میں آیا وہی لگاردہ کو تاہ قاصد تھا اور کہنے لگا قطعہ دہ نہیں ہوں میں کہ یہ
بہی میرا قدم خاک پر سر لڑے اور تن خون کے دریا میں نہا سے آج لڑنے کا جو لہو سے نام کیسیا خان پر
سارے لشکر کا خون او سپر چورن سے بھاگ جائے یہ خبر بڑھکر فوج مخالف پر بڑھکر بل میں اور کا
غیرہ مارا کہنے دلاوران جنگی کہ جو جو سامنے آیا کیا پارہ پارہ جب کیونر لڑائی کا پارہ تو با پس کی خد
اگر قدم پر بوسہ دیا اور یہ کہا قطعہ لاغری جسم کو بھی گو میرے قوس کی کو نہ جانیں آپ ہنر گھوڑا تیلی کا
کام آوے گا سے موٹی نہ کام آوے پر آو رہا اند کہ سپاہ دشمن بسیار بود و ایسان اند کہ
جامعنی آہنگ گریز کردند پس نعرہ بزد و گفت ای مروان ملکوشیدہ تا جامہ زنان

نوشید سواران را بگفتن او تهور زیاده گشت و سیکار حمله کردند شنیدم که پیران
 روز شمس ظفر یافتند ملک سر و چشمش بر سید و در کنار گرفت و هر روز نظر پیش کرد
 تا ولی عهد خویش کرد برادران حسد بردند و زهر و طعنا مش کردند خواهرش از غرقه بدید
 و در یحیی بهیم زو پس در یافت و دست از طعام باز کشید و گفت محال است که بهر میند
 بیزند و بی هنران جای ایشان گیرند بیت کس نیاید زیر سایه بوم و در بهار از جهان شود
 معدوم و پیر را از نیچال آگهی دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب و ادب پس هر یکی
 از اطراف بلاد حصه مرضی حین کرد تا فتنه بهشت و نزاع برخواست که ده درویش
 در کلیمه حبسند و در بادشاه و اقلیمی نه کنجد قطعه نیم نالی گر خورده و خدای پندل
 در ویشان کنندیمی و اگر ملک اقلیمی بگیرد بادشاه به همچنان در بند اقلیمی و اگر
 نقره آواز و آواز کردن ناده اسکانه مصدر هر باب ضرب یضرب سے انصراف گوشمیدن
 یعنی سعی و جهد و جنگ و جدل کرنا از بران قوله ای مردان آه اس فقره مین اگر تار فوقانی یعنی هرگز
 تو به معنی هوسنگی اسے جواز جنگ و جدال کر و لباس و در تون کانه پنهان و اگر یاسه تختانی هر تو به نظر است
 که و سے لوگ ہنوز بھاگے نہ تھے مستعد گریز تھے معنی یہ ہونگے کہ اسے مرد کیا ادھر ادھر دیکھتے ہو
 گھبراہٹ ہو غیبت ہو قول و نام کہ والا اور ہنی اور گھر مین جابیشو عورتوں کا کام کہ تہو و مصدر
 باب تفصل سے معنی مردانگی و بقول حکما افراط قوت غضبی از غیاث کسی چیز مین بے باک ہو کر جا پڑنا
 از صراح و منتخب دلاوری از مؤید نادر اسکا ہور و ہنوز ہی باب یضرب یضرب سے انصراف حملہ سکون
 لڑائی کا قصد کرنا اور حرب پر اوٹھنا ایک قول کہ جسکو محاورہ ہندی مین بلکہ کہتے ہیں مصدر ہی باب
 ضرب یضرب سے انصراف کنار بغل و آغوشش از غیاث قوله در کنار گرفت یعنی گلے سے لگا لیا
 بیش یعنی زیادتی و افزونی از بران ولیعهد متصرف و حاکم وقت اور اصطلاح مین وہ شخص
 بادشاہ اپنی جین حیات مین اپنی جگہ بٹھا کر خود سلطنت کا کرے از غیاث حسد کسی کار و ال
 چاہنا بلفظ بردن و کردن و کوشش مستعمل از غیاث و ہاریم بدخواہی و حسود بالضم مثلاً بالضم
 از صراح زہر فارسی سہم عربی یا ہنر ہندسی عشر فہ بالضم عربی پڑوارہ ببا فارسی و ار حملہ فارسی یعنی
 اسکان تالستانی و بالافغانہ از صراح و مؤیدہ عنوانات جمع در یکجہ بفتح اول کسر اسماء و باو مؤید

دریم فارسی یعنی در کوچک مشہور ہر گز یا تختانی کی زیادتی میں تامل ہی لیکن اکثر اسانڈہ لائے ہیں چنانچہ
 عرفی کتاب ہر بیت در سچہ اش یضیادیدہ سہیل میں نشیمنش ہوا کعبہ نسیم بہارہ پس طبع قلب
 یہ ہر کہ در سچہ اصل میں در زہ تھما کہ زار ہر کہ کوچیم فارسی کے ساتھ بدلا گیا اور در زہ مرکب ہی لفظ در اور
 لفظ زہ سے کہ معنی خرد و کوچک ہو حالت ترکیب میں یا تختانی کو ساکن کیا پس در زہ یعنی دروازہ کو
 جیسے مشکیزہ و نازہ یعنی مشک کو چاک و ناو کوچک ہی اور بعضوں نے در سچہ ساتھ بار موصدہ کے
 لکھا ہی اور یہ خالی غرائب سے نہیں ظاہر کرتا ہی بیت روز و شب در سچہ مشرق و مغرب بازار
 و زہ از تنگی این خانہ نفس میگیز از غیات و چراغ ہایت و خیابان در سچہ فارسی کھر کی ہندی
 محال یا ضم نامکن از غیات بوم وہ زمین جہین قلبہ رانی نہوی ہوا و ز نام طائر منجو من جسکو
 چند کہتے ہیں اور بقول بعضے چند کی جملہ سے ہر گز بہت بڑا سر اور کان اور آنکھ اور ہنگام
 بلی کے اور رات کو شکار کرتا ہی و نکو اور نہیں سکتا مگر چند قدم اور زمین شیار ناکر وہ کو بھی کہتے ہیں
 از زبان اور بقول قوسی زمین ہر زو کہ بوم اور غیر مزروعہ کو مرز کہتے ہیں از غیات ہما
 نام اوس جانور کا ہی کہ استخوان کھاتا ہی اور جسکے سر پر اوسکا سایہ پڑے دولت اور سلطنت
 حاصل ہوا ز موید و غیات بدل خشیدن از موید یعنی دینا مصدر باب نصر نصیر سے اڑھ
 اقلیم بیانش سابق گذشت ترجمہ کہتے ہیں فوج مخالف بہت تھی اسطرحی کہ
 ایک جماعت نے قصد بھاگنے کا کیا شاہزادہ نے لکار کر کہا اسی جو انکیا بخلین جھانکتے
 مرد ہونے کی غیرت کرو تو لوٹو مرد و نکا نام کرو والا اوڑھنی اوڑھ کر گھر میں جا بیٹھو عورتو نکا
 کام کرو ایسے طعن اور تشبیہ کی باتیں کہتے ہیں دل اوکھوں کے کڑے ہوئے بیباک ہو کر لڑائی
 کھڑے ہوئے ایکبارگی دشمن کے لشکر میں گھس پڑے دل کھو کر خوب لڑے سننا نہیں
 کہ اوسی دن بادشاہ نے دشمن پر فتح پائی شاہزادہ کو سر و چشم چم کر گلے سے لگا لیا اوی روز
 شفقت زیادہ کرنے لگا یہاں تک کہ اپنا دل بعد کیا بھائیوں نے حسد کیا ایک دن اوسکے
 کھانے میں زہر دیا اتفاقاً بہن کی بالا خانہ سے کھیتی تھی کھانے کے پیرا یکدیگر و ہنر مار شاہزادہ نے تار کر
 ہاتھ کھانے سے کھینچ لیا اور کہا محال ہے کہ ہنر مند مرین اور بے ہنر او کی جگہ عمل کریں بہت
 کوئی اوسے نہ زیر سایہ بوم کو ہما ہو جہاں سے معدوم کو گون نے اس حال بادشاہ کو خبردار کیا

شرح گلستان اردو ۱۲۰
 بادشاہ نے اس کے بھائیوں کو بلا کر گوشمالی داجی دی آخر کار ہر ایک کو اطراف ملک سے موافق اور
 خواہش کے حصہ معین کیا یہاں تک کہ فساد و فتنہ بیٹھا اور جھگڑا نکار در میان سے اٹھا وافتی کہ
 دس فقیر ایک کل میں ہووین اور وہ بادشاہ ایک اقلیم میں گنجایش پذیر ہووین قطعہ آدھی دلی کیا کر خدا
 نے فقیر و کموہ آدھی دوسری پالیوئے گرسلمان ہفت اقلیم کو پانچویں کی فکر میں ہو ہر گھڑی

چوتھی حکایت

طائفہ نوردان عجم پسر کو ہے نشہ بوند و منفذ کاروان بستہ و رعیت بلدان از
 سکا تذیشان مرعوب و شکر سلطان مغلوب حکم آنکہ ملازمی منیع از قلعہ کو ہے
 بدست آوردہ بوند و بلحا واداسے خود کردہ بدبران مالک اطراف در دفع مضرت
 ایشان مشاورت کردہ کہ اگر این طائفہ ہمہ روز بنیق روزگاری مداومت نماید
 متاع و مستمندی گردد و مشغول و خوشی کہ انہیں گرفتہ بستہ یا معی بہ نیروی مرد
 بزرگ و جانی و گرجانی و زگاری کی پاک و خوش از پیشہ بکسل و شہر نشا پید گرفتہ پیشہ نشا
 گذشتن پیل طائفہ و طبقہ و جماعت و قوم عربی کردہ فارسی از فائس کردہ مرقم آنکہ
 ہزار تک از منتخب پارہ از چیری یقال طائفہ من الناس و طائفہ من اللیل از مؤید ماوہ اسکا طو
 باب ضرب ریشہ سے قولہ تعالیٰ و لیشہ غذا ہا طائفہ من المؤمنین از صراح رعیت بفتح اول و
 و کسر ثانی و نشہ بدستخانی عامہ مردم و داعی والی رعیت باب نصر نصر سے صراح بایں حفظہ الرعیتی
 جسکی حفاظت کرے شہبان و گلہ بان از غیاث و منزل بلدان بالضم جمع ہی بلد بفتح تین کی معنی
 اسکا تذ جمع ہر یکیدہ کی جیسے مصالح جمع مصلحت کی بمعنی بد سگالی و بد اندیشی از غیاث اللغات
 و شارح فاضل مرعوب اسم مفعول ہر عیب بالضم کا بمعنی ترسانیدن از صراح ملا و جابی پناہ
 از منتخب صیفہ اسم ظرف مصدر اسکا تذ بمعنی پناہ گرفتہ باب نصر نصر سے از صراح منیع صیفہ
 صفت ہر یکیدہ باب کرم کرم سے مصدر اسکا تذ بمعنی عزیز ہونا اور استوار ہونا جگہ کا از صراح
 قولہ بالضم و نشہ بدلام پہاڑ کی چوٹی از برہانی قتل بضم القاف و فتح اللام الاول جمع از صراح ملجا
 بفتح و ملجا بضم پناہ گاہ از منتخب ماوی جابی برگشتن از منتخب مدبران یعنی ناظران و عالمان
 مضرت خلاف منفعت ضرر و گزند رسانیدن باب نصر نصر سے از صراح مشاورت مصلحت

سوق بختیں روشن و ستور گوئے از منتخب و مدار و غیاث پاسبی بھنی جڑ نیر و بکسر اول بروز
 یکوز و روقت و توانائی نیر مان و جهانگیری میں بیار معروف و اور ظاہر ایسی فیضی کہ یا اور داؤد و نور
 معروف پڑھے جاوین اور فضا سے ایران کا معمول ہے کہ اکثر بلکہ سبب جگہ مجمل کو معروف پڑھے
 از غیاث علی اسمین یا سے خطاب ہے اور بل بالکسر صغیر کا ہے پس بدین بکسر میں سے بمعنی گذشتن
 از بر مان کسلی ہیضہ نئی حاضر اور اسمین یا سے خطاب ہے کہ سبب میں و سختی سے بمعنی بریدن
 و جدا کردن و شکستن و سست کردن و اندیدن و رفع نمودن از بر مان و سبب معنی اخیر اس جگہ
 مناسب قولہ بگردیش از بیچ بزرگسلی و قبول جاننا چاہیے کہ گردون کا شری و چوکر
 و ہلکا اور بھی چرخی کو کہتے ہیں جو اسباب جو قتل ہے جو اور کو لھو اور وارہ کمان حکمت
 کہ آلات حصار گیری سے ہے از نوید و بر مان و غیاث لیکن فی الحقیقت گردون ایک آلہ حکمت
 کہ اس کے سبب سے درخت چند سالہ جڑ سے اکثر آتا ہے کہ قتل بمعنی بند کردن از غیاث
 میل چوب وزن دار کہ بکار و زرش پیدا مان آید بند ہی گدہ گوئید از غیاث و بہار و
 ترجمہ عرب کے چورون میں سے ایک گروہ بر سر کردہ بیٹھ رہے تھے اور راہ مسافروں کی
 بلکہ قافہ و اون کی بند کردی تھی ساری خلقت شہروں کی اذکی بد ذاتی و تاراج سے آگے
 خوف کے ہر اسان اور لشکر بیان بادشاہی ہمیشہ کی چوری و رہزنی و غارتگری سے سخت
 مضطر و پریشان سبب اسکا یہ کہ اون چورون کو جامی قرار نہایت محکم و ستوار جونی
 ہمار کی ہاتھ لگ گئی تھی اوکھوں نے بود و باش اپنی دہن اختیار کی تھی اوس دیار کے خاندان
 اور انہوں نے واسطے دفع مضرت و گزند اون موزیوں کے آپس میں مشورہ کیا کہ اگر کسی طرح
 ہمیشہ رہیں گے تو مقابلہ ایسے مشکل ہوگا مثنوی اگر بیٹھنے تازہ پکڑی ہو چڑھ کر تو ایک
 آدمی سے وہ جاوے اکثر مگر خدیت میں جب ہو قوی ہو کر دوں بھی نہ اکر طرح بھی
 مشیمہ ہو جائے گدہ سے بند ہے مگر بھی گویا بی بند و باری میں مقرر شد کہ کی را
 جس نشان بر گماشتند و فرصت نگاہ میداشتند تا وقتی کہ بر سر قوی
 راندہ بودند و بقیہ خالی ماندہ تھی چند از مردان واقعہ دیدہ جنگ آزمودہ را بفرستاد
 تا و شغب چل بر مان شدند تا نگاہ باز آمدند سفر کردہ و غارت آوردہ سلاح

گشتاوند و غنیمت بنماوند خستین دشمنی کہ بر سر ایشان تاخت آورد خواب بود چندان کہ باکی
 از شب گذشت بیت قرص خورشید در سیاهی شد یونس اندر دمان ماہی شد چرخ
 خبر رسیدن صراح بحسن نازی اور بحسن بحارے نے نقطہ دونوں بعضی جستجو کرنا اور خبر
 از منتخب جاسوس جستجو کرنے والا احوال کا جو کہ بحسن جمع از منتخب گیا مثلش دگر درون مہر
 فرصت نگاہ داشتن کنایہ ہو منظر وقت رہنے سے رائدن بخصر رو کرنا اور دور کرنا
 کہ کیو جگہ سے از کشف اور یعنی تاختن و دو اندیدن بھی آیا ہوا از شارح فاضل و خیابان
 دودین از فاضل شرقی مانگنا اور چلنا اور چلانا از مصدر فیوض الہدھ بالضم وہ زمین کہ حصار
 و ہمیر ہو دو سری زمین سے بقاع بالکسر جمع از منتخب بحسن سرائی و خانہ مستعمل از غیاث واقعہ
 جنگ و حادثہ و سختی و کار و مردن از غیاث معرب بالفتح یعنی شکاف و غار و بالکسر جہاد کہ
 پہاڑ میں چو اور وہ پہاڑ کا از منتخب و خیانت شغب و کھنڈ و منارہ عربی گو کہ فاسی کھنڈ
 غارت و غنیمت دنی بفتح فاعل سکون تھانی و آخر ہمزہ عربی چو و یھا و تاراج و پردہ فارسی لوٹ
 ہندی سلاح عربی ساز جنگ فارسی ہتھیار ہندی خستین نخست بضم ثانی ہر دین
 یعنی اول و ابتدا از خستین یعنی اولین از بران قولہ قرص خورشید در سیاهی شد یعنی
 آفتاب فرو رفت از لغات بران سیاهی پدید آمد از مؤید قولہ یونس اندر دمان ماہی شد
 کنایہ اس بابت سے کہ دن آخر ہوا اور رات آئی از بران دمیہ بعضی فضلاء سے
 منقول ہر مصرع ثانی اس بیت کا اشارۃً نظیر مصرع اول کا ہی یعنی جانا آفتاب کا از وہ خیابان
 ایسا ہی جیسا جانا حضرت یونس کا بطون ماہی میں یا مصرع ثانی بیان اوس رات کی شدت تاریکی کا
 چورون کے حق میں ہو یعنی جسطرح حضرت یونس پر تین تاریکیاں پیش آئیں تھیں ایک تاریکی دریا
 دوسری شکم ماہی قیسی تاریکی شب او سید طرح پہونچا اوس شب کا چورون کے حق میں تین
 شدت تاریکی میں تھا بسبب اس کے کہ وہ شب موجب گرفتاری و قطع حیات اولی ہوئی از
 شارح فاضل و خیابان و شکرستان اور بعضی کہتے ہیں یونس عبارت ہی خواب سے
 اور چھالی اشارہ ہی چورون کی آنکھوں سے یعنی نیند اولی آنکھوں میں آئی اور یہ بھی کہ
 کہ جب آفتاب برج حوت میں آتا ہے یعنی حیت کے چینے میں بسبب موسم برف و باران

رات بہت تاریک ہوئی ہے پس جانا آفتاب کا سیاہی میں گویا جانا یونس کی وہاں سیاہی میں ہے
پس یونس عبارت پر غور شدید سے اور سیاہی پر حوت سے اور یہ کہ سیل کا تاج پر اور
شارحین سے کہتے ہیں کہ اگر کوئی مسترض ہو کہ اور پیشینہ فرمایا کہ چنانکہ پاس سے از شب
بگذشت پس سیاہی میں جانا آفتاب کا بعد پر رات کے کیونکہ درست ہو سکتا ہے تو اس
جواب یہ کہ اس جگہ لفظ پاس معنی لغوی یعنی اجنبی حصہ ہے اور ظاہر کہ سیاہی بعد پر رات
مستشرقین سے چنانچہ اسی جہت سے فقہانہ جانا وقت شرب کا اور آٹھ وقت غشا کا گناہ
کیا ہے غائب ہونے شفق پر مولف کتاب صنف اس جہ کا ظاہر ہے از خیال ان جانا اونٹوں کا
خواب میں مثل جاتے آفتاب کے سیاہی میں اور در اندہ یونس کے وہاں سیاہی میں ہے تو یہ
اقول معانی نوشتہ شارحین غالی تکلف سے نہیں مولف کے نزدیک حاصل مطلب میں ہے
در سیاہی رفتن اور آفتاب فرد رفتن کا واحد معلوم ہے تاہی اور آفتاب فرد رفتن کو صاحب
برہان قاطع گناہ زوال دولت اور تیر ہونے عمر سے لکھتا ہے اس صورت میں صریح قول
اس نسبت کا متعلق عبارت کا سبق سے ہے یعنی کشتیں و شمع کہ بر پیشانی ناختہ اور
نواہد و دچندہ انکہ پاسی از شب بگذشت وغور شدید در سیاہی فرد رفتن پس مستور ہے
یہ کہ پہلا دشمن جو اون چہرون پر و تہا لاج لایا خواب تھا پر رات گذرے پانی کی
زندگی سے جواب تھا اور مصرع ثانی شب یہی وہ چور کیا رگی ایسے موت کے منہ میں رہا
جس طرح حضرت یونس مچھلی کے منہ میں جا پڑے یہ معنی بہت صاف ہے کہ چھوٹے کشتی
حاجت باقی نہیں رہتی تیر چہرہ بعد مشورہ کے سخن اس طرح پر منتفع ہوا کہ کیا نہیں
اون کی خبر گیری پر مقرر کیا اور منتظر وقت کے رہتے تھے یہاں تک کہ ایک وقت وہ سب
کسی قوم پر و اس کے تاراج و غارتگری کے دور گئے تھے گھراؤ کا غالی تھا عالموں کا فرسوس
چند جوان مردان سختی دیدہ و جنگ آزمودہ سے وہاں بھیجے کہ دسے پہاڑ کے درون پہاڑ
چھپے رات کو وہ پور سفر سے بھر کر آئے اور مال لوٹ کا بہت سالانہ گھرین گویا تھا
مال غنیمت رکھنے گناہ پہلا حریف جو اون پر و تہا لاج لایا خواب تھا پر رات گذرے پانی کی
کہ زندگی سے جواب تھا بدیت موت کے منہ میں آگئے ایسے بلیا یونس کو مچھلی نے چھینے

لفظ ہر کلمہ یعنی بد خلق و بد خلقی یعنی بد آئین اور بد معنی و ہن اور بد فتنہ یعنی کینہ ہونا
جامہ کا اور کینہ جامہ کہنے یا نہی بکسر لام یعنی آباؤ اجداد و منتخب بہار جم و طالع کف پر تو بیانش گذشتہ
دنیا و بد معنی اصل تربیت پرورش کرنا از منتخب و مؤید و صلاح و لغت ربا گردگان چارہ مغربی
اخروث از برمان و مؤید گنبد بدال مملہ عمارت مدور و غنچہ کل اور قبہ شکل گنبد حسین آئینہ بند یعنی
اور پیالہ شراب وغیرہ از برمان فلفل فرزند وزہ زاد لفظ عربی از نوید تبار خاندان از نوید اخگر
فارسی جمہور عربی چنگاری ہندی از برمان افعی وہ سانپ ہو کہ جسکو دیکھے وہ مر جائے اور نظر
اوسکی زمرہ پر پڑے تو اندھا ہو جاوے کہتے ہیں آئینہ میں وہ سانپ اپنی صورت دیکھے تو اپنی
نظر کی تاثیر سے خود ہلاک ہو جاوے از مؤید ترجمہ تفصیل اس جمال کی یہ کہ مردان دلاور
جو بہار کے درون میں بیٹھے تھے باہر نکل پڑے اور ایک ایک کی مشکیں چڑھا صبح کو بادشاہ کی
دولت سراپا لاکر ہوا گاہ میں کھڑے ہوئے حضرت قدر قدرت کو جو غریب سلطانی آیا سبکداری کا
اشارہ فرمایا اتفاقاً دن چور دن میں ایک جوان تھا کہ مینوہ اوسکی اوٹھتی جوانی کا اوسوقت تک گرا
اور مینوہ اوسکے گلستان رخسار کا تازہ برآین تھا ایک وزیر نے پایہ تخت بادشاہ کو بوسہ دیا اور چین
شفاحت زمین پر رکھ کر عرض کیا کہ اس لڑکے نے ایک باغ زندگانی سے پھل نہیں کھایا ہوا
آغاز جوانی سے برخورداری و نفع نہیں پایا ہی قبلہ عالم کی شفقت و مروت سے امید یہ ہے کہ اوسکی
جان بخشی کا احسان اس غلام پر کھیں بادشاہ نے اس بات سے غصہ ہو کر منہ پھیر لیا اور کہا
بیست اصل جسکی ہو سے بدادس سے بھلا نیکی کہاں تربیت نا اہل کو گنبد پر جیسے گردگان
نسل اور خاندان اسفند کا سقطع و مستاصل کر دینا اولی تر ہو اور پنج و بنیا داخون کی کھو دینا
بہتر ہے کیونکہ گک کو سمجھانا اور چنگاری کو چھوڑ دینا اور سانپ کو مارنا سنیوے کو پالنا کام عقلمند
و دانشمند دن کا نہیں قطعہ ابر برسانے گر چہ آب حیات و بار و برید تو نہو گارہ کیست
دوستی کہنے سے کہ تو بویا سے ہونہ مشکرو و تریرا پرچ شہیند و طوطا و کرکایہ پست
و بر حسن را سے ملک آفرین خواند و گفت است اسخہ خداوند فرمود و عین تریرا
کہ اگر در صحبت آن بہان تربیت پاست طینت ایشان کرے و پالایش
شہیند و اماند و امیدوار سے کہ صحبت جمال الحان تربیت پذیر و خوش

خبر و مستند ان گیر و کہ هنوز طفل است و سیرت یعنی و عناد آن گروه در
 نهاد وی متکثر نشده و در حدیث است کل مولود یولد علی الفطریۃ و الفواء بہ وہ
 او بیضرائہ او بیچہ انہ قطعہ بیدان یار گشت ہمسر لوطہ خاندان ہو گشت گم شد
 سگ اصحاب کہف روزی چپ پائی نیکان گرفت مردم شدہ این بگفت
 و طایفہ از نداسے ملک با وی نشناختت یار شدند تا ملک از سر خون او
 در گذشت و گفت بخشیدم اگر چه مصلحت ندیدم ریاضی دانی کہ چگنت
 زائل ہستم گردہ دشمن نتوان جھیر و بیچارہ شمر دہ دیدیم ہی کہ آبہ شمر خنجر
 چون پیشتر آید شمر و با برودہ فی الجملہ وزیر پسرانہا زود گشت پیرو و استاد
 ادیب بترتیبش نصیب کرد تا حسن خطاب و رد جواب و سبائے
 آدابش بیاموختند و در نظیر ہنگستان پسند آمد باری وزیر
 از شما کل او در حضرت ملک شمرہ میگفت کہ تربیت عاقلان در و اثر
 کردہ است و جل قدیم از جلیت او بدر بردہ ملک را ازین سخن تبسم
 و گفت تربیت عاقبت گرگ زادہ گرگ شود و گرچہ با وی
 بزرگ شود و قو کہ طوعا و کرہا یعنی ظاہرین خوش باطنین با خوش طبعیت شرفت و توان
 منتخب یعنی بالفتح و سکون ثانی مصدر ہر بمعنی بیفرمانی اورا اطاعت سے باہر جان اورا بکشتانی
 و مارشد و بر وزی تمیل صیفہ صفت مشبہ بمعنی بیفرمان از منتخب عتاد و جنگ و خطوت
 و سرکشی و خشم و کین و قصب و ظلم و تعدی از منتخب و بر مان در لغت مستیز نہاد
 بنیاد و رسم و وضع از مؤید فطرت آفرینش و دین و اسلام از منتخب شما کل جمع ہر
 با کسر کی بمعنی خود عادت از منتخب و کشت و مؤید اور نیز جمع شما بالفتح کی بمعنی خوبی
 و شرفت نیکو و خصالت پاکیزہ و اخلاق پسندیدہ اور با بعضی بکسر اول بھی آری اور یہ اصح ہر
 اور مراد و شکل کا از بر مان فارسیوں نے بمعنی صورت و تقطیع و وضع استعمال کیا ہر
 از خیانت و ہار عم گرگ بھیر یا بیانش گذشت ترجمہ وزیر نے یہ بات سنی ظاہرین
 خوب باطن میں نام خوب پسند کی اور بادشاہ کی خوبی رائے پر آفسہ میں کر سکے

یون التماس کر کیا کہ جو کچھ حضور نے فرمایا فی الحقیقت کیونکہ اگر اودن بد ذاتوں کی صحبت میں
 تربیت پاتا تو عادت او کی اختیار کر کے افعال بعمل میں لاتا اور ایک او خیر سے ہوتا لیکن تربیت
 امیدوار ہو کہ صالحوں کی صحبت میں تربیت قبول کرے اور خیر عقلیت و دل کی کھڑے کرانے کا
 لڑکا ہو اور فضیلت نافرمانی و سرکشی و عصومت و خجاک جوئی او اس گروہ کی استیصال میں نہ لڑائی کی
 اور حدیث میں آیا ہو کہ سب لڑکے پیاد ہوتے ہیں دین اسلام پر اور باب او کے پیرو کی ہیں
 او سکوا یا نصرانی کرین یا مجوسی کرین قطعہ صحبت بد میں بیٹھی زوہ لوط پھسل او سکی ہوئی
 جہان سے گم ہو سگ اصحاب کہف نہ جو کیا پستہ نیکون کا ہو گیا مردخ پیکار اور چند وقت
 بادشاہ کے شہنشاہت میں او سکے درکار ہوئے یہاں تک کہ بادشاہ او سکے خواب سے درکار
 اور فرمایا کہ میں نے تمہاری التماس کو پیش لیا بہت سنی اگر چه مصلحت نہ دیکھی ہو یا بھی
 تو جانے ہو کیا زال سفر سے کہانہ دشمن کو حقیر مستحق نہیں دیکھا ہو کہ پانی چھوڑ دیا
 بہت چسپ ہو گیا او سکے اور پوچھا او را بنی القصد وزیر نے او سکے کو بڑے ناز و احترام
 پالا اور استاد اتالیق واسطے او سکی تعلیم کے مقرر کیا جب حسن خطاب و رجواب اور
 ادب او سکے سکھا یا اور سبکی نظر میں بہت کیا تو ایک وزیر نے کو کچھ کہو او سکے عادت و
 حرکات و سکنات بادشاہ کے حضور میں عرض کرنے لگا کہ عاقلوں کی تربیت نے او میں
 اثر کیا اور حالت قدیم کو او سکی خفاقت و طبیعت سے باہر کیا بادشاہ کو اس بارے سے
 ہنسی آئی او یہ بات فرمائی بہت بچہ گرگ ہو گا اگر گرگ نہ اگر چاہے انسان کے ساتھ ہو سکے
 بزرگ و سالی و دیرین برآمد طائفہ او باش علیہ بد و پیوستہ تہند و عہد و عہد و عہد
 بستہ تا وقت فرصت وزیر را باد و پسرش نکشت و نہشت بی قیاس و ادب
 و در بخارہ دزدان بجای بد نہشت ملک دست بدندان گرفت و گفت قطعہ
 شمشیر نیک زامن بد چون کند کسی نہ ناکس تربیت نشود ای حکیم کس بد باران کہ
 در طافش طبعش خلاف نیست و در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خوش قطعہ
 زمین شور سنبل بر نیار و در و تخم اصل ضائع مگردان بد کوئی با بدان گردن چنان است
 کہ بد گردن بجای نیک مگردان او باشش جمع ہو کیش با نفع کی مہنی مردم فرود آید

و ہر اول اور یعنی نقیب و چو بار و پہلوان و کوتوال بھی آیا ہے وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ سر بمعنی سردار
 و امیر اور ہنگام بمعنی سپاہ از زبان و جا نگیری و سرچ و کشیدی و ہمارے سرنگ و سرنگ کا ساما
 بالفتح پیشرو و مقدم کار کہ عمل بردست او باشد از نوید انکسش بضم اول و ثانی
 و سکون لام و ضم میم و شین مجھے نام ایک بادشاہ ترکستان کا از غیاث و نوید کیا است
 بالکسر و کسب بالفتح و دونوں مصدر ہیں باب ضرب بضر ب سے بمعنی زیر کی خلاف حق از
 صراح بزرگی و دانائی از منتخب فرماست بیانش گذشت قولہ زائد الوصف یعنی اوسکی
 صفات سے زبان قاصر نا صبیہ موسے پیشانی و محل آن نواصبی جمع از منتخب فارسی ہیں بمعنی
 پیشانی مستعمل از غیاث قولہ بالاسی سرش آہ یعنی اوسکی صورت و شکل سے ظاہر تھا کہ صا
 دولت و اقبال ہوگا کیونکہ ستارہ بمعنی بخت و اقبال و رایت و علم اور بلندی بمعنی رفعت و عزت
 و جاہ و جلال بھی آیا ہے فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ جمال صورت و کمال معنی
 داشت و حکما گفتہ اند تو نگری بہتر است نہ ہمال و بزرگی بعقل است نہ ہمال
 ابنای جنس او حسد بردند و بخیا نستی متہم کردند و در کشتن او سعی بیفایا نہ ہو
 ع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ہلک برسد کہ موجب خصمی ایشان
 در حق تو چیست گفت کہ در سایہ دولت خداوندی ہنگمان را راضی کردم مگر حسود کہ
 راضی نمی شود الا بزوال نعمت من و بد دولت خداوند باد قولہ تو نگری چہ ہست آہ شارح
 لکھا ہے کہ تو نگری معنی توانا و قدرت دارندہ اور اطلاق لفظ تو نگری کا صاحب مال پر اس سبب سے ہے
 کہ وہ بوسبب مال و زر کے امور دنیوی پر قادر ہوتا ہے پس معنی اس فقرہ کے یہ ہوتا ہے کہ قادر ہونا
 امور دنیوی پر مثلاً حاصل کرنا عزت و اعتبار کا چشم خلاق ہیں اور سرخروئی و باریابی درگاہ
 امر و سلاطین اور امثال اوسکے میں بسبب فضل و کمال اور بے عیبی کے ہی نہ مال و زر پر منحصر کہ اکثر
 صاحب مال کہ بے بہرہ ہیں فضل و کمال سے بسبب بیدانستی اور دوسرے معائب کے باوجود
 مال گوشمال کھاتے ہیں اور خلاق کی آنکہ میں حقیر نظر آتے ہیں اور اصحاب فضل و کمال بے وساطت
 زوال بسبب کمالیت کے مقبول امر و سلاطین اور امور دنیوی پر قادر ہوتے ہیں خلاصہ معنی یہ کہ
 تو نگری صرف مال سے نہیں بلکہ سبب اسکا اجتماع مال و فضل و کمال دونوں ہی یا صرف فضل و کمال

اور مطلب فقرہ ثانیہ کا یہ ہے کہ بزرگی اور فضیلت دوسروں پر بسبب عقل کے ہر نہ صرف بسبب مال کے
 کیونکہ اکثر پیران کهن سال بے عقل و اندیشی سے چشم خلالت میں حقیر دکھائی دیتے ہیں اور صاحب عقل
 باوجود قلت سن سال دوسروں پر بزرگی و افزونی رکھتے ہیں انتہی اکثر نسیموں میں بجائے لفظ ہنر
 دل ہی یعنی تو نگری بدل بہال اور صاحب خیابان لکھتا ہے کہ فقرہ اول واسطے موافقت فقرہ
 دوم کے واقع ہوا والا حکایت کے اصل مطلب میں کچھ دخل نہیں رکھتا اور لفظ ہنر لفظ با حفظ عقل
 فقرہ آئندہ میں ہر مناسب تر معلوم ہوتا ہے انتہی اقول ہر گاہ بقول فاضل مشرقی تو نگری یعنی قادر و
 توانا ہے اور بقول الفضل میں بھی یہی معنی مرقوم تو حصول قدرت و توانائی امور دنیا پر بسبب مال کے مسلم
 لیکن حاصل ہونا مال کا منحصر نہ ہے بلکہ دلیل ہے کیونکہ اکثر اہل ہنر یا جو دکالمات ظاہری و باطنی
 تمام عمر دولت سے نہ لڑے بسبب اور پیشتر ہے ہنر بسبب مال کے معزز و ممتاز رہے ہیں اور بدولت
 سامان دولت بسبب مال کے دولت سے محفوظ ہوئے ہیں بدیت بخت و دولت بکار دانی نیست
 جز بتائید آسمانی نیست فی الواقع تو نگری نام ہر مالدار کی کا مولف کے نزدیک اس مقام میں
 تو نگری یعنی نفوی مالدار ہی مقصود نہیں بلکہ بمعنی حجازی عبارت ہر مستغنی ہونے سے کہ متعلق
 بدل ہے یا متعلق ہنر اور اہل دل یعنی صاحب کمال باطنی اور اہل خوبی و ہنر یعنی صاحب جمال
 بے مشبہ مستغنی ہیں کہ فقہائے ظاہری و باطنی سے بمعنی کہ الی محتاج بجال نہیں بقول ہر از ذبیح
 بدیت مستغنی ذاتی نہ محوس کے ہوں تسخیر معدن ہر جان سونے کا دان خاک ہر اکسیر
 پس بنظر اسکے کہ وہ لڑکا حسن و جمال میں عیدیم الممال تھا اور فہم و فراست میں صاحب کمال
 اس جگہ لفظ دل بمعنی نہیں اور یہ دونوں فقرات حکایت کے اصل مطلب میں دخل نہ رکھتے
 خالص صاحب کی زیادتی ہے جو شیخ مرحوم کے قول کے اصل مطلب سے دور ٹکھایا اور واقع ہونا
 فقرہ اول کا واسطے موافقت فقرہ ثانی کے قبل وقوع فقرہ ثانی طرف مضمون میں قبیل توجیہ القول
 ببالا یرضی بہ قائم ہے و ہذا ما تضحک علیہ الشکلی قولہ بردن بمعنی ر بودن و یافتن از مویہ و بران
 قولہ و بدولت خداوند باد اقول لفظ دولت کہ معطوف ہے لفظ نعمت پر اس جگہ بمعنی مال
 بلکہ بمعنی اقبال ہر اور یہ کلمہ دعائیہ وہ لڑکا اپنے حق میں کہتا ہے تقدیر اس فقرہ کی یہ ہے کہ دولت
 من بدولت خداوندی باد یعنی حسود و بغیر زوال میری نعمت کے راضی نہیں ہوتے اسی والد تعالیٰ

نعمت میری بدولت و اقبال خداوندی کے قائم ہو جو قطعہ تو انہم انکہ نیازارم اندرون
کسی نہ حسود و راجہ کفر کو زخو و برنج درست نہ میرتا رہی ہی حسود کین برنج نسبت نہ
کہ از مشقت آن جز بزرگ نتوان درست نہ قطعہ شور خجنان بارزد خواہند
مقبلمان راز و ال نعمت و جاہ نہ گرنہ بند برور شیرہ چشمہ چشمہ آفتاب راجہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چنان نہ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ نہ قولہ برنج درست
قاعدہ مقرر ہو کہ حرف باہر گاہ ساتھ حرف طرف یعنی لفظ درست کہ جمع ہو تو ب مقدم آوگی
کہ اپنے مدخل سے جدا نہیں ہو سکتی جیسے شکر اندر شش وہ بندہ درست اور یہ باندہ
ہوتی ہر واسطے تحسین کلام کے از سروری قولہ میرتا رہی چنانچہ بیت اول میں حسود کو
بطور غائب کر لیا اور اس بیت میں بطور خطاب سکھ صنعت التفات کہتے ہیں شرح اسکی دیکھ کہ مقام
لکھی گئی یعنی اس بیت کی شرح میں خیم دیوار است راہ قولہ کین برنج است ضمیر این کی راجہ طرف
حسد کے قولہ مشقت آن نمین آن کی راجہ طرف رنج کے شور سخت یعنی سخت از نوید مقبل
یعنی سعادت مند از منتخب در لغت اقبال چشمہ آفتاب چشمہ خاور گناہ ہر آفتاب سے قولہ
راست خواہی لفظ آراستہ ہے اور معنی اس بیت کے ساتھ ضمیر بیت اول کے یہ ہیں کہ چکاؤ
دین کو اندھی اور ایسے آرزوین رنجی ہیں کہ چشمہ آفتاب سیاہ ہو جاوے اگر حق پوچھتے ہو تو
ایسی ہزار آنکھیں اندھی رہنا بہتر ہے مگر آفتاب کا تیرہ و تاریک ہونا قیامت ہے ہر جہہ ایک بڑا
را کا اغلش بادشاہ کے در دولت پر چڑھ کر دیکھا کہ عقل و زیرکی اور فہم و دانائی حد بیان سے زیادہ
رکھتا تھا ایام خردی سے آثار بزرگی اور سکی پیشانی نورانی سے نمایان بدیت سر پہ تھا جو اسطے
چرا اقبال نہ چہرہ سے نموداشت و مال نہ آخر کار بادشاہ کا مقبول نظر ہو اس حجت سے کہ ظاہر
حسن و جمال میں عظیم المثال تھا اور باطن فضل و کمال سے الال تھا اور حکیموں نے کہا ہے حقیقی
وہ ہر جو صاحب ہنر ہو نہ صاحب مال اور عالی مرتبت وہ ہر جو عاقل ہو نہ حق پیر کین سال او
ہمچنین یعنی اور شاگرد پیشوں کو حسد نہ لیا اور ایک گناہ میں اسکو گنہگار اور اس کے دل میں
بہنایدہ کی رع جب دوست مہربان ہو تو دشمن سے ہمو سے کیا بادشاہ نے پوچھا کہ تیرے حق میں
ان لوگوں کی خصوصیت کا کیا سبب ہے کہ حضور کے سایہ دولت میں رہ کر یہ ہنر سکھ راضی کیا

یہ حاسد راضی نہیں ہوتا مگر سری نعمت کے زوال سے اللہ تعالیٰ سری نعمت کو بدولت و اقبال
خداوند نعمت کے ہمیشہ قائم رکھے قطعہ یہ ہو سکے ہر ستاون نہ میں کسی کا دل نہ حسد و آب سے
نار حذر میں جاتا ہوں ہر سے وہ ہودی تو اس غم سے ہوئے چھٹکارا بغیر مرگ چھوڑا اوسکو کون سکھاتا
قطعہ حاسدوں کی یہی نسا ہوتی جاوے اہل دل کی چشم بچاؤ نہ دیکھو کہ اگر نہ چکا ڈر کیا بھلا آفتاب ہر گناہ
ایسی آنکھیں نہ ارا تہی ہوں چشم خورشید پر ہونے سیاہ

چھٹی حکایت

یکی راز کوکچ حکایت کہتے کہ دست نظام ول بہال رعیت دراز کردہ بود و جو
و اذیت آغاز آتا سب ایک خلق از مسکاں و ظلمتیں میان رفتند و از گریست جو رش راہ غربت
گرفتند چون رعیت کم شد از قلع و لایست نقصان پذیرفت و خزینہ تہی ماند و شہنا
از ہر طرف نہ در آوردند قطعہ ہر کہ فریاد رسی روز مصیبت خواندند کہ در آگاہ سلاست
بجو از روی گوش بندہ حلقہ بگوش از نوازی پروہ لطف کر لطف کہ بیگناہ شود و قطعہ بگوش
عجمی کہ تہن وہ ملک جو غیر عرب ہی خصوصاً مالک ایران و توران اور مردم غیر عرب کو بھی عجم کہتے ہیں
اور بالکشم کند زبان دلال اپنی گونے از منتخب و نوید کہتے ہیں جب دوسرے ملک کے لوگ عرب
جاتے اور باہشت ناواقفیت زبان عرب کا حقہ گفت گو نہ کر سکتے اور چپ رہتے تھے لہذا
اہل عرب اور کوکچ کہتے اپنی گونے کہ از زبان ہین از غیاث نظام ول ظلم از غیاث جو رہا بالفتح یعنی
مخوف ہونا راستہ ہے اور راہ سے چنانچہ کہتے ہیں جار عن الطریق اور ستم کرنا حکیم ہین کسی پر چنانچہ
کہتے ہیں جار علیہ فی الحکم کہتے ہیں اباب نفیر سے انصراح مکا نہ بیان شکر نشست کر بہت
بالضہ و کرب بالفتح یعنی کہ جس سے دم بند ہو چنانچہ کہا جاتا ہے کہ بالغم اذا اشتد علیہ انصراح
از قلع بالکسر یعنی دباؤ شد و از جلسے برآمدن از منتخب برو شکر تن غلبہ انصراح مجاز یعنی
موصول و حاصل پر راجعت و حاصل ملک از غیا بان جو انفرادی کنایہ سخاوت و بخشش و کرم و
مالیاتی چھٹا ہین حلقہ بگوش کہنا یہ تہ بندہ و غلام و فرمان بردار سے از زبان ولایت ہین
موصول ہے کہ غلام کے کان ہین حلقہ نظامی یا فقری دال دیتے ہیں اسی جہت سے غلام کو
حلقہ بگوش کہتے ہیں جو حسیب فعل کہتے ہیں کہ ایک بادشاہ عجم نے رعیت کے مال کی

ہاتھ ظلم کا دروازہ ستم و انداز سامی آغاز کیا تھا یہاں تک کہ خلائق اس کی بداندیشی و ظلم سے جہان بین
 پریشان ہوئی اور اس کے رنج ستم سے راہ جلا وطنی اختیار کر کے خانہ ویران ہوئی جب رحمت چھٹی
 آمدنی دلایت کی گھٹ گئی نہ کوئی دولت باقی نہ موالی را خزانہ خالی رہا دشمن چاروں طرف سے
 چڑھ آئے ہٹے تھے بڑھ آئے قطعہ رنج کے وقت جو چاہے کوئی حامی اپنا کرے ایام فراغت میں
 کریموں کا شمار بندہ زبھی ترا بھرا گئے جو ایذا دے بہ کرم و لطف سے بیگانہ ہو فرماں بردار بارگاہ
 نور مجلس او کتاب شاہنامہ پھو انداز زوال مملکت ضحاک و عہد فریدون وزیر
 ملک را رسید کہ فریدون رنج و ملک و چشم داشت پیکونہ مملکت برو مقرر شد
 گفت چنانکہ شنیدری خلقی برو مقصوب گردا بدند و تقویت گردند بادشاہی یافت
 گفت ای ملک چون گرد آمدن خلق موجب بادشاہیست تو خلق را چرا پریشان میکنی
 مگر سر بادشاہی نمداری بہیت ہمان بہ کہش کز جان پروری پیکر سلطان بلشاکش
 سروری و مقصوب حمایت کرون و یاری دادن از منتخب دردمندی گردن خویش وندی گرد
 و نیز جنگ و دشمنی گردن از موید تقویت زور و قوت دینا از منتخب ترجمہ ایک روز اس کے
 دربار میں کتاب شاہنامہ کا وہ مقام پڑھا جاتا تھا جہاں ضحاک کی زوال سلطنت اور فریدون کی
 حکومت کا بیان ہے وزیر نے بادشاہ سے پوچھا کہ فریدون نہ خزانہ و دولت رکھتا تھا نہ ملک و مملکت
 پہر کیونکہ مقرر ہوئی اس پر سلطنت کہا جیسا کہ تو نے سنا ایک عالم اس کی حمایت پر متفق ہو کر جمع
 ہوئے جب اس طرح مدد و نصیبی اس کے ہاتھ آئی تب بادشاہی اوسے پائی پھر وزیر نے کہا اسے
 شاہ جہان پناہ جب اتفاق خلائق کا موجب بادشاہی ہو تو آپ خلائق کو کیوں پریشان کرتے ہیں
 کیا خیال بادشاہی کا نہیں کہتے ہیں بہیت تو کوفج کی پرورش مثل جان کہ لشکر سے ہو بادشاہ جہاں
 ملک گفت موجب گرد آمدن سیاہ و رعیت چلیست گفت بادشاہ را عدل باد
 تابو گرد آمد و حجت تا در سمانہ و نقش امین نشیند و ترا این پرو نیست و نیست
 بکنند جو ریشیہ سلطانی پیکر نیاید زگرگ جو پائی پادشاہی کہ طرح ظلم حکم شہنشاہی و پوایر
 ملک خوش بکنند عدل یعنی داد و دیند بکرنا کسی چیز کو دوسری چیز کے ساتھ درستی اور پادشاه
 دینا از منتخب اعتدال از برتان بعضی عادل بھی آیا جو اور عدل و عدالت کو بہت باغی و پیرایہ ہیں

از صراح چوپانی یعنی چرواہا طرح بالفتح قائم کرنا بنامے مکان کا از لطائف و غیاث ترجمہ بادشاہ نے
 اوچھا سبب جمع ہونے سپاہ و رعیت کا کیا ہو کہا بادشاہ کو انصاف و راستی چاہیے تاکہ اوس کے پاس
 حاضر ہوں اور رحم چاہیے تاکہ اوس کے سایہ دولت میں چین سے بیٹھیں اور آپ میں یہ دونوں نہیں ششوی
 ظالموں سے کبھی ہوشا ہی بھٹیرے ہوئے چرواہی ہو جو سلطان نے جب کیا برپا پٹنیو کو
 دیوار ملک کی کھودا ملک را بند وزیر ناصح موافق طبع نیامد بزند انش فرستاد بسبب نیامد
 کہ بنی عم سلطان بہنا رعیت برخاستند و ملک بدرخواستند و بمقاومت لشکر
 آراستند قومی کہ از دست تطاول و بجان آمدہ بودند و بریشان شدہ برایشان گرد
 آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف او بدر رفت و برآنان مقرر گشت قطعہ
 بادشاہی کو روا دار دستم برز دست بدو شدارشش وزیر سختی دشمنی و دراور دست
 بار رعیت صلح کرن و جنگ خصم ایمن نشین بنانکہ شاہنشاہ عادل رعیت لشکر
 شرجہ بادشاہ کو نصیحت وزیر ناصح کی موافق طبیعت کی نہ آئی اوس کو قید خانہ میں بھیجا رہا
 نہ گزرے تھے کہ بادشاہ کے چچیر بھائی خود موت کو اٹھے اور ملک بگا چاہا اور واسطہ مقابلہ کے لشکر آراستہ کیا
 وہ لوگ جنگوا سکے دست ظلم سے نوبت بجان پہونچی تھی اور پریشان ہو گئے تھے جمع ہوئے اور
 مدد کی یہاں تاکہ ملک اوس کے تصرف سے نکل گیا اور اوس کے برادران عم زاد پر مقرر ہوا قطعہ
 زیر دستوں پر روا رکھے ستم جو بادشاہ بد دوست اوس کا روز سختی اوس کو کڑوائے تباہ
 تو رعیت سے مدد کر کے بے اندیشہ بن گئے کیونکہ شاہنشاہ عادل کی رعیت ہر سپاہ

ساتویں حکایت

بادشاہی باغلامی عجیبی در کشتی شستہ بود غلام دیگر در ماندیدہ بود و محنت
 کشتی نیاز مودہ گریہ و زاری در نہاد و لرزہ براندا کشش افتاد چندانکہ ملاطفت
 کردند آرام نگرفت ملک را عیش از و منعص بود و چارہ نمی دانستند حکیمی دران
 کشتی بود گفت اگر بفزائی من اورا بطریق حق خاموش گردانم ملک گفت غایت
 لطیف و کریم باشد حکیم فرمود تا غلام را بدریا انداختند چند غوطہ بخور و پس ہوش
 گرفتند و سوئے کشتی آوروند بدو دست و پال کشتی آویخت چون بآمد بگوش

بہشت و قرار یافت ملک را عجب آید رسید کہ حکمت چه بود گفت اول نعمت
غرق شدن خشنیدہ بود و قدر سلامت گشتی نداشتہ ہمچنین قدر عافیت کسی نداشت
کہ بمصیبتی گرفتار آید قطعہ ای سیر ترانان جوین خوش نہاید معشوق منست
انکہ نیز و یک تو زشت است جو را بہشتی را و وزخ بود اعراف از دوزخیان پس
کہ اعراف بہشت است فرق است میان آنکہ یا شش در بر یا آنکہ دو چشم انتظار شش
بر در دیگر و گوئی باز من بعد یعنی قبل ازین گاہی از قیہ و نوید اس لفظ کو جب دوسرے کسی لفظ
ساتھ ملا کرین تو افادہ غبت تکرار و تفنن کا کرے از بہمان گریہ و زاری بمعنی نالہ و فریاد فرق و دریا
دو نون لفظوں کے یہ کہ بے آواز کو گریہ کہتے ہیں اور با آواز کو زاری اور نالہ بھی کہتے ہیں از خباہان
اور صاحب بہار عجم گریہ بمعنی آب چشم بخت لکھتا ہے قولہ در نہاد یعنی شروع کرد ملا طافت
کسیکے ساتھ نیکی کرنا از منتخب ملا طافت و ترجمہ و لفظ عربی نوازش و دلجوئی و مہربانی فارسی
از نفایس منقص صدیخہ اسم مفعول ہے یا ب تفعیل سے مصدر اسکا تنقص بمعنی تیر و گردانیدن
و عیش بمعنی زندگی از منتخب مجود اسکا نقص لختین باب سمع سمیع سے بمعنی بہرہ تمام رسیدن میل
شتر و ناخوش عیش شدن و کار تمام شدن از منتخب و صراح نحو طہ لو او معروف لفظ عربی ہے
معنی فرو شدن در چتری مصدر باب نصر نصر سے از صراح فارسی میں یوا و بھول مستعمل ہے ہزار غوطہ
بخورد درمی کہن رسیدہ سزای بخت من بہت این گناہ دریا چیست و دنبال بضم اول پہلیا
کسی چیز کا اور عتب و دم حیوانات از غیاث قولہ دنبال کشتی بعض نسخہ میں سکا کشتی ہے اور سگان
بضم اول و تشدید کاف دنبال کشتی از منتخب جسکو ہندی میں پتوار کہتے ہیں از نفایس اقول
ہر گاہ سگان بمعنی دنبالہ کشتی ہے تو لفظ کشتی زاید ہوا ہے اس صورت میں لفظ دنبال مناسب قولہ
ہمچنین بمعنی واقعی اعراف بالفتح ایک مقام ہے در میان دوزخ و بہشت کے اس مقام کو اعراف
اس جہت سے کہتے ہیں کہ وہاں کے رہنے والے اعرف یعنی خوب دیکھنے والے احوال دوزخیوں
اور بہشتیوں کے ہونگے از غیاث و نفس مزایدی و ہمار و کشف و منتخب فرق بمعنی جدا کرنا اور
کشاہی موسے سے جسکو ہندی میں ناگ کہتے ہیں اور بمعنی سر بھی ہے از غیاث اقول یہ لفظ جوئی
سر بھی آیا ہے لفظ دوشم جو مصرع ثانی میں ہے نہایت مناسب قولہ با آنکہ دوشم اہ اس جگہ دوشم

عطف کے ہر تہہ تہہ ایک بادشاہ نے کسی غلام عجمی کو اپنے ہمراہ کشتی میں بٹھایا تھا غلام نے
 کبھی دریائے گنگا کے کنارے کشتی کا نہ اٹھایا تھا سینڈھے اوچھلنے دیکھ کر گھبرا کر روئے لگا دہشت ہوئی پڑی
 ڈوبنے کے خوف سے سارے بدن میں تھر تھری پڑی لوگوں نے کتنا دبا دیا بہ تسلی دلا سا سمجھا
 پراؤں کو چہن نہ آیا بادشاہ کی زندگی تلخ ہوئی عیش سے کیا کنارہ کوئی نہ جانتا تھا اوس کے چپانے کا
 چارہ اتفاقاً ایک حکیم بھی اوس کشتی میں تھا کہنے لگا اگر حضور فرماویں تو میں اسکو ایک طرح سے
 چپ کر اؤں بادشاہ نے کہا نہایت لطف و کرم حکیم نے حکم کیا کہ اسکو دریا میں ڈال دیں جب اوس
 غوطے غوطے کھائے تو ڈانڈی مانجھی جھما جھم کو داس کے سر کے بال گرن کی طرح پڑے کشتی کے طرف کھینچ کا
 وہ دو دن اسی طرح پتواریں لپٹ گیا جب ہزار خزانہ کشتی میں آیا گوشتہ میں گھس کر بیٹھا ہوا رہا
 بادشاہ کو تعجب ہوا اچھا کیا حکمت تھی کہ یوں نہ چپکا ہو گیا حکیم نے عرض کیا کہ اس نے کبھی ڈوبنے
 رنج کا مزہ نہ چکھا تھا کشتی پر سلامت رہنے کی قدر نہ جانتا تھا سچ ہر قدر عافیت کی وہ جانے
 جو مصیبت میں گرفتار اوسے قطعہ اسی سیٹھ تھے نان جوین خوش نہیں آتی یہ محبوب وہ میرا
 بچھے جس سے ہر نفرت یہ جو ران ہشتی کو تو اعراض ہو درخشاں اور ناروں کے واسطے اعراض ہو
 بیت فرقہ جس کی بغل میں نہ تابان ہو وہ اوس سے جو منتظر آمد جانان ہو وہ

آنکھوں کی حکایت

ہر فرزا گفتند از در بیان پدر چه خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت کتابی معلوم نکردم
 ولیکن دیدم کہ مہابت من در دل ایشان بیکرانست و بر عہد من اعتمادی
 نہ از دست میدادند کہ از ہم گریز خویش را بنگ ہلاک من کنند پس قول حکما را کہ استیم
 کہ گفتند از قضاہ از ان گزرتو تیرس تیرس اسی حکیم ڈکرا با جو صدر رانی بچنگ از ان
 باز رہا اسی را عی زند کہ تیرس تیرس را بگو رہ بنگ پانہ بینی کہ جان گرہ عاجز شوم و
 برآرد بچنگال چشم بنگ ہر مر بضم اول و ثالث نام سپر بہمن بن اسفندیار اور بھی نام
 انوشیروان از بیان مہابت بالفتح صدر می ہی یعنی ترس و بیم و بزرگی از صراح فارسیا
 بمعنی شان و شکوہ لائے ہیں از چراغ ہدایت و بہار عجم ہمد بیان و سو گند و زینہار و ان ہنگاہ ہشت
 و رعایت حرمت و شہناختن و دانستن و وفا بخیر کے گردن و بفتح و کسر ہا لکھتہ ولایت و کار کا

از منتخب عباد بالکسر و نصبتین جمع از صراح اعتما و تکیه کردن بر چیز و قصد کردن ایضا ساتھ پیشه و تکیه کرنا کسی چیز
از غیث و کشف گزیده یعنی آسید یافت در پنج چشم زخم از نمود و بران غیث کار بستن یعنی لعل آوردن از شرح سکندران
چون بالجمع و چون کار زبان را عی عربی شبان چوپان فارسی پروانه بندی از در صیغه مضارع زدن سے یعنی گزند
از غیثا شرح نموده نقل کرتے ہیں کہ ہر نیم نو شیردان نے بارہ برس سلطنت کی اپنے ایاں حکومت میں جب
اوسنے اپنے باپ کے وزیروں کو نظر بند کیا تو گوگون نے پوچھا کہ اپنے باپ کے وزیر سے کیا خطا ہوئی
جو قید و ناخیر سے کیا جواب دیا کوئی گناہ تو میں نے معلوم نہیں کیا لیکن جب دیکھا کہ دہشت میری
ونکے دل میں بھید ہو اور میرے عہد و پیمان اور امان پر دے تکیہ نہیں رکھتے تو میں ڈرا کہ مبادا خود
اپنی اذیت سے میری ہلاکت کا قصد کریں اس واسطے میں نے قول حکما پر عمل کیا کہ کہہ گئے ہیں قطع
کرے تجھ سے جو خوف تو اوس سے ڈرے گردے گو و لیے سو وقت جنگ نہ دے کالا جڑ کو
خون سے نہ کہ سر اسکا کھلے نہ لے کوئی سنگ نہ پڑے ظاہر کہ بلی ہو جب خطہ میں جھپٹ کر نکال دے چشم بلیک

انوں حکایت

یکی از ملوک عرب بنحور بود در حالت پیری امید زندگانی قطع کرده کہ سوار کے
از در آمد و بشارت آورد کہ فلان قلعہ را بدولت خداوندی بکشادیم و دشمنان
شدند و ساد و رعیت آن طرف بجلگی مطیع فرمان گشتند ملک نفسی سپرد بر او رو
و گفت این مرد مرا نصیب بلکہ دشمنانم راست یعنی وارثان مملکت قطع
درین امید بسر شد در پنج عمر عزیز کہ انچه در دم است از دم فراز آید امید بسته بر آمد
ولی چه فایده از آنکہ امید نیست کہ عمر گذشتہ باز آید قطعہ کوس رحلت بگفت
وست اجل پامی دو چشم و داغ سر بکنید پامی گفت دست و ساعد و بازو پامی تو بیج
یکہ کہ بکنید بر من اوقادہ دشمن کام پامی خراسی دوستان گذر بکنید پامی روزگارم
بشد بنادانی پامی نہ کردم شما حذر بکنید پامی قولہ کہ سوار سے یہ کاف مفاجات ہو سکو
فجائے بھی کہتے ہیں یعنی ناگاہ از در معنی زیبا و لائق و سرا و از زبان ظاہر از خود بشارت
بالفتح اور بالضم دولوں آیا ہے معنی خوش خبری از منتخب بالضمہ اور بالکسر معنی شہر و اور بالفتح و بالضم
مصدر ہر باب معنی معنی اور بالکسر متعلی ہر مخصوص واسطے خبر کے اور مقام شریف اندال بشارت

استحال بدون قید کے نہیں آتا تو کہ تعالیٰ بیش بہا بجز اب الیم از صلاح اور صاحب خیاں شکر الجواہر
 ودار الانفاضل سے نقل کرتا ہے کہ بالفح بمعنی خبر خوش خطا پر کشادہ فارسی فتح وصل و فک بمعنی کھولنا
 ہندی اس جگہ بمعنی فتح کرنا مناسب از زبان و نقالیس مطہج تابع دار فریان حکم عموماً اور حکم بادشاہان
 خصوصاً نفس سر و بفتحتین نون و فاکنا یہ ہر آہ سرور سے کہ حالت حسرت و یاس میں نہیں سے پہلے
 قولہ از درم فراز آید اقول از در بمعنی ظاہر مویہ الفضلا سے اور پر لکھا گیا اور سیم مقبول کی ہی بمعنی جھجھکا
 فراز بر وزن نماز بمعنی قریب و نزدیک و پیش حضور اور کہہ ہی یہ لفظ زائد بھی آتا ہے اس جگہ آید
 بمعنی بیش مناسب اقول معنی اس بیت کے یہ ہونگے کہ افسوس میری عمر عزیز اس امید میں گزری ہوئی
 کہ جو میرے دل میں ہر بظاہر مجھ کو پیش نظر آوے کو فتن بجانا اور کو فتن کے اور بھی معنی ہیں آید لکھا
 قولہ دست اجل اقول اس جگہ ظاہر کنایہ ہر ملک الموت سے قولہ برین افتادہ دشمن کام
 قال السردری برین افتاد مرگ دشمن کام یعنی موتی کہ مقصد و مدعا سے دشمن بود انتہی قال السردری
 و در بعضی نسخہ برین افتادہ دشمن کام واقع است و این من حیث العبارة خالی از تکلف نیست
 از انکہ درین مقام کسرہ را در مملہ بر و سکون نون من برای ضرورت وزن واجب است اسنتہ
 قال الشارح الفاضل در دشمن کام اضافت محمول بر قلب است یعنی کام دشمن و مراد از ان
 مرگ باشد چہ مقصود دشمن غیر از من نباشد و برین افتادہ یعنی برین واقع شدہ انتہی قال صاحب النجایان
 باضافت لفظ من بسوے افتادہ وصف ترکیبی است پس دشمن کام بطریق صفت بعد صفت آید
 یعنی برین ناتوان ہم مراد دشمنان انتہی قولہ آخر اسی دوستان گذر بکنید قال الشارح الفاضل و
 صاحب النجایان یعنی امی دوستو یار دیگر مجھ پر گذر اور میرا حال تباہ معاینہ کرو اور یہ ہو سکتا ہے کہ مراد
 آخر سے آخر کار اور نوبت آخر یعنی بنوبت آخر کہ وقت میری رحلت کا ہے گذر کرو اور اگر لفظ آخر کو
 زاید قرار دیں تو جائز ہے لیکن اس تقدیر پر یکسر خارج مجھہ اور در صورت معنی اول بالفح ہو گا اور جو کہ
 اعضا بعد مرگ یکدگر سے جدا ہو جائیں گے لہذا ہر عضو سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ یکدگر سے رخصت ہو
 انتہی اقول مرگ دشمن کام جو سردری نے اختیار کیا خالی تکلف سے نہیں اور بخشی جو کسر را برادر
 سکون نون من کو واجب ٹھہراتا ہے کوئی وجہ وجوب کی معلوم نہیں ہوتی اضافت لفظ من کی طرف
 افتادہ کے درست مختار شارج فاضل و صاحب خیابان صحیح لیکن مصرعہ ثانی کے معنی نادرست ہیں

موت کے نزدیک مراد کام سے منہوا اور دشمن سے موت اور آخر سے وقت اخیر اور بعد لفظ دوستانہ
 رحم کنید مقدار مراد گذر کنید سے میری تقصیر معاف کرو پس معنی اس یہ ہے کہ میں مجھ کو معاف فرماؤ
 پڑا ہوں اور میرا وقت اخیر ہے قریب اس چنان سے اٹھتا ہوں امی دوستو مجھ پر رحم کرو اور جو مجھ
 سے تقصیر ہوئی معاف و درگذر کرو چنانچہ ایسے کلمات زبان پر لانا اہل اختصار کا معمول ہے یا
 کلمہ گذر کنید بطریق نصیحت ہو یعنی از طرح دنیا درگذر کنید اس صورت میں حاصل مطلب اس صریح کا یہ
 ہو گا کہ انتہا درجہ تحصیل دنیا کا بادشاہی ہے کہ یہ درجہ مجھ کو حاصل ہوا اب کہ میری مرگ کا وقت آچکا
 سو اسے دو گز کفن یا دو گز زمین کے پیمان و جاہ و جلال اور متاع و مال سے کس کام کا ہر گاہ مجھ
 بادشاہ روئے زمین کا یہ حال ہے تو امی دوستو اس دنیا سے ناپائیدار کی تحصیل سے تم تنہا ہو کر گذر
 کرو یہ معنی اخیر مضمون چہاڑتا ہے اسبق سے زیادہ تر مناسب رکھتا ہے یعنی مالک نفسی سر در آرد و
 والد را علم بغرض المصنعت ترجمہ ایک بادشاہ عرب کا حالت پیری میں بیمار تھا اور کشتہ اسید
 زندگانی منقطع کر چکا تھا کہ ناگاہ ایک سوار نمود ہوا ساسا منے آیا اور یہ خوش خبری لایا کہ فلا نے قلعہ کو
 بدولت قبلہ عالم کے فتح کیا اور دشمن اسیر ہوئے جملہ سپاہ و رعیت اس طرف کی تابع فرمان ہو گئی
 بادشاہ نے ایک آہ سرد دل پرورد سے کہینچی اور یہ بات کہی کہ نہیں ہی یہ بشارت میرے واسطے بلکہ
 میرے دشمن یعنی واران مملکت کے واسطے قطعہ اسی اسید میں افسوس میں تمام ہوا ہے کہ
 پیش آوے غریزہ و ابھی جو دلیں ہی میرے پڑا سوار زور تو برائی یہ مجھ کو کیا حاصل نہیں اسید
 کہ مرگہ شستہ منہ پیرے قطعہ بچ گیا کوچ کا بھمی نقارہ پڑے اب تم جدا ہوا ہے نہ کھو
 اسی تحصیل و ساعد و بازو رضت آپس میں تم سمجھی ہو لو میں پڑا اب ہوں موت کے
 منہ میں دوستو مجھ کو تم معاف کرو ہوئی غفلت میں خیر محمد سے نہ کچھ کرو پیر تر نہ غافل ہو

شرح سیرت اعلیٰ کا قیاد

دسویں حکایت

بر بالین تربت یحییٰ پیر علیہ السلام مختلف بود در جامع دمشق یکی از ملوک عرب کہ بہ بی انصاف
 موصوف بود در آمد و شمار کرد و حاجت خواست بدیت در ویش و غنی بندہ این
 خاک در اندہ وانا کہ غنی تر اند محتاج تر اند ترجمہ سرہا نے مرقد منور حضرت یحییٰ
 علیہ السلام کے اعتکاف میں بیٹھا تھا میں ایک بادشاہ عرب کا کہ بے انصافی میں مشہور تھا

و مشق کی جامع مسجد میں آیا نماز پڑھی اور دعا کی اور خداوند تعالیٰ سے حاجت چاہی بدیت
 اللہ کے سب بندے ہیں سلطان و کدبانہ زیادہ غنی ہیں زیادہ محتاج سداۃ النگاہ بزرگوار
 اندر روی بہن کرد و گفت از آنجا کہ ہمیت درویشان است و صدق معالکۃ الیسا
 خاطری ہمراہ من کریں کہ از دشمن صعب اندیش تا کہ گفتم بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن
 قوی رحمت نہ بینی قطعہ بازوان توانا و ہمیت سر دست خطاست پنچہ مسکین
 تا توان بشکست و بترسد آنکہ بر افتادگان نبختاید کہ گز پامی در آید کشش نگردد
 ہر آنکہ شخم ہدی گشت و چشم نیکی داشت و داغ بہیدہ بخت و خیال باطل نیست بزرگوش
 پنبہ برون آورد و خلق بدہ و گو تو می ندی دان کہ روز دادے ہست ہمشوے
 بنی آدم اعضاے یکدیگر اندہ کہ در آفرینش ز یک گو ہر اندہ چو عضوی بدر دآورد و روزگار
 دگر عضو ہار نہ اندق بارہ تو کر محنت دیگران ہمیشی بخشاید کہ نامست نہند آدے
 ترجمہ بعد اوسکے واسطے زیارت فرما حضرت یحیی علیہ السلام کے آیا میری طرف متوجہ ہوا
 اور کہنے لگا کہ اس حبت سے کہ مشہور ہے بہت مردان خدا اور رستی اونکے معاملہ کی ہر سب سے
 جدا بقول شخصہ کہ بدیت مردان خدا خدا نہا شدہ لیکن از خدا جدا نہا شدہ میرے واسطے
 دعا کہ ایک دشمن قوی سے خوف کرتا اور نہایت ڈرتا ہوں میں نے کہا رعیت ضعیف پر
 کیا کر شفقت و رحمت تاکہ دشمن قوی سے کبھی نہ دیکھے مشقت و رحمت قطعہ بزرگوش
 باز و دست فولادی خطا ہی توڑنا پنچہ ضعیف و مسکین کا ڈرے وہ گرتے ہوئے کو نہ جو کوئی
 تھامے نہ کہ جب وہ گر پڑے کوئی نہیں اٹھا و یکاۃ اسید غلبہ پہ بولے جو کوئی دانہ سڑا تو وہ سڑے
 نہ یاد کیا ایک بھی دانا درست ہوش کراپنا اور داد خلق کی دے و گرتے تھیں خدا انتقام لیوگا
 مشنوی بنی آدم اعضا ہین با یکدیگر کہ ہر اک ہین فرزند خیر البشر جو ایک عضو ہین درد ہو بار بار
 تو سب عضو ہو مابین پھر بقرار نہ ہو بھکو غم سے جو غیروں کے کام تو مت آدمی کا تو کہ اپنا نام

گزارشوں میں حکایت

در ویشی مستجاب الدعوات در بغداد تپید آمد حجاج بن یوسف را خبر کردند بخواند
 و گفت دعائی خیری بر من کن گفت خدایا جان شربستان گفت از بہر خدا این چہ

و دعاست گفت این عامی خیر است و در حجاب مسلمانان را مکتوسی ای زیر دست
 زیر دست آزارش گرم تا کی بماند این بازار و پیچہ کار آمدت جهان داری و فردنت بہ کہ
 مردم آزاری و مستجاب است صدیقہ اسم مشغول کاہی باب استفعال سے مراد اسکا استجاب ہے
 بعضی قبول کرنا اور جواب کہنا از منتوب اجابت و استجاب و نون کے ایک معنی ہیں از تاج اللفظ
 دعوات بفتح جمع و دعوت ماکن العین کی بمعنی خواندن کسی را بسوی طعام اور دعوت بالفتح مرصدا
 باب نصر فیض سے اصرار اور معنی دعا کردن اصرار فاضل و خیابان دعوات کی عین مفتوح اس
 قاعدہ سے ہوئی کہ جس لفظ کا عین کلمہ ساکن ہو حالت جمع میں مفتوح ہو جائیگا جیسے رکعت و رکعت
 حجاج نام ہر ایک ظالم کا بیٹا یوسف ثقفی کا کہتے ہیں حجاج نے ستر ہزار آدمی کو ناحی قتل کیا
 از غیاث عبد الملک بن مروان کی طرف سے عامل تھا حجاز کا دو برس تک عراق میں اور بیس
 برس تک خراسان میں رہا ضروری قولہ دعا سے خبر سے برہن کن جاننا چاہیے کہ لفظ بزرگوار
 بمعنی بالا ہو اور لفظ دعا متعدی فعلی واسطے شریک مستعمل اور متعدی بلام واسطے خبر کے اور شراح
 سروری کہتا ہے کہ یہ قاعدہ مختص بزبان عربی ہے نہ بزبان فارسی حاصل اسکا یہ کہ اس مقام میں
 لفظ بزرگوار سے لے کاہی بمعنی بالا اقول یہ توجیہ یاد رہے کہ نہ کہ دعا ہی بالاسے سن کن کلام فقیر
 فقیر کی نظر سے نہیں گذرا شاید سروری نے دیکھا ہو مگر نشان او سکا نہیں دیا اور قول بزرگوار
 لائق اعتبار نہیں مؤلف کے نزدیک وہ قاعدہ جو اوپر لکھا گیا زبان فارسی میں بھی جاری ہو سکتا ہے
 کیونکہ لفظ بزرگوار سے معنی بالا کے اکثر معنی میں مستعمل چنانچہ صاحب برہان بمعنی طرف و جانب بھی
 لکھتا ہے پس حاصل مطلب عامے جانب من کن کا دعا ہی برای من کن ہے خدا ہو المطلب و قولہ
 و جملہ مسلمانان را اقول خیر ہونا دعا ہے مگر حجاج مسلمانوں کے حق میں باین جہت کہ او نے ظالم کے
 ستم سے نجات پادین اور حجاج کے حق میں باین معنی کہ جس قدر ظلم میں تخفیف ہو عذاب میں کمی ہے
 اور فاضل سروری ابوالمنصور راوی سے یہ حکایت نقل کرتا ہے کہ میں کہنے کی مسجد میں محکف تھا اتفاقاً
 ایک غلام ہندی اس مسجد میں آیا بکمال خشوع و خضوع نماز ادا کر کے چلا گیا ایک عینے تاکہ او سکا ہی
 ایک روز میں نے اسکو سلام کیا او نے جواب نہ دیا دوسرے روز مسجد میں آ بیٹھا و علیکم السلام کہنا
 میں نے پوچھا اس عینے کیا حکمت ہے کہ کل کے سلام کا تو نے آج جواب نہ دیا کہ اسے اعزازت اسنے مالک سے

نہ میں کچھ بات کہتا نہ کوئی کام کرتا ہوں کچ اجازت رد جواب کی جھکو حاصل ہوئی تب میں نے کہا کہ
 اسی غلام ایک ساعت میرے پاس بیٹھنے اور گفتگو کرنے کی اجازت اپنے مالک سے لا تو میں نے
 اس کے کچھ ذکر خدا کر دیں پس وہ اجازت لایا اور میرے پاس بیٹھا میں نے پوچھا کہ تو نے کوئی امر
 عجیب تو دیکھا ہو تو بیان کر کہنے لگا کہ مدت سے میری یہ عادت تھی کہ اول شب سے تا آخر شب
 نماز میں پڑھا کرتا بعد اوسکے بار بیٹھا رہتا تھا حاجت مانگتا یہاں تک کہ ایک شب میں نے عرض کیا
 کہ خداوند! میں چاہتا ہوں کہ کسی اہل نماز کو دیکھوں پس مجھکو حکم کیا کہ فلاںے وادی میں جاؤ وہاں
 تو میں گیا تو ہنوز صبح طلوع نہ ہوئی تھی کہ صدا سے نالہ عجیب و غریب میں نے سنی پس بیکار
 میں نے دیکھا کہ ایک اثر دماغی بزرگ دم اپنی ایک شخص کی گردن میں چیل گیا ہونے اور گھسیٹنے لیا جاتا ہی
 میں نے آواز دی کہ اسی شخص ایک ساعت ٹھہر جا تو میں نے تجھے کچھ بات پوچھوں کہنے لگا میں اختیار میں
 اڑ رہے کے ہوں تب میں نے کہا اثر دماغی ہے تجھے قسم ہے اوس خدا سے غرور کی جسکے حکم سے تو جانا
 ایک دم ٹھہر جا جب وہ ٹھہرا تو میں نے اوس شخص سے پوچھا کہ تو کون ہے اور تیرا کیا حال ہے کہا میں حجاج
 بن یوسف ہوں سا تھو ان سب عذاب و نکال کے میں نے دیکھا اوسکے دونوں کندھوں پر تار مارا گیا
 اور پستارے کلان تا آسمان پوچھا یہ بار کیسے ہیں کہنے لگا دانتے کندھے پر بار خون موئین ہے اور
 بائیں کندھے پر بار حقوق مسلمین ہے اور باوجودیکہ ساٹھ برس تک کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میری
 زبان پر جاری رہا یہ اثر دماغی ہر ساعت مجھکو مشرق سے تا مغرب کھینچ لیا جاتا ہے یہ میرے ظلم کی سزا ہے
 ترجمہ ایک فقیر مستجاب الدعوات بغداد میں آیا حجاج بن یوسف ثقفی حاکم بغداد نے خبر سنا اور اسکو
 بلایا اور کہا میں امیدوار ہوں کہ تو میرے حق میں دعاے خیر کر فقیر نے کہا کہ یا اے تھی تو اسکی جان لے
 اوس نے گھبرا کر کہا خدا کے واسطے یہ کیا دعا ہے میں نے ایسی بات کہی کہ نہیں سہی کہنے لگا بھگتاؤ
 صوب مسلمانوں کو دعاے خیر ہی مثنوی سے اسی زبردست زیر دست آزار دگر تم کہتا ہے کیا
 یہ بازار کا کام آوے نہ تیرے یہ شاہی تیرا مرنابھلا کہ ہوا ہی +

باب دوم حکایت

یکی از ملوک ہے انصاف یار سانی را پسید کہ کلام عبادت فاضل ترست گفت
 تراغب نیمروز تا دران یک نفس خلق را نیازاری و طعن ظالمی را خفته دیدم نیمروز

گفتم این فتنہ بہت خواہش بردہ بہ و انکہ خال شہنشاہ تبار میرا نیست: آنچنان بد زندگانی مرد
 یار سنا و پرہیز کار ناسی متقی و قانعی از مویہ و شخص جو معاصی و دمایم سے اپنے تین محفوظ
 رکھے اور دور رہے از غیث و برہان نیم روز فارسی تا جرحہ و ظہیرہ و نصف النہار عربی دو ہرند
 از فتنہ نام ایک شہر کا ہر ولایت سیستان میں وجہ تسمیہ کی کہ جب حضرت سلیمان علیہ السلام
 وہاں پہنچے تو زمین پر آب دیکھ کر دیووں کو حکا کیا کہ اس زمین کا پانی مٹی سے پاٹ کر خشک کریں
 دیووں نے دوپہر کے عرصہ میں اس زمین نشیب کو پاٹ دیا اور بعضے کہتے ہیں خسرو چین کا
 دوپہر تک وہاں لشکر کھڑا تھا اور بعضے لکھتے ہیں کہ رستم نے دوپہر کے وقت اس ملک فتح کیا
 ان وجوہات سے اس شہر کا نام نیم روز رکھا گیا سوائے اسکے اور وجوہات بھی لوگ نقل کرتے ہیں
 از برہان و رشیدی و غیث قولہ دران یک نفس اقول ضیاء کی راجع ہر طرف نیم روز کے
 اور مراد یک نفس سے ہر نفس فتنہ بیان نش گذشت قولہ گفتم این فتنہ بہت اقول لفظ فتنہ
 اگرچہ مصدر ہے لیکن بنظر اسکے کہ مصدر اکثر بمعنی اسم فاعل بھی آتا ہے چنانچہ زید عدل میں لفظ عدل
 بمعنی عادل ہے بنا کر علیہ اس جگہ فتنہ بمعنی فساد برپا کرنے والا مناسب بد زندگانی کنایہ ہے اور شمس
 جسکے چین سے بدی حاصل ہوا از شمس فاضل مشرقی ترجمہ ایک بادشاہ ظالم نے کسی
 عابد متقی سے پوچھا کہ سب عباد توں سے کون عبادت بہتر ہے اور سنے کہا تیرے واسطے نفس امارت
 خواب دوپہر ہو کہ اتنی دیر تک تو کسی کو نہ ستا دے اور خلق تیرے ظلم سے امان پاوے قطعہ
 دیکھ اکل ظالم کو سوتا بولائیں سونا ہی اوسکا بھلا جو فتنہ ہو خواب کا خوب اثر ہے ایسا بد زندہ ہو مرہ جتنا ہو

تیرہویں حکایت

یکی راز ملوک شنیدم کہ شبی در عشرت روز کردہ بود و دریا ان تنی میگفت بہت
 اراجمالی خوشتر ازین یکدم نیست بکر نیک و بد اندیشہ و از کس غم نیست قولہ
 شبی در عشرت روز آہ جانتا جانیہ کہ دن واسطے بیداری و کارگزاری کے ہر اور رات واسطے سوئے
 پس شب مار روز کون کنایہ ہے جاگنے سے عشرت بالکسر صحیح بالفتح غلط بمعنی خوشدلی اور باہم خوش
 زندگانی کرنا از غیث و بحر الحواہر و قاموس صحت رکھنا از منتخب مصدر ہی باب ضرب یضرب
 نصر یضرب و نون سے از صراح ترجمہ میں نے سنا ہے کہ ایک بادشاہ ایک رات بھر عیش عشرت

بیدار رہا اور انتہائے سستی میں یہ کہتا تھا بیست واہ کیا خوب مرز مجھ کو بلا اسد مہر کہ بد و نیکی کی پروا
 نہ کیا ہم پر درویشی پر پہنہ بسرا خفتہ ہو گئی بیست ای آنکہ باقبال تو در عالم نیست بیکر مہر
 نیست غم عالم نیست قولہ پر پہنہ بسرا کہنا یہ ہر اوس شخص سے جو نہایت مفلس ہو کہ چاروں سے
 موسر میں ایک ایک پارچہ کلی یا گڈری کا بھی نہ رکھتا ہو قولہ خفتہ ہوا قول لفظ خفتہ صیغہ ضعیف قریب
 خفتن سے اور خفتن کے معنی سونا جیسا کہ مشہور ہے غلط بلکہ سونا ترجمہ ہر خواہیدن و حسپیدن و خفتیدن
 اور خفتن اور خفتیدن دونوں بضم خا بعض لٹینا اقبال بیانش گذشت یعنی دولت قولہ ای آنکہ
 باقبال تو آہ اقول باقبال میں باقرقابل ہے جیسا کہ اس بیت میں ہر سے بآباداری لعلت کی خواہد بود
 کہ ہر عقیق از ہر پیشو و پیدای پس معنی اس مصرع کے یہ ہونگے کہ مقابل تیری دولت ثروت کے
 کوئی شخص عالم نہیں ہر چیز سے ایک فقیر نہایت مفلس بالا خانہ کے نیچے لٹتا ہوا مستی تھا کہنے لگا
 بیت تجھ سے کہ دنیا میں کوئی صاحب عالم نہیں کیا مگر جسے غریبوں کا بھی تجھ کو غصہ نہیں
 ملک را خوش آمد صرہ ہزار دینار از روزن بیرون کرد و گفت دامن بدار درویش گفت
 دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم ملک را بر ضعف حال رحمت زیادت شد خلعتی بران فرید کرد
 و پیشش فرستاد درویش آن نقد و جنس را باندک مدت تلف کرد و باز آمد بیت
 قرار گرفت آزادگان نگیر مال نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال نہ صرہ و بدہ غری
 جہان و کیسہ در ہم و دینار ڈالسی توڑا ہندی مصدر ہی باب فضریر سے از مصالح روزن و خوش
 و غرقہ عرفی تابدان و در سچہ فارسی کھڑکی ہندی از نقالیں روزن کی جمع روارن از غنیاست
 ترجمہ بادشاہ کو سخن اوسکا پڑا آیا تو ہزار دینار کا کھڑکی سے باہر کیا اور فرمایا کہ در
 پھیلا درویش نے کہا دامن کہاں سے لاؤں کہ جامہ نہیں رکھتا ہوں بادشاہ کو زیادہ ہدی
 رحمت اضافہ کیا اوس دینار پر ایک خلعت اور درویش کے پاس بھیج دیا اوسنے وہ نقد و
 سمجھوڑے دنوں میں فضول خرچی سے صرف کیا اور پھر باسید انعام آئندہ آیا بیت جولوگ
 مسرف ہیں پاس اوسکے قرار پکڑے نہ مال دنیا نہ صبر عاشق کے دل میں اوسے نہ پانی چلنی میر جہر
 در حالتی کہ ملک را پر دای او نہ بود حالش بگفتند ہم برآمد و روی از وی دہم کشید
 از دنیا گفتہ انداز صاحب وطنست و نہرت کہ از حدت و صورت طبع یا دشنامان پر خدایانہ

کہ غالب ہمت ایشان بر مضلالت اسرار ملک متعلق بانست در محمل از دحام عوام گنبد مشکو
 حرامش بود لغمت بادشاہ کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ بچال سخن تانہ بینی ز پیش
 یہ پیوہہ گفتن سیر قدر خویش پر و التوجہ والتفات و رغبت و میل از زبان و موند نفی اس
 لفظ کی ساتھ لفظ نا اور نے کے آئی ہر از ہا ہنجم اقول لا پر و جو بعضے کہتے ہیں خطا ہر کیونکہ لا عربی
 اور پر و فارسی دونوں کیجا مجتمع کرنا فصاحت سے باہر از اشیا و ازینجا دونوں کے معنی زبان
 ہندی میں اسی واسطے از غیات و بہانہ ہنجم قیطہ شد بالکسر زیک کی ودانائی از غیات مصدر
 باب نصر یضرب یعنی تیزی خاطر و دانستن از صراح خبرت بالکسر یعنی آزمائش مصدر ہر باب نصر یضرب
 و سمع یسمع سے از صراح دانستگی از منتخب دانش آزمودہ صحت بالکسر یعنی تیزی و تند از منتخب
 تیزی آہن و سبکی مردم از غضب و تیز شدن تیغ باب ضرب یضرب سے از صراح صورت بالفتح تیزی اور
 چڑھانا شراب کا داغ پر اور تیزی چھڑکی اور چشم سلطان کا باب نصر یضرب سے از صراح قولہ صورت بعض
 نسخہ میں مولد ہی بعضی حملہ و عیب ہیبت اقول دونوں خوب اگر بوا فقت لفظ صحت صورت مناسبت
 ہمت قصد دل مضلالت بردن و معنی مشکلات از منتخب سختی یا مصدر اسکا تفصیل باب
 تفصیل سے بعضی کسی پر کام تنگ پکڑنا مجر د اسکا عضل بسکولن دوم یعنی باز رکھنا پیوہہ کو شوہر کر کے
 نصر یضرب اور ضرب یضرب دونوں سے آیا ہر از صراح قولہ مضلالت بعضے مضلالت لکھتے ہیں دونوں
 امور کا ماحمل برداشت یعنی اپنے دل پر رنج و مشقت اختیار کرنا از منتخب اور بوجہ اوٹھانا مادہ اسکا
 حمل بالکسر یعنی پٹھ یا سپر پر بوجہ اوٹھانا مصدر باب ضرب یضرب سے از صراح محمل عربی برداشت
 و بردباری و بارکشی و جفاکشی و تاب آوری فارسی از نفایس از دحام هجوم اور هجوم کرنا از منتخب و بار
 اور از دحام جو بزار فارسی و بار ہوز مشہور ہوا ہے کہ چونکہ از دحام ماخوذ ہر زحم سے چنانچہ صاحب جہا
 لفظ زحم کے ذیل میں از دحام کو بھی لکھتا ہے اس عبارت سے کہ یقال زحمۃ ذرا حمتہ و از دحام القوم علی
 و تراجم و اعلیہ ترجمہ اوس حال میں کہ بادشاہ کو اوس فقیر کی طرف التفات نہ تھا لوگوں
 خبر دی غیظ میں آیا منہ پھیر لیا اسید واسطے و انشد ان روز گار و مردم تجرہ کار کہ گئے ہیں کہ تیزی
 و تیزی مزاج و غضب سلطانی سے پر ہیز رکھا چاہیے کہ اکثر ارادہ اوں کا مشکلات اسرار ملک رانی پر
 لگا رہتا ہے اور برداشت هجوم خلافت کی نہیں کرتے مثنوی جہلیم اوس پر لغمت بادشاہ

جہاں وقت فرصت نہ کہے نگاہ اگر بات کہنے کا موقع نہ ہو نہ یہودہ کوئی سے قدر اپنی کہو کہ گفت ہر
 این گلدستہ شیخ ہند کہ چندین نعمت یافتہ باندگ مدت برافراخت نہ اند کہ خرمین بیت المال لقمہ مساکین
 تہذیبہ اخوان شہیدان طہرین ہریت ایلوی کور و زور و شش شمع کا فوری نامہ روز و دینی کش لشیب روغن
 نہایت در چرخ و شمع پرانہ شش گذشت ہند و شمشیر و آل مسجود و صیغہ اسم فاعل کا ہی معنی
 پریشان کنندہ از منتخب باب اول تفصیل ہند و شمس کا تہذیب معنی پریشان کرنا اسراف سے مادہ اسکا ہند
 بالفتح و بالکسر ہی معنی کا شش باب لغت فیہ صراح یعنی بے اندازہ خرچ کرنا اسراف یعنی قدر حاجت
 زیادہ خرچ کرنا از منتخب قولہ باندہ اخلاص اقول ہر باندہ اور باندہ اخلاص ماضی ہر باندہ اخلاص کا اندازہ خاری
 نبد و طرح عربی پھینک دینا ہندی خرمین بیت المال وہ خزانہ جو مال غنیمت اور مال الوارث ہو از
 بہار عم جبین سبب مسلمانوں کا خرمین ہوا از غنیمت و مال بیت المقدس ہند و شمس باب لغت فیہ صراح لقمہ
 واکلہ ذلیفہ و دینہ و نوالہ عربی کہ سبب لغت فیہ صراح کہ سبب بالفہم فارسی کور لغت فیہ صراح ہندی از لغت فیہ صراح
 اوسقہ رکھا ناگہ اندھین رکھیں از بران لقمہ بالفہم خرمین و روزی و بالفتح یکبار چشیدن از منتخب اللہ
 قولہ اخوان الشیاطین اقول اطلاق اس لفظ کا یہودہ خرچ کرنے والوں پر بایں قول خداوند تعالیٰ
 ان المبدرین کا لفظ اخوان الشیاطین اور سرکشی و فساد و کفر و کلمہ خدا سے ظاہر کہ جناب باری فرماتا ہی کہ وہاں
 ولا تفرقوا ایس جس شخص نے حکم خدا سے سربازی کی وہ گویا شیطان کا بھائی ہے از خیابان ترجمہ فرمایا نکال
 اس بھیجا ہے باک فضول مسرت کو کہ مال کثیریت قلیل میں صرف کر ڈالا گویا کوئین میں پھینک دیا یہ بھیجا
 کہ خزانہ بیت المال کا خوراک مساکین کی جو نہ خوش و روزی بلکہ اور ان شیطانیوں کی ہدیت ہے طرا حق جو کہ
 شمع کا فوری جلا سے وہ دیکھو جلا و سکا گل ہوشیہ کو یہ روغن چلایں گی از روز راسی ناصح گفت اخلاص
 اصلاحت آن می بینم کہ چنین کسان را وجہ کفایت بہ تفاریق مجری دارند تا در نفقہ اسراف کنند
 اما انچه فرمودی از زجر و منع مناسب از باب ہست نیست یکی را بلطف امیدوار گردانیدن
 و باز بنویسد خرمین خستہ گردن بیت برومی نمود و اطمینان باز نتوان کردہ چو باز شد بدشتی فراز نتوان
 قطعہ کس نہ بیند کہ تشنگان چنان بلب آب شور گرد آئند ہر کجا چشمہ بود شیرین بہ مردم و مرغ و
 گرد آئند قولہ ہنہا کسان یعنی سرفراز و جہ بالفہم یعنی برومی و طور و طریقہ از منتخب وہ چیز جس سے
 معاش کچھ ہے جیسے زمین و شاہ و انھیشت کفایت لفظ او سقہ معاش کہ کفایت کرے اور سقہ

اور حاجت تلاش کی نہ ہے کہ وہ روزی و معاش و خرچ روزمرہ ہی از بھر الجہاں و منتخب و کشف و لطایف و غیاث
 انصاریق بار بار جمع ہر تفریق کی بمعنی پرگندہ کرنا از منتخب جدا کرنا از مورد مصدر اسکے مجوز و کافروں سے باب
 نصیر سے بمعنی جدا کرنا چنانچہ کہتے ہیں اخذت خلق منہ بالتقاریق یعنی میں نے اپنا حق اوس سے لیا
 بدفعات انصراح مجری بالفہم روان کردن و روان کردہ شدہ و بالفہم جاسے روان شدن از منتخب
 نفقہ بفتح اول ثانی ثانی الثانی لیسال اطہال و رستم و ہند از غیاث و مدار بفتح اول ام سکون ثانی
 از منتخب زجر و زجر عربی کو از و کو ہشش فارسی جھڑکی ہند کی تفائیس فارسیوں کے محاورے میں بمعنی
 ضرب و سزائش از خیابان بالفہم صدر ہی باب نصیر سے بمعنی بازداشتن یعنی گردن از صراح ڈرانا اور
 کسی کام سے باز رکھنا از کشف مفعول باز رکھنا دینے سے از منتخب چستہ مجروح و زخم خوردہ و بیمار
 از زبان اطہار کیسے راد طرح انداختن از کسر و غیاث قولہ در اطہار بعض نسخوں میں بجائے اطہار کے طہار
 کہ صیفہ سبب اللہ کا بمعنی بسیار چرخیں ہی مختار شارح فاضل صاحب بنیادان و شکر گلستان اردو میں
 اطہار بالکسر اور بھی بالفہم جمع طہر کی مؤلف کے نزدیک بھی ہی مناسب حاصل مطلب اس بیت کا یہ کہ
 جس شخص نے دروازہ امید کا غریب و محتاجین پر کھٹا دیا اور اس کے مناسب نہیں کہ دروازہ درستی کا
 کشادہ کرے قولہ تشنگان چھان جانا چاہیے کہ چھان نام ہی اوس ملک کا جو ایسے زمین بجا اور غریب
 واقع ہو یعنی کہ و مدینہ و طایف اور دوسرے بلاد اور ملک عرب میں زمین بجا کی بلند اور غور کا نسبت
 پیاسوں کی تخصیص مخصوص باشندگان چھان پڑا ہر اس وجہ سے معلوم ہوتی ہے کہ لاجی بلاد عرب
 اکثر دشت تھے و سمیع بآب واقع ہونے کی وجہ سے تشنگان چھان کی فرامی تمہید
 ایک وزیر یا صحیح خیر خواہ نے التماس کی اس خداوند خانہ زاد سلطنت یہ دیکھتا ہے کہ مسخون کے واسطے طرح
 معاش کا بدفعات جاری رکھیں تاکہ وہ سے قدر حاجت سے زیادہ خرچ بیہودہ نہ کریں اور جو بندگان کی
 بطریق سزائش اور امتناع کے فرمایا صاحبان بیت اور خداوند کی شان کے مناسب نہیں ہے کہ ایک
 شخص کو شفقت و مہربانی سے امیدوار کرے کہ پھر نا امیدی سے دلخستہ اور سزا کریں بیت فیض کا
 فاقہ کشوں پر جو کوئی درگھولے نہیں لایں کہ درستی کا کبھی درگھولے قطع تشنگان چھان
 پیاس کے وقت بلبل یا بے شور کجاوین یا پر جان ہو جسے چشم شیریں و مرغ و مور صوب جاوین

یکی از پادشاهان سپین در رعایت مملکت سستی کرد و لشکر بی دلاستی
 لاجرم دشمنی صعب می نمود همه پشت بدادند مشغولی چو دارند گنج از سپاهی در بیخ در بیخ
 آیدش دست بردن به تیغ به چه مردی کند در صف کارزار که دستش نمی باشد و کارزار
 یکی را از آنان که غدر کردند با من دوستی بود ملاست کردم و گفتم دو سبت و ناسپاس و سفسله
 و حق نداشتن اس که باندک تخیر حال از من درم قسیم برگرد و حقوق لغت بآلیان در نور
 و گفت اگر قسیم محذور داری شاید که اسپم بی چو بود و نمد زین در گرد و سلطان که بر با سپاه
 بخیلی کند با او بجان جوایز می نتوان کرد بدیت ز ریده مرد سپاهی را تا سر بدیده و گرش ز ر
 نهی سر زید در عالم شجر از شمع الکی وصول بطشانه و خاوی البطن بر پیش با لقا از لاجرم
 بیانش گزشت پشت دادن کنایه بی سهاک جان به در بیانش گزشت کارزار مصرع اولی
 یعنی جنگ و مقابله او مصرع ثانی بین مرکب لفظ کار بمعنی جنگ و جدال و سخن و صنعت و هنر و پیشه
 او زار یعنی انبوهی و بسیاری و ضعیف و خوار و نالان و محزون و ناله می از بران و غیاث دول
 کینه خویش و سفله از غیاث و حقیر از منتخب لطایف سالیان یعنی سالها از بران نور و دیدن یعنی
 پیچیدن و طی کردن و پی نام و نشان ساختن و نه کردن و گذشتن از بران نور و دیدن و پیچیدن
 فارسی لغت بتشدید فاعلی لطیفانه از نقایس بے جو بجه که کلمی مرد و لیر و دلاور جو مسلح بود از منتخب
 و شرح نصاب کما تهم از صراح وصول صیغه واحد مذکر فاعلی مضارع معلوم حصول بالفتح اسکا مصدر
 بمعنی زیادتی کرنا و درست کرنا و جمله کرنا چنانچه گفته این لب قول آمده من حصول از صراح بطش گزشتن
 و جمله کردن خاوی افتاده و خالی ناده اسکا خا و بالبدی بمعنی خالی بود و اگر پرنایاب فرب پیوسته و پیوسته
 چنانچه قرآن این نیز فکاک بیوتم خا و تہ اعلی خالی و اور دوسری جگہ ہر فی خا و تہ علی عرو شہا اعلی ساطعہ علی
 از صراح ترجمہ ناقلان اخبار سے منقول ہر کہ ایک پادشاہ رعیت کی رعایت اور ملک کی سرانستہ
 بین غفلت و سستی کرتا تنخواہ کا دینا جاریہ کا لینا تو کی طرف سپاہ و لشکر سختی و درستی روا کہ ستلا
 بیان تاک کر پیادوں کے چلتے دیکھ کر ٹکڑے ٹکڑے سب کیڑے لٹا ہونگے ستواروں کے خدشگار بھاگے
 سائیں بھی تباہ ہونگے گھوڑے بے دانہ و گاہ سوکھ کر کاٹا ہونگے جو میلاد اور بلیدہ رات بکھا کر پلٹے
 دات گھاس کا کیا ذراہ نکی آنکھوں میں ککشان ہنرہ زار اور دانہ انجم چنتہ تھیں پیش قعصر قولی کار بانگ

نیزہ برچھا جمہر تیزرہ بکتر شیر بچہ پلنچہ قرابین بندوق کپڑوں کی جاہد انیان اور صندوق کے دال کے
 صاب میں بیٹے پاگئے صرف تلوار باقی رہ گئی تھی سوا و سکو مورہ کھا گیا جب یہ مصیبت زبان زد جمہور
 ہوئی اور بوسیدہ اخبار نویسوں اور خفیہ نگاروں کے یہ خبر مشہور ہوئی تو ایک بادشاہ جبار
 چڑھو دریا لڑائی پر ہوا کھڑا یہاں مارے دہشت کے دلزلہ پڑا اوس طرف کو س وقفا اور طبل جنگی مثل
 بجلی گرجنے لگے سوار و پیادے خود زرہ بکتر ہنکر ہتھیار بچنے لگے اس طرف خوف سے اہل لشکر کے
 بدن میں شہر تھری پڑی دانت بچنے لگے واسطے حفظ جان کے مسلمان سورہ حمد و ناد اہل پڑھنے ہندو
 ہرے رام ہرے رام بچنے لگے اودھر کے جوانوں میں بل من مبارز کی دھوم تھی میان کے فاقہ بستوں میں
 انگلیں سدا فینوں کی سی جھوم تھی اودھر کے گھوڑے تازی و ترکی عراقی عربی کاشمیری اور کھمڑا قتل
 و کھتی نہ گپور گھوڑا گھاٹ بٹول نیپال کے کس زور و شور سے ہنسناتے تھے اودھر کے گھوڑے گردن دیا
 اور اونکے ہی صدف سے سنسناتے تھے المقصد نوبت مقابلہ کی پہنچی تو مقابلہ کے ڈر سے اس طرف کے
 تمام لشکر نے پیچھے ہٹ کر دی بادشاہ سلامت یہ حال دیکھ کر دانت پیسنے اور چڑچڑانے لگے جب
 فوج مخالف نے دستگیر کر کے ٹڈیاں کسین تو گر گرانے لگے مثنوی جو زر کو سپاہی سے رکھیں
 تو کیونکر لڑائی میں وہ کھینچے تیغ نہ مردی کرے و کبھی وقت جنگ نہ جو ساتھ اوسکا خالی ہوا اور قتل
 اون بھاگنے والوں میں سے جو بیوفائی کرتے گئے ایک کو میرے ساتھ دوستی تھی میں نے اوس سے کہا
 وہ کمینہ ہوا ورنہ شکر اسفلہ ہوا ورنہ سچ کو نہ پہچانے والا جو تھوڑی تکلیف پر اپنے خاوند قدیم سے بھر
 ہنچو بھولا دے اور حق نعمت سالما سال لے سے بھولا دے کہنے لگا اگر حال میرا سنکر راہ قطف دوم
 معذور رکھے تو لائق ہو کیونکہ گھوڑا میرا ہے جو تھا اور جو گیر بیٹے کے یہاں گرد و بادشاہ کہ تنخواہ دینے میں
 سپاہی کے ساتھ بچیل کرے اوس کے ساتھ جان دینے کو کون جو اندری کرے کے بیعت
 سپرین مرد سپاہی کی تو زر سے بھر دے ورنہ جگاہ سے بھاگے نہ کبھی وہ سروے شہر
 سیر ہو دے جب دلا و جنگ پر حملہ کرے پٹ خالی بھاگنے کے تنگ پر حملہ کرے

پندرھویں حکایت

ملکی ازور امزول شدہ بکلفہ درویشان در آمد و برکت صحبت ایشان در دے
 اثر کرد و جمعیت خاطرش دست داد ملک بار و گربا و دلخوش کرد و عمل فرمود

قبول نہ کر دو گفت مغرولی بہ کہ مشغولی رباعی آنکہ بلنج عافیت بستہ ستند دندان سگ دندان
مردم بستہ کاغذ پیریدند وقت کستند و دوست و زبان حرف گیران بستند ملک گفت
ہر آئینہ مار خردمند کی کافی باید کہ تدبیر ملک را شاید گفت نشان خردمند کافی آنست
کہ چنین کار با تن درند بہ بیت ہمای برہمہ مرغان از ان شرف دارد کہ استخوان خورد
و جانور نیاز دارد حلقہ دائرہ مردم کہ عبارت ہی مجلس از غیاث وہ مجلس جمیع لوگ مدور
ہیستہ ہوں از مویہ جو چیز کہ شکل دائرہ ہوا زبان دست و ادن کنایہ حاصل ہونے اور معیت کرنے
اور مضبوط ہونے سے از بران قولہ عمل فرمود یعنی منصب وزارت حوالہ کرد قولہ مغرولی بہ کہ مشغولی
اس جگہ کاف نافیہ ہی یعنی معزول رہنا بہتر ہو کہ اس میں نہ فکر دوستان نہ اندیشہ دشمنان ہی اور
مشغول الذمہ رہنے میں ہر وقت خوف جان ہی قولہ دندان سگ دندان مردم اقول سگ سے
مراد دنیا داران و دشمنان خدا اور مردم سے دینداران و دوستان خدا اور دندان کنایہ ہر طرح توقع
از بران حرف گیر مردم معترض اور کنایہ ہی عجیب جو خطا گیر سے از بران تن و درد ادن بمعنی قبول کرنا
و راضی شدن از غیاث و سراج ہمای نام ہی ایک جانور قصیر الجثہ کا کہ استخوان پیودہ و پیوسیدہ کھانا
جس پر اوسکا سایہ پڑے وہ بادشاہت کرے جہانگیر بادشاہ کے عصر میں کوئی شخص ہمای مردہ لایا تھا
اوسکے چنیدان سے کسی مشقال استخوان نکلے حال اوس طائر کا کہ سن پانچوں سے یوں معلوم ہوا کہ تین بیضی تیار
ایک سے سانپ خبیث کہ چاس گز جست کرے پیدا ہوتا ہی دوسرے بیضہ سے کتا بہت چالا
کہ شدت چالاکی سے شکار اوس سے بچ نہیں سکتا لہذا ایک پانچوں اوسکا توڑ دیتے ہیں کہ شکار کے
پیچھے کہیں چلا جائے تیسرے بیضہ سے ہی ہا پیدا ہوتا ہی از تاریخ عالم آرا حرف آخر یعنی تھائی ہما کی
ضروری نہیں کہ بھی بغیر پاکے بھی آتا ہی از غیاث ہما دو قسم ہی ایک ہماے فلکی کہ روز و شب پرواز کرتا
آسودگی نہیں جانتا صیر طیران میں از موادہ جفت ہوتا ہی اور مادہ پشت نیز بیضہ رکھتی ہی اور
جب اپنی سبکہ وشی چاہے تو مادہ کے بازو سے اپنا بازو ملا کے ساتھ اندک حرکت کے بیضہ پشت
مادہ پر اتار دیتا ہی کی طرح دونوں بالاتفاق ایک دوسرے کی پشت پر بیضہ رکھتے ہیں بعد
چند روز کے جب بچ پیدا ہوتا ہی تو پشت مادر پر بعد نکلنے پر بال کے پرواز کرتا ہی اور تمام عمر میں
نہیں اترتا ہی اور بعضے سیاہان عالم گرد سے سننا ہی کہ ہماے فلکی پانچوں نہیں رکھتا اور

کے سایہ اسی طائر کا جس کے سر پر پٹے بادشاہ ہوئے دوسرے ہمارے کو ہی کہ کوہ ہمارے بہت پر آشیاں کرنا ہوا
اور واسطے طمع کے اڑتا ہی اور حالت طیران میں زمین پر نظر کرتا ہی جہاں استخوان کی قتا ہی منقار سے اڑھکا کر
اور پر پجا کے پتھر پر گرا دیتا ہی تاکہ ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاوے پھر اڑ کر وہ ریزے چن کر کھا جاتا ہی بقول لہو
اقبال نامہ جاگیر بادشاہ کے عہد میں ہنگام غنیمت کشمیر اٹھاسے راہ میں اقبال خان قراول سے
بندوق سے مارا چینیہ دان اوسکا شکاف تہ کیا تو چار سو پندرہ تو کہ ریزہ مارے استخوان وزن میں آئے
از محمد حیدر یہ سرجمہ ایک وزیر خدمت وزارت سے سفر دل ہو کر فقیروں کے گروہ میں شامل ہوا
اونکی صحبت کی برکت نے جو اوسکے خانہ دلیں گھر کیا اور خاطر جمعی حاصل ہوئی تو درویش کامل ہوا
بعد اوسکے بادشاہ نے اوسکو بلا کر خشدل اور منصب وزارت پر مامور کیا تو اوسنے نامنظر کیا
اور کہا کہ مغرور رہنا بہتر ہو کہ اوسمیں فکروستان ہر نہ اندیشہ دشمنان ہو اور کام میں مشغول رہنا خوب بہتر
کہ ہر وقت خطرہ عزت و خوف جان ہر قطعہ جو کنج میں بیٹھا کنج اور سنے لوٹا نہ دندان سگ دہان مردم لوٹا
کاغذ کیا چاک اور قلم کوٹا نہ اور دست و زبان سے عیب کے چھوٹا نہ بادشاہ نے کمانا چاڑھ کر ایک دانشمند
مدار المہام چاہے کہ واسطے انتظام ملک کے لائق ہو اوسنے کہا کہ نشان خردمند کافی کا یہ ہے کہ ایسے کام پر کبھی نہ تکی ہو
بہشت ہمانہ طائرون پر کس طرح شرف پاوے بے سیکو وہ نہ ستاوے کہ استخوان بکھاو

سولہویں حکایت

سیاہ گوش گفت ترا ملازمت شمرچہ وجہ اختیار افتاد گفت تا فضلہ صبر
میخورم و از شر دشمنان و سیاه پوشش زندگانی میکنم گفتند کنون کہ نطل حمایتش آید
ویشکر نعمتش اعتراف کردی جز از رویکتر نیائی تا بجا قہ خاصانست در آورد و از بندگان
مخاصانست شمار گفت همچنان از پیش قوی من نیست بدیت اگر صد سال کہ آتش فرورد
جو کہم اندران افتد بسوزد افتد کہ ندیم حضرت سلطان زرباید و باشد کہ سیر و
و حکما گفتہ اند از تلون طبع بادشاهان پر خد زاید بود کہ وقتی بسلا می برخند و گاہی ہنستا
خلعت دهند و گفتہ اند از طرفت بسیار ہنرند سیانست و عیب حکیمان بہشت
نور بر سر قد زخویشتن باش و وقار بازی و طرفت بند سیان بگذار سیاہ گوش
نام ہر ایک جانور در زندہ کاکتے سے چھوٹا اور بلی سے بڑا گلانی رنگ نال سیاہی دونوں کا سیاہ

و لو کہ در سیرج الحکومت و نہایت جلد و تیز رفتار از غیاث سلاطین و امرا او سے شکار کرتے ہیں
 از نوید و بر تان اختیار برگزیدن و بخواہش خود دل بر کاری نہادن از منتخب بمعنی مختار بھی آتا ہوا
 غیاث مادہ اسکا اخیر ہوا از صراح فضیلہ و فضالہ بالضم و سور عربی پس خوردہ و پس ماندہ فارسی چھوٹا
 ہندی از نفائس اصطلاح ابدال ثقل یا کولات جو محدہ اور نشانہ و دماغ وغیرہ سے خارج ہوا و نشان
 و رخت کی جو بعد توڑنے میوہ کے قابل ٹھہرن ہوں از غیاث فضیلہ بالضم و بالفح اور فضالہ بالضم دونوں مصدر
 باب نصر یعنی اور سمع یسمع سے بمعنی زیادہ ماندہ از صراح و منتخب صید عربی شکار و ریکہ فارسی حصول
 حملہ بردن از منتخب بطش بیانش گذشت گبر ایضا فروزدن آتش افروختن و در پیش کردن
 فارسی ایقاد عربی جلانا ہندی از بر تان و نفائس قولہ افتد اقول اس جگہ لفظ اتفاق مصدر
 یعنی اتفاق افتد تلون گوئہ گوئہ پر حذر لفظ پرستی فقیر علی ایہ بمعنی بسیار بھی آیا ہو اور لفظ حذر بمعنی
 بمعنی پرہیز کرنا اور بفتح اول و کسر ثانی بمعنی خائف و ترسان از غیاث اقول اس جگہ دونوں
 بمعنی اخیر مناسب یعنی بسیار خائف و ترسان قدر بالفح مرتبہ و اندازہ از نوید تواما ہونا اور بر
 رکھنا اور تو نگری و بے نیازی اور با کسر و گیک کہ عربی بین او سکو مزل بھی کہتے ہیں از منتخب بفتح
 اندازہ کردہ خداے عزوجل کا بندہ پر حکم سے قولہ تعالیٰ و ما قدر اللہ حق قدرہ امی ما علموہ حق تعلیمہ
 مصدر باب ضرب یضرب سے از صراح بالفح و سکون وال حملہ عزت و بزرگی از غیاث و قار بالفح
 آرا میدگی و آہستگی و حلم و سکین و گرا نیاری ما خود و قر سے بمعنی گرا نیار شدن اہل فارس بالکسر
 پڑھتے ہیں از غیاث ترجمہ سیاہ گوش سے لوگوں نے پوچھا کہ تو نے ہماری شیر کی کس وجہ سے
 اختیار کی کہا اس واسطے کہ چھوٹا پس خوردہ او کے شکار کا گھانا ہوں اور دشمنوں کی بدی سے
 او سکی ہیبت کی پناہ میں زندگان پاتا ہوں پوچھا کہ اب تو او کے سایہ حمایت میں آیا ہو اور او کی
 نصرت کے شکر کا اقرار کرتا ہو تو کیوں نزدیک نہیں آتا ہو تاکہ وہ تجھ کو اپنے حلقہ خواص میں داخل
 اور بندگان مخلص میں محسوب کرے جواب یا کہ بسطرح میں او سکی پناہ ہیبت میں زندگی بسر نہاں
 و پناہی او کے حملہ سے بیخوف نہیں بلکہ بہت ڈرتا ہوں پیت اگر سو سال گزرتا جاوے
 پڑے ایک دم جاوے میں جل ہی جاوے اکثر ایسا اتفاق پڑتا ہے کہ ہم نشین بادشاہ کا حلقہ خواص
 پاوے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ عزت و سر جاوے اور حکموں نے کہا ہو کہ بادشاہوں کا تلون بھی

بہت خاکست و ترسان رہنا چاہیے کیونکہ بعض وقت سلام سے ناراض ہو کر منہ پھیر دیں اور بھی
گالی پر خلعت دیوں اور عقلا کیلئے ہیں کہ ظرافت بہت ہنر مند یوں کا ہر اور عیب حکیموں کا
پیت تو شیشہ قدر و حلم اپنا امت توڑنا بازی ظرافت کو نہ یوں پر چھوڑنا

شترھویں حکایت

یکی از رفیقان شکایت روزگار نامساعد بنزد من آورو کہ کفایت اندک دارم
و عیال بسیار و طاقت بارفاہ نمی آرم و بار بار در دلم آمد کہ با قلیبی دیگر رقم یاد رہی
کہ زندگانی کنم کسی را بر نیک و بد من اطلاع نہ باشد بیت بس گر سنہ خفت کنس
ندانست کہ کیست نہ بس جان بلب آمد کہ برو کس نگر است بہار از شہادت اعدا
می اندیشم کہ بطنہ در قفای من بخندند و سنی مراد حق عیال بر عدم مروت حمل کنند و
گویند قطعہ ہمیں آن بہر جیت را کہ ہرگز نخواہد دید روی نیک نمی آید تن آس
کنند خوشترین را بہ زن و فرزند بگذار و سختی در علم محاسبہ چنانکہ معلوم است چہرہ
و انہم اگر بجاہ شما شغل معین گردد کہ موجب جیت خاطر باشد بقیہ از عہدہ شکر پیون
آمدن نتوانم رفیق وہ شخص جو بہت دوست اور سفر میں ہمراہ ہوا نہ ہوید و منتخب جمع و مقدر
و دونوں سے عمل قولہ تعالیٰ و حسن اولئک رفیقہ از صراح و منتخب قولہ نمی آرم صیفہ منی متکلم باریک
بمعنی توانستن از نوید شما نت خوش ہونا دشمن کا ساتھ سننے بدی دشمن کے از نوید شہادت
و شہادت و دونوں مصدر ہیں باب سمع سمیع سے بمعنی شاد ہونا دشمن کے غم پر از صراح معنی
کسب اور کام کرنا مجازاً بمعنی کوشش از غیاث مصدر باب فتح یفتح سے از صراح جیت غیرت
و شک از غیاث محاسبہ یا کسی شمار کردن از منتخب جاہ قدر و منزلت نزدیک بادشاہ
اور بزرگی از کشف و منتخب گناہ دنیا سے از بران عہدہ پیمان و سوگند اور وہ کام جسکی بجا آوی
کسیکے ذمہ واجب ہو تر جمہ ایک دوست شکایت زمانہ ناہمواری کی میرے نزدیک آیا
کہ روزی و عیش تھوڑی رکھتا ہوں اور متعلقان بہت اور طاقت اور کھانا بارفاہ کی
نہیں لاسکتا ہوں اور اکثر میرے دل میں آیا کہ دو سر سے ملک کو جاکر اسے لاسکتا ہوں

زندگی بسر کردن کیو میرے نیک و بد پر اطلاع نہو پلیٹ بھوکھے ہی سورے بہت پر نہ کسینے پوچھا
 ہر گئے کتنے جنازے پر نکوئی رو یا پھر دشمن کی خوشی سے اندیشہ کرتا ہوں کہ مبادا ازراہ طعن
 میرے پیچھے ہنسن اور میری سعی روزگار کو میرے عیال کے حق میں بے مروتی پر قیاس کریں
 اور کہیں قطعہ نہ کیرا اوس بے حیا کا تو کبھی منہ نصیب اوس کو نہو وے نیک بختی پوچھا
 اپنی کاٹے خرمی سے بزن و فرزند کھینچیں رنج و سختی علم حساب میں جیسا کہ تھو معلوم ہو کچھ
 جانتا ہوں اگر بدولت تمھارے میرے واسطے کوئی کام مقرر ہو کہ موجب خاطر جمعی ہو تو
 تمام عمر اوس کے ادائے شکر سے باہر نہ آؤں گا گفتہ اسی یا ر عمل بادشاہ و دوطرف دار
 امید نان و بیم جان و خلافت راسی خرد میدان بہت بدین امید و ران ہم
 افتادہ قطع کس نیاید بجائے درویش پکے خراج زمین باغ بدہ
 یا بہ تشویش و غصہ راضی شو یا جگر بند پیش زار غبتہ عمل نوکری از مؤید
 بفتحتین کام کرنا اور کام اور بفتح عین و کسب و کار گزار و عمار از منتخب مصدر باب سہم سیم سے اضلاع
 خراج بفتح اول محصول زمین اور جو کچھ بادشاہ و حاکم رعایا سے لیوے یا یعنی بالکسر فطاع
 اور بہار عجم میں لکھا ہو کہ جو تحصیل مزروعات ملک سے بادشاہ زبردست کو بادشاہ زبردست
 لکھا آوے وہ تو خراج ہی اور جو حق صیانت و حفاظت سودا گروں سے لیا جائے وہ باج ہی تم کلام
 اور خان آرزو و خیابان میں لکھا ہو کہ خراج بفتح باج اور فارسی میں بالکسر مشہور اور جاننا چاہیے
 کہ طور فارسیوں کا ہے کہ مصدر باب تفصیل کا جو بر وزن فعال مفتوح الفاء بعض مواقع میں
 کسور الفاء پڑھتے ہیں جیسے وقار و دار و دواع و خراج و رواج کہ اصل میں یہ سب الفاظ مفتوح
 الاول ہیں فارسیان سب کو یکسر اول پڑھتے ہیں اسی طرح تاء مفاعلت کو آخر سے گرا دیتے ہیں
 چنانچہ دار و دواع و محاکا و محاکات و مواسات و محاکات و محاکات تھا اور
 اسی طرح بعضی الفاظ مضموم الفاء کو مفتوح پڑھتے ہیں چنانچہ صندوق و زنبور کہ مضموم الاول ہے
 بالفتح مشہور اور یہ اقسام تفریس سے ہیں اور جیسا کہ اہل عرب الفاء فارسی کی تفریب یعنی عربی
 بنائے ہیں تفریبات کہتے ہیں اوسے طرح اہل فارس الفاء عربی کو تفریس یعنی فارسی بنائے ہیں تفریبات
 کہتے ہیں پس اس قسم کے الفاظ کو فارسی میں غلط نہیں کہہ سکتے اگرچہ یہ قاعدہ بظاہر مخالفت اول

اکثر علیٰ بلکہ مخالف بعضے احوال خود بندہ کے بھی ہر لیکن جو کچھ بعد تحقیق و تنقیح کے ثابت ہوا لکھا گیا
 انہی از غیاث یاغ عربی و فارسی دونوں میں مستعمل جمع اسکی بیجاں جیسے تاج کی جمع تیجان اور
 نار کی جمع نیران اور یاغ کی جمع باغات بھی آئی ہر از غیاث و بہار عجم جہاں ہر قسم کے درخت باردار اور
 بہ بار اور خاردار اور پھول و ترکاری و زراعت بھی ہو بخلاف بوستان کہ جہاں درختان گلہائے خوب
 اور درختان میوہ دار ہوں از نوید قولہ کس نیاید آہ اقول یاغ سے مراد یہاں فقیر کا تکیہ کہ اکثر درختان
 میوہ دار خاردار اور گل و ریاحین فقرا واسطے تفنیح اور حاجت روائی کے لگاتے ہیں اور معنی اس میں
 یہ ہیں کہ فقروں کے پاس حاکم کے پیادے نہیں آتے کہ محصول تکیہ کا دے چنانچہ کتب اخبار سے بھی
 ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ سلطنت سے باوجود یکہ اکثر حکام ظالم رہے ہیں مگر کوئی حاکم فقیر اور غریب سے متعرض محصول
 زمین کا نہیں ہوا ہر تشویش پریشانی و اضطراب حصہ اندوہ گلوگیر از منتخب اللغات لفظ
 کلیر ملٹک ہذا اور معنی اندوہ و بمعنی خشم بھی مستعمل از نوید اگرچہ یہ لفظ لوگوں میں مطلقاً بمعنی خشم و قہر
 مستعمل ہوا لیکن تحقیق یہ ہے کہ لفظ حصہ مجازاً بمعنی اوش خشم کے ہے جسکو کیسے خوف سے ضبط کیا ہو
 اس معنی مجازی کو ساتھ معنی حقیقی کے ایک مناسبت رہتی ہے لہذا فصحا نے اطلاق حصہ کا حق تعالیٰ پر
 جائز نہیں رکھا بلکہ ایسے مقام میں لفظ قہر و غضب مستعمل کرتے ہیں از غیاث قولہ یا بتشویش غصہ راضی
 یعنی مفلسی و تنگدستی سے جو تھک و غم ہو بقول قہر و تشویش بر جان درویش صبر کر اور راضی بر ضائیکہ
 اور راضی شدن کنایہ ہر قناعت کرنے سے چکر بند مجموعہ کلیجہ اور دل اور پیچھے اور تلی اور گردہ وغیرہ جو
 یکجا قصبہ رید سے لگا ہوا لٹکتا ہے جسکو محاورہ ہندی میں کلیجی اور عربی میں سواد البطن کہتے ہیں اور کنایہ
 فرزند سے بھی ہر از نوید و نفاس بران اور جگر بمعنی غم و غصہ و رنج و محنت و مشقت و رحمت و انتظار
 بمعنی شفقت و رحمت بھی آیا ہے از بران مجازاً بمعنی ترصد و تاب و طاقت از غیاث و بہار عجم تراغ غرا
 عربی کرار و کلاغ فارسی قرغہ ترکی کو اہندی از نفائیس زلیخان جمع از نوید و منتخب و تاج اللغات اور
 تراغ فتنہ کو بھی کہتے ہیں از بران و نوید فتنہ انگیز از کشف چکر بند پیش تراغ نہاد کنایہ
 اختیار کرنے محنت و بلا سے از غیاث و بہار عجم قولہ یا جگر بند پیش تراغ بنہ قال خان آرزو جگر بند
 پیش تراغ نہاد کنایہ ہر اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنے سے اور مدارا لافاضل میں جگر بند عبارت
 فرزند سے لکھا ہے اور لطائف اللغات میں معنی مال و فرزند اور تراغ عبارت پیادوں سے اس معنی

معنی یہ ہونے کہ اگر عمل راہی اختیار کیا چاہتا ہو یا خود بصدیق کھینچ یا اپنے فرزند کو اپنے عوض میں
یا جبکہ بہت سامان و زربہ یادوں کو دیا کرنا کہ تجھ کو ان کا کم ہو چاؤ میں ترچہ میں نے کہا
اسی برادر بادشاہ کی ملازمت اور خدمت دو پہلو رکھتی ہے امید ناں اور خوف جان پسرونی کی
امید پر خطر جان میں پڑنا خلافت رائے دانشمندان ہی قطعہ کوئی جاتا نہیں فقیر کے گھسٹ
نکلیہ کا مانگنے خراج بھی باجم و غصہ کھانا کھات کر یا بلا میں دیکھا ہے دنپ کی گفت اس میں
موافق حال میں گفتی و جواب سوال میں نیا و روی نشیدہ کہ گفتہ اند میر کہ
خیانت و زرد و ستش از حساب بلرز و بدیت راستی موجب رضائی خدا ہے
کس نہ دیدم کہ گم شد از رہ راست پڑ چہ کہا او سنہ کہ یہ سخن تو نے حسب حال
نہ کہا اور جواب میر کے سوال کا نہ کیا تو نے نہیں سنا کہ کیکے ہیں جو کوئی خیانت کرے ہاتھ
اوسکا حساب سے کاسینے گے بدیت راستی سے خدا ہے راضی و سید ہے رستہ سے
کہ نہ کوئی و حکما گفتہ اند کہ چار گس از ہمار کس بجان بر سجدہ حرمی از سلطان
و دزد از باس بان و فاسق از غماز و تروسی از محتسب و انرا کہ از حساب
باک ست از محاسبہ ہا کہ قطعہ مکن فراخ روی در عمل اگر خواہی کہ روز
رفع تو باشد مجال دشمن شناسد تو باک باش برادر مدار از کس باک
ز شد جانہ تا باک گار از ان بر سنگ پڑ حرامی را بر زن و حرامزادہ یعنی شر و فتنہ انگیز
از بران جسکو عزتی میں قلعہ الطریق اور فارسی میں بشتنگ بھی کہتے ہیں از نفائس قولہ
حرامی از سلطان اکثر سخن میں لفظ حرامی ہی لیکن صاحب شکرستان بجائے حرامی کے
نہا ہی لکھتا ہے مؤلف کے نزدیک بھی خراجی مناسب فاسق بدکار غماز و تمام و قشری و ساق
میں ہی سخن چہین و چیل و فارسی و روسی زن فاحشہ و بدکارہ از بران محتسب منع کرنے والا
کار ہائے بد و افعال ناشایستہ سے جو شرع میں ممنوع ہیں از منتخب و غیاث فراخ رو بفتح
راہے مہملہ یعنی شتاب رواں موید کنایہ ہے اوس شخص سے جو اپنے حد سے باہر چلے اور صرف
دہر زہ میں سے اور بضم رائے مہملہ کسادہ رو و شگفتہ و خندان اور جو کہ ہمیشہ عیش و عشرت میں
بسر کرے اور لوگوں سے خوش خلق کرے از بران رفع بالفتح قطعہ پیش عالم پر دن اور

مغولی از خیابان سرچشمہ اور حکماء گنگے میں کہ چار شخص چار شخص سے خائف و ترسان
 رہیں جان سے زمیندار سلطان سے چور پاسبان سے مرد بدکار چغل خور سے زن فاحشہ سے
 اور جو شخص کہ حساب سے پاک ہو اسکو محاسبہ سے کیا پاک ہو قطع کر عامل میں تو
 اپنے نہیں بچائے رہے محاسبہ پہ نہ دشمن سے بھگت ہو دے پاک ہو پاک اپنے کو رکھے
 تو کیا ہو اندیشہ نہ پیش کیے دھوبی ہیں پائے پہ جامہ ناپاک گفت حکایت رو باہ مناسب
 حال نسبت کہ دیدن دیش گریزان و بچویش افغان و خیزان کسی گفتش چہ آفت است
 کہ موجب چندین مخافت است گفتا شنیدم کہ شتر را بنجرہ میگیرند گفت ای سفید
 ترا با شتر چہ مناسب است و او را با توجہ مشاہد است گفت خاموش اگر حسودان
 بغرض گویند کہ این سچہ شتر است و گرفتار انیم کرانیم تخلیص من باشد و تقنیش حال
 کند و تا تریاق از عراق آورده شود مارگزیدہ مرده شود و ترا ہنچین فصل است و دیانت
 و تقوی و امانت اما مستغنیان در کمین اند و مدعیان گوشہ نشین اگر انچہ حسرت
 نسبت بخلاف آن تفریر کنند و در معرض خطاب بادشاہ افقی و در محل عتاب آنجا
 کہ مجال مقاتلت باشد رو باہ و پروانہ و پروانک پروان کہ دانک فارسی ثعلب
 عربی لومڑی اور شیر کی خالہ ہندی مغرب اسکا فروانق نام ہے ایک جانور کا کہ بالہام کہی شیر کے
 آگے آگے چلتی ہے تاکہ دوسرے جانور اسکی آواز سنکر شیر کی آمد سے خبردار ہوں اور فرار و درگناہی
 پس ماندہ شیر کا کھاتی ہے اور کہنا یہ ہے پیشرو لشکر یعنی ہراول سے از نوید و برمان و لغت پروانہ و پروا
 نے خوشنشین یعنی بچو اس مخافت رنج و ترس از نوید و منتخب و کنز یہ مصدر مسمی ہاگر
 اصل میں مخوفت تھا بفتح یسم و سکون خا و جھرو و او مفتوح حرکت و او کی نقل کر کے ماقبل کو دی
 بعد اسکے اس قاعدہ سے کہ و او اصل میں متحرک تھا ماقبل اسکا اب مفتوح ہوا و او الٹ
 ساتھ بدلا گیا مخافت ہوا از غیاث نادہ اسکا خوف ہے باب سمع یسمع سے از صراح گفت
 اسمین الف زائد ہے شتر بضم تین فارسی اہل بالکسر و بعیر بالفتح و حمل بفتح تین عربی او نسط
 ہندی گاؤ کو بھی شتر کہتے ہیں از نوید بنجرہ بالضم و شتر و شتر عذری شکار و صحرک برور
 تلک فارسی بیگار ہندی یعنی بزور کام لینا اور مزدوری ندینا از منتخب و برمان سفید و ابلہ

در حلق و عقیق بفتح عین مملو و کسفا و سکون تخانی و آخر کاف بمعجم عربی کون خروگول و شغل و وزن
 مرکب نہ ہنر و نادان فارسی از بریان و مؤید و نفاکس تخلیص پاک کردن در باندن از تنجب
 نفیش کا ویدن و نیک بستجو کردن ایضا تریاق عربی پانہر و پانہر فارسی بکھہ مار
 ہندی اصل میں پانہر تھا بسکون داو یعنی دھونے والا زہر کا کیونکہ پانہر بمعنی شستن
 و پاکیزہ کردن ہرورایام داو صدف ہو گیا معرب اوسکا فادزہر عربی میں خمر القیس کہتے ہیں
 اگر آب اجوائن کے ساتھ گزیدگی مار پر طما کرین تو دفع زہر مار کے واسطے مفید ہے از بریان ہرہرہ
 کہتے ہیں از سراج ایک دوا سے مرکب ہے دافع انواع زہر سے نہاتی و حیوانی مرکب ہا
 پاو بمعنی پاسبان و زہر بمعنی سم یعنی نگاہارندہ زہر از غیاث عراق بالکسر دو ملک ہیں ایک عراق
 حبشین خراسان و اصفہان داخل ہے دوسرے عراق عرب جو دجلہ کے اوس پار واقع ہے اور بغداد اوس
 داخل اور عراق لغت میں بمعنی کنارہ دریا ہے جو کہ دونوں ملک کنارہ دریا واقع ہوئے ہیں لہذا
 عراق کہتے ہیں عراق عجم کنارہ دریا سے جیوں کے ہے اور عراق عرب کنارہ دجلہ و فرات کے ہے
 از غیاث عراقین کوفہ و بصرہ ہر از منتخب قولہ تا تریاق از عراق آہ اقول جاننا چاہیے کہ تریاق
 دوا مرکب ہو خواہ زہر مہرہ کہ بزرگ سینہ یا خاکستری ہوتا ہے خواہ مار مہرہ جو سانپ کے سر سے نکلتا ہے
 اور دافع زہر مار ہے خصوصیت اوسکے لئے آئے کی عراق سے مقصود نہیں کیونکہ ہر ملک میں دستیاب
 اوسکا ممکن ہے اور جزو واحد خواہ دوا مرکب دافع زہر مار ہر جگہ مل سکتی ہیں چنانچہ صاحب کفا میفرماتا
 لکھتا ہے کہ تریاق کبیر یعنی تریاق فاروق و شرو و یطوس و تریاق افاعی تناول کرنا اور لہسن و پیاز
 و گداز و حعل کو شراب کہنے کے ساتھ کھانا اور انیسون و تخم کشوث و فلفل ہر یک دس درم و
 زراوند مرجم و جذبیہ ستر ہر یک پانچ درم کوٹ کر شہد کے ساتھ ملا کر اوسین سے تین درم شراب
 ساتھ تناول کرنا اور روغن کہند و گوشت راسو شور کردہ و خشک شدہ مقدار تین درم اور برطانیہ
 بریان کردہ مفید اور سمونا قطعاً ممنوع اور پیاز دریائی کچل کر اوسکا عرق پینا اور اوسکا نقل صوم
 زخم پر رکھنا اور سداب یعنی تتلی و مرزنجوش و برگ سیب و حلیت شراب کے ساتھ دافع
 سموم ہے اور بول آدمی بھی مفید انتہی قولہ اور کہتے ہیں حب الہلاطین لکھن لگانا اور کھانا اور سرچا
 ملنا فی الفور زہر کو دفع کرتا ہے اور کھانا گول مرچ کا ساتھ پیاز انکا کے بھی نافع اور چوہہ ماکیان کھانا

کہ بال و پر نہ سکے ہوں زندہ مقعداوسکی جرات پر پھین ایک مجرب سے شناسا ہوں کہ جدا نہیں ہوتا
 جتنا کہ تمام زہر سانپ کا کھینچ نہ لے آخر کار وہ چوہہ مرجاتا ہے الغرض صدمہ لے کر کتب طب میں
 موجود ہیں تریاق عراق کی خصوصیت نہیں مولف کے نزدیک یہ کلمہ بطریق تمثیل کے واقع ہوا کہ
 شگشتی در چین و ملاح در رنگ یا تا تو بن میری من بخدا میری من متغستان اس میں الف و کو
 جمع کا ہے اور متغنت صیغہ اسم فاعل کا ہے باب تفعیل سے مصدر تفتت بمعنی خطا و گناہ کیسے ڈھونڈنا
 از منتخب متغنت بمعنی عیب جو بدگو از غیاث ترجمہ میں نے کہا حکایت اوس لڑکی
 شام سب تیرے حال کے ہے کہ دیکھا اوسکو گریزان اور بدحواسی میں افتان و خیزان کیسی پوچھا
 کیا آفت ہے جو اتنی دہشت ہے کہنے لگی میں نے شناسا ہے اونٹ کو بیگار میں کھڑے ہیں اوسنے
 کہا اے احمق تجھکو اونٹ سے کیا مناسبت اور اوسکو تجھ سے کیا مشابہت کہا چپ رہ
 اگر بدخواہان بغرض میرے کھنسنے کے کہ دیویں کہ یہ اونٹ کا بوتھ ہے اور بیگار میں کھنس جاؤں
 تو کسکو میرے چھوڑانے کا غم ہوگا کہ جستجو میرے حقیقت حال کی کرے اور مثل مشہور ہے کہ جبکہ
 تریاق عراق سے منگائی جاوے سانپ کا کاٹا ہوا مرے اور علی ہذا القیاس ہر چند تجھکو فضل و
 دیانت اور تقوی و امانت ہے لیکن عیب جو یاں کہ ذرات تیرے کھنسنے کی کھات میں
 اور بدگویان دیکھتے ہوئے مصروف اسی بات میں ہیں اگر تیری خوبی سیرت کے برخلاف تیرے
 اور توبادشاہ کی باز پرس اور محل عتاب میں پڑے تو اوس حال میں کسکو جیسے مقال ہوگی
 میں مصلحت آن می بینم کہ ملک قناعت راجہ است و ترک ریاست گوئی
 کہ عاقلان گفتہ اند بدیت بدریا در منافع بیشتر است یا اگر خواہی سلامت
 بر کنار است بقولہ در منافع اقوال لفظ در بفتح وال اس جگہ زائد ہے اور جو لوگ در
 بضم وال بمعنی موتی پڑھتے ہیں محض ہذیان سرائی ہے ترجمہ میں مصلحت یہ دیکھنا ہے
 کہ خیال رکھ ملک قناعت کی نگہبانی و حراست کا اور نام نہاد ریاست کا کہ عاقلان
 کہتے ہیں بدیت دریا میں گرچہ ملتے ہیں موتی بہت مگر خطارہ ہے جان کا بھی کہ گلاب کا پتھر
 رفیق ابن سخن بشنید و ہم برآمد و روی در ہم کشید و شمشاد ہی کجیش آئینہ افش گرفت
 کہ این چه عقل و کفایت است و ہم وراثت و قول حکما و درست آمد

کہ دوستان در زندان بکار آیند که بر سفره هم دشمنان دوست نمایند
 قطعه دوست مشطارانکه در نعمت زندی لاف باری و برادر خواندن
 دوست آن دامن گیر دوست دوست و در پشیمان جالی و در ماندگی
 کفایت بکسر اول و بیکس تختانی مفتوح بعضی کافی و بس شدن و سود گرفتن و بکسر اول
 و حرف چهارم همزه بعضی مانند بیدار شدن دو قوم از غیاث و منتخب در ایت با کسر
 عقل و دانش از نوید و غیاث دانش از منتخب تر جمعه ده دوست یه بات شکر
 غصه بخواسته پیر لیا باتین بخش آمیز یون کرے لگا که یہ کیا عقل و کفایت اور سمجھ و دانائی
 قول حکما کا درست آنا کہ دوست وہ ہیں جو برے وقت کام آویں کیونکہ دسترخوان پر تو دشمنی
 دوست ہو جاوے قطع لاف زن باری کا ثروت میں جو ہو آشنائیت جان تو او کو
 دوست وہ ہو و ستگیری جو کرے بے پریشانی و تنگی میں خیر و دیدم کہ متغیر میشود
 و نصیحت من بغرض می شنود و نزد یک صاحب دیوان رفیق
 بسیار بقدر معرفتی کہ میان ما بود و صورت حالش بگفتم و اہلیت و استحقاق
 بیان کردم تا بکاری مختصرش نصیب کرد چند روزی برین برآمد
 لطیف طبعش را دیدند و حسن تدبیرش بہ پسندیدند کارش از ان
 در گذشت و بہ ترتیب بالا تر متہکن شد بہجتان نجم سعادتش و ترقی بود
 تا با وجہ ارادت رسید و مقرب حضرت سلطان و معتمد علیہ گشت
 بہ سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم بیت ز کار بستہ بندیش
 دل شکستہ مدارد کہ آب چشمہ حیوان درون تار یکی است شعر
 الا لا تحزن اخو البلیتہ فلا حزن الطاف خفہ بیت منشین ترش
 از کہ و کشش امام کہ صبر گر چه تلخ نیست ولیکن بر شیرین دارد
 تعمیر از حال خود برگشتن از منتخب بدو یا بروزن تقصیر نہ بروزن فقیر مگر اہل فارس ایک
 و اسطیخ خفیف کے حذف کرے ہیں بلفظ دادن و کردن مستعمل از غیاث و چراغ ہدایت
 و بہار نجم قولہ بغرض می شنود اقول اس جگہ غرض بعضی خواہش و قصد مقصود نہیں

بلکہ بمعنی تنگ دل شدن و ملول شدن و ستوہ آمدن ہی از منتخب دیوان بالکسر و بار معروف
 دفتر خانہ حساب و کتاب از منتخب وزیر اعظم کو بھی کہتے ہیں از زبان معرب ہی دیوان بیاموہول
 بمعنی جگہ جمع ہونے مردم کی اور مجازاً بمعنی دفتر محاسبہ و کچری و دارالعدالت و ششگاہ ملک
 و امرا و صاحب دارالعدالت و صاحب سند و مہنی داد و فریاد و اجرا و بمعنی کتاب غزلیہا جمع کو
 دواوین و دیاوین اور دوانین غلط از بہار عجم و کشت و منتخب وغیرہ اعد شایع مقامات حرری
 یعنی شریشی لکھتا ہی کہ دیوان اصل میں دوان بکسر وال و دوا شد و تھا و اداول کو بکسر و
 ماقبل کے یا سے تختانی سے بدلایا اور ہونا لفظ دواوین کا جمع دیوان کی اس معنی پر نویس
 اور لفظ دیوان اصل لغت میں بمعنی جمع شدن ہی مجازاً بمعنی دفتر مستعمل ہوا کیونکہ معنی مادہ
 اس لفظ کے جمع و تالیف ہی اور اسی وجہ سے تدوین بمعنی جمع کرنا اور فراہم لانا آیا ہی بعد اسکے
 شایع ہو کر لکھتا ہی کہ یہ لفظ عجمی ہی اور وجہ اسکے تشبیہ کی یہ ہی کہ ایک روز نو شیردان چاہل چاہل
 حکم کیا کہ متفق ہو کر تین روز میں فلانا حساب جلد درست کریں پس ایک دن اونسے پاس کیا
 کہ دیکھیں کیا کرتے ہیں پس دیکھا کہ تبجیل تمام حساب کرتے اور لکھتے ہیں نو شیردان نے اونکی جلد ہی پر
 متعجب ہو کر کہا کہ یہ دیوان ہیں اوسے وقت سے نام اہل محاسبہ اور اونکی ششگاہ کا دیوان
 مقرر ہوا جو کہ یا سے معمول عربی میں نہیں آتی لہذا یا سے معمول کو معروف کر کے معرب کیا از غیاث
 قولہ صاحب دیوان اقول معنی اسکے صاحب دفتر یا داروعدالت یا قاضی یا وادرس
 مظلومان یہ سب معانی اس جگہ مناسب سا لفظ امریکہ از پیشتر وسیلہ سرخجام کاری با
 معرفت ششگاہی زمانہ سابق از غیاث معرفت بکسر و بار و عملہ شناختن از غیاث
 اہلیت سزاوار ہونا اور شرافت و لیاقت از غیاث استحقاق لیاقت از منتخب
 و غیاث تدبیر پائین کار اندیشیدن از منتخب قولہ میان ما بود اقول لفظ یا ضمیر
 راجع بطرف شخص مذکور و شیخ مغفور مشکون صیغہ اسم فاعل کا ہی باب تفعیل سے یعنی کجاں گیرندہ
 و جاسے گیرندہ از غیاث مصدر اسکا تمکن ہی بمعنی جاے گرفتن و قایم شدن از صراح بحکم
 و کوکب عربی اختر درویشان و شمارہ فارسی تاراہندی سعادت نیک بخت ہونا
 از منتخب ترقی و ارتقا او پر جانا ترقی مصدر ہی باب تفعیل سے مادہ اسکا رتی ہی باب

سمیع سے بعضی چیز ہنا سیر ہی پر از صراح قولہ نجم سعادت آہ اقول سعادت سے
 مراد ہی اقبال اور ستارہ اقبال کا مشتری ہی یعنی طالع اوسکے مشتری کا اوج پر تھا اوج
 بالفتح طرف بالا سے ہر چیز اور بلند ترین درجہ کو اکب معرب ہر اوج بالضم دو اوسعد و لد و جیم قار
 کہ لفظ ہندی ہر از غیاث اور مولانا عبد العلی بر جندی محشی شرح چغنی لکھتا ہے کہ معرب ہر اوک کا
 کہ کلمہ ہندی ہر اور بعضی کہتے ہیں معرب اوجہ کا ہر اور یہ النسب و اشہر ہر از منتخب قولہ اوج اراد
 یعنی حد مرتبہ خواہش کا مقرب یعنی مصاحب و ہم نشین قولہ معتد علیہ وہ شخص ہے
 تکیہ کیا گیا اور کام چھوڑ دیا گیا ہر از منتخب بعض نسخوں میں مشار الیہ ہر بضم میم معنی لفظی اسکے
 اشارہ کیا طرف اوسکے یعنی انگشت شاہ جو کہ شخص عالی مرتبہ کو لوگ انگلی سے اشارہ پہنچواتے ہیں
 لہذا یہ لفظ موضوع اون لوگوں کے واسطے ہر صاحب جاہ و جلال ہوں اگرچہ مردم ادنیٰ ہر بھی
 اطلاق اس لفظ کا ہو سکتا ہے لیکن اس مقام میں مراد مردم عالی مراتب ہیں اور حاصل مطلب
 معتد علیہ اور مشار الیہ دونوں کا ایک ہر کار بستہ کنایہ ہر اوس کام مشکل سے جو دوسرے
 ہر سے آسانی ہوسکے از چرخ ہدایت و بہار نجم و غیاث دل شکستہ کنایہ ہر مخزون اور
 غمگین سے چشمہ حیوان آب حیات تبارکی یعنی ظلمات قولہ کار بستہ آہ اقول
 اوس جگہ مراد کار بستہ سے تنگی رزق ہر اور چشمہ حیوان سے روزی اور تبارکی سے پردہ اور
 حاصل مطلب اس شعر کا یہ کہ تنگی معاش سے ملول و محزون ہست ہو کیونکہ رزق مقسوم ہر شخص کا
 اگرچہ روئے خطا میں ہر لیکن مقصد اقول خداوند تعالیٰ و امن و امان فی الارض الاعلیٰ اور رزق
 اللہ تعالیٰ ہر کو رزق مقسوم ہر بخا دیگا اور کشایش روزی منطوق کل امر ہوں باوقاہت
 وقت اس میں ہر یوقوت ہر الا حرف تنبیہ ہر معنی آگاہ یا کشش اور کبسر ہمزہ و لام مشدود مفتوح
 ہر استثناء ہر گری لا شخر من صیدہ نہی مذکر حاضر بانون ثقیب مادہ اسکا حزن بالضم و حزن
 بالفتح ہیں ہر باب سمیع سے از صراح قولہ لا شخر من بعض نسخہ میں لا یحزن بالضم نہی غائب
 مانہ جو اس سے کہ معنی نالیدن و تضرع کردن صحاح میں آیا ہر از محشی اشع بھی برابر ہر اور یہ لفظ
 موافق قواعد علم نحو حالت نصب میں الف کے ساتھ اور حالت رفع میں واو کے ساتھ اور جائز
 باب کے ساتھ لکھا جاتا ہے جیسے جاننی اخوک وراثت اخاک و مریت باخیک اور صاحب جراح لکھتا ہے

کہ اصل میں اخو بالتحریک تھا کیونکہ تشبیہ اسکا اخوان ہے اور بعضے کہتے ہیں تشبیہ اخان اور جمع
 اخوان بالکسر اور اخوة بضم ہمزہ اور بھی یک ہمزہ ہے جیسے لفظ اب کہ اصل میں ابو بفتح تین تھا
 ابابراو سکی جمع اور تشبیہ اسکا ابوان اور بعضوں کے نزدیک ابان ہے اور لفظ اخو والو بضم ثانی
 نہیں کہہ سکتے مگر حالت اضافت میں انتہی پس لفظ اخو البلیہ میں اخو مضاف ہے اور بلیہ مضاف الیہ
 قولہ اخو البلیہ مختار شارح فاضل کا اخا البلیہ ہی باین توجہ کہ یا حرف نداء کا محذوف اخا نداء
 مضاف بلیہ مضاف الیہ اس تقدیر پر معنی یہ ہو گئے کہ اسی صاحب رنج و بلا ہرگز غمناک و محزون
 اور مختار صاحب شکرستان کا اخو ہے اس صورت میں ضمیر الا کی بجمع ہوگی بطرف مخاطب اقول
 در صورت ہونے اخو کے لایحزرن بصیغہ غائب مناسب اور معنی مصرع کے اس تقدیر پر یہ ہو
 کہ آگاہ رہ اسی شخص کہ محزون نہیں ہوتا صاحب بلا نزول بلا سے یعنی جو لوگ صابر و شاکر ہیں
 بحالت مبتلا سے بلا ہونے کے ہرگز غمناک نہیں ہوتے پس مقتضائے صبر یہ ہے کہ وقت
 نزول بلا کے تو بھی محزون نہ ہو قولہ ظلم جن آہ مطلب اس مصرع کا گویا اشارہ ہے اس آہ سے
 عسی ان تک رہو اشتیاد ہو خیر لکم یعنی امید ہے کہ جس چیز کو تم اپنے حق میں بظاہر برا جانتے ہو وہ
 تمہارے حق میں فی الباطن اچھا ہو ترش بطن یعنی اور بضم اول و سکون ثانی دونوں صحیح
 نام ایک مرہ معروف کا ہے حاضری عربی کھٹا ہندی از غیاث و مدار کشف و بہار رحم و نفاہ اس
 گردش ایام کتابیہ پر رنج اور نامساعدت ایام سے اور گردش بمعنی تغیر بھی برائے قاطع ہیں
 مرقوم ہے صبر بفتح اول و سکون ثانی مصدر ہے باب ضرب یضرب سے بمعنی شکست یا رام و مل
 از بران و صراح اور کبیکو بند کرنا اور کچھ نڈیا بیان تاک کہ مر جاوے اور قید کرنا پر ان تاک کہ اس
 منہی غنہ سے قسم کھاوے اور بفتح اول و کسر ثانی عصا ایک درخت کا ہے نہایت تنج اور سبک
 جائز نہیں مگر ضرورت شعرا از منتخب ایک داروے تنج ہے جسکو ہندی میں گھیکو کنوار کہتے ہیں
 از کشف اوس عصا کو ہندی میں ایلوا و صبر کہتے ہیں از غیاث و مدید اور زمان آرزو لکھتا ہے
 کہ صراح سے بفتح اول و کسر ثانی ظاہر لیکن قاموس سے معلوم ہوتا ہے کہ شعرا سے عربی سے
 خدا ضرورت پس سکون دوم جائز رکھا ہے اس صورت میں پس سکون دوم پڑھنا فارسیوں کا
 تصرف نہیں اور اسی واسطے صاحب مدارالافاضل نے لکھا ہے کہ صبر بفتح معروف ایک

دو کی ہو اور بعض کہتے ہیں کہ بمعنی دواسے تلخ بکسر اول و سکون ثانی بھی جائز ہے کیونکہ جو اسم بفتح اول و کسر ثانی ہوا وہیں کسر و فتح اول و سکون ثانی بھی جائز ہے جیسے کثف و کثف و کثف اور فحش و فحش و فحش اور کذب و کذب اور کذب و کذب میں از غیث اقول اس طول سخن سے محتاجان آرزو اس مقام میں صبر بمعنی ایلا و معلوم ہوتا ہے لیکن نظر بسباق عبارات مصرع یہ معنی اس حالت میں درست ہونے کے صبر نام ہوتا ایلوے کے درخت کا کہ ذائقہ اس کی لکڑی کا تلخ اور ذائقہ خود ایلوے کا شیرین ہوتا حال آنکہ صاحب منتخب لکھتا ہے کہ صبر بفتح اول و کسر ثانی عصارہ ایک درخت کا ہے تلخ اور سکون با جائز نہیں مگر بضرورت شعر میں اور صاحب کشف لکھتا ہے کہ بفتح یکم و کسر دوم ایک دار و سے تلخ ہے جسکو ہندی میں کھیو کنوار کہتے ہیں اور بالفرض صبر نام کسی درخت کا اور پھل اس کا ایلا شیرین و خوش ذائقہ ہوتا تو مضمون اس مصرع کا ساتھ مضمون مصرع اول کے کچھ مناسب نہیں رکھتا مولف کے نزدیک اس مقام میں صبر بمعنی شکیبائی مناسب اور مراد بر شیرین دار و سے خوبی عاقبت تقدیر پر معنی اس بیت کے یہ ہونگے کہ اگر شخص نامساعدت روزگار سے ترش و وا ندو گین ہو کر دست پیشہ کیونکہ صبر کرنا بلا پر اگرچہ ناگوار و تلخ معلوم ہوتا ہے لیکن انجام اس کا آخرت میں بہتر ہوگا چنانچہ یہ شعر مولوی روم کا ہے صبر تلخ آند و شیرین عام بیوہ شیرین دہر بر منفعت گویا شرح اسی بیت کی ہے ترجمہ جب دیکھا میں نے کہ بخش سے رنگ اس کے چہرے کا بیزنگ ہوتا ہے اور نصیحت میری تنگدلی و دلالی سے مستنار دار و فہ عدالت کے پاس بسبب پچھلی محبت کے جو درمیان میرے اور اس کے تھی میں گیا اور اس کا حال مفصل کہا اور اس کی شرافت اور لیاقت کو ظاہر کیا الغرض او ستر ایک عمدہ مختصر پر اسکو مقرر کیا چند روز اس کام پر گذرے پھر رسائی اس کی طبیعت کی دیکھی عاقبت اندیشی و اسے صائب اس کی پسند کی کام اس کا بڑھ گیا عمدہ عالی مرتبہ یہ مستقر ہوا طالع اس کی مشتری کا اوج پر تھا ستارہ اس کے اقبال کا جو روز بروز ترقی پرتھا رفتہ رفتہ اوج مطلب پر پہونچا بادشاہ کا صاحب مرجع خاص و عام ہوا اور امورات عالی و ملکی میں مدار المہام ہوا اس کی بلند اقبالی و خوشحالی پر میں بہت خوش ہوا اور یہ کہا بیت عیش دلال ہر افلاس سے نہو غمگین ملک کارزق معین اگرچہ ہر مخفی شعر

پڑا ہی وہ طبع حیرت میں کیوں نہ ہو مخزون: خدا کے لطف نہان سے سب درگنوں پرست
 اگر دوش چرخ سے کیوں ترش و ہوتا ہے کہ جبر و کریم ہی تلخ مگر پہل تو ہے اور سکا شیریں: در
 قربت مرا باطل کفر یاران اتفاق سفر کہ افتاد چون باز آمد بد و منزل
 استقبال کرو طیار حالش دیدم پریشان و در پست و درویشان
 گفت حال پست گفت چنانکہ تو گفتی طائفہ حسد روند و خجاستم
 مشکور کرو ملک در کشف حقیقت انستقصا لغز و یازان قدیم
 و دوست دار چہ از کلمہ حق خاموش شدند و محبت ویرینہ فراموش کردند
 قطع نہ بینی کہ پیش خداوند جاوید شاییش کنان دست بر سر نہ
 و کر و زگار نش و زار و زیاسے ہنرم عالمش پای بر سر نہ
 بالواع حق و بت گرفتار بودم تا درین ہفتہ کہ شرف سلاستی حجاج بر سر از بند گرام
 خلاص گردید ملک نور و شمع خاص شربت باضم نزدیک شدن و نزدیک از منتخب و گزینہ
 بعضی نسخہ میں مدت ہو اور مدت بمعنی پارہ از زمان از منتخب اتفاق باہد بگر موافقت کرد
 و بے موجب کارے واقع شدن و یکی شدن از منتخب و غیاث سفر قطع کرنا مسافرا
 از منتخب کسی دور جبکہ جانا از کشف اسفار جمع از صراح استقبال پیشوا کی حیانت
 و غلی و ناراستی از غیاث خیانت و خانت و مخانت بالفتح تیون صدر باب نصر میر سے
 بمعنی ناراستی مادہ اسکا خون ہو از صراح استقصا بالکسر وقاف و صاد و مہملہ کسی چیز کی طاعت
 اور کسی چیز کی نہایت کو پہنچا اور مجاز بمعنی سعی و کوشش لب پار از غیاث قولہ استقصا اسراج
 و صاحب شکرستان استفسار لکھتے ہیں کہ معنی پر رسیدن و طلب بیان کردن ہو از منتخب مؤلف کے
 نزدیک استقصا مناسب قولہ حمیم بحالے حطی بمعنی کرم بعض نسخہ میں حمیم بجا و مہملہ بمعنی خالص اور
 بعض نسخہ میں رحیم بار مہملہ ہی اول و دوم مناسب ویرینہ ویرین بمعنی مدت تہادی قولہ پڑی
 نسخہ سروری اور دوسرے نسخہ میں یہ قطعہ اسطورہ واقع ہو کہ بعد بصنع خدا چون کسی اوفت پڑ
 بہد عالمش پای بر سر نہ چو بیند کما قبال دستش گرفت: دستمالش کنان دست بر سر نہ
 صنع بضم کسی کے ساتھ نیک یا بدی کرنا از منتخب اس جگہ بمعنی بدی مناسب مراد او سے قولہ

دست پر ہواون بمعنی سلام کرنا اور موصول اہل ولایت کا ہو کہ سلام کرنے میں ہاتھ سینہ پر رکھتے ہیں از غیاث اقول یہ بمعنی سینہ و آغوش دونوں آیا ہو اور ہاتھ سینہ پر رکھنا کنایہ پر حق تسلیم سے یعنی اگر کوئی سخن ہو وہ بھی کہیں قیام کے تو ایچ از راہ خوشا کہ تمہیں کہیں یا محی ہر ہوا و کنایہ ہر غنیمت و دلیل کرنے اور جاننے سے عفو و عسرت بالضم پاداش بدی و شکر بخوار و مہربان سلامی لفظ سلامت بمعنی بے گزند و بے عیب ہونا اور رائی پانا مصدر ہر باب جمع یجمع سے از صراح و بہرین نزدیک سلامتی دست نہیں کیونکہ سلامت خود مصدر ہوا و ہمیں یا سے مصدر کی کیا ہے بلکہ نزل الاغلا اور خان آرزو بہار ششم میں لکھتا ہے کہ فارسیاں بعض کلمات کے آخر میں یا سے زائد لاحق کرتے ہیں اسم جان خواہ مصدر ہو عربی ہو یا فارسی ہو جیسے اردغان وارغانی و فلان و فلانی و قربان و قربانی و نقصا و نقصانی و حرمان و حرمانی و خلاص و خلاصی و فتنل و فتنولی و سلامت و سلامتی و حجاج باضم و شادید جیم اولی جمع ہر حاج کی کہ صیغہ کسبم داخل ہو باب نصر نصر سے قولہ ملک موروثی خاص صاحب شکرستان لکھتا ہے کہ ملک بالکسر و ضمیر کہ سیما حق رہا ہو اور موروث بمعنی میراث کہ پڑھتے اور میراث بالکسر لے یعنی ملک قناعت اور صاحب شیا بیان لکھتا ہے کہ یہ معنی محل نظر ہو کیونکہ پہلے وہ قناعت نہ لکھتا تھا چنانچہ شیخ مرحوم اوس کے حق میں فرماتے ہیں کہ سلامت آن محی ہر ہوا کہ ملک قناعت است کنی و ترک ریاست گوئی اور شارح فاضل ملک موروث سے مراد فقر و فاقہ لکھتا ہے اقول ملک بالکسر بمعنی راہ راست اور بمعنی جاہ بھی آیا ہوا از غیاث اور موروث اخذ از شدت بمعنی امر قریب از صراح اور قبل لفظ ملک کے از اور بعد لفظ خاص کے کہ دند مقدس پس معنی اس فقر و فاقہ یہ ہے کہ کہ راہ قریب جہاں کو خاص کیا یعنی حال میرا جیسا تھا ویسا ہوا مترجم جیسے اوستی ہر صدمہ میں چھوڑا کر گیا و بارون جہاں ساتھ اتفاق سفر کا یہ مفہوم کا پڑا جب میں حج بیت اللہ سے مشرف ہو کر آیا تو دو منزل سے آؤ بہتر از شوقی کی ظاہر حال اوسکا میں نے دیکھا تھا بیت پریشان اور یہ دورت و پریشان پوچھا تھا کہ کیا حال ہے کہنے لگا جیسا کہ تو کہتا تھا ویسا ہی میری ہو گئی تھی آہا کہ میری قدر و منزلت دیکھ کر کیا جہالت ہے کہ نہ کہہ دے کہ خدا کی اور کیا خدا نے تمہیں کیا اور بادشاہ نے اوسکی تعظیمت دریافت کرنے میں بھی کہ شرف پنداری دست کے یار پر نہ غور کر کہ حق کے اظہار سے ہوئے خواہم اور وجہت قدیم کو کیا فراموشی واقعی غلطی کر کے جہکو اللہ اقبال ہند تو سب ارا جہاں اوسکی تعظیم

اگر چاہ و دولت پر اوسے زواں نہ تو اسکو ذلیل اور نفیر کرے قصہ مختصر یہ کہ میں بہت گری باغین
 بیڑی پڑی علاوہ اسکے انواع آذر میں گرفتار تھا بھگو اس ہفتہ میں چابیوں کے خیر و عافیت سے
 آئے کا مزد پہنچا تو بھگو قید و بند سے آزاد کیا اور میں نے بدستور اپنا خانہ و خانہ آباد کیسا
 گفتم و ان لوہے اشارت میں قبول نکردی کہ عمل یا و شایان چون سفسر
 در راست سو دمنہ و خطرناک یا گنج برگیری یا در تلافی ہمیری بدیت باز رہو
 و ست کنز خواہ و کنار یا موج روزی اٹکندش مردہ کنار بصلحت
 ندیدم ازین پیش رویش را بہلاست خراشیدن و نہک بر جرات
 یا سستہ ان بدین دو بیت اختصار کردم قطعہ نذرستی کہ بدین بندریا پی
 جو رکشت نیامد بند مروم و گرہ گرداری طاقت نیش بکن انگشت
 و سوراخ کردم و عمل بفتخین کام کرنا اور کام از منتخب خطہ یعنی قدر و جاہ و عظمت
 و منزلت و بزرگی و شان و شوکت و آفت و دشواری و اندیشہ ضرر و در قریب بہلاکت ہونا
 از منتخب و مؤید و کشف و کنز و بران و سروری و غیاث مصدر باب ضرب بضر سے از صراح
 آفت و دشواری از بران ناک یعنی آلودہ و آغشتہ ایضا خداوند و صاحبان مؤید و ہدایت و تلام
 بہرین ہونا موج وریا کا از منتخب بی در و اوٹھنا موج کا اور پوشش کرنا وریا کا از مؤید تلام
 دو طاسے حلی کے لکھنا خطا ہر از غیاث نادرہ اسکا لطم ہی یعنی طباخہ زدن باب ضرب بضر سے
 از صراح قول نذرستی آہ اس میں ہیں لفظ مروم سے مراد خود شیخ مروم ہی اور یہ لفظ یعنی مفروض
 دونوں مسئلہ از غیاث اور حاصل مطلب اس شعر کا یہ کہ میری نصیحت جو تو نے لکھو تو میں نہ سنی اور غو
 سمجھی آیا حاسدوں کے حسد سے نے خبر تھا اور یہ نہ سمجھا کہ مقتید اور پابز بخیر ہوگا آخر یہی بات پیش
 جو میں نے کہی تھی قولہ دگرہ اقول اس میں اضافت مقلوب ہی اور زہ خفیف ہی راہ کا یعنی کرت و
 از بران پس یعنی راہ دیگر کے بار دیگر یعنی ظاہر اس بیت کے یہ کہ بار دیگر اگر بھگو شکل نیش خرقہ کا
 تو سوراخ کردم میں لکھی است رکھ اور فی الحقیقت یہ بیت بطریق تمثیل و نصیحت ہی مراد عقرب سے
 بمصدق الاقرب کا عقرب مقرب بادشاہی اور سوراخ سے دربار بادشاہی اور نیش سے
 غضب سلطانی پس حاصل یہ اس بیت کا بطور نصیحت یہ کہ اگر تجھ سے بار دیگر قہر سلطانی کا

ہو سکے تو قصہ روزگار کا کردار الہام صدق بن اس بلبل بلیتیں نچھڑا ہوا تیرے حق میں طریق سہل نیک
 کر گونہ نشینی دفعہ وفات کا تحمل اختیار کر کر جب میں نے کہا اس دفعہ میرا یہ اشارہ تو نے قبول
 کیا کہ روزگار بادشاہوں کا جیسے دریا کا سفر ہے حسین نفع اور بھی ضرر ہے کیونکہ سفر بصورت
 سفر ہی ہر وقت مال کے تلف کا خطر اور جان کا ڈر ہے یا گنج اور مال فراوان لیگا یا تادم علم سوچ دریا میں
 نقد جان و یگانہ ہیبت خواجہ کے استخوان بگے یا تو مال و زرہ یا ڈوبنے سوچ پھینک دے
 لاش اسکی گھاٹ پر اس سے زیادہ ریش درویش کا ناخن ملامت سے پھیلنا اور زخم دل
 تک چھڑکنا میں نے مناسب نہ لکھا ان دو بیتوں پر اختصار کیا قطعہ سنار ہی بڑیاں بنی
 جو تو نے پھیلت کیوں بزرگوں کی نمائی؟ اگر گھکھو نہ ہوے طاقت نیش زکھ سوراخ میں پھنکے گا کشتی

اسٹھارویں حکایت

شی چنڈازر وندگان در صحبت میں بودند ظاہر ایشان بصلاح آراستہ
 یکی از بزرگان در حق این طائفہ حسن ظنی بلیغ داشت و اداری میں کر دہ
 تا یکی از ایشان حرکتی کر دہ مناسب حال درویشان ظن آن شخص فاسد شد
 و باز را بیان کا سب خواستم تا بطریق کفایت باران مستخلص و اہم ہنگ
 خدا نش کر دم در باخم را نکرد و جفا کر و معذ و رش و شتم کہ لطیفان گفتہ کہ قطعہ
 در میر و وزیر و سلطان را بپوشیلست مگر و سپر میں ہنگ و دریاں جو یافتہ و غریب
 این گریبان گرفت و آن دامن و زندگان ظاہر کن یہ سالکان یعنی اہل تصوف
 قول کہ در صحبت میں بودند اقول شاید دے لوگ مصنف کے مرید تھے صلاح بفتح نیکی خدا
 از منتخب یعنی کار نیک طاعت عبادت از مؤید صلاح بالضم اسکا مصدر ہی باب ضرب یضرب
 اور فتح یعنی اور کرم یکم سے از صلاح ظن گمان و یقین و ہوسن الا خدا از مؤید تمت نہا
 و گمان بردن و یقین دانستن و گمان و یقین از منتخب و در اصل صلاح غلبہ کی از طرفین وقوع و لا وقوع
 از غیبت و لطافت و مدار اورار بالکسر بر سنابار ان تمذکا اور پر در بول کرنا اور بار بار انعام
 بخشش کرنا اور روان ہونا شیر کا از منتخب انعام از مؤید الفضل اعرفا یعنی وظیفہ وراثتہ و ذر
 استعمال از غیبت خیابان مادہ اسکا در بالفتح و تشدید لا ہی یعنی نیکوئی و کار نیک باب ضمیر سے از صراح

حرکت لہجہ جہش و جنبیدن از مؤید و کشف و بران ماده اسکا حرکت ہی بمعنی جنبیدن باب
 نصر نصر سے از صراح حرکت مصدر ثلاثی ہی کہ اوس سے کوئی صیغہ باب ثلاثی مجرد کا مشتق نہیں
 از غیاث و بہار عجم بسکون ثانی جیسا کہ مشہور ہی بہترین اگرچہ بعضی استادوں نے بسکون ثانی بھی
 لکھا ہی چنانچہ ملا فوقی کہتا ہی سے زلس خوش حرکت و شیرین اداب و دیگر سیداد تیزی خوش کا
 اور ایک جگہ ملا طغرا بھی بسکون ثانی لایا ہی از غیاث فاسد تباہ از منتخب و مؤید و کشف مصدر
 اسکا فساد ہی ضد صلاح باب نصر نصر سے از صراح کا سند بے رواج یعنی وہ متاع و نقد کہ با
 نقصان کے کوئی رغبت نہ لیوے از غیاث لطیف نیکو کار و یاری کنندہ و بغایت نازک از
 منتخب پاک و دانا از شکرستان پیرامن اطراف و گرداگرد گریبان بکسرتین و یاسے مہول
 مرکب ہر گری بمعنی گردن اور بان بمعنی دارندہ و محافظ سے اگر باے مہول کو باے معروف پڑھیں تو
 مضائقہ نہیں بلکہ فصیح معلوم ہو تا ہی از غیاث قولہ این گریبان گرفت و آن دامن این اشارہ ہر
 طرف و دربان کے اور آن اشارہ ہر طرف سگ کے از شارح فاضل ترجمہ کسی شخص سالکان
 طریقت سے میری صحبت میں تھے ظاہر از نکاح صلاحیت سے درست یعنی طاعت و عبادت میں
 بہت چست ایک امیر اوس گروہ کے حق میں اعتقاد تمام رکھتا تھا اور اوس کے خرچ روزمرہ کے ^{سب}
 روزینہ مقرر کر دیا تھا آخر کار اوس میں سے ایک نے ایسی حرکت کی جو مناسب حال درویشوں کی نہ
 اعتقاد اوس امیر کا جاتا رہا اوس نے ریل ہو گیا رونق و عزت انھوں کی کم ہو گئی کہ روزینہ ^{میں}
 ہو گیا میں نے جا کہ پھر یاروں کا یومیہ سب سے جاری کر اؤں اوسکی خدمت میں جاسے کا
 قصد کیا دربان نے مجھ کو جانے نہ دیا اڑے ہاتھ لیا اور سخت و درشت کہا میں نے اوسکو معذور ^{رکھا}
 یعنی اوس سے معذرت کی اوسو اسطے کہ عقلا کیلئے میں قطعہ گھر میں سلطان و امیر و وزیر کے ^{حالا}
 بے وسیلے وہ گیا بے سرو سامان پکڑا بے سگ و دربان نے جو پایا اوس سے بے یار و غریب ^{پیدا}
 وہ اور اسنے گریبان پکڑا چند انکہ مقربان حضرت آن بزرگ بر حال میں قیوف
 یافتند ماکرام و در آوردند و برتر مقامی معین کر دیا اما متواضع فروز ^{نہ}
 و گفتند فرد نگذا کہ بندہ کمینم شاد و صفت بندگان شینم گفت ^ع
 چو جان این سخن است بہت گریہ و چشم من نشینی نازت بکشم کہ نازینی

فی الجملہ ششم و از ہر درمی سخن پیوستم تا حدیث زلت یاران در میان آمد کہتم قطع
 جہ جرم دید خداوند سابق الانعام کہ بندہ در نظر خویش خوار میدارد و خدا سبک
 مسلم بزرگواری و حلم کہ جرم بند و نان برقرار میدارد و چندان و چندین معنی قدر مقتدا
 از غیانت و نادر و مصداقات مقدار مجهول و غیر معین اور معنی ہر چند و ہر چہ بھی آیا ہر اور کہ بھی بحاسہ لفظ
 آنقدر اور تا آزان اور چنان اور تا بکو اور تا کی کہ بھی استعمال کہ ہیں کنایہ بہت سے اور بعد اس لفظ چندان
 صرف کاف بیانہ آنا بھی معمول ہی از مؤید و بران حضرت بیانش گذشت تو اوضح فروتنی کرنا
 فرو و بیانش گذشت قولہ فرو تر جاننا چاہیے عامہ نسخہ میں لفظ فرو ہی لیکن یہ لفظ بمعنی زیر
 و پائین کسی لغت میں حقیر کی نظر سے نہیں گذرا بلکہ بران و کشف و مؤید و غیانت میں بمعنی کوشش
 رو باہ ہی بمعنی مناسب اس مقام کے نہیں پس لفظ فرو و صحیح معلوم ہوتا ہی غالباً دال قائم نسخہ
 رنگیا ہوا اور فرو و مخفف خود کا بھی کسی لغت میں دیکھا نہیں کہ میں تخفیف ہی کہینہ کا کہ ضرورت شعر حرف رنگیا
 بمعنی کوشش و کسب و فرو یا ہر از بران قاطع اللہ اللہ مقام تعجب میں عمل نماز استغنا معشوق کا عاشق ہے
 کہ بہت ہی ہوشیاری و شوق پر از بران کشش معشوق کی عاشق سے از مؤید یا غنی و بے پروائی معشوق و معنی
 از غیانت نازناں سے غنی بالفتح و دال بالکسر عشقہ عربی لاؤ ہندی یعنی حرکت معشوق کی جس سے دل عاشق کا فریاد ہو
 نازنین ناز کشندہ از بران لاؤ لاہندی از نقائس قولہ از ہر درمی سخن پیوستم اقول صاحب شکستہ
 لفظ در کو زائد کہ کتابی فی الحقیقت اس جگہ در یعنی نوع و جنس ہر از بران حاصل مطلب یہ کہ قسم
 باتون کو بطور تمہید کے حاصل مدعا سے میں نے ملائین حدیث خبر و سخن اور جو چیز کہ نہی ہوا و مردانہ کہ
 سال از منتخب باطلالہ شرح قول و فصل بغیر از غیانت زلت بالکسر ناز و جہ و تشدید لام لغزین
 و لغزین ضعیف و لغزین و نیز لغزین گناہ از منتخب معنی لغزش و لغزین کنایہ کارنا پسندیدہ سے اور
 اس لفظ کو سن حیث الادب استعمال کرتے ہیں چنانچہ زلت ابنیا علیہم السلام از خیالان دادہ اسکالان
 بمعنی پھیلنا پاؤں کا کیچڑ میں اور لغزش زبان کی گفتگو کرنے میں باب ضرب لغزب اور سمع سمع
 از صراح لغزش اور لکھنا قدم کا اور گرٹنا اور بکسر ذال مجہ خاری از غیانت و لطائف خداوند
 معنی مالک از صاحب غیانت اس جگہ مراد وہ امیر سابق الانعام معنی ترکیبی اسکے سبقت کرنے والا
 مدعا سے لغت میں اور استعمال میں وہ شخص جو بے دریافت استحقاق و لیاقت کے بخشش کرے

یہی صفت خداوند کی ہر از خیالان مسلم بضم سیم و فتح لام شد بار و روا شسته شدہ سلامت دشتہ شدہ
 و سپردہ شدہ از غیاث و منتخب تسلیم مصدر یعنی رسانیدن جیسے سلمہ اللہ ہما اور بہ گزند رکھنا جیسے
 سلمہ اللہ اور سپرد کرنا جیسے سلم اللہ الشی سلمہ لہی اخذہ اور یعنی کردن دادن بحکم و قضا اور سلام کرنا ایقا
 سلم علیہ مادہ اسکا سلامت باب سیم سیم سے بمعنی بے گزند و بے عیب ہونا اور رمانی پانا از
 صلاح بزرگوار مزید علیہ بزرگ از غیاث و بہار عجم لطف بیان شش گزشت نان فارسی خبر غری
 رونی ہندی مراد قوت و روزی تر چہ استنہ میں اوس بزرگ کے مصاحبان حضور سچ
 سیرے حال پر اطلاع پائی و ڈرے آئے اور بتظیم و تکریم بھکوا کر صدر مجلس میں بٹھلانے لگے لیکن
 فروتنی سے میں صفت نعال میں بیٹھ گیا اور یہ کہا بدیت رہنے دے کہ بزدل تو ان ہوں میں لائق صفت بندگان ہوں
 اوس بزرگ نے کہا ع اللہ اللہ یہ کیا ہو جاے سخن بدیت گرا نگھون پر میرے بیٹھے مخدوم خدمت کرد
 دل سے لون قدم جویم القصہ ہر قسم کی باتوں کو بطور تمہید کے اصل مطلب سے میں چلے
 ملایا یہاں تک کہ ذکر یاروں کے گناہ کا در بیان میں آیا اور یہ کہا قطعہ ہوئی ہر کون خطا اوس
 اسی لغیم قدیم جو اپنے بندے کو نظروں میں خوار رکھتا ہے خدا یہ ختم بزرگی ہر اور لطفست و کرم کہ
 جرم پر بھی برقرار رکھتا ہے حاکم این سخن را پسندید اسباب معاش باران فرمود تا بار
 قاعدہ ماضی مہیا دارند و مونت امام تعطیل و فاکند شکر نعمت بگفتہ وزیرین حد
 بوسیدم و عذر جسارت بخواسم و گفتم قطعہ جو کعبہ قبلہ حاجت شد از
 دیار بعید و روند خلق بیدار شش از بسے فرسنگ بتر اٹھل امثال بابا بیدار
 کہ پیچکس نژدہ درخت نے برسنگ قاعدہ دستور از منتخب ماضی قدیم مہیا
 حاضر و آمادہ و ساختم شدہ از بران و منتخب موجود از مویہ مونت با محتاج معیشت چون
 نفقہ و کسوت در عرف بمعنی خرچ از غیاث تعطیل بیکار کرنا کیو از غیاث یہ مصدر بھی باب
 تفعل سے بمعنی خالی چھوڑنا چنانچہ حدیث ہر عاکثہ سے ایک عورت کے حق میں کہ جب ہر کسی
 تو کہا عطلوا یعنی انہ عو جلیٹھا یعنی اوتار لو اسکے زیورات کو اور مادہ اسکا عطل یعنی بے
 بے پیرا رہنا عورت کا باب سیم سیم سے از صلاح و فایا شش گزشت قولہ زمین خست بوسیدم
 اقول زمین خدمت بوسیدن کنایہ ہر سلام کرنے سے جیسا کہ لوگ وقت حصول طہارت

شکر گزاری کر کے ماتھے سے سلام کرتے ہیں جسارت دلیری تر جسم حاکم نے اس بات کو پسند کیا
اور فرمایا کہ وہ معاشق یاروں کی بدستور قدیم جاری رکھیں بلکہ روزیہ ایام بیکاری کا دیکھ لیں
شکر اس نعمت کا میں نے بمبالغہ تمام کیا اور اٹھ کر سلام کیا اور غدر اپنی دلیہ غی کا کہ یہ کلام کیا
قطعہ جو کعبہ قبلہ حاجت ہر دور دور کے لوگ بطواف کرتے ہیں طر کر ہزار ہا فرسنگ سے پہنچے
مزدور کفالت ہر اہل حاجت کی بد درخت میں جو نہ پھل ہو نہ مارے کوئی سنگ

انیسویں حکایت

ملک زادہ گنج فراوان از پدر میراث یافت و دست کرم بر کشتاد و داد و بخا
داد و لغت بے دریغ بر سیاہ و رعیت بر سخت قطعہ نیا ساید مشام از طبلہ
عود و بر آتش نہ کہ چون عنبر بنوید با بزرگی بایست بخشنده کی گن بکہ دانہ تانیقش
نروید و دریغ بیانش گذشت ریختن ایضا قول اس جگہ مقصود لٹانا ہی جسکا ترجمہ
فارسی میں غارت دادن اور عربی میں انہاب باب افعال سے چنانچہ کہتے ہیں انہاب الرجل مالہ
فانتبہ و نہی و فہا ہبہ لکھنی اصل یعنی لٹا یا فلا نے شخص نے مال اپنا پس تم بھی مال اپنا اوسکو لٹا دو
آسا یہ صیغہ مضارع ہر اسودن سے بمعنی آرام پانا اور آسا بمعنی پھیلانا منہ کا واسطے دفع بخار
جسکو فارسی میں فاشہ و دہن درہ و خمیازہ اور عربی میں تشاوب و ثوبار اور ہندی میں جہای
کہتے ہیں از بران و غیاث مشام بشدید میم ثانی کر فارسی میں تخفیف میم متعلیل بمعنی محمل
قوت شام کہ شہنام سے پہلے اور مقدم داغ ہی اور در حقیقت یہ لفظ صیغہ جمع ہی بمعنی واحد مستعمل
اصل میں شام تھا جمع ششم کی کہ صیغہ اسٹہ طرفت ہی شم سے کہ مرصہ ہی بمعنی بوسیدن پس صیغہ
و جمع میں میم کو میم میں اوفام کیا شم و مشام ہوا از غیاث طبلہ صند و قچہ کو چکت جسمین سیم و زو غیرہ
از موبد و غیاث عمو و نصیح اسکی مشت زن کی حکایت میں ہی عود و فطر و مندل عربی اگر فارسی و ہندی
نقائس ایک مکرسی ہی سیاہ رنگ کہ واسطے خوشبو کے اوسکو جلاتے ہیں اور مندل ایک شہری ہندی میں کہ وہاں
عود بہت ہوتا ہے بعضوں کے نزدیک ایک درخت کی جڑ ہی اوسکو کھود کر زمین میں دفن کر کے بعد
متغیر ہو جانے کے عود خالص ہوتا ہے از بران قولہ نیا ساید مشام آہ یعنی عود خشک صند و قچہ
یا شہیلی میں بند ہی اوسکی بونچھیلے اور داغ محطہ خواہر جب اوسکو آگ پر رکھیں

تو مثل عینے خود شکوہ سے یہی جو اس سخن کا بیت ثانی میں ہے کہ مال و زر خرودہ کچھ کام نہ آوے اگر گناہ
اپنی بزرگی منظر ہو تو غریب اور فقیر ہوں کہ وہی اس کا دنیا و آخرت میں سارا و زر و مال و شمار
خود پسند و توجہ و تکرار ہی ہے جس سے ایک شاہ زادہ نے خراندیہ شمار پایا کہ تیرے سے یا یا
ما تھو بخشش کا کھولا داؤد سخاوت کی دی اور شاہ اندیشہ سپاہ و عسکر کو خدمت وافر عطا کی
اگر کہ اپنے پیسے ہو دے گریہ نہ پڑا تیش پر پونہ خود شکوہ مثل عینے کھلے دست کریم تیرے بزرگی
نہ ہوئے جب تک دانہ ہو کھونکر کیلی از جلیسا سے بی تیرے بخشش آقا ز کرد و گدایان
پیشین ہر اس نعمت را بسعی اند و خستہ اند و پر اسے مصالحتی نہادہ و دست ازین
حرکت کو باو گن کہ واقعا در پیش سست و دشمنان و در پس نباید کہ بوقت عبادت
درمانی قطعہ اگر سب سے کئی بر عا سنان بخش ہر سید ہر کہ خدائے را پر ہے ہر
نہانی از ہر یک جو سے سیم نہ کہ گرو آید تر ہر روز ہے جلیسا و جمع ہر جلیس کی
پیشین از غناش و کنز بہ تیر یعنی بدانہ لیش واقعہ جنگ و عداوت و سختی از غناش
صدقہ امر ہو اس جگہ یعنی بخشش کہ حاصل ہر کہ خدا یعنی صاحب خانہ پر شیخ فارسی از
ابن خستین اور بفتح ہمزہ و ضم را و محملہ و زار مجتہد و عربی چاول ہندی از منتخب و غیاث
تر چہ ایک مصاحب نا عاقبت اندیشی کے لئے اس شاہ زادہ کو نصیحت کرتے لگا کہ
سلطان سابق نے اس خزانہ کو بڑی محنت سے جمع کیا ہے اور واسطے ایک مصلحت خاص یعنی فراہ
عام کے رکھا ہے کہ بروقت ہم اس کے کام آوے اس حرکت وادوی بخشش سے آپ با تیرے کچھ لیرین
کہ لڑائیوں و پیشین ہیں گہات میں لگے غنیمت بدانہ لیش میں ایسا نہ کہ وقت ہر جگہ آپ
خرچ سے عاجز ہیں قطعہ اگر اک گنج عالم کو لٹا دے ہر اک کو پہنچے چاول بھر بعد رنج تو کہو
سیم و زر جو سب سے جو بھڑ تو ہوئے جمع ہر روز اک گنج ہر ایک زادہ روی ازین
در ہم کشید و گفت خداوند تعالی مرا مالک این مملکت گردانیدہ است تا بخیر
و بخت شوم نہ با سہم کہ نگہ دارم بدیت قارون ہلاک شد کہ چلی خانہ گنج بہت
نوشیر و ان نمزد کہ نام لگو گداشت قولہ در ہم کشید و گفت یہ عبارت موافق اس نسخہ
جو باہتمام مولوی اکملاد صاحب ایک صاحب کے چھاپہ خانہ میں منطوقہ اور جو نسخہ کہ فی الحال لکھنؤ میں ہے

اور میں نے ان کو پہلے درجہ میں آورد و موافق طبعش نیاید و مراد از جبر فرمود و گفت قارون نام مرد کافر کا کہ
 بڑا بخیل تھا اور یہ گفت عجمی ہی از وی بد بخلہ ان کا ستر آدمیوں کے تھا جنکو حضرت موسیٰ علیہ السلام
 واسطے ساحت کلام حق تعالیٰ کے اختیار فرمایا تھا حضرت کلیم اللہ علیہ السلام اسکو بہت عزیز
 رکھتے اور تعلیم و تادیب فرماتے ابتدا میں مزد فقیر و درویش تھا آخر الامر جہت کثرت مال کہنشاہ کا
 بزم عجم بعضے والہا علم علم کیسا تھا جادہ اعتدال سے منحرف ہوا اور بجا آئیہ کریمہ ان الانسان بطبع
 ان راہ استغنی کہ تیسویں سپارہ کے سورۃ اقراین واقع ہی غایت طغیان و فساد سے طریق حق
 و عناد ساتھ جناب ستطاب رب العباد کے اختیار کیا کہتے ہیں ایک مکان اس سرگروہ شہیدان
 بنایا تھا کہ دیوار اسکی زرخ کی تھی اور ایک تخت آراستہ کیا تھا کہ چشم روزگار یہ مثل اوسکے دیکھا
 ایک دن استر سفید پر کہ زمین اسکا زین تھا سوار ہوا اور چار ہزار سوار اور بقول نویس ہزار سوار کہا
 معصفر کہ اس زمانہ تک وہ رنگ کیسینہ دیکھا تھا اپنے ہونے سفید چھرون پر ساتھ زمین ملکائی کے
 پہرہ تھے بعضے دنیا طلب یہ جاہ و تجمل دیکھ کر کہنے لگے یا لیت لنا مثل ما دتی قارون انہ لندو خط عظیم
 یعنی انوکاش میرے واسطے ہوتا مثل اسکے جو دیا گیا قارون کو بدستی کہ وہ بڑا صاحب نصیب ہے
 اور ایک جماعت دیندار جو جد اعتباری دنیا سے خبردار تھے کہنے لگے ویکم ثواب الد خیر لمن آتین
 و عمل صالحا یعنی واسطے تمہارا ہی طالبان دنیا ثواب اور پاداش اللہ تعالیٰ کا بہتر ہی مال دنیا
 واسطے اس شخص کے جو ایمان لاوے اور عمل صالح کرے باقی حالات ہلاکت قارون کے کتاب
 ابواب الجنان کے باب اول اور مجلس دوازدهم میں مفصل مرقوم ہے ترجمہ اسکا اس کتاب کے
 باب ہشتم کی دوسری حکمت میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھا جائیگا فانظر نو شیروان لضم اول ویا کے
 معروف و مخفی ہر نو شیروان کا بمعنی جان شیرین کیونکہ نو شیرین بمعنی شیرین و روان یعنی
 نوسر ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اوسی بادشاہ کے عہد میں ہوا از بر مان کہتے ہیں مژگان نام
 حکیم نو شیروان کے باب کے وقت میں پیدا ہوا دعویٰ پیغمبری کا کر کے مذہب اباحت اختیار کیا اور
 خلق کو اس مذہب کی دعوت کرنے لگا یہاں تک کہ اتنی ہزار آدمی اس کے مطیع ہوئے تھے نو شیروان
 اسکو اور اس کے مطیعوں کو قتل کیا از مؤید ویران ایک شرح معتبر میں لکھا ہے کہ نو شیروان مرکب ہر
 لفظ ثواب لفتح ترجمہ جدید اور شیر بمعنی اسد سے اور لفظ روان حرف تشبیہ ہے یعنی مانند شیر نو شیروان

از غیاث لقب اسکا کسری تھا بادشاہ ایران ایوان کسری بنا کر وہ اسکا ہی جہت قدر نام تیرہ گویا تھا
 زرد جو اس کے بیٹے بنوایا از مؤید حضرت شہر بانو والدہ حضرت امام زین العابدین کی بیٹی اسی زرد جو
 بادشاہ کی تمہین قولہ نوشیروان نام و لینی سبب عدالت کے نام اسکا ابتک جہان میں نابود و فرار
 اس جہت سے وہ گویا زرد ہی از خیابان اقول یہ تو چہ دست نہیں کیونکہ اکثر شہداء علیہ السلام اپنے زمانہ
 عادل تھے اور ایک لاکھ اسی ہزار اور بقول ایک لاکھ چوبیس ہزار سیچہ ہو گئے اسے انکی عدالت میں
 کسی طرح کا شک و شبہ نہیں سوائے چند اندیہ کے جنکا نام قرآن میں مذکور ہے ایک کتاب اخبار میں مسطور
 اور کسکا نام مشہور نہیں کہ کتاب اخبار سے بھی پتا نہیں جاتا پھر کیا سبب کہ نوشیروان کے نام کی اس قدر
 شہرت ہو کہ ہر خاص عام جاننے میں مولف کے نزدیک صرف عدالت باعث شہرت نہیں بلکہ شہرت
 وجہ شہرت کی یہ کہ پوتی نوشیروان کی حضرت شہر بانو علیہا السلام جناب سید الشہداء حضرت امام
 علیہ السلام کے جہان نیکاح میں در آئیں ان کے بطن سے حضرت امام زین العابدین اب الہود علیہ السلام
 متولد ہوئے حضرت صاحب الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام ابتک حمی وقائم موجود ہیں اور ذکر مصائب
 جناب سید الشہداء و اسیری حضرت شہر بانو میں نام نوشیروان کا بھی زبان زد ہوتا ہے پس بدولت
 برکت نام مبارک جناب سید الشہداء و حضرت شہر بانو علیہا السلام کے نام نوشیروان کا بھی مشہور
 زبان زد چھوڑی تر جسے شانہ ہائے اس بات سے گٹھ پھیر لیا اور کہا کہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو
 اس ملکیت کا مالک کیا ہے اس واسطے کہ کھاؤں اور رعیت و سپاہ کو کھلاؤں نہ اسلئے کہ جی کروں اور
 چھوڑ جاؤں بیعت چالیس گنج چھوڑے کہ قارون ہوا تمام نوشیروان ہر زندہ کہ ابتک ہر نیکنام

پیسوین چکا پیست

اوردہ اند کہ نوشیروان عادل را در شکار گاہی صیدی کیاب سے کہ دند
 شک نبود غلامی را بروستا فرستادند تا شک آورد و نوشیروان گفت شک
 بقیت بستان تارسمی نگردد و دیہ خراب نشود گفتندش کہ ازین قدر خلیل
 زاید گفت بنیاد ظلم اول در جہان اندک بودہ بہت ہر کہ آمد بران فرید کہ و تا
 بدین غایت رسید قطعہ اگر ز باغ رعیت ملک خور و پیہی ہو پور بند غلامان
 اور دست از پنج بہ پنج بیضہ کہ سلطان ستم رواوار و پز زند شکرا نشن شرا و ستم

فولک نوشیروان عادل را اس جگہ لفظ را بمعنی برابر سے اور بمعنی برابر سے نوشیروان عادل روستا
 مختلف روستائی از کشتن و بران و سراج روستائی باشند و معنی و ہقان از جا گیری و
 سراج و غیاث رحمہ عادت و رسمی چاکر و بمعنی خراج کذا از غیاث قولہ تاریخی نکر دو و دیگر خراب نشود
 اقول ضمیر گردی را چہ ہر طرف نمک کے یعنی ایسا نہ کہ لینا نمک کا بلا قیمت مثل خراج کے رقم مل
 ہو جاوے اور جو بادشاہ بیان آوے سب قیمت نمک لیا کرے یا زمیندار یہ حرکت بادشاہ کی
 دیکھ کر بصدق الناس علی زمین مالو کم پیشہ اور رعایا سے عذالما حاجت نمک لیتا رہے اور لینا نمک کا
 متحدی ہو دوسرے استیاء کے لینے پر اور ایسی قہر یون سے گاؤں والے بھاگیں اور قریہ ویرا
 ہو جاوے خطل رخسہ و تباہی کار از منتخب تر اندھینہ مضارع زائدین کا بمعنی پیدا شدن
 قولہ تابدین غایت رسید اقول یعنی رفتہ رفتہ ظلم اس درجہ کو پہنچا کہ تم لوگ لینا نمک کا
 بے قیمت ظلم نہیں سمجھتے ہو سبب و تیب فارسی تفتاح بضم فوقانی و تشدید فا و حا و ہ و عری
 از موبد و برمان آملہ ہمد ہزہ و سکون لام و فتح میم و در آخر تا ترک نام ہی ایک میوہ کا از نفاس
 باغبان در کشت و دست گلستان ترابہ نوکر دست صبا سبب زرخدان ترا قولہ سنخ
 و سنج اقول ہر چند لفظ سنخ بیا و بھول کا قافیہ سنخ بنیامی معروف کورت نہیں آتا لیکن کلام اساتذہ میں بہت آیا کہ
 ترجمہ کہتے ہیں نوشیروان عادل کے واسطے کسی شکار گاہ میں لوگ ایک شکار کا کباب
 بھون رہے تھے اتفاقاً وہاں نمک نہ تھا ایک غلام کو گاؤں میں بننے کے پاس بھیجا کہ نمک لے آو
 نوشیروان نے کہا خبردار قیمت دینا نہ قیمت نمک نہ لینا تاکہ لینا نمک کا بلا قیمت مثل خراج
 رقم معمولی اور دستور عادت ہو جاوے اور ایسی قہر یون سے گاؤں ویران و غارت ہو جاوے
 لوگوں نے عرض کیا اس مقدار قلیل نمک لینے سے کیا خلل پیدا ہو گا فرمایا کہ بنیاد ظلم کی پہاڑی
 سلطنت کے عہد میں تھوڑی تھی بعد اس کے جوہر بادشاہ ہوا اسنے کچھ کچھ اسپر زیادتی کی
 یہاں نمک کہ اس میں خدا کو نوبت پہنچتی کہ تم لینا نمک کا بے قیمت ازراہ سہل انکاری ظلم نہیں سمجھتے
 الحق قطعہ جو کہ اسے شاہ رعیت کے باغ میں اک سبب غلام اوسکے تو جڑ نمک بھی چھو کر
 ایسا نہیں ہو جاوے بیخون کی مقدار شاہ ظلم کرے ہا کباب لشکر کے ہزار مرغ کے کباب

گویند ملک را طر فی از ذما تم اخلاق او معلوم شد در شکنجه کشید و انواع عقوبت
 قطع حاصل نشود رضای سلطان تا خاطر بندگان بخوبی نخواستی که خدای بر تو
 با خلق خدای کن گوی به آورده اند که یکی از ستم دیدگان بر سر او بگذشت در حال تباہ
 تامل کرد و گفت قطعه نہ ہر کہ قوت بازو سے منصبی واروہ بسططنت بخورد مال مردمان
 بگزاف نہ توان بخلق فرو بردن آتش و دشت ہولی شکم بدر دیوان بگیرد اندر زان
 پیت شانہ ستمگار بدر روزگار نہ پماند بر لغت کردگارہ طرف بسکون دوم طلبا بخوارا
 اور بفتحین عربی پاره و اندک فارسی تھوڑا ہندی از منتخب و زنائس ذما تم جمع ہر دیمہ کی بمعنی بزرگو
 و چیز زشت از غیبات و خیابان اخلاق بیان شد گذشت شکنجہ بالکسر غذاب از کشف و بوج
 از تعذیب از غیبات و سروری قولہ در شکنجہ کشید قول ہر چند شکنجہ میں کھینچنا یا الہ سر جلا
 اور امثال اسکے ولایت میں سیاست سلطانی مقرر ہو لیکن فقرہ ثانی بالانواع عقوبت کشتی
 ظاہر کہ در شکنجہ کشیدن کنایہ ہر قید سے بندگان کنایہ ہر شاگرد پیشگان و ملازمان حضور ہے
 بخش صیغہ مضارع بخشیدن بمعنی عطا نمودن اور بخشودن بمعنی رحم و شفقت نمودن و دونوں کا ہر
 اس جگہ مضارع بخشودن کا مناسب قولہ منصب بفتح میم و کسر صاد مملہ صیغہ اسم ظرف ہر
 باب ضرب یضرب سے مصدر اسکا نصب بسکون صادر ہو بمعنی برپائے کردن از صراح منصب
 بفتح مرتبہ و مقام و اصل و بضم و تشدید بارخیزہ شدہ از منتخب بفتح یکم و کسر سوم جاب نصب
 و مصدر اور استعمال میں بجائے سند بھی آیا ہو و کسر یکم و فتح سوم و یکم آہنی از مؤید بفتح یکم و کسر سوم
 جابے برپاشدن اور مجازا بمعنی رتبہ و عمدہ مجلیل القدر کہ امر اسکے واسطے بادشاہ ہندوستان
 حضور سے مقرر ہوئے اور بفتح صاد خطا ہو اور خان آرزو کی تحقیق یہ کہ لفظ منصب جو بفتح صاد
 مشہور ہے باقتضائے ضابطہ تصریف بکسر صاد چاہیے اور یہ غلط عام ہے نہ غلط عوام اور جاننا چاہیے
 کہ غلط دو قسم ہے ایک غلط عام جیسا کہ لفظ منصب بکسر صاد ہے بفتح صاد لیا جاتا ہے چنانچہ عام
 شعرا نے اساتذہ لفظ لب و غلب کے قافیہ کیا ہے و در اسکے غلط عوام جیسے لفظ لغینات بمعنی وہ
 جو کسی طرف اور کسی کام پر مقرر کیا گیا ہو اور یہ استعمال عوام کا ہے تم کلامہ از غیث اقول نصب
 بمعنی رنج اور رنج دیکھنا مصدر باب سمع سمع سے آیا ہر صراح میں موجود پس اسم ظرف اسکا

منصب بفتح صاد ہوگا اور معنی ہر کہ قوت بازو سے منصب دارد کے یہ ہونگے کہ جو شخص اپنے بازو سے قوت رنج دینے کی رکھتا ہو یعنی رنج دے سکتا ہو اس صورت میں لفظ منصب بفتح صاد نہ غلط ہے نہ غلط عوام بلکہ صحیح اور اس مقام میں فصیح سلطنت دراز دستی و دراز زبانی و قمر و غلبہ از منتخب و خیابان و خیانت گزاف بکسر اول بروزن خلاف بمعنی بہودہ و ہرزہ و بسیار و بے حساسی ناحق و بے حد اور بضم اول بھی ہر از زبان بالضم گفتار بہودہ و مقال دروغ از بھوک و کشت قولہ نہ ہر کہ آہ اقول اس جگہ نہ حرف نفی ترجمہ لا کا حکم نہی کا رکھتا ہو پس معنی اس بیت کے یہ ہوگا کہ جس شخص کو طاقت ایذا رسانی و قمر و غلبہ کی بسبب عہدہ جلیل کے حاصل ہوا ہو اسکو لا اشیخ کہ لوگوں کا مال ناحق کھا جائے فرو بردن فارسی بلع عربی نگلنا ہندی قولہ شکم بدر اقول شکم درین کنایہ ہر شدت درد اور کمال بے چینی اور لوشنے و تڑپنے سے چنانچہ بحالت شدت درد شکم کہتے ہیں کہ مارے درد کے پیٹ پھٹا جاتا ہو قولہ گیر یعنی جاے گیر جسکو ہندی اڑنا کہتے ہیں ناف فارسی سترہ عربی توندی و ڈھونڈ بھی و نا بھی ہندی اور معنی وسط و میانہ ہر چیز از زبان و نوید مضمون اس بیت کا علت ہر مضمون بیت اول کا بطریق تمثیل کے ترجمہ کہتے ہیں بادشاہ کو کچھ بد خوئی و ستم رسانی اسکی معلوم ہوئی اسکو قید کر کے طرح طرح سے ہلاک کیا قطعہ منظور ہو کر رضاے سلطان کا تود دوستی ملا زمانہ کر کے چاہیے کہ خوش ہو تجھ سے خالق تو خلق سے اسکی نیکیاں کر کے منقول ہو کہ جن لوگوں پر اسکی ظلم کیا تھا انہیں ایک ستم رسیدہ اسکی لاش یا قبر پر آیا اسکی حال پڑنا مل کر کے یہ کہا قطعہ جسے حکومت و منصب ہو چاہیے اسکو نہ لیوے مال کسی کا وہ ظلم و ناحق سے بے اگر چہ خلق کے نیچے اسکی ہڈی نہ جو اسکی ناف میں تو سختیوں سے جان بیکل بیت رہے کہ شتم کار بد روزگار پراوسیر پراوسیر

باب بیسویں حکایت

مردم آزار سے را حکایت کنند کہ شنگ بر سر صالحی ز درویش را مجال انتقام نبود سنگ از آماج میداشت تا زمانی ملک را بران لشکر خشم گرفت و در چاہش کرد و درویش یاد و سنگ بر کوفت گفتا تو کیستی و این سنگ چرا بر سر من زدی گفت من فلانم و این همان سنگی است کہ در زمان تاج پیر بر سر من زدی گفت چندین مدت کجا بودی گفت از بہت اندیشہ میگذرم اکنون کہ

نہ تھی لاچار وہ پتھر اٹھا کر رکھ چھوڑا بقول شخصہ کہ چاہ کنندہ را چاہ در پیش تھوڑا عرصہ گزرا تھا کہ اتفاق وقت سے اوس لشکری پر بادشاہ کو غصہ نہ لیا اوسکو کوئین مین قید کیا یہ خبر سنکر وہ فقیر وہاں آیا اوس پتھر کو اس کے سر پر لٹا دیا کہ کہنے لگا تو کون ہوا اور یہ پتھر کیوں میرے سر پر آا اوسنے کہا میں ہی مجروح سر ہوں اور یہ وہی پتھر ہے جو فلاں تار بج کو تو نے میرے سر پر لٹا تھا پوچھا اتنی مدت تک کہاں تھا کہا میں اندیشہ کرتا تھا بسبب ترسے چاہ کے اب کہ دیکھا تجھکو اندر چاہ کے غصہ سے شاہنشاہ کے وقت فرصت کو غنیمت سمجھا اور عقلا کہنے میں مثنوی دیکھنے والا توں کو جب قیام و عافیت کی طرح توجہی صبر کر کہ نہ تجھکو مجال انتقام ہلے بدوں کہ بنا تھ دست لڑنیکا نام پتھر ہے فولاد بازو سے لگا ہوا ساعد سپہیں سے اپنے ہاتھ اٹھائے ہاتھ اس کے جبکہ بانڈھے آسمان پھر کال اٹھا تو مغر اسٹپلا

تنبیہ وین حکایت

یکی راز ملک مرضی ہاں بود کہ اعادت ذکر آن ناگردن اولی طائفہ حکمای یونان متفق تھے کہ مر این در وادوئی نیست مگر ہر آدمی کہ چندین صفت و صوف باشد ملک بفرمود طالب کردند و ہتھان پسری یافتند بدان صفت کہ حکیمان گفتہ بودند پیر و مادرش را بخواندند و نعمت بیکران خوشنود گردانیدند و قاضی فتوی داد کہ خون یکی از رعیت ریختن سلامت نفس بادشاہ را روا باشد چلا و قصہ کشے کش کرد پسر کو بسوی آسمان کرد و بختید ملک پر رسید درین حالت چہ جامی خندہ ہست گفت ناز فرزند پیر و مادر باشد و دعوی پیش قاضی برند و داد از بادشاہ خواہند لکن پیر و مادر بعلت حطام دنیا را بخون در سپردند و قاضی بکشتن فتوی داد و سلطان صحت خویش در ہلاک من می بیند بخبر خدای تعالی پناہی نمی یفیم ہیبت پیش کہ بر آورم ز دستت فریاد ہم پیش تو از دست تو خواہم داد سلطان را دل ازین سخن ہم برآو آب درویدہ گردانید و گفت ہلاک من اولی ترست از خون بیکناہی ریختن سر و پیش بوسید و در کنار کشید و نعمت بیکران بخشید و آزاد گردانید گویند کہ ملک پیر و مادر صحت یافت قطع ہچمان در فکر اسن ہم کہ گفت ہا پہلیانی بر لب یاسی نیل ز تریا گردانی حال ہوش ہچو حال شست زیر پای نیل ہر ضلعتی ہا پیری فارسی روگ ہندی

عالمی برہمنی ہولناک و شہید و ترسانندہ صیغہ اسم فاعل کا ہی مصدر اسکا مول یعنی ترسانیدن بالفعل
 از صراح اعادہ بمعنی باز گردانیدن و باز گفتن سخن از منتخب و کنز و غیاث قولہ ناکردن اولی بعض نسخہ میں
 سوچو نو داو رو سوچو بمعنی خوب و پسندیدہ از منتخب یونان بالفتح مشہور بالضم ایک ملک جو اقلیم ہند میں
 داخل و کم کہ نام یونان ابن یاقوت بن یوسف علیہ السلام کے آباد ہوا از لبالب باب و غیاث سکندر نے اوسکو
 تاج و تاج کی اور گنطی کے باب کا نام یونان اوسے سے منسوب ہے از برٹان زہرہ بالفتح و تلمہ فارسی
 مرارہ عربی پتا ہندی فتویٰ حکم شرع کا از غیاث حطام بالضم و طاء مفتوح قولہ پیش کہ آہ اس میں
 کا فہم استفہامیہ استخباریہ ہر مراد اس سے جناب باری تعالیٰ اور یہ مصرع جزائے مقدم ہر اور مضمون ہر
 ثانی کا شرط و مخر قولہ پہچان در فکر آہ اقول مطلب بیت ثانی کا جو مقولہ فیلبان ہر صاف صاف
 عیان ہے کہ جو حاجت غور و فکر و نظر ہر معلوم نہیں ہوتی یعنی مضمون ہر بیت مشہور بیت اخیر کا جو فیلبان
 دریا سے نیل کے کنارے کہتا تھا اب تک میرے دل سے بھولتا نہیں کہ تیرے پانوں کے نیچے جیسا حال
 چوڑی ٹی کا ہے اگر تو سمجھے تو جیسا ہی تیرا حال ہے نیچے پانوں کی ٹی کے درمیان ہر گھٹا اس بات کا غور تھا حاصل
 اسکا کہ چوڑی ٹی باوجود قہارت جتہ آدمی کے پانوں سے بڑھتی ہو اور اکثر ایسا ہوا ہے کہ در صورت واقع ہو
 اوسیکے جوت قدم میں جان اوسکی پیچ جاتی ہے لیکن آدمی کا بچنا نہ تھی کے پانوں کے نیچے مستقیم معلوم
 ہوتا تھا یہ شہر اب میرے دل سے رفع ہوا حافظ حقیقی اگر چاہے تو نہ تھی کے پانوں کے نیچے سے آدمی کا
 پیچ جاوے یعنی اسٹھی اپنے پانوں کا زور آدمی پر نہ دے جیسا کہ دیہقان پسر کو اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کے
 غنیمت سے نہایت دی اور شیخ مرحوم کی غرض تھی اور آدمی کے ذکر سے فقط مراد شیشیل ہے کہ دیہقان
 چوڑی ٹی سے لٹ جاتا ہے اور بادشاہ کو نہ تھی سے اور مضمون رہنا نا تو ان کا تو ان کے ہاتھ سے کشیدہ ہو جاتا ہے
 اکثر اطفال کو بیکیر یا شیر باد و سرارندہ اٹھا لیگی ہو اور تک اوسکو پروکشتن کرتا رہا ہو اور وہ اگر کانچ
 سالم پھر اپنے والدین سے آکر ملا ہو اور پروکشتن کرنا غرض کا حضرت موسیٰ علیہ السلام کو باوجود عداوت
 چابی اور دوزخ پر پلا نا مادہ کشیدہ کو قرآن و احادیث سے بخوبی ثابت ہے کہ ایک بادشاہ
 ایسا غرض ہر ملک عارض تھا جسکا نام لینا پسندیدہ ہے چند حکماء یونان دو کی تجویز میں اس بات پر
 متفق ہوئے کہ دواسے خاص اس مرض کی کوئی نہیں لگے تا آدمی کا جو فلاں فلاں اور صاف سے موصوفہ
 حسب الارشاد بادشاہ کے کو لوں نے بڑی تلاش سے جیسا آدمی کے پانوں نے بتایا تھا ایک دیہقان پسر کو پایا

اوسکے مان باب کو بلایا و دولت لا انتادیکر راضی کر دیا اور یہ فتویٰ قاضی نے دیا کہ ہلاکت ایک عسرت کی واسطے سلامت نفس بادشاہ کے شرعاً بھی جائز و روا ہے جلاد نے اوسکے فیج کرنے کا قصد کیا تو اوس نے آسمان کی طرف سرٹھا کر تبسم کیا بادشاہ نے پوچھا کہ اس حالت قتل میں موقع کیا ہے ہنس کر لاشک نے کہا لاڈ فرزند کا والدین پر ہے اور قاضی کے آگے لیجاتے ہیں فریاد بادشاہ سے چاہتے ہیں وادعو اب بحصول اندک مال دنیا کے مادر و پدر میری محبت دلسے کرتے گئے بدر میری خونریزی پر ہوسے راضی فتویٰ دیتے ہیں حضرت قاضی اور میری ہلاکت میں اپنی شفا دیکھتا ہے بادشاہ بھی سو اہل خدا کے اور کیسے پاس لیجاؤں پناہ بیت لیجاؤں میں کسکے آگے تیری فریاد گزرتی ہے آگے تجھ میں جان وادہ اس بات کے سینے سے بادشاہ کا دل بھر آیا آنکھیں ڈبڈبائیں اور یوں فرمایا کہ ایک بیگناہ کی خونریزی کرنا اوس سے بہتر ہے میرا ہی فرمایا کہ کمر اوس لڑکے کی پیشانی اور آنکھیں جو میں چھاتی سے لگایا مال و زر بیت سادیا اور آزاد کیا کہتے ہیں اوسے ہفتہ میں بادشاہ کو بخیر و خوبی ہو گئی شفا ازین فرما آجیا ہے اپنا قطعہ قلیان کی بیت یہ مجھ کو ہی یاد پڑے راتھما بول لب دریائے نیل جو بجاوے مور تیرے زیر پاؤں وہ بجاوے مجھ کو زیر پا سے پھیل

جو بیسویں حکایت

بلی از بندگان عمر و لیت گزشتہ بود کسان در عشقش برفتند و باز آوردند و زبیرا باو می عرضی بود اشارت بکشتنش کرد تا دیگر بندگان چنین حرکت نکند بندہ پیش عمر و لیت سر بر زمین نهاد و گفت بیت ہر چہ پرو و پرہم کہ تو کشتی رواست بپندہ چہ زخمی کند حکم خداوند است اما بموجب آنکہ پرو و کشت این خاندانم خواہم کہ در روز قیامت بخون من گشتارائی اگر این بندہ را بخواہی کشت باری بتاویل شرح بکش تا در قیامت مواخذہ نباشی ملک گفت تاویل چگونه کنم گفت اجازت فرماتے تا وزیر را بکشم آنکہ بقصاص او مرا بکش تا بچو کشتہ تا ملک بچندید و وزیر گفت چہ صلاحتی بینی گفت ای خداوند بصدقہ کور پدرت این حرامزادہ را آزاد کن تا مرا ہم در بلا نیفتد گناہ از من است کہ قول حکما را مقبض داشتیم کہ گفتہ اند قطعہ جو کردی با کلوخ انداز پیکار شد خود را بنا وانی شکستی چو تیر انداختی ہر کس دشمن

حذر کن کا نذر آماجست شستی و تم و کیث بواوزانده غیر لفظ نام بادشاہ بانی شیراز کا نام محمد کا
 عمر و اور لقب اسکا کیث یعنی شیراز غیاث و بران غرض لغت تخیل نہ تیر و دل تنگ و ملول شدن از غم
 حاصل اسکا عداوت قولہ ہر چہ رود آہ ہر چہ رود مبتدا اگر تو پسندی جملہ شرطیہ مقررہ رواست خبر
 اور مصرع ثانی میں حکم مبتدا خداوند راست خبر از شارح فاضل اقول ترکیب مصرع ثانی کی درست نہیں
 شارح فاضل نے معلوم نہیں جنی حکم خداوند راست کے کیا سمجھے اگر لفظ راست کو بمعنی ضد دروغ
 یا بمعنی صادق ضد کاذب سمجھا ہی تو غلط فہمی اونکی ہے کیونکہ فقرہ آئندہ سے واضح ہے کہ وہ غلام بادشاہ کے
 حکم کو خلاف شرع ظاہر کر کے ہدایت تاویل شرعی کی کرتا ہے پھر تصدیق بادشاہ کے حکم کی کیونکر درست ہو سکتی ہے
 فی الحقیقت ہو کہت کے نزدیک راست میں لفظ را علامت اضافت ہے اور راست حرف ربط ہے
 پس یعنی اس مصرع کے یہ ہونگے کہ بندہ کیا دعوی کرے حکم خداوند کا ہی حاصل اسکا یہ کہ حکم آپ کے
 اختیار میں ہے تو میں خلاف مرضی کیا دعوی کر سکتا ہوں بارے کے بیا کر مہول یہ لفظ واسطے قلت
 قبول و استدعاے قلیل کے آتا ہے از غیاث واسطے تعلیل و انحصار کے مستعمل جیسے القصہ
 بہ حال و بہر حال و بمعنی کیا رو بمعنی گاہے و ایامے از بران و مؤید و قنیہ اور بیایہ معروف بیا نشخو آید
 تاویل باز گشت کرنا کسی چیز سے اور حیلہ شرعی اور اصطلاح میں پھیرنا کلام کا ظاہر سے اس طرف
 کہ قتال رکھتا ہوا در کہتے ہیں تاویل مشتق ہے اول سے پس معنی تاویل کے پھیرنا کلام کا طرف اول کے
 اور بیان کرنا ایک عبارت سے عبارت دیگر از متخوید و بار و فرہنگ حسینی در ذبہ الفوائد اور تحقیق عبدالکریم
 مخفوری کی ہے از غیاث مواخذ اسم مفعول ہے باب مفاعلت سے مصدر اسکا مواخذہ ضمیم سے فتح ثانیہ
 بمعنی گرفت کردن بارہ اسکا اختہ ہے باب نصر یر سے بمعنی گرفتن از غیاث و صراح قصاص بالکسر صدہ
 باب نصر یر سے بمعنی کشندہ کو پھیرنا اور مجروح کرنا عوض جراحت کے از صراح خون ناحق کے بدلے میں ہو
 قتل کرنا از مؤید جراحہ و زنا زارہ و تخم حرام و جافول فارسی ولد الزنا و ولد السحت و ولد الحرام عربی
 از نفالیس اقول لفظ حرافزادہ ہر خد کیسے حق میں کہنا موصیت ہے لیکن صاحب نفالیس و غیاث
 حرافزادہ بمعنی فتنہ انگیز بھی لکھتا ہے جسکی عربی شیریں ہے پس کہنا وزیر کا اوس غلام کے حق میں حرافزادہ
 بمعنی شیریں فتنہ انگیز سمجھا چاہیے نہ بمعنی ولد الحرام کلوح انداز صاحب بران بمعنی فلاخن
 لکھتا ہے صورت اوسکی یہ ہے کہ اہل زراعت اور چرواہے رسی پٹ کر ایک طرف اوسکے جا

بناسے ہیں اوس جالی میں ڈھیلہ رکھ کر سر کے اوپر دو چار بار چرخ دیکر جائے مقصود پر ڈھیلہ مارتے ہیں جسکو ہندی پیر گوین اور ڈھلو النس کہتے ہیں لیکن اس جگہ مراد صاحب فلاخن ہی سپکار جنگ نے غیاث سپکار و کارزار و آزر م فارسی حربہ سپجا و وقعہ عربی لڑائی ہندی از انفا نس وغیرہ آماج و نشانہ فارسی ہدف عربی ترسبہ آکین غلام عمر ولایت بادشاہ کا بھاگ گیا تھا لوگ اوسکے پیچھے گئے اور پھیر لائے وزیر کو اوسکے ساتھ عداوت تھی موقع پا کر اوسکے قتل کی اشارت کی باظہار اس حیلہ کہ دوسرے غلام ایسی حرکت نہ کریں بندہ نے بادشاہ کے آگے سرزمین رکھ کر کہا بہت مجھ سے گزر باگلی جو کہ تو ہر واہ حکم خداوند میں بندے کو دعویٰ ہو کیا لیکن اس نظر سے کہ اس خاندان کی نعمت کا پرورش یافتہ ہوں نہیں چاہتا کہ آپ میرے خون کے مطلے میں گرفتار ہوویں اگر اس بندہ بے گناہ کو قتل کیا جاتے ہیں بارے بچیلہ شرعی قتل کرین تاکہ قیامت کے دن مواخذہ میں نہ پڑیں بادشاہ نے پوچھا کیونکر حیلہ شرعی کروں غلام نے عرض کیا اجازت دیجیے تو میں مار ڈالوں وزیر کو اوسکے قصاص میں آپ قتل کریں مجھ بندہ سپر کو تاکہ قتل میرا حق ہو بادشاہ نے یہ طریقہ سن کر ہنس دیا وزیر سے استفسار کیا کہ تو کیا مصالحت دیکھتا ہو کہنے لگا قبیلہ عالم و جہان پناہ بتصدق منکر کیا اس فتنہ انگیز کو جلد آزاد کیجئے تاکہ مجھ کو بلا میں نہ جھونکے گناہ میرا ہو کہ حکیموں کے قول کو معتبر نہ کرنا کہ کہتے ہیں قطعہ کلوخ انداز سے گرتے کی جنگ پڑا سر ٹوٹنا پر پیش آنا جو تیر اندازی کی دشمن پہ تونے تو جان اپنے کو بھی اوسکا نشانہ

پچیسویں حکایت

ملک رورن را حوا جب بود کہم النفس نیک محضر کہ ہنگنان را در مواجہ حرمت داشتند و در غیبت نگو گفتم اتفاقاً از وی حرکتی در نظر ملک ناپسند آمد مصداق فرمود و عقوبت کرو سر ہنگان ملک بسوا بق نعمت او معترف بودند و بشکر آن مرشد لاجرم در مدت توکیل اور رفق و ملاطفت کروند سے وزجر و معاقبت روانداشتند کے قطعہ صلح بادشمن اگر خواہی ہو کہ تیر انداز قضا عیب کند در نظر شش حسین کن پسخن آخر بدمان میلزد و مودی را پسخن شش تلخ نخواہی و شش شیرین کن پسخن رورن بفہم اہل واد و بول و فتح

نام ایک شہر کا ہی ملک خراسان میں مابین ہرات و شاپور از غیاث نام ایک بادشاہ کا ہوا تو یہ
خواجہ بیا نش گذشت کریم النفس کریم یعنی بخشندہ و جوانمرد اور گناہ معاف کرنے والا اور بنفس یعنی
ذات از منتخب پس کریم النفس یعنی خوش باطن نیک محضر جو شخص کہ حاضر او سکا نیک ہوا و فیاض
یعنی خوش ظاہر ہوا چہ رو برو شدن از غیاث مصداق درہ تاوان جرم کا لینا از منتخب و غیاث
چون کسی را ہمال او فروختن ماوہ اسکا صدر ہر باب نصر بنصر سے از صراح اس جگہ مراد ہر قید سے چنانچہ
آگے آویگا کہ بہ یقینہ در زندان بماند عقوبت پاداش بدی و شکنجہ از مویہ سر ہنگ سپاہی از زبان
تو کیل کار کسی گذشتن از منتخب و غیاث رفق بکسر نرمی کرنا اور نرمی اور لطافت اور بالفتح
نفع پر و پناہا بکسر مصدر ہر باب نصر بنصر سے از منتخب و صراح زجر بالفتح باز رکھنا اور منع کرنا
لیکن فارسیوں کے محاورہ میں یعنی ضرب و سزائش از غیاث مصدر ہر باب نصر بنصر سے از صراح
بہا قیبت کسیکو مارنا اور باندھنا از منتخب و کسر بعض نسخہ میں معاقبت ہر یعنی عتاب کرنا از غیاث
قولہ صلح بادشمن آہ عامہ نسخہ میں ہر گز لیکن مصرع میں سکتہ ہوتا ہو غالباً اصل ہر گز رہا ہوا اور
یہ بحر مل شمن مجنون ہر موزون بہ اسکا قاعدا تین فعلات تین فعلات ہر قولہ سخن آخوہ
یعنی موزنی کے منہ سے سخن تلخ آخر کو نکاتما ہر پس تجھکو لازم ہو کہ او سکا منہ پہلے ہی سے ہمیشہ اگر چنانچہ
قول جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا درجۃ الاحسان بقطع اللسان ہر جمعہ
ملک زوزن کا ایک وزیر تھا باطن میں لطیف و کرم سے بالا مال ظاہر میں نہایت خلیق اور حمیدہ فصاحت
رو برو پاس ہرست رکھنا چھپے نیکی یا ذکر نا اتفاقاً ایک حرکت اوس سے صادر ہوئی بادشاہ نے
نا پسند کیا نا خوش ہو کر اوکو نظر بند کیا عقوبت پر متعین ہر ہنگام چند کیا دے لو کہ بہ ہر ہنگام
قدیم نختون کے معترف و معنون تھے اور اوکو شکر کے مہربون تھے تا چار ایام قیاماتی میں او
ساتھ لطف و مدارا کرتے رہے اور قید و بند روا نہ کرتے رہے قطعہ صلح و شہر ہے اگر چاہے تو وہ چھوٹا
ہیچے نفرین کرے تو پیش نظر تحسین کرے موزنی منہ سے سخن نہ کہنے پاوے تو چاہیے پہلے ہی تو اوکو
دہن شیریں کرے انچہ مضمون خطاب ملک بود از عمدہ بعضی بیرون آمد وہ یقینہ
در زندان بماند آوردہ اندکی از مالوک لواحق و رخصیہ سفاح مشق فرستاد کہ مالوک
الطرف قدر چنان بزرگواری نہ استند و بیعزتی کروند اگر اسی عزیز و مستند

احسن اللہ عواقبہ بدین جانب السفالی کثرت در رعایت خاطرش ہرچہ تھا
 سعی کردہ شود کہ اعیان این ملک بدیدار او مفتخر اند و بجا اب این حرف منہ نظر
 مضمون معنی اخوی اسکے در میان گرفتہ شدہ ماخوذ ضمن پاکستہ اور ضمن بمعنی اندرون غیبت تھا
 از نوید خطاب اسکے کئی معنی ہیں اس جگہ بمعنی عتاب از غیبت دہمسوی عمدہ انچہ بر کسی لازم از خیال
 و شارح فاضل قولہ انچہ مضمون تا باندا قول سیاق کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ نے
 وزیر کو جس قدرت میں مجبوس کیا تھا سموائے اسکے دوسری علتوں میں ماخوذ کیا اور بیرون آگیا
 وراویدہ کہ حساب سے پاک ہوا تو اجماعی جمع ہر ناحیہ کی یعنی گوشہ زمین اور کنارہ کسی چیز کا اگرچہ
 پیغام و پیام فارسی رسالہ بالفتح عربی قولہ پیغامش فرستاد اقول طرز تخریر عبارات آئندہ یعنی
 چنان بزرگوار ی و رای عزیز فلان و احسن اللہ عواقبہ و خاطرش بدیدار او سے معلوم ہوتا ہے کہ شفقہ خاص
 خفیہ نگار کو لکھا تھا اور وزیر کو بوسیدہ اسکے پیغام زبانی پہونچا والا وزیر کو بضمیر غائب یاد کرتا بلکہ
 بضمیر خطاب عواقبہ بمعنی انجامہائے کار از غیبت جمع ہر عاقبت کی بمعنی آخر و پایان چھپنے و قوت
 از منتخب قولہ احسن اللہ عواقبہ یعنی نیک کرے اللہ تعالیٰ پایان کار او سکے از خیال و شارح فاضل
 اقول عاقبت بمعنی فرزند بھی آیا ہے بنا علیہ اس جملہ دعا تیبہ کے معنی یہ بھی کہ اسکے تین کہنے کی
 اللہ تعالیٰ اسکے فرزندوں کو کہ اعیان یہ کاف عطف کا ہی قائم مقام وادعاطفہ منقشہ بکے خاطر معجز
 صیغہ اسم فاعل و بفتح خاص صیغہ اسم مفعول مصدر اسکا اقتضار بمعنی نازیدن منقشہ مصدر انتظار بمعنی
 چشمداشتن از منتخب ترجمہ القصہ جو کچھ مضمون عتاب بادشاہ کا تھا بعضی کی جوابدہی
 و ماخوذہ سے فارغ اور محاسبہ سے پاک ہوا اور باقی کی جہت سے قید رکھنے پر کسی ایک بادشاہ
 سرحد سے یہ خبر سنکر اسکو پیغام التیام بھیجا او شفقہ خاص خفیہ نگار یا در کسی تابعدار کے نام سے بھیجا کہ
 او سطر کے لوگ نے ازراہ ناقہ روانی قدر و منزلت ایسے بزرگوار جان نثار لائے کی نہ جانی اور
 بیغری او سکی دلپر ٹھانی اگر اسے عزیز او شخص کی نیک بخت کرے اللہ تعالیٰ او اسکے فرزندوں کو
 ہماری طرف آنے پر رجوع کرے تو جہان تک ہو سکے اسکی عزت و حرمت میں کوشش بلخ کی جا
 اور سرداران اس ملک کے اسکے مشتاق دیدار میں اور اس نامہ کے جواب کے منتظر و امید و آرزو
 خواجہ چون برین وقوف یافت از نظر اندیشیدہ در حال جوابی مختصر کہ اگر بزرگوار افتد

فتمین نباشد بر قفا سے ورق نوشت و روان گردانی از متعلقان ملک برین واقعہ
 مطلع شد ملک را اعلام کرد کہ فلان را کہ عیس فرمودہ یا ملک لواحق ہر اسبیل اردو
 ملک ہم برآمد و کشت این خبر فرمود و قاصد را بیک وقتند و رسالت بر خوانند خط
 بیانش گذشت بر ملا افتاد ان کنایہ ہر فاش ہونے سے کیونکہ ملا بمعنی آشکارا ہر از غیثات و منتخب
 خدا از امور فستمنہ بیانش گذشت و ورق ایضا واقعہ بمعنی حال و کار از غیثات اعلام
 خبر دار گردینا از منتخب مادہ اسکا علم بالکسر باب سبع سبع سے رسالت کتابی تفسیر کہ جاسے
 فرستند یعنی رقعہ از مودید ترجمہ وزیر نے جب اس پیغام پر اطلاع پائی آفت و بلا گشت
 اندیشہ کر کے فی الفور ایک جواب مختصر کہ اگر خدا نخواستہ خط پکڑا جاسے اور از فاش و بر ملا ہوتو
 کچھ فساد آئے نہ موجب سختی و بلا ہو ایک پرچہ کا غریب لکھا اور چپکے سے بھیج دیا ایک متوسل بادشاہی
 اس حال پر آگاہی پائی بادشاہ کو آگاہ کیا کہ فساد شخص یعنی وزیر کو جواب نے قید کیا ہے گرد و آواج
 سلاطین سے نامہ و پیام رکھتا ہے بادشاہ غصہ میں آیا اور اس خبر کو تحقیق فرمایا یہاں تک کہ قاصد
 نامہ بریکر آگیا اور خط پڑھا گیا نوشتہ بود کہ حسن ظن بزرگان پیش از فضیلت بندہ است
 و تشریف قبولی کہ فرمودہ اند بندہ را اسکان اجابت آن نیست بچشم آنکہ برودہ
 نعمت این خاندان است و باندک بانیہ تعمیر خاطر بادلی نعمت قدیم ہو فانی نعمت
 بہیت آنرا کہ بجاسے قسمت ہر دم کرے عذر بخش بندہ اگر کہ تعمیر ہے
 حسن بالضم کونی و خوبی محاسن جمع لفظ حسن ساتھ لفظ خدمت و معاد و ہمار و معاش
 و سلوک و قبول وطن و گلستان و سعی اور امثال اسکے مستعمل اور فحش بمعنی خوب و بیک
 اور کنایہ ہر تناسب اعضا و خوشنوائی رنگ سے از غیثات و ہمار عجم حسن ظن یعنی خوش اعتقاد
 فضیلت درجہ و مرتبہ از غیثات و منتخب تشریف بہت بمعنی بزرگ کردن و بزرگ داشتن اور فارسیا
 یعنی خلعت لاتے ہیں کہ امراء و سلاطین کہ یکو بطریق سرفرازی عنایت فرماتے ہیں اور یہ لفظ پوشیدن
 و داشتن سے کہ اور اسطے معنی رفتن کے ساتھ لفظ بردن و دادن فرمودن کے مستعمل از ہمار عجم قبول بیانش گذشت
 امکان بیانش گذشت اجابت بمعنی جواب دینا اور مجازا بمعنی قبول کرنا از غیثات مایہ بہار
 از شبت تعمیر ایضا ولی نعمت یعنی صاحب نعمت کہ عبارت ہے ہر ملی اور صاحب حق سے

قولہ بجائے تست یعنی در حق تست از خیابان لفظ جائے زائد ہے واسطے تسبیب کے از محشی قولہ
 عذرش نہ یعنی عذر اوس کا منظور کہ قولہ بعمرے اسمین پاسے استمرار ہے بمعنی دوام یعنی تمام عمر میں
 ستم تعدی و آزار بر زبان ترجمہ اوس لکثوب میں لکھا تھا کہ گمان نیک بزرگوں کا کہیں بچ
 ہر قبہ سے زیادہ ہے اور واسطے قبول کرنے جس امر کے کہ وعدہ سرفرازی ارشاد ہوا پس بندے کو اوس کی
 بجا آوری کا مقدور نہیں اس نظر سے کہ تربیت یافتہ اس خاندان کا ہی بسبب ادنیٰ شکر بخشی جس کے
 اپنے مربی قدیم سے بیوفائی یعنی شک جرمی کرنا چاہیہ بقول شخصہ بیعت جس کا پورا کر ہم ہمیشہ
 بیدل نہوا کہ ستم سے یہ بہتر ملک را سیرت حق شناسی اور خوش آید خلعت و نعمت
 بخشید و عذر خواست کہ خطا کردیم کہ ترا یہ جرم و خطا بیاز روم گفت ای خداوند
 بندہ درین حالت شمارا خطائے نمی بیند ملی تقدیر خدا سے تعالیٰ جنین بود کہ
 در این بندہ را کہ وہی برسد پس بدست تو اولی تر کہ حقوق سوا بقی نعمت
 برین بندہ داری و ایادی منت و حکما گفته اند مشنوی گیر گذشت رسد خلق
 مرغ ہ کہ نہ راحت رسد خلق نہ رنج ہ از خدا و ان خلاف دشمن و دوست ہ کہ
 دل ہر دو در تصرف اوست ہ کہ چہ تیر از گمان ہی گذر و ہ از گمان از بند اہل خرد ہ
 ایادی جمع ہی ایدی کی اور ایدی جمع ہی کی از غیث و کشف و سروری و کنز یعنی ہاتھ اور
 قوت یعنی اطاعت از موی ایدی و ایادی دستا و نعمتا لیکن ایدی بمعنی دست بہت مستعمل
 اور ایادی بمعنی نعمت اور جو قرآن میں ہے ولما سقط فی آید ہم معنی اوس کے پیشیاں ہوسے از منتخب قولہ
 و ایادی منت اصل یہ بمعنی ہاتھ ہے لیکن مجازا بمعنی قدرت و نعمت مستعمل اس جگہ بمعنی نعمت ہی اور ایادی
 منت میں اضافت از قبیل اضافت سبب کے طرف سبب کے ہی یعنی نعمتین کہ سبب منت کا
 ہوتی ہیں اور منت بمعنی شمار نعمت اور رکھنا بار منت کا منعم علیہ پر اور اگر منت کو جیسا کہ فارسیوں نے
 اطلاق کیا ہے بمعنی شکر لیا جائے تو ہو سکتا ہے یعنی نعمتین کہ وسیلہ و ذریعہ شکر کا ہوتا ہے اور اگر منت
 بمعنی نعمت دنیا کہا جائے تو اضافت از قبیل اضافت فروع کی طرف اصول کے ہوگی یعنی نعمتین کہ منشا
 اوس کا و صفت انعام اور نعمت بخشی ہے نور الہی حاری تحقیق معنی تجازی یعنی ہر علامہ تقاضا زانی کے
 قول پر جو مطلق میں بیان میں ذکر کیا ہے اور حق یہ ہے کہ بمعنی نعمت حقیقیہ مستعمل جیسا کہ در سراج میں ہے

پس مجاز کو دخل نہیں اسید واسطے سید محققین سکا کی شرح مفتاح میں لکھا ہے کہ ایادی لغتوں میں حقیقت عرفی ہوئی اگرچہ فی الاصل معنی مجاز ہے اور بعضے کہتے ہیں مشترک دونوں معنی ہیں ہے اور بعضے تفریق کرتے ہیں جیسا کہ صاحب منتخب نے تفریق کیا ہے اور فاضل چلبی کہتا ہے کہ یہ محل بحث ہے کیونکہ یہ اصل میں ایسی تھی اور ہر خیزد بروزن فعل ہوا فاعل کے وزن پر جمع نہیں کیا جاتا اور ابو عمر نے اسکو قطع کیا ہے کہ ایادی لغت میں اور ایادی اعضا میں متعل لیکن خفش کہتا ہے کہ کبھی برعکس بھی ہوتا ہے پس اس عبارت میں نے اضافت پڑھنا چاہیے محمول بر اضافت متغلوب مثل گھیاں نہ دیو اور بعضے کہتے ہیں اسمین اضافت من قبل اضافت فروع کے طرف اصول کے ہے لیکن بعد اسکا ظاہر از خان آرزو لفظ ایادی لغت معطوف ہے حقوق پر یعنی حقوق ایادی لغت پر بندہ داری از شکرستان اقول ایادی جمع خواہ جمع الیحدی کی ہے اور یہ معنی قوت و قدرت جیسا کہ بدیع اللہ فوق ایدیم میں ہے اور لغت معنی نیکی و احسان کہنا پس معنی جملہ سابق اور اس جملہ کے یہ ہونگے کہ پہلی لغتوں کے حقوق تو مجھ میں اور آئندہ بھی مجھ کو قدرت احسان کرنے کی حاصل ہے اس نظر سے اگر اندک آزار تیرے ساتھ ہے مجھ کو پہنچا تو محل شکایت نہیں تیرا آزار دینا ہر گز نہ ترجیح رکھتا ہوں لوگوں کے آزار پر چسکا میں شرمندہ احسان نہیں ہوں اس صورت میں جو تکلفات و تحقیقات شارح فاضل و نور احمدی و خان آرزو اور صاحب شکرستان نے کیے ہیں کچھ حاجت باقی نہیں رہتی اور معنی نے تکلف حاصل ہوتے ہیں قول کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج یعنی رنج و راحت جسقدر مقدر اور موافق مشیت الہی ہوگا اور ہمیں خالق کو کچھ دخل و اختلافت نہیں اور یہ مراد نہیں کہ انسان کچھ اختیار نہیں رکھتا اور جملہ امور ات موافق ہوا ہمیشہ الہی انسان سے سرزد ہوتے ہیں قولہ از خدا و ان اقول یہ مسئلہ جو اختیار کا ہے ہمیں اسلام کے اختلافات ہی اہل سنت کہتے ہیں خالق جملہ افعال کا خداوند تعالیٰ ہے تمسکاً و لکی یہ آیات ہیں خالق کل لا الہ الا ہو اور الم یروا الی الطیر مسخرات فی جوار السماء ما یکمن الا اللہ اور الم یروا الی الطیر فوقہم صافات و یقبضن ما یکمن الا الرحمن اور ما میہ اثنا عشریہ کہتے ہیں کہ انسان فاعل مختار ہے مجبور نہیں اگرچہ مختار اور افعال اختیار یہ اس کے من جانب اللہ ہوتے تو وعدہ و وعید ثواب و عقاب پر جناب باری تعالیٰ انفراداً مثل الیوم تجزی کل نفس بما کسبت اور الیوم تجزون ما کنتم تعملون اور من عمل صالحا فلنفسہ یا اور تجزی الذین اساءوا ما عملوا اور کفار کو پنج و سیر نشس مثل و ما منع الناس ان یؤمنوا کیف تکفرون اور انہ الی سیکے یہ مکرر اور اگر فی الحقیقت خالق جملہ افعال عباد کا جناب باری ہوتا تو کفار کی حسرت

و نہ است روز حشر کا ذکر جو خدا تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا ہر مثل ربنا ارجعنا لعل صالحا غیر الذی کمال
 جسکا حاصل مدعا یہ ہے کہ میں نے جو اعمال بد دنیا میں کیے خداوند اب مجھ کو دنیا میں تو بھیجے تو میں
 اعمال خیر کروں نہ است کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کیونکہ در صورت مجبور ہونے اور فاعل نجات ہونے
 انسان کے اور خالق افعال ہونے جناب باری کے کفار کے واسطے جواب صاف ہے کہ یا اللہ مجھ کو دنیا
 بھیج اور اس ظلم سے کہ پہلی بار تو نے کیا اور ہمارے ہاتھ سے کفر کو خلق کیا اور اب مجھ پر عذاب کرتا ہے
 باز آ اور بعض اسکے کہ پہلی بار تو نے ظلم کیا اب میرے ہاتھ سے اعمال صالحہ جاری کر اور مجھ میں ایمان
 پیدا کر خداوند اصف ہے کہ بجائے ایمان و عمل صالح کے تو نے کفر و معصیت مجھ سے کروایا اور اب مجھ پر
 عذاب کرتا ہے اور ایک حدیث متفق علیہ فریقین ہے خواں شہید اور ابن ابی الحدید نے ہانڈک تفاوت
 روایت کی ہے جسکا حاصل مضمون یہ ہے کہ جب حضرت امیر المؤمنینؑ نے جنگ صفین سے مراجعت فرمائی
 ایک شیخ کہ وقت محاربہ کے حضرت کے ہمراہ رکاب حاضر تھا کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا کہ یا امیر المؤمنینؑ
 یہ سفر ہمارا بقضاء و قدر حق تعالیٰ کے تھا حضرت نے فرمایا بے اسی شیخ تم لوگوں نے کسی بھندی پہر
 صعدو نہیں کیا اور کسی پستی پر نزول نہیں کیا مگر بقضاء و قدر حق تعالیٰ کے پھر شیخ نے عرض کی کہ آیا
 یہ تعب و محنت جو ہم نے کھینچی کچھ اسکا اجر و ثواب حق تعالیٰ کے نزدیک تترتب ہوا یا نہیں حضرت نے
 فرمایا اسی شیخ اسطرح کا حرف زبان پر نہ لگو یا تو نے یہ گمان کیا ہے کہ ہم نے بقضاء ہی و قدر لازم کے
 یہ سفر کیا ہو اگر الیا ہو تو چاہیے کہ ثواب و عقاب بالمرہ باطل اور مرونی و جبر عیش اور وعدہ و وعید
 یہ معنی ہو جاوے اور گنہگار مستحق ملامت نہ ہو گنہگار مستحق ملامت نہ ہو گنہگار مستحق ملامت نہ ہو گنہگار
 دشمنان خدا اور قدریہ و مجوس اس است کے ہیں اسی شیخ بدستیا اللہ تعالیٰ نے نگاہیں دی ہیں
 بندوں کو از روئے تنخیر اور منع کیا ہوا از روئے تنخیر اور عطا کیا ہے عمل قلیل پر ثواب کثیر اور نہیں گنہگار
 کہ سیکو مغلوب اور نہیں مطیع کیا کہ سیکو از راہ جبر و کراہت اور نہیں پیدا کیا زمین و آسمان کو باطل
 گمان اُن لوگوں کے ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا پس عذاب سخت ہو ان کافروں کے واسطے خدا
 جہنم فقط یہ مضمون ہدایت مشحون سنکر شیخ اٹھ کھڑا ہوا اور اشعار پڑھنے لگا ۵۵ انت الی اللہ
 نزول طاعتہ ۶ یوم النجات من الرحمن غفرانا ۷ اوضحت دنیا ما کان ملقبسا ۸ بذاک ربک عفا فیہ احسانا
 فلیس معذرة فی فعل فاحشة ۹ قد کنت را کبہا فسقا و عیسا ۱۰ لا لا ولا قایلنا ہیمہ او فتنہ فیما

عبدت اذایا قوم شیطانا ولا احب ولا اشار الفسوق دلائل قتل الولی لطلما وعد وانا باقی سجد وحققت
 غزیمتہ ذوالعرش اعلیٰ لک اعلانا ترجمہ اسکا یہ ہے قطعاً تو ہی امام حق تری طاعت سے ہرگز
 روز نجات کر دے مری مغفرت خدا کا واضح کیا ہے تو نے مراد میں مستحبہ اللہ اس کرم کی تجھے
 دیکھنا بخیرا بد اعتقادی سے نہ مجھے جائے عندہ ہر بین فسق و معصیت میں ہاتھ جو ہر
 اس مقام تقریبی میں اتنا لکھنا کافی ہے اور جب قدر علماء اعلام نے اس مسئلہ میں گفتگو کی ہے اگر دلائل
 اوشکے بالتفصیل لکھے جاویں تو ایک کتاب ضخیم طیار ہو قولہ از خداوان خلاف دشمن و دوست
 یعنی موافقت و موافقت کہ کام دوست کا ہے اور عداوت و بیہوشی کام دشمن کا ہے اور ان دونوں یعنی موافقت
 و عداوت میں خلاف ہی صمد و فاعل اس خلاف کا خدا کی طرف سے جان از شارح فاضل اقول
 یہ معنی درست نہیں مؤلف کے نزدیک معنی یہ ہیں کہ دوست کا کام لطف و محبت ہے اور دشمن کا کام
 قہر و عداوت ہے اس کے خلاف اگر دوست سے دشمنی اور دشمن سے دوستی ظہور میں آوے تو اس
 خلاف کو من جانب اللہ سمجھا جائیے تصرف درست درکارے کردن از منتخب برگشتن از
 تمیز سبب المعصا اور مؤید اس جگہ تصرف بمعنی اختیار ترجمہ بادشاہ کو طریقہ اسکی
 حق شناسی و دوستخواہی کا خوش آیا خلعت فاخرہ انعام وافرہ عنایت فرمایا اور عذرخواہی کی
 کہ میں نے بیجا کیا جو تجھ کو بے جرم و خطا آزار دیا وزیر نے التماس کی امی خداوند اس حالت میں بندہ
 آپکی خطا نہیں دیکھتا حق تو یہ ہے کہ خواہش تقدیر خدا تعالیٰ کی ایسی ہی تھی کہ اس بندہ گنہگار کو
 کچھ رنج و آزار پہنچے پس آپکے ہاتھ سے ہی اولیٰ تر بدین نظر کہ پچھلی نعمتوں کے حقوق از بس کہ میں
 بندے پر اور آئندہ بھی آپ کو قدرت احسان کرنے کی ہے مقرر اور حکم کیا خوب کہلئے ہیں اسکو
 لکھا چاہیے بآب زر مثنوی اگر ستا دے کوئی تو غم مست کر کہ نہ راحت ہو خلق سے نہ ضرر
 رنج و راحت خدا کی ذات سے ہے سب کا دل ہاتھ میں آوے تیرے چھوٹا کان گونہ پر کانداز سے سمجھو اسکو

چھبیسویں حکایت

ایک از ملوک عرب شنیدم کہ بامتعلقان دیوان میگفت کہ ہر سوم فلان راجد انکہ
 مضاعف کنند کہ ملازم در گاہ است و ترصد فرمان و دیگر خدمتکاران بلہو و تعب
 مشغول و در ادای خدمت متہا و ن صاحب دلی بشنید فریاد و خروش از ہذا شنیدم

پرسیدندش کہ چہ دیدی گفت مراتب بندگان بدرگاہ خدای تعالی ہرین مثال دارد
قطعه دو باید اگر گیر کسی بخد مت شاہ فرسوم ہر آئندہ دردی کند بلطاعت گاہ ہر امید
ہست پرستندگان مخلص راہ کہ نا امید نگردد ازستان الکہ قطاعہ ہستی در
قبول فرمان است ترک فرمان دلیل حرام است ہر کہ سیما ی راستان دارد
سرخد مت پرستان دارد و فرسوم ہرین آئین کردہ شدہ و نشان کردہ شدہ اور ہر ہر
لفظ فرسوم سے در راہہ در زمینہ ہوتا ہے کیونکہ ہر کچھ امر و نہی اس کی سیکی و استقامت میں کر کے رہتا ہے
او سکود فرہین نشان کرتے یعنی لکھتے ہیں از غیاث جہتہ اسم معنوی کا یہ یاد ہے کہ ہم یعنی نشان
و آئین اور لکھنا اور کام کو فرمانا مصدر ہے باب نصر یعنی از صراح معنا عہدہ پہلے لکھ کر گذشتہ
ملازم یعنی ہم و کسر زائر ہمیشہ رہنے والا کسی جگہ یا کسیکے پاس اور اس کی معنی ہے کہ نہایت مستعد
ملازم ہو کر کو کہتے ہیں از غیاث در گاہ ہر نشان گذشتہ معنی منتظر از مریض یا بیمار کا
ہر کچھ یعنی امیدوار مصدر اس کا ترجمہ باب تفعیل سے یعنی چشم دشمن از منتہی شمشیر کہ فرقیات یادہ کا
رصد ہفتین و سکون ثالث ہے یعنی چشم دشمن باب نصر یعنی از صراح معنا عہدہ پہلے لکھ کر گذشتہ
کار خیرتہ از نوید لعب بفتح لام و کسر عین یا تری دب سکون عین یعنی یا تری کردن مصدر ہے باب بفتح
از نوید و صراح مشغول مصدر اس کا شغل بفتح و تہمتین اور لضم و تہمتین چاروں صورت سے بہت
یعنی کام اور بہتر معنی اور باز کرنا اور زاپہ والی ضد فراغ اشغال و شغل جمع مصدر ہے باب نصر یعنی
از منتہی و صراح او ابھنی ہو چنانا اور یہ لفظ مصدر نہیں بلکہ یعنی مصدر کا تاہی جو عیسے نباتات یعنی روپائید
درستی اور عطا یعنی دادن و دہش اور کلام و بیان یعنی سخن کردن و سخن ہر خد مت
چاکری کردن از غیاث متماون سستی کتہ از غیاث یادہ اسکا ہون ہے یعنی کام دہا ہستی کرنا
باب نصر یعنی قولہ تعالیٰ پیشوں علی الارض ہونا اور سبک ہونا از صراح قولہ ہمین مثال دارد و صرح
اسکی ترجمہ میں لکھی جاگی سیما نشان و علامت جس سے خیر و شر پہچانا جائے مجازاً یعنی پیشانی
کیونکہ نیکی و بدی پیشانی سے معلوم ہوتی ہے قال اللہ تعالیٰ سیما ہمنی وجہ ہم من اثر السجود و تہمتین
ایک بادشاہ عرب کو میں نے سنا ہے کہ ارکان دولت سے کتنا تھا کہ فلان شخص کا شاہ بہرہ جتنا
اوس سے دو چند کر دے کہ ہمیشہ حاضر باش در بار رہتا ہے اور ہر وقت منتظر حکم ہر کار دوسرے سے

خدمتگار بازی و لہو میں بہت چست کام کرنے میں نہایت چست ایک صاحب دل سنگر پیدا ہوا اور شہر
خوغا سے بلبلایا لوگوں نے اس سے پوچھا تو نے کیا دیکھا جو اتنا شور مچا یا کہا جس طرح ملازمان سلطان
صلہ میں بجا آوری فرمان کے مشاہیر سے دو چہ پاتے ہیں اسی طرح حضرت یزدان خالق السنن جانا
فرمان روا سے کون و مکان کے بندگان عوض میں طاعت و عبادت کے ہزار در ہزار درجے بلند پاتے ہیں
قطعہ دور و زو کوئی جاوے حضور حضرت شاہ تہاؤا سپہ پیہر سے دن لطف سے کہ وہ نگاہ
یقین پر کرتے عبادت ہیں رات دن جو لوگ ہا کہ نا امید نہ پھیرے اور یقین کہ بھی اللہ قطعہ
ہو تاہم مسطیع فرمان پر ترک فرمان ہر تابعدار کا نشان پر یہ ظاہر کام پر اپنے جو رہے حاضر

ستائیسویں حکایت

ظالمی را حکایت کنند کہ ہمیں درویشان خریدی بچیت و توانگران را ادوی طرح
صاحب دلے برو بگذشت و گفت بدیت تازی تو کہ ہر کر اسہ بینی بزنی یا یوم
ہر کجا نشینی بکبی قطعہ زورت ار پیش میر و دبا با با خداوند غیب ان زود
زور مندی کن بر اہل زمین تا دعا مان بر آسمان نرو و ظالم ازین سخن بترجید
وروی از نصیحتش در ہم کشید و بد و التفات نکرد تا شبی آتش مطیع در ہزار
ہمیشہ شش افتاد و سائر املا کشش سوخت و از بستر نرم بجا کستر گرم نشاند
التفا فاما ان شخص برو بگذشت کشیدش کہ با یاریان بھی گفت ندانم کہ
این آتش از کجا در سراسی من افتاد و گفت از دود دل درویشان قطعہ خدر کنج دود
و رو نہاے ریش کہ ریش درون عاقبت سر کند ہم بر یکن تا توانی دے
کہ آہی جانی ہم بر کند لطیفہ بر تاج کیخسرو نوشتہ ہو و قطعہ چہ سالہا کے
خداوان و عمر مانے دراز کہ خلق بر سر بار زمین بخوابد رفت چنانکہ دست
بہ ست آمد ست ملک با با بدستہا سے دگر تہچنین بخوابد رفت چہ ہمیں ہم
فارسی خشت و خطب بفتحین عربی لکڑی جلا سے کی ہندی از بران و غیاث آفرین ترکی
جیتہ بیا نش گذشت طرح بالفتح ہمیں انداختن و دور کردن اور یعنی فروخت کرنا کسی نے
بندہ را کے ہاتھ از چراغ ہدایت اقول اس جگہ معنی اخیر مناسب مار فارسی حیہ عربی

سانپ ہندی از نفاس حکام و امراءے غریستان کو بھی مارکتے ہیں اور وہ ان کے بادشاہ کو بھی
 شہر اور غریستان توابع خراسان سے ہر از بران قولہ بنی اکثر نشون میں بگزی ہی ہر چہ نہ
 بگنی کا قافیہ بگزی ہو سکتا ہے لیکن قافیہ صحیح بنی ہر اور زدن بعضی کا ثنا بھی آیا ہی پس بنی منا
 بوم نام طائر منوس اور بعضے کہتے ہیں ایک پرندہ ہے جنس سے لیکن اوس سے بہت بڑا
 اور انکھ اور کان اوسکا مثل پتی کے رات کو شکار کرتا ہر دن کو زیادہ چند قدم سے اڑ سکتا
 از بران و غیاث کنی صیغہ امر حاضر کنن سے مراد اوس سے خراب و ویران کرنا از خیابان
 قولہ از بستہ نرم آہ علامی فہامی ابو الفضل کہتا ہے کہ مدت سے میں مشق کرتا ہوں ایسا فقہہ بہیست
 میری خاطر میں نہیں گذرا تر جب نقل کرتے ہیں کہ ایک حاکم ظالم ہمہ فروشوں سے اکثری
 گئے بہت از زان خرید کرتا بچہ بچہ غریب بچہ چارے ناچار کرتے صبر اور تو نگرون کے ہاتھ لگان بہت
 بقدر اس ظلم سے تنگ آئے تھے سارے امراءے شہر ایک صاحب دل نے وہاں جا کر کہا بدیت
 کیا سانپ ہے تو کہ جسکو دیکھے کاٹے یا انکو کہ بستیوں کو ویران کر دے قطع نہ ویرا اگرچہ
 ہمہ جلا بہر خداوند و جهان پہ نہ جاسے کہ بھی اہل زمین پر زور نہ کرے کہ دعا انکی آسمان پہ نہ جاسے
 جو کہ سچی بات کہڑی گنتی ہی اوس حاکم نے اس سخن حق سے آزرہ ہو کر اوسکی نصیحت سے
 منہ پھیر لیا اور اوس پر التفات نہ کیا الغرض مطلوبوں کی دعا آسمان پر پہنچی اور خداوند تعالیٰ اس کے
 حضور میں مقبول ہوئی کہ ایک رات کو اوسکے باور چخا نہ کی آگ اڑ کر لکڑیوں کے ٹال میں جا کر پڑی
 اوسکی ساری املاک کو جلا کر خاک میں ملایا اور بستہ نرم سے اوسکو اٹھا کر خاک تر گرم پہ پٹھایا
 اتفاقاً اوسی صاحب دل کا وہاں گذر ہوا یہ سنا اوسنے کہ وہ ظالم اپنے یاروں سے کہتا تھا میں
 نہیں جانتا یہ آگ کہاں سے میری منزل میں آئی ہے تو کہنا اوسنے درویشوں اور دلہلوں کے در
 دل نے یہ آگ لگائی ہے قطعہ دھوین سے دل ریش کے کر صر کہ آخر کو منہ زخم نہان کرے
 سیکے نہ دل کو جلا نہ بھی کہ اک آہ عالم کو ویران کرے قطع ہزاروں سال ملک بلکہ
 بے حد قدم ہزار پہ لاکھوں کا میرے آویگا یہ ملک جیسے مرے ہاتھ آیا دست بہ دست پڑی

طرح سے وہ غمخوار کے ہاتھ جاوے گا

اٹھا پیسوں حکایت

شرح کاتبان اردو
یکی در صنعت کشتی گرفتن بسر آمده بود سه صد و شصت بند فاخته داشت و هر روز
بنوعی کشتی گرفته مگر گوشه خاطرش با جمال یکی از شاگردان میسر داشت
سید صدر و پنجاه و نه بندش در آمونخت مگر یک بند که در تعلیم آن دفع انداختی
و تاخیر کردی فی الجمله پس در قوت و صنعت بسر آمد و کسی را در زبان او با او اسکا
بقا و دست نبود و تا بعدی که پیش سلطان گفت که استاد را فضیلتی
که بر من است از روی بزرگی است و حق تربیت و زنده بقوت از او کمتر میستم
و بصنعت با او برابریم صنعت بالفتح از کشف و صلاح و منتخب بالفتح و باضم از جباریم
یعنی پیشه و هنر صنعت و شغل عربی پیشه و کار هر فارسی کام بهندی از افغانس کشتی فارسی
صرح بالفتح و در بعضی با کسر عربی که مصدری باب ففتح یفتح می آید اصل اس لغت کی کشتی بسین معلوم می شود
کشتی که معنی گرفتن می جو که فارسی بسین معلوم می شود و شین میجو به هم تبدیل می شود پس اسوا
کشتی که معنی بسین از زبان بسر آمدن کنایه می بزرگ بودن می از نوید کامل آمدن از غیاث اللغات
قول سر آمده بود یعنی با تهناسیده بود و از غیاثان فاخته گرانمایه و سیکو از هر چیز و منتخب جدید و استوار
و خوشی گوشه خاطر کنایه می بود که میگویند خواهش متعلق بدلی می جمال بالفتح معنی خوب شدن
و خوبی از منتخب می مصدر می باب کرم یکرم می شاگرد فارسی تلید با کسر و متعلم عربی یعنی میگویند
او را سیکو می گویند که معنی استاد است و می بین او صاحب بران گفته می که شاگرد معنی خادم و صاحب
غیاث کنایه می که ظاهر این لفظ اصل می شاگرد و تها اسوا سیکو که خادمان گرداگرد شاه و خدمت می
کشتی می گویند که ستر خود صد و در غران و خدمت می که می بین می این جهت می خدمتکاران کو عربی بین
خواستی که می بین بسیل بالفتح خواهش و تهناسیده دل از غیاث معنی خمیدن و خمیدن می جو کردن
از منتخب میسل و میلان و میسل و مهال مصدر می معنی خمیدن از صراح قولی با جمال یکی آه اقول اس
جمال معنی خوب صورتی می سمجھا چا پی بلکه مقصود کمال می یعنی می شاگرد و فن کشتی بین کامل می آه اس
صورت می بین فالبا لفظ با جمال می بار موحده بدون الف معنی طرف و جانب می آه و الف معنی جو
آسیک می آه می متعلق جمال می می یعنی با جمال و با جمال با کسر یعنی میگویند که در کار صراح می جو کردن
پس حاصل میگویند که او می کمال می میسا که او را میگویند که دفع کوئی خبر میگویند

اور درگزنا اور باز رکھنا از منتجب قولہ دفع انداختی اقول یعنی گوشہ خاطر اور تعلیم کن و در انداختی تا خیر
 درنگ کردن از موبد پس گذاشتن از منتجب ترجمہ ایک شخص کشتی لٹنے کے فن میں طاق تھا اور
 مصارعیت میں مشہور آفاق تھا تین سو ساٹھ بیچ نہایت خوب یاد تھے سب اوسکو مانستہ جتنے استاد
 ہر روز نئے انداز کی کشتی لاتا اس سبب سے ایسا مشتاق تھا کہ نہ کوئی پہلوان اوسکی پیٹھ زمین پر لگا سکتا
 نہ کوئی جوان داد پر چڑھا سکتا اس کمال سے ایک عالم اوسکا مشتاق تھا اگر چہ شاگرد اوس کے بہت تھے
 لیکن واسطیہ کامل کرنے ایک شاگرد کے توجہ ہو فوراً کھتا تین سو لٹھ بند تو اوسکو تعلیم کیلئے ایک بندہ کے
 سکھانے میں طبعیت کو در رکھتا دلیں مخفی و ستور رکھتا قصہ مختصر وہ لڑکا قوت و ہنر میں سب پر
 فائق ہوا کبیکو اوس زمانہ میں اسکے ساتھ مجال مقابلہ کی نہ تھی ایسا لائق ہوا یہاں تک کہ ایک دن
 بادشاہ کے روبرو کہنے لگا کہ استاد کو مجھ پر فضیلت ازراہ بزرگی اور حق تربیت کہے و الا زور و قوت
 اوس سے میں نہ کمتر ہوں بلکہ یکساں ہوں اور میں برابریوں ملک را این سخن دشوار
 پسندیدہ نیامد بفرمودہ نامضارعت کنند مقامی متسع معین کردند و ارکان
 دولت و اعیان حضرت وزور آوران رو سے زمین حاضر شدند سپہ سالار
 مست و آمد بصد متی کہ اگر کوہ روئیں بودے از جامی بر کندے دشوار و دشوار
 بالضم یعنی مشکل نقیض آسان از زبان و موبد و کشف لفظ دشوار مرکب ہو دشمن یعنی زشت اور دا
 کلہ نسبت سے از غیاث قولہ این سخن دشوار آہ اقول لفظ دار بمعنی بسیار بھی لغت
 بریان قاطع میں مرقوم ہے اس صورت میں دشوار بمعنی زشت بسیار ہو گا یہی معنی
 مناسب مقام ہے یعنی یہ کلمہ بیہودہ نقل و مقابلہ کا دشمن نہ گایا بہت بڑا معلوم ہوا مضارعت
 مصدر ہے باب مفاعلہ سے بمعنی کشتی گرفتار یعنی دو آدمی کا اسپہین لپٹنا اس ارادہ سے کہ ایک دوسرے کو
 زمین پر گرا دیوے از غیاث مادہ اسکا صرغ بمعنی افگندن ہے باب فتح یفتح سے از صرغ متسع صیغہ مفعول کا
 باب افتعال سے بمعنی فراخ شدہ مصدر اسکا التماع یکسر ہمزہ و تشدید تہا ہی بمعنی فراخ شدن مادہ اسکا
 و سح ہے بالضم بمعنی فراخی باب سح یسح سے از صرغ و منتجب اصل التماع کی او تساع تھی قاعدہ ہے کہ باب
 افتعال میں جو مادہ خواہ یا بجائے فاکلہ کا ہو اوس واو کو ساتھ ت کے بدل کر کے ت کرت میں ادغام کرتے ہیں
 اعیان بیان شش گذشت صدمہ دو چیز کو باہم لٹانا اور اس سبب پہونچنا از منتجب صدمہ مصدر

باب عربی ضرب سے اصرار ہے ترجمہ بادشاہ کو یہ کہہ تعلق و ہمہ سہری کا خوشی نہ آیا بطریق امتحان
 لڑنے کا حکم صادر فرمایا ایک بڑے سیدان میں اکھاڑہ مقرر کیا ارکان دولت و مقربان حضرت
 اور پہلوانان مملکت و جوانان سلطنت تماشا دیکھنے کو جمع ہوئے وہ شاگرد دست با تھی کی طرح
 بہ ہوتا خم شوگا اگر گھٹنوں پر پھیلے شیا کے کہوتا اس دبدبہ سے آپہنچا کہ اگر ارادہات کا پھاڑ دیاں
 دکھائی دیتا تو مثل گھاس کے زمین سے اکھاڑ لیتا استاد دانشت کہ جوان ازو بقوت
 بہتر دست بدان بند غریب کہ ازوی بہتان داشت باوی در آویخت جوان دفع
 آن نہ انشت استاد از زمین برداشت و بالاسے سر برد و بر زمین زد و بواو خلق
 برخاست تاکہ فرمود تا استاد را شلخت و نہمت داوند و پسر از جبر و ملاست کرد
 کہ با پروند کا ٹوٹیش دعویٰ صفا و صحت کردی و پسر نبردی گفت ای خداوند استا
 بہرور و قوت برین دست نیافت بلکہ در علم گشتی و قیقہ مانده بود کہ از من بی بیغ
 پیدا شد امروز بدان قیقہ برین غالب آمد استاد گفت از بہر چنین روز
 تا بہر شتم کہ بزرگان گفتند اند و دست را جندان قوت نہ کہ اگر دشمنی کند
 بہر اندیشید کہ چہ گفت آنکہ از پروندہ خویش جفا دید قطع با وفا خود
 در عالمہ یا ایک کس و برین زبانہ تکر و کس نیاموخت علم تیر از من کہ مراقات
 نشانہ تکر و کس اعلمہ الہیاتیہ کلی ایچہ فلما انشتہ ساعدہ رانی استاد
 با شتم گفت ہوا استاد کا کہو کہ استاد یعنی کتاب اور دو لہجہ وا و و سکون و ال
 جملہ معنی وانا اور تکریم اسکی مقلوب ہے مثل گلاب کے بذال مجہد معرب او سکا جمع اسکی اساتذہ
 از غیبات و ہمار چم و غیرہ و غیرہ بالفتح یا بار فارسی آواز نرم در گام یا گریہ و فریاد یا گریہ کثیر از مویہ و کشت
 بکسر تین و یا تہجول یعنی شور و فریاد و یا تاک و غوغا از برہان صیاح و غللا اسکی عربی از انفاس و قیقہ
 چیز کہ بار یک بار شد از غیبات قول یا داغ و نبود لفظ خود معنی او و ذات بھی آیا ہر از برہان اقول
 لفظ یا بمعنی استفہام ہوا اور خود نبود سے مطلب یہ کہ بذاتہ موجود نہ تھی یعنی کیا وفا کا کسی زمانہ
 وجود نہ تھا اور خود معنی او کہ مثال قول خود شیخ مرحوم ہے اگر سایہ خود بر فٹ از سرش نہ تو در سائے
 شستن پرورشش اعلم صیغہ مضارع واحد متکلم باب تفعیل سے او سمین ضمیر فاعل کی اور ہونہ

سرمایہ مفعول ثانی یعنی تیرا اندازی کرنا از منتخب رمی ایکون ہم درایہ بالکسر دونوں مصدر ہیں با صیغہ
 یضرب سے از صراح قولہ اس شد صیغہ ماضی باب افتعال سے مصدر اسکا اس شد اور بھی معنی شدت
 و سختی اور کچھ بھی مراد کسی چیز کے کمال سے ہوتی ہے از خیاست سخت ہونا اور سخت کرنا اور سخت پکڑنا اور دور
 از منتخب مادہ اسکا شدت بالکسر معنی سختی اور واقعہ ایک بار حمل کرنا مصدر باب یضرب سے از صراح اس شد اور
 بسین ماضی استقامت یعنی راست ہونا اور سیدھے کھڑے ہونا از منتخب صراح مختار شایع ہے کہ
 بسین ماضی ہوا قولی دونوں طرح سے معنی درست ہوتے ہیں لیکن بشین معنی اولیٰ تر ہے اس شد
 سمجھو کہ جو ان مجھ سے قوی تر کہیں ہر مقابلہ اس سے آسان نہیں ہوا وہی پہچ سے جو چھ بار رکھا تھا پانوں
 لپٹا اس پہچ کا روک وہ نہ جانتا تھا فاضل ہو کر پیٹھ کے اوپر سے جھکا چاٹا کہ پانوں اٹھا کر اٹھا اٹھا
 اس نے جھٹ پانوں اور سکے چھوڑ دوں ہاتھ اس کے زور سے پکڑ سہا اٹھا یا تو پانوں اس کے نزدیک
 اٹھائے چاروں شانہ چپت زمین پر آ پڑا پھر تو لوں دونوں سے نا املیاں بجائیں بڑا شور و غل اٹھا
 بادشاہ نے استاد کو خلعت و تخت دیا اور شاگرد بیوفا کو زجر و ملامت میں آٹھ ماٹھ لایا کہ اسے
 نا املی تو نے اپنے مربی سے دعویٰ مقابلہ کا کیا کچھ بن نہ آئی تیرے غرور نے یہ ذہبت پہنچائی وہ
 خفت مشائے کو یوں بات بٹا کر عرض کرنے لگا اسی خداوند استاد نے زور و قوت سے جھکا نہیں لایا
 بلکہ علم کشتی میں ایک بندہ بار یک مخفی رکھتا تھا اور اس کی تعلیم میں مجھ سے پردہ رکھتا تھا اوسے بندہ آج مجھ
 غالب آ گیا استاد نے یہ بات سن کر کہا سچا اسی دن کے واسطے وہ بندہ میں نے سچا یا کہ بزرگوں کا قول ہر
 دوسرے کو اتنی قوت نہ دے کہ اگر ارادہ دشمنی کا کرے تو دیالے سچ ہی بدیت چھوٹا لایا ہے پڑے
 تو تن سے نہ مل سکے ایسا وہ گر پڑے کہ زمین سے نہ مل سکے کیا نہیں سنا تو نے کہ ایک استاد نے
 اپنے شاگرد سے بیوفائی پائی شب یہ بات فرمائی قطعاً کیا وفا پہلے ہی بیوفی تھی مہر و دم و بیوفاکا
 کبھی وجود نہ تھا ہمیں نے جسکو سکھا یا سیر کا علم آخر اوسے مجھ سے نشانہ کیا

انہی دونوں جھکا پڑے

درویشی مجر و بگوشہ صحرائے نشستہ بود یاوشاہی بروی بگوشہ درویشی
 فراغ ملک قناعت ست بد و التفات نکرد سلطان از انجا کہ سلطان سلطنت
 بہم برآمد و گفت این طائفہ خرقدہ پوشان ایشالی بہاچم اندوہا سیت و آوہا سیت

ندارند وزیر نو یکیش آمد و گفت ای جوانمرد سلطان روی زمین بر تو گذر کرد چرا
خدمت نکردی و شرائط ادب بجا نیاوردی گفت ملک را بگو که توقع خدمت
از کسی وار که توقع بنعمت او دارد و دیگر دانا که ملوک از بهر پاس رعیت اند
رعیت از بطاعت ملوک قطع باو شده با سببان درویش است بگرچه
نعمت بفرمودت اوست بگو سپند از برای چوپان نیست ببلکه چوپان بر
خدمت اوست قطع بکی امروز کاران بینی دیگر سے رادل از چوپان پیش
روزی چند باش تا بخورد خاک منفر سر خیال اندیشش بفرق شاہی و بندگی
برخواست بچون قضا سے بنشسته آمد پیش بگر کسی خاک مرده باز کند
نشناست تو نگار از درویش بچرخ و تنہا و تارک دنیا و مرد بے زن از غیاث جو کہ اسباب
دنیاوی کچھ نہ کھتا ہوا از مویہ از اسحاق کہ بمعنی برائے آنکہ از غیاث و بہار عجم فراغ بالضم فروغ
در دشتانی چرخ وغیرہ اور بالکسر بمعنی فرصت پانا اور سرور قلب و نشاط دل اور عرق
بمعنی آسودہ ہونا و فراغ ہونا جلال سے اور ہوا سے سرد موسم گرما از بران ممتراز مویہ بفتح
پرواختن از کاری و کبسر کا سہ بزرگ کہ نتوان برداشت از منتخب بالفتح مصدر ہی بالضم بفتح
از صراح ملک بالضم بادشاہ ہونا اور کبسر کسی چیز کا مالک ہونا اور بفتح و کسر لام بادشاہ از
بادشاہی و ولایت از مویہ بالکسر مالک کرنا مصدر ہی باب ضرب یضرب سے و الملک مقصور
سن مالک اولیک ملوک املاک جمع از صراح قناعت بالفتح تھوڑے پر راضی ہونا از منتخب
خرسندی اور پسند کرنا اوس چیز کو جو قسمت میں ہو مصدر ہی باب سمع یسمع سے قانع بمعنی راضی
از صراح قولہ فراغ ملک قناعت بہت قال آرزو اگر فراغ اس جگہ بمعنی شغلی لیا جاو
کہ کشایہ ہی رہے پروانی سے تو معنی یہ ہونگے کہ ملک قناعت فراغ رکھتا ہی یعنی رسم اوس ملک کی
فراغ و بے پروائی ہی اس سبب سے درویش نے سر نہ اٹھایا اور صراح میں فراغ بمعنی فراغ
آیا ہوا اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ ملک قناعت از بس کہ فراغ ہی درویش نے ملک تنگ
دنیا کی طرف توجہ اور بادشاہ کی طرف میل نکلیا اقول صراح میں بولے نے دیکھا فراغ
پایانگیا مگر فریغ بمعنی اسبب فراغ کام اور فرغ بمعنی فراغ البتہ ہی پس معانی نوشتہ آرزو

مقطع نظر اسکے کہ خالی تکلف سے نہیں اگر مقصود مصدقہ کا موافق قول آرزو ہوتا تو یوں کہتے کہ از آنجا کہ
ملک قناعت فراغ بہت مولف کے نزدیک معنی ہے کہ ملکوں یہ ہیں کہ فراغ بمعنی فراغ ہونا علائق دنیا سے
جسکا حاصل ترک دنیا ہو اور لفظ ملک کو اگر بصیغہ سبکوں لام بمعنی بادشاہی کہیں جیسا کہ منتخب
موسیٰ سے اوپر لکھا گیا تو معنی یہ ہونگے کہ ترک دنیا بادشاہی ملک قناعت کی ہو اور اگر اس فہم سے کہ فراغ
اصول ہے اور مصدر بمعنی اسم فاعل بھی اکثر آتا ہے فراغ کو بمعنی فراغ یعنی تارک دنیا اور لفظ ملک کو بفتح
میم و کسر لام بمعنی بادشاہ کہیں تو معنی یہ ہونگے کہ تارک دنیا بادشاہ ملک قناعت ہو اور سعادت
ملک قناعت کی حد بیان سے باہر سطوت بالفتح بمعنی تہر کردن از کشف سخت گرفتن و حملہ بردن
از تخت و مادہ اسکا سطو بسکون طاء عطی مصدر ہے یا بسبب تفریق سے سطوت بفتح تین جمع ہے سطوت
از صراح قولہ سطوت سلطنت یعنی سطوت لازمہ سلطنت کا ہے ضد سعادت سلام و کہ تشریف از غیاث
قولہ توفیق نعمت او دارد اقول اس جگہ اوجہ توجہ یا پس بمعنی محافظت از غیاث مراد ہے
و یا سببان از بران طاعت فرمان برداری از نوید قر بالفتح و تشدید ر عربی میں بمعنی بھاگنا
مصدر باب ضرب یضرب سے از صراح اور بسکون را فارسی میں بمعنی شان و شوکت و رفعت و شکوہ
و نور و پر تو زیبائی ہے از بران دہد بہ از شکرستان دولت بیانش گذشت قولہ کہ چہ نعمت
بفر دولت اوست اقول یعنی اگر چہ نعمت بسبب شان و شوکت اقبال و ظفر کے بادشاہ کو گردش
فلکی سے حاصل ہے لیکن پادشاہ زمین و آسمان نے اسکو سلطان روزین ہر وقت واسطہ از غیاث بیانی
خلافت کے مقرر کیا ہے والا بادشاہ و رعیت دونوں بندہ خدا ہیں رعیت بیانش خواہد آمد قولہ
ملوک آہ اس فقرہ میں دو لفظ رعیت واقع ہے پہلے سے مراد رعیت دنیا دار دوسرے سے مراد دنیا
و سعادت بردار کا مراد ہے شخص ہے جسکے سبب کامیاب ہو جائے مصلحت ہوں از خیابان چھا ہارہ ریح و
و کو شمش اور کافرون کے ساتھ جنگ کرنا از منتخب رئیس بیاسے مجول بردن خویش بمعنی ہرا
از نوید و بران مد زخم جس سے خون دریم نکلا از کشف مجروح زخمی از غیاث روز کے اسمین
کاوت تصنیف کا ہے اور یاے وحدت از خیابان خیال بیانش گذشت قولہ خیال انداز اقول
کنایہ ہے اوس شخص سے جو شک و مغرور ہو بسبب جاہ کے کہ مراد ہے پادشاہ سے چنانچہ بیت آید
مضمون ہے و اینچہ قصاص سے دوستی کنایہ ہے دوست سے خاک کنایہ ہے فقیر سے ان کے ان کے

مترجم ہے ایک فقیر تارک دنیا گوشہ صحرایں بیچہ رہا تھا اتفاقاً کوئی بادشاہ اُسکے پاس جا پڑا
 ورویش نے بسبب اُسکے کہ ترک دنیا بادشاہی ملک قضاغت کی ہر جسکی وسعت حد بیان سے
 باہر ہو بادشاہ کی طرف مطلق التفات نہ کیا سلطان اس وجہ سے کہ قہر و غضب لازمہ سلطنت ہے
 غصہ میں آیا اور یہ فرمایا کہ یہ گروہ فقر امشبہ جائزوں کے ہیں صلا اہلیت و انسانیت نہیں رکھتے
 وزیر نے ازراہ خوشامد اُسکے نزدیک جا کر جو کہا کہ اسے کیم ماحب ہمت مرد خدا بادشاہ روئے زمین
 تیرے پاس تشریف لایا کیوں اُسکی تعظیم نہ کی تسلیم و کورنش کے واسطے سر نہ جھکا یا اور شکر ادا کیا
 بجا نہ لایا اُسنے جواب دیا بادشاہ سے کہو کہ اُس سے آرزو خدمت کی رکھے جو امید اُسکی نعمت کی رکھے
 دوسرے تو اس بات کو جان اور بادشاہ دو جہان کو دل سے پہچان کہ سلطان زمان خداوند تعالیٰ کی
 طرف سے رعیت کے ہیں پاس بہان نہ رعیت بیواری دنیا سے کنارے بادشاہ کے تابع فرمان اور
 رعیت وہ ہو جسکی نگہبانی کرے شہان و گلہ بان قطعہ شاہ ہر پاس بہان رعیت کا گنہگار ہر منعم وہ
 شاہی پانے سے نہیں خدمت کے واسطے دنیا بلکہ وہ واسطے حیرانے کے قطعہ دل کیسیکا ہر آج
 خرم و شاد و اور کیسیکو ہر رنج و غم سے ملال مغز نہ خاک ہونے کے کل سببیکہ جس میں گئے تھے ہر طرح کے
 خیال کچھ نہو فرق شاہ و بند کے میں مرنے پر سبکا ہوئے یکساں حال قبر کھنڈے پہ ہوئے کیا معلوم
 یہ تو نگہ تھا کہ خستہ حال ملک را گفتار و ویش استوار آمد گفت از من چیز ہے بخواد
 گفت آں چیز اہم کہ دیگر رحمت ندی گفت مرا پسندی بدہ گفت بیست دریاب
 کنوں کہ محنت بہست بدست پکین دولت و ملک میر و دوست بدست
 استوار یعنی اول فتح ثالث بروزن خوشگوار یعنی محکم و مضبوط معتد اور بار یعنی قبول و قبول
 سخن و راست از بران دریاب صیغہ امر و دریافتن و نصیحت سے از بران مدد اور معاونت کر
 از کشف تدارک کن از شرفنامہ قال التشارح الفاضل یعنی شناس اینکہ دولت و ملک
 بدست دیگرے خواہد افتاد پس فاضل را استوار آئست کہ سعی در امور خردی کند اقول ہائینی
 دریاب کا مفعول مضنون مصرع ثانی ٹھہر تہی حال آنکہ دریاب فعل امر ہے اس میں ضمیر فاعل کی راہ نظر
 فجا طرب اور کہ نعمت بہست بدست اُسکا مفعول ہے اور مصرع ثانی اُسکی علت مولف کے نزدیک
 دریاب بمعنی بگیری سمجھ کے یعنی ابتک نعمت دنیا تیرے دست قدرت میں موجود ہے

فی سبیل اللہ تحقیق محتاجین کو دے غرض اوسکا دنیا و آخرت میں سکے کیونکہ ملک و مال آخرت کو
بعد تیرے مرنے کے دوسرے کے ہاتھ جاگیا اور ہمیشہ سے درست بدست جاتا جاتا ہوا در دنیا
بمعنی دریا ترجمہ ہو گا بھی کیا ہو چنانچہ بر مان قاطع میں مرقوم ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہو گیا کہ یہ غرض دنیا
مثلی دریا ہو گیا ہی باقی صرف ہو دریا کم نہیں ہوتا پس تو بھی اوسکے دینے میں بخل نہ کر کہ ہرگز کم نہ ہو گا
روز بروز اوہیں زیادتی ہوگی ترجمہ بادشاہ کو درویش کی پند بہت آئی پس نہ کہنا فقیر
تو تجھ سے جو کچھ حاجت ہو اسے کہنے کا میں ہی چاہتا ہوں تو بار دیگر تجھے تکلیف
نہ دے سلطان نے پھر کہا تو مجھ کو کوئی پسند سکھا کہا کھلا یعنی یہ کہا بدیت
دے نعمت بہت ہی بہتر یہ بات نہ چشت و ملک جاتا ہی ہا تو دون بات

تیسویں حکایت

ایک روز راجہ پیش ذوالنون مصری رفت و بہت خواست کہ روز و شب
بخدمت سلطان مشغول رہے و بچشم امیدوار و از عقوبت بشناسان
ذوالنون گبرست و گفت اگر من از خدا سی غرض بخل چند ترسید می کہ تو از
سلطان از جامہ صدیقان بودی قطعہ کر نہ امید و بہم و راحت و رنج ہوا
در ویش بر فلک بودی و وزیر از خدا ترسید سے بچنان کہ ملک
ملک بودی و ذوالنون مصری ذوالنون لقب یونس پیغمبر علیہ السلام
علیہ السلام از منہ تخت و کشت و نوید و غیاث و صراح و جہ شمشیر کی یہ کہ ذوالنون صاحب اور نونا
بعضی چھلی بسبب اس کے کہ حضرت یونس علیہ السلام چالیس شبانہ روز چھلی کے پینٹ میں رہے
لقب حضرت کا ذوالنون ہوا قصہ حضرت کا باب بہشت کے اخیر میں لکھا جائیگا اور سروری کہتا ہے
کہ ذوالنون مصری طبقہ اول اولیا سے ہیں نام اس کا ثوبان کلیت انکی ابو الفیض ذوالنون کے
لقب کی وجہ یہ ہے کہ ایک روز کشتی میں بلباس گدا کی بیٹھ تھے کسی شخص کے ہاتھ میں گوہر قیمتی تھا
غفلت میں ہاتھ سے چھوٹ پڑا جب خیال کیا تو کشتی میں ڈھونڈنے لگا ہر جہ لوگوں نے تلاش کیا
نہ پایا تب راسے سمی کی فقیر کے پورا پورا قرار پائی کہنا اوسنے الکار کیا کہینے نہ اعتبار کیا ہر چند اسنے
قسم کھائی آخر کار لوگ اس کے مارنے پر مستعد ہوئے وہ رجوع بجزرت عالم النبی کر کے نہ لے گیا

دریا ہوا فی الفور ایک پھلی منہ میں ہوتی لیکن ہونے کے کنارہ کشتی کے آئی مالک نے اپنا موتی لیا اپنی حرکت سے
 تا دم و پستان ہو کر اظہارِ اندامت کیا بہت بوجھ و فکر و غم اور مجازاً بعض دعا مستعمل از غیثات قولہ ترسید
 بعض نسخہ میں ترسید سے ہوا قول قطعہ آئندہ کے مصرع ثالث میں ترسید سے ہوا اس نظر سے
 ترسید سے مناسب صدیق بفتح اول و تخفیف وال کسورہ بمعنی دوست و دوستان مفرد و جمع
 دونوں آیا ہے نہ کہ دونوں میں مستعمل اور بکسر اول و تشدید وال کسورہ بسیار راست گو آؤ
 بقول امامیہ لقب جناب امیر المؤمنین علی بن ابی طالب اور بقول اہل سنت لقب خلیفہ اول قولہ
 گر نہ امید و ہم آہ بعض نسخہ میں گر نہ دے امید راحت و رنج ہو دونوں درست در صورت اول
 گر نہ کے بعد لفظ دے مفرد اور بعد لفظ ہم کے دو عطفہ نچا پیا اور ترکیب میں امید و ہم دونوں
 مضاد راحت و رنج و دونوں مضاد العید راحت متعلق با امید اور رنج متعلق بہ ہم پس معنی
 اس حدیث کے یہ ہونگے کہ اگر نہ ہوتی کسی کو امید راحت و رنج آخرت اور خالصتہ بعد
 ہجو و استحقاق عبادت و لیاقت ذاتی و عظیم و اجلال کے عبادت خدا کی کرتا تو یا تو رنج و رنج کا
 فکر ہو تا کہ گناہ پر غلو مرتبہ اور مقرب در گاہ الہی ہونے سے یعنی درویش مقرب در گاہ الہی ہوتا
 پس معنی مختار شارب سروری کا ہی اور در صورت ثانی یعنی گر نہ دے امید راحت و رنج یعنی قبل
 لفظ رنج کے لفظ خوف یا ہم مفرد جاننا چاہیے اور خان آرزو لکھتا ہے کہ بعض نسخہ صحیحہ قدیمہ
 و تخطی نسخہ شیراز میں دیکھا گیا گر نہ دے خیال راحت و رنج ہو اور شارب فاضل لکھتا ہے کہ
 امید راحت و رنج عبارت ہو احتیاج رکھنے اور خوف میں ہونے سے مثلاً کہیں کہ تمھارے نیک و بد
 میں توقع نہیں رکھتا ہر کو اس سے عدم احتیاج و بے پروائی ہے یعنی نہ میں تمھارا محتاج ہوں اور نہ
 تمھاری تمنا کو ہر وقت بالکل طور کلام استقامت سے دریافت ہوا کہ دو لفظ متضاد مثلاً
 نیک و بد و رنج و راحت وغیرہ کو بطریق معطوف و معطوف علیہ ذکر کرتے ہیں اور بجز دونوں لفظوں
 مناسب ایک لفظ کے دوسرا لفظ بعد اس کے لاتے ہیں چنانچہ امید مناسب نیک و راحت اور غم مناسب
 رنج و بدی ہو اور فوج اسے کلام سے گناہ جو معنی کہ مستفاد ہوئے ارادہ کرتے ہیں ترجمہ
 ایک وزیر و النون بصری کے پاس گیا اور کہا کہ میں ہوں امید وار دعا کیونکہ راست و مستقیم
 کام وعدہ الافر صحت رہتا ہے و ان کو راست سبط الی اس کے انعام کا امید وار اور اس کے خوف سے

در سان ذوالنون یہ بات سنکر ہوا گریان اور کہا کہ اگر میں خدا سے اس قدر ہوتا لرزان
جیسا کہ تجھ کو ہو خوف بادشاہ زمان تو میں ہوتا منجملہ صدیقان قطعہ گریہ عابد کو
ہونی بیم ورجاء تو مقام اوس کا لامکان ہوتا؛ مثل شہ درتاگر خدا سے وزیر پھر تو فخر فرشتگان ہوتا

۱۲۱

اکیسویں حکایت

بادشاہی بکشتن بیگناہی فرمان داد کہنت اسی ملک بموجب شہمی کہ ترابرسن
آزار خود مجوسے کہ ایرج عقوبت برسن بیک نفس بسر آید و بڑا آن بر تو جاوید یماند
قطرہ دوران تھا چو باد صحرانگہ نشست پتلخی و خوشی و زشت و زیب انگہ نشست
پنداشت سنگ کہ جفا بر ما کر دہ بر گردن او بماند و بر انگہ نشست ملک نصیحت او
نمود مندا و از سر خون او در گذشت تو ای بے بخت شمی آہ خان آرزو کتا ہو کہ اکثر نشخون میں بموجب
بیا و مودہ ہوا و بعض نسخہ میں بد و ن بار مودہ اور لفظ بموجب یکسر جیم بمعنی سبب محاورہ میں
شائع ہو یعنی بسبب شہمی کے کہ جو تو کہ کتا ہو غدا اپنے او پر اختیار ست کہ اس صورت میں شخصی میں
یاسے مصدری ہوگی اور مطابق نسخہ دوم قبل لفظ بموجب کے بارے میںیت محذوف چنانچہ
محاورہ عراق میں ہو اور شارح فاضل کتا ہو کہ بموجب اس جگہ بفتح جیم اور خوشی میں یا مچھول
انتہی قول آرزو اقول اس تقریر سے معلوم ہوا کہ مختار خان آرزو کا شخصی بصاد مطلقہ بمعنی شہمی ہو
اور مختار شارح فاضل کا بموجب بفتح جیم بمعنی واجب کردہ شدہ مؤلف کے نزدیک بادشاہ کے
واسطے لفظ شخصی بیا و مصدری بمقابلہ شخص ارنے کے غیر مناسب اور خوشی بیا و مچھول بمعنی تفر
و غضب مناسب اور بموجب بفتح جیم خالی تکلف سے نہیں عقوبت بیانش گذشت
ہرزہ بفتح تین یعنی گناہ و خطا از غیارت جو رجعت یعنی ستم و ظلم از برہان اقول اس لفظ سے
مراد ہو مناکہ و موافقہ عقبی سے جاوید یکسر و او یا تو تھانی مچھول بمعنی ہمیشہ اور بفتح و
خطا ہی از غیارت بر وزن ناہید بمعنی پایندہ و ہمیشہ و دائم اور عالم آخرت کو بھی کہتے ہیں از برہان
اقول معنی اخیر مناسب مقام دوران بفتحات ثلثہ بمعنی گردش فلک یعنی زمانہ جاننا چاہیے
کہ اس وزن پر جو مصدر آوے اور اسکے معنی میں حرکت و انتقال ہو وہ لفظ بفتحات ثلثہ
آتا ہے جیسے جریان و طیران و سیلان و ثوران یعنی خوشی فیضان و سیلان و حقائق و ضیاء

وحیوان و جولان اگر فارسیوں نے اکثر الفاظ کو لیسکون ثانی استعمال کیا ہے از غیاث بقا جینا اور
زندگانی اور رہنا کسی چیز کا جان میں مصدر باب سمع سمیع سے از صراح فانی نونا از منتخب قولہ دوران
بقا یعنی ایام زندگی با و صحرا کنایہ ہے اس ہوا سے جو آنا فانا زائل ہو جاوے یعنی سے مراد یہ رنج و شربت و کسر
زبون و بد صد زبیا اور بالفح ترجمہ رویت یعنی دیکھنا از بران بالکہ جس کا دیکھنا ناگوار خاطر ہوا کشف
زیبا نیکو و خوب نقیض نشت و بد و معنی زیندہ بھی آیا ہے از بران جو چیز کہ خوب ساتھ ملاحظت کے اور کیا
داراستہ ہوا زمود قولہ پنداشت شایع فاضل اور دوسرے شارحین کا مختار پنداشت صیغہ ماضی
پنداشت سے یعنی گمان بردن و تصور کردن و تکیہ اقول لفظ پنداشت اس جگہ ماضی پنداشت کا
پسپان نہیں مولف کے نزدیک لفظ مرکب ہے پند یعنی غلط و ضعیف و راست حردن ربط سے اور معنی
اس بیت کے یہ ہیں کہ ظالم نے جو ستم بچھڑ کیا وہ ستم تو مثل باد صحرانگہ گزر گیا اور میں جیسا تھا
وایسا ہی ہوں قطعہ سر باگذشت و این دل زار ہا نشت پگرا باگذشت و این دل زار ہا نشت
القصہ تمام سرد گرم عالم بربا باگذشت و این دل زار ہا نشت لیکن مواخذہ معنی اس ستم کا
ظالم کے گردن پر رہا اور یہ بات اور دن کے واسطے پند و نصیحت اور مقام خوف و عبرت ہو
ترجمہ ایک بادشاہ نے حالت غضب میں کسی بیگناہ کے قتل کا حکم صادر فرمایا اس نے
جان سے ماتمہ اٹھا کر عرض کیا کہ جان پناہ بسبب قہر سلطانی کے جو اس وقت تجھ کو مجھ بے تقصیر
ہوا ہے اپنے حق میں غضب حضرت ذوالجلال کا خوامان دست ہو کہ یہ رنج و دعوت قتل کی ایک دم
بندہ سہ جائیگا لیکن مظلمہ و مواخذہ اس خون کار و قیامت کو اور عذاب عالم برنج شجر پر بھی جائیگا
قطعہ ہی عمر تو مثل باد صحر گزری سب راحت و رنج میں سراسر گزری بغیرت کی جگہ ہی ظلم
ظالم کا وبال پادشہ را حشر کا مجھ گزری اس نصیحت بادشاہ کے دل میں اثر کیا اس کے خون ناحق سے درگزر کیا

بیسویں حکایت

وزرای نوشیروان در حسی از مصالح مملکت اندیش میگردند و ہر یکی بر وفق دوا
خود راسی میزد ملک نیز ہچمان اندیشہ میگرد و بزر چہرہ راسی ملک اختیار افتاد
وزرا در نہانش گفتند راسی ملک را چه فریت دیدی بزر فکر چندین حکیم گفت
موجب آنکہ انجام کار معلوم نیست و راسی ہمکنان در مشیت است کہ صواب است

یا خطا پس موافقت رای ملک و اولیٰ ترست تا اگر خلاف صواب آید بعلمت
 متابعت او از معاتبت ایمن باشم کہ گفته اند مشنوی خلاف رای سلطان
 رای حبتن بخون خویش باید دست شستن اگر خود روزگار گوید نیست این
 بایک گفت اینک ماه و پروین وزیر را بیا نش گذشت مهم بضم اول و کسر ثانی و تشدید
 ثالث صیغہ اسم فاعل کاہی بمعنی غم و اندوہ میں ڈالنے والا از منتخب جمع اسکی مہمات مادہ اسکا
 بفتح و تشدید میم ہی بمعنی اندوہ باب نصر میسر سے ہوم اسکی جمع اور مهم بمعنی کار سخت از صراح اعظم
 و کار دشوار کو مهم اس بہت سے کہتے ہیں کہ فکر و اندوہ میں ڈالتا ہو اور مهم کنایہ ہی ضرر سے از غیاث
 مصلح جمع ہی مصلحت کی شارح فاضل و شکرستان وہ چیزیں جس سے چیزوں کا مصلح و نجات
 مصدر ہی باب نصر میسر سے بمعنی نیکی و صلاح کار صند غمدہ از صراح فارسی میں بمعنی مصلح کہ صیغہ
 اسم فاعل کاہی مستعمل از بہار عجم و زیارات از چراغ ہدایت مصلح بفتح لام مقلوب ہو مصلح کا جیسے محال بمعنی
 حاصل اور واجب بمعنی با وجب صیغہ جمع نہیں ہی از جہد الواسع شارح بوستان مصلح اصل میں مصلح
 تھا یعنی جو چیز کہ مصلح ہو کہ کسی چیز کی اور ہو سکتا ہو کہ مصلح جمع ہو مصلح بضم میم و کسر لام کہ کہ صیغہ اسم فاعل کا
 ہو مصلح سے از مولوی غیاث الدین صاحب غیاث اللغات مملکت بفتح اول ضم لام مقام بادشاہ
 از منتخب بادشاہی از غیاث مواضع جو تخت و تصرف میں بقدر غلبہ آوے از صراح رای عربی میں بمعنی
 فکر و تدبیر و مقتضای عقل از برہان و مؤید رای از برہان کنایہ ہی مشورہ کرنے سے از برہان از برہان بمعنی
 گفتن و دیدن بھی آیا ہو از غیاث اختیار بیا نش گذشت مزینت بالفتح افزونی از منتخب
 فضیلت از مؤید اور بضم میم و فتح زار مجہد و یائے مشدہ بمعنی روغن زیت مالیدہ شدہ اور
 بعض نسخ توقیعات کسروی میں بجائے اس لفظ کے مزین ہی و یہی اصح ہے و از غیاث اللغات
 ہنگنان جمع ہی ہنگین کی اصل لفظ تین تھا بحت اولیٰ حرکات کے میم کو ساکن کیا جیسا کہ مکران جم
 مرثہ کی بفتح ثانی اور یائے آخر کو حالت نسبت میں کاف فارسی سے بدلایا اور بعض نے لکھتے ہیں کہ جمع
 ہنگی کی یا کو واسطیہ تخفیف کے حذف کیا اور نون زائد لائے اور بعضوں کے نزدیک تخفیف ہی ہنگی اہل کلا
 اور لفظ ہنگی کو بکاف عربی پڑھنا خطا ہی از بہار عجم و مدار و کشف و رشیدی و جہانگیری و برہان غیاث
 مشیت بالفتح بمعنی خواستن اور یہ لفظ مختص ہوا ہی بمعنی خواہش و مرضی حق تعالیٰ صواب

خطا بیان اینها که نشت معائنات کسی سے چشمکین ہو کر گفتگو کرنا از کشف ملامت و غصہ کرنا از غیبات
 اینکان معنی اینست از غیبات این کے معنی یہ ہو اور کاف کی زیادتی واسطے قربت و نزدیکی کے ہو از بران قاطع
 پروین شریا کے معنی ہیں لغت میں ترجمہ نوشیروان بادشاہ کے وزیر ایک اور عظیم
 مصلحت ملک کسی میں مشورہ کر رہے تھے اور ہر ایک موافق اپنی اپنی سمجھ کے رائے لگاتے تھے
 اوس طرح بادشاہ نے بھی جو کچھ خیال میں آیا فرما دیا نیز چہر وزیر نے بادشاہ کی رائے کو پسند کیا
 اس سے وزیروں نے تنہائی میں پوچھا بادشاہ کی رائے میں تو نے کیا فضیلت دیکھی جو اسے
 حکیموں کی رائے پر ترجیح دی کہا اس وجہ سے کہ انجام کار معلوم نہیں کیا ہوگا اور اس پر ہر شخص کی
 خواہش تقدیر میں ہو واداعلم راست و درست آوے یا قضا و قدر سے الٹی ہو جاوے
 پس اتفاق کرنا بادشاہ کی رائے سے ہی اولیٰ تر اس واسطے کہ اگر خلاف صواب آوے تو بسبب
 اسکی موافقت رائے کے غرائب سے رہوں نہ خوف و خطر کہ عقلا کیلئے ہیں مشنومی
 خلاف را سلطان جو کہے بات : اٹھائے پہلے اپنی جان سے ہاتھ نہیں لازم ذکر آمد
 رات گر شاہ : کہے سچ ہی ہے پروین اور ماہ :

تیسرے بیستون حکایت

تشیاد کی گیسوان یافت کہ من علوی اتم و با قافہ و جواز بشہر و راکد و چنان نمود کہ از حج
 می آید و قصیدہ شیکو پیش مالک برود و دعویٰ کر د کہ من گفته ام تشیاد
 صیغہ مبالغہ کا ہے یعنی مکار و فریب دہندہ از غیبات مصدر اسکا شید ہی باب فریب
 یضرب سے از صراح لیکن صاحب صراح شید یعنی گج کرنا اور کہ گج کرنا لکھتا ہے گیسو
 قوسی کتاب کہ گیسو موسے دراز کہ سر کے دونوں طرف کھینچ ہوں اور بعضوں نے مراد
 زلف کا لکھا ہے اور اشعار متاخرین سے ظاہر کہ گیسو غیر زلف چنانچہ قاسم مشہدی کا
 یہ شعر ہے بیت یک سہر ہو در سہر لیلی و شان بیکار نیست : انچہ سے آید زیاد از زلف
 گیسو سے شود : از غیبات و سراج اللغات موسے بافتہ از مؤید یکاوت فارسی موسے با
 بیت از ب کہ در دل دہشتم آن گیسو سے پر ہج او با از غمنا سے سینہ ام سر میکشد
 چون مارا پاز کشف اور زلف عزلی ہی یعنی پارہ شب بجاتا بمناسبت سیاہی کی

اطلاق مشبہ بہ کا مشبہ پر کر کے موسے قریب گوش کوزلف نکلتے ہیں اور صاحب سراج لکھتا ہے کہ
 ظاہر ازلف مخفف زلفین بکسر فا کا بمعنی زنجیر ہی بہت تشبیہ کے موسے صد عین پر اطلاق کرتے ہیں
 از خیانت اقول اگرچہ مہاورہ ہندی میں زلف و گیسو دونوں موسے بنا گوش کو کہتے ہیں
 چنانچہ یہ شعر مرزا رفیع السودا کا ہے زلفین بکری ہوئی یون چہرہ پہ مانگے ہیں دل و جسطرح
 ایک کہانے پہ بٹھیں دو بالک : اور یہ شعر خواجہ حیدر علی آتش کا ہے گیسو کے مشکین
 رخ محبوب پر تے لگے چشمہ خورشید میں بھی سانپ لہرانے لگے : فی الواقع گیسو مردوں کے
 سر پر دو قلعے ہوتے ہیں کان کے نیچے اور زلف عورتوں کے سر پر کان کے آگے
 جس کو بنا گوش کہتے ہیں بعد چٹی گونڈھنے کے جو چھوٹے چھوٹے بال رخساروں پر آویزاں رہتے ہیں
 قولہ شیا دی گیسوان بافت اکثر نسخوں میں بجائے شیاو کے سیاہ بالکسر بمعنی غلام شہی
 اور بعض نسخہ میں سیاح بمعنی بسیار سیر کنندہ ہر مختار صاحب شکرستان کا سیاح مشتق حبیب
 اور مختار شاریح فاضل و سروری کا شیاو شید سے شاریح فاضل لکھتا ہے کہ زمانہ سلف میں بہادر
 اور پیر زادگان زلف کو ہیج و تاب دیتے اور گیسو رکھتے تھے اور سروری لکھتا ہے کہ مشبہ فارسی
 ظاہر فارسیوں نے اس لفظ شیاو کو بمعنی فریب و زرق اشتقاق کیا عجم و روم میں یہ لفظ
 مستعمل اقول مولف کے نزدیک سیاح بمعنی بسیار سیر کنندہ مناسب غالباً بنظر تصریح
 کہ آئندہ آویگا جانیدہ بسیار گوید دروغ فی الاصل یہی لفظ رہا ہو علوی فرزند ان جناب
 علامہ ابن ایٹالب غیر فاطمی قولہ من علوی ام بعض نسخہ میں علوی ست ہے جس سے ایک
 جانیدہ نے زلفین اینٹھیں اور گیسو رکھ کر مشہور کیا کہ میں علوی ہوں اور ساتھ قافلہ حجاز کے
 شہر میں اگر صورت حاجیوں کی بنائی اور ایک قصیدہ بادشاہ کا لے لیگا ظاہر کیا کہ میں نے کہا اور
 یکی ازندامی ملک دران سال از سفر آئدہ بود گفت من اوراد عید صبحی
 در بصرہ دیدم حاجی چگونہ باشد دیگری گفت پدرش نصرانی بود و بطیبہ
 علوی چگونہ بود و شعرش در دیوان انوری یافتند ملک فرمود تا بنزد
 و نفی کنند کہ چندین دروغ چرا گفت گفت اسی خداوند روی زمین سخنی
 دیگر گویم اگر راست نباشد بہر عقوبت کہ فرمائی سنرا و آرام گفت آن

گفت قطعه غریبی گرت ماست پیش آورد و دو پیمانہ آب سست و یک چمچ
 دوغ و اگر از بندہ لغوی شنیدی مریج و جهانزیدہ بسیار گوید و دوغ و عید بالکسر
 جو چیز کہ برد آوے اندیشہ و بیماری داند و سہے اور مانند اسکے اور روز جشن مسلمانوں کا
 از صراح و منتخب عید بمعنی وہ چیز جس میں خود کرے فرحت و شادی از شریعی جو کہ روز عید ہر سال
 خود کرتا ہو لہذا اس نام سے یہ روز مسمی ہوا از غیاث اعیان جمع اقوال عید پانچ ہیں ایک عید فطر
 غرہ ماہ شوال دوسری عید الفصحی دہم و سیمہ تیسری عید غدیر اشہار ہون و سیمہ چوتھی
 عید بابا شجاع نہم ربیع الاولی یہ دونوں عید مخصوص فرقہ امامیہ کی ہیں پانچویں عید مسیح جس روز
 مائدہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوا اصحی بالفتح آخر میں الف مقصور و بصورت
 اسمین تین لغت ہیں اصحات و ضحیہ و ضحیہ تینوں الفاظ مترادف ہیں جنی جو چیز کہ قربان کریں
 گو سپند وغیرہ سے جمع اصحات کی اضحیٰ اور ضحیہ کی اصحیٰ اور ضحیہ کی اصحا یا پس اصحت
 عید کی طرف اضحیٰ کے از قبیل اصحات لفظیہ ہر ترکیب تو صیغی نہیں اور کلام فقہاء میں جو
 واقع ہو کہ الا اضحیٰ کا لفظ از قبیل حذف ہو تو اسد احادیثی ضحیٰ بالفم والقصر بمعنی جاشتگاہ
 از صراح لفظ اضحیٰ بمعنی تیرہ افعال ناقصہ کے ہر تفصیل تیرہوں افعال کی یہ ہر کان صارت
 مسمی و اضحیٰ ثلث بات مدام مزال مارج ما انفک مافی کیس عمل نکاہ ہو کہ رفع کرتے ہیں ا
 اسم کو اور نصب کرتے ہیں اپنی خبر کو جیسے اضحیٰ زید حاکم معنی اسکے یہ ہیں کہ حاصل ہوا
 حکومت کی وقت دوپہر کے از شرح مایہ عماد اہل الفصحی مسمیٰ مذہب کی کہ حضرت
 علیہ السلام کے اسماء مبارک میں ایک نام ناصر بھی ہے اور وجہ تسمیہ کی یہ کہ حضرت کا قول
 ناصر میں ہوا کہ ایک موضع ہے مضافات بیت المقدس سے جو ولایت شام میں ہے اور یہ
 ساتھ حذف کرنے الف کے اور زیادہ کہ الف و نون کے جیسے کہ حقانی میں ہے از غیاث
 اصطلاح لغت اول و ثانی و ستر مملہ و تشدید یا تحتانی نام ایک شہر کا ہے روم میں کہ اب
 مسکن کفار تھا اور بعض کتاب گستان میں جو بیط بر وزن قصیدہ لکھا ہے غلط ہے از موی
 و غیارث از تقویم البلدان اقوال صاحب مؤید بعد لفظ اصطلاح لکھا ہے کہ بیط بر وزن
 نام ایک مقام کا ہے پس صاحب تقویم البلدان کا یہ لکھنا کہ بیط غلط ہے صحیح معلوم نہیں ہوتا

کیونکہ ہمیں سکنا ہی کہ لطیف نام شہر کا ہوا اور لطیف نام کسی موضع کا ہوا انوری نام شاعر معروف
 کہ لقب اسکا اوصد الدین تھا پہلے خاوری تخلص کرتا تھا از شکرستان نفی کردن بمعنی
 دور کرنا اور نیست و نابود کرنا اور شہر بدر کرنا از غیاث غریب نادر و مسافر از غیاث
 کلام غریب سخن غامض یعنی مشکل اور فارسیان بمعنی لطیف و عجیب استعمال کرتے ہیں از مؤید
 دور و بیگانہ از منتخب درویش از کشف فقیر دور از وطن اور وہ شخص جو دوسری ولایت سے آیا ہو
 از خیابان ماست بروزن راست جزرات اور بعضی جزرات چکیدہ کو کہتے ہیں اور بعضی مسکے
 کہتے ہیں یعنی شیر غیر جو شیدہ سے جو گھمی نکالتے ہیں اور جزرات لغت سمرقند ہی معرب اسکا
 سقرات از برکان جزرات آب افگندہ از مؤید پیمانہ فارسی قفیز بفتح قاف و کسر فابروزن مؤید
 عربی وہ طرف جس سے کوئی ناپہن اور قح شراب خوری از برکان چچہ بالضم و فاشق بضم
 شیرین معنی لغت ترکی بمعنی کفگیر کو چاک از غیاث کفجہ و کفج فارسی طعنے بالکسر عربی از فائس و غیاث
 و برکان و رخ بواو بولہ وہ دودھ جس سے مسکے نکال لیا ہوا از غیاث و بار عجم جزرات میں بانی ڈاکٹر تھیں جس کا تذکرہ
 چھاپچھ اور ٹٹھا کہتے ہیں از کشف شیخ سعدی کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ رخ وہ چھوچھ
 بانی نہ پڑا ہوا مؤید قولہ غریب آہ یعنی اگر کوئی شخص غریب تیرے آگے دہینڈی بطریق
 نذر لاوے اور اسکو تو مقطر کرے تو مقرر اس میں سے دو کٹوری بانی اور ایک کفجہ و بانی
 نکالے گا علی ہذا القیاس اگر مجھ سے دو ایک سخن خلاف واقع تو نہ کہنا تو بخیر دست ہو کیونکہ
 جمانیدہ تو بہت در رخ کہتے ہیں ترجمہ ایک ہیندشیں بادشاہ کا اوستی ان میں
 ہنر سے آیا تھا کہنے لگا قبیلہ عالم عیب الضحی کے روز تو او سکومین نے بصرہ میں
 دیکھا تھا حاجی کیونکہ ہو گیا دوسرے نے کہا میں اسکو پہچانتا ہوں یہ رہنے والا
 لطیف خواہ لطیف کا ہی باب اسکا نصرتی تھا اور یہ قصیدہ جو اسنی باطہارا اپنی تصنیف
 پڑھا دیوان انوری میں لوگوں نے پایا ہی ملاحظہ کیا جاوے بادشاہ نے فرمایا اسکو
 مارین اور ناک کاٹ کر شہر کے باہر نکال دیں کہ اسقدر دروغ بہ فروغ کیوں کہ ہا اس سے
 عرض کیا کہ اسے خداوند رو سے زمین میں امید دار ہوں ایک بات اور التماس کروں
 اگر بیخ نہ تو جس قدر آپ سزا تجویز فرماویں میں اسکا سزا دار ہوں بادشاہ نے کہا وہ کیا

بات ہی کہنے لگا قطعہ دہیڑی میں ہو کر کوئی نذر دے : دو سپاہ پانی اور کچھ روغ :
سنی مجھ سے کہ لغو ناخوش نہ ہو : جہان دیدہ کہتے ہیں اکثر روغ : ملک را خندہ گرفت
گفت ازین راست تر سخن تا عمر نگفتہ است بفرمود تا آنچه مامول
اوست قہیادارند و بدل خوشی اورا گیل کنند مامول اسید داشت شد
از غیات صیغہ اسم مفعول ہو مصدر اسکا امل باب نصر نصرت سے از صراح گیل
بضم کاف فارسی معنی وداع کرنا اور دفع کرنا اور روانہ کرنا اور کہیں بھیجنا کہ یکو از زبان
ترجمہ بادشاہ کوہنسی نے کیا کہا اس سے زیادہ کوئی سخن راست اس سے تمام
نہیں کہا ہوگا پس فرمایا جو کچھ آرزو اسکی ہو یعنی خلعت و الفام اسکو دیں خوشی دینے کے لیے

چونیسویں حکایت

یکی از پسران مارون رشید پیش پدر آمد خشنماک کہ مراقبان سرنگزادہ
دشنام داد بہادر مارون گفت یارکان دولت کہ جزای چنین کسی چہ باشد
یکی اشارت بکشتن کرد و یکی زبان بریدن و دیگری بمصاوت و لقی
مارون گفت اسی پسر کرم انست کہ غفو کنی و اگر نتوانی تو نیز دشنام مار
وہ چند اندک انتقام از حد در گذر پس انگہ ظلم از طرف تو باشد و دعوی از قبل خصم
قطعہ نہ مردست آن نیز دیک خردمند کہ با پسیل دمان پیکار جوید
بلی مرو آن کس است از روی تحقیق کہ چون خشم آمدش باطل نگوید
مثنوی کی رازشت خوے داد دشنام تحمل کرد و گفت ای نیک فرجام
تر زانم کہ خواہی گفت آنی کہ دامن عیب من چون ندانی : قبیل بکسر اول
و فتح ثانی طرف وجہ و جانب از غیات قولہ ہیل دمان لفظ دمان بالفتح صیغہ اسم فاعل
و میدان سے بعضی جوشندہ و دمنندہ اور کنایہ ہر مست و خشنماک سے اور حالت غضب
مفرط میں فریاد کرنے والے سے اور ظاہر کہ حیوانات حالت غضب وستی میں بہت تند
دم مارنے میں جیسے مائھی اور بڑا سانپ اور اکثر یہ لفظ ہیل و از دنا و شیر کی صفت میں واقع
ہوتا ہو از زبان و خیابان و سراج اور صاحب بہار عجم لکھا ہے کہ یہ لفظ گھڑ یا ل اور دریا اور سیل کا

صفت میں بھی آیا ہوا غیثت سیکار مجنی جنک وجدال از غیثات باطل ضد حق و ناجزو
 ناحق باطل جمع کو یا جمع کیا ہے البطل کے مصدر اسکا بطل و بطول و بطلان تینوں بالفتح
 باب نصر بنصر سے قولہ باطل گوید یعنی اگر کوئی شخص کلمہ نالائم و سخت و درشت سے کہے
 اور غصہ آوے تو مردود ہے کہ غصہ کو کھاوے اور غیر از ہستی و رستی کوئی بات ایسی
 جو موجب اسکی بخشش کا ہو زبان پر نہ لاوے ترجمہ ایک بیٹا ماروں کشتید کا پایک
 سامنے آیا ناں بخون چڑھائے غصہ کی صورت بنائے کہ فلا نے سر ہنگ زادے نے جھکو
 مائی گالی دی ہے ماروں نے ارکان دولت سے پوچھا کہ ایسے شخص کی کیا سزا ہے ایک نے کہا
 اسکو نے سر کرین دوسرے نے کہا زبان اسکی آب خنجر سے تر کرین تیسرے نے عرض کیا
 تاوان لیکر شہر سے بدر کرین ماروں نے کہا بیٹا مقتضائے کرم یہ ہے کہ تو معاف کر ہرگز نہ
 انتقام کا نام لے اور اگر تحمل نہو سکے تو اسکو تو بھی مائی و شنام دے اور انتقام اسقدر جائز
 کہ حد سے تجاوز نہ کرے پھر اسوقت ظلم و گاتیری طرف سے اور دعویٰ تیرے خصم کی طرف سے
 قطعہ نہیں وہ مرد ہو مافل کے نزدیک ہے کہ جو کوئی لڑے پیل دمان سے وہی محسوب ہے
 مردوں میں نے شک ہے نہ غصہ سے کہے جو د زبان سے مثنوی کی کو دی جاوے اپنی دشنام
 کہا اسنے کہ سن اے نیک جام جو تو سمجھا میں اتنے بھی برا ہوں میں اپنا عیب بہتر جانتا ہوں

اپنی نیشو میں حکایت

باطل لفظ بزرگان و کشتی شستہ بودم زور قی در پی ماعرق شد و دو برابر
 بگردانی و افتادند یکی از بزرگان ملاح را گفت بگیر این ہر دو برابر را کہ بہرے
 پنجاہ دینار است بدہم ملاح در آب رفت تا یکی را خلاص کرد و دیگری ہلاک شد
 گفتہ بقیہ عمرش بخاندہ بود ازین سبب در گرفتن او تا خیر کردی ملاح
 بخندید و گفت اخچہ تو گفتی یقین است و سببی دیگر نیست کہ تیل خاطر من
 برانیدن این کی بیشتر بود کہ وقتی در میان ماندہ بودم مرا بر شتری نشانہ
 و از دست آن دیگر تازیانہ خوردہ بودم و در طفلی گفتہ صدق اللہ تعالیٰ
 سن عمل صالحا فلنفسہ ومن اساء فعلیہا فاطمہ تا تو آئی درون کس ترا نش

کاندرین لاه خارنا باشد کار درویش مستمند بر آرد کہ ترا نیز کارنا باشد
 زور قی و سفینہ و حکمت و قرقور و قارب و قارف عربی و سنک و کشتی فارسی ناوہند فنی
 استفادہ ہر کہ حلیہ و قرقور کشتی بزرگ کو کہتے ہیں اور قارف و قارب و سنک کشتی خرد کو جسکو
 محاورہ ہندی میں پلو کہتے ہیں مستمند بیا نش گذشت ترجمہ ساتھ ایک گروہ
 بزرگوں کے ہیں کشتی میں بیٹھا تھا ناگاہ ڈونگی پلو کی جو اسی کشتی کے پیچھے رہتی تھی موج کے
 صدمے یا اور کسی وجہ سے ڈوب گئی دو بھائی اسپین بیٹھے تھے گرداب میں آکر ڈوبنے لگے ایک
 بزرگ نے ملاح سے کہا کہ ان دونوں کو نکالو تو ہر ایک کے نکالنے کی اجرت میں پچاس پچاس دینار
 انعام دیے جائینگے ملاح نے ایک کو پکڑ کر نکالا دوسرے کو نہ منبھا لایا میں نے کہا زندگی اسکی باقی
 نہ رہی تھی اس سبب سے اُسکے نکالنے میں تاخیر پڑی ملاح نے ہنسکر کہا جو تو نے کہا سچ ہے اس میں
 کچھ شک نہیں ادا جا رہا جہلم لایا خردن ساعہ و لایستقد مون سوا سے اسکے دوسرا سبب
 یہ ہو کہ خواہش میرے دلی اُسکے نکالنے پر زیادہ تھی اسوجہ سے کہ ایک وقت میں بیا ان میں
 ماندہ ہو گیا تھا اسنے مجھکو ایک اونٹ پر بٹھلا لیا اور ایام طفلی میں اُسکے ہاتھ سے میں نے
 تازیانہ کھایا میں نے کہا سچ کہا اللہ تعالیٰ نے جو کوئی عمل نیک کرتا ہی آئندہ کو اپنے حق میں اچھا کرتا
 اور جو کوئی عمل بد کرتا ہی آئندہ کو اپنے واسطے بُرا کرتا ہی قطعہ دل کسیکانہ کیجیو مجسروح
 راہ اندامین میں بہت سے خار اہل حاجت کا کام کر جبکہ ہی اسپین ہی تیری بھی برآمد کار

چھتیسویں حکایت

ملکی از وزرا بر وزیرستان رحمت آوردی و صلاح ہمکنان جسی ایفا با خطا
 ملک گرفت آراء ہمکنان در استخلاص او سعی کرد و موکلان در محاکمات
 ملاطفت کردند و بزرگان و کسیرت خویش بپادشاه گفتند ملک
 از سر خطاب او در گذشت صاحب دلی برین حال اطلاع یافت و گفت
 قطعہ تا دل دوستان بدست آرمی و بوستان پدر فروختہ و بختی
 دیگر نیک خواہان را بہر چہ رخت سراسر سوختہ بہ بپادشاه پیش ہم نکلی
 کن و دہن سنگ بلقہ دوختہ بہ وزیر دست بمعنی رعیت و مالداران زبان

مغلوب و مخفی از غیبات غلامان و کنیزگان از کشف اقول اس جگہ کنایہ ہر تابعین سے قول
 اول اقول اس جگہ لفظ تا و اسطے علت کے ہے یعنی برائے ترجمہ ہر ایک وزیر عموماً
 سب رعیت اور سب پاپیوں پر خصوصاً بادشاہ کے مجراؤں پر شفقت و احسان کرنا اور
 نیکی و بہبود ہر ایک کی چاہنا اتفاقاً بادشاہ کے غضب میں پڑا اور اسے پرچو کی پر سے لگا
 نشان لگا کر انکو حکم ہوا بہت کڑا لیکن نیکی را یگان نہیں جاتی ہر ایک نہ ایک دن کام آتی ہے
 بقول شخصہ کہ نیکی کر خدا سے پاؤں پھیلے احسانات کو یاد کر کے ہر صغیر و کبیر نے وزیر کی صفائی و رانگی
 کو شش و تدبیر کی کمان کی چوکی کمان کا پہرہ سب اہتمام پر اسے نام تھا موکلون کو تورات دیا
 اسکی خدمت سے کام تھا ارکان دولت نے بالا اتفاق جب موقع و محل پایا بادشاہ کے سامنے
 ذکر اسکی صفائی باطن کا کر کے خوب تقریر صاف کی یہاں تک کہ سلطان نے تعجب اسکی
 معاف کی ایک صاحب دل نے جب اس حال پر اطلاع پائی تو یہ بات زبان گہر بیان سے فرمائی
 قطعہ خاطر دوستان میں رہ مہر و فہر باغ موردی گرچہ ہوئے فروخت و خیر خواہوں کی
 ایک پکنے کو ہنر لکھی تو کپڑے کر دے سوخت و نیکی کرنا بدوں سے بھی ہنر لگے کاٹھ و لقمہ سے کدوت

سیکھتیسویں حکایت

دو برادر بوزند کی خدمت سلطان کر دے دو بکریے بسعی باز و نان خوردی
 ہاں ہی این تو نگرد و شیر گفت چرا خدمت سلطان لگنی تا از مشقت کار کردن
 بر ہی گفت تو چرا کار لگنی تا از لذت خدمت رستگاری یابی کہ خردمندان
 گفتہ نان جوین خوردن و شستن بہ کہ گہر زین بستن و خدمت استادان
 بیت بدست آہک تفتہ کردن حمیرہ بہ از دست بردست پیش آہک
 قطع عمر گرانمایہ درین صورت شد تا چہ خورم صیغ و چہ پوشم شتاء
 اسی شکم خیرہ بنانی تبارہ تا لگنی پشت چخدمت و تبارہ شستی کار کردن مصدر
 باب فی تفسیر سے از شرح کار یعنی فعل از نوید مجازاً یعنی صنعت و پیشہ و ہنر و راحت و کشت
 از سرچ و بران و غیث مشقت رنج کشیدن و دشواری آدن از کشت مذلت بالفتہ
 خواہ شدن اور ذلت بالکسر اور ذل بضم اول و تشدید لام یعنی خواری تینوں مصدر ہیں باسب

ضرب یضرب سے از صراح آہلک و از ہفت ہنرہ و از فارسی گچ فارسی حص و کلس و از ہنرہ عربی
 چونا ہندی ایک کی وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ جب پانی او سپر چھڑکین تو ایک فارسی سے مانند آہ کے
 اٹھتا ہے از غیاث و رشیدی نقتہ بسیار گرم شدہ از بران چمیر فارسی مجھیں عربی قولہ
 ایک نقتہ کردن خمیر کنایہ ہر مزدوری کرنے اور کار دہنی اختیار کرنے سے از شارح فاضل و خیابان
 صلیف موسم تابستان یعنی ایام گرم شتاء بالکسر موسم سرما و زمستان قولہ تعالیٰ
 رحلۃ الشتاء والصیف شتاء و خضر و برد عربی زمستان و سرما فارسی جاڑا ہندی قولہ تاجہ خرم
 تخصیص کھانے کی گرمی میں اسوجہ سے ہے کہ اس فصل میں پینے کی حاجت چندان نہیں ہوتی صیغہ کتبہ
 عربان گذران کرتے ہیں اسی طرح نسبت پینے کی چارون میں کیونکہ اس موسم میں حاجت پینے کی
 بہت ہوتی ہے مثلاً شہماے زمستان میں تمام رات بھولے رہتے ہیں بخلاف برہنہ علی الخصوص
 لکھا سے سردی میں از خیابان اقول مضمون اس بیت کا مشعر بحال امر ہے کہ بسبب ذکر مزاجی
 موسم گرمی میں غذائے لطیف و سیرج المضم و بارہ کے کھانے میں تکلفات کرتے ہیں شدت گرمی سے
 مستحل لباس کے نہیں ہوتے اور موسم سرما میں پوشاک نرم و گرم و سبک پینے میں شکر خمیرہ کنایہ
 ان شخصوں سے جو تابع نفس امارہ کے ہیں اور غذائے خاطر خواہ کھاتے ہیں قناعت کے متفرق ہوتے
 قولہ اسے شکر خمیرہ مطلب اس بیت کا بطریق پند یہ ہے کہ اسے تابع نفس امارہ ایک روٹی اکل
 حلال سے حاصل کرے اس پر قناعت کر زیادہ حرص مت کر اور زندگانی چند روزہ غنیمت جان کر
 واسطے عبادت اپنے خالق سے کہ رکوع و سجود میں پشت اپنی خم کر اور بادشاہ مجازی جو آدمیت میں
 مثل تیرا ہو اُس کے جوئے میں ہرگز پشت خم نہ کر کہ واسطے پارہ نمان کہ اپنے مثل کے آگے جھکنا کمال بغیر
 تر جمسیدہ دو بھائی تھے ایک بادشاہ کی خدمت میں ہمیشہ حاضر دربار رہتا دوسرا اپنے قوت بادشاہ
 روٹی کھاتا شحمیل مال حرام سے دست بردار رہتا وجہ حلال زراعت سے روزی حاصل کر کے
 شکر گزار رہتا ایک بار اور عالی وقار نے کہا کیوں بادشاہ کی خدمت تو نہیں کرتا کہ محنت و مشقت
 کشتکاری سے چھوٹے اُس سے کہہ تو کیوں کھیتی نہیں کرتا کہ دولت خدمت سے نجات پاوے
 اور سلام و چہرے تیری کر نہ لوئے کیونکہ عقل مندوں نے کہا ہے کہ بہتر ہونا جوین کھانا اور چین سے
 بیٹھ رہنا مگر نرین باندھنا اور خدمتگاروں کی طرح کھڑے رہنا چیت ہے بہتر کر کے گرم و غنا

نہ باندھے کبھی ہاتھ پیش امر قطعہ عمر تری اس میں کئی کیا کرین بزرگرمی و جابر میں جو روپوش ہم
جانی قناعت تو کر اک ردی پر نہ کیجوز خدمت میں کبھی بے نیت ہم

انٹیسون حکایت

کسی مژدہ پیش نوشیروان عادل آورد کہ فلان دشمن را خدا نیکیاں
گفت هیچ نشنیدی کہ میرا بگذاشت بیت مرا برگ عدو جای شادمانی
کہ زندگانی مانیز جادوانی نیست مژدہ و خوشخبری و نوید فارسی بشری و بشارت عربی
قولہ برداشت یعنی از دنیا برداشت کنایہ بی فانی ہونے سے ترجمہ ایک شخص پیش نوشیروان
نوشیروان عادل کے آگے لایا کہ میں نے مسنا ہی تیرے فلانے دشمن کو خدا تعالیٰ سے
دنیا سے اٹھا لیا آئیے کہایہ بھی کچھ تو نے مسنا کہ جھکو چھوڑ دیا بیت عدو کی مرگ نہیں
جائے شادمانی ہو کہ زندگی نہ ہماری بھی جادوانی ہو

انٹالیسون حکایت

گر وہی از حکما در بار گاہ کسری بمصالحتی در سخن ہمیا گفتند و نیز چہر کہ مشترکشان بود
خاموش بود سوال کردندش چرا درین بحث با ما سخن نگوی گفت وزیر امثال اطبا
اند و طبیب وار و ندید بگرستقیم پیش چون ہم کہ راسی شمار صواب است مرا بران
سخن گفتن حکمت نہا شد مثنوی جوکاری بی فضول من براید مراد روی سخن
گفتن نشاید و گر ہم کہ نابینا و چاہ منت اگر خاموش نہ شینم گناہ است
بار گاہ خیمہ بادشاہان و جائے رخصت و اجازت از بران اس جگہ مراد ہوا کہ کسری
لقب نوشیروان کا اور قاموس میں معرب خسرو کا بمعنی واسع المملک غیاث بعضی کہتے ہیں بالکسر
و بالفتح لقب ملوک فارس جیسا کہ فرعون لقب ملوک مصر اور خاقان لقب ملوک چین اور قیصر لقب
ملوک روم اور خاشی لقب ملوک حبش اس حکایت سے لقب نوشیروان کا ظاہر کہ بزرگوار و
وزیر تھا اور نوید میں ہو کہ نام بادشاہ کا ہو جو بعد از دہر کے بادشاہ ایران ہوا اور ہرام کو
اسکی سلطنت چھین لی اور سکندری میں ہو کہ نوشیروان عادل وغیرہ شامان ہا میں کو اکام
کہتے ہیں از خیابان اور سیہ شریف علامہ شرح مواقف میں لکھتا ہو کہ کسری معرب کینجہ و کا ہو

اکا سرہ کسری بالفتح لقب بادشاہ فرس اور بالکسر بھی آیا ہے اور عرب ہر خسرو کا کسروی بالفتح
 والکسر منسوب ہر طرف اس کے اور کسری بلا واو بھی اکا سرہ جمع اس کی خلاف قیاس کیونکہ قبل
 یہ چاہتا ہے کہ کسرون بفتح راہو جیسے عیسون و سوسون بفتح سین ہر از صراح در بیان لغت کسر
 بہت بحث ہے سچو کرنا سچن میں از منتخب و برمان عرف میں سوال و جواب کرنا متعلول کا از نوید
 تفحص کرنا از غیارت مصدر باب فتح بفتح سے از صراح سقیم بیمار و مجازاً بمعنی چیز ناقص از غیا
 مادہ مقام بالفتح اور سقیم بالضم اور سقیم بفتح میں مثل حزن و حزن مصدر ہر باب سمع سمیع سے
 بمعنی بیماری از صراح قولہ بر سر آن یعنی بالاسے آن کیونکہ بر سر آمدن کنایہ ہر غلبہ و افزونی و زیادتی
 کرنے سے از یہ بیان فضول مصدر ہر بمعنی افزونی اور یہی جمع ہر فضل کی بمعنی زیادتی و تہاد و افزونی ہا
 اور بفتح اول بمعنی زیادہ گو اور وہ شخص جو افعال غیر ضروری لایعنی میں مشغول ہو اور زیادہ ہری کہ
 از منتخب و غیارت قولہ جو کاری بے فضول آہ اقول بعض نسخوں میں فضول زیادتی یا ہر چنانچہ
 شارح نور اللہ نے بعد تقریر شرح طویل الذیل فضولی کو درست ٹھہرایا ہے لیکن یہ لفظ ترکیب میں
 مضاف ساقط الاضافت ہوتا ہے اور لفظ من اسکا مضاف الیہ اور ایسے مقام میں فکرافت
 فصاحت سے باہر مولف کے نزدیک فضول بدون یا مناسب اور اصل معنی میں بہت کے
 یہ ہیں کہ جب کوئی مطلب بغیر اپنے بولنے اور دخل کرنے کے حاصل ہو تو اس میں گفتگو کرنا عبث ہے
 ہر جب ہر ایک گروہ حکما دربار میں نوشیروان عادل کے کسی مصلحت ملکی میں گفتگو کر رہے تھے
 ہر چہر کہ از بس ہوشیار اور سب حکما اور وزرا کا سر وارتھا ہر خوشی لب پر رکھے جب چاب حاضر
 و بار تھا اول سب نے اس سے پوچھا کہ آپ اس گفتگو میں کچھ نہیں بولتے کیونکہ نہیں کھولتے
 آئے کہما کہ وزرا مشابہ اطبا کے ہیں اور طبیب لمیب دوا نہیں دیتے مگر بیمار کو اسیدلح وزیر صانع
 صلاح فلاح بتا نہیں دیتے مگر خطا کار کو پس ہر گاہ میں دیکھتا ہوں کہ تمھاری رائے بر سر جواب
 صلاح کی اس میں گنجائش نہیں تو مجھ کو اس رائے پر مجبور و قہر کرنا مقصداے حکمت و دانش
 مشغولی جو حاجت ہو مرے بے پوری پڑ تو لا حاصل ہے کہنا اور فضولی نے کہنا
 اندھے کے کہے ہوئے یا خار نہ بولوں میں تو البتہ گنہگار

چالیسویں حکایت

یہ اندھے کے ہونے کا اشارہ ہے

فرعون الرشید را چون ملک مصر مسلم شد گفتا بخلاف آن طاعی که بغض
 ملک مصر دعوی خدائی کرده بخشم این ملک را الا بهترین بندگان سیاه
 درشت کودن خضیب نام ملک مصر بوی ارزانی داشت گویند عقل و درایت
 او سجدے بود که طاعت حراکت مصر شکایت آوردند که پینه کاشته بودم بر کتا
 نیل باران بیوقت آمد تلف شد گفت پیشم بایست کاشتن تا تلف نشدے
 صاحب دله این سخن بشنید و گفت مشکوی اگر روزی بدانش بر فرودے
 ز نادان تنگ تر روزی بودے بنادان آتچیان روزی رساندے که دانا
 اندران چیران بماندے مسلم صیغه اسم مفعول کانہ باب تفعیل سے مصدر اسکا تسلیم ہو
 گئی معنی ہیں ایک معنی را نیدن جیسے سلمہ اللہ تعالیٰ یعنی سلامت و محفوظ رکھے اسکو اللہ تعالیٰ شہید
 معنی نہ کرند و کشتن جیسے سلمہ اللہ تعالیٰ یعنی سلامت و محفوظ رکھے اسکو اللہ تعالیٰ شہید
 معنی سپردن جیسے سلم الیہ الشیء فتسلمہ اسی اخذہ سپرد کی گئی اسکو ایک چیز پس لیا آئینہ بادہ
 اسکا سلامت ہی باب اسمع اسمع سے از صراح تمام گرفته شدہ از خیایان قولہ مسلم شد
 یعنی مانعہ لگا طاعی صیغه اسم فاعل ہی مصدر اسکا طغیان و طغوان بالضم و طغوی بالفتح ملکی
 باب فتح یفتح سے ہیں معنی از حد در گذشتن طغی طغی و یطغو طغیان از صراح طاعی وہ شخص جو حد لگا
 و اوب سے در گذر اید اور کہی معنی ظالم و بے فرمان بھی آتا ہی از خیایان اقول اس جگہ مراد ہی
 فرعون سے قال اللہ تعالیٰ اذهب الی فرعون انه طغی سیاه غلام حبشی از صراح کودن
 گھوڑا پر تل کا جسر پوچھ لا دین حجازا جو شخص کہ زیرک اور تیز فہم نہوار منتخب و مؤید و صراح درخت
 کہ کن مردم و دودن و کم عقل نادان بد فہم و بے ادراک از بران خضیب بالضم اولی و فتح فاعل
 نام غلام حبشی از بعضون نے بصاد مطلق بھی لکھا ہی از خیایان ارزانی معنی مسلم از بران و اولی و
 بخشیدن از خیایان برقرار از بہار جم ارزانی و سپردن فارسی مسلم عربی سونپنا ہندی از لفظ سر
 درایت بیانش گذشت حراکت بالضم و تشدید را منرار عان یعنی زراعت آتدگان جمع
 حراکت کی از خیایان مصدر اسکا حراٹ بالفتح ہی معنی در زیدن یعنی زراعت کردن و کشا و زری
 کردن از صراح شکایت بالکسر کہ کردن از خیایان شکایت بالکسر و شکو و شکوی بالفتح ملکی

صدر پیشین باب نصر بنصر سے انصراح پیشہ بالضم از بہار عجم بالفتح از لطائف فارسی قطن بضم و ضمیر
عربی رونی ہندی اس جگہ مراد ہی کیا اس سے قولہ پشم بایستی کا شستن شاید اس لفظ میں نے جانا کہ
پشم و پشم دونوں سے پوشش حاصل ہوتی ہو بنظر مساوات کے مثل پشم کے پشم کو بھی بولتے ہیں
مثنوی بخت و دولت بکار دانی نیست چیز بتائید آسمانی نیست کیمیا گر
بغیر مرد و سبب و ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج و اوقتا دست در جهان بسیار
لی تیز ارجمند و عاقل خوار بخت لفظ فارسی ہر مگر اہل عرب نے اسکو معرب کیا چنانچہ
بہت بمعنی بختیار صراح میں موجود بمعنی طالع از بر مان بہرہ و نصیب از غیاث اصل میں
بخشش تماشین کو تار فوقانی سے بدلا کیا از جواہر الحروف و بہار عجم تائید آسمانی کنایہ ہر
تائید کسی سے اور نکتہ اس تعبیر میں فقط ادب ہی چنانچہ علم معانی میں مشروءا بیان ہوا کہ اسم کو
کبھی بہت کمال حفظ ادب کے ذکر نہیں کرتے کیمیا گر فارسی موس عربی رسائی ہندی
ارجمند و عظیم موقوف بمعنی عزیز و گرامی و صاحب قدر و مرتبہ بضم میم پڑھنا خطا ہے از غیاث
شیر چشمہ مارون رشید کو جب ملک مصر تھا آیا ایک دن کہنے لگا برخلاف اس کا فرستش
یعنی فرعون کے حبسے بغیر و سلطنت مصر کے دعویٰ خدائی کا کیا نہ دے ڈالو نگاہ ملک مگر
کھڑکھٹان فلان کو چنانچہ ایک فلام حبشی احمق کند فہم کج رائے کو کہ خضیب نام تھا وہ ملک
دے ڈالا کہتے ہیں عقل و دانش اس گا و خرکی یہاں تک تھی کہ چند کاشتکاران مصر یہ فریاد
لایا کہ ہمیں کنارے دریا سے نیل کے کیا اس بوئی تھی پیچہ بیوقت برسا سبب بھگی کہنے لگا
تم بڑے احمق ہو جو کیا اس بوئی پشم بولتے تو نہ بہتی ایک صاحب دل نے اس بات کو سنکر کہا
مثنوی اگر دانش سے ہوتی کثرت مال بہت نادانوں کا ہوتا بہر حال خدا نادانوں کو یون دینی
ہو خواہے کہ چہرہ استاسمین نادان کورہ جائے مثنوی سے دولت نہ کار دانی سے ہا کہ تائید آسمانی
کیونکہ اگر نہ تھا ہی غم و رنج و دیر با حق بہت آجاریں گنج و ٹھوکرین کہاتے کہتے ہیں عاقل و عیش
دعوت میں رہتے ہیں جلال و عقلا پیچہ لکری کے گھٹے چہرے پیچھین الو کے پیچھے

الکتاب الیسوین حکایت

ایک راز ملک کنیرک چینی آوروہ بوند خواست کہ در حالت سستی باد

جمع آمد کثیر مکمل حاصلت کرد ملک در خشم رفت و مراورای بسیار سیاحت کرد که کلب
 زیرینش از پرده بینی در گذشت بود و لب از زینش بگریبان فرو برد و پیشانی
 که صخره حتی از طلعت او بر میدی و عین القطر از بغاوش بگریبان
 تو کوئی تا قیامت زشت رویی به بر و ختم است و بر او سفت نالوئی تا قیامت
 شخصی سخنان کریمه نظیر کز زشتی او خبر توان داد و آنکه بغاوش نوزد بالمد مراد
 یا قیاس مراد و جمع آمدن کنایه بر مباشرت سے قوله حاصلت کرد یعنی از و خبری که کرد
 زیرین یعنی بالا که نقیض پائین هر از بران زیرین یعنی پائین که نقیض بالایی مراد بفتح با
 فارسی و تشدید راے محله واسطی طرف و کنار و هر چیز جیسے پرده بیابان و پرده کوه و پرده بینی و پرده
 قفل جسکو ہندی میں جھڑکتے ہیں پرده بینی و سوراخ بینی فارسی جیشوم و صخره عربی تھنا ہندی
 گریبان و گردن فارسی عشق عربی تھیکل یعنی صورت از بران صخره بفتح صاء و محله و تاج و تاج
 نام ایک دیو کا کہ بد صورتی میں مشہور ہو اور بعضے کہتے ہیں نام اُس دیو کا جو انگشتری حضرت سلیمان
 علیہ السلام لیکھا تھا عنقریب اسکا لقب تھا جی بطریق صفت بیان ہر صخره کا اور لفظ جی
 واحد ہر جن کا جب کہ جنس مقصود ہو تو جن کہینکے اور جب ایک فرد جنس سے مراد ہو تو جن کہینکے
 جیسے ہندی و روسی کہ بدون یا کے یعنی جمع اور ساتھ یا کے یعنی واحد مستعمل اور عوام میں مشہور تر
 کہ جن واحد ہو اور اجتناب جمع حال آنکہ یہ خطائے فاحش ہو کیونکہ اجتناب جمع جنین کی ہے یعنی وہ بچہ کہ کا
 بیٹ میں ہو عین القطر بکسر قاف نام روغن سیاہ بدبو کہ شتران خارش دار کو دیتے ہیں اور
 بعضے کہتے ہیں کہ چشمہ گوگرد یعنی مس کہ اختہ اور شرح نصاب میں لکھا ہے کہ عین القطر چشمہ بدبو کہ
 کہ حق تعالیٰ نے حضرت سلیمان کے واسطے جاری کیا اور بعضے اہل تحقیق لکھتے ہیں کہ عین جی
 چشمہ اور قطر مخفف ہر قطران کا کہ روغن سیاہ بدبو درخت عرعر سے نکالتے ہیں از خیارش اللغات
 طلعت بالفتح دیدار و دیدن روئے از منتخب و صراح قوله وانگہ بغاوش مختار خاں آرزو و سارخ
 کا ہی لیکن لفظ وانگہ اس جگہ محض بمعنی مؤلف کے نزدیک لفظ گنبدہ جیسا کہ جامع نسخہ میں ہر منکر باب
 مراد بالضم لاشہ و مراد از خیابان مروا و بالضم بانجوان جیسا سالہ منسی کا یعنی مدت رہنے آفتاب کی
 برج اسد میں جسکو ہندی میں بہادون کہتے ہیں ترجمہ ایک شاہ کے واسطے تاجان تخت لکھا ہے

تھو لائے تھے نذر گذرانی منظور نظر ہوئی کسی روز بادشاہ نے اُسکے ساتھ قصد مباشرت کیا
 جیسا کہ اکثر عورات کا معمول ہے راہ ناز سے اُسنے ہاتھ نہ لگانے دیا بادشاہ کو غصہ نے لیا اُسکو ایک
 غلام حبشی کے حوالہ کیا جسکا اوپر کا ہونٹ نہ تھنوں تک چڑھا تھا اور نیچے کا ہونٹ ٹھٹھکی تک لٹکا
 تھا اور اُسکی صورت کا حال کیا بیان کروں جسکے سینے سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں صخرہ جنی
 دیکھتا تو خوف سے بھاگ کر تخت الشری میں دم لیتا اور چشمہ کندھک میں اُسکی بغل کا ایک
 قطرہ پسینا پڑ جاتا تو مارے بدبو کے تمام عالم کا دماغ سڑ جاتا شعر نہوگا حشر تاں ایسا
 بد اسلوب نہ خوبی میں کوئی یوسف سا محبوب : قطعہ بد شکل نہ ایسا کوئی ہو گا : دیکھئے سے ہو
 جسکے دل فسرہ : بدبوے بغل پناہ رب کی : بھا دون میں سڑے ہو جیسے مُردہ : آورده
 کہ دورانِ مدت سیاہِ النفس طالب بود و شہوت غالب ہر شن سچنید
 ہر شن برداشت باداوان ملک کنیزک راجست و نیافت با جزا بگفتند
 خشم بگرفت و فرمود تا سیاہ را با کنیزک استوار ببندند و از بام جو سق بقصر
 خندق در اندازند کی از وزر می نیک محضر روی شفاعت بر زمین نہاد و
 گفت سیاہ بیچارہ را درین خطائی نیست کہ سائر بندگان بنوازش و انعام
 خدا وندی معتاواند گفت اگر در مفاوضت او شبی تاخیر کر دے چه شدے
 کہ میں اورا افزون تر از ہمای کنیزک بدادمی گفت اسی خداوند شنیدے کہ
 حکما گفته اند قطعہ نشنہ سوخته در چشمہ حیوان چور سید : تو بیندار کہ
 از پیل دمان اندیشد : ملحد گر سنہ در خانہ خالی بر خوان : غفل باور نکند کہ رمضان
 اندیشد ملک این لطیفہ پسند آمد و گفت اکنون سیاہ را بتو بخشیدم کنیز
 چکنم گفت کنیزک را ہم بسیاہ بخش کہ نیم خورده او ہم اورا شاید قطعہ ہرگز
 اورا بدوستی پسندے کہ رود جای ناپسندیدہ : نشنہ راول خواہد آب زلال
 نیم خورده دمان کندیدہ : بعض نشون میں یہ قطعہ اسطور پر دیکھنے میں آیا ہی
 قطعہ دست سلطان دگر کجا باید : چون بسیر گین در اوقیات ترنج :
 نشنہ راول خواہد آب زلال : کوزہ بگدشت بردمان : سلج : نفس بگفتین

یعنی دم یعنی سانس تحقیق اسکی دیباچہ میں اور بفتح اول و سکون فا باب ہفتم کی اشعار جو میں حکایت ہیں
 لکھی جا چکی اس جگہ مقصود نفس امارہ ہے جس سے ارادت مختلفہ دل میں رہ پاتے ہیں اور قلوب میں
 صلاح میں یعنی روح و تن بھی آیا ہے اور چراغ ہدایت میں یعنی عضو تناسل بھی مستعمل از غیثات اللغات
 شہوت آرزو و شوق نفس بطرف حصول لذت از سحر الجوارہ و سروری مطلق آرزو و خواہش
 خواہ آرزو سے طعام ہو خواہ آرزو سے جماع از شہسی و غیثات اقول اس جگہ مقصود قوت باہیہ ہے
 مہر جنبین کنایہ ہے بیجان اشتیاق سے مہر برداشتیں کنایہ از الہ بکارت سے مہر بالضم
 و دخترہ و دختر می دونوں بالضم فارسی عذریہ بفتح عربی چہرہ بندی یا ہم فارسی سطح و سقفت
 عربی کوٹھا ہندی از لفائس جو سق محرب کو شک کا یعنی بناسے بلند جسکو عربی میں قصہ
 کہتے ہیں قولہ معتاد اند بعض نسخہ میں مستور ہے بضم میم و فتح تا و عین حملہ و واو شد و و کسور یعنی
 خوگر و عادت کنندہ اور معتاد بالضم عادت گرفتہ شدہ و عادت گیرندہ از غیثات مرھا و غنمت
 انبازی اور بلا برسی کرنا کام اور سخن میں از صراح مراد اس سے جماع تر جمہ کہتے ہیں ان دونوں
 غلام کے نفس امارہ کو مباشرت کی خواہش تھی اور قوت باہیہ میں از لبیکہ اثر ایشیں تھی خوبی
 قسمت سے جو وہ محبوبہ ہاتھ آئی بادشاہ کا لحاظ دل سے جاتا رہا شرم و حیا کو چھوڑ کر تازی
 اسکی مہر کو توڑا دوسرے دن بادشاہ نے لونڈی کو ڈھونڈھا تو نہ پایا لوگوں نے مامرا کو کہ
 تڑپا یا غصہ نے لیا تو یوں فرمایا لونڈی اور غلام کو پکڑ لاؤ میں دونوں کو ایک رسی میں جکڑ کر
 بام قصر سے خندق میں گراؤ میں ایک وزیر نیک نیت نے تسلیم بجالا کر عرض کیا کہ میرے عزیز
 باب میں بیچارہ غلام کی کچھ خطا نہیں کہ سب بندے حضور کے نوازش و انعام کے خوگر ہوتے ہیں
 نہ ادنے بات پر خون گرفتہ ہیں بادشاہ نے کہا یہ بات سچ ہے لیکن اگر ایک رات اسٹیں شاہ واکر
 صحبت میں تاخیر کرتا تو کیا نقصان ہوتا بلکہ بڑا فائدہ تھا کہ میں اسکو کمینک کی قیمت سے زیادہ تر
 دیتا دامن اسکا موتیوں سے بھر دیتا وزیر نے کہا خداوند کیا آپ نے نہیں سنا کہ حکما کہتے ہیں
 قطعہ دھوپ میں چلتا جو پہونچے کب دریا پیا سا پانی لے پانی نہ ڈرے پیل و مان سے گاسے ہے
 بھوکے ملحد کو جو کھانا لے خالی گھر میں دکھالے پروا نہو اسکو رمضان سے گاسے ہے اور جان کی
 امان پاؤں تو ایک لطیفہ الضاف سناؤں پردہ کی بات آپ سمجھ جاؤ میں اور ان دونوں کے

خون سے باز آویں کہ مثلاً کوئی شخص ہنسی ٹھٹھے میں کسی اپنے دوست ہمکن کے سر سے اتار لے چیرا
یا اسکو اٹھا کر دے پٹکے اور وہ اس کے دستار کا لے لے سہرا طرہ اور آپس میں کریں کتھم کتھما تو ایسے
امورات میں غیروں کو دخل کرنا بچا ہے بدیت میان عاشق و معشوق رہو بدیت ہکرام الکائن
راہم خبر نیست بادشاہ نے اس لطیفہ کو سنکر بہت پسند کیا مارے ہنسی کے پٹ پٹ کر
لوٹ کیا کہا اب میں نے غلام کو جو بھکو دیا بتا کنیز کو کہ کیا کروں کہنا لو ٹڈی غلام کو دے کہ جو ٹھٹھا
آسکا اسی کو چاہیے قطع نہ لگا دل تو ایسے داہی سے ٹھٹھے جو جاے نا پسندیدہ دل نہ
پیا سے کا پانی کو جاے جو ٹھٹھا جو ہو وہاں گندیدہ قطع نہ چھوئے ہاتھ سے کبھی سلطان
سرگین میں گر پڑے کہیں جو ترنج پیا سے کا دل بچا ہے اب زلال جو ٹھٹھا کوزہ جو ہو وہاں سلج

ایسا لکھتے ہیں حکایت

اسکندر رومی را رسیدند کہ دیار مشرق و مغرب بچہ گرفتاری کہ بلوک پیشین را
خزائن و عیون ملک و لشکر پیش ازین بود و چنین فتحی نیست گفت بعون خدا
بہر مملکتی کہ رفت عینش را نیاز دم و رسم خرات گذشتگان باطل نکردم
و نام بادشاہان کبر نہ نیکی تبر دم بدیت بزرگش بخوانند اہل خرو کہ نام
بزرگان ہستی مرد قطع اسن بہم ہیچ ست چون می بگذر و تخت
و تخت و امر و نہی و گیر و دار و نام نیکی فتگان ضائع کن تا سازند نام نیکی یا
اسکندر را لکسر نام سلطان عظیم الشان نواسہ فیلقوس کا بیٹا دارا کا نام انکی والدہ کا نام ہند
و چون تسمیہ کی یہ لکھتے ہیں کہ ناہید کو گندہ دہنی کے سبب سے دارا نے فیلقوس کے پاس بھیجا
معجون اسکندر و س کہ فارسی میں سیرا و ہندی میں لکسن کہتے ہیں کھانے سے گندہ دہنی زائل
ہوئی جب بیٹا پیدا ہوا تو اسکا نام اسکندر رکھا اور بعض کہتے ہیں اسکندر پمیر تھا اور ذوالقرنین
اس جہت سے کہتے ہیں کہ دو طرف پیشانی کے بلند اور گے نکلا تھا از بران بعض کہتے ہیں دلی تھا
اور بعض حکیم پیشہ اور نیکی و فرشتہ تھا آئینہ سکندری میں لکھا ہے کہ پانچ سو برس بادشاہی کی
اور شاہناہ میں ہر کہ پیلہ اسکو دل گیر کہتے تھے از مؤید بعض کہتے ہیں سکندر ذوالقرنین اگر جسکے
حضرت خضر علیہ السلام پمیر تھے دوسرا تھا از غیاث دلغت سکندر بدون الف احمر حکم کرنا نہی

سید محمد رفیع

1944

اسم

[illegible][illegible]

استغفار از مرزش خواستن از منتخب ترجمہ ایک فقیر میں نے دیکھا کہ آستانہ کعبہ پر
گھستا اور رُروِ وہ کہتا تھا کہ اے کریم واسے رحیم تو علام الغیوب ہی جانتا خوب ہی کہ انسان زمین
البنیان کا بل و جاہل سے کیونکر عبادت ہو اور کیا تیری طاعت ہو قطعہ عذر خدمت میں
کرنے آیا ہوں؟ نہیں طاعت کا فہم کو ہی انہماک کریں عاصی گناہ سے توبہ؟ اور عبادت سے
مارن استغفار؟ عابدان جز اسی طاعت خواہند و بازار گاہ بہای بیضا جیت
من بندہ امید آورده ام نہ طاعت بدریوزہ آمدہ ام نہ تجارت اصنع لی ما
اہلہ بیت گرگشی و جرم بخشی روی و سر بر آستانم؟ بندہ را فرمان شناسد
ہر چه فرمانی برانم قطعہ بر در کعبہ سائل و دیدم کہ ہمیشہ گفت و میگفت بخشی بخش
من گویم کی طاعتم بند پر؟ قل عفو بر گناہم بخش قطعہ خلق در ملک خدا از ہمہ
یاسند؟ صالحان خردہ گیرید کہ ما زندانم؟ گر کسی را عملی بہت امید و دار
ماکہ انیم درین ملک نہ بازار گانیم؟ جزا را بفتح یاد انکس نیکی وہی مگر فارسیوں نے فرق
کیا ہو نیکی میں جزا اور بدی میں جزا از تو کی بازار گان و بازار گان و سوداگر و سوداگر فارسی تاجر
عربی بہا و از فارسی سخن و قیمت عربی مول ہندی بیضا جیت بیانش گذشت قولہ
اصنع لی ما انت اہلہ اقول یہ جملہ موافق ہوا اس دعا کے مضمون سے اللہم ان ذلنا بنا عظمت
وجلالت دانست اعظم منها و اہل فافعل بنا ما انت اہلہ ولا تفعل بنا ما نحن اہلہ یعنی خداوند آید
کہ گناہ میرے بزرگ و جلیل ہیں لیکن تو اس سے عظیم تر و جلیل تر ہی پس تو کردہ سلوک ہمارے
ساتھ جو تیرے لائق ہو اور نہ کہ وہ سلوک جو ہم گنہگاروں کے لائق ہو قولہ گرگشی اس جگہ
مراد ہی عذاب کرنے سے قولہ روئے و سر بر آستانم یعنی میرا سر و روہی اور تیرا آستان ہی میں بہا
ہرگز بخاؤنگا تو چاہے مجھے عذاب کرے چاہے آزاد کرے فرمان حکم بادشاہان قولہ فرمان
نباش را قول اس جگہ فرمان بمعنی صاحب فرمان ہی یعنی ہوا سے تیرے دوسرے کوئی میرا
فرمان روا نہیں ہی قولہ سائل اس جگہ سائل مراد ہی دعا کرنے والے سے قولہ میگفتے قولہ
اقول اولاً جانتا چاہیے کہ لفظ خوش بفتح اول و دوا و معرولہ و سکون شین بمعنی شاد خود
دخوش و خوشی و خوب ہو اور بمعنی لغز یعنی عجیب و غریب یا بمعنی غلط کیونکہ اس کے ساتھ

عزت و جلال میں کہ گناہوں پر نظر کر کے وہ بات کہ جو تیرے لائق ہے نہ وہ بات جو میرے لائق ہے یہ حدیث مبارک
یا مختصر یہ کہ اگر تیرے در سے کہیں نہ حکم پر راضی ہو نہیں تیرے سوا مالک نہیں قطعہ کہتے ہیں دیکھا میں نے
اک سائل: خوب رو رہی وہ کہتا تھا: میری طاعت اگر نہ منظور دے مری معصیت کی
فرماتا: قطعہ خلق ہر طرح کی ہر ملک نما میں رہتی: صاحب خوردہ نہ بکڑو میں اگر زندہ ہوں:
نیک ہیں جس کے عمل اور گناہوں سے نجات: میں نہ تاجر ہوں فقیروں کی طرح زندہ ہوں

باب تیسری حکایت

عبد القادر گیلانی را دیدند در حرم کعبہ روضہ بر حصا شادہ ہی گفت
ای خداوند شکست بخشا ہی اگر مستوجب عقوبت در قیامت مرانا بینا
بر انگیز تا در روی نیکان شہر بسیار نباشم قطعہ بر روی بر خاک خمیر
میگویم ہر سحر کہ کہ با دے آید: اسی کہ ہرگز کفر امشت نکند: ہیبت از بندہ
یا دے آید: عبد القادر در نام محی الدین لقب ابو محمد کنیت از شکرستان گیلان نام ایک
کانون کا ہر متصل بغداد کے مولد حضرت عبد القادر کا اور نام ایک ولایت کا سرب او سکا
گیلان از خیانت او سکا گیل بھی کہتے ہیں از منتخب بران حرم لکھتین: خاطر گردا گرد خانہ کہ آدمی
مجرم اور دوسرے حیوانات کا قتل و جان حرام ہر از خیانت حصا جمع حصات کی سجدت تا
بعض سنگریز یا حصا بر بھی یعنی سنگریزہ ہر از منتخب بخشا ہی صیفہ امر کا ہی بخشودن بخشا ہی
یعنی رحم و شفقت کردن و از جرم و گناہ و قصیر و از کشتن کہے در گذشتن و بمعنی بخشیدن ہم از
بران و خیانت مستوجب سزاوار و لائق از خیانت صیفہ اسم فاعل کا باب استفعال سے
استیجاب کہ اصل میں استفجاب تھا اسکا مصدر یعنی سزاوار ہونا مادہ اسکا وجوب بالضم ہر
معنی لازم ہونا باب ضرب یعنی ضرب سے از دل: نابینا و کور فارسی ضرب و اعمی عربی اندھا ہندی قولہ
میگویم مختار شارح فاضل کا گویم بہا و مجدد کو فتن سے اور بعض نسخہ میں میاں اور خان آردو
کہتا ہر کہ میگویم غلط فاحش ہر اور صاحب خیابان کہتا ہر کہ اس بیت میں روی بر خاک خمیر
جملہ حالیہ ہر ضمیر شکم سے جو لفظ گویم بنیائی تختان میں استر ہر سحر کہ گویم کا طرف او مضنون بیت
ثانی بقولہ ہر مولف کے نزدیک میگویم مانو گذشتن سے مناسب قولہ بادی آید مصرع ثانی میں

لفظ باد بیاں موصدا اور صرح راجع میں بیاں سے تختانی قولہ ایکہ الخ اسے حرف ندا کا مناد ہی اسکا جناب باری تعالیٰ مقدر یعنی خداوند اسمعنی اس قطبہ کے یہ کہ پیش از طلوع صبح کاذب یعنی آتش شب کہ جب ہوائے سحری چلتی ہو تو میں یہ کہتا ہوں کہ خداوند امین تجھ کو کبھی فراموش نہیں کرتا ہوں کبھی اس بندہ گنہگار کو تو بھی یاد کرتا ہو ترجمہ عبدالقادر جیلانی کو دیکھا کہ حرم کعبہ میں سنگریزوں سے سر رکھے ہوئے کتے تھے اسے خداوند نعمت میں امیدوار ہوں کہ میرے گناہ معاف کر اور اگر لائق عطا ہوں تو تجھ کو قیامت کے دن اندھا مبعوث کرتا کہ ابراہیم کے روبرو نہ شرمسار ہوں قطعہ خاک پر رکھ کر کہتا ہوں یا صمد صمد صمد کہ با آتی ہر چیز میں بھولوں کبھی تجھے اللہ تجھ کو کچھ میری یاد آتی ہو

چوتھی حکایت

دزدی نہانہ نارسائی و رامہ خدا کا طلب کرد چہری شافت دل تنگ شد
بار بار آخرت گلہی کہ بران خفتہ بود و در راہ دزدانداخت تا محروم نشود
قطعہ شنیدم کہ مروان راہ خدا دل دشمنان را نکر و نہ تنگ بہ ترا کے
میسر شود این مقام کہ بادوستانت خلافت و جنگ بہ مروت
اہل صفاء در روی وجہ در فغانہ چنانکہ نیست عیب گیرند و در مشیت میرند
بیت در برابر جو گو سفند تسلیم در فغانہ جو گو گم مردم خوار بہ بیت ہر کہ عیب
و گران پیش تو آورد و شمر و بی گمان عیب تو پیش دگران خواہد برد
تنگ ملول و آزرده و عاجز شدہ و بازماندہ و افسردہ از بران گلہی بکاف فارسی و تکلم
فارسی کسا و بالکسر و جلس بالکسر عربی اور کملی زبان فارسی و ہیکہ دونوں میں مستقل مقام
بالفتح جاے قیام از منتخب اور کٹھے ہونا اور بالضم رہنا اور جگہ رہنے کی باصطلاح سالکان
اقامت پندہ کی عبادت میں آغاز سلوک میں اور شرط سالک کی یہ ہے کہ ایک مقام سے دوسرے
مقام پر ترقی کرے یہاں تک پتھانوں سے مرتبہ نلوین یعنی مقامات فقر سے گذر کر مرتبہ صدم کو کہ مرتبہ
سکین ہر مقام کرے اور مراد سکین سے زوال بشریت ہے جسکو مرتبہ فقر و فنا کہتے ہیں از کشف
و غیبات اس جگہ مراد قدر و مرتبہ از خیابان قولہ این مقام یعنی منجملہ مروان راہ خدا کے ہونا
صفاء پاک و بے غش و بے کدورت ہونا از منتخب قولہ اہل صفاء مراد وہ شخص جسکا ظاہر

و باطن یکسان ہو سیلیم درست و سادہ از منتخب مصدر اسکا سلاست بمعنی بے گزند اور بے عیب و نقص
اور مائی پانا باب سمیع سمیع سے از صراح مرد سادہ دل و احمق از غیاض درست اور خلاصی یافت
از کشف اس جگہ مراد ہی حلیم سے ترجمہ ایک چور سینہ زور کسی مفلس متقی کے گھر میں در آیا
کتنا ڈھونڈ رہا کچھ نہ پایا افسردہ دل آزرده ہو کر پھر بار بار خواب سے بیدار ہوا اس خیالی سے
کہ چور مجھ و مونا کام نہ جائے وہ کمالی جب سوتا تھا چور کی راہ میں پھیک دی قسطہ میں ہوتا تھا
مردان راہ خدا نہیں کرتے دل دشمنوں کا بھی تنگ ہتھیار کب پیر ہو یہ مرتبہ کہ تو دو سوتلا
بھی رکھتا ہر جنگ دوستی صاف باطن کی مسادی ہی جیسی آگے ویسی پیچھے نہ ایسی تیرے پیچھے
عینوں کا اظہار کریں اور آگے زبانی جان نثار کریں پھیت آگے غربت میں بھڑکنا سا حال
پیچھے ہو جان بھیڑیہ کے مثال ہیت غیر کا غیب آگے ترے ظہار کرے پتیل بھی عیب و بیشک نہ رہا کر

جی

باب چہمین حکما

شیخ حیدر از روندگان متفق سیاحت بودند و شریک ریخ و راحت خواستہ کہ
مراقت کنند موافقت نکردند گفتہ از گرم و اخلاق بزرگان بدیع بہت روی
از مصاحبت مسکینان تافتن و فائدہ دریغ و آشتن کہ من در نفس خود
انقدر قوت و قدرت میباشم کہ در خدمت مردان بار شاطر باشم نہ بار
شعران کہ اگر اکب المواشی ہستی اسعی لکم حامل الفواشی ہست و روندگان انہی سوار
سیاحت با گستر پیچ و پیچان الفتح مصدر ہین باب ضرب یضرب سے معنی رفتن زمین از صراح میر
از منتخب مراقت بیان گذشت موافقت با کسی ہر کار بودن ہم پشت شدن لائق آمدن از
منتخب کشف ساز گاری در مزاج و کارنا از زبان دلخت ساز گاری بدیع ناورد و غریب ان خیالان جو چیز
نی ہوا و زنی مشک از منتخب عدیم المثال اور یہ صفت خداوند تعالی کی از صراح سار و درست و محب
و اعانت کنندہ و آشنا از زبان مخفف یا را کہ بمعنی قوت ہر از غیاض شاطر ہا شریک
ان حرف شرط کا لم اکن واحد متکلم مضارع را کب سوار مواشی جمع ماشیہ کی ہستی متکلم
مادہ اسکا ماشی ہی مصدر باب ضرب یضرب سے از صراح اطلاق اس لفظ کا عموماً چار پایہ بار گشت
پر ہر از غیاض اس پی شتر و خر و صا از خیالان اسمی صیغہ واحد متکلم مضارع باب فتح یفتح سے

مصدر اسم کا معنی یعنی دویدن و شتاب کردن و کشت و کار کردن از صراح یعنی دوڑوں میں حال
 بردارندہ نحو اشقی جمع غاشیہ کی معنی زمین پوشش از صراح و غیاث قولہ حامل الغواشی بمعنی
 غاشیہ بردارید خدمت ہر شخص واسطے سلاطین و امرا کے کہ ہنگام سواری گھوڑے کے زمین پر
 مخصوص کہ نہ ہر گز ہمراہ سواری کے رہتا ہو کہ اگر کہیں بضرورت اتفاق بیٹھنے کا ہو تو زمین پر
 بیٹھا کر اسے بیٹھیں نہ جس طرح چند اشخاص راہ چلنے واسطے متفق ہوتا ہے اور باوجود اکثر
 رنج و راحت میں نہ چلاؤ کی رفاقت کردن را یعنی نہوے کتب میں نہ کہما کہ مسکینوں کی
 مصاحبت سے مفید پھیرنا اور اپنی صحبت کے فائدہ سے محروم رکھنا بزرگوں کے کرم و اخلاق سے
 بعید ہونے کی معنی ذات میں اس قدر قوت و قدرت پاتا ہوں کہ تم لوگوں کی خدمت میں نہ
 رہوں کسی کام میں نہ سمیت رہوں شکر گو نہیں ہوں میں را کہ ہوا رہے ہر شخص را ہوں غاشیہ
 یکی از ان میان گفت ازین سخن کہ شنیدی و گفتنگ ہمار کہ درین روز ما در دو
 بصورت درویشان برآمدہ بود خود را در سلاکت صحبت با منتظم کرد بیت چہ نہ
 مردم کہ در جامہ کیست پوشیدہ دانند کہ در جامہ چہیت ہا از انجا کہ سلامت
 حال درویشان بہت گمان فضولش نہوے بیاری قبولش کرد نہ مشغول
 صورت حال عارفان و لائق است ہا اہل تقدیر پس کہ روی در خلق است ہر عمل کو
 ہر چہ خواہی کوشش ہا جہ بر سر نہ علم بردوش ہا ترک دنیا و شہوت است و ہوں
 بار سائی نہ ترک جامہ و پس ہا در فراموشی و باید بود ہا شخت سلاح جنگ ہا ہوں
 قولہ چہ دانند آہ اقول اس بیت میں جامہ بمعنی لباس پوشیدنی نہ بیجا چاہیے بلکہ مقصود
 لباس بشریت ہوا و مطلب یہ ہے کہ مردم نما ہر بین حال کسی کے بالکل کا کیا جائیں کہ وہ لباس
 میں نیکی ہو یا بدی ہو اور مراد پوشیدہ سے کاتب قسمت و تقدیر یعنی جناب بار باری تعالیٰ ہوا
 مراد یہ ہے کہ غلط فہمیانی ہوں گے والا مقدر کا نہ شکتہ خط تقدیر کو خوب جاننا ہوا ہوا
 کوئی نہیں جاننا لا یم الغیب اللہ سلاست نے عیب و رفا کی از غیاث حال زمانہ جو
 اور یہ ملاح فارسیاں رقص و ہوا از غیاث اقول باصطلاح فقہا عبارت ہو لباس خاص
 درویشی سے یعنی تلخ و سبیل و کفنی و گہڑی و کنگوٹ و شہ اس جگہ بھی بمعنی مقصود قولہ

سلامت آہ یعنی باعث رستگاری درویشان لباس ظاہری ہو کہ یہ وضع دیکھ کر کوئی متعجب نہ آئے حال کا نہیں ہوتا
اور لباس کو اچھا جانتے دانتے ہیں مہمل زیادہ گوئی از غیاث یاری مصاحبت و لوق پشیمینہ کہ فقر
ہستے ہیں از غیاث پشیمینہ یا موہبہ از مویہ قولہ ظاہر حال آہ یعنی لباس ظاہر عارفوں کا دلوت و اور لباس
نقوی ہر قولہ اینقدر لبس آہ قال آرزو یعنی یہ دلق پوشی واسطے اس شخص کے جو شہو طربست
خلق کے رکھتا ہے کافی ہے یعنی واسطے فریب دینے خالیوں کے کفایت کرتی ہے انہی اور قال
مشرقی نے اس توجہ کو پسند کیا اقول ظاہر ان ہر گون کے لفظ عارف و نہ نظر نہیں کی
حال آنکہ فریب دنیا شمار عارفوں کی نہیں بلکہ یہ کام و غا ہارون اور زنا و قتل کا ہر
نزدیک مطالب اس بیت کا یہ ہو کہ ہر چند لباس ظاہری عارفوں کا دلق ہو لیکن لباس باطنی
اور ترک علائق دنیا و اجتناب رزق ہو ان کے واسطے اتنا بہت کہ بقدر ضرورت توجہ بہت
خلق ہو والا انہیں اور فقرائے دنیا دارین زمین و آسمان کا فرق ہو قولہ در عمل کو شش آہ
یعنی اعمال خیر کی بجا آوری میں کوشش کر اور جیسی طبیعت چاہے ویسی پوشش کر رکھ لے
سر پر کلاہ جھنڈی شاہی اور کندھے پر برچھا بطور سپاہی قولہ تاج بر سر آہ اس مصرع کے
ایک معنی تو وہ ہیں جو لکھے گئے دوسرے علم سوائے معنی نیزہ یعنی نقش جامہ غیاث میں اور
رقم جامہ کہ کارز و غیرہ کپڑے پر کریں منتخب میں اور جامہ زربفت خیابان میں مرقوم یعنی
بطر زباد شاہیوں کے تاج سر پر رکھ لے اور جامے کھواب یا مشجر کی کندھے پر ڈال لے بعد
اس بیت کے شارح فاضل اور صاحب خیابان یہ بیت لکھتے ہیں بدیت زاہدی در بلاں
پوشی نیست زاہد پاک باش و اطلس پوشش زاہد جو شخص کہ رغبت و خواہش دنیا کی
نہ کہ تہا ہو اور مال و جاہ و ناموس سے تعلق نہ رکھے از غیاث پلاس پشیمینہ سطر پوشش ویشا
جسکو ہندی میں کل کہتے ہیں از برتان جسکو ریشمان درخت سن سے کہتے ہیں جسکی پشیمینہ کی طرح
از غیاث اطلس نام جامہ ایشیمی کہ اکثر نقوش سے سادہ ہوتا ہے از غیاث قرا لکند و قرا لکند
و قرا لکند و قرا لکند نام جامہ صہیں رونی اور ایشیم بھر کر تیار کرتے اور بروز جاک پہنتے ہیں
تلوار اور سپر کام نہیں کرتی اور خفتان یعنی چلتے اور بھی زرہ کو کہتے ہیں از برتان و غیاث شمش
و محبوب و خصی عربی آختہ و غیر فارسی پیچر اہندی از برتان و مویہ صیفہ اسم غول ہے یا پشیمینہ

مرد را سکا خنثی شد او را سکا خنثی با کسر یعنی سست بود که مرد به بعد قطع آید و چلیبیت چالاک
و استواری مردانه جانی ریتی بود اندا اسکو خنثی کتے ہیں از غیاث ویران تر چسبند
ایک نہ کہا اس سخن سے جو تو نے سنا دل کو ملول ست رکھ کہ ان دونوں ایک چوٹا سا بے سیر
بصورت فقیر لپے گروہ سے نکلا ہمارے سلاک صحبت میں آ ملا پیت کوئی جانے کیا کون چو جائے
زایب نہ جانے جو ہر نامہ میں اسوجہ سے کہ فقیر و نکال باس خاص سیلی کفنی لنگوٹا شہبہ با
اعتبار ہو کوئی نہیں جانتا کہ یہ مودی و مکار ہو اسکی بولی بھولی چرب زبان پر پس لنگان
زیادہ کوئی کا نہ کیا سب نے اسکو مصاحبت میں قبول کر کے ساتھ لے لیا
دلق ہر عارفوں کی پوشش عام پیرا خنثی خلوت سے نہیں ہو کامہ نیکیاں کر بہن لباس اچھا
نہیں پر کہ تاج کندھے پر چھایا ہونہ کمال سے کوئی زیادہ پس زیادہ پاک رہ ہیں لباس چھوڑ دیا
و ہوا یہ فقیر ہی ہو نہ فقیر شہد و لنگوٹا ہر وہ مردہ رہے جو کہ ہر سے مروہ چھوڑے پر سلا چھوڑے
گروہ روزی تابش رفته بودیم و شمس تا نگہ وریا ہی حصار ہی حنہ
کہ وژدی تو فیتیق ابرین رفیق پروا شست کہ لپہا وقت میرود و لوارت
میرفت بیت یار سا بہن کہ خرقة در بر کردہ جانے کعبہ راجل خر کرد
خند انکے از نظر و نشان عایت شد میری بر رفت و درجی بدو پوچ
نار و روشن شدن آن تار یک دل سبستی راہ رفته بود و رفیقان بگینا
شقہ باید اوان ہمہ القلعہ و آو رند و زندان کردند از ان نارنج ترک
صحبت گفت و طریق غزلت گرفت کہ السلامتہ فی الوحده قطعہ چو از تو
یکی بیدار شنی گروہ نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را نہ می بینی کہ گاوی و غلف زار
بیا لایہ ہمہ گاوان دہ را قولہ تابش اسہیں باو مقدار ہو یعنی قدر شب بنگاہ یعنی
در آمدن شب از زبان تو فیتیق دست دادن و مدد کردن کسی را بکارے از منتخب و صلاح
یعنی دستگیری و امداد و صلاح میں موافق کرنا خدا کا اسباب کو موافق خواہش بندہ کے
تا کہ اسکی خواہش سر انجام پاوے اور استعمال لفظ تو فیتیق کا بہم پہنچنے اسباب امور خیرین کے
نہ اسوارت شریں از غیاث ابر لوق بالکسر و یا سے صرفہ غرض یا لولہ و بادستہ یعنی بہن

تو نہی اور تھک کر اگا ہو اباریق جمع از منتخب دو لکھی چڑھے کی تو نہی وار از غیاث رفیق
 بیان شدت قولہ ابریق رفیق اقول یہ دونوں الفاظ اگر مضان و مضان الیہ
 ہوں تو رفیق بمعنی یار ہوگا یعنی کسی یار کی دو لکھی اٹھالی اور اگر صفت ہو تو رفیق بمعنی
 ہمراہ ہوگا یعنی اپنے ساتھ کی دو لکھی طہارست بمعنی پاک شدن اور بہشتی وضو و استنجائے
 از غیاث مبالغہ بالفتح جہاں رسیدن و مقام و معنی حد و نہایت و معنی مقدار و معنی اندک و معنی
 بسیار از غیاث تارخ کسی چیز کا وقت ظاہر کرنا اور مطلق میں معین کرنا ایک مدت کا
 از غیاث تارخ و تواریخ وقت پیدا کرنا اور یہ تعریف ہو وقت کی چنانچہ از تحت الکتاب و درختہ
 از صراح یعنی وقت پیدا کروم کتاب را از خیابان قولہ ترک صحبت گفتہ اقول اس جگہ کہتم
 بمعنی کروم ہر چنانچہ صاحب برہان گفتن بمعنی کردن بھی لکھتا ہر عمر نسبت بہ بیان شدت
 علت گفتن و فہمہ عربی اسپہرست بالفتح فارسی یو لکھی ترکی نام ایک گھاس کا ہر کہ اس کے
 تنم کو بند کر لیا کہتے ہیں از برہان آلا بد صفت مضارع ہر آلودن بمعنی آلودہ و ملو شد ہونا اور
 کرنا از برہان قولہ بیالاید ہمہ آہ یعنی کھڑے سے ایک پہل بھی کہیت یا علان زار میں چڑھے تو
 لاک کہیت کا تمام گاؤں کے بیلوں کو بڑھتی ہے چھبہ ایک دن کچھ رات گذرتے تھیں سب
 چلے تھے رات کو دیوار قلعہ کے نیچے لیٹا ہوا تھا کہ فرزند بے توقیت نہ دو لکھی ایک رفیق کی
 اٹھالی تاکو گ جانیں طہارست کو جاتا ہی حال آگہ ہوا تھا کہ جاتا تھا بہشت خرقہ اس پار سنا تھا
 جل خرقہ یا جاسہ کعبہ کا یہاں تک کہ فقیر دن کی نظر سے فاسب ہوا ایک برج میں دریا ایک
 صند و قچہ چوہا یار و روشن ہوتے ہوئے وہ تیرہ باطن راہ دور و دراز قطع کر چکا اور رفیقان پہنچا
 تھے فافل سورۃ ہج کے وقت ہم سب کو چور کے شہر میں لے کر لایا قلعہ میں لیجا کر نذران میں
 قید کیا اور رتیوں سے جکڑا اس تارخ سے پہنچنے ترک صحبت اختیار کیا اور طریق تنہائی و کنارہ کشی
 اختیار کیا کہ تنہائی میں سلامت ہو خیر و انتہ کی رفاقت میں ہزار آفت ہر فسطحہ کہے کہ قوم
 میں سے ایک بیجا تو ہوں بہ قدر عزت اس کے سب خیل جو کھڑے سے چڑھے اک پہل بھی کہیت
 تو بڑھے جائیں سارے گاؤں کے تیل کہتے ہیں سپاس و منت خدای را عزوجل
 کہ تو لایہ درویشان محروم نہاںم اگرچہ بصورت از صحبت نہ رہے

شرح گلستان اردو
ویدین حکایت کہ گفتی مستفید شستم و امثال مرا ہمہ عمر این نصیحت بکار آید
مثنوی ہے ایک نازا ششیدہ در مجلسی پر بنجد دل ہوشندان سے
اگر کہ پر کنند از گلاب پستکے درومی افستد کند منجلا سے قریب تنہا و میا
از نوید فار و فرید و منقرو یعنی بیکانہ و دور از صراح مستفید فائدہ گیرندہ قولہ امثال مرا یعنی
و دوسرے مسافروں کو نازا ششیدہ کہنا یہ تو مردم در شست نازا ہوار و ناقبول بہ اصول و بے ادب
از ہر ان احق و نادان از شکرستان سے کہ بالکسر و عوض بالفتح عربی برگ و حیاض جمع آبگیر
و استغفر و تالاب فارسی از صلیح و ہر ان منجلا سے بفتح اول و ثالث و ہر گڑھا جبین حمام یا
یا ویر چھانے کا پانی چھلکے ہستہل چھلکے ہوا از آب بہرہ و گندہ کو بھی کہتے ہیں اسکو پارگین بھی کہتے
اصحاب اشکافار نہیں ہوا از آب ان کیکن صاحب ہارالا فاضل یعنی گل و لالے لکھک اسکی ت کو سہند
ایا ہر فائبا یہ قول صحیح ہوا در صاحب ہما شکر کہتا ہر کہ لفظ مرکب ہر منجیل سے کہ اسم ظرف ہر منجیل کا
یعنی انداختن اور لفظ آب سے از خیابان پس منجلا سے یعنی جاسے انداختن آب از غیاث اللغات
ترجمہ میں ہے یہ بات سنگد کہما کہ شکر و احسان ہر خداوند عزت و جلال کا کہ میں در مثنوی
خواہد ہند سے محروم نہ رہا اگر چہ لفظ ہر محبت سے کنارے پڑا اور اس حکایت سے جو تونے کہا میں فائدہ
ہوا دوسرے مسافروں کو تمام عمر یہ نصیحت بہت کام آوے اگر اسکو بجا لاوے مثنوی سے
ہو مجلس میں ہووے کہیں اک فضول بہت عاقلوں کا کہے دل ملول بہ اگر حوض میں
تیر ہو عطر و گلاب پستکے ایک گستاخ ہو منجلا سے

چھٹی حکایت

زادہ می مہمان بادشاہی بود چون بر سفرہ نشستند کہتر از ان خورد کہ اراد
او بود و چون بنہا زرخاستند بیشتر از ان کرد کہ عادت او بود تاظر چھلا
در حق او زیادت کنند بیت ترسم ترسی بکعبہ امی اعرابی کہیں رہ کہ تو
میروی بترستانت چون بمقام خویش آید سفرہ خواست تا تناوی
کند پسری داشت صاحب فرست گفت امی بدرد دعوت سلطان
چیزی نخوردی گفت در نظر انیشان چیزی نخوردم کہ بکار آید گفت نماز آید

فضا کن کہ چیزی نکردی کہ بکار آید قطعه ای ہنر نہاودہ بر کف دست عیبہا
 برگرفت زیر بغل تا چہ خواہی خریدن ای مغرور روز در ماندگی لبسم و غل
 صلا حیت نیکو بودن و نیکو کار بودن از منتخب اعرابی لفظ اعراب بمعنی عربان صحراست
 از منتخب با معنی یہ لفظ جمع ہے کہ مغرور نہیں رکھتا از غیاث وقاموس مصرح و لطائف و کنز وغیرہ
 جمع عرب کی نہیں بلکہ مفرد ہے اسکی جمع اعراب ہے اور اعرابی میں بایں نسبت ہر منسوب بطرف اعراب
 چنانچہ کہتے ہیں رجل اعرابی یعنی مرد بدوی اور لفظ عرب استعمال میں موندت ہے از تاج اللغات جمع
 عرب کی ہے اور عرب اسم جنس ہے پس اعراب اسم جمع ہے مانند قوم و رہط از شکرستان بالفصح بمعنی
 از اعراب اور یہ منسوب ہے ساتھ اعراب کے کہ جنی صحرائشیں ہے از غیاث قولہ ای ہنر نہاودہ
 ہنر بر کف نہادن کنایہ ہے اظہار فضل و کمال ہے اور عیبہا زیر بغل کنایہ ہے عیبوب باطنی ہے
 ترجمہ ایک زاہد کسی بادشاہ کا حمان تھا جب ستر خوان پر لوگ بیٹھے تو اسنے جستہ در خوا
 تھی اس سے کہ کھایا اور جب نماز کو اٹھتے تو زیادہ اُس سے کیا جو اسکی عادت تھی تاکہ دیکھنے واسلے
 اس کے حق میں گمان صلا حیت کا زیادہ کریں بلایت کہ یہ ہونچ گمانہ ای بدوی کہ ہر کو دھیان ہے
 جسطورن جاتا ہے تو وہ راہ ترکستان ہے جب اپنے مکان پر آیا ستر خوان طلب کیا کہ کھانا تناول کرے
 ایک بیٹا اسکا کہ نہایت صاحب فہم و فراست تھا کہنے لگا بابا جان کیا بادشاہ کے یہاں عورت ہوتی ہے
 کچھ نہیں کھایا کہ لوگوں کے سامنے میں نے موافق اپنی اشتہا کے نہ کھایا کہ دنیا کے کام آوے بیٹے نے کہا
 نماز بھی قضا کیجیے کہ موافق مرضی خدا کے کیا جو آخرت میں کام آوے قطعہ تو ہنر لوگوں کو نہ کھانا
 عیبہا اپنے چہپا کے زیر بغل ہے جا کے بازار کیا خرید گیا چہپہ میں تیزی میں جو چہپہ غل

سہا توین حکایت

یاد دارم کہ در ایام طفولیت منعید بودم و شب خیز و مریح شد و بہشت
 و در خدمت پدر گشتہ بودم ہمہ شب دیدہ بہم نہ بستہ و نہایت
 در کنار گرفته و طائفہ گز و خفتہ پدر را گفتہ از ایام آن کہ سیر فرمایید کہ در کنار
 بلکہ اردو حیان خفتہ اند کہ کوئی مردہ اند گفتہ جان پدر اگر تیرہ جفتی از آن
 کہ در پوستین شلق افقی قطعہ نہ بیند مدعی خستہ است و میں نے یاد دار و سیر فرمایید

در پیش اگر چشم خدا بینش بخش نه بیند هیچکس عاجز تر از خویش نیست
 بسیار عبادت کننده از غیاث معصوم را سکا تقدیر معنی عبادت و بندگی کرنا از غیاث و شمس و کسب
 بندگی بین بگزنا و زوار کرنا از منتخب شمس چیر کنا یہ ہر نماز تجدد پڑھنے واسطے کہ وقت اسکا کثرت
 آخر شب ہر موعظ بضم سیم و فتح لام صلیفہ اسم مفہول معنی حریص از منتخب معصوم را سکا ایلاخ باب اول
 مادہ اسکا و لغت فہمین اور و لو ج بالفتح ہر معنی حریص شدن باب جمع سیم سے صمدہ اسکا سادہ باء
 موصدہ کے آتا ہر از صراح در پو ستین افتاد ان کنایہ ہر کسیکے عیب میں غور کرنے اور کسیکے عیب
 ظاہر کرنے سے از بران و غیاث مدعی معنی دعویٰ کنندہ و آرزو دار زندہ اس جگہ مراد ہر حاسد و خصم
 از شارح فاضل و خیابان پیدا از معنی تکبر و محجب از بران قولہ اگر چشم آہ بعضی نسخہ میں بیت
 اسطرح ہر ہر گرت چشم خدا بینش بخش نہ بیند هیچکس عاجز تر از خویش نیست و لون نسخہ درست در صورت
 اول ضمیر شمس کی راجع بطرف مدعی اور و لون ہر و لون میں بخشند کا فاعل خداوند تعالیٰ ہر ترجمہ یا در کتب
 کہ میں ایام طفولیت میں از بسکہ نماز گزار تھا اور شب زندہ دار اور حریص بند و تقویٰ نہایت پرہیزگار ایک ات
 پدر ہنگواری خدمت میں بیٹھا تھا تمام رات نہ سو یا تھا قرآن شریف کی تلاوت ہوتی رہی اور ایک جماعت ہمارے
 گرد ہوتی رہی میں بچہ کما ان لکون میں ایک بھی سر نہیں اٹھاتا کہ دو رکعت نماز پڑھے ایسے سوئے ہوں
 گویا مر گئے جو بیدار نہیں ہوتے ہیں والد ماجد نے فرمایا اسے جان پدر اگر تو بھی سو تا تو اسے عیب بھائی
 بہتر ہوتا قطعہ نہ حاسد دیکھے غیر اپنے کسیکو تکبر کا ہی رودہ آسکے آسکے اگر باو سے خدا بینش
 آنکھیں تو اپنے کو وہ بدتر سب سے دیکھے

آنکھوں میں حکایت

بزرگی را در محفل ہی ستودند و در اوصاف جمیلش ہر لفظ ہی نمود
 سہو آورد و گفت من آنم کہ من دانم شعر کفایت افغانی یا من بوقت
 محاسنی علائقی ہذا و لم تدر باطنی قطعہ مخلصہ چشم عالمیان خوب
 است و ز خست باطنم سر خجالت نہادہ پیش بظا و پس زشت خویش
 نگار می کہ بہت خلق بچکسین کنند و او جمل از پای زشت خویش
 کفایت بضم صیغہ واحد ذکر حاضر ماضی مجہول اور بفتح ماضی معلوم مصدر اسکا کفایت

باب ضرب یضرب سے بمعنی کارگزاری کردن و بس آدن از صراح اونی اذنی و اذیت
 بمعنی بخشش اسم من الایذا بمعنی رنجانیدن از صراح تقدیر به اذنی تعهد بضم عین و شدید
 وال اهلین واحد مذکر حاضر مضارع معلوم مصدر اسکا عد بالفتح بدل شد و باب نصر یضرب سے بمعنی
 شمر دن محاسبی بفتح میم و کسر سین جمع حسن بالضم کی بمعنی خوبی و نیکی کی ضد قبح کی بر خلاف قیاس
 علامتیه بالفتح و محلولون بالضم و ملن للفتحتین آشکارا از منتخب ہذا اسم اشارہ کم تدر بر وزن
 لم ترم عینہ واحد مذکر غائب فعل مضارع معلوم ماہ اسکا دری بالفتح و در یہ بالفتح و الکسر و در است
 بالکسر بمعنی دانستن باب ضرب یضرب سے از صراح باطلن پوشیدہ خلاف ظاہر از خیال بان اور خانان
 کتابی کہ کیفیت بصیغہ ماضی مجهول اس جہت سے ہو کہ باب کیفیت کا وہ مفعول چاہتا ہو چنانچہ
 شارح فاضل لکھتا ہو کہ جب کفایت مستحضر ہو تو ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہو کہ کیفیت بصیغہ ماضی مجهول
 اور مفعول ثانی اسکا علامتیت اور بدل اسکا اور تذکرہ ابا و جود تانیث علامتیت جہت ضرورت کے واقع ہونی
 اور خلاصہ بمعنی یہ کہ کفایت کی گئی ہو چھکو اذیت و بخشش سے شخص خاص شمار کرتا ہو میری نیکیاں جو ظاہر ہوں
 اور نہیں جانتا جو میرے باطن میں پوشیدہ ہو اور اکثر شمار ہونے کی کیفیت بصیغہ معروف لیا ہو یعنی بہت
 کیا تو نے اس وقت اور صراح میں کفایت بمعنی بس آدن چہ لکھا ہو اس صورت میں علامتیت مفعول
 کیفیت کا ہوگا اور لفظ ہذا بدل علامتیت کا اور بعضوں نے لکھا ہو کہ علامتیت مبتدا ہو اور ہذا اسکی خبر
 یا بالعکس اور بمعنی یہ لکھے ہیں کہ بس ہو چھکو اب ایسی شخص کہ شمار کرتا ہو تو میری خوبیاں ظاہر میرا ہونا
 اور تو نہیں جانتا جو میرے پنهان میں ہو اور یہ بعید ہو انتہی قولہ اور فاضل سروری لکھتا ہو کہ کیفیت
 بصیغہ مجهول ہو اور اذنی اسکی تیز تعد فعل اسیر ضمیر فاعل کی محاسنی مفعول اور علامتیت خبر مفعول
 اور ہذا مبتدا مفعول اور جملہ تدر حال باطنی مفعول شخص کا لبد مردم بدل انسان وغیرہ اور بمعنی
 پیدا آدن از غیبات منظر بمعنی جاسے نظر بصیغہ اسم ظرف ہر مصدر اسکا نظر بفتح تین اور نظر ان بمعنی
 کسی چیز میں بتامل دیکھنا باب نصر یضرب سے از صراح یہ لفظ کبھی بمعنی چشم آتا ہو کیونکہ آنکھ محل ضرور
 اور عکس پیدا ہونے پر کسی ہو اور کبھی بمعنی چہرہ و روتا ہوا اسوا سبط کہ چہرہ موضع واقع ہونے پر لکھا ہو
 اکثر نظر چہرہ پر پڑتی ہو اور کبھی بمعنی دریچہ جو بہرام پر پوتا ہو استعمال اس جہت سے کہ دریچہ پر پڑے کہ نظر
 نظر کرتے ہیں از غیبات و کشف و تنج کلام اساتذہ سرچشمہ کسی محفل میں اہل مجلس ایک بزرگ کی

تواریف کرتے تھے اور اسکی خمیوں کی صفات میں حد سے زیادہ توصیف کرتے تھے اس بزرگ نے سر اسٹھار
 کہانیں جیسا ہوں میں ہی جانتا ہوں تمہارے سر پہنے کو نہیں بانتا ہوں شمع بہت ادا ہوئی جو تو نے
 سر اٹھکھکے حال ظاہر یہ ہر باطن کی خبر کیا تجھ کو؟ قطعہ ظاہر مرا چشم جہاں میں اگر چہ خوب بین
 رنگوں ہوں اپنے پرانے کو جان کے ہاؤس کے تو نقش کی تحسین کرے ہی خلق تو منفصل ہے
 کالے اٹنہ اور نیلے پاؤں سے

انہی حکایت

یہی از صلیحائے لبنان کہ مقامات اور دیار عرب مذکور بود و کرامات او
 مشہور و بیجا مع و مشق در آمد و بر کنارہ بر کہ کلاسہ طہارت نیکو و یالیش
 بلغزید و خوش در افتاد و مشقت بسیار از انخلاص یافت خون از
 ساز بر و اختند یکی از اصحاب گفت مرا تشکیلی نسبت گفت آن حکایت
 گفت یا دارم کہ شیخ بر روی دریای مغرب برفت و قدمش تر نشمارم و
 درین قامت آب از ہلاک چیزی رساند صلیح صالح کی جمع ہو کہ لبنان بضم
 نام آید بہار کاہی نزدیک جبل عامل کے از منتخب نزدیک حمص کے کہ مسکن فقر و اولیاء
 واقف بہر از بران مقامات کنایہ مراتب سے کلاسہ بفتح کاف و سین نام جانی
 و مقامی از بران و مؤید بکسر اول ماخوذ کلس بالکسر سے بمعنی چو نہ و آب و گچ جیسا کہ گزین
 آیا ہے پس معنی کلاسہ جو کہ چو نہ سے بنایا ہو جیسے کہ جبالہ بمعنی دام جبل یعنی رسی سے بنائے ہیں
 از شرح گلستان عبد الغنی و سراج اور جو بعضی شارحان گلستان اور بعضی اہل لغت نے
 کلاسہ بضم اول نام موضع لکھا ہے ظاہر خطا ہے کیونکہ مسجد میں تخصیص دوسرے موضع کی گنجائش
 نہیں کہتی از غناش اقول بعض نسخہ میں بجائے جامع و مشق بجانب و مشق ہر
 اس صورت میں اگر نواحی و مشق میں کوئی مقام مسمیٰ بکلاسہ ہو تو عجیب نہیں دوسرے یہ کہ کہ
 کلاسہ میں باضافت مضار و مضار الیہ بمعنی حوض چو نہ کا کہنے کی صورت میں اگر جامع
 و مشق صحیح اور اسم میں کوئی حوض ختم بھی رہا ہو تو البتہ تخصیص حوض پختہ کی ہو سکتی ہر وہاں
 عام لا قد حص منہ البعض والا تخصیص بلا تخصیص لازم آتی ہر حال آنکہ مساجد میں سوا سے

ایک حوض کے دو سرا حوض نہیں ہوتا پس کلاسہ نام مقام ہونے میں کوئی وجہ خطا کی محسوس نہیں ہوتی۔ سروا خشتن بمعنی فارغ شدن از برہان ترجمہ ایک مرد صالح و جید العصر وال زمان ساکن کوہ لبنان کہ مراتب اسکے ملک عرب میں زبان زد جمہور خوارق عادت اسکے مشہور و دور دور طرف دمشق کے آیا حوض کلاسہ کے کنارے وضو کرتا تھا کہ یکا یک بانوں اسکا ڈگمگایا حوض میں گر پڑا غوطہ پر غوطہ کھایا بمشقت تمام وہاں سے نجات پا کر باہر آیا جب لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو ایک مصاحب نے عرض کیا کہ مجھ کو ایک امر مشکل منظور ہے اسکا درخت کرنا منظور ہے پوچھا وہ کیا ہو کہا یاد رکھتا ہوں کہ ایک بار آب دریا سے مغرب پر چلے گئے آپکا قدم آب دریا سے تر ہوا آج اس قد آدم پانی میں ہلاکت سے کوئی دقیقہ باقی نہ رہا اسکا کیا سبب ہے شیخ شریح شریف گفت فرو برد پس از تامل بسیار گفت نشنیدہ کہ سید عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت لی مع اللہ وقت لا یستغنی فیہ ملک مقرب لا نبی مرسل و نگفت علی الدوام وقتی کہ چنین فرمود و پیریل و سیکائیل نیز داختری و دیگر وقت با حصصہ وزینب در ساختن مشاہدہ الابرار میں التجلی والا ستیارتینا بند و میرا بند بنیت و دیدار بینہالی و رہبر میلنی بازار خوش و آتش شکاری قطعیہ اشاہد من اہوی بغیر و سبیلہ فیما یحقی شان اصل طریقاً یوجج ناراکم یطی برشتہ لہاں ترانی محرقا و غریقاً لی برای من لام جاریا مجور مع اللہ مع مضاف لہ مضاف ہے یعنی با خدا وقت بمعنی زمانہ و ساعت مبتدا لا یسع بفتح سین صیغہ واحدہ کر فاعل نفی فعل مضارع معروف بمعنی منیگند مصدر اسکا سہبہ بالفتح اور وسع بالضم ہر باب ہر باب سے از صراح لا یسع فعل نون وقایہ کا یا ہے منکلم مفعول مقدم ملک مقرب فاعل مؤخر مردان توجہ کرنا اور علانی سے فارغ ہونا اور اٹھانا اور ترفع کرنا اور آفر کو پہونچانا اور تمام ہونا اور ترک کرنا اور تاراشتہ کرنا اور مشغول ہونا اور شقیہ ہونا اور سیکے ساتھ سازش کرنا اور برہونہ ہونا اور بچانا اور گانا اور لیجانا اور چلانا دینا اور مرتب کرنا از برہان حصصہ وزینب دونوں ازواج پہ پیر ۱۲ جاننا چاہیے کہ حضرت کے سوا حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا کے

و از وراج کھین نکاحی بعقد دوام ایک عالیشان بنت خلیفہ اول و دوسری بخت خلیفہ ثانی
 نیکسری ام حبیبہ دختر ابوسفیان خواہر معاویہ جو کھچی سودہ بنت زبیر یا پھون ام سلمہ
 بنت ابی اسید یہ پانچون زنان قریشیہ ہن چھٹی صفیہ بنت حی بن اخطب خیمبر یہ
 ساتون سیمونہ بنت حوت ہلالیہ آٹھون زینب بنت جحش ہلالیہ نوین جو بڑ
 بنت حنظلہ قطیفیہ یہ چارون غیر قریشیہ ہن اور تفصیل اولاد کی یہ ہے کہ قاسم محدث
 گبرہ سے اور ابراہیم ماریہ قطیفیہ کنیز حضرت سے اور کتہ ہن دو فرزند اور تحہ طیبک
 و طاہر اور بعض کہتے ہن کہ طیب و طاہر لقب ابراہیم کا ہو اور بیٹیاں حضرت کی فاطمہ زہرا
 و رقیہ و زینب اور بعض کہتے ہن رقیہ و زینب فرزندان خدیجہ شوہر سابق سے ہن
 مگر یہ قبل متروک ہوا تذکرہ الامم قولہ در ساختی یعنی بالیشان اصحابت و اختلاط کرد
 از خیابان مشاہدہ دیکھنا اور کسیکے ساتھ کہین حاضر رہنا از منتخب صدر باب فاعل است
 بمعنی معاینہ کرنا مادہ اسکا شدہ و شہادت ہے بمعنی خبر درست و آگاہی قاطع از صراح مشاہدہ
 و رویت عربی دیدن و زشت و دیدار فارسی دیکھنا ہندی از بر مان و نفالس و ہمیسہ
 ابرار جمع ہے باز و بہ بالفتح و تشدید لکی بمعنی نیکو کاران از منتخب تجلی روشن و آشکارا شدن
 و جلوہ کردن از منتخب قولہ شاہدۃ الابرار وقت شاہدۃ اللہ لابرار حاصل بطلبت
 کہ شاہدہ جناب باری تعالی کا بنظر اسکے کہ نہ جسم ہے نہ جسمانی نہ مکان ہن نہ نہ جنت میں جہنم
 میں عقلی ہے لیکن بقول کاشف الاسرار رب العالمین جناب امیر المؤمنین لاند کہ العیون
 بہ شاہدۃ العیان لکن تدرکہ القلوب بحقایق الایمان چشم دل البتہ ممکن ہو اور یہ شاہدہ سبکہ
 اور ہر وقت میسر نہیں الا بعض ابرار کو بعض اوقات میں لیکن نہ وہ شاہدہ جیسا کہ ہمار
 پیغمبر کو حاصل تھا بلا استتار بعض تجلی بلکہ تجلی و استتار دونوں کے بین میں قولہ
 مینمایند و میرانند قال بعض الشارحین یعنی شاہدہ نیکان و تجلی ایشان دایم یک
 و تیرہ نیست بلکہ ایشان در میان کشف و اخفا میباشند و وقوع کرامات بجز وقت
 اسکا شفعہ و تجلی صورت سے بندہ و حاصل آنکہ قضا و قدر یعنی معشوق حقیقی عاشقان فخر دار
 گاہ جلوہ میناید و کاشف استتار میسازد و گاہ ایشان را از ان حال میراید پس فاعل

نمائند و ربایند حق تعالی است و ایراد جمع باعتبار تعبیر ان بقضا و قدر است و این خبر است
 و شاهدہ الابرار تا آخر مبتدا انتی قوله و انا اقول فاعل نمایند و ربایند کا حق تعالی کو اور
 تعبیر کہ نا اوس جناب کو قضا و قدر سے اور جملہ شاهدہ الابرار کو مبتدا اور نمایند و ربایند کو
 خبر لکھنا شایع مذکور کا مقام تعجب ہے کیونکہ قضا و قدر فی الحقیقت حکم جناب باری ہے نہ خود
 جناب موصوف اور مشاہدہ کی خبر نمایند و ربایند محض لغو مؤلف کے نزدیک قبل نمایند
 و ربایند کے لفظ شاهدہ مقدار و نمایند و ربایند کہ صیغہ جمع ہے اسمین ضمیر فاعل کی راجع
 بطرف ابرار کہ وہ بھی جمع ہے اور معنی ربایند کے کہ اللہ تعالیٰ گاہ ایشان را از ان حال میر باید یہ
 معنی ہے نا درست بلکہ ربایند ما خود ہی رہو دن سے اور رہو دن یعنی یافتن بھی یا یہ چنانچہ پران کا طبع
 میں موجود نہیں معنی نمایند و ربایند کے یہ ہیں کہ ابرار شاهدہ تجلی جناب ایزدی چشم دل مینمایند
 و مطلب خود انچہ از مشاہدہ وارند می یابند قوله دیدار مینائی آہ اقول اس بیت میں صنعت
 التفات ہے شرح اس صنعت کی دیا چہ میں اس بیت کی شرح میں کہ چہ غم دیوار است کہ باشد
 چون تو پیش تینیاں آہ لگی گئی اور اصل مطلب اس شعر کا یہ ہے کہ دیدار میناید و پرہیز میکند
 بازار عشق و آتش تاثیر میکند اور یہ بیت بحر مضارع مثنوی از خبر محذوف ہے مفعول فاعل
 مفعول فاعل از غیاث اور لفظ دیدار کو جو مصرع اول میں ہے ترجمہ رویت کا یا بمعنی چشم دیدن
 و مینائی و قوت با صوفہ سمجھنا چاہیے بلکہ معنی رخ و روی و چہرہ ہزار بران اور پرہیز کرنے سے
 مراد شہ چھپا لینا ہے یہ بمعنی تو لفظی ہیں اور حاصل مطلب یہ ہے ایشا ہد صیغہ واحد متکلم مضارع
 معروف باب مفاعلتہ سے مصدر اسکا مشاہدہ مادہ اسکا شہود یعنی حاضر شدن اہوی کی
 صیغہ واحد متکلم مضارع معروف باب افعال سے مصدر اسکا اہوار اہوی اہوی اہو او بمعنی
 دوست داشتن مادہ اسکا اہوار بمعنی آرزو کردن و دوست داشتن از منتخب بقول نذا اہوی
 الی آی حب الی باب سیم سیم سے از صراح اصل میں اہوی اس جگہ اہو او تھا خدمت الہاء
 الضرورۃ الشعر یلحق صیغہ واحد مذکر غایب فعل مضارع معروف مصدر اسکا لحق و لحق
 بالفتح بمعنی رسیدن باب سیم سیم سے شان آگاہ شدن از چیز سے از منتخب حاصل مطلب
 اسکا ہے خبری اضل صیغہ واحد متکلم مضارع معروف ما خود ضلال و ضلالت سے خبری

گم شدن کی گراہی باب ضرب یضرب سے اور ضلال بمعنی محبت بھی آیا ہے قولہ تعالیٰ ان ابانا لقی ضلالا یعنی اپنے
یوسف اور اسکے برادر کی محبت میں غلاب ہوا اصرار یونج ہر دو صیم عربی صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف
باب تفصیل سے تاجیج مصدر یادہ اسکا اوج واجج ہی بمعنی زبانہ زدن التثنی اصرار لطفی بصم یا صیغہ واحد مذکر
غائب قبل مضارع معروف باب افعال سے مصدر اسکا اطفافا بمعنی بجھانا آتش و چراغ کا اتر منتخب یادہ اسکا
ظفار و ظفر بصمتین بمعنی فرو مردن آتش باب سمع یسمع سے اصرار رشن بالفتح جکیدن آب باران اندک اندک از
منتخب آب زدن از غیاث مصدر ہر باب یضرب یضرب سے اصرار محرق بفتح را صیغہ اسم مفعول احرأق سے
معنی سوختن سوختن و محرق بمعنی سوزانیدہ شدہ از غیاث اور بخائے مجھے اسم مفعول احرأق
بمعنی حیران کرنا اور تشدید را سے محملہ تخریق سے بمعنی پارہ کرنا مادہ اسکا حرق بمعنی پھاڑنا کھینکنا اور قطع
مسافت از منتخب باب یضرب یضرب سے اصرار حرق وہ شخص جسکے سر سے پانی گذر گیا ہوا از منتخب مصدر اسکا
غرق بمعنی آب سرگزشتن باب سمع یسمع سے اصرار حرق قولہ محرقا و غریقا جاننا چاہیے کہ شاعر فاضل و صاحب
شکرستان شاعر نورالدین و صاحب خیابان چارون بزرگوار محرقا اسم مفعول احرأق سے بمعنی سوختہ لکھنے
لیکن سوختگی اس شخص کی گواہی عشق سے فی الباطن ہو بلکہ ثابت نہیں اور لفظ ترانی سے سوختگی ظاہر
واضح ہوتی ہے اور یہ مقام جلنے کا نہیں بلکہ ڈوبنے اور پانی پر چلنے کا ہے اس صورت میں ہو لطف
نزدیک مخرقا بخائے مجھے احرأق سے بمعنی حیران گردانیدن جیسا کہ منتخب اللغات میں ہے مینا
اور پانی پر چلنا اس طرح کہ قدم تر ہو بلاشبہ حرق حادث یعنی کرامت ہے اور خرق عبادت کے
مشاہدہ سے دیکھنے والوں کو ضرور حیرانی ہوتی ہے پس را سے شاعرین مذکورہ کی نے شک سپر
خطا ہے فافہم ولا تغفل اور ہو سکتا ہے کہ محرق بخائے مجھے و تشدید را محملہ باب تفعیل سے ہو بمعنی
پارہ کردن و نیک دریدن از غیاث و منتخب و درانیدن اصرار معنی اس قطعہ کے یہ ہیں کہ
مشاہدہ کرتا ہوں اس شخص کو جسکے دیکھنے کی آرزو ہی ہو واسطہ و سبب دوسرے کے اسوقت
میرا عجیب حال ہوتا ہے جیسی ہو جاتی ہے جھکوانے خیری اور میں اب از خود رفتہ ہو جاتا ہوں کہ مجھکو
کچھ راہ نہیں سوچتی اور حال میرے معشوق کا یہ ہے کہ پہلے بھڑکا دیتا ہے آتش اشتیاق کو
پھر آب دیدار کے چھینٹے دے دے کر اس آگ کو بجھاتا ہے یہی وجہ ہے جو تو مجھکو کبھی صاحب
خرق حادث و کرامت دیکھتا ہے اور کبھی غریق حوض آفت ترحم سے شمع یہ بات سنکر

کہ باعث اشرف و اطلاع ضمائر و سیر پروردگار بر پشت پانڈین کنایہ کنایہ چل سہ کہ اسویش پافانہ
نظر نہیں آتا خان آذر و قولہ سر دست آہ دست افشا زن کنایہ ترک کرنے سے اذہان درویش کہ
عبارت ہو عارف سے دونوں عالم کو خیال میں نہیں لاتا کیونکہ جو شخص مستغرق دریاے معرفت ہو اسکو
لذات دنیا و آخرت کی کیا پروا عاشق ہر حال میں تابع مرضی معشوق رہتا ہے نہ چسبہ یہ پوچھی
ایک نے یعقوب سے بات پتہ عیان ہو تمہیں سب ارض و سموات ہر شے میں تو مہر سے آسے ہر کون
میں حال یوسف کیوں نہ کھلے اسے نہ کہ اول میر چون برق نہان ہو چمک جاوے تو روشن سب
جان ہو کہ کبھی تا عرش اعلیٰ مجھ پر ظاہر ہو کبھی تا پشت پانڈین سے باہر و فقیر و نکاح ہو تا
ایک ساحل پتہ دو عالم اسکے آگے بھر تو کیا مال پتہ

کیا رہوین حکایت

در جامع بعلکاک کلمہ چند و غلط میگفتیم باجماعی اسیرہ دل مردہ راہ از عالم
صورت بعالم معنی نبروہ دیدیم کہ نفسم در نیکیہ و دانش کرم در ہر ہم تر نشیند
درینج آمد مہر بیت ستوران و آئینہ داری در محکمہ کوران و لیکن در معنی باز
بود و سلسلہ سخن دراز در بیان این آیت و سخن اقرب الیہ میں جبل الورد
سخن بجای رسانیدہ کہ میگفتیم قطعہ دوست نزدیک تر از من
ہیں بہت پوین عجب ترکہ سن از وی دور ہم نہ چہ کنیم ہا کہ توان گفت
کہ او بہ در کنار من و من مجورم پتہ بعلکاک نام ایک شہر کا ہے ملک شام میں کہ قوم الیاس
علیہ السلام وہاں اجل نام بہت کی پرستش کرتے تھے از منتخب توابع و مشفق سے ہر در میان بہار
اور وہاں ایک قلعہ ہر استحکم اور بنا نام سے عجیب و مکانات غریب اس شہر میں بہت ہیں کہ مثل
اسکے دنیا میں نہیں انہرمان و یا قوت جبری ایک تاریخ میں لکھا ہے کہ طول قامت بعل کا پس
گز کا تھا اور شیطان علیہ اللع اس کے پیچھے سے لوگوں کے ساتھ گفتگو کرتا اور حسب اراد اپنے نام
و نوایں آتا چار سو پند و حکمت اس پتخانہ میں دایم پرستش کر لے کہ مامور تھے اور بروایت بعض فقیر
بعل نام ایک عورت حسینہ کا تھا کہ نظیر اپنا نہ کھتی تھی اور قوم اعتقاد اسکی الوہیت پر کر کے اسکی
پرستش کرتی تھی انتہی تو کہ جماعت افسردہ یعنی وہ جماعت پرودت اور عدم تاثیر میں مانندی تھے

کیا جھڑا دل برق سا حق ہو کہ کبھی سب مجھ پر روشن کہ نہان ہو

کھنکھانہ خیابان افسرہ یعنی دل سرد شدہ اور دل سرد اسکو کہتے ہیں جو عشق نہ کھنکھاتا ہوا اشرار فاضل
 دل سرد و تاریک دل عالم صورت عبارت ہو عالم ظاہر اور تعریف عالم کی ہو عالم ماسوی
 یعنی جو کچھ سوار سے ذات خدا کے ہر سب عالم ہر اور صاحب امتیاز کھنکھاتا ہوا تمامی آفریدگان اور جو کچھ
 در میان فلک الافلاک یعنی فلک انجم کے ہوا زخیات عالم معنی کنایہ ہر ذات و صفات سے
 راہ نبردن یعنی راہ نیافتن قولہ راہ از عالم آہ اقول یعنی وہ لوگ بصورت انسان
 بسیرت حیوان صرف دنیا کے طلبکار راہ دین سے بے سرو کار تھے قولہ نفس آہ نفس تیرے
 مراد سخن ہو اور در نگیر دے مارو کہ مؤثر و کارگر نہیں ہوتا یعنی کلام میرا ان کے دل میں بسبب فقدان
 استعداد کے اثر نہیں کرتا از خیابان آتش کبریا فوقانی و آذر بدال حملہ و معجزہ مضمون فارسی شود
 و ضریہ و نار عربی آگ ہندی از نفائس کنایہ گہنی وحدت عشق سے از زبان قولہ آتش گرم آہ
 اقول آتش کنایہ کلام عاشقانہ پروردگار سے کیونکہ آتش خاطر کھنکھاتا ہو مردم عاشق پیشہ اور اس
 شخص سے جو سخنان عاشقانہ پروردگار کے از زبان اور ہر دم تر ہو اس دل سے جسمیں جرات
 سخن کی تاثیر کرے مستور یعنی نہیں بروزن حضور پروردگار پاپ عموماً اور گھوڑا و شتر و خر و حصا
 از زبان چنانچہ فردوسی کہتا ہے بدست ز سہم ستوران درین پس دشت پذیر میں شش شد
 و آسمان گشت بہشت آئینہ دار سر تراش و حجام کو کہتے ہیں از زبان محلیہ بیان شش گشت
 معنی بالفتح اور آخر میں الف مقصورہ بصورت یا اور استعمال فارسی بیای معروف جامی و دیگر
 و مراد از مرید قہر گزیدہ و اسیر از لفظ فہیدہ شود از منتخب کلام از صراح اصل میں ہنوی
 و او اور یا کجا جمع ہوئے اور پہلا سکن تھا و او کو یا کے ساتھ بدلا گیا پس و نون یا کو یا کے ساتھ بدلا گیا اور
 ضمیر نون کو واسطہ مناسبت یا کے گھر کے ساتھ بدلا گیا اور یا کو اول کو واسطہ تخفیف کے حذف کے گھر کو
 فتح کے ساتھ اور یا کو الف کے ساتھ بدلا گیا معنی ہو اور اگر معنی کو اسیم فون کہیں اصل اسکی روز منہل مچھکی یا
 شکر قابل مفتوح یا کو الف کے ساتھ بدلا گیا اس صورت میں لیل کہم ہوئی ہو زخیات باز و کشادہ فارسی مفتوح
 عربی کھلا ہندی سخن عربی یا فارسی ہم ہندی اقرب نزدیک چلے گئے زخیات و دریدہ گردن از توجہ
 او باصطلاح اطباء جس کی بہن ہند کی حرکت ہو بخلاف شمر بان اور وہ جمع از غیات ہو کہ تھیں قریب
 آہ یہ آیت ۱۶ سپارہ سورۃ ق کے اوائل میں اس عبارت سے واقع ہو و قد خلقنا الانسان من سہم

ماوس و سوس بپنفسه و سخن اقرب الیہ میں چل الوریہ تشریف لے گیا بارین جلالت کی جامع
 مسجد میں کلمہ پڑھنے لگا اور غلطی و غلطی کہہ رہا تھا ایک جماعت سر پر جماعت تارکین دل خدا کی راہ
 باریک سے غافل صورت کے انسان سیرت کے عیوان صفت دنیا کے طلبکار رہے وہیں سے
 بے سروکار زیر منبر حاضر تھے دیکھا میں نے کہ صبیح و غدا نصیحت سیری انکے دل پر وہ کہہ کر گئے
 آہن نرم سخت رنگ خورہ تھا جلا نہیں دیتی اور انکے پیش پیر سیری انکے ہر قدم پر تازہ طلب
 مطلق جلا نہیں دیتی ہر جھکنا سیرت تاسف ہوا کہ ماسے رنگ کان ہوئی انکے گناہانہ سعادتمندی
 اور آئینہ شامی کندھوں کی لکیریں آہ کے بیان میں دروازہ مطلب کا کشادہ تھا اور سلسلہ سیرت کا
 دراز حد سے زیادہ تھا جس کا حاصل مدعا یہ ہے کہ میں نے پیر کیا انسان کو اور جاننا ہوں جو کچھ
 انکی خاطر میں گذرنا ہو اور علم سیرت میں کسی کی جبل الوریہ سے سرچشمہ کلام بیان تک
 ہو چکا کہ میں کہتا تھا قطعہ دوست نزدیک بہت ہر دل سے پوچھتا ہوں اس سے جو میں دور رہتا
 کیا کروں کس سے کہوں قیمت کہ وہ گود میں ہوئے میرے اور میں جو رہوں ہوں اس سے کہ
 ایسا سخن بہت و فضائلہ قدح در دست کہ رونہ بر کنار مجلس گذر کہ
 دو دور آخر دوری اثر خیر بزرگ دیگران بواقفت او در خروش آمدن
 و خاندان مجلس در جوش گفتیم سچان التذویران با خبر و حضور و نزدیک
 ملی بھر دور قطعہ فہم سخن جوان نکند مستحیث قوت طبع از تشنگی چو
 نصیحت پیران ارادت پیارے تا پیر نہ ہو و سخن کو سے کہ سے بکشتار
 و سی فارسی شعر علی مدہ ہندی جو چیز فقیہ کہ لائق کھانے اور پینے کے ہوا نہ منتخب یعنی جو خمر کشت
 مستحق اور باطلح الیہ یعنی شربت دوا کا جیسے کہ شراب بنفشہ یعنی شربت بنفشہ از خفاشا
 مستحق فارسی نمود عربی فضائلہ بالقلم و فضائلہ بالفتح دونوں مصدر ہیں باب لہ فی خبر اور
 سبع سبع سے معنی زیادہ ماندہ از صراح فضائلہ بالقلم بہین معنی از منتخب خروش بروزن ہوا
 ہوا و مجہول معنی بانگ و فریاد اگر یاد اور بانگ بے گریہ کو بھی کہتے ہیں از بران تمام نصیحت
 اور ایک نام ہی نام ہے شراب اور گناہ ہر مردم سے تجربہ ہے اور وہ کام جو میرا ہوا ہوا ہوا
 کہ کہ خاندان بنفشہ میں حاضر ہوں اور قول بظرافت کے کہ تمام نام ایک شراب کو بھی اور فقرہ ہوا ہوا

ذکر شراب ہو اس جگہ پر نسبت حاضران کے خاں مناسب جو شش کنایہ از جو شدن و نوش
و ہم بر آمدن از بران جو شدن دیگر و سوزش دل و در ہار عم بلفظ زدن و کردن و گرفتار و بران
و رسیدن و بلند شدن و افتادن و نهادن و ریختن و آمدن و شغل از غیث سبحان اللہ
ساتھ پاکی کے یاد کرنا اللہ تعالیٰ کو اور استعمال اس لفظ کا اکثر مقام استعجاب میں ہر اور لفظ سبحان
اسم مصدر ہے از غیث سبحان اللہ معناه التشرع بعد نصب علی المصدر کا نہ قال ابرہی اللہ من
براءۃ اسپر تنوین نہیں آتی اسوجہ سے کہ اہل عرب کے نزدیک یہ معرفہ اور شبہ تانیث ہے از فرائح
اصل اسکی اسج اللہ سبحاننا تھی فعل کو واسطے تخفیف کے حذف کر کے اسکی جگہ لفظ سبحان کو سا
حذف کرنے الف آخر کے لاکر مضاف کیا اور ماضی اللہ کا فتح ساتھ کسرہ کے بدل گیا قولہ فہم عن آہ
بعض نسخہ میں بجائے لفظ چون کے تاہر اقول یہ بیت بطریق پند و اعطیں کے حق میں ہے
اس بیت کے یہ ہیں کہ سننے والا اگر بات نہ سمجھے اور باوجود اسکے واعظ و خط کرتا جاوے تو وہاں
کہ خود واعظ کو استعداد فہم کی نہیں ہے کیونکہ از جہاد اب وعظ یہ ہے کہ واعظ سامعین کی استعداد
سمجھکر موافق انکی فہم کے وعظ کے فصاحت بیانش گذشت ارادت خواستن بادہ ہکا
روہی باب نصرینصر سے بمعنی چاہنا از منتخب و صراح پیار ضیفہ امر ہو آوردن سے بمعنی لانا
خواہ یاریدن سے بمعنی توانستن قولہ فصحت آہ قال صاحب الخیا بان یعنی پٹائی میدان
ارادت پیار ای ارادت کامل باید کہ مرثہ سخنی بگوید اقول اس بیت میں کہ نصیحت ہو متو غفلت کے
حق میں لفظ پیار بار حملہ آوردن سے کہنے کی صورت میں قبل لفظ وسعت کے لفظ در آورد قبل
لفظ پیار کے لفظ خود را کو مقرر جاننا چاہیے یعنی در وسعت میدان خواہش خود را پیار مطالب
کہ اس متو غفلت خوب دل لگا کر نصیحت واعظ کی سنو تو مرو سخنگو سے یعنی واعظ جو کان تقریر
گو سے مطالب تمہارے ہر حق دل پر بارے یعنی وعظ و نصائح اسکے تمہارے دل نشین ہوا
آئندہ تمہارے کام آوے اور لفظ پیار بزار جہ یاریدن سے بمعنی قصد و ارادہ و آہنگ کر دینے کی
صورت میں معنی یہ ہونگے کہ وسعت میدان شوق کا قصد کرو یعنی بتوجہ خاطر و حضور قلب نصیحت
واعظ کی سنو اس صورت میں حاجت کسی لفظ کے تقدیر کی باقی نہیں رہتی شریح
میں اس سخن کی شراب سے مست و متوالا تھا اور دست قدرت میں لیے نصیحتی تقریر کا پیارا تھا

گز گاہ ایک راگیر نے کنار مجلس سے گز کیا اور کلمات و غط کے دور آخر نے اسکے دل میں اثر کیا ایک ایسا
نعرہ مارا کہ اور لوگ بھی اُس کے ساتھ چلائے اور مجلس کچھ دیر اٹھو کھڑو تا دیکھ کر بلبلانے میں بیٹھ دلیں کیا
سب جان اللہ مجلس کے اختیار راہ عشق کے خرد دار تو مقرب حضور ہوں اور حاضرین مجلس عقل کے
اندھے راہ خدا سے دور ہوں قلعہ سمجھے نہ سامع کے جواراک کو بے اسکو کبھی واعظ عاقل نہ جانا
شوق سے سن تو ہوں قلب پر گنبد سخندان کا لگے بے گسان

بارھویں حکایت

شبہی در میان مگر از بیخوابی پائی رفتیم بماند سر بہ نام و شتر بان را
گفتہ دست از من بردار قطع پائی مسکین پیادہ چند رو و چ
سبیل استوہ شد سختی پناشو و جسم فرہی لانہ پناغری مردہ باشد
از سختی گفت ای برادر حرم در پیش سکت و حرامی درس اگر رفتی برو
و اگر خفتی مردی بیت خوشست زیر مخدیان براہ باوہ خفت پ
شب رچیل ولی ترک جان بیاید گفت پناشتر بان فارسی جمال بافتح
و تشدید میم عزلی مسکین بیانش گذشت تحمل ایضا استوہ بضتین یعنی تکان
و بلول و عاجز و باز ماندہ از موید و سراج و کشت و بران سختی شتر خراسانی کہ بہت فی
و بزرگ ہوتا ہوا از منتخب اشتر سرخ رنگ از نوید منسوب ہوا سخت نصر بادشاہ ظالم
کہ تہ سے عرب کی آٹنی کو عجم کے اونٹ سے جوڑا گیا یا اُس سے جو بونے پیدا ہوئے اونٹ
ہوئے یعنی اسکی نسل سے جو اونٹ ہیں سختی کہلاتے ہیں از لطافت و غیات سختی بقیہ
یا واحد نہ کر اور بختیہ واحد ہونٹ اور بخت بالضم اسکی جمع اور بختی بالفتح جمع الجمع
مگر بختی جمع لفظی ہو اور بخت باعتبار جنس کے جمع معنوی ہو اور بخت نصر کی وجہ تسمیہ
یہ ہے کہ بخت بالضم مخفف ہو بخت کا بمعنی پسرو نصر بتشدید صادمہ نام بہت کا
جب وہ ولد نہ تاپیدا ہوا تو اسکی والدہ نصر کے زیر قدم ڈال کر چلی گئی تو لوگوں نے
اسکا نام بخت نصر رکھا یعنی بتیا نصر کا بخت کثرت استعمال کے تشدید نصر کی ساقط ہوئی
اور غیات و قاموس ایک تاریخ میں دیکھا ہے کہ وہ ملہون حضرت دانیال پیغمبر کے وقت میں

پیدا ہوا اور بیت المقدس کو اسی ملعون نے خراب کیا **مغیلاں** سمر و سمرہ عزلی ببول و
 لیکر منہ ہی اصل میں ام غیلاں تھا ام یعنی مادر اور غیلاں بالکسر جمع ہے غول کی کہ ایک قسم کے
 دیو اور جن ہیں کہ کوہ و صحرا میں رہتے ہیں جس شکل میں چاہیں مشکل ہوں جو کہ درخت مذکور
 صحرائین کہ جاسے بود و باش غولان ہی پیدا ہوتا ہے لہذا ام غیلاں سے موسوم ہوا اور فارسیوں
 نے الف کو حذف کر کے ضمہ اسکا ہم کو دیا از غیث قولہ بیاید گفت یعنی بیاید کہ دیکھو کہ گفتن
 بمعنی کردن بھی آتا ہے ترجمہ ایک رات صحرا کے مکہ معظمہ میں اونٹ سے اتر کر پیادہ
 چلا تھا میں مارے نیند کے پاؤں نہ اٹھتے تھے بے طاقت ہو کر زمین پر لیٹ گیا اور شربان سے
 کہا کہ تو مجھے ماتھا اٹھا قطعہ کہاں تک آدمی چلے پیدل چلتے چلتے جب اونٹ
 تھک جاوے تو موٹے کا جسم جب تک ہو خفیف تو بے کی جان ناک تک آوے
 یہ بات شنکر شربان نے کہا جان برادر حرم آگے ہر حرامی گھات میں پہنچے جلد ہی چل سکے
 توجی بچتا ہر سو دے تو کوس اجل بچتا ہی بیت شب رحیل نہ رستے میں سو تو زیر بول
 ہر جھکو خوف کہیں مار ڈالے جھکو نہ غول

انیرھون حکایت

پارسائی راویدم بر کنار دریا کہ زخم لبتک داشت و بیچ دار و پیر
 مذہب دران رہجو را بود و دسمدم شکر خدا بیتعالی میگفت برسدندش
 کہ شکر چه میکنی گفت شکر آنکہ بمصرتے گرفتارم نہ بمصرتے قطعہ
 اگر مزار بتشتن دید آن یار عزیز تا نگویم کہ دران دم خم جانم باشد
 گویم از بندہ مسکین چه کند صا و رشدا کہ دل آزرده شد از کس غم آنم باشد
 زار ضعیف و خفیف و خوار و خفیف و نالان و گریان و گریہ کردن بسوز از بران قولہ
 اگر مآہ یعنی اگر سن ضعیف و خفیف را بشت را در ہو سکتا ہی کہ یون کہیں اگر جھکو اس تھا
 زار میں قتل کرے قولہ تا نگویم آہ شاعر فاضل نے تا نگوی اور خان آرزو نے تا نگویم
 اختیار کیا ہے اور لکھا ہے کہ لفظ گویم بیت ثانی میں معنا معطوفت ہے تا نگویم بر مولف کے
 نزدیک بھی مختار آرزو کا صحیح معلوم ہوتا ہے اور معنی اس قطعہ کے یہ ہیں کہ اگر جھکو اس حالت

یار میں یار عزیز یعنی خداوند تعالیٰ فنا کرے تو غم جانکدہ کی شکایت ہرگز نہ کروں بلکہ یہ کہوں
 کہ آیا مجھ سے کوئی گناہ تو صادر نہیں ہوا کہ موجب اس کی آرزوگی کا ہو اُس حالت جانکدہ میں
 مجھ سے سوا اس غم کے کوئی غم نہ ہو گا ترجمہ ایک پرہیزگار کو دریا کے کنارے پس
 دیکھا کہ زخم پانگ کا رکھتا تھا اور کسی دوا سے چنگا نہ تھا تب تک اُس آزار میں بیمار تھا
 اور وہ بیدم ضایہ خدے کا شک کر لگا رہا تو گون نے پوچھا تو کس چیز کا شکر کرتا ہے اُس نے کہا شکر
 اس بات کا کہ گرفتار ہوں مصیبت میں نہ مصیبت میں قطعہ گرفتار مجھ کو کرے حق تو شکا
 نہ کروں مجھ کو ہرگز نہ الم ہو ہو گا جان کندن کا پیر کہوں مجھ سے ہوئی ہو جو خطا ہا عیثیٰ
 بخش ہے اسکے سوا غم نہیں جان و تن کا بلی مروان خدای مصیبت را مصیبت
 اختیار کنند نہ پہنی کہ یوسف صدفی دران حالت کہ گفت قال
 رب السجین احب الی قما یدعو ثنی الیمہ یہ آیت سورہ یوسف میں پڑھوین بسیارہ کے
 رکوع نہم میں بعد ثلث کے واقع ہو اُس جگہ جان ذکر و زبان ہر کے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالنے کا
 بجائے لیمہ و تفصیل اس کی باب پنجم کی اسیسویں حکایت لیلیٰ و محزون میں انشاء اللہ تھا
 لکھی جا چکی عبارت ماسبق اس آیت کی یہ ہر وقت راودہ عن نفسه فاستقصر وان لم تفعل
 ما امرہ لیسجدن ولیکو ناس الصاغرین قال رب السجین آہ حاصل مطلب اس قصہ کا یہ
 کہ جب زمان مصر نے ہوز لیا پلٹنے لگا تو تھیں اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے تو زلیخا کہنے لگی
 کہ یہ وہی شخص ہے جس کے عشق کا تم مجھ کو طعنہ دیتی تھیں اور میں نے اُس کو ہر چند جانا پسند
 اپنے تئیں باز رکھا اور جو میری خواہش ہو اگر وہ کریگا تو بے شبہ قید میں پڑیجا اور میر
 ہو گا غرض اس کہنے سے یہ کہ وہ سب حضرت کو سمجھا کر راضی کریں بعضے کہتے ہیں کہ
 معلوم ہوتا ہو کہ جب زلیخا نے اُن سب سے اپنا مطلب ظاہر کیا تو انہیں سے دو عورت
 شیریں سخن چرب زبان مہمداں امر کی ہو کر زلیخا کے محل میں رہیں باقی زمان دست برد
 گریبان صبر و ریدہ اس کشان خون افشان گریبان گریبان اپنے اپنے گھر لیکن قصہ ایک
 اس مہمداں سے سمجھا نے لگی کہ اسی یوسف تو مرد و سعادتمند ہو اور زلیخا تیرے دام عشق میں
 پنداری مقتضائے مروت کہ اُس کو زندان ہجرت سے آزاد کرو اپنے وصل سے دل اس غمیدہ کا

لکھا کہ تو حسیناں جہان میں مثل فرشتہ ہو جیسے آفتاب در میان انجم اور وہ سمن بویون اور
 مابہر بویون میں مثل حور ہو بصورت مہر و بے تکلف تو آفتاب ہو تو وہ ماہ اجتماع نیرین لازم ہو شہنشاہ
 پھر اس سے کیا بہتر کہ وہ عروس ہو اور تو شاہ حضرت نے فرمایا اجتماع نیرین ایک درجہ میں ہو
 صفاق ہو اور اتفاق مواصلت دوستان بالا آخر مقتضی بفرق ہو اس سے بہتر کہ قمر خورشید آواز
 دور رہے والا اسکے نور میں فتور رہے دوسری یون دھکائے لگی کہ لے عزیز زلیخا ماہ دیدار خورشید
 رخسار ہو نامناسب اس سے انکار و استکبار ہو ولی نعمت روزگار کی متابعت میں ہمہ تن
 بسر کر اگر میل فعل اجون پر حرف علت زبان پر لاو گیا اور ایسے عذر و بہانہ کو مضاعف کر دینا تو
 انتقام قہر و غضب سے سالم نہ کر کفیف گنہگار دن اور مقرون زندانیوں کا ہو کہ مفروق مقرون کی
 سزا ہو گیا حضرت نبوی نے جواب دیا کہ شیر بیشہ نبوت شہوت پرستان گفتا صفت کی رو بہ بالا
 فرشتہ نہو جاوے اور بہاے بلند پرواز آشیانہ قرب صمدیت کنجشک سرب کے دام میں نہ آوے
 یہ لکھ حضرت نے مکر زمان سے پناہ مانگ کر جناب ملک غیب دان سے استعانت چاہی اور فرمایا
 رب السجی احب الی مما یدعوننی الیہ والا تصرف عنی کید بن اصب الیسن و اکن من الجاہلین ترجمہ
 واقعی مردان خدا مصیبت اختیار کرتے ہیں معصیت سے انکار کرتے ہیں کیا نہیں دیکھا تو نے
 قرآن میں کہ حضرت یوسف صمد بن علیہ السلام کو جب زنان مصر دام تزویر و معصیت میں پھنسا یا
 جاہلی تھیں تو حضرت نے کیا کہا فرمایا کہ خداوند مجھ کو قید پسند ہو اس بات سے جس طرف مجھ کو
 بلاتی ہیں اور اگر تو دفع نہ کر گیا مجھ سے انکا فریب تو نائل ہو جاؤنگا انکی طرف اور سبقتل ہو جاؤنگا

چودھویں حکایت

درویشی را ضرورتی پیش آمد گلیسی از خانہ یاری بدزدید و نفقہ کرو حاکم فرمود
 و ستمش بہرند صاحب گاہ شفاعت کرد کہ من اور اسجل کروم گفت بشقا
 تو حد شرع فروگذارم گفت راست فرمودی اما ہر کہ از مال وقت چیز
 بدزد و قطعش لازم نیاید کہ الفقیر لاسلک شما ہر چہ درویشان راست
 وقت محتاجان است حاکم دست ازومی بداشت و ملامت کرد ان گرفت
 کہ جہان بر تو تنگ آمدہ بود کہ وزدی نکردی الا از خانہ چین یاری گفت

نہ بنیدہ کہ گفتہ اند خانہ دوستان بروب و در دشمنان کو ب بلیت خون
 فرو مالی تبخیر تن بجز اندر مدہ و دشمنان را پوست بر کن دوستان را بویین
 حکم بیان شد گذشت نفقہ بفتحات اول و ثانی و ثالثہ انچہ بعیاں و اطفال خود کشن و ہند از دار
 و غیاث شفاعت بالفتح درخواست کردن از کشف خواہش نمودن از منتخب و مؤید و مصدر
 بجل کبیر ترین خشیدن جرم و عفو کردن گناہ از لطافت و مدار بمعنی معاف از ہمار عجم جو کہ فارسی
 مار حلی نہیں آئی ظاہر اہیہ لفظ عربی ہی حال آگاہ لغات معتبرہ عربی مثل صراح و قاموس و منتخب وغیرہ
 یہ لفظ نہیں آیا اس سے معلوم ہوا کہ اصل یہیل بفتح اول و کسر ثانی ہوز صیغہ صفت مشبہ رہا ہونی
 ترک کردہ شدہ مرا و گذشتہ شدہ اور مجازاً بمعنی معاف مستعمل یا خود یہیل بالفتح سے کہ مصدر ہی کیا
 فتح بفتح سے بمعنی ترک کردن و گذشتن بمراد کا بتون کی غلطی اور اہل تعلیم و تعلم کی بے التفاتی سے
 بجا سے حلی مشہور ہوا یا فی الاصل یہیل کبیر ترین صیغہ امر کا ہلین بمعنی گذشتن سے ہو کہ بعض محلی
 بمعنی اسم مفعول واقع ہوتا ہی جیسا کہ لفظ گزین کہ صیغہ امر ہی بمعنی اسم مفعول مستعمل بہ تقدیر بہار ہوز
 درست گد کہ یہ بجا حلی بطریق ابدال ہو جیسا کہ حیر و حال آگاہ اصل میں ہوز و مال تھا لیکن اس قسم کا
 ابدال خالی ضعف سے نہیں اور ہو سکتا ہی کہ بجل بفتح تین و تشدید لام بمعنی بجلال شدن اور بار
 ہودہ واسطے ظرفیت یا معیت کے بقاعدہ فارسی ہوا و حل بفتح و تشدید لام مصدر بمعنی حلال شد
 جیسا کہ منتخب میں ہی شرح ضروری نے اسی توجیہ کو اختیار کیا ہی از غیاث حد بالفتح و تشدید دال
 مار نامی ہوز و دنیا گنگار کو تا بار و دیگر گناہ نہ کرے از منتخب و غیاث ششرح بالفتح مصدر ہی باب فتح
 یفتح سے بمعنی راہ روشن اور راہ راست جو حق تعالیٰ نے بندوں کے واسطے پیدا کیا اور حکم کیا از منتخب
 و صراح و وقت جو چیز کہ فی سبیل اللہ چھوڑ دی گئی ہو واسطے مساکین کے اور کسی ملک نہو اور بعض
 بعض مطلق عطای مستعمل مصدر ہی باب ضرب یضرب سے از غیاث و صراح و روب ہمیدہ امر و وقت
 بمعنی جاب روب دادن از مؤید قولہ خانہ دوستان بروب یعنی دوستان کے گھر سے جس قدر حاجت ہو
 بے تکلف لو کہ محب صادق کبھی متعرض نہو گا قولہ در دشمن کو ب یعنی انکے دروازہ پر احتیاج لیکر مت
 ہو مست کنند گناہ یہ بظاہر کر دے اور کسی کا عیب بیان کرنے سے از غیاث اللغات و مصطلحات
 شریعہ کسی درویش کو ایک ضرورت شدید پیش آئی ایک یار کے گھر سے کھجورانی قاضی

خبر سنا اسکو بکڑا اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا درویش نے درخواست کی کہ اسکو چھوڑ دو میں نے اپنی کلی اسپر مباح کی قاضی نے کہا تیری شفاعت سے میں حد شرع کی چھوڑ نہیں سکتا اُس نے کہا آپ نے سچ فرمایا لیکن جو کوئی مال وقف چوراہے اسپر کاٹنا ہاتھ کا لازم نہ آوے کیونکہ فقیر مالک نہیں ہوتا کسی چیز کا جو چھوڑ دیشون کا ہر وقت تھا جوں کا ہر حاکم ہاتھ کاٹنے سے دست بردار ہوا اور اسکو یوں ملامت کرنے لگا کہ کیا جان تجھ پر تنگ آیا تھا جو چوری کی مگر ایسے یار کے گھر سے جیسے تمھارے بچایا ہاتھ کاٹنے کے ضرر سے اُس نے کہا کیا آپ نے نہیں سنا جو عقلا کیلئے ہیں کہ دست کے ٹکڑے صاف کئے پھر چھوڑ دیئے ہاتھ آوے لے اپنے تصرف میں لا اور دشمن کے دروازہ پر التجا نہ لیجا بدیت مفلسی میں عاجزی کرنا بھی ہر نہیں دشمن کا پوست کھینچ اور کوتوں کا پھینکنا

ابن دھوین حکایت

یکی از بادشاہان یارسانی را دید گفتم ہیچیت از مایاومی آید گفت بلی وقتیکہ خدای را فراموش میکنم بدیت ہر سود و و آن کش ز در خویش براندہ و انرا کہ بخواند بدر کس نہ و اندہ قولہ ہیچیت از ناہ یعنی اوقات خاص میں کچھ مجھ کو بھی تو یاد کرتا ہو بلی بفتح بایے موصدہ و کسر لام یہ لفظ موضوع ہر واسطے تصدیق کلام کے اصل میں عربی ہی بفتح لام مگر فارسیوں نے بکسر لام استعمال کیا ہر از غیاض قولہ براندہ فعل مضارع ہر اس میں ضمیر فاعل کی راجع بطرف خدا تعالیٰ قولہ نہ و اندہ یعنی محتاج غیر کا گھر سے حاصل اس سخن کا یہ کہ جب کوئی شخص اہل دنیا کی محبت سے کنارہ کش ہو کر خداوند تعالیٰ کے ساتھ الفت و عشق حاصل رکھے تو وہ کار ساز نہ نیاز اسکو ایسا مستغنی کر دے کہ پھر دوسرے کی طرف احتیاج توجہ و اوقات کی باقی نہ رہے چنانچہ ایک شاعر لکھتا ہے کہ منصور بن عمار ایک مرد موسیٰ دینیم تھا والدہ اسکی چھوڑتی اوقات بسر کرتی ایک فراس ضعیفہ نے دومم منصور کو دے کہ ایک کی روئی دوسرے کی روئی خرید لیا وہ جو گھر سے نکلا تو دیکھا کہ دو شخص دومم کے واسطے باغ و باکشتاشی کر رہے ہیں اس نے بغیر رفع خصوصیت دونوں دومم انکو فی سبیل اللہ دے ڈالے اور والدہ سے آکر خبر دی وہ مومنہ بہت خوش ہوئی اور اسکے حق میں دعا سے خیر و برکت دیکر ایک کلا و دوسوت حوالہ کیا کہ اسکو فروخت کر کے کچھ کھانے کو لے آوے وہ بازار میں گیا تو ایک ماہی فروش کے پاس دو مچھلیاں بڑی مہلی پائی

عوض سوت کے خرید لیں اور اپنے گھر لاکر والدہ کو دین آئیں مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو اس کے صند
سینہ سے ایک گوبر اُبار پایا کہ دو ہزار اشرفی کو بکا اس وقت ایک آواز غیب آئی کہ اسی منصوبہ
اشرفیان عوض میں ایک درم کے ہیں جو تو نے راہ خدا میں دیا دوسرا درم تیری آخرت میں کام آوگا
تو جب ایک بادشاہ نے کسی پارسا کو دیکھا پوچھا کہ اوقات خاص میں کبھی جھکو بھی تو یاد رکھا
آئیں کہا کبھی تیری یاد دل میں نہیں پاتا ہوں اُن نے گرا اس وقت کہ خدا کو بھول جاتا ہوں بیست
جھکاتا پھر سے چرخ مباح جسکو بھولا دے وہ جسکو بلا دے وہ بھلا کیوں کہیں جاوے ؟

سولہویں حکایت

یکی از صالحان خواب دید بادشاہی را در بہشت و پارسائی را در دوزخ رسید
کہ موجب درجات این بہشت و سبب درجات آن جہ کہ ہر دم خلاف آن
می بنداشتند تا آمد کہ آن بادشاہ بہجت درویشان در بہشت نشست
و این پارسا بتقریب بادشاہان در دوزخ قطعہ وقت بچہ کار آید و تشبیح مرقع
خود را ز تلہائی کہ تہیدہ بری دارہ حاجت بکلاہ برگی داشتند نشست
در پیش جہشت باش و کلاہ تشری دارہ درجات و درجات جمع ہی در جہ
در کہ کی النار درجات و الجہہ درجات یعنی طبقات دوزخ کو درجات کہتے ہیں اور منازل بہشت
در جہات از صراح قولہ ان بادشاہ آہ یہ کلام مطابق اس حدیث کے ہے کہ لغیر الامیر علی باب الفقیہ
فی الفقیہ علی باب الامیر عاصی مطلب اس خبر کا اظہار یہ ہے کہ خوشحال اس امیر کے جو
دنیا سے فانی کر دیا گیا تھا ان کے ہاں فقر کے دروازہ پر جاوے اور انکی مصاحبت کرے
قیامت کے دن اسکی جگہ بہشت میں ہوگی اور بُرا حال اس فقیر کا جو رزاق حقیقی کو بھوک
رزاق مجازی یعنی امرار کے دروازہ پر چسبیک مانگے بروز محشر اسکی جگہ جہنم میں ہوگی واقعی
کہ بادشاہ کی محاورت میں خوف بادشاہ اصلاً ملا تھا خدا کا خوف باقی نہیں رہتا اور
ملاوہ بالایمان ہوتا ہے پس ہر گاہ ایمان نہ آتا اس کے تہی ہونے میں کیا شبہ ہوگا
یعنی یہ حال اللہ گفتن اگر اس جگہ بظہر مناسبت دل و مرقع کے مراد سبجہ ہی قولہ کلاہ برگی
فاضل مشرقی شرح عزلی سے نقل کرتا ہے کہ برگی بفتح تین بار موصدہ دربار مہملہ و کسر کاف تازی

سمجھ حاجت نام لینے کی نہیں جیسے یقین کہ معنی مرگ مستعمل ہے از غیاث خرامان فارسی
 سنیہ عربی بازار و کبر و نڈہ از مویہ قولہ نہ باشد آہ قال آرزو یہ بیت چاہیے کہ اس سلوک
 ہو نہ باشد سوارم نہ چو خربزیر بارم نہ خلیفہ رعیت نہ غلام شہر بارم کیونکہ اس صورت میں
 بے شکلف موزون ہوتی ہے اور عامہ نسخہ میں مصرعہ اول میں نہ چو شتر زیر بارم اور مصرع ثانی میں
 نہ خداوند رعیت واقع اس صورت میں لفظ شتر کو ساکن الاوسط اور لفظ خداوند بحذف پڑھنا
 چاہیے تاکہ وزن درست ہو قال صاحب خیابان وزن اس بیت کا چار فعلات سے ہے
 قال صاحب شکرستان یہ نظم نہیں بلکہ نثر ہے موزونیت اسکی اتفاقی ہے چنانچہ بعض احادیث
 موزون ہو گئے ہیں انتہی اقوالہ و انا اقول خان آرزو نے جو اس بیت کو ناموزون سمجھا اگر
 شیخ کے قول میں بغرض موزونیت کے اصلاح دی غلط فہمی انکی ہے فی الحقیقت یہ بحر مل شمن
 صدر وابتدا محزون و حشو بعضی سالم و بعضی مخبون و عروض و ضرب سالم ہے چنانچہ صاحب
 غیاث اسی قطعہ کو سندا لایا ہے تطبیح اس قطعہ کی واسطے تو ضعیف کے کہی جاتی ہے قطعہ
 نہ باشد بر سوارم نہ چو شتر زیر بارم نہ خداوند رعیت نہ غلام شہر بارم ہے
 فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
 غم موجو دوریشانی بعد و سن دارم نفسی می زخم آسمو و ہو عمری بسر آرم ہے
 فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلاتن
 اور صاحب خیابان نے جو اس بیت کے وزن چار بار فعلات فعلات سے لکھے کمال
 حیرت ہے چار فعلات سے اس بیت کو کچھ علاقہ نہیں اور زیادہ تر تعجب ہے صاحب شکرستان
 کہ باستدلال بعض آیات و احادیث اسکو نثر لکھتا ہے کیونکہ آیات اور احادیث میں
 موزون ایک مصرع کا البتہ اتفاقیہ ہے نہ یہ کہ چار چار مصرع برابر موزون ہو جاویں اور ظاہر
 کہ ہر گاہ جو اس قطعہ کی درست ہے تو موزون ہو جانا اسکا اتفاقیہ محض زیادتی ہے والا جتنے قصائد
 و غزلیات تصنیف ہوئے ہیں سبکو نثر کہہ سکتے ہیں قولہ بر سوارم اس جگہ لفظ بر زائد ہے
 ترجمہ ایک پیادہ سر و پا برہنہ مفلس حد سے زیادہ حجاز کے قافلہ کے ساتھ کوفہ سے
 نکلا اور ہمارے ہمراہ ہوا میں نے دیکھا کہ وہ اپنے پاس کچھ نہ رکھتا تھا خوش و محفوظ چلا

اور یہ کہتا تھا قطعہ نہ ہوں مثل اونٹ بوجھل نہ شتر سوار ہوں میں نہ غلام بادشاہ ہوں
 نہ تو شہر یار ہوں میں نہ بچہ ہوں نقد کا غسہ نہ ہو فلسی کی پروا ہر طرح چین سے گئے ہوں
 کسی پر نہ بار ہوں میں نہ شتر سوار ہی گفتش اسی درویش گچا میر و کے
 برگر و کہ بستی میری نشیند و قدم در پیایان نہاد و بر پشت چوں
 بنجلہ بنی محمود بر سیدیم تو نگرا اجل وار سیدہ و مرد و درویش
 بیا لیش آمد و گفت تا بستی خردیم و تو بستی مروی بدیت خصی
 بہ شب بر سر بیمار گریست چوں روز شد او بگرد و بیمار بگریست
 قطعہ اسی بسا اسب تیز و کہ سہا نیز کہ خرناب جان بختلہا نیز
 بسکہ در خاک تندرستان راہ و دشمن کردیم و زخم خورد و زخم خورد
 شکار ایک درخت خرا از صراح شکار بستی محمود و نام ایک موضع کا در بیان کہ وہاں
 از صراح باغ خرا از بران چند درخت خرا از نمودند لفظاً نہ بستی ایک شتر سوار
 اس سے کہا اے درویش کہاں جاتا ہو پھر جانیں تو بستی سے مرگیا کچھ نہ سنا قدم
 پیایان میں رکھا بر ملا اور بے اندیشہ چلا جب شکار بنی محمود کے پاس قافلہ ہو خاٹا
 تو گشت سوار کی اجل آپہنچی اور مر گیا درویش نے اس کے سر ہانے آگے کہا مع ہم نہ بستی میں
 مر گیا تو بستی پر بدیت رات بھر اک سر بیمار پر روتا تھا کھڑا چہجہ وہ مر گیا بیمار و میں
 اس کو بیٹھا قطعہ تھک گئے کہنے باد پا دیکھئے ہر گز سے لنگر سے مقام ہو چپٹا
 خاک میں مل گئے بھلے چنگ ہر زخم خوردہ ہیں بدتون جیتے

اسٹھاروین حکایت

حاجی را بادشاہ سے طلب کرو اندیشید کہ وار و سے بجوم
 تا ضعیف شوم مگر اعتقاد در حق من زیادہ کند آوردہ اند کہ و اگر
 قاتل بود بخورد و ببرد قطعہ آنکہ چوں پستہ ویش ہم
 مغرور ہو پست بر پست بود و بچو پیاز نہ پار پیان رو
 در خلوق نہ پست بر قبیلہ سے کنند ساز پست

حور بند و خدای خویش از بند باید کہ بخیر خدا از بند پیوستہ فارسی نشی بضم
 و فتح تا عربی مغر فارسی لب و مخ عربی گودا ہندی بسیار فارسی بصل عربی قولہ دیدیش این جگہ
 دیدن یعنی دیکھا بچشم سوزمین بلکہ بچشم دل مقصود کہ مراد اُس سے جاننا ہو رومی بانش
 گذشت قولہ پارسیان روسے در مخلوق ہ کنا یہ ہر پارسیان ریاکار سے قولہ آنکہ چون پستہ
 اقول حاصل مطلب اس قطعہ کا یہ ہر کس عابد کو تو نے جو مثل پستہ سیر مغر اور عابد خالص سمجھا
 وہ در حقیقت پستہ ہے مغر مثل میان کہ نہ پستہ پست تھا مطلق اس میں مغر نہ تھا یعنی عابد خدا
 نہ تھا اور جن پارسیان کا روسے دل مخلوق میں ہوا اور خلائی کہہ کھانی کے واسطے انہما ریاکار
 بغرض جلب منفعت کے رو قبیلہ نماز پڑھتے ہیں در حقیقت خدا سے منحرف ہیں اور گویا پستہ بقبیلہ
 نماز پڑھتے ہیں اور کیفیت نماز کی جس طرح پرچا پیہ انشاء اللہ تعالیٰ باب ہفتم کی تیسویں حکایت
 جدالی سعدی کے اوایل میں لکھی جاگئی ترجمہ ایک عابد کو کسی بادشاہ نے پکارا وہ
 کوتاہ اندیش ہوا کہ ایسی دو اکھاؤں کہ شست و ما تو ان ہو جاؤں تا بادشاہ میری زہد و عبادت
 کی رستی میں یقین کامل کرے اُس ناقص العقل کہ جسے خرقہ پوش ہکار کی یہ فکر باطل تھی
 کہتے ہیں وہ دھوکے میں وہ دو اکھائی جو مثل سم قائل تھی کھائیٹھے آنکھیں بند کر ایک دم بھڑو برقیہ میں
 پھر ملک وجود کو پہنچ و پوچ اور نا بود سمجھ بادشاہ کی ملاقات پر اصلاً تو نے کی جیسے پیر میں ملک
 کشادہ سبیل گشتی چادر البیٹ سیدھی ملک عدم کی راہ لی قطعہ سمجھا پستہ سا جسکو باطل
 مغر نہ پستہ پست تھا وہ مثل پیاز پستہ منور جب کادل پہنچا تو سے بے شرقی ہو گیا پڑھتے ہیں نہ نماز
 پستہ خالق کو جو دل سے اپنے تئیں اس کے سوا غیر کو نہ جانتے

انیسویں حکایت

کاروانے را در زمین پوتان بزدند و خمیت بقیاس و دمازگان
 گرہ و زاری بسیار کردند و خدا و رسول را شفیع اور دنا دیند
 پستہ جو پستہ و زشتہ و زور و تیرہ روان چہ غم دار و زگرہ کاروان
 عثمان حکیم در آن کاروان بود یک گفتش کلمہ چند از حکمت و
 مواعظت با اینان بگوئی باشد کہ برخی از مال نادست بدازند

دریغ باشد که چندین نعمت ضائع گردد گفت دریغ باشد کل حکمت
 با ایشان گفتن قطعه آهنی را که مورمانه بخورد و نتوان بر دوز و صیقل زدنگ
 با سید دل چه سود گفتن عظمه نر و شیخ آهنی در سنگ بقطعه بر دوزگار
 سلامت شستگان در باب و کعبه جبر خاطر مسلمین ملاکر و اندر چه سائل از تو
 بزاری طلب کند چیزی بپزیده و گرنه سنگ بزرگ بپزند کاروان فارسی
 ستاره و قافله عربی قوله زنده یعنی قطاع الطریق زنده از زون سواره معنی معروف یعنی
 غارت کردن بھی آیه از عیادت پناخه قطاع الطریق کو اسی جہت سے راہزن کہتے ہیں ^{شخص}
 بیان گذشت فائدہ انچه از دانش مال گرفته داده شود از منتخب پیر و زو فیروز غازی
 غالب و منظر عربی از زبان برخی بیان گذشت قوله دست بدارند دست داشتن
 کنایہ ہر چہ بزرگ و سستہ سے مورمانہ و مورمانہ و مور و مور و زنگ فارسی صد و ہزار ہزار ہزار
 از تاج اللغات جبر شکستہ کو باندھنا اور کسی کو نوشمال کرنا از منتخب ^{شخص} ہر ایک فائدہ
 سزین یونان میں از نون سے لوٹا مال و اسباب بچسپا لیکن کہ ایک تنگنا چھوٹا سوداگر
 نے بہت سی گریہ و زاری کی خدا و رسول کی دہائی دی کچھ فائدہ نہ بخشا پلٹت جو ہو چور غالب
 بڑا ہی سستہ کوئی روئے سرہ پیٹ کیا اسکو غم و لغزان حکیم بھی اُس قافلہ میں تھا ایک شخص نے اُس
 بزرگ سے التماس کیا کہ چند کلے حکمت و نصیحت کے تو بھی دیجئے کہ شاید تھوڑا سا مال ہم لوگوں کا
 خدا ترسی کے چھوڑ دین افسوس آتا ہے کہ اتنا مال مفت ہاتھ سے ضائع جاتا ہے فرمایا کہ رایگان
 آئیے کلے حکمت کہنا بہتر ہے چپ رہنا قلم و کلمہ مور چالو ہے کو جو کھا جاوے نہ ہو صیقل ہے
 صاف اسکا جگہ سنگ دل سے عبت ہو کنا و عظمہ شیخ آہن کرے نہ سنگ میں گھر
 قطعہ تو لگے میں فقیروں کے ساتھ کر تو سلوک بکھیر دیوے ہر صدقہ ہزار آفت کو جو
 مانگے زاری سے سائل تو بے تامل دے دے و گرنہ زور سے لے چھین طالم بد خو

بسیوسن حکایت

چند انکہ مرا شیخ اجل ابو الفرج بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بزرگ سماع
 فرمودی و بخلوت و عزلت اشارت کردی عنقوان شبایم غالبی

و ہوا و ہوس طالب ناچار بخلاف رای مری قدمی چند رفتی و از سماع و مینا
 خطی برگرفتہ و چون نصیحت شیخ یا و آمدی گفتی بدیت قاضی اربابان نشیند
 بر فشانہ دست را بہ محتسب گشت خورد معذور وار دست را بہ ابو الفرج
 گشت ہر شیخ مرحوم کے استاد کی مدرس مدرسہ نظامیہ و محدث صاحب رسالہ تلخیص
 رد میں فرقہ صوفیہ کے خان آرزو قدیم بختین پیش پا از صراح پاسے و پیش پاسے دی
 و از نافہ از نوید فاصلہ میان دو قدم از غیاث چند بمعنی شمار غیر معین از نوید و بر مان قولہ
 قدمی چند اقول اس عبارت سے مراد تھوڑی دور ہو سماع سنناراک کا از غیاث اللغات
 دست افشانہ کن کنایہ ہر ناپے سے از بر مان محتسب بیانش گذشت ترجمہ
 جتنا کہ شیخ بزرگ ابو الفرج جوڑی رحمتہ اللہ علیہ واسطے ترک مجلس غنا کے فرماتے اور واسطے تنہائی
 و گوشہ نشینی کے سمجھاتے اتنا ہی جوش آغاز جوانی مجھ پر غالب ہوتا اور نفس مارہ راگ
 رنگ کی لذت کا طالب ہوتا چار و ناچار خلاف رائے استاد علامہ روزگار کنتی ہی دو مجلس
 غنا کی خبر پاتا دڑا جاتا گانے سوانے اور یگانے و بیگانے کی صحبت سے مزہ اٹھاتا اور جب
 نصیحت استاد کی یاد آتی تو یہ زبان پر لاتا بدیت بیٹھے بان قاضی تراٹھکنا چے آپہمی
 جھوٹا بہ محتسب میکش پیر سے بیخانون میں خود گھومتا تا شبی جمعہ بیچیم
 و در ان میان مطربے و یدم بیت گوئی رنگ جان میکسلد زخمہ
 تاہم از شش ناخوشتر از آوازہ ہر گدرا و از شش گاہی انگشت چہ لہان
 از و در گوشش و کسی بر لب کہ خاموش ہر شعر نہاج الی صوت الاغابی طیب
 و انیت معن ان سکت نطیب بدیت نہ بیند کسی و سماعش خوشی
 مگر وقت رفتن کہ دم و کشتی متشوی چون با و از آمد آن بر لب سراسے
 کہ خدارا کہستم از ہر خدائے ہر پیغم در گوش کن تا نشنوم ہر یا درم بکشی
 تا بیرون روم ہر گ جان فارسی شیران عربی ہر گ جنہ کو کہتے ہیں عموماً اور وہ
 رنگ جو ہشت اندام کے نیچے متعلق بدل ہر خصوصاً وہ رنگ اگر خدا خواستہ کٹ جاوے تو آدمی
 ہرگز نہ نیچے گسلد بیانش گذشت ترجمہ فارسی مضرب عربی جوہ ہندی جس سے بر لب او

تنبورہ و ستار وغیرہ بجاتے ہیں از مؤید و خیانت ناساز ہے اصول و خارج از منتخب و بد و فسخ از ہر بنا
 آوازہ شور و غل اور نام کی نغمہ کا بھی ہے جسکے شش آوازہ کہتے ہیں تفصیل چھٹوں نغمہ کی یہ ہر
 سلیک و شہناز و بانیہ و لوروز و کر و آئنا و گشت از بریان نہاج صیفہ واحد ذکر فاعل و فعل
 مضارع مجہول باب افعال سے مادہ اسکا بھیج و ہجوان ہر بھیج ہر انگشت و ہر انگشتہ سندان
 لازمی و متعدی دونوں آیا ہر از صلح الی تشدید یا ہے متکلم بمعنی ہوسے من جھوٹ آواز
 انسانی بالفتح جمع ہر اغنیہ بضم اول و تشدید یا ہے تختانی کی بمعنی سر و دینی گانا از صلح و شل
 وامانی و ضخیمہ و اضحیٰ اور اغنیہ اس ساز کہ کہتے ہیں جو تھو سے بے نغمہ دم کے بجاوین مثل تنجک
 و رباب وغیرہ اور فرما اسکو کہتے ہیں جو نغمہ دم سے بجاوین مثل فرود موسیقار از نور الکتب از ہر اسی
 طیب بالکسر بمعنی خوشی و پاکی از مؤید جو ہے خوش و خوش طبعی از غیث و منتخب و شہت
 معن بتوین نون مشد و اصل میں ہر بھیج شہا صیفہ اسم فاعل ہر بھیج گانے والی سلیک
 صیفہ واحد ذکر حاضر معروف بمعنی ناموش رہے تو قلیل طیب صیفہ واحد ذکر حاضر مضارع
 بمعنی خوش بار شد قولہ نہاج آہ قال صاحب النجایان نہاج بصیفہ متکلم مع الغیر مضارع مجہول
 ہر ہجوان سے اور طیب صیفہ متکلم مع الغیر مضارع معروف ہر طاب بطیب سے بمعنی خوش
 بشوم خلاصہ معنی یہ کہ برا لکھتہ ہوتا ہوں میں طرف آواز سازوں کے بسبب اسکی خوش آواز
 کہ اور تو ایسا سطر ہے کہ جب چپ ہوتا ہو تو میں خوش ہوتا ہوں اور بعضہ شارحوں نے نہاج
 بصیفہ مضارع فاعل مجہول لیا ہر حال انکہ مفعول مالم یسم فاعلہ اسکا پیدا نہیں پس محتاج
 تاویل کا ہوتا ہوں اقول اس شعر میں لفظ طیب بالکسر بار موصدہ مجروری کا جاننے کی صورت
 میں البتہ مفعول مالم یسم فاعلہ مفقود ہوتا ہے بخیر تاویل کے معنی درست نہیں ہو سکتے لیکن
 اگر لفظ الی کو تشدید یا ہے متکلم پڑھیں تو وہی یا متکلم مجروری کی ہوگی اور لفظ طیب الی
 بضم بار موصدہ مضاف ساتھ مضاف الیہ کے مفعول مالم یسم فاعلہ نہاج کا ہوگا اس
 صورت میں حاجت تاویل کی باقی نہیں اور طیب کو متکلم مع الغیر طاب بطیب سے لیا ہر و ص
 مصرع اول میں لفظ الی تشدید یا تختانی ہو تو چاہیے کہ مصرع ثانی میں لفظ طیب کے بھی تشدید
 یا تختانی باب تفعیل سے پڑھیں تاکہ وزن میں خلل نہ آوے اور طیب دیاے تختانی بمعنی خوش کر دے

تشریف اللغات میں آیا ہی مولف کے نزدیک ہی صورت درست معلوم ہوتی ہو اور لفظ الی سے مراد
 الی قلبی ہو اور لفظ صوت میں تار تانیث نہ سمجھنا چاہیے کہ بیاج کی تکریر میں خلل پیدا ہو چنانچہ یہ مسلسل
 انتشار صوتی فی الناس صراح میں موجود والا انتشار شرت ہوتا حتیٰ اس شعر کے یہ ہیں کہ کچھ جاتی ہو طرف ہر
 قلب کے صدا باجون کی بسبب خوش آہنگی کے اور یہ غنی تو ایسا یاد آواز ہو کہ اگر چہ ہونو خوش کرے میرے
 یعنی ان کی آواز مسازو لگو جاتی ہی تیرے آہنگ بے انداز دہوش میرا ز سے جان جاتی ہو میرا
 نام ایک ساز کا ہی مثل طنبور کا سہ ریزہ شہید سینہ بظاہر دستہ کوتاہ انبرہ ان در شہیدی
 وغیرت کہ خدا صاحب خانہ از برہان تریق و زروق و زروق خبری جمود و زلیان بروزان
 و سیاب فارسی پارہ ہندی معدن زروق و نقرہ سے حاصل ہوتا ہو از نوید و برہان و صراح و منتخب
 کان میں ڈالنا صورت صریح و سکتہ و اختلاط عقل جو تدبیر اسکے دفع کی یہ ہے کہ ایک پائوں سے
 کھڑا ہو کر جیت کرے اور روغن گرم کان میں چکاوے اور کندش سے چھینکے اگر ان تدبیروں
 دفع نہ تو سلائی رائے کی کان میں ڈال کر پھر اسے تاکہ سیاب او سین لپٹ کر باہر آوے
 از طب یوسفی و کفایہ منصوری اقول ظاہر کہ صریح و سکتہ و اختلاط عقل کی حالت میں ادبی
 کیونکر سن سکتا ہو ترجمہ آخر کار ایک رات کسی مجلس میں بخت رسائی تائید سے میں ہو چکا
 وہاں دیکھا کہ ایک مطرب گارہا ہو اسکے اوصاف کیا کہوں شیطان کے کان ہرے بیت
 یاں کٹی جاتی رگ جان جب بجا تا ساز تھانہ گریہ مرگ پدر سے بھی وہ بآواز تھانہ اہل مجلس بھی
 انگشت در گوش کبھی لب پر کہ خاموش بیت سننے باجون کی صدا روح کو راحت ہو
 یہ تو ساکت ہو تو دلو کو بڑی فرحت ہو وہ بیت ترے گانے سے کوئی خوش ہوئے کم
 مگر وقت جانے کے جب کھینچے دم ہن مشنوی جب لگا وہ گانے یہ میں نے کہا اہل خانہ
 کہ از بر خدا یا تو پارہ کان میں بھر دے مرے یا میں گھر جاؤں تو در کو کھول دو فی الجملہ
 یاس خاطر یاران را موافقت کروم و شبی بچندین مجاہدہ بروز آوروں
 قطعہ موفون بانگ بے ہنگام برواشت پڑتے اند کہ چند از شب شہید
 و رازی شب از ہر گان من پرس کہ یکدم خواب در چشم نگشت نیست
 یاد اوان بچم تبرک دستاری از سر و دیناری از کمر کشادہم و پیش مغنی بہار

بہار از کھرکان میں پارہ مرید

باب دوم در کتب و بی سار گشتن یاران ارادت من در حق و بی بر خفاست
 و در کنارش گرفتار و بی سار گشتن یاران ارادت من در حق و بی بر خفاست
 عادت دیدند و بر گشتن عقل من چل کردند و نهفته بخندیدند یکی از ایشان
 زبان تفرقش و از کرد و بلاست کردن آثار که این سر که من مناسب حال
 کردی خرقه ششایچ بچنین مطلبی دادی که همه عمرش ورمی بر گشتن فیوضه
 و قراضه در دفن مشنوسه مطربی و در ازین تجربه ساری و کسب بارش
 ندید و یک جای پو راست چون بافتش از دهن بر خفاست و خلق را موی
 پس بدن بر خفاست و مرغ ایوان در بواله پیرید و مغز پائین و خلق خندید پیرید
 و چای پیرید و مشقت از غیبت کسی کام بین که شمشیر گزنا از کشف من در باب مفاصل است
 مادم اسکا جلد بالفتح و بالجمع یعنی توانائی و کوشش از صریح قوله مؤذن آه اقول لفظه هشام است
 مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح کوئی شخص اپنی بعد نماز مغرب شور ہے اور مثلاً پچھلے پہر اشک بغیر دریا
 اس بات کے کہ کتنی رات گزری اذکار عشاقی کے اور مصطلح اذان صبح سمجھ کر بوقت نماز پڑھ لیں
 اور بعد دریافت کہ بغیرہ خاطر ہو یا اور یہ صریح وہ مطلب ہے قاصدہ و آئین تمام بات بیوقت کی
 راگنیاں گار مجلس کے سب کو چک و بزرگ برادری دیس اور مقامات دور و دیر عراقی و حجازی
 و صفائی و خراسانی و یورپی و نیپالی و ہندو پالی کو بد خط کرتا رہا وہ رات مثل شب باقم الہی ہمار
 ہو گئی کہ ایک دم بہر از سال گذرنا تھا تبرک مبارک شمعوں از منتخب برکت گزشتی از مودت
 برکت و شستن و مبارک گزشتی از کفر گاہے یعنی تبرک آمد درین صورت مصدر یعنی اسلمت قبول باشد
 از غیبت قوله حکم تبرک یعنی دستار میں نے اسکو یہ کہے دی کہ یہ تبرک ایک بزرگ کا ہوا از خالی
 اقول جب تبرک یعنی مبارک گزشتی و شمعوں پر توداویل کرنا کیا ضرور ہے یعنی کہ سبک میں
 کہ میں نے اسکا گانا اپنے حق میں مبارک سمجھا و دستار دینا بطریق انعام کے دیے چنانچہ
 فقرات آئندہ سے واضح ہوگا خرقہ بالکسر بارہ جامہ و جامہ کہ از پارٹے جامہ دوختہ شدہ یا
 خرقہ دورا شان و کیش و توانائی را بسوزد در توانائی از دوی تاکی و تا خواہی شد و اگر کشف
 یا آنکہ خرق یعنی چاک شدن و پارہ شدن است و چون جامہ فقر اکثر از پیش گویان چاک باشد
 اندا خرقہ میگفتند باشند از غیبت قبا سے پوشیدہ فی و مطلبی پارچہ اور جامہ مطاع میں چھوٹا

در گستان از زبان خرقہ و جبهہ و مرقع عربی رند و سیخی و هزار سیخی فارسی گدڑی ہندی از لفظ انس
یعنی وہ جامہ حسین مگر سے مختلف الاوان پیوند کریں اور یہ لباس مخصوص فقیرانہ کا ہے مشائخ
و شیوخ و اشیاخ و شیخہ کبیر شین مجربہ و فتح تھانی و شیخان و شیخہ بفتح سیم و سکون شین و شیوخ خارج ہر
شیخ کی از صراح یعنی پیرو خواجہ اور صاحب منتخب لکھتا ہے کہ شیخ کی جمع شیخہ ہے اور شاخ جمع ہے اور
صاحب قاموس لکھتا ہے کہ شاخ جمع شیخ کی ہے اور صاحب کشف لکھتا ہے کہ شیخ با صطلوح سالک
انسان کامل کو کہتے ہیں کہ شریعت و طریقت اور حقیقت میں رہا ہو قولہ خرقہ کس شاخ قال
الشراح الفاضل اطلاق مشائخ کا ایک شخص پر صرف عام میں واقع ہوا ہے جیسے نظام الدین اولیا
اور جو کہ حضرت شیخ نے ایک شخص کے قول کو نقل کیا لہذا وہی عبارت جو اسی کے زبان سے ہو سکتی ہے بیان کی
اقول جو کہ فرقہ فقرا میں دستور ہے کہ بعض مریدان صادق العقیدت کو ملبوس خاص مثل تاج یا دستار یا
وغیرہ عنایت کرتے ہیں اور وہ جامہ واسطہ بواسطہ ایک کے ہاتھ سے دوسرے کو پہنچاتا ہے اس فطر سے لفظ مشائخ
کہا اور اطلاق لفظ مشائخ کا ایک شخص پر ہرگز درست نہیں اور تمثیل نظام الدین اولیا کی با ظہار عرفہ عام
قابل اعتبار نہیں کیونکہ غالباً فی الاصل لقب شاہ نظام الدین کا قطب الاولیاء ہو بسبب کثرت
استعمال کے لفظ قطب بنا قہ ہو گیا ہو قرآن مجید میں نہ کہ سیم از منتخب وقت و عمر کل عربی دائر
فارسی وقت ہندی از لفظ انس مطرب و منشی عربی دنیا گرد و زار شکر و سرود گوئی فارسی گویا ہند
از لفظ انس قولہ مطرب آہ لفظ مطرب میں یا سے تو معنی ہے یعنی چہن مطرب اور درازین جہتہ سر
جملہ مقررہ ہے اور جملہ مقررہ اسکو کہتے ہیں کہ در میان دو جملہ کے واقع ہو کہ چندان فائدہ معتبر نہ لکھتا
یعنی اگر اسکو نکال دالیں تو معنی میں خلل پیدا نہ ہو اور کس وجہ سے شکر آہ صفت ہے مطرب کی اور درازین
جہتہ سر ہی کلمہ استفادہ ہے یعنی اس کی پناہ ایسے موزی کا گذر اس جگہ ہو وہ دور رہے تو بہتر ہے
قولہ مرغ ایوان آہ اقول مرغ ایوان کنایہ ہے طائروں کی قصور سے کہ اکثر مردم شائقین درو یوار
اور چہت میں نقش تصویر کے ہوتے ہیں اور یہ شعر اس مطرب کی مذمت میں بطریق مبالغہ کے
واقع ہوا یعنی وہ مطرب اس طرح کا کہ یہ صورت تھا کہ اسکی آواز مکر وہ وحشت انگیز سے مرغ ایوان بھی
اڑ گئے جیسا کہ طالع کلیم کے اس شعر میں مرغ معشوق کی بطریق مبالغہ واقع ہے ہن بویا کند
کلمہ ہی تصویر نہالی را پناہ پیدا رسازد خفتگان نقشش قالی را بر چہہ معطر کرے وہ کلمہ تصویر نہالی

جگاد سے کھوکھوں سے گفتگو کا نقشہ قالی کو بہ راست نام ہے ایک مقام کا منجملہ بارہ مقام کے
 مغز تیروں کنایہ سے زیادہ بکینے اور دوسروں سے از زبان شرمسار قصہ مختصر یاروں کی
 خاطر سے وہ ہمارے رات آخر شہاری میں کالی آنکھیں بچھڑا گئیں سخت خوابیدہ کو کس کس شہر تو
 جگایا تب اُس نے دامن شکین شب کا اٹھا کر گریبان صبح سے ملایا ~~قصہ~~ موزوں نے اذان کی
 کیا ہی بوقت بخیر اسکو ہوئی اطلاق نہ شب کی بہ درازی اُسکی میری آنکھ سے پوچھو پلک بیلاری ہوئی
 اکرم نہ جھپکی پہنچ کو نظر اس کے کہ اس طرف کا گانا میرے حق میں مبارک ہو کہ میں نے پہلے نفس میں
 جانے سے تو یہ کہ اس سے اُتار کر دستار اور کمر سے کھٹک کر دینا رخصتی کے آگے رکھا اور اُسکو گلے سے لگا
 شکر اس کے احسان کا کیا یاروں نے اُس کے حق میں میری ارادت جہ خلافِ عادت دیکھی میری کوتاہی
 راہ پر پہنچ لیا نہ لگے اور دہائی منہ پر کھٹکے مسکرانے لگے انہیں سے ایک نے زبان چاٹنے کی دراز کی
 اور قصاب و سوائی آغا کی کہ یہ حرکت تو نہ نامناسب نہ انداز کی خرقہ بزرگوں کا ایسے خرم شخص کو دیا
 جسے کیفیت بچائی کبھی روزہ و نماز کی دینار کو اُسکو دیا نہ آئے درہم جیکے کف میں نہ ہمارے درہم و زکا
 وف میں مشہور ہی ایسا مطرب ہو دور اس گھر سے دیکھا اک جاوہر بارہ کسینہ بہ راست
 جو اس کے خلق سے اٹھا خلق کا روز گنا ہو سکر اندلیہ دیوار ڈر کے آڑ بھاگا جیسے ایلادی پھلا
 خلق اپنا کف سے معلوم اتنیست کہ زبان تقرض کو تہ کنی کہ مرا کہ اسے بہاد
 ظاہر شد گفت مرا کہ کیفیت آن واقعت گردان کیا چھینیں ہاں ہاں شہر
 و بر طایبیت کہ کروم استغفار کہ تقصیر اعلاست آنکہ مرا بیخ اجل بار بار کس
 سماع فرمودہ بود و مواعظ بلین گفتہ و کوسم قبول میں نیامد امشب کہ
 طالع میون و سخت ہماروں بدین بقیہ رہی کرو تہ دست میں مطرب
 توبہ کروم کہ بقیہ زندگانی کرو سماع و محالطت کروم قطعہ آواز خوش از
 کام و دہان لب شیرین اگر نقد کند و نہ کند دل بفریدہ و پریدہ عشاق
 و صفالان و حجاز بہت از خجرو مطرب مکر وہ نریدہ تقرض پیش آ
 کسی را کچ شدن و چپ و راست رفتن ستور بکو از شہاری راہ از صراح و منتخب تقصیر
 نزدیک شدن و نزدیک جستن از منتخب مطایبت کیسے ساتھ خوش طبعی مزاج کرنا اچھا

نہ طعن سے اس کے جیسے اٹھا از دست و خلق کے تر گنا ہو سکر اندلیہ

و کثرت لغت و آواز نرم و لایم از مستحب اس جگہ مراد سرود ہر پردہ و بند جو ستار خواہ طنبور و غیرہ
درستی ہر دو سطر کہنے انگلیوں کے اور حفظ مقامات موسیقی کے باندھتے ہیں جسکو زبان ہندی میں گسندری
لغت میں اور لفظ پروردہ سے کثرت استعمال کے معنی مطابق آہنگ متصل ہو گیا ہے اور بعض مقامات بھی تکرار
خیاں پروردہ عشاق و پروردہ خراسان و پروردہ عراق و پروردہ یاقوت و پروردہ دیر سال و پروردہ باہل و پروردہ غری
و پروردہ چاند و پروردہ گرم و پروردہ زبور و پروردہ حجاز اور تحقیق یہ کہ حقیقت بارہون مقام کی جدا ہی نام نہ
پردہ شب کی جدا از خیانت و بہار عجم و بلبل و بر بان عشاق و صفائے حجاز تنیون نام مقام سرودی
اور بعض نسخہ میں اچھاے صفائے حجاز و نواوند ہر پردہ و نون بھی نام مقام کا ہیں قولہ در پردہ
آہ افکار و بالی مطلق ہے نہیں بلکہ در فتح و او غففت اگر کا ہر از بر بان پس معنی اس بیت کے یہ ہونگے
کہ اگرچہ پردہ عشاق و صفائے حجاز بہت طرب انگیز ہیں لیکن بہاؤ کے گلے سے نکالیں گی کی خوش نہیں آ
رضوان جگہ کا متعلق پر نعمت سے یعنی عشاق و صفائے حجاز کے پردہ میں شمع مٹنی ہر چرخہ کل
نہ چاہئے میں نے کہا کہ زبان طبع کی کوتاہ کر کہ مجھ کو اُس مطرب کی کرامت ظاہر ہونی چاہئے کہا
اُس کرامت کی کیفیت پر مجھ کو مطلع کرو تیری طرح میں بھی اعتقاد کروں اور خوش طبعی و مزاج سے جو میں
کیا تو بدستور منظر کار کروں میں نے کہا اُسکی کرامت مجھ کو اسوجہ سے معلوم ہوئی کہ میرے استاد ار
منشی سے اکثر مجھ کو شعر کرتے رہے اور غلط نصیحت حد سے زیادہ کرتے رہے میں نے انکی نصیحت کان کیا
آج کی رات مجھ کو طالع میون اور بخت ہمایون نے ایس مکان کی طرف رہبری کی جو اس مطرب کے ماتھے
میں نے ہمیت تو بر کی کہ ساری عمر مجلس نشاط و انبساط کے گرد نہ جاؤنگا کبھی قطعہ گانا نہ خوش آواز کا
گوں اور گوشت پیدا ہوا بیشک ہو مسیحادل مردہ کو جلاد سے ؟ اور پردہ عشاق و صفائے حجاز

بالفتح مصدر ہر باب فتح یفتح سے بمعنی کردن قولہ تعالیٰ وادعینا الیہم فعل الخیرات اور فعل بالکسر
یعنی کردار از صراح اس جگہ بالفتح مناسب قولہ گویند آہ فاعل گویند کا مردم محذوف ہے
یا زحیم فارسی تعبیر بالضم عربی کوٹوناہستہ سی از زحاکس و غیاث و بر ثانی
اقول گویند اور نگیرد و دون بین نون استفہام انکاری ہے یعنی گویند و گیرد مطلب
اس بیت کا یہ کہ جو شخص کہ صاحب عقل و دانش ہے لوگوں کی حرکات بہرہ ورہ و کلمات
ناپسندیدہ بھی دیکھتا اور سنتا ہے تو اس کو پتہ چکا ظاہر اس کے عمل کرنے میں مطلب حاصل
کرتا ہے اور جو کہ عقل سے خالی ہے اس کے آگے سو باب حکمت پر ہمیں تودہ سیکو باز سچہ اظہار
سچہ تھا اور اپنی نادانی سے لغو جانتا ہے ہر چیز سے اتمان حکیم سے ایک مجلس میں
کسی نے پوچھا کہ آپ نے ادب کس سے سیکھا کہا ہے ادیان سے یعنی جو حرکت انکی چھو کہ بندگی
الاعلاج میں نے اس سے پرہیز کیا اور اس کام کے گردنگہا قاطعہ کے نادان اگر بہرہ ورہ سچہ تھا
تو نادان اس سے بھی حاصل کرے پتہ نہسنے نادان جو سو قانون حکمت : فسانہ چھو کہے چشمہ

باب حکمت پر سچہ تھا

عابدی را حکایت کنند کہ سچہ تھا وہ من طعام خوردے و تاسحر
ختمی و ریشاز کردے صاحب دل سچہ تھا و گفت اگر نمیدان خورد
و سچہ تھا فاضل تر از ان بود سچہ تھا اندرون از طعام خالی اثر
تاورد و معرفت بینی پختنی از حکمتی امان کہ تیری از طعام تانی
من بشدیدن و در ظل بیشتر شغل اطمینان و در ظل نیم آثار غیاث اس حساب سے
و من کا دس سیرہ اور صاحب بران قاطع لکھتا ہے کہ وزن من کے چالیس استار اور ہر
پندرہ مثقال چھ سو مثقال ہوتا ہے ہر وزن تیرہ اور مثقال چھ دانگ کا اور ہر دانگ آٹھ جو اور تین چوکی
ایک رتی اور چوبیس جو کا ایک ما سچہ اس حساب سے مثقال دو ما سچہ کا ہوتا ہے پس وزن
من کے سو ٹوکہ ہوئے سچہ تھا کہتے ہیں ایک عابد رات کو قریب پانچ سیرہ کھانا کھاتا
کرتا اور تاسحر نماز میں ختم ایک قرآن کرتا ایک صلہ جہل نے مسند کہا اگر آدھی روتی کھا کر سار
رات سوتا تو وہ سونا اس جاگنے پر فاضل تر ہوتا کیونکہ ظاہر و صریح ہے کہ دل روشن کو دل تاریک

ہرگز نہ ترجیح ہو قطعہ غالی رکھ نہایت کوشش تاکہ دل میں ہو نور حق کی جھلک : نور کی
اس میں کب ہو گنجائش : پھر ہی تیرا شک تو ناک تلک :

تیسویں حکایت

بخشایش الہی کہ شدہ اور منہا ہی چراغ توفیق قراراہ داشت تا جملہ
اہل تحقیق و اہل و عین حجت و روشن و صدق نفس ایشان با ہم
اخلاق او بجا آمد مبدل گشت دست از ہوا و ہوس کوتاہ کرد و دریا
طاعان و حق وی دراز کرد چنان بر قاعدہ اول است و صلوات
بی محول بیت بعد توبہ توان رستن از عذاب خدا سی و یک
می توان از زبان مردم رست : بخشایش از جرم و گناہ و توبہ کسی کہ
از زبان منہا ہی جمع منہی کی یعنی نہی کردہ شدہ اور مجازاً بمعنی بد و زبون از غیاث مادہ اسکا
نہی بسکون تا باب فتح یفتح سے بمعنی بازداشتن از صلاح توفیق یعنی دستگیری و امداد قرار
بافتح یعنی پیش و نزدیک و دور و بالا از غیاث بمعنی در یعنی بیج ترجمہ فی کا بھی آیا ہر زبان قولہ
بخشایش کہ اس جملہ میں داشت قبل ہو خیر اور بخشایش اسکا فاعل مقدم اور لفظ را بمعنی برا
یعنی بخشایش الہی بر ہی کہ شدہ در منہا ہی چراغ توفیق پیش راہ او نہادہ و مرمت الہی را
متوجہ بسوی اعمال حسنہ نمود از خیابان قولہ حامد جمع ہی حمیدہ کی یعنی خوبیا و فضائل
سندہ از غیاث بمعنی نسخہ میں بجائے حامد کے محامد ہی جمع محمات کی اسکے بھی وہی معنی ہیں
محول بفتح میم و فتح عین و سکون و او بر وزن مقول اسم محمول ہی محول بفتح اول کثرت
بمعنی اعتماد کردہ شدہ و بفتح میم و سکون عین و فتح و او جائے تکیہ و اعتماد و جائے استعانت
و بہم میم و فتح عین و تشدید و او مفتوح اعتماد کردہ شدہ اور بھی بمعنی اعتماد کردن کیونکہ بصیغہ
اسم محمول تعویل سے مصدر سی بھی آیا ہر اور تعویل بمعنی اعتماد کردن ہی از غیاث قولہ ہو
بعض نسخہ میں نامحول ہی دونوں صحیح از خان اگر زود شارح نورالدین ترجمہ کسی کہ گشتہ
راہ ضلال کی رہنمائی کے واسطے رحمت الہی نے چراغ ہدایت کا آگے راہ کے رکھ دیا کہ وہاں جان
تحقیق کے حلقہ میں در آیا اور ویشون کی صحبت کی برکت اور انکی ذات پاک کی صدق و راستی

عادات ذمہ و خمیدہ اسکے ساتھ اوصاف حمیدہ کے متبدل ہوئے اور حرص و ہوا سے
 اسے مانتھ کھینچ لیا لیکن زبان طعنے زنان اس مرد خدا کے حق میں بدست و از حق کہ تامل
 اسکی چال ڈھال طور سابق پر پورا و زہد و صلاحیت اسکی نامعتبر و ہمت نہ تھی
 عذاب خدا سے جو کوئی توبہ کرے بے نگر زبان خلافت سے وہ کبھی نہ بچے طاقت جو پر زما
 نہا و رو و شکایت پیش پر طر لقیقت پر و شیخ بکر لیت و گرفت شکر
 اس لقمہ چکونہ گذاری کہ بہتر ازانی کہ می بندارندت قطع
 چند گوئی کہ بداندیش و حدود و عیب جو یاں من مسکین اندیش کہ
 سخن رخنہ بر خیزد کہ بداندیش و شکایت گویند کہ لقیقت یعنی راہ اور با صطلاح
 گوید خلایق بے برگہ بداندیش و نیکیست گویند کہ لقیقت یعنی راہ اور با صطلاح
 سالکان ترکہ باطن اور شریعت ترکہ ظاہر از غیاب تحقیق عیب الکریم خان مخفوف و از صبا
 گو کہ چند گوئی اقول مطلب اس قطعہ کا یہ ہے کہ تو کہانتک شکایت کر گیا کہ بداندیش
 اور حاسد و غریب کے عیب جو ہیں کبھی میرے واسطے فکر ہلاکت و تباہی کرتے ہیں اور بھی
 با خود دیکھ کر میری بدخواہی کرتے ہیں میرے نزدیک یہ بہتر ہے کہ تو نیک ہوا اور خلق مجھ کو بد
 نہ کہ تہ بد ہوا اور لوگ نیک کہیں تر چسبہ آخر کار خلایق کے طعن و تشنیع کی بات کی تباہ
 نہ لا کر سپر طر لقیقت کے آگے آیا اور شکایت زبان پر لایا شیخ زار زار روبا اور یہ فرمایا کہ شکر
 اس نعمت کا تو کہان کر سکتا ہو احاطہ امکان سے باہر تو کہ جیسا تجھ کو لوگ کہان کہتے ہیں
 تو اس سے بہتر و قطع حاسد و نکانہ گلا کہ بیٹا کہ مرے عیبوں کا کہ لاؤ فتنہ
 دشمن جان ہیں برا چاہتے ہیں فکر و اسکی عیبت تجھ کو نیک رہ سب تجھے جو جانین
 نہ کہ بد ہوا و کہیں سب بہتر و لیکن ہر این کہ حسن ظن ہنگام و رزق من بہ
 کمال است و سن در عین نقصان روا باشد اندیشہ کردن و بیمار
 خوردن شعر گراہنا کہ مے گفتی کر و می بگو سیرت و پارسا پوسے
 شعرانی مستتر من عین جیرانی و والد بچہ اسرار ہی و اعلا سے
 قطعہ در پستہ بروی خود ز مردم تا عیب نکستہ نندارای و در پستہ

عالم الغیب و انامی نہاں و آشکارا نہ شمار غم خواری و خدمت و محافظت کرنا
 اسکی اگر بیمار ہو یا کسی بلا میں گرفتار ہو اور کوئی نگاہ رکھنا اور محافظت کرنا اور غم خواری و غم
 و اندیشہ کرنا اور اسکو تیارہ بھی بنیادنی تاکہ میں از بران غم خواری و غم و نگاہداشت انہو
 قولہ روا باشد آہ شرح اسکی ترجمہ سے ظاہر ہے کہ یہ لیکن حال میرا چشم تامل و دیکھ کہ
 میرے حق میں لوگوں کا اعتقاد یہ کہ صاحب کمال ہے اور فی الواقع مجھ میں سراپا نقصان و
 میری بد اعمالی جان کا زوال ہے لازماً ہی اندیشہ کرنا اپنے اعمال و افعال کا اور خود
 حضرت ذوالجلال کا اور غم حساب کہ اس نے حرام و حلال کا پیٹ جو میں کرتا جو کچھ
 زبان سے کہا ہے تو ہوتا میں خوش سیرت و پارسا شمع کہ مرا عیب خلائی کی
 ہر آنکہ میں سے خفی پر بھی ظاہر و باطن تو میں خالی پر جلی قطعہ مجھ و میں تو بیشمار کہ کے درخت
 تا خلق نہ جانے کچھ ترا عیب ہے سود ہی ظاہر و نہاں سبب : جانے ہر خدا کے عالم الغیب

چوبیسویں حکایت

پیش کی از مشایخ کبار گذر گم کہ دم کہ فلان در حق میں بفساد گواہی دادہ
 گفت تصلا حش خجل کن رہا ہے تو نیکو روش باش تا بد سگال
 بنقص تو گفتن نباید مجال ہے چو آہنگ بر ربط کند مستقیم کی از دست
 مطرب خور و گوشت مالش نیکو روش یعنی خوشن اعمال بد سگال بروزن لفظ
 بد سگال بد اندیش و بد خواہ و دشمن از بران آہنگ موزنی ساز و آواز اور وہ آواز
 جو قبل گانے کے واسطے امتحان درستی شمر کے کہ پیچیدہ از بران مستقیم راست خدیج
 اور جو کچھ کہ سپیدھا کھڑا ہوا ز غیاث قولہ چو آہنگ او لفظ آہنگ فاعل مقدم ہے کہ گدا
 اور موصوف ہے اور مستقیم صفت ہے آہنگ کی یعنی چون بر ربط آہنگ مستقیم کند مطلب کہ
 بر ربط کے تار پریشمی اگر کچھ ہوں اور آواز سپید ہی اور درست کرے یعنی سر صاف اور سچے
 نیلے تو بر ربط کے کان یعنی کھونٹی کہوں ایٹھی جائے اقول اس جگہ کہ بر ربط کا کہ محض برہیل
 تمثیل واقع ہوا بیان ہے تصلا حش خجل کن کا اور اس جملہ کے دو معنی ہیں ایک معنی کی
 تصریح میں بیت اول ہے یعنی اگر تو اعمال خیر میں کمال حاصل کرے تو دشمن کی کیا مجال جو تر

حق میں نقصان نکال سکے دوسرے معنی کی توضیح میں یہ بیت ثانی ہے کہ اگر دشمن مجھ کو برا کہتا ہے اور
 اسکے حق میں مثل تار بربط تیرے منہ سے بول اچھے اور سچے نکلیں تو پھر بد کہنے کا کیا ذکر وہ مجھ کو اپنا
 پیرو مرشد اور استاد جانے تیرا نام مسنکر کان پکڑے ترجمہ ایک بزرگ کے آگے میں نے شکایت
 کی کہ فلا نے شخص نے میرے حق میں ازراہ فساد بد اعمالی کی گواہی دی فرمایا کہ تو اپنی نیکی و صداقت
 سے اس کو فحش کر اور اسکے حق میں کلمہ خیر کہہ اس کو خوشدل کر رہا سعی تو رہ نیک اور سچے کہہ کر
 نہ دشمن کے تیری جزو بیان جو بربط کے سبب تار ہو میں سے تو مطرب اپنے گھٹے کبھی کوئی
 رہا سعی تو کر خیر تو دشمن بد سگال نہ ہو کوئی کی یاد ہے ہرگز جہاں جو بربط کے بول اچھے نکلیں
 تو مطرب نہ دیوے گھٹے کو شہ سال

پچیسویں حکایت

ایک راز شاہ شام رسیدند کہ حقیقت تصوف حسیست گفت پیش
 ازین طائفہ بودند در جهان بصورت پرگندہ و بیتی جمیع و اکنون طلقی اند
 بطا ہر جمع و بساطن بر نشان قطعہ جو ہر ساعت از تو بجائی رود دل
 بہ تنہائی اند رضائی تہ بیتی کرت مال و جاہ است و زرع و تجارت
 جو دل با خدا نیست خلوت نشینی نہ صرف بمعنی شہینہ ہننا ما خود ہر صوفی ہر
 سے کہ بمعنی شہم اور ایک قسم کا شہینہ ہر اور اصطلاح میں خواہش نفسانی سے پاک ہونا اور اشیاء
 عالم کو منظر حق جاننا جو کہ زمانہ سابق میں اس صفت کے لوگ صوفی کہتے تھے لہذا صوفی کہلاتے
 اور محاذ ان کے اعمال و افعال کو تصوف نام رکھا اور ہو سکتا ہے تصوف ما خود صوفی بالغ سے ہو کہ
 کہ بمعنی یکسو ہونا اور نہ موڑنا ہو جو کہ اصطلاح حق ماسوی اللہ سے یکسو ہوتے اور نہ پھیر لیتے ہیں
 لہذا ان کے افعال کو تصوف کہتے ہیں از غناث سوائے اسکے کشف اللغات میں چند وجوہ مرقوم ہیں
 قولہ بمعنی جمع یعنی سیرت میں با خدا قولہ جو ہر ساعت آہ یعنی اگر ہر لحظہ دل تیرا ہر سود و ان
 تو خلوت گوینی و تنہائی میں قلب کی صفائی کہان ہو اور اگر چہ تو صاحب مال و جاہ و زراعت
 تجارت ہو لیکن اگر دل خدا کے ساتھ ہو تو فی الحقیقت تو خلوت نشین اور دولت عقیقی تیرے ہر
 ترجمہ کسی شخص نے ایک شیخ الاسلام ساکن ملک شام سے جس کا دل مثل سفیدہ صبح رہا

و تا بان بجا و چنانکه حقیقت قصودت کی کیا سر کہا کہ قبل اسکے ایک جماعت تھی ظاہر میں بڑی شاہج
 ہوا باطن میں پھر تین باہر اور ایک نامت ظاہر میں متقی و پرہیزگار سلطان العارفین بریلوی ^{رحمۃ اللہ علیہ}
 صاحب جمعہ و جماعت از صبح تا عشاء مصروف بریا خدمت و طاعت باطن میں عیش و روزگار بکی
 تماش میں رئیس الشیاطین انیس الفاسقین صاحب جمعہ دریا تا نصف شب مصروف اولہ
 و زنا شراب پین غٹ غٹ صبح کو نماز امام زمانہ بن جابین جھٹ پٹ ۵ ہزار دانے کی
 تسبیح کو لیے در دست پھرین یہ کہتے کہ ہم بھی امام زاوے ہیں قطعہ اگر دل تراہ گڑی کہ کوثر
 نہ تھائی میں ہوتے حاصل صفائی نہ ہو گو مال دولت زراعت تجارت بدول باختر تو عزت بھی رہی

چھٹیسویں حکایت

ماوراء کہ شبی در کاروانی ہمہ شب رفته بودم و جویر کنار بیشہ شغف شوریدہ کہ
 در آن سفر ہمراہ ما بود سحر گاہان لغوہ زد و راہ بیابان گرفت و یک نفس
 آرام نیافت چون روز شد گفتش آن چہ حالت بود گفت بلبلان آ
 ویدم کہ نیالاش در آمدہ بودند از دخت و گبان از کوہ و غوگان از آب
 و بہائم از بیشہ اندیشہ کردم کہ مروت نباشد ہمہ در تسبیح و مناجات
 قطعہ دوش مرغی صبح می نالید عقل و صبر مرہر و طاعت و ہوش
 کی از دوستان غلغصہ را فرار آواز من رسید بگویش گفت ماوراء شام کہیں
 بانگ مرغی چہین کند ہوش کہ گفتم این شہر طاعت و بیت بیست و مرغ تسبیح خوان
 خاموش بہ بیشہ و بیابان جنگل و دشت فارسی ہم ویدار و محوار و فقاہ و قاضی عربی از لقا کس و موب
 سحر اسوقت کوکتہ ہیں چہ شہم حصہ ات سے باقی رہ جائے از غیاث سحر گاہان اسیر الہت و نون الکر
 جسطرح روز گاران و بہاران میں ہر وقت نماز صبح شوریدہ پریشان و دیوانہ مزاج و عاشق از رہا
 کبک تہو و رنج فارسی از راج عربی تیر تہندی شوک زرق و کلا فارسی ضفیعہ بالکسر غیل و قرہ عربی سید
 ہندی بہائم چار پایہ ترجمہ یاد رکھتا ہوں کہ ایک رات قافلہ کے ساتھ تمام شب میں چلا چھپو جنگل
 کنارے سورما اس سفر میں ایک شوریدہ روزگار عاشق پروردگار ہمارے ہمراہ تھا نور کے تڑکے دفعہ چلا
 راہ جنگل کی لی اور ایک دم کہیں قرار نہ پایا جب آفتاب طلوع ہوا تو میں نے اس سے پوچھا کہ تیر کیا حال تھا کہا کہ قضا

آدمیت نہیں ہے کہ یاد آئی میں رہیں یہ سب جوش و طبع اور خواب و غفلت میں رہوں میں یاد خدا
 بے سروکار مثل غیر قطع ہوا کل صبح ایک مرغ سحر بزم ہوا میرا صبر و طاقت و ہوش نہ لگتا
 اک محب صادق نے ہنسنی جو میں میری جداسے خروشن : کما جھٹک کہیں نہ تھا باور
 تو ہوا آواز مرغ سے بہوش : بولا میں کون آدمیت ہے : مرغ : ذکر ہوں اور میں خاموش

شنا پندسویں حکایت

وقت در سفر حجاز طائفہ جوانان صاحب دل ہمراہ با بودند ہمدرد و ہم
 وقت ہا ز مزمہ بگزندی و بیتی تحقیقانہ بگفتندی و عابدی در سبیل منکر
 درویشان بود و بخیر از درویشان تا برسدیم خلیل بنی ہلال کردی
 سیاہ از حی عرب بداند و آوازی برآورد کہ مرغ از تہوار آورد و اشتہار
 دیدم کہ برقص در آمد و عابد را بنداخت و راہ بیابان گرفت گفت شمس
 شیخ صلیت سماع در حیوانی اثر کرد و شراہیچ تفاوت نکرد با بیانی کہ چہ
 گفت مرا آن بلبل سحری : تو خود چہ آدمی کہ عشق چینی : اشتہار
 عرب در حالت است و طرب : چون ذوق نیست ترا کہ طبع جانوری
 بدیت شتران شور و طرب در سر سہبت : اگر آدمی را نسا شد خست
 و عند محبوب التاشرات علی الخی : خلیل عصون البان لا الحرج الاصل
 مذکرش ہر چہ بینی در خروشن است : دلی داند و ہمین کہ گشتش است
 نہ بلبل بر گلش شبیچ خوان است : کہ ہر جاری بہ شہبیش زبان است
 ہمدردم یار و محب از مویہ اصل میں دو خواص کو کہتے ہیں کہ دونوں کے دم برابر ہیں ایک کو بچہ میں
 باندھ کر واسطے لینے موتی کے دریا میں ڈالیں اور دوسرا جس دم کر کے بیٹھے جب اسکا دم چھو لے اور طا
 ضبط کی رہے تو غوطہ خور کو فی الفور کھینچ لیوں تاکہ ہلاک نہواں ہرمان ہمدردم یعنی ہمراہ و ہمدرد
 ہم طلب از مویہ و بران ز مزمہ یعنی آہستہ آہستہ کہچہ بڑھنا اور لفظ ز مزمہ کہ
 دوزم سے اور زم یعنی آہستہ ہوا ز مزمہ ان کلمات کو کہتے ہیں جو مخان وقت آتش ہی
 آہستہ بڑھتے ہیں از بران فارسی میں یعنی آواز نرم و خوب متعل از مویہ یعنی ترنم کہ با ہنگام

از لطائف تحقیق بقاوت اول شد و مکتوب صیغہ اسم فاعل کا باب تفصیل سے بمعنی تحقیق کنندہ
یعنی راست و درست کرنے والا اور وہ شخص جو سخن کو بدلیل ثابت کرے اور باصطلاح صوفیہ
وہ شخص جسے حقیقت اشیا کا پابندی منکشف ہوئی ہو یہ بات اسکو مہیسر و حاصل ہے کہ حجت
و برهان سے تجاوز کر کے مرتبہ کشف الہی کو پہنچا ہوا اور بعین العیان شاہدہ کیا ہو کہ فی الحقیقت
سب حق ہے اور کوئی چیز موجود نہیں بغیر نور وجود واحد مطلق ہے اور موجودیت دوسری اشیا کی
محض وصف اضافی ہے از لطائف اور بقاوت اول شد و مفتوح صیغہ اسم مفعول کا بھی بمعنی
وہ چیز جو تحقیق ہوئی ہو از غیبات تحقیقائے اسمین لفظاً نہ کلمہ نسبت ہے جسے شانہ و جانانہ
و عاشقانہ میں قولہ عابدے بعض نسخہ میں بجائے عابدے سے عارف ہے مولف کے نزدیک
عابدے صحیح کیونکہ عارف درویشوں کے لئے خبر کیونکر ہوگا قولہ در سبیل قال
صاحب الغیبان سبیل در صراح بمعنی راہ و از مدارالافاضل و دیگر کتب ہمیں معلوم می شود
و شارح فاضل بمعنی راہ سفر نوشتہ انتہی قولہ اقول حاصل مطلب ایک شارح کا یہ کہ
عابدانائے راہ ہیں کسی جگہ رہتا تھا اور دوسرے شارح کا یہ کہ وہ عابد اس سفر میں ہوتا تھا
یہ معنی لفظی و ظاہری جو شارحین مذکورہ نے لکھے شیخ مرحوم کے مطلب کو نہ سمجھے اور سبیل بمعنی راہ
تو اطفال بستان بھی جانتے ہیں اس کے لکھنے کی کیا حاجت ہے مولف کے نزدیک مراد سبیل
یہ کہ وہ عابد راہ عرفان کے بیچ میں گم گشتہ تھا منزل مقصود کو نہ پہنچا تھا بلکہ ادھر میں
نہ ادھر میں اور ادھر میں مشرک صیغہ اسم فاعل یا افعال سے مصدر اسکا انکار بمعنی باور نہ رکھنا اور بنا
رکھنا اور نہ پہچاننا از منتخب مادہ اسکا نکرہ نصبتیں اور بکون کاف و نکوہی بمعنی ناشناس از
صریح بفتح کاف شخیل بر وزن وکیل و خیل درخت خرما اور درختان خرما اطلاق اس لفظ کا منہ
اور جمع دونوں پر آیا ہوتا ہے اجماع نہیں بلکہ اسم جمع ہے از صراح و غیبات ہنسی ہلال نام قبیلہ
قبائل عرب سے از غیبات ہلال قبیلہ از ہوازن از صراح شخیل ہنسی ہلال نام ایک موضع کا کہ
در میان راہ کہ اور وہ خلیستان ہے از غیبان و شکرستان حمی ہشت بدیا قبیلہ از منتخب
میان وہ از غیبات قولہ از ہوا بدراورد اقول لفظ ہوا کو بمعنی عنصر سمجھا جائیے بلکہ حمی ہنسی ہلال
الارض و السماء قولہ دانی کہ چہ گفت آہ یہ بحر بیط صدر و ابتدای سلم و خشت و عرض و

ضرب مجنون پر مستفعلن فعلن چار بار از غیاث قولہ مرا آن بلبل سحری اقول لفظ را اگر چه مفرد و
 اس جگہ خففت مارا کا ہے اور را بمعنی از بمعنی آ یا پس مر بمعنی از ما و ضمیر آن کی راجع ہے طرفت اس کو کی
 جہشی کے اور بلبل سحری مثالیہ آن کا کنایہ سالک سحر خیز ہے کہ مرغ سحر کی شرح میں دیا ہے میں یہاں
 اسکا لکھا گیا شجر یا لکس مینی دریا فتن و دانستن و درو لانا اور سوئے شرح لغت میں لکھا ہے کہ شجر یعنی
 سرفت چیز ہے باریک اور اب مخصوص بنظم ہوا غیاث حالت حال از نوید کیفیت اور سطرچ ہر دو
 را ہو اور اصطلاح میں کیفیت غیر اسخ از منتخب طرب لغت میں شاد ہونا اور نشا ط کرنا و شوق و خوشی
 اور فرح از کشف باب سمع سمیع سے بمعنی سبکی نشا و نشادی از صراح و فوق و ذوق و ذائق بالفتح
 چکھنا اور آزمانا غرض کسی چیز کا از منتخب با اصطلاح سالکان سستی و بہوشی کہ شراب عشق کے پینے سے عاشق کو
 ہوئے اور وہ شوق جو کلام محبوب کے سنتے اور اس کے جمال کے دیکھنے سے حاصل ہوا اور عاشق پہ چاہے و ذکر
 آوے اور اس وجد میں بخود و بے شعور اور بے نام و نشان و نحو سطلق ہو جاوے ایسے حال کو ذوق کہنہ
 از کشف کہ بمعنی کچھ نفیقہ راست از بطن کثر طبع و صفت ترکیبی ہے کہ صفت جانور کی واقع ہوئی از حیوان
 محبوب ہے بہیب چلنا ہوا کا از منتخب ناشرات جمع ہونا شرکی بمعنی پر گندہ کشتہ از منتخب
 حمی کبیر اول و فتح نیم اور آخرین الف مقصورہ بصورت ی بمعنی سبز زار جو کہ جانوروں کے چرانے
 کے واسطے رکھا ہوا غیاث تمیل مفتوح تا صیغہ واحد نوشت غائب فعل مضارع معروض یا خود
 میل سے بمعنی خمیدن و خمیدن از منتخب مضمون و اعضاء جمع ہے غرض اس کی بمعنی شام از منتخب
 غصن بالضم و فتن لغت میں فاوون عربی شاخ فارسی ڈال ہندی غصنہ عربی شاخہ فارسی
 شنی ہندی از لفظ اس بان ایک درخت ہو کہ قد و برویون کو اس سے تشبیہ و تسمیہ ہیں
 اس کے دانہ کار و غن بہت نافع و خوشبو ہے جسکو عربی میں دہن البان کہتے ہیں از منتخب
 نہایت نازک و خوشنما کہ ملک عرب میں لکھا ہے ہندوستان میں نہیں ہوتا بعضوں نے
 بودرخت سمجھ و بکاین کو لکھا ہے محض غلط از غیاث اللغات حجر و حجارہ عربی
 سنگ فارسی پتھر ہندی صمد سخت از منتخب قولہ بکرش آہ مضمون اس قطعہ کا
 مطابق ہے اس آیت سے وان من ثمر الایسیج عمدہ و لکن لا تفقہون تشبیح و تسمیہ لکھا ہے
 مجاز میں کہتے جو انان صاحب دل اہل عرفان ہمارے احباب تھے اور ہر کارب اکثر اوقات غرض میرا کرتے

بطرف سے مبارکباد کا شور تھا یہ دن خدا نے دکھانے کیا قسمت کا زور تھا و ہر لی شہا کہ
 نا بعضی از اداری دولت گردن از طاعت او بہ سجائند و لوگ از شہر
 بنارعت برخواستند و بیقا دست لشکر آراستند فی انجاسیان و رشتہ بہم
 برآمدند و بنی از بلا و از قضا و او بدر رفت و در پیش ازین واقعہ شہر را طرہ پیو
 نایکی از و نشان رفتن کہ در حالت درویشی قرین او بود از سفر باز آید و او
 و خزان مرتبہ دید گفت منت خدای را غر و جل کہ گشت از بند و خارت از مال
 و پشت بلندت باوری کرد و اقبال و سعادت بہری نماید بن یاہر رسیدی
 ان مع العسر یسیر البیت شکر ذہ گاہ شکفت بہت و گاہ خوش شد و خوش
 وقت بہر ہمہ ہست و وقت پوشیدہ بہت بافتح بہوزن چرخ و اند کہ دگر خاری بند
 نذر و قلیل عربی تھوڑا ہندی قولہ ان مع العسر یسیر ایہ آیت قیسوین سید پارہ سورۃ الہ شہر میں
 واقع ترجمہ چندرت تو آتے سہل ہوتا کی آخر کار بعضی امر اسے دولت نے اس کی اطاعت سے گز
 چین ہا اور اس سبب سے ہر طرف سے سلاطین اس کے واسطے مقابلہ کے لشکر آرائی کی اور عا ملان
 سے اطاعت کی الترف سہا و رعیت ادھر کی سمیٹی او دھر کی چستی دیکھ کر بیدل ہوئی اسطرت
 بل گئی اور کئی شہر اس با و شاہ کے قبضہ سے نکل گئے اس سانچہ سے درویش اکثر و بیش او
 قرین رہتا اتفاقاً اسکا ایک دوست قدیم جو حالت درویشی میں قرین رہتا سفر سے بہر آ یا
 آہو ایسے مرتبہ جلیل میں دیکھ کر خدا کا جا لایا یہ کہا کہ الحمد للہ تیرا گل اقبال خارا د بار سے اور
 خاز رحمت پاسہ رحمت سے نکل آیا اور بخت بلند نے تیری باوری کی اور اقبال و سعادت سے
 بہری کی جو اس رتبہ شاہی کو پونچا چنانچہ خداوند تعالیٰ فرمایا کہ بالتحقیق رنج کہ ساتھ راحت
 بہت شکر ذہ کہی اور کہی وہ مرجھائے ہے خزان و خست کو ہونے کہی مبارک آئے کہ گشت
 ہی سرا و تقریر تم کہ کہ جای تمنیت نیست انکہ تو ویدی غم نانی داشتہ و احو
 قشویں جہانی مثنوی اگر و نیا نباشد در و مند ہم نہ و گر باشد بہر شہر پای ہی ہم
 بلائی زین جہان آشوب تر نیست کہ رنج خاطر است از نیست و نیست
 قطعہ مطلب کہ تو نگہی خواہی ہر قناعت کہ دولتی ست ہٹی گزنی زر

بدامین افشا نڈ تا نظر در ثواب او نہ کنی شکر زنگان شنیدہ ام بسیار بہ صبر
 در ویش بہ نڈیل غنی بہ بیت اگر بریان کند ہرام گوری پنے چون پای بلخ
 باشد ز موری پنے لغزیت صبر کرنے کو کہنا مصیبت زدہ کو اور پریش کرنا اقربا سے
 مردہ کو مادہ غرار ہی معنی صبر و شکیبائی باب سبع سبع سے از صراح منتخب لغزیت عربی پر سے
 و ماتم پسی فارسی تنہیت مبارکباد کہنا از منتخب در و مند اور مخفف اسکا در دمن بمعنی مرد
 افتادہ و دردناک و خاکسار از برمان قولہ بلانی زین جہان آہ اقول مطلب اس بیت کا یہ ہر
 کہ اس دنیا سے ناپایدار سے زیادہ تر کوئی بلا سے پریشان کنندہ نہیں کیونکہ جسکو مال دنیا حاصل ہو
 زیادتی و غفلت مال کی فکر میں نہ دن کو چہین ہی نہ رات کو آرام ہو اور جو فقیر و محتاج ہو اسکو دنا
 تلاش محاش سے کام ہو قولہ مطلب یعنی قدر یا محتاج سے زیادہ روزی کی تلاش مست کر
 تو نگری مراد ہی استغنا سے ہنسی تبشید یا روزن فعیل خوش گوار و گوارندہ و ماضم از غیا
 جو چیز کے لئے مشقت حاصل ہو از منتخب اس جگہ مراد ہی پادار سے قولہ کہ بدل غنی یہ کان
 بمعنی از ہو ہرام بالفتح ابن یزدجرد ایشم بادشاہ عراق کہ چار برس تک اسکے عہد میں کوئی نہ مرا
 از بس عادل و سخی تھا اکثر شکار گور خر کا کرتا اس جہت سے ہرام گور مشہور ہوا از برمان و غیا
 بلخ و بیگ فارسی جواد عربی ٹڈی ہندی قولہ نہ چون پائے بلخ آہ اقول مطلب اس بیت کا
 یہ ہے کہ اگر ہرام واسطے کسیکی مہمانی کے ایک گور خر کا کباب کرے تو اسکے نزدیک کہ بادشاہ و
 تھا گور خر کچھ چیز نہیں وہ مہمانی مقابل اس پائے بلخ کے نہیں ہو سکتی جو ایک جیوٹا حضرت
 سلیمان کے آگے بطریق تحفہ لیکھا کہ اسکے حوصلہ سے زیادہ تھا ترجمہ اُسے کہا اسے برادر
 میری لغزیت کر کہ جائے تنہیت نہیں کیونکہ جب تو نے فقیری کی حالت میں مجھکو دیکھا تھا
 مجھے فکر ایک نان کی تھی اور آج فکر ایک جہان کی ہر مثنوی نہ دنیا ہو تو ہوئے در و مند
 لے تو اس سے ہوئے پائے ہندی نہ بلا کوئی نہیں ہر زر سے افزون پکرے شاہ و گداد و لون
 محزون قطعہ جز قناعت طلب نہ کیجو مال نہ یہ دیال اور اسکو ہو نہ زوال پگر غنی بخشے ز
 قود تیار ہے نہو چندان ثواب سے خوشحال نہ بدل قادر سے صبر عاجز خوب پسنا اکثر ہرگز
 یہ مقال پیت کھلا دے سبیکہ دن ہرام اگر گور نہ چون پائے بلخ ہو مخفف موز

انیسویں حکایت

یکی را دوستی بود عمیق دیوان بآدمشاه کردی مدتی اتفاق دیدن نیفتاد
 کسی گفت فلان را در شد که ندیدی گفت من او را نمی خواهم که بیغم
 و ضار از کسان او کی حاضر بود گفت چه خطا کرده است که از دیدن او
 ملولی گفت خطائی نیست اما دوست دیوانی را وقتی توان دید که مغرور
 باشد قطعه در بزرگی و داروگر عمل تراشیدنیان فراخشی دارند
 روز در ماندگی و مغروری در دول پیش دوستان آرند و عمل بیانش کند
 دیوان بیانش گذشت داروگر کتاب حکومت دریاست از بهار عجم
 ترجمه کسی شخص کا ایک دوست سرکار سلطانی مین کام دیوانی کا که تا تھا مدتی
 ملاقات کا اتفاق نہ پڑا کہینے اس شخص سے پوچھا کہ بہت دن گذرے دیوان صاحب
 ملاقات کو تو گیا کہا میں نہیں چاہتا ہوں کہ اسکو دیکھوں اتفاقاً اسوقت دیوان کے
 عزیزوں میں سے ایک شخص حاضر تھا کہ لگا وہ کیا خطا کار ہے جو اس کے دیکھنے سے تو اس قدر
 بیزار ہے کہا میں قصور تو کچھ نہیں کہ سکتا کہ مقبول ہو لیکن دوست عہدہ دار بادشاہی
 اسوقت دیکھنا چاہیے کہ مغرور ہو قطعہ خدمت مال و جاہ و حشمت میں آشنا
 سے اپنے دور میں جب کہ مغرور ہوین عہدہ سے در دول اپنا اپنے جا کے ہیں

انیسویں حکایت

ابو ہریرہ ہر روز خدمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آندی گفت
 یا ابا ہریرہ قرآن نختا تزد و حیال یعنی ہر روز مساتاحت زیادہ شود
 صاحب دینی را گفتند بدین خوبی کہ اقتباس ست نشیندہ اہم کہ کسی اورا
 دوست گرفتہ است و عشق آورده گفت برای آنکہ ہر روز میتواش دید
 بکوزستان کہ محبوب است و محبوب قطعہ بیدار مردم شدن عجیب
 نیست و لیکن نہ چند آنکہ گویند پس اگر خوشتر را کہ است کہ
 ملامت نباید شنیدن ز کس ابو ہریرہ نام صاحب سؤل حبیب

نکات اسکا وہ نہ ہو کہ کہیں

یعنی طیارہ تمام ہنگام گزرتی اور نماز خباب علی بن ابیطالب کے پیچھے پھٹنا تمام بہتر اور کھانا معاف کا
 خوب پرستش کو بہت پسند ہوا تھا حال اسکی ایسا اندازی کا کسی کے قول و فعل سے ظاہر تر ہو کہ کہتے ہیں
 ابوہریرہ ہر روز خباب بن مہول خدا کی خدمت میں آتا ایک دفع حضرت نے فرمایا کہ ای ابوہریرہ تو ہفتہ میں
 ایک بار میرے پاس آکر تاکہ محبت زیادہ ہو کہ آفتاب یا جو دس خوبی کے گہروشن ہی میں نہ نہیں سنا
 کہ کسی خدا پرست کو اسکی دیکھنے کا اشتیاق ہوا ہو کہا وہ اسکی یہ کہ ہر روز اسکو دیکھ سکتے ہیں
 مگر ایام سرایم کہ پردہ بردار ہوا ہے سرد میں حرارت اسکی عجیب ہر اسی جہت سے کہ جو مرغوب ہر
 قولیہ ملاقات جب جسکی جی چاہے کہ بڑا پشیمان ہو کہ اسے کیچھ معاف ہوا نہ کہ اسے اپنے نفس کو

ملاقت سے غیروان کی ہو جائے صاف

الکندوسین حکایت

یکی راز نیرنگان باد مخالف و رشک بچیان گرفت و طاقت ضبط ان مذہب
 پس لی اختیار از وی صا و رشک گفت ای دوستان مرا در آنچه کہ دم اختیار
 نمود و بزدلی و بی شرمی نوشتند و راحتی بدرون من رسید شاہ کرم معذور دارم
 قلم کہ رشک زندان بادست اسی خردمند نہ دار و تیج عاقل باد و بزدلی جو باد
 از رشک آید و بل کہ باد اند رشک مار نیست بزدلی بیت حریفی اگر جان
 ناسازگار چو خواہد شدن دست پیشکش مدار باد و مخالف کنایہ ہی تیز
 و گوز فارسی ردام و ضراط دون بالضم اور روم و ضراط دون بالفتح عربی یاد ہندی از
 و غیات ضراط و ضراط مصدر ہی باب ضرب یضرب سے از صراح بڑہ بیان شد گذشت ورون
 کنایہ ہی دل سے قولہ اند رشک آید اکثر سخنوں میں بجائے آید کے پیدا اور بعض نسخہ میں گہر دات
 حاصل سبکا و احد ہی حریت ہم پیش و ہم کار از منتخب یار از صراح قولہ حریفی آہ یعنی اگر کوئی یا
 بار خاطر و ناموافق قصد جانے کا کرے تو اسکو تلے تامل جانے دے مست روک تر چسب
 ایک بزرگ کے پیٹ میں باد مخالف مثل گولے کے چچ کھانے لگی طاقت ضبط کی خبر ہی بدول
 شخص کہ ہوا کسی کے روکے سے اس کے بے اختیار ایک صدا سے و شب انگیز نکل گئی اور اس
 بھیا نک آواز سے جابل مجلس چکرائے اور بعض مسکرائے تو وہ پڑو کہنے لگا اے دوستو

منو سے بولنا تو اختیار ہی پر یہ آواز اختیار ہی نہ تھی اور اس حرکت اضطرابی سے کچھ گناہ
سیرے ذمہ لکھے نہ گئے اور میرے دل کو راحت پہنچی لطف و کرم سے تم کو معذور رکھو ہنسنا اور
مسکرا ناول سے دور رکھو اور اگلے کیلئے ہین قطع شکم ہی مجھ سے باو مخالف ہنر کھے باد کو
عاقبت کبھی بند نہ دے تو بیچ و تاب اسکو راکر مخالف کھسے نیلے دل ہو خستہ طبیعت
جلد جاسے گریہ خاطر ہی بار نہ تو جانے دے مت روکنا سے زہن ہار

بیتسویں حکایت

از صحبت یار و مشفق ملاستے دیدار مدہ بود و سرور بیابان قدس نہاد و با
حیوانات انفس گرفتار و قیام اسیر قید فرنگ شدم و در خندق طرابلس
باجو و انجم بکار کل بداشتند و مشفق بکسرتین نام ایک شہر کا ہی قصبات
شام سے خولی و پاکیزگی بازار و عمارات و کثرت درختان میوہ جات و نہر تاسے ہر کوہ و سنگان
و محلات اور دوسرے اوصاف میں نے نظیر جنت شام بھی اسکو کہتے ہیں یہ لفظ بمعنی شام
سبیل کے کہ وہ شہر بہت جلد آباد ہوا لہذا اس نام سے مسمی کیا گیا بقول بعضے بانی اسکا در
بن کنعان تھا کہ آئینے اپنے نام سے اسکو مشہور کیا از بر مان و یا قوت حمیری اور تاریخ مختصر از
تصفیات ابو الفرج میں لکھا ہے کہ بانی اسکا مورقوس بادشاہ فلسطین تھا اور یوسفوس کہتا ہے
کہ بنا کردہ عوف بن آرام کہو قول تاریخ سبجینی و عبرانی سے متفق ہے از بر مان نام اسکے بانی کا
و مشفق خواہ و مشاق بن مرد و از منتخب و غیاث فاضل چلی ہاشمیہ مطول میں کیسراول و
نخ ثانی لکھتا ہے از خیابان قدس بضم اول و سکون ثانی ایک پہاڑ ہے زمین نجد بدین المقدس
اور نام شہر قدس ظلیل ہے از منتخب خندق و خندک معرب کنندہ بکاف عبرانی فارسی جو قلعہ
کو دگڑھا کہو دتے ہیں از بر مان طرابلس بضم اول و بار موصدہ نام شہر کا ہے شام میں اور ایک
شہر ہے مغرب میں از منتخب ترجمہ ایک بار یار و مشفق کی صحبت سے میں بنیرا ہوا بیابان
قدس کی طرف نکل گیا حیوانوں کے ساتھ انفس اختیار کیا قضا کار ایسا وقت پڑا کہ قید و
ہین گرفتار ہوا اور خندق طرابلس میں پیو دیوں کے ساتھ مٹی کھودنے کا مجھ کو کام ملا
ایک از روسا سی حلب کہ سابقہ معرفتی در میان ما بود گذر کرد و دستاخت

گفت این چه حالت است که موجب ملاکت است گفتند که گویم قطعه چوبی که
از در و مان بکوه و پشت به که از خلائی نبودم بدگری پرواخت پتقیاس کن
چه حالت بود در آن ساعت که در طوبی نام و مان بنیاید ساخت بدیت
پانی در زخمیر پیش و وستان به به که پانچگانگان در وستان به حلسه نام
ایک قدیم شکر گاه ملک شام من و مان ایک قطعه هر مرتفع و مستحکم اور مقام حضرت ابراهیم
علیه السلام کا و مان هر از بر مان ملاکت و ماته و ملل مصدر هر باب سمع سمع سے بمعنی تنگ آمدن
و اول دعا خیز شدن از صراح و بر مان تر جمعه آخر ایک پیش حلسه نے که میرے اور اسکے دریا
میرے باب کی شناسائی تھی و مان گذر کیا اور چھو بچان کہ کما تیر کیا حال کی جیسکے دیکھنے سے
چھو بچال ہو میں نے کہا کیا عرض کردن قطعه میں بھاگا پھر تاتھا لوگوں سے کہ وہ صحرائی
سوا خدا کے نہ تھا چھو کو دوسروں سے کام پتقیاس کرے ترا حال ہوگا کیا اسوقت طوبی میں
خیزوں کے راکرے تو دلام پیدیت قید بھی بہتر حضور وستان به خیزوں میں بدتری سیر وستان
بحالت من رحمت آورد و بدہ وینار از قید فرنگ خلاص کرد و با خود حاکم و
و دشتری داشت و عقد نکاح من و را و قصد وینار چون مدنی را آمد بدخول
و ستیزه روی آغاز کرد و زبان درازی کردن گرفت و عیش هر انقضای میکرد
مثنوی زن بد در سراسی مرد و نکو بهادرین عالم است و و رخ او به زینهار از قریب
بد زینهار و قمار بنا عذاب النار به باری زبان نشت و راز کرد و به نشت و
آن نیستی که بدرم ترا از قید فرنگ بدہ وینار باز خرید گفتندی من آنیم کہ بدہ و
از قید فرنگ باز خرید و بصد وینار بدست تو گرفتار کرد و مثنوی شنید و سیر وستان
را از رگے به زانند از و مان و دست گریه به ششمانک کار و هر حلقه ششمانک است
روان گویند از و سے بنا لید که از چنگال گرم در روی به چو ویدم عاقبت
خود گرگ بودی به ستیزه بیا نش گذشت منقص کرد و تیر و از صراح زینهار و زینهار
معنی پناه دهند و مان چاہنا اور عمد و بیان و ترس ویم و شکایت کو بھی گیت ہیں اور
افسوس و حسرت و امانت و تعجیل و آگاہی بھی آیا ہی از بران خدروا کہید از نمود بعضی شباب حلسه

و پوش از غیثات و قنا اسمیں و او عطف کا ہی اور ق حقیقہ امر کا ہی مصدر اس کا وقتی افتتاح اول و سکون ثانی ہر باب ضرب بضرب سے یعنی نگاہداشتن از غیثات و صلاح قولہ و قنا آہ یہ جملہ ماخوذ ہے اس آیت سے ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار یعنی خداوند اے غنیایت کہ مجھ کو دنیا میں نیکی اور آخرت میں نیکی اور محفوظ رکھ مجھ کو عذاب آتش جہنم سے کہتے ہیں مراد نیکی دنیا سے قناعت اور نیکی آخرت سے شفاعت ہے و از غیابان اس آیت کی تفسیر ہیں جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ نیکی دنیا سے مراد زن صالحہ اور نیکی آخرت سے عورت بختی اور عذاب نار سے زن بد خلق از سرور و رغبت کس کی عیب جوئی و بد گوئی کرنا از منتخب و غیثات ماخوذ ہے عزت و بختی سے یعنی گنہگار ہونا مصدر باب سمع سمیع سے از صلاح کار و و کز لک فارسی نمکین بالکسر و تشدید کا و عبری چھری ہندسی قولہ بالید خلق پر خنجر یا چھری ملنا عبارت ہے چھری چلائے اور فرج کرنے سے از بران قاطع روان بالفتح بمعنی جان و نفس ناطقہ اور نفس ناطقہ کو ہمیشہ کی حرکت فکری نگاہت سے روان کہتے ہیں از غیثات روان و پز و بفتح باز فارسی و زاز ترجمہ اور آخر میں ال حملہ موقوف بر وزن مرد اور بان فارسی روح و نفس عبری از انفاس ترجمہ یہ کلام میرانشکر میری حالت پر آسکو چم آیا دس دینار پر بھکو قید فرنگ سے چھڑایا اپنے ساتھ حلب کو لگیا اور اپنی بیٹی کا نکاح سودینار میر پر میرے ساتھ کر دیا جب چند مدت گزری او وہ عورت کوتاہ اندیش میرے ساتھ بد خلقی و جنگبائی اختیار کر کے زبان درازی سے لڑنے لگی اور میری صلاحیت زندگی تلخ کرنے لگی مشغولی عیارت مرد صالح کو بد زندگی میں عذاب و درج ہوئے الامان یا ید سے یا اللہ نار دنیا سے مانگتا ہوں پناہ ایک یا از زبان ششیخ و طعن دراز کر کے کہنے لگے کہ تو اپنے دن بھول گیا میرے بابائے قید فرنگ سے بھک چھڑا دیا دس دینار پر بھول لیا میں نے کہا سچ ہے دس دینار و بکر چھڑایا اور سو دینار پر تیرے ہاتھ بھنسا یا مشغولی شناسی و دنیا آگ عالی نسب نے بچھڑایا اگر گ کے دست و دھن سے بچھڑا یا میرے شب کو پھیرا خنجر تو اس کے حلق سے نکلا کر رہے مجھے جو بھیرے سے تو نہ پھیرا بے حقیقت میں ہر تو ہی گر گیا میرا

کی از بادشاہان عابدی را پرسید کہ اوقات عزیزت چون میگردد

ہمہ شب و رمناجات و سحر و دعای حاجات و ہمہ روز و ربنہ اخراجات
ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجہ کفاف او چنین
دارند تا ارعیال از دل او بر خیزد و مثنوی ای گرفتار بای بند عیال
و گر آزاد گئی بہت خیال غم فرزند و نان و جامہ و قوت بازت آرد
ز سیر و ملکوت ہمہ روز اتفاق بسیار ہم کہ شب با خدا می سرور از ہم شب
چو عقد نماز بر بندم چہ خورد باید او فرزندم مناجات بمعنی را از گفتن با خدا
از مؤید مصدر ہر باب مفاعلتہ سے مادہ اسکا نحو ہر باب نصر بنصر سے از صراح و غار باضم نحو
حاجت از خداست تعالی از منتخب مصدر ہر باب نصر بنصر سے از حقیقہ جمع از صراح قولہ دعا سے حاجات
اکثر نسخون میں دعا و حاجات ساتھ دعا و عاطفہ کے ہر شولف کے نزدیک دعا و عاطفہ غیر صحیح تر
کیونکہ جب دعا بمعنی طلب حاجت ہو تو بعد لفظ دعا کے دعا و عطفت کی صورت میں ضرور ہر کہ لفظ
حاجات کا مضاف مقدر ہو اور بغیر دعا و عطفت کے ضرورت تقدیر کی باقی نہیں رہتی دعا مضاف
حاجات مضاف الیہ اور یہ از قبیل لفظ تلاوت قرآن ہے کیونکہ لفظ تلاوت بمعنی خواندن
قرآن ہے اور بعد لفظ تلاوت کے ذکر قرآن بطریق توفیج ہر قولہ تا وجہ کفاف آہ اقول اس فقرہ میں لفظ
تا کہ مکرر واقع ہوا دل قائم مقام کاف بیانید اور دوسرا بمعنی برای آنکہ یا غم و اندوہ از بران عیال
معنی زن و فرزندان و دیگر توابع از منتخب و کشف و مدار مؤید و لطائف بالفتح خلط از غیاث جمع ہر شب
بالفتح و تشدید ی کی باب ضرب بنصر سے از صراح پاسے پندہ و شہی جس سے پانوں چار پائے کا ماندھیں
از بران رسن و دام از غیاث آراوے قید و مجرور و خلاص شدہ و نجات یافتہ اور محققین کے نزدیک
وہ شخص جو تعلقات ظاہری و باطنی سے خلاص پاوے از بران قوت بالضم خوردنی از منتخب
روزی از مؤید روزی بقدر حاجت از کشف ملکوت بفتح تین بادشاہی و پروردگاری و تصرف
در چیز سے دعا لم فرشتگان از منتخب باصطلاح صوفیہ عالم معنی کہ عالم ارواح ہے از مدار و کشف و کثر
و مؤید بعضی رسالہ تصوف میں لکھا ہے کہ ملکوت فرشتوں کی عبادت کا مقام ہے کی طاعت و عبادت
بہ تصور و فی تصور حاصل ہوتی ہے از غیاث قولہ غم فرزند آہ اقول یعنی اندیشہ اولاد کا اور کھانا
اور کپڑے اور دوسری ضروریات کا سمجھو عالم ارواح کی سیر سے باز رکھے یعنی عبادت خالص سے

نہو کے قولہ اتفاق نہیں سازم آہ یعنی تمام دن عزم بالجزم و میت مستحکم کرتا ہوں کہ رات کو خدا کی عبادت میں مصروف رہوں اور رات کو جب نماز کی نیت باندھتا ہوں تو یہ فکر رہتی ہے کہ صبح کو میرے ارے کے بارے کیا کھائینگے ترجمہ ایک بادشاہ نے کسی عابد سے پوچھا کہ تیری اوقات عزیز تیرے گزرتی ہیں کیا تمام رات مناجات میں سحر کو دعا سے حاجات میں اور تمام دن فکر اخراجات میں بادشاہ کو نافرمانی پیشیدہ عابد کا معلوم ہو گیا فرمایا کہ خرچ روزینہ اسکا مقرر کر دیوں روزانہ سرکار پاوے تاکہ عزم و اندیشہ روزی زن و فرزند اس کے دل سے اٹھ جائے مثنوی جسکو غم و محال کا دن اور رات ہے اس کے اٹھ خیال نجات ہے فکر اولاد و نان و جامہ ہو جب طاعت خالص نہ ہوگی دن کو یہ عزم کیجئے اور شام تا سحر بیدار رہو خدا کی عبادت میں رات کو ہونا میرا خیال نہ چھو گیا کہ ایسے مرے اطمینان

جو عبادت میں حیا ہے

پہلی از مشہور ان شام و شبیشہ سا کہا عبادت کر دی و رگ در خان خورو بادشاہ ان طرف حکم زیارت نزدیک وی رفت و گفت اگر مصلحت بینی در شہر از برای تو مقامی سازم کہ فراغ عبادت ازین بہ دست و دہد و دیگران بپرکاست انقاس شہر استفید شوند و بزعمال صالح شما اقتدا کنند زانہرا بہرین سخن قبیل بنیاد ارکان دولت گفتند پاس خاطر ملک مصلحت انست کہ شہر روزی مشہور و آبی و کیفیت مقام معلوم کنی پس اگر صفای وقت غریبان را از صحبت اختیار کرد و رہتی باشد اختیار باقی سنت منعہ بہ بار عبادت کنند از غیاث دادہ اسکا تعہد ہی باب تفعل سے بعضی ہنگی و عبادت شہر از غیاث بندگی میں لینا از صراح خوا کرنا از منتخب انقاس بالکس راغب کرنا کہ ہو دور کریدہ و نفیس اور نفیس ہونا اور بالفتح جمع ہر نفس بفتح ہن کی بعضی دم از منتخب ترجمہ ایک عابد رہنے والا شام کا برسیوں سے جنگل میں عبادت بجالاتا تھا اور درختوں کے نیچے کھانا کھاتا بادشاہ اس طرف کا واسطے زیارت کے اس کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ اگر آپ عبادت دیکھیں اور فرماویں تو میں آپ کے واسطے ایک مکان دکشا فرحت افزا مقرر کر دوں کہ فراغت عبادت کی یہاں سے بہتر میسر ہو اور دوسرے لوگ آپ کے دم کی برکت سے فائدہ مند

اور تھوڑے اعمال صالحہ کی پیروی کریں زیادہ سے قبول کیا تب ارکان دولت کے کوہا کہ صلاح وقت
یہ ہے کہ بادشاہ کی خاطر سے چند روز شہر میں چکر بھین اور کیفیت مقام کی دریافت کریں پس اگر صحیح اختیار
اوقات عزیز کو غبار کہ ورت حاصل ہو تو پھر یہاں پہنچنے کا اختیار باقی ہے اور وہ اند کہ عابد بشہر
درآمد وستان سری خاص ملک را از برای او برداشتند مقامی دلگشا
زدان آسای چون بہشت متنوع سے گل شیر شش جو عارض خوابان بہشتی
زلف محبوبان پشیمان کن نہیب برو عجز پشیر ناخوردہ طفل دانیہ بہشتی
شعر و افانین علیہا جلنار و علفیت بالشیخ الاخصر نار پستان سری
و خانہ باغ وہ باغ جو صحیح خانہ میں بنادین از سراج اللغات برداشتند کہ سواہ معنی ہیں اس جگہ معنی کار
و مرتب گردانیدن و خالی کردن مناسب از بران و جہانگیری و غیاث گل سرخ و گل فابری
جو چہ و در عربی کلاب کا پھول ہندی قولہ جو عارض خوابان یعنی کلاب اس باغ کا رنگہ لفظ
میں مثل رخسارہ محبوبان تھا سنبیل یا شش گشت نہیب بروزن قریب معنی ترس و بیم از
غارت کنندہ از نوید نہیب و نیو بالکسر معنی ترس و بیم از جہانگیری بکسر تین و یا بجمول مالہ نہا
کہ لفظ عربی جو معنی ترس و بیم و عظمت و آواز صیب و غارت اور بفتح اول بروزن لقبیت معنی غارت
بروز عجز بفتح بار موحده و عین جملہ سرے آخری از نوید سات روزہ میں جاڑون کے اخیر میں تیر دن
آخر میں یعنی پچاس دن اور چار دن اول اسفندار یعنی چیت کے چکر یہ ایام آخر سرے کے ہیں لہذا اسکو بروز عجز
کہتے ہیں کیونکہ بروز معنی سرا اور عجز بمعنی سیزن اور بعض کہتے ہیں کہ ان روزوں ایک بڑھیا
صبر امین سرے سے مرگئی تھی لہذا وہ ایام اس نام سے سہی ہوئے اور نام اون ساتوں دن کا یہ ہوا
جس کو بکسر صا و ملکہ و تشدید و نوسری بکسر صا و ملکہ و نون شد و فتح و سکون بار موحده و راجعہ شمس کو
فتح و سکون بار موحده و راجعہ جو کھے ام بروزن فاعل یا مخور و تکریم صیغہ اسم فاعل جھٹھے و کلن فتح
و کسر لام اول شد و ساتوں مطلقاً الجبر بالضم اس روز اخیر کو کف الطعن بھی کہتے ہیں از صراح
و غیارث اور بعض جو معنی سیزن عجزہ بزیادتی لکھتے ہیں خطا ہے کیونکہ قول کے وزن بروز لفظ کہ
معنی اسم فاعل ہوندر و موند و کاکسان ہر از مدار و لطائف صراح و مؤید و صحاح و بحر الجواہر و منتخب و غیاث
قولہ پشیمان کن نہیب آہ شارح فاضل اور خان آرزو اور صاحب غیابان و شکرستان بروز عجز کو ایام

سرے سے سخت لکھتے ہیں حال آنکہ آخراہ پھا کر دوا ایل ماہ چیت میں جسکو گلابی جاڑا کہتے ہیں سراہم محل
 و سست رہتا ہر سختی کا کیا ذکر چنانچہ صاحب صراح یعنی پس زمرہ اور صاحب مؤید یعنی سراہے
 آخری لکھتا ہے اور لفظ مجوز سے بھی ضعف سرا کا طابع ہر دو صورت میں قوافل کے نزدیک لفظ کریم
 کا ت قوافل کا ہو اور بد مجوز سے کہ معنی سراہے آخری ہر مراد اس سے وہ ایام ہیں جن میں سپتہ درختوں کا
 زرد اور سست و سرد ہو کر گر جاتے ہیں جسکو خزان کہتے ہیں چنانچہ صاحب مؤید نے قوافل سے خزان کی
 یہی تعریف لکھی ہے اور لفظ نسیب بمعنی غارت بھی ایام خزان ہی سے مناسب پس معنی اس بیت کے
 یہ ہونے کے کہ گل و سنبل اس باغ کے صمد خزان سے محفوظ اور ایسے تروتازہ تھے جیسے ان کے بیت سے پھر پیدا ہوا
 اور نہ زرد و وہ نہ میا ہوا در جو شاربین نے اس بیت کے معنی میں کلمات کیے ہیں بنظر طول و میل کے
 تفصیل اس کے کہ کسی گلی افانین جمع ہو افنان کی اور افنان جمع ہو فنن کی معنی شاخ ازمنہ شاخ
 چنانچہ عرب ہو گلزار کا بمعنی گل انار غلقت بضم عین و لام شد و کسور و قاف و فتوح و کون
 حیدر واحد نوشت غایب باضی محمول تلبیق سے معنی آؤ فتن از غیاث احضر بمعنی ہر سیاہ از غیب
 سرچشمہ کہتے ہیں عابدان لوگوں کے سمجھانے سے شہر میں آیا بادشاہی خانہ باغ خاص اس کے رہنے
 خالی کر دیا وہ مقام دلکش فرحت افزا مثل گلشن جنت تھا مضمومی رخ وہاں سا اسکا ہر گل تھا
 زلف و مشکین اسکا سنبل تھا بد و روان سے خزان وہ گل ایسے شیرناخورد طفل ہو جیسے شعر
 شایان شاخون میں گلزار وان ایسے دیکھتے تھے درخت سبزین چون سرخ انگارے لٹکتے تھے
 ملاک و حال کنیزک باہر و سے پیش فرستاد ربا عی از بن ہم پارہ عابد
 فریبے ملاک صورت سے ملا و اس سے کہ بعد از دیدنش صورت بند
 وجود بارت پیان را شکستہ ہیمچان در عقبتش غلامے بدیع الجمال لطیف
 الاعتدال قطعہ ملاک الناس حوله عطشا و ہوساقیری ولا
 ویدہ از دیدنش گشت سیر ہیمچان کنز فرات مستسقی بدیع بیانش گشت
 لطیف نہایت نیکو کار و یاری کنندہ و نہایت نازک از منتخب یاریک میں او کشتہ
 اسکا لطافت باب کرم کرم سے از صراح اعتدال بن بن ہونا گرمی و سردی و تری و خشکی میں
 باطلہ ان عمر میں ہر بار ہونا کسی چیز کا کسی چیز کے ساتھ اور کبھی کنایہ ہوتا ہے و اعضا و اندام سے کیونکہ

اکثر اعضا سے بیرونی انسان کے دو وہین اور باہم عدل یعنی برابری رکھتے ہیں اور یہ مجاز ہے کہ اطلاق
 مصدر کا اسم فاعل پہلے ہر از غیاث قولہ ہلک الناس آہ اقول اکثر نسخوں میں یہ شعر عربی علیحدہ اور شعر
 فارسی علیحدہ ہے فی الحقیقت دونوں شعر ایک قطعہ طبع ہے اور طبع با حد صلاح شعر اسکو کہتے ہیں کہ ایک مصرع
 عربی اور دوسرا مصرع فارسی ہو یا ایک شعر عربی دوسرا شعر فارسی ہو دس بیت تک غطش لفظ عربی
 تشکی فارسی پیاس ہندی غطشان لفظ عربی تشنہ فارسی پیاسا ہندی قرات آب خوش
 و شیرین اور نام دریا کا ہر نزدیک کوفہ کے از غیاث مستشفی صیغہ اسم فاعل کا ہے مصدر اسکا
 استشفی اب استفعال سے کہ نام ایک مرض کا ہے اسکی تین قسم ایک کھجور سے بالکل اعضا پھول جاتا ہے
 سبب اسکا ضعف و برودت مزاج جگہ ہے کہ خون بوسیر یا حیف سے زیادہ نکلنے سے یا بعد محنت و ریاضت
 ٹھنڈا پانی پینے سے ہو یا ضعف طحال سے کہ سودا کو جذب نہ کر سکے کبد میں رنجہ سے یا ضعف معدہ سے
 کہ کیلوس خام غیر منضم معدہ میں جاوے اور کبد اسکی نسیج سے عاجز رہے دوسری رتی جس سے پیٹ
 پھول جاتا ہے مثل مشک کے اسپر یا تھ مارنے یا کروٹ لینے سے آواز پانی کی نکلتی ہے یہ بدترین اقسام
 تیسری طبعی کہ حرارت کبد یا شدت برودت و طوبہت معدہ سے ہوتا ہے اور مرض استسقا کے ساتھ
 اگر تب غارض ہو تو پیاس بہت لگتی ہے از کفایہ منصوری ترجمہ جب وہ عاید اس مکان میں گیا
 تو بادشاہ نے ایک اونڈی سے پارہ ہالکے حسن پر قربان سب سے تیارہ فی الفور وہاں بھیج دی
 مثنوی جسے دیکھ کر عابد پریشان ہلک صورت تھپے طاؤس اسپر قربان نظر گر یار سالی آ
 پڑ جائے زمین میں سرو سا حیرت سے گڑ جائے اس طرح ایک غلام حسن و جمال میں عظیم المثال تناسل
 اعضا بحدا اعتدال صاحب سلیقہ کمال بعد اس کے بھیج دیا قطعہ پیاسے مرجانیں اس کے گرد انسان
 دے نہ پانی دکھا کے ترسائے دیکھنے سے نہ اس کے آنکھ ہو سیر جیسے مستحق آب دریا سے
 عابد از طعنا مہامی لذت خوردن گرفت و کسو تھامے لطیف پوشیدن
 وارز فواکہ و مشنوم حلاوت و متنوع یافتن و در حال غلام و کنیز نظر کران
 و خرومند ان گشتہ اند زلف خوبان ز تجریابی عقل نیست و دایم مزخ ز بیک
 بیت در سر کار تو کر دم دل و دین باہمہ دانش و مزخ ز بیک حقیقت مشم
 امروز تو دایمی فی بحملہ دولت وقت مجوسش بزوال آمد چنانکہ گفتہ اند

قطعہ ہر کہ بہت از فقیہ و پیر و مرید و وزیران آوران پاک نفس چون
بدنیاسی دون فرو آید و بغسل در ساندھ میو گیس و قوا کہ جمع فاکہ کی معنی میو جا
مشموم خوشبو قولہ در سرکار آہ بعض شیخون میں در سرکار ہر اقول جاننا چاہیہ کہ لفظ سرکار
مرکب ہر لفظ سر یعنی مثل و خواہش و فکر و خیال اور لفظ کار یعنی فعل ہے اور لفظ سرکار باضافت
بمعنی محالہ و مقصود از برہان و مؤید مولفہ کے نزدیک سرکار باضافت اولے اور مراد اس سے
عشق ہر اور قبل لفظ کردم کے لفظ بر باد یا ضائع مقدر اور ہر چند لفظ تو بضمیر خطاب اور لفظ کردم و ہم
بصیغہ متکلم اور لفظ داعی میں یاے خطاب ہو لیکن فی الحقیقت مراد مضمون اس بیت کا بطریق اخبار
حال عشق ہر کہ بطریق انشا و معنی اس بیت کے یہ ہیں کہ اس عابد نے باوجود عقل و دانش کے غلام و کبیر
عشق میں دل و دین اپنا کھو دیا اور صبطح مرغ زیرک دانش کی طرح سے دام صیاد میں پھنس جاتا ہے اسی طرح
وہ بھی دام الفت میں پھنس گیا زبان آویر مردم شاعر فصیح و بلیغ از برہان و مؤید و کشف کنا
واعظ سے بقرینہ پاک نفس کے از سروری پاک نفس کنا یہ ہر صاف باطن ہے کیونکہ پاک برہان میں
بمعنی صاف و بے غش و پاکیزہ مرقوم ترجمہ عابد قور مالک اللہ سبحانہ فر عفر میر بیان و مستخرج شیراز
باقو خانی خواہ نعمت نان با دام نان پسند پر اٹھا اور سیدہ جات میں انگور ہی ناش پاتی خرم با دام آخروث
کشمش منتقاب تہ کھانے کھوار بشیر مشرق و گلبدن دوشالا اوڑھنے پہننے عطر کلاب موتیا بدن بان
عروس و ناز پری کپڑوں میں لگانے اور غلام و کنیزک کے جمال کا نظارہ کرنے لگا اور دانشمند و جہ
کہا ہو کہ زلف محبوبان حاقلوں کے پائوں کی زنجیر اور مرغ دانہ کے واسطے دام تزویر ہے بہت عشق میں
کھو دیا عاقل نے دل و دین اپنا مرغ دانہ کی طرح دام محبت میں پھنسا حاصل کلام اس کے کہا میں ہر حال آیا
جیسا کہ بزرگوں نے فرمایا قطعہ جتنے ہیں پیر اور مرید و فقیہ و واعظ و صاحبان پاک نفس
جب کہ دنیا سے دون میں در آویں پھنس میں صبطح غسل میں گسٹ باری ملک بدن
اور غیبت کرو عابد راوید از ہیبت ستین بر دیدہ و سرخ و سفید رنگہ
و فریہ شدہ و بر بالمش و بیاتکیہ زدہ و غلام برنی سیکر با مروجہ طاقوسی
بر بالامی سرش استادہ بر سلاست حالش کشادمانی کرو و از ہر درے
سخر گفتند تا ملک با انجام سخن گفت من این دو طاق و در جہان دو مست

علما و زناد و وزیر فیلسوف جهان ندیدہ حاضر ہو کر گفت اسی خداوند روی زمین
 شرط دوستی آنست کہ باہر دو طاقت نہ کوئی گئی علما را زبردۃ تاویک و خوانند و
 زاهدان را چیزی مدہ تا زاید بمانند بالش و بساط و دست فارسی مسند عربی از برنا
 صر و حد بکسر نیم و سکون را جمله و فتح واد و جار حطی و مذہب بکسر نیم و فتح ذال مجہدہ بابے موحده
 میشد و مفتوح عربی کس بلان فارسی ہو چھل و چنور ہندی زناد و جمع ہر زاہد کی اور زاہد وہ ہو جو خوش
 و رغبت دنیا کی نہ رکھتا ہو اور مال و جاہ و ناموس سے تعلق نہ پکڑے از منتخب و لطائف و غیاث
 فیلسوف بمعنی حکیم و دوستدار حکمت جمع اسکی فلاسفہ از غیاث مخفف ہر فیلاسوف کا
 لغت یونانی میں فیلا بمعنی دوستدار اور سوف بمعنی حکمت پس فیلاسوف بمعنی دوستدار حکمت
 از برناں ترجمہ ایکبار بادشاہ نے عابد کے دیکھنے کی خواہش کی جا کر لاحتظہ فرمایا تو دیکھا
 پہلی صورت بدل گئی تھی سرخ و سفید نکلا موٹا نازہ ہوا مسند ریہا پر تکیہ لگائے بیٹھا اور غلام
 گل اندام پر پی بیکر ہو چھل طاؤسی لیے پیچھے سر رکھ رہی عابد کی خوشحالی و فارغیابی پر بادشاہ
 بہت خرم و مسرور ہوا خود بہ طرح کا ذکر ہوا آخر کو جان پناہ نے فرمایا سارے جان ہیں بے
 زیادہ ترین دوست رکھتا ہوں دو فرقہ محبوب پروردگار کو یعنی علمائے دیندار اور زناد و روزگار کو
 وزیر عاقل جهان ندیدہ و ہر فن میں کامل حاضر تھا کہنے لگا امی صاحب عالم شرط دوستی یہ ہر کہ دونوں
 فرقہ سے آپ سلوک فرما دین علما کو مال و زر دیکھے کہ خاطر جمعی سے خوب پڑھیں اور پڑھا وین زاہد کو
 کچھ عنایت نہ کیجے کہ زہد پر قائم رہیں اور نفس مارہ کی سرکشی سے اپنے تئیں بچا دین بیت نہ
 زاہد را دم باید نہ دنیا چاہے زاہدے و دیگر بدست آئے قطعہ آنرا کہ سیرت خوش و سیرت
 با خدا کے بی نان و وقت و تقہ و روزہ زاہد سیرت و انگشت خوردی بنا کو
 و لہر بہ بی گوشوار و خاتم فیروزہ شاہد سیرت و قطعہ در ویش نیک سیرت
 و فرخندہ را سی را بنان را ملا و قطعہ و روزہ گو مباحش و خاتون خوب صورت
 و پاکیزہ روی را بن نقش و نگار و خاتم فیروزہ گو مباحش بیت نامہا سیرت
 و دیگر م باید کہ خوانند زاہد م شاید قولہ نہ زاہد را آہ اقول صفت زاہد کی یہ ہر کہ ہمیشہ
 متوجہ آخرت کار رہے اور راحت و لذات دنیا سے احتراز رکھے اور خواب و خوراپنے او پر حرام کرے

مگر بوقت ضرورت اور ہمیشہ نرم دل و چشم تر ہوا اور ایک ساعت درود عبادت سے خالی نہ رہے اور
تخصیل میں بیش قدر حاجت سے زیادہ نکرے اور کسی سے مانگنا تو کیطرت جو کوئی دیوے تو نہ لیوے چنانچہ
منقول ہے کہ جب جناب باری حضرت اباذر غفاری از بسکہ بیمار ہوئے مقدمہ دروا کرنے کا نہ تھا بعض
دوستوں نے کہا اگر تم کو تو میں طلبیب کو بلاؤں اور جو دو این تجویز ہوں اپنے پاس سے منگاؤں
اُس صاحب صبر و تحمل اور مالک ملک تو کل نے فرمایا حکیم و شافی مطلق کی مرضی سے میں مریض و بیمار ہوں
اور خفیف و زار ہوں پس میں نہ تجویز طلبیب کی چاہتا نہ شفا کا طلبگار ہوں رازق العباد بنے تو روزی
میری آخرت پر مقدمہ کی پھر میں دنیا میں کیوں خواہاں درہم و دینار ہوں بہر حال میں تابع رضاے
پروردگار ہوں قصہ مختصر جب فاقہ سے حالت بہت تنگ ہوئی اور محافت سے طاقت ہانے کی نہ رہی
تو ہنس سے بلا کر کہا مجھ کو اٹھا کر میدان میں لیجاؤ میں گھاس کھا کر زندگانی بسر کرونگا سبحان اللہ کیا
زہد و استغنا ہے لذات دنیا سے بے ثبات سے اس قدر کنارہ کیا کہ گھاس کا کھانا گوارا کیا کہتے ہیں چند روز
بعد اُس مرد میدان زہد کا وعدہ اجل آپہنچا جب طور احتضار ہوا بے سرو سامانی سے ہن کو بہت اضطراب
ہوا حضرت نے فرمایا تم کب اور موت بعد میرے مرنے کے سر راہ جا بیٹھو ایک قافلہ حجاج کا آویگا قافلہ سالانہ
مردموسن ہوا اُس سے میرا حال کیسہ وہ کہ میری تجیز و تکفین کر گیا چنانچہ مالک شرج بیت اللہ سے
قانع ہو کر مع قافلہ آئے تھے اُس عقیقہ سے حال شکر تشریف لائے اور تجویز تجیز و تکفین کر کے جب
برائے منورہ کو گئے تو جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام سے یہ سب حال بیان کیا اُس
جناب نے یوں ارشاد کیا کہ شکر اس بات کا کرو کہ تم کو اباذر غفاری نے مومن کہا وقت بیا نش گذشت
در پوزرہ و دروینہ و دونون بالفتح اور ہوا و یار مچھول یعنی بھیکہ مانگنا اور بھیکہ آور قنیہ میں یعنی جد
وجہ از موبد انگشت فارسی ابرہما بفتحتین الف و یاء موحده و سکون رار محله و فتح میم ترکی اصبع علی
اُنکلی ہندی از نفائس ہما گوش یعنی مخفف اُسکا بن گوش فارسی صمدغ بالضم عربی کنفی ہندی
از نفائس زیر نمہ گوش از برمان بعضون نے بعض شقیقہ اور بعضون نے بعض پس گوش لکھا کہ
از بہار عجم یکسر و فتح جیسا کہ مشہور ہے محض غلط کیونکہ رشیدی و بہار عجم و کشف و سراج اللغات و موبد
و مدار الافاضل و سکندری و شرفنامہ و حل اللغات و فرہنگ حسینی میں بالضم یعنی نرم گوش ہی از غیا
گوشتوارہ مخفف گوشوارہ کا فارسی قرط بالضم و شفت بالضم و فتح عربی بالہندی از نفائس و برمان

فیثاں جو کہ کان سے لٹکاویں قرطہ اور جو کان کے اوپر رہے شنف ہوا و منتخب خاتمہ کیستہ تھری
 انگشتی فارسی از وای ترکی انگوٹھی ہندی فیروزہ اسکی انگوٹھی جو کوئی پہنے فقیر نو حضرت جبریل
 علیہ السلام بہشت سے بطریق بدیہ حضرت رسول خدا ص کے واسطے لائے تھے کہ حضرت نے جناب سیر انگوٹھی
 کو عنایت فرمائی اس نگین پر اند المملک کندہ تھا وہ انگوٹھی پر رشت امہ مابعد علیہم السلام کو پہنچی
 اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے منقول ہو کر جس انگوٹھی پر یہ آیت رب لا تذر فی فردا و انت
 خیر الوارثین کندہ ہو صاحب انگشتی صاحب اولاد ہوا و جناب سالتہا صل سے منقول ہو کہ
 خداوند تعالیٰ فرمایا ہے کہ جو شخص دعا کرے اور اس کے ماتھے میں انگوٹھی فیروزہ کی ہو میں شرم کرتا ہوں کہ اسکو
 ناسید پھیروں صاحب ملیۃ المتقین لکھتے ہیں کہ صبح کو نظیر کرنا فیروزہ پر باعث روشنی چشم و انبساط
 رباط مسافر خانہ از غیاث و لطائف سرائے و خانہ از کشف نقوش معنی لیاقت و سزاوارسی جناب
 شاعر کہتا ہے بیت لباس ز رکش شاہی چہ نقوش دارد و تن برہنہ من نقوش پوریا دار از غیاث و شرح دیوان
 حاقانی و مدار و تحفہ السعادت نگار یا لکسہ و وزن شکار بمعنی بیت جسکی عربی منہم ہوا و بمعنی نقوش
 اور مراد نقوش کا جیسے نقوش نگار اور بمعنی نگارندہ و نقوش کنندہ اور وہ نقوش جو تھدی سے
 معشوق کے دست و پا پر بنادیں اور کنایہ معشوق و محبوب اور اس شخص سے جسکو بہت دوست
 رکھیں از بریان قولہ تا مر بہت آہ یعنی با وجود موجود ہونے روزی بقدر سدر مت کے اگر کوئی روزی
 زیادہ طلب کرے تو اسکو زیادہ کہا جائیے ترجمہ بیت کبھی زیادہ نہ درم سے نہ دینا چاہیو سے
 کہ نہ زیادہ اسکو نہ مار قطعہ زاہد ہی جو متقی اور حق کار از دار ہالیو سے نہ نذر اکو سے نہ مانگے جان ہیں
 چاہیں حسین کو مہ بھی گویا تھ میں نہوہ فیروزہ کی انگوٹھی دیا بالاکان میں ہ قطعہ درویش صادق
 و عاقل ہر جنتی ہ قسمت میں اسکو لقمہ درویشہ گو نہوہ محبوب خلق ہو دیا خالق نے جسکو شش
 تھدی کے چھلے خاتم فیروزہ گو نہوہ بیت زیادہ سدر مت سے جو چاہے اسکو زیادہ نہ کہیو تم گاہے

پہننے سے مراد حکایت

مطابق این سخن بادشاہی رامھی پیش آمد گفت اگر اس حالت بہ اوین برابر
 چندین درم زیادہ ان را بہم چون حاجتش را بد و تشویش خاطرش بہت
 وفائی نذرش کو جو و شرط لازم آید یکی را از بندگان خاص کہ سیدہ درم وادتا را

تفرقہ کنندہ گویند غلام غافل و ہوشیار بود ہمہ روز بگردید و شبانگہ باز آمد در ہمارا ہوسہ
 داد و پیش ملک نہاد و گفت زاہدان را چندان کہ طلب کردم نیافتہ گفت این چہ
 حکایت است انجہ من دانم درین شہر چار صد زاہدانہ گفت اسی خداوند جان
 آنکہ زاہدست نمی شناند و آنکہ می شناند زاہد نیست ملک بخندید و ندیمان را گفت
 چندان کہ مراد حق این ملائکہ خدا رستان ارادت است و اقرار این تشویش دیدہ را
 عداوت است و انکار و حق بجانب اوست بدیت زاہد کہ درم گرفت و دینار
 زاہد ترازویکی بدست آرہ قولہ اگر این حالت آہ بعض نسخون میں اگر انجام این حالت
 بر سر آدمی باشد ہی اور حالت بمعنی کیفیت مراد اس سے ہم مذکور و فابیان نش گذشت نذر بفتح
 نون و سکون وال حجبہ بیان اور بیان پانہ ہذا از منتخب جو چیز کوئی شخص اپنے اور واجب گردانے
 مثل روزہ و صدقہ و طعام فاتحہ روح بزرگان اور جو نقد و جنس کہ امر او سلاطین کے حضور میں گزاران کہ
 ملاقات کرین اور بفتح اول و ضم ثانی حیران و پریشان اور مضمتین ترس و بیم از غیاث و ہمار گشت
 و ملائکہ و مراح جبکہ بندی میں منت کہتے ہیں قولہ بوجہ و شرط بعض نسخہ میں بوجہ شرط ہی شرط
 یعنی عہد و بیان اور لازم کرنا اور لازم ہونا کسی چیز کا از غیاث شروط و شرایط جمع مصدر باب
 تخریر سے از مراح قولہ زاہد کہ درم آہ جاننا چاہیے کہ زاہد کی دو قسم ہر ایک زاہد تر جبکہ اوصاف ۳۴
 حکایت میں لکھ گئے دوسرے زاہد خشک جو نے در دل اور بے معرفت اور جاہل ہو عشق خدا سے
 غافل ہو ہو لہٹ کے نزدیک مضمون مصرع اول مبتدا ہی خبر اسکی زاہد خشک مقدر یعنی جو شخص در ہم
 و ہوتا رہوے فی الواقع وہ زاہد خشک یعنی بے معرفت و جاہل ہو عشق الہی سے غافل اور مصرع ثانی میں
 لفظ ترکو بمعنی یاد دہا چاہیے بلکہ لفظ اضافت زاہد موصوف اور تر اسکی صفت اور مضمون مصرع ثانی
 بطریق فرمان ہو یعنی اب سمجھو لازم ہو کہ ایک زاہد موصوف بصفات زہد تلاش کر اور بندیت و سہا
 کہ سیمطرح اسکو در ہون کے لینے پر راضی کہ تا کہ ایفا سے نذر سے ہیں سبکہ و ش ہون تر چہ مطابق
 اسی حکایت کے کسی بادشاہ کو ایک لڑائی در پیش ہوئی و زمین غیت کی کہ اگر یہ ہم موافق میری آرزو
 سر ہو تو اسقدر در ہم زاہدوں کو دون جب اسکی حاجت پوری ہوئی سچا آوری صدقہ کی موافق
 عہد و بیان کے لازم و ضروری ہوئی چنانچہ ایک توڑ اورم کا کسی غلام خاص کو دیا کہ زاہدوں کو تقسیم کرے

کہتے ہیں غلام بڑا عاقل و ہوشیار تھا تمام دن شہر میں بکھرا شام کو آیا ازراہ تعظیم توڑا درون کا چوم کر بادشاہ کے آگے رکھا اور کہا کہ میں نے ہر چند تلاش کیا کوئی زائد نہ پایا بادشاہ نے فرمایا ایسا حکم غلام واقعہ کیا زبان پر لایا حال آنکہ میں خوب جانتا ہوں اس شہر میں چار سوزا ہا ہیں جنکی توکل پر گذران اور بزرگ عابد ہیں اسنے عرض کیا قبلہ عالم خوراہ ہر لیتا نہیں اور جو لیتا ہے طریقہ زیہ ہے باہر ہی کے حکم نامی غلام اسکو دیتا ہے بادشاہ کو یہ لطیفہ سیکرہ نشی آئی مرصا جنوں سے یہ بات فرمائی کہ ان فرقہ خدایستوں سے جو قدر چھکا اعتقاد و قرار ہو اس شرم و بیجا کوتاہی بخناد و انکار ہو اور فی الواقع حق بجانب کے ہر عین دلنشیں لائق پسند و اعتبار ہے بعد اسکے غلام کی طرف متوجہ ہو کر شاد کیا بدیت نذر واجب ہر نہ غافل کو ڈر لینے پر کسی عارف کو خدا کے لیے توڑی

پیشینویں حکایت

یکی از علمای راسخ را رسیدند کہ کوئی در زمان وقف گفت اگر از جمعیت خواہد فارغ عبادت می ستانند حلال است و اگر جمع از بہر زمان می شنند حرام بدیت مان از برای گنج عبادت گرفته اند صاحب دلاں نہ گنج عبادت برائے دلاں راسخ استوار و پابرجا شونده از منتخب مصدر اسکا سوخ ہر کل ثابت نہوار سخ و منہ الاسخون فی الام از صراح حلال اس جگہ مراد ہر صباح سے اور صباح با صطلح فقہا اس فعل کو کہتے ہیں جسکے کرنا یا کرنا میں نہ کچھ ذاب ہونہ عذاب حرام اس فعل کو کہتے ہیں جسکے کرنے میں عذاب اور کرنے میں نوب ہو قولہ اگر از جمعیت آہ اقول مطلب اس فقرہ کا ترجمہ سے واضح ہوگا قولہ مان از برای آہ اقول یعنی صاحب دلون نے مان وقف اس واسطے اختیار کیا کہ روزی سے مطمئن ہو کہ گوشہ میں بیٹھیں اور بد جمع عبادت کریں اور گوشہ گیری اس واسطے نہیں اختیار کی کہ سجادہ ریائی چھو کر لوگوں کو دام ترور میں لادیں اور آئینے مال و زر لیون اور جمع کریں ترجمہ ایک عالم علوم ظاہر و باطن سے کیسے پوچھا کہ مال وقف کے لینے میں آپ کیا فرماتے ہیں کہا کہ جو لوگ اس نیت سے لیتے ہیں کہ فکر بہرسانی روزی سے فارغ ہو باطمینان خاطر عبادت کریں ان پر وہ مال حلال ہے اور جو لوگ اس ارادہ سے گوشہ میں بیٹھ رہتے ہیں کہ خلالت معتقد ہو کر نذر و فتنہ اور تحائف و ہدایا دیون تو وہ مال ان پر حرام ہے اسوجہ سے کہ باعث عبادت ریائی ہے اور عبادت ریائی باعث عذاب الہی ہے پناخہ کتاب عدۃ الداعی کے باب چہارم میں جناب رسول خدا ص سے یہ حدیث منقول ہے کہ اقول

ایک نماز رانی بڑھیا گادہ مشرک ہو اور دوسری حدیث ہے کہ جس شخص کے عمل میں برابر ایک ذرہ کے برابر ہو وہ عمل قبول ہوگا اور کتاب امامی شیخ ابن بابویہ میں یہ حدیث جناب رسالتاً سے منقول ہے کہ قیامت کے دن بریکار چار نام سے پکارا جائیگا ایک کافر یعنی سیدین و منکر نعمت مائے الہی دوسرے قاصر یعنی فاسق یا دروغ گو تیسرے غاوری یعنی بی وفا چوتھے خاصر یعنی زیاں کار پھر اس سے کہا جائیگا کہ نیست و نابود ہو اتیرا اور باطل ہو اتیرا آج کے روز تو ذاب سے بے نصیب ہو اور اپنا اس سے طلب کر جسکے دکھانے کے واسطے عبادت کرتا تھا بدیت لے مال وقف عارف عبادت کے واسطے ہرگز نہ گوشہ گیر ہو دولت کے واسطے

سیفین سوین حکایت

درویشی بمقامی رسید کہ صاحب آن بقعہ کریم النفس بود و طائفہ اہل فضل و بلاغت در صحبت او تہر یک نذر و لطیفہ چنانکہ رسم ظریفان باشد ہمہ گفتند و درویش راہ بیابان قطع کرد و ماندہ شدہ و چیز کے تھوڑے کی ازان میں بطریق انبساط گفت ترا ہم چیزی سبب گفت مرا چون دیگران فضل و بلاغت نیست و چیزی نخواہد آمد بیک بیت از من قناعت کنید بنگنان بر غبت گفتند بگوئے گفت بیت من گر سنہ در برابرم سفرہ نان پشیمون عزیم بر در حاکم زمان بیاران نہایت عجز او بدانتند و سفرہ پیش او آوردند صاحب دعوت گفت اسی بار زمانی توقف کن کہ پرستار انم کو قہ بریان می سازند دروش سہر آورد و بخندید و گفت بیت کوفت بر سفرہ من گو مباحشت کو قہ رانان تہی کو قہ شست بقعہ بالضم وہ زمین کہ محدود و متمیز بود دوسری بیت از منتخب بمعنی سراے و خانہ مستعمل از غیاث کریم النفس بیانش کہ شست اس جگہ مراد ہی حقی فضل و بلاغت شرح ان دونوں لفظوں کی دیباچہ میں بمقام ذکر جمیل سعدی کے کھنہی کہی نذر کہ سخن خوش و مرغوب کہ دوستوں کی محفل میں واسطی نشا ط خاطر کے کہیں از لطائف و غیا سخن واکش اور آہنگ میں پڑھنا شعر کا از زبان لطیفہ سخن نرم و نازک کہنا از نوید نیکی اور چیز نیکہ از منتخب طریق صیفہ صفت شبہ ہر باب کریم سے ظرافت و طرافت بالکس و طرف باضم جمع مصدر اسکا طرف بالفتح ہے یعنی زیر کی اور طرفت ہے یعنی زیر کی شدن از صراح طریق عربی زیر کی

و دانا و خوش طبع فارسی از منتخب و بران و بہار عجم و غیاث و مویید و کشف انبساط و بیاض
 گذشت قولہ بیایہ گفت اقول اس جگہ لفظ گفت متعلق چیزے اور جملہ آمیندہ دونوں سے ہر
 پس ایک گفت کہ مقدار سمجھا چاہیے قناعت بیانش گذشت گرسنہ و گشتہ بالضم فارسی
 جابج و جوعان عربی بھوکھا ہندی از بران و نفا اس عربی بختین مرد بے زن و زن بے مرد و از
 غیاث عجمی بالفتح و بالکسر عاجزی و ناتوانی از غیاث بالفتح ناتوانی مصدر باب ضرب یعنی رہے
 از علاج کو فتنہ اول یعنی کباب ثانی یعنی آسیب رسیدہ و از کشتیدہ و از محنت و سفر ماندہ شدہ
 از غیاث و مصطلحات ترجمہ ایک فقیر اس مقام پر وارد ہوا جس جگہ کا مالک سختی تھا اس کے
 پاس ایک گروہ صاحب فضل و بلاغت بیٹھے ہر ایک سخنان شیریں و لطافت تمکین جیسا کہ عادت
 عقلمندوں کی ہو کہ رہے تھے درویش راہ بیابان کی قطع کر کے آیا ماندہ ہو گیا اور بھوکھا تھا ان
 کو کون میں سے ایک نے بطریق خوش طبعی کہا آئیے بیٹھیں کچھ بذلہ و لطیفے آپ بھی کہیے کہنے لگا مثل
 دوسروں کے میں عالم نہیں فضل و بلاغت سے در ماندہ ہوں اور کچھ نہیں جوائدہ ہوں ایک
 بیت سننے پر قناعت کرو تو کون صاحب سب بہت بشاش و مشتاق ہوا کہنے لگا راہ اس
 کیا بہتر فرمایے بسم اللہ تب سنے یہ بیت پڑھی بیت میں ہوں بھوکھا میرے آگے لائے دسترخوان
 بچھاؤ درجہ جام زنان کے چون مجھ و ہوں کھڑا یاروں نے اسکو بھوکھ سے نہایت عاجز پایا دسترخوان
 اسی کے آگے بچھایا صاحب دعوت نے کہا ای یار ایک گھڑی ٹھہر جا لو ڈیال کو فتنہ بھونک رہی ملیا رہی ہو
 تو کھانا کھا درویش نے سہل ٹھہرایا ہنسکر یوں کہا بیت میرے دسترخوان پر اسدم نموسے کو فتنہ
 روکھی روٹی بھوکھ میں ہی کو فتنہ کو کو فتنہ

جگہ دسترخوان بچھاؤ درجہ جام زنان کے

ارٹیسوین حکایت

میری گفت پیری راجہ کہم کہ از خلاق نرجسیت اندرم از بسکہ زیارت من
 ہی آیندہ اوقات عزیز مرا از تردد ایشان نشویش حاصل میشود گفت
 ہر چہ درویشانہ مرا ایشان را وامی بدہ و اسخہ تو انکہ انداز ایشان چہری بخوا
 کہ دیگر کی گرد تو نگرد نہایت گر گدا پیشرو لشکر اسلام ہووے کافر از بیم توقع
 برو تا در چین : تردد آمد و شد کرنا اور بھڑنا از منتخب مجازا یعنی فکر و اندیشہ از تاج المصدا

شرح گاتان اردو
 وکنز غیاث المستوفی بیا نش گزشت پیش و کشک و نیز فارسی مقدمہ الجیش علی براول بالکسر
 از نفاس ترجمہ ایک مرید نے کسی پیر طریقت سے پوچھا میں کیا کروں کہ خلائق کے ہاتھ سے
 نہایت رنج میں ہوں اکثر میری ملاقات کو آتے ہیں انکی آمد و رفت سے میری اوقات عزیز کو پریشان
 حاصل ہوتی ہیں اور پرگندگی خاطر سے میری عبادت باطل ہوتی ہے پیر نے کہا جو فقیر میں انکو قرض دے
 اور جو تو نگاہیں اسنے قرض لے تو بمصدق القرض مقرض المحبت پھر تیرے گرد نہ تو نگہ آویں گے نہ درویش
 اور حاصل ہوگا عبادت میں چین و عیش بدیت ہوگا فوج مسلمان کے ہوا گے آگے
 بہم خیرات سے کافر در چین تک بھاس گے

انتالیسویں حکایت

فقیری پیرا گفت هیچ ازین سخنان دلا و بزور زبانی مشکلمان در من اثر نمیکنند
 سخا آنکہ نمی بینم مرایشان را کردار و افق گفتار مثنوی ترک دنیا و مردم آموزند
 خوش کن سیم و غلام اند و زندہ عالمی را کہ گفت باشد و بس ہر چہ گوید بگیرد
 اندر کس ہذا عالم آنکس ہو کہ بد نکند نہ بد گوید بخلاق و خود نکند آہ انا مرون
 الناس بالمر و تنسون انفسکم بیت عالم کہ کامرانی و تن بروری کہ نہ
 او خوشتر گشت کہ از بہری گشت و فقہ جاننے والا مسائل شرعیہ کا اور دانشمند
 از منتخب اناس علم شرع از غیاث ماورہ اسکا فقہ بالکسر و مار لفظوہر یعنی دریافت کرنا اور جاننا
 اور علم لیکن یہ علم مخصوص ہوا ساتھ علم معرفت احکام شریعت از غیاث و شرح نصاب
 دلا و نیز بیا نش گزشت مشکلم ایضا ترجمہ کسی فقیہ کے بیٹے نے باپ سے کہا کہ علما
 مشکلمین کے سخنان مرغوب میرے دل میں اثر نہیں کرتے اس جہت سے کہ میں نہیں دیکھتا ہوں
 کردار انکا موافق گفتار کے بلکہ خلاف حکم شریعت حضرت احمد مختار کے مثنوی لوگوں کو
 ترک دنیا سکھلاوین ہا سیم و زراب جمع فراوین ہا فعل عالم ہو کر مخالف قول اس کے کہنے پہ
 سب پڑھیں لاجل ہا وہی عالم جو فعل بد کرے ہا نہ کہ سکھلاوے اور خود نکرے چنانچہ جناب
 باری تعالیٰ سورہ بقرہ میں سپارہ اول کے رکوع میں کہ قریب ہا کے ہی علمائے بے عمل کی
 مذمت میں فرماتا ہے جسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ آیاتم حکم کرتے ہو خلائق کو واسطے اعمال انکی

اور قبول جائے ہوا ہے فقیر کو یعنی اعمال نیک تم خود نہیں کرتے ہو بدیت عالم بدیش و عشرت
 و تن پردی کسی سے نہ گم کردہ راہ خود ہو وہ کیا رہی کسی سے پدر گفت ای سپہر دار چہاں باطل
 نشاید روی از تربیت ناصحان بر یافتن و راہ بطالت گرفتن و علماء را
 بضد نکست و مشیوب کردن و در طلب عالم معصوم از فوائد علم محروم ماندن
 ہنچو نابینائی کہ شبی در وحل افتادہ بود و میگفت ای مسلمانان چرا غی فرار
 سن و از بدنی فارغ نشیند و گفت تو کہ چراغ نہ بینی چراغ چہ بینی چہ بین چہ بین
 و غی چون کلمہ نزاران است اینجا نقدی نہ ہی بضاعتی نہ تنائی و اینجا تا
 از وقتی نہاوری سعادت نہی قطبہ گفت عالم گوش جان بشنو و فور
 نماز گفتش کردار باطل است آنچه مدعی گوید نہ خفتہ را خفتہ کی کند سبب داؤ
 مرد باید کہ گیرد اندر گوش و در نیست است بند بر و در قطعہ صاحبہ
 بہر سہ آمد از خاقانہ بہ بیشکست عمدت اہل طریق را بہ گفتہ میان عالم
 و عابد چہ فرق بود و تا اختیار کردی از ان این فرق را گفت او گلہ خویش
 بدر می برد و موج وین جہد میکند کہ بگیرد غریق را بطالت بالفتح بیکاری
 اور معطلی اور بالکسر معنی دلیری از منتخب و فیاث مصدر ہر باب کرم کرم سے اور کطل و کطل
 و بطلان تینوں بضم اول مصدر ہن باب نصر غیر سے از صراح معصوم صیغہ اسم مفعول کا ہوا
 اسکا عمدت بالکسر مصدر ہن باب ضرب یضرب سے یعنی باز رکھنا اپنے تنیں گناہ سے از صراح
 معصوم وہ ہر جو گناہان صغیرہ و کبیرہ سے عذر دے ہوا معصوم نظر رہے یہ منصب سوائے انبیاء و ائمہ
 عالمیہ السلام کے دوسرے کسی کو حاصل نہیں و حل و رنجہ عربی لائے دلش و خلاب فارسی چلا
 و کیچر ہندی از نفاس فارحہ مزاج کنندہ از خیابان و شکرستان اور چہ نشون میں بجائے
 فارحہ کے فارحہ ہر گز نہ صیحہ میں فارحہ ہر مولف کے نزدیک ہی مناسب کلمہ بالضم فارسی
 و دوکان تہشید کا ف و جانوت عربی دوکان ہندی و فارسی ہزار تہشید یذا و جمعہ غائبہ و ستاغ
 مادہ اسکا بز بالفتح و تشدید از ہر معنی سلاج و ستاج باب نصر غیر سے از صراح قولہ و نماز اقول اس
 مانہ صیغہ مضارع مانیدن سے ہر معنی مثل و مانند و شبیہ کسی چیز کے ہونا از بران یعنی اگر یہ فعل

مواثق قول کے نہولیں اس کے سخن کو بگو شہ دل سنکر اس پر عمل کرنا چاہیے قولہ مدعی کہ یہ قال الشیخ
مدعی کہنا یہ حکیم سنائی سے اور صریح ثانی اسی کا مقولہ ہے جس کا صریح اول یہ صریح عالمیت ہے
اور توفیق اور مرد و خفتہ اول سے مرد و خافل و جابل اور خفتہ ثانی سے عالم نے عمل اور بیداری سے ہر آیت
اور معنی بیت سعدی یہ کہ قول حکیم سنائی کا خافل و جابل کو بے عمل ہدایت نہیں کر سکتا اس
حدیث سے باطل ہے کہ ان اسد یوسف بلالہ بن بالرحل الفاجر یعنی حق تعالیٰ اس دین کی تائید کرتا ہے بیبا
و عطر و نصیحت مرد بدکار و بے عمل کے اور وہ قول صریح مخالفت نقل و عقل کے ہے دلیل نقل حدیث
مذکور اور دلیل عقلی یہ کہ خدا بقالی قادر ہے کہ اپنے بندے کی ہدایت جس شخص سے چاہے کرے اگر چہ بادی
فاجر ہو انتہی قولہ اقول مراد مدعی سے حکیم سنائی کو اور دلیل نقلی کے ترجمہ کو دلیل عقلی سمجھنا سراسر
غلط فہمی اور حدیث مذکور کے شہ و وضعی ہے کہ واضح ہے صریح لغوی حدیث پوشی بعض اسلام و اہل حیر
کے وضع کیا ہے وضعیت اس کی سی ہے ظاہر ہے کہ اگر وہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت فرمائی تو جبکہ اس سے
بسیب و خط و نصیحت کے کرے تو بعثت انبیاء معصوم کی محض لغوی و بیانیہ ہو جاوے اور ہر شخص
کو اور تعالیٰ انبیاء کے کاذب و ظالم و جابل و فاسق و فاجر کو معصوم کرے اور ظاہر ہے کہ ان کو ہدایت مل
تھی بلکہ ہم فرعون کذب و ظلم و فسق و فجور کی ہدایت کرے نہ اعمال صالحہ کی اور رفتہ رفتہ انھیں
اعمال قبیحہ کی ہدایت عوام کا لالہ نام کے واسطے دین بتیں ہو جاوے لغوی و بالذات اس کا لالہ اعتقاد
مواثق کے نزدیک مراد مدعی سے مرد و جابل ہے اور خفتہ اول سے عوام اور خفتہ ثانی مرد و جابل کی صفت ہے
قرینہ اس سخن پر یہ کہ پہلی بیت میں ذکر عالم پر معنی اس کے یہ کہ نصیحت عالم کی گردش دل سے ہے نہ کہ
اور سب پر عمل کر اور اس کے اعمال پر لحاظ نہ کر مصلحت انظار الی ماقال ولا تنظر الی من قال یعنی خیال کر
مرد اس کلام کے جو کہا اور نہ خیال کر طرف اس شخص کے جس نے کہا اور بیت ثانی میں ذکر جابل ہے
معنی اس کے یہ کہ مرد و جابل کا سخن کہ عقل سے علاقہ نہیں رکھتا باطل ہے اس کے کلام سے کیونکہ حدیث
ہر شخص اور ظاہر کہ جابل مثل خفتہ کے ہے اور مسوئے کو مسوئانہیں جگاسکتا اس صورت میں یہ صریح کہ
خفتہ اخفتہ کہ نہ بیدار نہ اگر چہ فی الاصل حکیم سنائی کا ہوا و شیخ فرعون کو توار ہو گیا ہو نہایت
متین و صبیح ہو اور جب کہ وضعیت حدیث مذکور کی واضح ہو گئی تو مراد مدعی سے حکیم سنائی ہرگز نہیں ہو
تو جسے ہدایت نہ کیا تو یہ صرف اس خیال باطل سے ناصحت کی ترغیت سے منہ پھیرا اور بیکاری کی را

اختیار کرنا اور علم کی گراہی کا اظہار کرنا اور عالم معصوم کی جستجو میں علم کے فائدہ و نفع سے محروم ہونا
ایسا ہے کہ ایک اندھارا لٹ کو چیلے میں گھنٹیس گیا اور کہتا تھا اسے مسلمانوں ایک چراغ سر راہ رکھ دو
ایک عورت ظریفہ سنہار کہنے لگی کہ تو روشنی چشم سے کچھ دیکھتا نہیں چراغ سے کیا دیکھیکا صلی بالقیار
مجلس عظمیٰ بزازوں کی دوکان کے مشابہ ہو چکا نقد نہ دیو یگا دوکان سے نہ کچھ لیو یگا اور مجلس عظمیٰ
میں جب تک اعتقاد درست نہ لاو یگا سعادت نہ پاو یگا قطعہ سخن عالم کا گوشش دل سے سننے کو نہیں
قول سے کردار پند جاہل کی لغو و سبک کہہ سوسے کو سوتا کیا کرے بیدار قطعہ ایک علیہ آباد رشتہ
خاتواہ سے پڑھنے کو چھوڑ صاحب اہل طریق کو پوچھا یہ میں نے فرقہ عابد کو چھوڑ کر دیکھو تو سے اختیار
کیا اس فریق کو بولا بجا ہے اپنی ہی کملی وہ موج سے دریا میں ٹٹیکر یہ نکار غری کو

جالیسون حکایت

یکی برسر راہی مست خفته بود و ز نام اختیار از دست رفته عابدی بر سر
گذر کرد و در حالت مستی قہر او نظر کرد و جوان از خواب مستی سر بردار و رو گفت
واذا مر و ابالغوم و اکر ایا شہزادار است یا سائن سا و علیہ السلام
مستی اہر سے کہ لا تھ کہ سیاہ قطعہ مناسبات اسی بار سدا و از گنگار چشتا بچہ
دروسی نظر کن پھر اگر کن جا جو خردم بگردار پھر تو رسن چون جوان خردان گذر کن
مستی قہر اسے مفعول ہوا است قہار ہے کہ یعنی زشت شہزاد ہوا اس کا قہر بالضم یعنی زشتی
نفیض حسن اور قہار است بالفتح یعنی زشت ہونا کہ دونوں مصدر ہیں باب کرم کیم سے از صراح ہر
بالفتح و کت دیدار مہملہ و مرور بالضم دونوں مصدر نفس نفیر سے یعنی کسی چیز پر گذر کرنا اور جاننا
از صراح لغو و لاغیہ مصدر نفس نفیر سے یعنی پیورہ کننا سخن باطل اور جو چیز کہ کام نہ آوے از غیا
بھو کننا کہ کا اور سو گند بے قصد دل از منتخب کرام بالکسر و کرام بالضم دونوں جمع ہونا کہ ہم کی
بمعنی جوان خردان از صراح کرام بالکسر ابو عبد اللہ نام ایک شخص کا لقب بھی تھا جس نے سلطان محمود سے
وقت میں ایک مذہب اخراج کیا اور بر مذہب سے کچھ چھوڑا خدا کیا تھا طائفہ کرام اسی سے منسوب ہیں
از منتخب قولہ و اذا مر و الخ یہ آیت سورہ شہدائین واقع ہے تہم ایک شخص سر راہ مست پڑ
سوتا تھا ایسی بال اختیار اتھ سے چھوڑ گئی تھم کہ مطلق خواب غفلت سے بیدار نہ ہوتا تھا کسی عابد

شرح گلستان اردو

اسکے سرہانے گزر کیا اور اسکی حالت قبیح بین ابوربط کیا عین اسی حالت میں ایک اسکے پھل کی طرح
اور بات زبان پر لا یا کہ بموجب ضمیر انہ کہ یہ کہ جسوقت گزر ہو تمہارا ایسی جگہ جہاں اس طرح ہو تو
لکھوں کے عیب پوشی کرو بیت دیکھے گریب سیکا تو چھپا مثل طیم پر وہ مست فاش کیا بیان کہ
یہ ہوشان کریم قطع نہ پھیرے متقی منہ عاصیوں سے ہنگامہ لطف سے انہی قطع کر
جو فعل بد سے ہوں میں نا جو اندوہ تو مجھ چون جاغروان گذر کر

اکتالیسویں حکایت

طائفہ زندان بخلاف درویشی بد راہند و سخنان نامہ گفتند و بزدلو
بر خاندان شکایت پیش سیر طریقت نرو کہ جنہیں حالتی رفیت گفتندی فرزند
خرقہ و روشنان جامہ رضاست ہر کہ درین کسوت تحمل نامراد ہی کہند
مدعی ست و خرقہ بروی حرام است دریای فراوان نشو و تیرہ بسنگ ہزار
کہ برخی تنگ آبست ہنوز قطعہ گرگزنت رسد تحمل کن کہ بعض از گناہ
یاں شوی اسی برادر جو عاقبت خاک ست خاک شو پیش از انکہ خاک شوی
شد بیان شد گذشت قولہ جامہ رضاست یعنی جامہ اہل رضاست قولہ نامراد شارح نور
لکھتا ہے کہ غلط ہو صحیح ہے مراد اقول شارح فاضل کی غلط فہمی پر نظیر نامراد کی نا امید و نا ساس
و ناست نامس و ناحق و ناراض و ناخدا و نا از مودہ و نا ہنجا و نا کس سوائے اسکے بہت الفاظ کا نام
اساتذہ ہیں داروین اور شیخ مرحوم نے اس قسم کے الفاظ کا اس کتاب میں بکثرت استعمال کیا
قولہ مدعی ست یعنی اُسکو فقط دعوی درویشی کا ہو والا درویش نہیں بلکہ دنیا دار ہی فراوان
یعنی بسیار و مجازاً بمعنی عمیق از بر مان شیرہ و لوشناک و گلا ناک فارسی از بر مان و لفاکس
رتق لفتخین عربی گدلا ہندی از صراح قولہ خاک شوی یعنی خاکساری اختیار کر اور اپنے تئیں ذلیل
اور ہر وقت منتظر و آمادہ مرگ رہ یہ مصرع گویا ترجمہ حدیث ہو تو اقبل ان تموتوا کا ہو یعنی ہمہ اوقات
و اذیقہ الموت قبل اسکے کہ پیغام اجل ہوئے تو اپنے تئیں فنا فی اللہ کر دے کہ جسے ایک گروہ زندگنی فیکر
عنا لفت پر نکل پڑے گالیان دین اور مال و دستا یا اور خوب لڑے وہ بیچار آفت کا مالک
طریقت کے آگے شکایت لیگیا کہ دشمنوں نے میرا یہ حال کیا پرینے کہا اے فرزند خرقہ درویش

پوشش اسکی ہر صاحب صبر و رضا ہی اور راضی برضا ہے قضای جو شخص اس لباس فقر میں مکرر کرتا
و مصائب کی بر داشت کرے وہ درویش نہیں دنیا دار اور نعمت فقر سے ناکام ہی لباس درویشی کا
ہنا اسیر حرام ہی بدیت ایک ٹھیلے سے دریا نہر گز گد لای عار و ہو مکر تو ہی جیسے ڈبرہ قطعہ
ریخ کی جو کوئی کرے برداشت نہ عفو کر دے تو ہو گندہ سے پاک نہ اسے برادر جو خاک
ہو نا ہی نہ مرنے کے پیشتر تو ہو جا خاک نہ

ایسا کیسوں حکایت منظوم

ابن حکایت شنو کہ در بغداد پڑایت و پر وہ را خلافت افتاد و
رایت از گرد راه و بیخ رکاب گفت بار دہ از طریق عتاب پڑیں تو
پرو خواجہ تاشانیم پندہ بار گاہ سلطانیم پڑیں تر خدمت دینی نہا سو
گاہ و بیگاہ در سفر بودم پڑ تو نہ بیخ آزمودہ نہ حصار پڑ نہ بیابان و باد و گرد و غبار
قدم من تسبیح تریست پڑ پس چرا عزت تو بیشتر است پڑ تو بر بندگان
مہ روی پڑ با کنیزان پڑ من پڑا دہ بدست شاگردان پڑ بسفر
پاسی بند و سرگردان پڑ گفت من سر بر آستان دارم نہ جو تو سر بر آستان دارم
سیر کہ پیو دہ گردان افراز و پوشش را گردان انداز و پڑ رایت و علم و نشان
فارسی جہنڈا ہندی پیو دہ بیان شگفتہ گو کہ گفت بار دہ آہ اقوی شارح فاضل
اور صاحب خیابان و شکرستان خان از رویہ اس حکایت کی شرح میں مناظرہ رایت و پر دہ کا
بمعنی ظاہری لکھا کہ پر دہ و علم میں اس طرح کا مناظرہ واقع ہوا حال آنکہ پر دہ و نشان ذی روح
و صاحب زبان نہیں ہیں جس میں مناظرات واقع ہوں اور اگر یہ بعض علماء زور طبیعت سے
مناظرہ حسن و عشق یا علم و ولایت و دوات و قلم وغیرہ بدلیل عقلیہ لکھ کر ایک کو دوسرے پر ترجیح
دی ہی لیکن صدر حکایت میں شخص بعض بغداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ در حقیقت یہ مناظرہ واقعی
نہیں ہیں عرب نہیں کہ یہ گفتگو در میان علم بردار اور داروغہ فراشوں کے واقع ہوئی ہو چنانچہ لفظ
خواجہ تاشان و بندگان سلطان وغیرہ سے پیدا خواجہ تاشان غلامان یک صاحب
نور ان یک آقا از برادران از رویہ تحقیق کے اصل میں خواجہ تاشان تھا بحیثیت قریبی

شرح داستان ارو

194

باب دوم

وال کو سنا تھا تو ارفوقانی کے بند لاکھیا اور درویش ترکی میں ملاوٹ بلفظ ہم مقام ہوتا ہے اگر تیار
 چنانچہ بولداش یعنی ہمراہ والا کہ اس میں معنی ہم مقام و شہر تھا مسئلہ معنی ہم شہر
 ہمسایہ از غیاث قولہ تو بر بندگان اس جگہ پر معنی نزدیک جو تر چہ شہر بغداد کا ہے
 قصہ پر اسیت و پردہ میں خلافت پڑا پڑا کردہ اور سفر کا رنج و تعب بہ جھنڈے سے
 پردہ سے کہا بغضب بہ ہم تو دونوں علام سلطان ہیں بہ کچھ تو میں فرق اسپین کیسان
 ہیں بہ چین لکنا نہیں مجھے دم بھر پیش محکوم رہے دوام سفر غم میداں مجھے نہ رنج
 حبث و نہ بیابان میں رنج گرد و تعب را بہ چلتے چلتے مرا ہو تاک میں دم بہ تیری
 عزت تو کچھ نہیں ہو کم بہ حیث تیرے تو پاس ضرور ہوں بہ اور کشنیزان
 یا سمن بوہون بہ یا جیون کے میں ہاتھ میں حیران بہ پاسے بند سفر اوں سرگرداں بہ
 کہا سر میل آستان پر ہی نہ تری طرح آسمان پر ہو بہ سرکشی غرہ سے جو کوئی کرے بہ
 اپنی گردن کے بھل وہ گری پڑے بہ

بیتا لیسویں حکامیر

یکی از صاحب دلاں زور آزمائی برآید و ہم برآید و گفت بروان آورده گفت
 این را چه حالت است گفتند فلاں و کشنا ہم و افش گفت این مرد
 ہزار من سنگ برمی دارد و طاقت سخنی نمی آرد قطعہ لاف سترجلی
 و دعوی مردی بگذارد عاجز نفس فرومایہ مردے چه زبانی بگفت
 از دست برآید و ہنری شیرین کن پڑ مردی آن نیست کہ مشتی بزنی بر
 دہنے قطعہ اگر خود بر در دیشا نے پیل پڑ خردست آنکہ دروے
 مردمی نیست پڑ بنی آدم سرشت از خاک دارند پڑ اگر خاکی نہا شد
 آدمی نیست پڑ ترجمہ ایک صاحب دل نے کسی کشتی گیر کو دیکھا بہت لمبیش مین
 آئے ہوئے اور گفت منہ پر لائے ہوئے اور پچھا اسکا کیا حال ہے فرجہ اسعد جلالی نے کہنے کہ انا
 شخص نے اسکو گالی دی ہے اس صاحب دل نے کہا یہ حق ضعیف العقل ہزار من کا فعل تھا تاہر
 اور ایکے بات کی تاب نہیں لاتا ہم قطعہ شیرخیاں کرتا ہے کیا نام نہ لے مردی کا یا عاجز نفس فرومایہ

نہی مرد و زن : ہوس کے مجھ سے تو منحور رہے کہ کجا بیٹھا : نہیں مردی کہ پھلا دیوے کسی کا تو
 وہیں قطع ہے اگر تو رہے کوئی نا بھی کی استک : نہیں انسان نہ جسید ہر مردی ہر شے ہی
 تو پیدا خاک سے ہیں : نہیں نائی تو پھر کیا آدمی ہو :

احوال یسویں حکایت

بزرگی را رسیدم از سیرت اخوان صفا گفت کمینہ آنکہ مراد خاطر یاران
 بر مصالح خویش مقدم دارد و حکما گفت نہ اندر او کہ در بیت
 خویش است نہ برادر است و نہ خویش است بدیت ہمراہ اگر
 شباب کند و نہ تو نیست : دل در گہی ہند کہ دل بستہ تو نیست :
 بدیت چون بود خویش را و بانست و تقویٰ : قطع رحم بہتر از مودت :
 اخوان صفا گنایہی دوستان خالص سے کمینہ کرتے و کہتے ہیں ان زبان کو بستہ بر وزن جیتہ
 یار و مددگار اور بہت سے بھول مع شاخ جو گھاس سے باندھ کر واسطے سونگینے کے در بہت کرتے ہیں
 جسکو گلہ بستہ بھی کہتے ہیں ان زبان و مویہ و کشف جماعت مردم از غیث قولہ ہمراہ اگر شباب
 آہ جاننا چاہیے کہ یہ مصرع عام نسخہ اور سوری وغیرہ شروع میں اسطرح پہنچے ہمراہ اگر شباب
 کند ہمراہ تو نیست : مختار صاحب شکرستان کا بھی یہی ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے کہ اس بیت میں ہمراہ
 و بستہ قافیہ ہی اور تو نیست ردیف اور صرف نامصرع اول میں ملفوظ اور مصرع ثانی میں غیر ملفوظ
 ہر جید یہ عجیب قافیہ ہے ہی لیکن کلام اکابر میں آیا ہے اس جیت سے کہ نظر انکی طرف مہنی کے ہونے طرف
 لفظ کے انتہی قولہ اور شارح فاضل لکھتا ہے کہ اس بیت میں قافیہ چندان واضح نہیں اور بعض نسخہ میں مرآۃ شباب
 نہ ہر دستہ تو نیست واقع ہی قافیہ اسکا واضح انتہی قولہ اور صاحب زبان لکھتا ہے کہ نسخہ دوم جیسا کہ شاعر
 فاضل کا مختار و بلحاظ ہے کہ ہر صدار ہوگا کہ نہ ہر دستہ میں جن دن زامخف از کا بہت ربط بلکہ غلط معلو
 ہوتا ہے اور اگر اسطرح پہنچے کہ ہمراہ باشتاب ہم دستہ تو نیست یا اسطرح کہ ہمراہ باشتاب تو از دستہ تو نیست
 صحیح ہوتا ہے لیکن اسباقی یہ ہے کہ بیت مطلع نہیں ہی جو ضرورت قافیہ کی ہوا انتہی قولہ خان آرزو کا مختار بھی
 موافق نسخہ عام کے ہوا و فی الحال گلستان لکھنؤ میں رشید اہتمام سے منطبع ہوئی اس میں مصرع اول اسطرح ہے
 ہمراہ اگر شباب کند و نہ تو نیست اس کی ایک مرتبہ زائد ہے و البتہ یہ بیت قافیہ میں چکر لگتی ہے کہ نہ ہر دستہ تو نیست

ہو کہ نہ تو گنگ گاہ دست و بستہ کا قیامت بھی ہو اور معنی دستہ کہ پلہ و درود کا رجحان مرد پر ہوتا ہے
 سے واضح ہوئے کہ معنی ہمراہی اس سے بخوبی ظاہر ہو اس صورت میں غالباً مصرع اول فی الاصل
 زبان شیعہ مروج سے اسی طرح پر جاری ہوا ہو کہ مع ہجرہ اگر کتاب کند دستہ تو نیست یعنی ہجرہ
 نیست اور فصاحت اس مصرع کی ظاہر محتاج بیان نہیں اس بیان سے پیدا کہ جتنے نسخے لکھے گئے
 اور جہتد شیارین نے مصرع اول کی تحقیق میں جو جو توجہات لکھیں سب غلط اور سراسر بہود
 معلوم ہوتی ہیں قطع رحم ضد صلہ رحم بفتح راء ملہ و کسر حاء ملہ یعنی محبت و سلوک نہ کتابت
 خویشیں اقربا کے از غیاث قولہ قطع رحم آہ اقول مطلب اس بیت کا یہ کہ اپنے اقربا میں اگر دیا
 و تقویٰ نہ تو ہر چند ہودت قربی واجب ہو لیکن در صورت فاسق و فاجر ہونے اقربا کے اس سے
 ترک محبت و سلوک بہتر ہو اور دوستی کرنا بہرگز لائق نہیں ترجمہ ایک بزرگ سے میں نے
 محبت و دوستانہ خالص کی پوچھی اُس نے کہا ایک شہ صفت کا یہ ہو کہ یاروں کی مراد خاطر کو
 اپنے فوائد پر قدم رکھے اور حکما کہے ہیں کہ جس برادر کو اپنی ہی فکر پر پیش ہر نہ وہ برادر ہو
 خویش ہو بیت ساتھی جو چھوڑ دیوے رفاقت نہیں رفیق بد دل اس سے نہ مت لگا جو
 نہ کے تراشیں بہ بیت واجب ہوتی ہودت قربی ہو گوگرے بیدین ہو تو اس سے عداوت ہو تو چہ
 یا و دارم کہ مدعی درین بیت بر قول میں اعتراض کر دو گفت کہ حق تعالیٰ
 در کتاب مجید از قطع رحم نہی کر دہست و ہودت ذوی القربی فرمودہ
 واضحہ تو گفتی مناقض آن سنت کہتم غلط کردی موافق قرآن سنت قال
 اللہ تعالیٰ و ان جاہداک علی ان تشکر لی ما لیس لک بہ علم فلا تطلعہا
 بیت ہزار خویش کہ بیگانہ از خدا باشد فدای یک تن بیگانہ کا شننا باشد اعتراض
 کسی چیز پر کہ حاصل ہونا اور کسی غیبت اور کسی عین کا اور بالغ ہونا از منتخب و صلاح مادہ اسکا عرض ہو کہ
 پیش آن نام صدر باجب بضر سے از صراح ظاہر کرنا کسی چیز کا کسی پر اور ملاست کرنا از غیاث ترجمہ یاد رکھنا
 کہ ایک عرض اس بیت میں ہے قول پر اعتراض کیا اور کہا کہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں قطع رحم سے منع کیا
 اور واسطے محبت اقربا کے حکم فرمایا ہو اور جو تو نے کہا اس حکم کے خلاف ہے میں نے جواب دیا تو جہل
 میرا قول موافق قرآن کے ہر چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ اگر تیرے ما باپ تجھے جبر کرین اور کہیں کہ وہ بیت

مین دو سرے کو میرا شریک جان جسکو تو اپنا معبود نہیں جانتا تو اس امر میں تو اپنے والدین کی اطاعت نہ کر میت یگانہ لاکھ اگر منکر خدا ہوتے فدا ہوا ہے خدا کا جو آشتی ہوتے

ہفتا ہویں حکایت میں مضمون

پرمردی لطیف در بغداد دخترش را بفش دوزی واوہ مردک سنگدل
 خنان بگزید لب دختر کہ خون ازو چکیدہ باداوان پدر چنان دیدش
 پیش داماد رفت و رسیدش بکای قزوایہ این چہ دندانست چند خانی
 لبش نہ انبان است بزماحت نگفتم این گفتارہ منزل بگذار و جد ازو بگذا
 چہ سے بد در طبیعتہ کہ نشست نہ گذر خروقت مرگ از دست
 کفش دوز و کفشگر و نعل دوز فارسی اسکات بالکسر و اسکوت بالضم و خصاف بفتح
 خا و حو و صا و مہلہ شد و عربی ہوئی ہندی از منتخب شرح نصاب و اما و فارسی خن بفتح و جتین و اللہ
 عربی لیکن صہر یعنی خسر و ہونوی واقربا کے شوہر و اقربا کے زن بھی آیا ہر از منتخب و شرح نصاب یعنی
 مرد و کہ خدا یعنی جسکی تازہ شادی عر سی ہوئی ہو ہندوستان میں یعنی شوہر و دختر مجازا مشہور ہو اور
 بعضے کہتے ہیں کہ یہ لفظ دعا ہو اور مخفف ایم آباد کا ہر از غیاث خالی ماخوذ خاندین سے خانیہ
 و چا و دین فارسی مضغ بالفتح و عکاک بفتح عربی چہا نا اطراف دندان سے ہندی از نفاس
 انسان و انبانہ سجھا یا ہوا چٹرا اور خلیفہ خلان کا چٹرا اور خلان بھی کہ سفند کو کہتے ہیں اور جو
 میں یعنی سچے گو سپند مشہور ہو غلط ہو از بریان و موید فقیر و ن کی زینیل چٹرے کی اور شکیفہ از غیا
 قولہ این چہ دندانست آہ یعنی بیٹی کے لبوں میں سورج دانت کے کیسے ہیں کیا تو نے لبوں کو
 شکر کاشش کہ و کوشش خنان سے چھید ہو شرح خوش طبعی بھری بالفتح و لکون ہمار مجھ سے بہر و دور
 اور لاخر کرنا از منتخب جہ بالکسر و تشدید حال محکمہ کو شمش و بالفتح بریدن جامہ وغیرہ اور بفتح
 و تشدید ال مجھ یعنی بریدن و شکستن از منتخب قولہ بزماحت آہ یہ بقولہ اسی مرد سیکار ہوئی
 لب دختر کو چٹرے سے اور تیرے دانت کو ستالی سے چوڑی تشدید ہو بطریق تشبیہ کہ میں نہیں کہا بلکہ لٹا
 نصیحت کہتا ہوں کہ سحرابن چھوڑ دے اور دانت کاٹنے سے دست بردار ہوا و بار آ قولہ
 سے بد آہ یہ بیت بھی بقولہ اسی دیکار یعنی اگر تو اس کے سے باز نہ آویگا اور عادت ہو جائیگی تو خود سے باز

دل سے نہ نکلی کی ترجمہ شہر بغداد کے اک عابد نے بیٹی اپنی بیابھی موچی سے بخت کی رات
 آئے جو کا ناب لب زوجہ تو اس سے خون چکا نہ صبح کو پیر نے یہ دیکھ کے حال بجا کے داماد سے کیا یہ مقال
 کیا ستالی تو بھیجا وندان کو نہ اور نیاں لبان خندان کو نہ مزاج اسکو تو سمجھا اسے عام نہ کر سحر نہ پھیر
 ایسا کام بخرے بدل میں گر سہاویگی تا دم مرگ پھر نہ جاویگی

چھیا لیبوین حکایت

آوردہ اند کہ فقیہی دختر و داشت بغایت زشت روی بجائے
 زنان رسیدہ باوجود جہاز و نعمت کسی بمناکحت اور غبت نمیکرد و بدیت
 زشت باشد و بیقی و ویا بکہ بود بر عروس ناز و بیافنی انجملہ حکم ضرورت
 با ضرری عقد نکاحش بستند آوردہ اند کہ در ان تاریخ حایمی از سر اندب
 آمدہ تو کہ دیدہ نابینایان روشن کردی فقیہ را گفتند چرا داماد خود را علاج
 نکنی گفت ترسم کہ بنیاشود و دخترم را طلاق دہد ع شوئے زن زشت
 روئے نابینا بہ بکھار از الفتح رخت عروس و اشیا بی ضروریہ با تعلق از منتخب جو خیرین
 کہ دامن کو وقت رخصت کے نقد و جنس دین از نوید و بیقی نام ایک کپڑے کا ہر نہایت لطیف
 و باریک کہ دینق میں بنا جاتا ہر اور دینق نام ایک وضع کا ہر ملک مصر میں از بران و نوید و لبالب
 و غیاث و بیابھی نام ایک کپڑے کا ہر ابیشی و زنگارنگ بہت نفیس کہ سلاطین و امرا اسکو پہنتے ہیں از بران
 و نوید عرب اسکا دیناج اور جمع اسکی دیناج و دیناج از منتخب سر اندب نام ایک خیرہ کا ہر
 ہندوستان کے دکھن طرف کہ اسکو سیلان بھی کہتے ہیں اور وہ قریب خط استوا کے ہر ایک شہر
 اس خیرہ میں واقع ہر اسکا نام بھی سر اندب ہی ہندی میں اسکو سنگلد پب کہتے ہیں از سر اج و خیا
 و خیا نام ایک چادر کا ہر جس پر نزل حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام کا ہوا نقش قدم حضرت کا و
 ہر ایک شہر کہتے ہیں حضرت کی قبر بھی ہے ہر از بران بڑا شہر عظیم ہے جس میں استی محلہ ہیں اور ہر محلہ ایک ایک
 قریب ملک کا ایک حد اسکی آباد ہے اسکو حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام دوسرے حد تا خلعات میں
 حد تا ارم افشار ہے قل حد تا ہندوستان کہ ان افشار ببلدان از نوید ترجمہ نقل کرتے ہیں کہ فقیہ کی

ایک لڑکی تھی نہایت بد صورت حد بلوغ کو پہنچی تھی باوجود امید و وعدہ جسیر و دولت بسبب کراہت
طلعت یک سید اسکے نکاح کی نہ خواہش تھی اسوجہ سے فقیہ کی جان کو نہایت کراہش تھی بیست حد
ہو و پتی و بیہوشی ہو کر عروس نازیباً انقصہ طہا جاری کیا گئے تھے کہ ساتھ اسکا عقد باندھا وہ تو آنکھیں بند کر کے
پر عیب صورتی کا اسپر نہ کھلا اندھے اور بد صورت میں قند مواعلت کا خوب کھلا کہتے ہیں اسی
عرصہ میں ایک حکیم سرانذیب سے آیا تھا اندھوں کی چشم تار یک روشن کرنے کا بہت خوب نسخہ
لے کر آیا تھا لوگوں نے فقیہ سے کہا اپنے داماد کا علاج تو کیوں نہیں کرتا ہو کہنے لگا کہ مینا ہو تو
بیٹی کو طلاق دیوے فقیہ اسی بات سے ڈرنا سرخ زن شکل کا شوہر رہے اندھا پست

اسیٹا لیسون حکایت

بادشاہی چشم حقارت و طائفہ و ریشاں نظر روی کی از ایشان بھر است
در یافت و گفت اسی ملک ماورین دنیا بجیش از تو کمتریم و بعیش از تو خوشتر
و بمرگ ابرو انشا اللہ تعالیٰ بقیامت بہتر متشوی اگر کشور خدائی کا مہر
و کرد و ریش حاجت مند ناست و انسا عت کہ خواہند این و آن مرد
خواہند از جهان پیش از کفن بروی چوخت از مملکت برست خواہی
کہ انی بہترست از بادشاہی و فرست بیان شد گذشت قول کہ انی بہترست
از بادشاہی و قول گدائی کے بہتر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ درویش در صا حجابہ دنیا سے بری ہے
کشور خدا باعتبار معنی ترکیبی بادشاہ کو کہتے ہیں کیونکہ کشور بمعنی اقلیم اور خدا بمعنی صاحب مالک
از زبان کامران بیان شد گذشت کفن یعنی تختیں چاہے مردہ مہر باب ضرب بضررت از فلاح
تعداد اسکی واجب تین پارچہ ہر ایک پیراہن سواد و گز کاران ہر پارچہ ساتھ تین گز کا اور روٹکی
چادر اڑھائی گز کی طرح ایک بادشاہ گروہ فقر کی طرف بنظر حقارت دیکھتا اُس طرح سے
ایک فقیر نے قرینہ اور علم قیافہ سے دریافت کیا اور کہا کہ اسے بادشاہ ہم غریبا اس دنیا میں باعتبار
شکر تو تجھ سے کہہ رہی اور عیش میں خوشتر اور مرے میں برابر اور انشا اللہ تعالیٰ قیامت میں
مثنوی اگرچہ شاہ عالم کامران ہے کہ گدا بہر چند محتاج و نان ہے مگر مرے پہ دونوں ہونے کیسا نہ ہر دو
کفن کے جائینے وان تجھے رہنا جو دنیا میں نہیں ہے کہ گدائی شاہی سے بہتر کہیں ہے ظاہر و روپ

حاصل زندگست و موی شمرده و حقیقت آن دل زنده و نفس مرد و قطع
 نه آنکه سرور دعوی نشیند از خلقی و اگر خلاف کنندش بجناب بر خیزد که گرز کوه فرو
 غلطد آنجا سنگی نه عارف است که از راه سنگ بر خیزد و نه زنده از انوار سی
 مفتوح خرقه و کند و پاره و دلق از بران و غیاث موسی ستردن کنایه بر چارابوکی صفائی
 اور تجرد سے دل زنده یعنی ہمیشہ اور ہر لحظہ دل اپنا متوجہ یاد آتی میں رکھنا نفس مردہ
 یعنی نفس امارہ کو ہمیشہ مردہ رکھنا اور نفس کشی کرنا قولہ از خلق بعضے شارب جلافت بجم و فابخر
 مسخوہ و بنے باک و سفیہ لکھتے ہیں کہ کاکت اس معنی کی ظاہر کیونکہ مصرع ثانی میں خلاف کنند بصیغہ
 جمع اور ضمیر اسکی راجع بطرف خلق کے جیسا کہ مختار شارح سروری وغیرہ کا ہی خلقے بنائے مجروح
 سنا سب معلوم ہوتا ہے اور معنی اس بیت کے یہ کہ طریق درویش کا یہ نہیں کہ با ظہار فقیری خلافت سے
 کنار کش ہو کہ بعض اور دعوی انا و لا غیر کی کارکن اور اگر کوئی شخص خلاف مرضی کوئی بات کے
 تو اس سے لڑنے کو اٹھیں قولہ کہ گرز کوه آہ یہ کاف معنی بلکہ اور معنی اس بیت کے یہ کہ اگر بیمار سے
 کوئی پتھر لڑھے تو عارف راہ سنگ سے ہر جنبش کے کیونکہ جب دل اسکا متوجہ بخدا ہو تو پتھر کے لڑھکنے
 کی صدا اُس کے کان میں پہنچے گی نہ وہ کچھ آنکھ سے دیکھے گا اور ظاہر کہ دل سب اعضا کا رئیس ہے اور جملہ
 اعضا اُس کے تابع جتنا پتھر حالت اختصار میں جب جان لے نکل جاتی ہے تو شخص محقر نہ کہ پھر کان سے
 سنتا اور نہ آنکھ سے دیکھتا پتھر جسم ظاہر درویش کا خرقہ و تجرد و چارابوکی صفائی ہے اور حقیقت
 میں ترک لذات دنیوی اور ہر وقت مشغول یاد آتی قطع نہ یہ کہ فقر کے دعوی میں ہوسے گوشہ نشین
 خلاف مرضی ہو ہوسا کوئی تو اس سے لڑے کہوں میں عارف اسے جسکو کچھ ہو پرواہ اگر بیمار سے پتھر
 ہزار سن کا لڑے طریق درویشان ذکر است و شکر و خدمت و طاعت و
 ایثار و قناعت و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدین صفات موصوف
 حقیقت درویش است اگرچہ در قیاس است اما ہرزہ گوئی بی نماز و ہار است
 ہوس بائے کہ در ذرا شائبہ آرد و زینہ شہوت و شہار و زکند در خوا غفلت
 بخور و ہرجہ در میان آید و بگوید ہر چہ بر زبان آید زندہ است و عیار اگرچہ در
 عباست کم خوشن فی قبا و کم کافری عبا قطعہ ای درونت بر نہ

از تقویٰ بزرگ برون جامہ ریاداری بیرون ہفت رنگ در مگذار بد تو کہ در نما
 بوی ریاداری بد تو کہ بالکسر یا و کرنا زبان سے اور بالضم یعنی مطلق یا و کرنا از منتخب مصدر ہے باب
 انصر سے از صراح شکری بالضم منعم کی ثنا و صفت کرنا از منتخب خدمت بالکسر جا کر ی کرنا از
 صراح طاعت فرمان برداری از مؤید ایشار بالکسر یعنی تقویٰ برگزیدن یعنی مقبول ہونا اور نماز
 میں یعنی عطا و فیض مستعمل کہ جو بخشش لازمہ برگزیدگی کا ہے از مؤید غیر کی منفعت کو اپنی مصداق
 مقدم رکھنا اور یہ کمال درجہ سخاوت کا ہے از غیاث قناعت بیانش گذشت توجہ ہے
 ایک کرنا اور خدا کو واحد جاننا از منتخب توکل اپنے جملہ امورات خدا کو سپرد کرنا اور دل اسباب
 دنیا سے اٹھانا اور حضرت سبب الاسباب کی طرف توجہ کرنا از غیاث تسلیم بیانش گذشت
 تحمل الضیاع یا جامہ دولائی معروف از منتخب اس جگہ مراد ہے لباس دنیا داروں سے قول ہے نماز
 ہر چند معنی اس کے محتاج بیان نہیں لیکن بنظر اس کے کہ یہ کتاب میں اولیٰ آخرہ مشتمل بنصناج ہے
 ضرور ہوا کہ اس جگہ کچھ فضایل نماز کے اور کچھ مذمت بے نمازوں کی لکھی جائے کہ اس میں فیض عظیم
 منصور میں حضرت خداوند عالم سورہ مریم میں تارکان صلوٰۃ و تابعان شہوات کے حق میں فرماتا ہوا
 الصلوٰۃ و اتبعوا الشہوات فسوف یلقون غیا حاصل معنی لفظ بعضی تفسیر یہ ہے کہ جن لوگوں نے
 ترک کیا نماز کو اور موافق خواہش نفس مارہ کے محرمات سے اجتناب نہ کیا یعنی شرب خمر و امثال
 اس کے اختیار کیا پس جلد پہنچینگے عی میں و ایک نادی جہنم میں ہو گا اس کی بدتر اور عذاب اس کا سخت تر
 اور سورہ اراحت الذی میں فرماتا ہے ویل للصلیاء الذین ہم عن صلوٰتہم ساهون یعنی جس شخص نے ترک کیا
 اوقات نماز کو یعنی بیوقت پڑھا داخل ہو گا ویل میں مراد اس آیت سے وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھتے ہیں
 امید ثواب اور نہ پڑھنے میں خوف عقاب نہیں رکھتے اور بسبب اس بے اعتنائی کے وقت سے
 غافل ہو جاتے ہیں اور حدیث میں وارد ہے کہ ایک شخص کو جناب رسول خدا نے دیکھا کہ وقت غروب
 آفتاب کے نماز پڑھتا تھا حضرت نے فرمایا تلک صلوٰۃ المنافقین اور مروی ہے کہ تارک الصلوٰۃ
 از روئے عہد رہیگا جہنم میں اسی جفت اور ہر جفت اسی میں ہے اور روئے حساب کے اسی کو اتنی
 میں ضرب دیوین تو چھ ہزار چار سو برس ہوتا ہے اور جو کوئی نماز کو وقت مال کر پڑھے یا عہد ترک کرے
 تو اس کو چار مصیبت پہنچیں گی ایک یہ کہ بزرگتر کو اپنے سے ناراض کرے یعنی خدا کو دوسرے بت کرنا

خلق کو خدا کرے یعنی ابلیس کو تیسرے بہترین مقام کو فروخت کرے یعنی بہشت کو جو تیسرے بہترین جگہ خرید کرے یعنی جہنم کو اور مجلس سوم مقالہ ثانیہ کتاب ابواب الجنان ترجمہ طریق درویشوں کا ہر وقت دل و زبان سے ذکر الہی اور شکر لغت غیر متناہی اور بندگی و فرمان برداری اور سخاوت و قناعت و توحید و حضرت باری اور جملہ امورات حوالہ بخدا کر کے اسباب دنیا سے دل پر خالصت کرنا اور تشریف و رفہ و فخر کے رنج و مشقت و الالم و دنیوی کی برداشت کرنا جو کوئی ان صفات سے موصوفہ حقیقت میں وہی درویش و دیندار ہو اگرچہ پہنچے ہو قبا لیکن جو بیہودہ گویے نماز تماشہ میں بیٹھی ہو کہ تمام دن مشغول کی فکر میں ہو صے اور تمام رات خواب غفلت میں نے خوف خدا سوئے کھاؤ جو مال و سرمہ پاوے کچھ چھ زبان پر آوے رند و عیار ہو اگرچہ پہنچے خرقة و عبا پہنچے دل پر ہمیشہ ہر شے سے نفرت سے پہنچے کیا جائے ربائی ہو پڑ پر پردہ پٹاپٹی کا عیش گھر میں کہنہ نہ سمجھی چٹائی ہو

| از تالیف ابن حکیم | | |
|--------------------------|-------------------------|---------------------------|
| دیکھم کل بارہ چند و شمار | برگنبدی از گیاه ستم | گفتم چه بود گیاه ناپسند |
| تا در صفت کل نشیند | نرسیت گیاه گفت خوش | صحبت نکند کہم فراموش |
| کہ نیست جمال و زنا و بزم | آخر نہ گیاه باغ اویم | من بندہ حضرت کریم |
| سرور و کفایت و کرم | گر نہ ہنرم و گر ہنرم نہ | لطف ست امیر از خدا |
| با آنکہ چہا شے ندارم | سرمایہ طاقت ندارم | او چارہ کار بندہ دارم |
| چو تہیچ و سلیتش نہا | بسم است کہ مالکان تجریر | ازاد کنند بندہ پیر |
| ای بار خدای عالم از ای | بندہ پیر خود و بنجشای | سعدی رہ کعبہ رضا گیر |
| ای مروتدار خدایم پیر | بدبخت کسی کہ سر بہ تاب | زین در کہم درین دگر نیاید |

و ستم بیان شکر شدت کہند باضم و سکون دال حملہ عمارت مدور کہ این طے لچ سیر بندہ زمین اور غنچہ ستم کل کو بھی کہتے ہیں اور ایک قسم کی آئین بندی ہو کہ مانند گنبد کے بناتے ہیں عزی ہیں اور قصبہ کہتے ہیں اور طلوع پیا لہ خواہ اس سے شراب پین یا دوسری چیز از زبان اور قصبہ کو صاحب مویہ الفضل یعنی خرگاہ لکھتا ہو اور صاحب غیاث لکھتا ہو کہ کبھی مراد اس سے چتر و خیمہ و حقہ ہوتا ہو

معنی گفتار در گلشن بھی آیا ہوا و شرح خاقانی میں بعضی سواد شہر لکھا ہوا اقول اس جگہ گنبد سے مراد وہ گنبد ہے جو بطور آئین ہندی مکانات خلوت میں بناتے ہیں اسی گنبد پر ظاہر وہ گنبد سے لکھا اس سے بندھے ہوئے شیخ مرحوم نے دیکھے کہ یہ بیان شش گذشتہ اقول ہر گاہ جو بعض اسم فاعل بھی آتا ہے وہاں جگہ یعنی کہ یہ مناسب قولہ آخر نہ گیا آہ اقول مضمون اس مصرع کا استفہام تقریری ہے مطلب اس بیت کا یہ کہ اگرچہ مجھ میں رنگ و بو نہیں ہے لیکن ہر گاہ جس باغ میں گل ہو اسی باغ کی میں گھاسا ہوں اور ہمیشہ سے میں گل کی صحبت میں ہوں اور اس کے پاس ہوں تو اب اسکا واسع عنایت کیونکہ جیسوڑوں اور نظائر فاقہ قدیم وہ مجھ کو اپنے لطف و کرم سے کیونکر محروم کرے، قولہ میں بندہ حضرت آہ گفتار شیخ مرحوم اور گھاس کی تمام ہو چکی اب یہاں سے شیخ مرحوم اپنا عرض حال نسبت بجزا و ذوق اسے کرتے ہیں کہ جس طرح گل نے گھاس کو باوجود ناچیزی کے سرفراز کیا اسی طرح سے میں بندہ ضعیف و ناتوان ہوں اور پروردگار میرا کریم ہو قطع نظر اس کے کہ مجھ میں ہنسی خواہ نہیں ہے اس کے لطف کی مجھ کو امید ہے کہ قولہ با آنکہ ایضا معنی یعنی نہ میرے پاس مال و دولت ہے جسکو فی سبیل اللہ صرف کروں اور مجھ کو تو اب آخرت ہونے کے سوا کچھ سرمایہ طاعت و عبادت رکھتا ہوں کہ وہ ذریعہ مغفرت ہو سکتا ہے اس لئے سرور سامانی کے ہر گاہ کوئی وسیلہ ہو گا بندہ کو نہ ہے چارہ کا اسکا خدا ہی کے ہاتھ میں جو چاہے سہو کرے قولہ رسم سہتاہ میں جگہ مجھ کو ایک نقل یا دائی ہے کہ نواب سعادت علی خان بہادر نے ایک بڑے سوار کو عجالت کے میں اور ضعف بصر کے نظری کیا پھر اس کے اکثر عین سواری میں اس نے عرض کیا کہ بھی نواب اس کے طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتا تھا پھر ہو کر وہ پیچھے رہا پھر ایک عرضی اس مضمون سے لکھ کر گزرائی کہ تمام عمر تو میں ہر گاہ خدمت میں رہا اس پر نہ مالی میں جو حضور نے مجھ کو مخرول کیا تو اب میں کہاں جاؤں اس پر نواب نے دستخط کیا کہ بیت رسم ست کہ مالکان تحریر آزا و گنبد بندہ پیر اقول معنی اس بیت کے جیسا کہ نواب مرحوم سمجھے یہ نہ سمجھا جاسیے کہ بندگان پیر و معذور کو مخرول کر کے اپنی سرکار سے نکال دیوں بلکہ مطلب اس بیت کا یہ ہے کہ مالکان تحریر یعنی فرمان رواے سلطنت و صاحبان سریر حسب کوئی متول کار گذشتہ ہو جائے اور پیر تو اس کو کام خدمت سے آزاد کر کے عنایت کرین فرمان جاگیر عید تمید اس سخن کے اس شیخ متوجہ بطرف جناب مستطاب رب الارباب ہو کر بطور مناجات سے کہتا ہے قولہ اسی بار خدا سے آہ یعنی ہر گاہ بادشاہ سز میں کا حال عنایت نسبت بعضہ حاضر ہے

میں تو اسے خلاق عالم و عالمیان واسے کار ساز نگہبان جهان و جانیان تو اپنے بندہ پر یعنی فقیر
مراۃ تعمیر کہ جو کسی کام کا باقی نہ رہا اپنی شان کریم سے بخش دے اور خط آزادی و نزع و فرما جائے کہ
غنائت فرمایا ہے تاجات کر کے اب اپنے دل کو بھگاتا ہے تو کہ سعدی رہ کعبہ یعنی اسے سعدی وہ کریم
کار ساز بڑا ہے تو کیا جنت و نار کی فکر میں پڑا ہے کہ ہر تر خیال اس اندیشہ سے باز آسکی رضا نیک
جس طرف کعبہ اسی راہ پر جا اسے مرد خدا جنہم میں بھیجے تو خوشی سے اختیار کر وہ چاہے تو دین ہو جاوے
جنت الماویٰ کیا تو نے قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نہیں سنا اب بخور و غطر بھیجیے نیت کا فائدہ
فرماتا ہے قولہ بہ نیت کسی آہ اس نیت کے مصرع ثانی میں کاف یعنی ہرگز ہو اور معنی اس نیت کے یہ کہ جو
شخص اسکی درگاہ رضا سے سرکھڑے ہرگز دوسری جگہ پناہ نہ دے تر جب کہ بندہ پہنچے نظر پر
چند نگاہ سے کہ جسکا گھاس تھا بندہ میں نے کما گھاس تو ہر بدتر کیوں بھیجی ہو گل کے یہ برابر رو کر
کہا آئیے بس نہ یوں نہ بھولی نہ کریم ہم نشین کو بخالی ہوں میں گرچہ رنگ و بو سے بے ہوش رہی ہمایہ میں
ہوں گل کے پٹان میں بھی ذلیل بندگان ہوں پڑا اسکے کرم سے شادمان ہوں پڑا مجھے میں پناہ
گرچہ کچھ ہنسی پڑا پر لطف تو اسکا بیش تر ہو پڑا گو پاس مرے نہیں بضاعت پڑا اور کچھ بھی ہوئی مجھ سے طا
بندہ کو خدا ہی کا ہو چیلہ یا قی ہو جب کہ کچھ وسیلہ پڑا ہر رسم کہ مالکان تحریر پڑا جاگیر دین بندہ ہوئے
جب پر پڑا حق نار سے جھکو تو را کہ جاگیر خان مجھے عطا کر پڑا چل سعدی تو کعبہ رضا کو پڑا کیا بکتا ہی یاد کر نہ
درگاہ خدا سے جو پھر آوے ہر پتہ کی جگہ کہیں پناہ دے

اسحاق خان حکایت

حکیمی را رسیدند از سخاوت و شجاعت کلام بہتر است گفت آنرا کہ سخا
بشجاعت حاجت نیست بدیت نوشت بہت بر گور بہرام گور کہ دست
کریم بہ کہ بازوی ز درہ قطع نہاند جاتم طائی و لیک تابا بہد بہمان نام
باندش بہ نیکوی مشہور بہ زکوۃ مال بدر کن کہ فضلہ رزرا بہ چو باغبان نرند
بیشتر وہ انگور و فضلہ بیانش گذشت رز بافتح و انگور فارسی غیب بالکسر و کرم بالفتح
عربی درخت انگور کو بھی رز کہتے ہیں اور صیغہ امر رزیدن کہ کھنکھانہ از غیاث قولہ نرند
از اسحاق خان میں اور بھی مولوی محمد و صاحب کے نسخہ میں جو کہاں صحت مشہور ہو جاوے

شرح حکایت اول

پس چون ملک بختیاری را که در آن زمان در آنجا بود
 آنگاه که در آنجا رسید و آنجا رسید و آنجا رسید
 ایک حکیم که کسی را بپوشید که سخاویت و سخاوت
 شجاعت کی حاجت نهی این اس حجت به انسانی جدید و او کان فاسق
 اگر چه فاسق بود و بیست و یکم کند و لوح برام گوی که دست
 که قیامت تک در هیچگاه نام بلند آسکانیکی به مشهوره زکوة
 و بیست و یکم کند و لوح برام گوی که دست
 که قیامت تک در هیچگاه نام بلند آسکانیکی به مشهوره زکوة
 و بیست و یکم کند و لوح برام گوی که دست
 که قیامت تک در هیچگاه نام بلند آسکانیکی به مشهوره زکوة

باب سوم فضاوت کی فضیلت میں اس باب میں ان تیس حکایتیں

پس حکایت خواہند مغربی در صفت بزازان جلب میگشت اسے
 خداوندان نعمت اگر شمار انصاف بود و ما را قناعت رسم سوال از
 همان برخاستی قطعه ای قناعت تو انکم گردان بگو و رای تو هیچ نعمت
 نیست بگو صبر اختیار لقمان است بگو هر که صبر نیست حکمت نیست بگو
 خواہند بعضی سایل جلب بپا نشن گذشت انصاف نصف که تا اور بر بکشت
 اس طرح پر که دونوں میں کچھ کمی و بیشی نہوار غیاثہ مصدیر ہی باب افعال سے ماوہ است
 یا کہ سر ہی باب نصر نیر سے اور بعض فون بھی آیا ہو چنانچہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہما
 خرچہ ایک فقیر پیر والا مغرب کا کوچہ بزازان جلب میں اس صبر و صبر و صبر و صبر
 صبا جان دولت اگر انصاف ہو تا اور ہم فقیر و ان کے و انین قناعت بگو و رای تو
 کی جان سے اس جاتی قطعه ای قناعت تو میں تو گویا اس سے بستر توئی دولت ہو
 صبر لقمان اختیار کیا نہ جسکو وہ غیر حکمت ہو

شرح حکایت دوم
 شرح حکایت سوم

دو امیرزادہ در مصر لوہندیکی علم آموخت و دیگر سی مال اندوخت عاقبت الامر آن
علامہ عصر شد و این عزیز مصر گشت پس تو نگار بحشم حقارت در فقیہ نظر کردے
و گفتے من بسطنت رسیدم و تو همچنان در مسکنت بماندی گفت ای برادر شکر
لحمت باری تعالی بر من است کہ میراث پیغمبران یافتہ یعنی علم و ترا میراث فرعون
و ثمان رسیدہ یعنی ملک مصر مثلثی من آن مورم کہ در پائیم بالندہ نہ زبورم
کہ از دستم نہ بالندہ کجا خود شکر این نعمت گزارم کہ زور فر دہم آزاری ندارم
حقارت بالفتح غوری و کسر اول غلط از منتخب کشف و غیث مسکنت بالفتح فلسی
از شرح انصاب قولہ میراث پیغمبران یعنی بوجہ قول پیغمبر علیہ السلام العلماء ورثۃ الانبیاء
فرعون بالکسر لقب بادشاہ مصر یعنی ولید بن مصعب کا بمعنی متکبر و کسرش بقول مفسر
بیناوی فرعون دو تھے ایک فرعون کا فرج حضرت موسی علیہ السلام کے وقت میں تھا دوسرے
فرعون موسیٰ جو حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد میں تھا تقدم و تاخر زمانی دونوں میں چار سو برس
تھا ثمان نام برادر ابیم علیہ السلام انگلی پیدائش کے وقت سب اصنام و بت جلگئے او
نام فرعون کے وزیر کا اور یہ لغت عجبی ہوا بر مان قولہ کہ میراث پیغمبران یافتہ یعنی علم فاضل
مشرقی اور صاحب خیابان اس قول پسند لانے ہیں اس حدیث کو کہ العلماء ورثۃ الانبیاء
اقول حدیث جو ذکر علما کا ہر مراد اس سے ائمہ علیہم السلام ہیں کہ جمیع انبیاء کا علم انکو حاصل
لیکن بطریق اسکے کہ علم ورثۃ انبیاء کا ہر علم دین تابع جناب خاتم المرسلین کی بھی ہے وجہ وارث انبیاء کا مجاز کہہ سکتے ہیں
قولہ در پائیم بالندہ یعنی میں شاید اس چوٹی کے ہوں کہ باوجود ظہور آثار پامالی کیسے ایزاندہ
ترجمہ مصر میں دو امیرزادے تھے ایک نے علم سیکھا دوسرے نے مال جمع کیا آخر کار
طالب العلم علامہ عصر ہوا اور طالب المال بادشاہ مصر ہوا پس تو نگار عالم کو بحشم حقارت دیکھتا
اور کہتا کہ شکر ہو خدا کا کہ میں مرتبہ سلطنت کو پہونچا اور تو افسوس ہو کہ ویسا ہی فقر و غنی
میں رہا عالم نے کہا کہ اسے برادر شکر کرنا واجب ہو چھپے کہ علم ورثۃ پیغمبروں کا میرے ہاتھ آیا
اور افسوس کرنا تجھ کو چاہیے کہ ملک مصر ورثۃ فرعون و ثمان کا تھا تو پہونچا مثلثی میں
پس جاؤں نہ کاٹوں تو ہی زبور کا ٹے تو کہے خون کشاں کر اسکا بہیری رہا بیایا خلق کے مجھ کو دیا

انیمیری حکایت

درویشی راستیندم کہ دانش فاقہ میسوخت و خرقة بر خرقة میداد و خست
و تشنگین خاطر خود را میگفت بیت بنیان خشک قناعت کنم و با پیر
کہ رنج محنت خود بہ کہ بار منت خلق بہ کسی گفتش چه نشینی کہ فلان درین شهر
طبعی کریم دارد و کرمی عظیم میان بخارست آزادگان بستہ و بردار لہا شستہ
اگر صورت حالت مطلع گرد و باس خاطر عزیزان داشتند منت دارد و
غنیمت شمارد گفت خاموش کہ درستی مردن بہ کہ حاجت پیش کسی بر
قطع ہم رقعہ دوختن بہ والزام کنج صبر نہ کر نہ جامہ رقعہ بر خواجگان تو
حقا کہ با عقوبت دوزخ برابرست باز رفتن سپانی مردی ہمسانہ در شستہ
تو کہ خود را اقول اس جگہ را بمعنی برائے ہر جہت یک فقیر کوہن ہستہ ہر کہانش فقر
میں جلتا فاقہ کشی کہ جلتا لباس کا یہ عالم کہ پیوند پیوند سیتا اور نفس مارہ بہت ستانا
تو واسطے کبر خاطر یہ زبان پر لاتا بیت میں خشک روٹیاں کھاؤں اور پیون جامہ دلوں
کہ رنج اشھانا بہ بہتر نہ بار منت خلق کہی دوست نے اُس سے دوستانہ کہا تو گھر میں بیٹھا کیا
فاقہ کشی سے ایزبان رگڑتا ہی اور دن رات نفس مارہ سے جھگڑتا ہی فلانا شخص اس شہر میں
سخی عالی مقام ہی اُسکی سخاوت کا کھلا دروازہ عام ہی واسطے خدمت آزادوں کے گھر بہت
باندھے محکم و استوار ہی دہانے خلائی کے در دل پر بیٹھا ہر وقت طیار ہی اگر تیری صورت حال پر
مطلع ہوے تو عزیزوں کی پاس خاطر رکھنے کا احسان مانے اور تیری خدمت کر غنیمت جہان
اُسے کہا کہ بہتر نہیستی میں مرنا نہ کیسے آگے عرض حاجت کرنا قطعہ گذری ہیں نہ مانگا نہ
کپڑے غیر سے نہ راضی ہو جو لکھا ہی تری سرفروشت میں : حقا کہ بھی عذاب جہنم سے کم نہیں : ہمسایہ
کے وسیلے سے جانا بہشت میں :

چوتھی حکایت

یکی از ملوک محم طیبی حادق را بخدشت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فرستاد سائلے چند دروہا عرب بود کسی بخر بست پیش او بنیاد و معام

توبہ کرتا اکثر اور پھر توبہ توڑ کر گناہ کرتا بار بار اگر آخر ایک بزرگ نے اس سے کہا کہ تجھ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
 کہ تجھ کو بہت کھانسنے کی عادت ہو اور قید نفس کی ہواں سے باریک بینی سے سمجھتا ہے اس کا مطلق بیرون ہونا
 یعنی اپنی طبیعت کو مائل نہ کرے نفس امارہ کی خواہشیں پر اور حبیب کہ نفس پروری کرے اگر چند سے
 اس طرح گزرے تو بال کی کیا حقیقت نہ بنے توڑ ڈالے اور تجھ کو ایک دن بھڑکے مثل شہرور
 بدیت کوئی پالتا بھی گرگ تھا یا بوجہ جان خواہ کہ کھا گیا یا

اچھٹی حکایت

در شیرت اردو شیر با بکان آندہ سستہ کہ حکیم عرب را سید کہ روزی حیدر
 طعاقم باید خوردن گفت صد درم سنابک کفایت کند گفت اینقدر چه خورد
 گفت ہذا المقدار حکماک و مار و علی و کاک فانت حاملہ یعنی اینقدر ترابریا
 میدارد و ہر چه برین زیادت کنی حامل آئی بدیت خوردن برای زیادت
 و تو کردن بہت تو معتقد کہ زیستن از ہر خوردن بہت ہذا و شیر با بکان
 اردو شیر مکب ہر لفظ اردو بفتح بعضی شہد و قہر یا بالضم یعنی مانند و نظیر اور لفظ شمشیر ہے اور یعنی تیزی
 اس کے شیر غضبناک یا مانند شیر ہر تقدیر لقب بہمن بن اسفندیار پدر دارا پ کا ہر گشت خاصہ اس وقت
 دادا نے اس کو نظر دلیری کے اس لقب سے ملقب کیا اور یہی لقب پیر ساساں کے تیسرے اور ذخر خواہ
 بابک کا تھا ساساں کی اسی سے منسوب اور کاسرہ بھی وہی لوگ کہلاتے ہیں اور نام پیر شیرور ہے
 بن پرور بھی ہوا زبران و غیاث درم ساڑھے تین ماشہ اور سدورم کا ساڑھے تین سوا ماشہ
 کہ جملہ ۶۹ تولہ دوا ماشہ ہوتا ہے بحساب یہ جو پور ایہ و فلوہس شختہ کہ سوا یا فلوہس کچھ تراکھ ہوتا ہے
 اور صاحب شکرستان نے جو وزن سدورم کا نیم آثار لکھا ہے خلاف واقع ہے سنگ سنگ یعنی وزن از
 بران ترجمہ اردو شیر با بکان کی خصلتوں کا حال جو ان کتب تواریخ میں لکھا ہے و مانع قوم
 کہ ایک وزن آسنے کسی حکیم عرب سے پوچھا کہ ایک میں کتنا کھانا کھایا جائیے آسنے کہا کہ بہتار وزن ہر دو
 کفایت کریگا پوچھا کہ اس قدر کھانا کیا قوت دیگا کہا کہ اس قدر کھانا تیری زندگی کا حال ہو اور اس سے زیادہ
 کھانا جان کا وبال ہے یعنی قلت غذا باعث حلاوت عبادت و نجات آخرت ہو اور کثرت غذا موجب غفلت
 قسارت و خمار و عاقبت ہر بدیت کھانا ہے یعنی اور عبادت کے واسطے تو معتقد کہ جتنا ہر راحت کے واسطے

اساتوین حکایت

دو درویش خراسانی ملازم صحبت یکدیگر سیاحت کردند بیک ضعیف بود
 کہ ہر دو شب افطار کر دے و آن دیگرے قوی کہ روزی سہ بار خوردے
 قضا بار در شہرے بہمت جاسوسی گرفتار آمدند و ہر دو را بجانہ در کردند و در
 بگل بر آوردند بعد از دو ہفتہ معلوم شد کہ بیگناہان اند در یکشاوند قوی را بند
 مردہ و ضعیف جان سلامت بردہ مردم درین محب بماندند حکیمی گفت قضا
 این عجیب بودی کہ آن یکی بسیار خوار بود و طاقت بینوائی نداشت ہلاک شد
 و آن دیگر خوشتر و اربود و رعادت خود صبر کرد و سلامت بماند قطعہ چو کم خورد
 طبیعت شد کسی را چو سختی پیش آید سہل کرد و دیگر تن برورست اندر خوار
 خوشگی بنید او سختی میر و ملازم بیانش گذشت تہمت بضم فوقانی و فتح ثانی مشہور بسبب
 ثانی گمان بدلیجہا اور گمان بداز متعجب جاسوس جس تو کرنے والا احوال کا جو اس میں جمع و متعجب
 پیش و ابرسان بے قوت و بے خوراک از غیاث اقول بینوائی اس جگہ یعنی فاقہ کشی ترجمہ
 و فقیر ہونے والا خراسان کے حفرین ہم صحبت رہتے اور سفر میں ساتھ ساتھ سیاحت کرتے
 ایک ضعیف تھا کہ ایک ات دیان دیکر افطار کرتا و دوسرا قوی کہ ہر روز تین بار کھانا نہر مار کرتا قضا کا
 کسی شہر میں دروازہ شہر چاہ پر دونوں گرفتار ہوئے ایک گھر میں بند کیا اور دیکر چن دیا و ہفتہ
 بعد معلوم ہوا کہ بیگناہ ہیں در کھولا تو قوی کو دیکھا مردہ اور ضعیف کی جان سلامت مگر ضعیف سے
 افسر وہ لوگ متعجب ہوئے ایک حکیم نے کہا اس کے خلاف جب ہوتا تو البتہ مقام عجیب ہوتا کیونکہ
 وہ مردہ زندگی میں پر خور فاقہ کشی کی تاب اسکو نہ تھی ہلاک ہوا زندہ کم خور تھا جسے سہل صبر کر کے
 سسکتا تھا آفت مرگ سے پاک ہوا قطعہ جسے کم کھانے کی عادت پڑی ہو پھر سے جیتا ہوئی
 اسکو پیش آئے بکشاہش میں جو کھا دے خوب تن کر پڑے تنگی تو وہ فی الفور مر جا پکا

شہر
 زہر مار
 دوران
 پھر پیڑ
 مرقوبہ
 انبران ۱۲

اساتوین حکایت

ایک از حکما پسر را ہی کرد از بسیار خوردن کہ سیری مردہ را رنجور بکند گفت ای
 پسر کہ منہ خلوں را بکشد نشنیدہ کہ ظریفان گفت اند کہ سیری مردہ بہ کہ

گر سنگی برون گفت اندازہ نگہ دار قال اللہ تعالیٰ کلو واشربوا ولا تشربوا بیتی
 چندان بخور کردمانت برآید بخند آنکہ از ضعف جانیت برآید قطعہ با آنکہ
 وجود طاعت مستعیش نفس در رنج آورد تمام کہ بیش از قدر بود و اگر گاشک
 خوری بشکاف زیان کند و رزان خشاک ویر خوری گاشک بود و اگر گاشک
 بعضی گفتند قولہ کلو واشربوا یہ آیہ تھوین بسیار سورہ عرفان میں ہر ترجمہ ایک حکیم نے اپنے پیچھے
 بہت کھانے سے منع کیا کہ سیری آدمی کہ بیمار و انتی ہو آسنے کہا بابا جان سچ ہو لیکن اگر سنگی
 خلق کو مار و انتی ہو کیا آپ نے نہیں سنا ہو جو لطیفہ سچ آگئے ہیں کہ خوب ہر چھک کر کھانا اور زمین میں
 گرنا نہ بھڑکے مسک کر اڑیاں رگڑنا پھر باب نے سمجھایا کہ بیٹا مرے میں کون خوں انصاف کرو
 خدا نے فرمایا ہو کہ بھوکے پیاسے ہو تو شوق سے کھاؤ پیو لیکن نہ اسراف کرو ہمیشہ نہ کھا اتنا جو ضرورت سے
 آوے شکل نہ کم ایسا جی تن سے جاوے شکل قطعہ سچ ہو کہ زندگی نہ بغیر طعام ہو پھر زیادہ کھانا کھانے
 سے ہمیشہ ہو بیشتر گفتند بھی غل کرے گر بے ضرورت کھائے اور زان خشاک ویر میں ہو مثل گلہ شکر

نویں حکایت

رنجوری را گفتند دلست چه میخواهد گفت آنکہ دلم چیزی نخواهد داشت
 جو سرگشت شکم در خواست بود و نذر و همه اسباب راست در رنجور
 افضل ترین رنجور تھا بکثرت تخفیف کے ماقبل و اس کے ضمہ دیا اور و او کو ساکن کیا از غیاض بعضی
 مریض خداوند رنج اقول اس رنجور سے مراد وہ شخص ہو جسکو نفوذ بالمدد ہمیشہ مقبوس ہو اور دلم
 آنکہ دلم هیچ نخواهد اقول دل سے مراد نفس مارہ ہو دشمن انسان نائب مناسب شیطان علیہ السلام
 کہ اُسے کھا غوا سے آدمی زیادہ کھانا کھاتا ہو تو مجیب کہتا ہو کہ نفس مارہ کے بہکانے سے میری
 کھا گیا کہ نوبت بیان ہو چکی اب نفس او اسہ کہتا ہو کہ خبر دار اب کچھ کھایا تو تیرا جنازہ ہو طبعاً
 تفصیل نفوس کی باب ہفتم کی انیسویں حکایت میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھی جا چکی ترجمہ
 ایک بیمار سے کہ اُسکو ہمیشہ مقبوس ہو گیا تھا گوگون نہ الت سکرات میں حسب معمول پوچھا کہ
 تیرا دل کس چیز کی رغبت رکھتا ہو آسنے کہا کہ میرا دل کہتا ہو کہ جان دیجیے پھر ہمیشہ کسی چیز کی نہ رہے
 بیتی معدہ جو پھر ہوا شکم میں ہر درد پھر غذا خاک و داساری گرد

دسویں حکایت

بقالی را در می چند صوفیان گرد آورده بود در واسط هر روز مطالبت کرد
و سخنان باخوشن داشت گفتنی اصحاب از نعمت او خسته خاطر بودند و چل
چاره نبود و صاحبی در آن میان گفت نفس را وعده دادی لطیف نام
انسان ترست که بقال را بدرم قطع ترک احسان خواهی اولی تر
کا جمال جفای بوابان به بهمنای گوشت مردن به به که تقاضای شربت
قصایان بقال صیغه مبالغه کا بهی یعنی سبزی فروش و تره فروش جسکو هندی میں کنوڑا کہتے ہیں
مادہ اسکا نقل بالفتح و سکون قاف ہی یعنی ترکاری جو بکا کر کھاتے ہیں از منتخب صراح و غیاث او
چند وستان میں جو یعنی غلہ فروش مشہور ہی شخص غلط کیونکہ بیشیہ کو بالال کہتے ہیں از منتخب صوفی
صوف یعنی پشیم اور اسیمین یا قاعلیت ہی پس صوفی یعنی بیشینہ پوشش در با صطلح سالکان دو
شخص جدول اپنا سوائے خدا کے دوسری طرف رجوع کرے از کشف ایک شرح معتبرین لکھا ہے کہ صوفی
منسوب بصوفہ ہے کہ ایک قوم اہل تحیر دے ایام جاہلیت میں خدام کعبہ تھی اور چند
خاق کی واسطے حق کے کرتی تھی پس اہل تصوف انھیں لوگوں سے منسوب ہوئے اور صوفی
یعنی مخلص بھی آیا ہے از غیاث صوف مصدر ہے باب نصر غیر سے از صراح واسط بکسر
سین محملہ نام ایک شہر کا ہے عراق عرب میں کہ در میان بصرہ و بغداد کے واقع ہے و جبہ
تسمیہ کی ہے جو مان ایک جنگل نیستان واقع جہان کا قلم واسطی مشہور ہے سوائے اس شہر کے
چار قریہ اور میں اسکو بھی واسط کہتے ہیں فقیر اور سادات بارہ و سادات بلگرام کے جدا جدا سید
ابوالفرح واسطی اسی شہر کے رہنے والے تھے خوشنونت درشتی نعمت بیان شکر گذشت
صاحب دل وہ شخص جو دل کو پہونچا ہو اور جو کچھ تمام عالم میں ہو اپنے میں پاوے اور غیبات پر
اطلاع رکھتا ہو از مؤید و بر مان یعنی اہل باطن کہ صفائے قلب سے اسرار عالم اسیر منکشف ہو
اور سلیم الطبع و عاقل کو بھی کہتے ہیں از خیابان بواب دربان از منتخب ترجمہ شہر واسط میں
ایک کنوڑا کے کہ کئی درم صوفیوں پر فرض ہو گئے تھے ہر روز تقاضا کرتا اور کلمات و شربت کہتا
صوفیوں کے دوست اس را ہی کی بدگوئیں سے بچیدہ خاطر رہتے لیکن قہر و پوش بر جان

سوائے محل کے کچھ چارہ تو تھا نہیں اسکی بد زبانیاں سننے آن صوفیوں میں ایک صاحب دل تھا کہنے لگا کہ نفس مارہ سے وعدہ کیا نا دیہ کا کرنا بہت آسان ہوا کر کنجشے سے درم کا وعدہ کرنا خلف وعدہ کی صورت میں بخت کا شرجان ہر قطعہ ترک احسان خواجہ بہتر ہی نہ کہ برداشت ظلم دربانان کا گوشت کی آرزو میں مرنا خوب نہ تلقاضائے سخت قصا بان کا

گیارھویں حکایت

جو انمردی را در جنگ نامار جراتی رسید کسی گفت فلان بازگان نوشدارو دارو اگر خواہی باش کہ در بیخ نذارو گوشت آن بازگان بخیل معروف بود بیت گرجائی نانش اندر سفرہ بودی آفتاب تا قیامت روزی کس ندیدی در جان جو انمرد گفت اگر دارو خواہم دید یا نہ دید اگر وہ شفقت کند یا نہ باری خواستن از وزیر قائل است بدست تیر جان و دمان بیت خواستی بدورتن افروزی و از جان کاستی و حکیمان گفتہ اند اگر آسحات فی المشل فروشد با برود اناخو کہ مردن بعلمت بہ از زندگانی بدگشت بیت اگر خنظل خوری از دست تو سخوی بد بہ از شیرینی دست تر شمری جو انمرد سخی و کریم از غیاث نامار نام ولایت مشک خیز از نوید دمان کے ترکوں کو بھی نامار کہتے ہیں از بران نوشدارو تریاق و بازہ کہ گفت مار خوار اور بعضے کہتے ہیں کہ گوشتی ہے جس شخص نے شیر کی مچھون کا بال یا دارو سے مسہل یا زہر کھایا ہو یا جو کوئی مار گزیدہ ہو اگر اسکو دیکھ تو بہت نفع بخشے از نوید جو کتب طب میں نوشدارو مسطور ہے وہ معجون ہے سفح قلب و معجون اور ایک دوا ہے دافع انواع آلام و جراحات از غیاث قولہ کہ گرجائے نان اقول قرص آفتاب مثا یہ قرص نان سے مطلب اس بیت کا یہ کہ گرجائے گردہ نان کے گردہ آفتاب اسکے دستہ فرائد ہوتا قوہ کشاک اسطرح پر اسکو چھپا تا کہ قیامت تک کوئی اسکا پتہ نہ پاتا اور تمام جان تیرہ و تار یک ہو جاتا و دمان جمع ہر دون کی خنظل ایک درخت کا پھل ہے چھوٹے خربزہ کے برابر نہایت بلخ فارسی میں اسکو خربزہ ابو جہل کہتے ہیں از منتخبات سی میں شرنگ کہتے ہیں از بران ہندی میں اندر این اور سپہر پھیند و ابھی کہتے ہیں از غیاث شرح یہ ایک سخی ترکستان کی لڑائی میں زخمی ہوا

کسی سے اس لئے کہا کہ اگر وہی فلاں سے سو داگر کے پاس اگر تو مانگے عجب نہیں کہ دیوے بے وسو
 لیتے ہیں کہ وہ سو داگر نکل میں مشہور تھا مشہور اسکی خوشست کا بہت دور دور تھا بہت
 پہلے زاد شتر خوان پانچ گیارہ قوس آفتاب پانچیا مرتب صبح کے منہ پر چڑی رہتی نقاب پانچ
 سنی ہے کہا اگر میں انوشیروان کا گونجی تھا کہ دے یا نہ دے اور پر تقدیر اگر دیوے خدا جانے قطع
 یہ خشتہ بہر حال ایسے لکیم ہے مانگنا لا حاصل ہو بلکہ میرے نزدیک اسکی نوشدارو نوش کرنا
 نہ ہوتا تھا بلکہ بہت لیتا اگر نہت پیسوں کی کوئی پوٹا ہوتا جان میں پراتی کٹی اور جکیوں نے
 کہ اگر کوئی انوشیروان کوئی عوض آئے کہ آجیات کو دیوے تو عاقل کھی نہ لے کیونکہ غراہتر
 بچا نہ دنیا جو ابی دولت بہت مرزہ خنڈ میں ہو کر دیوے خوشی نہ لے سکتا تھا کی تلخ ہو دے کر ترش و پکا

باب سوم در حکما بہت

یکی از علما خوردہ بسیار داشت و کفایت اندک با یکی از بزرگان حسن
 ظن و شیخ روح او داشت بگفت روی از توقع وی و در ہم کشید و تفریش
 سوال از اہل ادب و نظرش نا بلند آمد قطعیہ زبخت روی
 ترش کردہ پیش یار عزیز مر و کہ غیش رو نیز بکج گردانی پانچا جتی کہ
 روی تازہ روی و خندان رو پانچ کہ کار پستہ نہماند کشادہ پیشانی پانچ
 اور وہ اندک اندکی در وظیفہ او زیادت کرد و بسیاری از ارادت کم
 پس از چند روز چون ہویت معبود برقرار نہ دید گفت شکر پیش اطاعت
 من الہی کہ ہوا پانچ القدر شریف و القدر شریف بیت نامہ افرو
 و اگر کہ بہت پانچ بیوا لی نہ از مذلت خواست پانچ قولہ خوردہ صفت
 عالم کی پیشکار مر و اس سے زن و فرزند اور دوسرے متعلقان تفریش کنایہ کے سا
 داشت کہ از منتخب پیش یعنی بد مولا عم بالفتح و کسر عین مملہ بمعنی خورد و نہاد و طعافا
 جمع ہوا معنی ہوا یعنی اسم مفعول از غیاث غولی بالضم و تشدید لام بمعنی خواری
 اور وہ پیشکار مر و اس سے زن و فرزند اور دوسرے متعلقان تفریش کنایہ کے سا
 داشت کہ از منتخب پیش یعنی بد مولا عم بالفتح و کسر عین مملہ بمعنی خورد و نہاد و طعافا
 جمع ہوا معنی ہوا یعنی اسم مفعول از غیاث غولی بالضم و تشدید لام بمعنی خواری
 اور وہ پیشکار مر و اس سے زن و فرزند اور دوسرے متعلقان تفریش کنایہ کے سا
 داشت کہ از منتخب پیش یعنی بد مولا عم بالفتح و کسر عین مملہ بمعنی خورد و نہاد و طعافا
 جمع ہوا معنی ہوا یعنی اسم مفعول از غیاث غولی بالضم و تشدید لام بمعنی خواری

مصدق اسکا خفض ہو یعنی نیچے رکھنا اور گرانا کسی کو اسے مرتبہ سے ازمنتخب وغیاث قبول نہ کرے
خواست صفت ہونان کی یعنی ایسی روتی ذلت و بیگانی سے گدائی و بینوائی بہتر ہو مرتبہ سے
اک عالم خیال بہت رکھتا تھا اور روزی تھوڑی جب تکلیف بہت کھینچی تا جا رہو کہ ایک شہر
کہ اعتقاد درست رکھتا تھا حال اپنی پریشانی و افلاس کا کہ اسے اپنے خلاف توفیق نہیں آس رہا تھا
اور اس اہل ادب کا سوال فحوائی اسکی نظر میں ناپسند آیا قطعاً نہ سمجھتا کہ کبھی چاہیو اسے
پاس نہ کہ اسکی عیش میں بھی آوے گی پریشانی بہ جان کہیں تجھے جانا ہو جا شکستہ روزی سبب
عقد سے واپس نہ ہوئے کشادہ پیشانی نہ کہتے ہیں اس امیر نے باکراہ اس کے روزینہ میں تھوڑی سی دنیا
کی اور اعتقاد میں بہت کمی کی چند روز کے بعد عالم نے جو اخلاق سابق برقرار نہ کیا تو یوں کہا یہی بہت
لکھا نا ذلت سے جو ہاتھ آوے نہیں آس میں فراہ کو چٹھ ہی ہانڈی و لیکن مرتبہ تو گر گیا یہی بہت ٹھہری روتی
پر آب و نرہی : ایسی روتی سے بینوائی بہت مل :

تیرھویں حکایت

درویشی را ضرورتی پیش آمد کسی گفتش فلان نعمت برقیاس دار و اگر
بر حاجت تو واقف گرد و پہانا کہ در قضای آن توقف نہ آرد گفت من
اور اندازم گفت منت رہبری کن و پیش گرفت تا منزل انگس و آرد
در پیش کی را و دل لب فرونشسته و بند شسته سخن گفت و رگشت
گفتش چه کردی گفت عطای او بقای او بخشیدم قطعاً بہتر جا
نزدیک ترش روی ہے کہ از خوبی بدش فرسودہ گردی : اگر کوئی غم دل
با کسی گوے ہے کہ از رویش بقدر آسودہ گردی : فرسودہ وہ چیز بہت
کند و پال و افسردہ ہو گئی اور گل گئی ہوا زبان اس جگہ بمعنی افسردہ یعنی چہرہ یا کسی شخص سے
دل سرد ہونا مناسب فقہ بمعنی ساختہ و پرداختہ و جو کرنا اور پرکھنا درہم اور دینار کا اور سیم و زر
مسکوک یعنی روپیہ و اشرفی اور مچان بمعنی دل و ذات اور بمعنی فی الحال اور بمعنی پیرہنی یا یا ہر چیز
منتخب وغیاث اس جگہ بمعنی فی الحال ترجمہ ایک فقیر کو کچھ ضرورت پیش آئی بہت جیتا
گھبراہی کہنے اس سے کہ کیا کہ فلان شخص بہت دولت رکھتا ہو اگر تیری حاجت پر ضرور ہوتو یعنی

رفع ضرورت میں توقف نہ روا دار ہو فی الفور طیار ہو کہا میں اُسکو نہیں جانتا ہوں اُس نے کہا میں تیری رہبری کروں چنانچہ ہاتھ اُسکا پکڑ لیا اور اُس کے مکان میں لا کر پہنچا دیا درویش نے ایک شخص کو ہونٹ لٹکا کے غصہ میں پھونڈی صورت بنائے بیٹھا دیکھا کچھ نہ کہا اُلٹے پانوں پہر اتب اُس شخص نے جو اُسکو ساتھ لگیا تھا پوچھا کہ تو نے یہ کیا کیا کہا میں نے اُسکی عطا اُسکی نذر دی قطعہ غرض ایجا تو پیش تر شروع کہ بد خلقی سے بس افسردگی ہو شمع دل خندہ پیشانی سے کیسے کہ صورت دیکھ کر آسودگی ہو

چودھویں حکایت

خشاک سالی باسکندریہ پدید آمدہ و عنان طاقت درویش از دست رفته بود و در نامی آسمان بزرگ زمین بستہ و فریاد اہل زمین با آسمان بستہ قطعہ نمائند جانور از وحش و طیر و ماہی و مورچہ کہ بر فلک نشاند از بنیوانی افغانیش بہ عجب کہ دود و دل خالی جمع می نشود پیکہ ابر گرد و سیلاب دیدہ بار افش بہ در چین سالی مخمشی دوز از دوستان کہ سخن در وصف او ترک او بست خاصہ در حضرت بزرگان و بطریق اہمال ازان در گذشتن ہم نشاید کہ طائفہ بر عجز گویندہ حمل کنند برین دو بیت اختصار کنیم کہ اندکی دلیل بسیاری و شستی نمونہ خرواری قطعہ تتری گرگش مخمشی را بہ تتری را و گر نباید گشت چند باشد جوہر بغدادش آب در زرو آدمی برشت خشاک سالی و تنگ سالی فارسی قحط عربی مخمشی گندی از منتخب و لفافش آسکندریہ نام ایک شہر کاہی بنا کردہ آسکند رکنا رہ دریا سرحد رنگ پراز بریان قولہ باسکندریہ در بیان ب زائد ہر اور آسکندریہ در یعنی در آسکندریہ چنانچہ بعض نسخہ میں اسی طرح پہر قولہ در نامی آسمان بزرگ زمین بستہ گنایہ ہر اس بات سے کہ پانی نہ برسا مخمشی بیان گشت قولہ تتری گرگش آہ قولہ اس بیت سے جوابا حجت خون مخمشی کی مفہوم ہوتی ہے یہ نہ جاننا چاہیے کہ مطلقاً جو کوئی جس مخمشی کو چاہے قتل کر ڈالے اور وہ قاتل را خود بقصاص نہو بلکہ یہ خصوصیت اُسی مخمشی کے واسطے ہے کہ مبتلا ہونا اُسکا فعل لواطہ میں بیت ثانی سے ظاہر اور شرعاً ذاعلم و مقبول کی یہ کہ دونوں کج تموار سے مارین یا سنگسار کریں یا بلند پہاڑ پر سے ڈھکیں دیوین یا دیوار انھوں پر گرا دیں

اور نام زمانہ کو اختیار کر سنا ان حدود کے انھوں کو آگ میں چلا کر اور شیخ فرعون نے جو اس مختصر کتاب میں
تخصیص تیری کی فرمائی بطریق مثال کے سمجھا چاہیے اور تشبیہ پیل کی اس مختصر سے باہر نہ لکھو کہ مختصر
اوندھنا ہو کر لکھتا ہے اور اس سے کسی اس کے اسفل میں چاہا ہو اور مرد اس کے اوپر رہتا ہے جیسا کہ علی کے شیخ یا علی جانی
رہتا ہے اگر کبیر خلافت کا پل کے اوپر ہو تا ہے اور شارح فاضل صاحب خیال ان شکستہ کے معنی اس قطعہ کے
یہ لکھتے ہیں کہ اگر کافر تار کہ کافر جری و واجبتی ہی مختصر کو مار ڈالے تو مختصر کے شاعر میں اس کے ذکر
نہ مارا چاہیے اس واسطے کہ کتبک زمانہ پل بخدا کے آپ سے کسی نیچے اور آدمی اس کے پشت کے اوپر سوار ہو جائے
اور ذکر بخدا کا اتفاق ہو چند دن قبل مصلحت نہیں کہ کتبک کو قول اصل خیال ان کا ذکر لکھ اور شیخ تلمیذ فرود کہتا ہے
کہ ذکر بخدا کا اتفاق نہیں بلکہ فائدہ اس کے ذکر سے مختصر دستور کی خدمت میں صاحب الفہم اور الفہم
اقوالہم مصلحت کے نزدیک شارحین مذکورہ نے جو لفظ بخدا کو معنی شہر سمجھا کہ اس کے ذکر کو شہر اور شہر
ہونے میں گفتگو کی ہر حقیقت یہ تینوں بزرگوار مطلب شیخ کا شیخ نہیں فی الواقع ہیں اور یہ
شہر نہیں ہر بلکہ موافق کتاب برهان قاطع اور شرح گل شتی و غمات اللغات کہ ایہ شہر کہ ہے پس
معنی اس بیت کے یہ ہیں کہ کتبک سمجھا جائے علی کے یہ بیت اسکا کہ نیچے اس کے آپ میں جانی ہو
اور اس کے نیچے ہر مردوں کی سواری ہو کہ اس صورت میں معنی ہے شکستہ پیدا ہونے میں اور لفظ
بہر وزن فرما نام ایک شہر کا ہر اقل عرب سے اصل میں باخدا و تھا سبب اس کے کہ اس جگہ پہلے ایک
باغ تھا ہر نقشہ میں ایک بار اور شیردان عادل اس باغ میں بارعام دیکھ مظلوموں کی داڑھی کہ اگر کتب
استعمال ہر بخدا ہوا اور کتبک سے اس کے بعد ان کے شہر جسے کہتے ہیں ایک بار اسکندر میں ہو چکا
آئی تھی اور عثمان طاقت ہر درویشوں کے ماتھے سے چھوٹ گئی تھی تمام سال ایک قطر وانی
آسمان سے نہ برس سارا سے اہل زمین کی فریاد آسمان تک پہنچی سب جہاں دیکھتے ہیں
ایا اہل اسلام اور کیا یہود و ترسا قطع نہ وحش و طیر رہا باقی اور نہ ماہی و دریا کہ اس کی
پہنچی نہ تا آسمان صدائے فغان و عجب نہیں کہ خلافت کا دودا ہر یہ کہہ سکی شکل پہنچے سبیل
دیدہ ہو باران آسمانی ایک ہتھیار اوطی دوران مجلس و صحنہ کہ اس کے عادت قبیح کا ذکر کہ
اور یہ ہر خصوصیت ہر بزرگان اور بطریق سہل کاری عالی الاطلاق اس کے ذکر سے درگزر کیا
الائق نہیں کہ لوگ گمان کر سکیں کہ گویندہ تھا عاجز و حیران لہذا ان دو پیشروں میں اس کے ذکر سے

تصدق کریں از خیارش و منتخب گردانا خوان ایک کا واسطے سلامتی و دوسرے کے اور قنیین میں یعنی
 خدا بھی آیا ہوا ہویدہ ہشتین و خاصہ ملک قرابین جمع از دراج اس جگہ مراد تصدیق ہوا قول اس
 مراد ہوا کہ نہ سے اور لفظ قرابان کی تخصیص اس مقام پر باین نظر ہو کہ مہمانی کرنا موجب شہرہ و
 اللہ تعالیٰ ہر خار کش بار بار موقوف و کافیت مفتوح ہیزم کش و ہیزم فروکش کو کہتے ہیں کہ
 مؤید الفضل از قننہ قولہ ہر کہ نان آہ اقول یعنی از باب ہمت کو اگر اپنی قوت بازو سے روزی کا
 آئے تو دست التجا کیسے کہ نہ پھیلائے چنانچہ یہ حدیث جناب رسالت علیہ السلام سے منقول ہے
 شد اند الدنیا الیچ احدہا السؤال و النکان بن ابویہ و ثانیہا البنت و النکاح و احدہ و ثانیہا
 الدین و النکان و رہا و رہا البنا اللہ فردان کان یسلا یعنی دنیا میں چار حصیب سے بڑی قسمت ہیں
 ایک سوال کرنا اگرچہ باب سے ہو دوسری بیٹی اگرچہ ایک ہو تیسری قرص لینا اگرچہ ایک
 درم ہو چوتھی سفر کو جانا اگرچہ ایک میل ہو چوتھی حاتم طائی سے کہنے ہو چھپا کہ ہمت و کرا
 میں اپنے سے زیادہ کسی کو بھی دیکھا یا سنا ہی اُسے کہانا ان ایک پار میں نے امرائے عرب کی ہوائی
 واسطے چالیس اونٹ قرابان کیے تھے بعد اُسکے گوشہ صحرایہ کی طرف واسطے رفع حاجت کے جو ہو گیا
 تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک ہیزم فروش لکڑیاں جنگل کی توڑ کر اکٹھا کر کے گٹھا باندھ رہا ہو میں نے اسے
 کہا کہ تو حاتم کی مہمانی میں کیوں نہیں جاتا کہ ایک عالم اُسکے دسترخوان پر کھانے کو جمع ہوا ہو اُسے
 مرا جواب دیا کہ ہمت اپنی محنت کی توہم روٹی کھائیں بہشت حاتم طائی نہ اٹھا میں نے اسے
 اسی شخص کو ہمت و جاغردی میں اپنے سے زیادہ دیکھا

اسو طہون حکایت

موسیٰ علیہ السلام در ویسی را دید از پریشانی بر یک اندر شدہ گفت اسی
 دعائی کن تا خدا ی عزوجل مرا کافی دے کہ از تی طاقتی بجان آدم موسیٰ
 علیہ السلام دعا کرد تا حق تعالیٰ اوراد شگاہی داد پس از خند روزی کہ
 از مناجات باز آمد و دیدش گرفتار و شافعی انبوء بر و گرد آمدہ گفت ہاں
 کہ حالت بہشت گفتند خمر خورہ و عریذہ کردہ و بکی رگشہ النور و قہار
 میکنند بیت کریم مسکین اگر پرداشتی ہستم کہ بخشاک از چہان برداشی

طبیعت عاجز باشد که دست قدرت باید بر خیزد و دست عاجزان را
 موتی علمیه السلام حکمت جهان آفرین اقرار کرد و از سخنان خیریش استغفار
 و است و توسط المذاکره و عباد و بیوقوفی الارض و لکن امید بشری بقدر
 ما پیش از آنکه شاعران و اخلاص کس یا مغرور فی الخطیئة حتی ملکیت طبیعت
 التمل لم یفکر قطعه سقلمه حواہ آمد و رسم و زرش به سبیل خواهد بقدر و دست
 میرش به ان نشاندی که قضاطون چه گفت به مورسمان به که نباشد میرش
 مثل بدر اعسل بسیار است و لیکن کسر کرمی و دست طبیعت انکس
 که تو کس است نمی کرد اند و او مصداق است از تو بیشتر و اند و عریده بقیع اول و ثالث
 بیوقوفی و جناب جلی از منتخب شجاسه ویری اخلاص صیغه ماضی کا به باب افعال یعنی
 پانی بنی که آنا چای پایه کو مصدر اسکا اخلاص و اخلاصه بالکسر و اور ماده اسکا فوض باب
 لغیر یعنی پانی بنی غوطه لگانا اور سخن بن در آنا از صراح و منتخب معرور و رفیقہ شد
 از کشتن و بکار یا نشتر گذشت بلاک و بلاک و عملکه و تنگه نیست شدن و بلاک و تنگه
 هر چه در آرد از صراح مثل بسکون میم و نخله و ذره عربی مورچه فارسی چو می باشد می قول یا و اخلاص
 آه اقول معنی اس طبیعت که یہ ہیں کہ کس چیز نے تجھ کو فکر و اندیشہ و غور میں ڈالا ای فریقہ
 و نباشد فانی بیان تاک کہ مثل مورچه پر و از تو قریب بملاکت ہوا پس کاش چو می کے پر نور
 اور بسبب پر کے و دندار فی اسی طرح دنیا تجھ کو حاصل ہوئی اور بسبب حصول مال و حواہ دنیا
 تو مثل چو می اگر نہ چلتا تو ملاکت سے محفوظ رہتا قول کہ پدر اعسل بسیار است آہ قال
 صاحب شکارستان خاصیت شہد کی کہ ہم ہر اگر محروم مزاج کو دیون تو گرمی زیادہ ہو و قال
 الفاضل المشرقی یعنی پیر حار مزاج ہو اور شہد اسکی طبیعت سے ناموافق لہذا از روی حکمت
 اسکا کھانا منوع ہو کر اسکا باب شہد کھاتا ہو اسی طرح فعل حکیم مطلق ہو کہ خالی حکمت سے
 نہیں و قال صاحب الفیابان یہ مثل مجھ میں مشہور ہو جس طرح یہ مثل ہو مور کا شکار اس کے نزدیک
 اور حاصل معنی کہ باب شہد بہت رکھتا ہو مگر بیٹے میں ہزارت ذاتی یا عرضی ہو پس کھانا شہد
 اسکو ضرر کر لگا اس جیت سے اس کے کھانے سے منع کرتا ہو اقول صاحب اس مثل کا یہ

باب پر چند تہمتیں شفقیت بہت سے رکھتا ہے لیکن بیجا عز و الفزاج غلبہ صفا و سواد سے محض قدر یا نہایت
 مریض یا فساد ہضم و دوا تر تھم کے سبب سے مرض قزویشیان میں مبتلا ہو اسکو مضر یا نہایت
 با اصل سخن یہ کہ حکیم علی الاطلاق اپنے چند دن پر بہ نسبت اُنکے والدین کے ہزار درجہ زیادہ شفقیت
 رکھتا ہے لیکن جس طرح از رو سے قوا غلطی زیادہ شد کا کھانا باعث قزویشیان ہو خصوصاً حبیب
 مرض لاحق ہو تو موجب شدت و وجہان ہو لہذا اسکا باپ نہیں دیتا اسی طرح اپنے بوجہ ہنگام
 سفید مزاج، کثرت کو حسب حال سے زیادہ روزی دنیا باعث اسکی ہلاکت اور دوسروں کی
 اذیت کا جاکہ نہیں دیتا چنانچہ آید وہ بسط اللہ الذی مرقوم الصدہ کے مشہور ہے بخوبی و فہم
 ترجمہ نقل کرتے ہیں کہ ایک بار حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام نے کسی فقیر کو دیکھا کہ سبب
 عریانی کے اپنے بدن کو ریت سے چھپانے لگا تھا حضرت کو کہنے لگا کہ آپ میرے حق میں ہاں
 کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو روزی عطا کرے حال یہ ہے کہ ایک لنگوٹ تک نہیں چھپاتا بدن چھپاؤں
 نہ سبب برہنگی کے مقدور رکھتا ہوں کہ بھیک مانگا کر کھاؤں اب بدلے طاقتی وفا کرتا ہوں
 نوبت بجان و کار و دستخان ہو چکی ہے اس بیابان ریگستان میں نہ پتھر کوئی ہے نہ مال جو
 نہ موت آتی ہے نہ بکھیرا چھوٹے زندگی و مال ہو حضرت کو اس کے حال پر اظہارِ ہرجم آیا و اور
 زوالِ الجلال کی درگاہ میں دست دعا اٹھایا پیغمبروں کی دعا اور دعوتی نہیں اس میں ہول
 ہوئی بعد تشریف لے جانے اُس جناب کے چشم زون میں سبب سامان قدرت سے جو چہ ہے
 و عشرت مہیا ہو گیا دولت بے اندازہ حصول ہوئی چند روز کے بعد جو حضرت صاحب ہول ہوا
 کر کے کوہ طور سے پھر سے ٹوٹا اسکو دیکھا کہ موکلان و قوت سے کہ چہ بین گرفتار ہو کر ویران ہو چکا
 بیجا بین وہ نالائق سر پر جلاہ تلوار کھینچے قتل کرنے کو طیار ہو آپ نے پوچھا کیا اسکا حال ہے کہ
 دست بستہ منقش ہیں کھڑے ہی لوگوں نے کہا یہ شراب پیر لہو ہو اور ایک شخص اس کے
 مارا پڑا ہے اب اسی خون کا قصاص کرتے ہیں جہنم میں جانے کی اسکی طیاری ہو چکی ہے
 و عیاری ہو واقعی بدیہت ملی کوڑا لے کر طاقت ہوئی کہ تخم چریوں کا نہ کہتی بلکہ پڑے پائین
 مسکین کے کہیں جو دست قدرت ہوئے یا سبب عاجزوں کے وہ ہاتھ اٹھ کر توڑ دینے سے
 موسیٰ علیہ السلام نے یہ بات سن کر نالائق عالم کی شکست کا اقرار کیا اور اپنی دلیرانہ شہادت

یہاں پر ایک اور قصہ ہے کہ ایک شخص نے ایک روز کوہ طور سے پھر سے ٹوٹا اسکو دیکھا کہ موکلان و قوت سے کہ چہ بین گرفتار ہو کر ویران ہو چکا

شماره ۱۰۰

111

1954

اور اس لیے کہ مصنفین کو زبان گہر بیان سے نڈھار کیا جس کا حاصل مطلب یہ ہے کہ اگر زیادہ کرتا
اللہ تعالیٰ روزی کو اپنے سب بندوں پر تو انہیں سے بعضے اشرار روئے زمین طاعت میں کی عبادت
میں یہ بھی کرتے اور واسطے تحصیل لذت دنیا کے نہایت ہنر کشی اور خوب زر کشی کرتے لیکن اللہ تعالیٰ
دینا بد بخت ہر شخص کو اسی قدر جتنا اسکے حال کے متناسب ہے شہر دنیا فانی ہے نہ اڑ چل تو نہیں
پائے گا نہ مگر کی چوٹی کیا قصد جو اڑ جائے گا قوطی سفلے کے گرناسفہ پڑے سبیم وزر
دھول کی خواہش کسے پھر اسکا سر نہ کیا نہ سنا تو نے فلاطون کا قول چوٹی کی ہوت جو
اسکے پرہ اور یہ مثل مشہور زبان زخمی ہو کہ باپ کے پاس بہت شہر خالص طیار ہے لیکن بیٹے کو
گرمی کا آزار ہے جس کا حاصل مدعا یہ کہ حکیم علی الاطلاق اپنے بندوں پر بہ نسبت اُنکے والدین کے
ہزار درجے زیادہ شفقت رکھتا ہے لیکن جیسا طرح باپ بیٹے کو شہد مضر جانکہ نہیں دے سکتا
کہ امراض جائزہ میں گرفتار ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنے بندگان سفلہ مزاج کو جس حال سے زیادہ
روزی دینا باعث اُنکی ہلاکت اور دوسروں کی اذیت کا جانکہ نہیں دیتا کہ یہ کمال عینیت
پروردگار ہے اور حق تو یہ ہے کہ خدا رحیم ہے کہ کونا خون نہ دے کہ اپنا سر کھجلا اسکے بدیت جو شخص
تجھے عطا نہیں کرتا زرنہ جانے تری مصلحت وہ تجھے بہتر

سید حسن حکایت

اعرابی را دیدم در حلقه جوهریان بصره حکایت میکرد که وقتی در بیابان راه
میرفتم که از غرو وارد گردیدم آن ذوق و شادی فراموش نکردم که شنیدم که گندم
در بیابان گشت و باران نخی و نوا میدی که معلوم کردم که مر و اریست قطعه
در بیابان خشک در یک روان پشته را در روان چه درجه صد و
مردنی توشه کا وقتا و از باس و در گردند او چه درجه خرف پتبیان خشک
یعنی دشت تله آب رنگ روان بک کارن فارسی از زبان و بکارت فارسی موقوف از
توید ایک ریگستان هر که همیشه ریگ جاری رہتی هر کجته این ده ریگ تمام نقره هر اور چشمه
سینه نکلتا هر اسکا پانی سیاب آینه شده بود تا هر او پانی نیچه سیاب جو کوئی ده پانی سپه فی الفو

مر جاوے نشان آسکا صاحب بریان طرف جنوب اور صاحب بنوید طرف شمال لکھتا ہر حرف
عربی سفال فارسی ٹھیکری ہندی ترکی چھ ایک بروی کو میں نے دیکھا کہ بصر سے
جو ہیرون میں یہ قصہ کہ رہا تھا کہ میں ایک وقت جنگل میں رستہ بھول گیا تھا اور تو
میرے پاس کچھ زنا ہرنے کا یقین ہو چکا تھا کہ ناگاہ اُس حالت میں ایک تھیلی میں
بھری میں نے پٹی پائی خرمن کے شبہ سے میری جان میں جان آئی اُس وقت کی حالت
اور کھانے کی سرت میرے دل سے بھولتی نہیں جب میں نے گمان کیا کہ گندم بریان کی
ملی جانا کہ کچ گویا عیب سے بھر و تلخی و نا امید سی خاطر سے نہیں جاتی جب دیکھا کہ مرواریدیں
قطعہ دشت نے آب دریا جاری ہیں یہاں سے کہ ہر ساوی در و صدف ہر و پے توشہ
جب کہ عاجز ہوئے دونوں یکسان ہیں اشرنی و خرف

اسٹھار رکھوسن حکایت

یکی از عرب در بیانی از غایت تشنگی سبقت سعیر یا لیت قبل
یونما افوز پیشی شہر نکلا طرک کبھی و اطل الاقربتی پچھن در قاع لبیط
گمشدہ بود و قوت و قوتش گماندہ و درمی چند در ہمایان داشت لبیط
رہ بجائی نہرو لبیط سختی ہلاک شد طایفہ سیروی رسیدند و دیدند در ہما
پیش رویشیں نہادہ و بر خاک نوشیدہ قطعہ گریمہ زر جعفری واری ہر
فی نوشہ بر نگیر و کام در بیابان فقیر رسیدہ را بہ شایع سخنے کہ نقشہ شام
منیہ بفتح ہم و تشدید یا بمعنی مرگ نہا یا جمع از منتخب افوز صیغہ واحد شکلم صمد اسکا
فوز ہی باب نصر نصر بمعنی بقصد رسیدن و فیروزی یافتن از بران منیہ بفتح ہم و تشدید
تحتانی امید و آرزو از منتخب شہر بفتح تین و بکون ہا و دون صحیح بمعنی جوی آب و منتخب
آخر میں تنوین بحركات نشہ جائز مرفوع اس وجہ سے کہ خبر ہی بدلتا در محذوف کی اور نہ
اسر حبت سے کہ مفعول ہو اعرنی فضل مقدار کا اور مجرور اس نظر سے کہ بدل ہو منیہ کا تکرار طرک
بانی کا و منتخب و خیانت اطل بفتح و کسر طرک مجرور تشدید لام صیغہ واحد شکلم تکرار بالشر
کہ بمعنی ابر ہو افتاب کو چھپا و سے و بمعنی پناہ یا ظلال بفتح سے کہ بمعنی سایہ یا سایہ یا سایہ

۱۳۳۳
 و بر بنی کشتی صبر کردم قطعه مرغ بریان خشم مردم سیر نکتر از برگ تیره نرگس
 و آنکه راوشنگاه و قدرت نیست پشلمم بخت مرغ بریان است پشلمم بخت مرغ و گاهی
 و هیچ وقت و هیچ زمان فارسی قطعه عربی کبھی ہندی اور ہرگز بمعنی ہمیشہ و لایزال کبھی آبیاز
 بریان در شیدی و غیاث یہ لفظ ترجمہ ہوا صلا کا از غیاث پامی پوش و پاسا فزاد و جشاک و
 جشاک و کفش فارسی کوٹ و لعل عربی جوئی ہندی از نوید و بریان مردم سیر کنایہ ہر مردی
 سے اور وہ شخص جو آسودہ ہو نقیض گرسنہ اس جگہ مقصود معنی اول ہو ترہ بفتح تاء فوقانی و
 رار معلوم شد و مفتوح و سبزی فارسی خضرہ بضم خاء مجہ و ضاد مجہ و رار معلوم اور آخر میں با و نقل
 و بقلہ عربی ساگ ہندی از بریان و منتخب و غیاث اور ترہ بتخفیف رار معلوم مفتوح ترہ تیزگ جو
 دانہ مانے خوشہ گندم و جو کے اور پشکل موکھڑا رہتا ہے جسکو ہندی میں ٹونڈا کہتے ہیں از بریان قاطع
 ترجمہ کبھی جو زبانیہ ناہنجار کی میں نے شکایت نہ کی رنج و غم ہو پناہ تیر اور نہ کبھی گردش چرخ
 کو بختار سے منہ پھیرا مگر ایک وقت کہ میں برہنہ پاتھا اور اصلانہ مقدور و خلیفہ خریدنے کا تھا انھیں
 ایام نافہام میں کوفہ کی جامع مسجد میں میں آیا بہت دلتنگ ایک شخص کو دیکھا انگڑا ایک تنگ خدا کی
 نعمت کا شکر کیا اور اپنی برہنہ پائی پر صبر کیا اور کہا قطعه مرغ بریان امیر کے آگے پساگ ترکاری
 برابر ہو پڑ جو محتاج میں انھوں کے حضور پشلمم بخت اس سے بہتر ہو

ابیسویں حکایت

یکی از ملوک با تہی چند از خاصان و رشکار گاہی برستان از عمارت دو قناد
 تاشب درآمد خانہ دہقان را دیدند ملک گفت شب بخار و ہم تازہمت سرانیا
 یکی از وزرا گفت لائق قدر بند سلطان نباشد التجا بخانہ دہقانی رکبک
 بردن ہم اینچا خیمہ ز نیم و آتش افروزیم دہقان را خبر شد ما حضری ترتیب
 داده پیش سلطان برو زمین خدمت برسید و گفت قدر بند
 سلطان بدینقدر نازل نشدی ولیکن نخواہستند کہ قدر دہقان بلند شود
 ملک را سخن او مطبوع آمد شبانگہ بمنزل او نقل کرد و بامداد ان خلعت و
 بخشید شنیدم کہ در رکاب ملک قدمی چند میرفت و میگفت قطعه

قدرو شوکت سلطان گشت چیزی کم نداشتات بهمان سرای و بهقان
 کلاه گوشه و بهقان بافتاب رسیدند که سایه بر سرش انداخت خودتو سلطان
 که یک ضعیف و حقیر از غیاث مطبوع خوش آئیده و مرغوب از غیاث ترجمه ایک بادشاه
 استیجائی امرا و وزرا و ملازمان خاص که موسم رستگان بین شکارگاه بین آبادی شهر سے دور جا پڑا
 بهان تمام که رات ہو گئی ایک و بهقان کا گھر نظر پڑا بادشاه نے کمارت کو وہیں چکر رہیں کہ تکلیف
 سزا کی نہ کھینچیں کسی وزیر نے کہا ایک و بهقان ضعیف البیان کے گھر التجو لیجانا بادشاه کے
 رتبہ عالی کے لائق نہیں بلکہ باعث کشتن ہے اسی جگہ خیمہ نصب کر کے آگ حلاوت میں سردی
 بخوبی رفع ہو جائیگی یہی مناسب حال سلطان ہو یہ خبر و بهقان کو ہوئی فی الفور جو کچھ اس کے گھر میں
 موجود و میسر تھا خواں میں رکھ کر بادشاه کی حضور میں لیکیا باادب تسلیم کیا اگر عرض کیا کہ غیاث
 پر رونق افروز ہونے سے قبلہ عالم کے رتبہ میں کمی نہ آتی خدا کرے ملک و دولت دو چند ہو لیکر لوگوں نے
 نہ جانا کہ قدر و بهقان کی بلند ہو بادشاه کو اسکی بات نہایت پسند آئی حکم کیا کہ اسی کے دروازہ پر
 خیمہ گرین رات کو وہیں چکر قیام کریں چنانچہ رات بھر اسی گھر رونق افروز رہے صبح کو خلعت اور
 بہت سامال و زریا جب دیان سے کوچ کیا سنا میں نے کہ وقت رو اگلی پر کاب پڑے خندقہ
 چلا اسی کوٹا جاتا تھا قوطہ نہ قدر و شوکت سلطان میں کچھ کمی آئی کہ میمان ہوا مجھ سے غریب و بهقان کا
 کلاه گوشہ مرا چوتھے آسمان پر گیا جو سایہ سر پہ پڑا میرے بھیسے سلطان کا

الکسوسن حکایت

کہانی سول را حکایت کنند کہ نعمت وافر داشت یکی از ملوک گفت
 ہمیں نمایند کہ مال بیکران داری و مارا مہی بہت اگر زخی از ان مدارا کنی
 چون از قضا و ولایت رسد وفا کردہ شود گفت ای خداوند روئے زمین
 لا ائق قدر بزرگوارت نباشد دست بہت ببال چون من کہ الی آکودن
 کہ جو بگردانی فراہم آورده ام گفت غم نیست کہ بخافران دہم کہ انجنت
 ہمیشہ بین بیت گراک جاہ نصرانی نہ پاکست بخیر و مردہ پیشوئی
 چہ باکست شتر قافلو عجین الکرس لیس لطاہر قلنا نشد بہ

شقوق المیز نشینیدم که سر از فرمان ملک باز زد و حجت آوردن گرفت و شوق بپوشی
 کردن ملک بفرمود تا مضمون خطاب را از وی بجز و تو بیج مستخلص کردند مکتوب
 بلطافت چو بر نیاید کار به سر به بجز متی کشد ناچار به هر که بر غلش تن بجز شاید
 گزیند بجز شد هر کسی شاید به رسول بر وزن فعل اصل میں سؤلہ تھا اگر فارسی میں نہ
 کیا صیغہ مبالغہ کا ہی معنی بسیار سوال کنندہ از مؤید یقال رجل سؤل ای کثیر السؤل از صراح قولہ
 گراں سؤل بعض نسخہ میں بجائے سؤل کہ ہول سکون واوہی کہ مصدر ہی باب نصر غیر ہے
 بعضی ترسانیدن چنانچہ کہتے ہیں مکان جیل ای خوف از صراح صاحب خیابان لکھتا ہے کہ ہول ہول
 یعنی اسم فاعل ہی یعنی ڈرنے والا کہ آدمی اوسکے فقر سے ڈرین اور خان آرزو کہتا ہے کہ ہول ظاہر
 درست نہیں کیونکہ وہ فقیر نالدار تھا محتاج نہ تھا کہ اسکے فقر سے لوگ ڈرین اور پناہ مانگیں اور یہ
 عبارت آئیدہ سے کہ جو جگہ آئی فراہم آوردہ ام لفظ ہول مطابق نہیں ہوتا انتی اور مولوی انور علی
 محشی کلام آرزو پر نقص کرتا ہے کہ لفظ ترس اس گہ اسے مناسب ہے کیونکہ جو شخص بال جمع کہے نہ آپ
 کھاوے نہ کسی کو کھلاوے لامحالہ اس سے لوگ پناہ مانگیں اور ڈرین کہ مبادا ایسا بھل سکو عارض ہو
 پس ہول مناسب مقام پر انتی اقول یہ توجیہ اگرچہ درست ہو لیکن ہر گاہ مطالب حکایت کا
 لفظ سؤل سے نہ تکلف حاصل ہو تو خواہی خواہی لفظ ہول کو معنی تاویل درست اور لفظ سؤل کو
 بلا وجہ موجب نادرست ٹھہرانا محض خود پسندی ہے اور بمقابلہ اس لفظ کے جسکے معنی میں کچھ تکلف نہ ہو
 مطالب نے تردد حاصل ہو لفظ تاویل لانا ادب فصاحت سے نہایت بعید ہے پس ہو کلفت کہ نزدیک
 قول آرزو کا ہرگز قابل نقص و مرج معلوم نہیں ہوتا مدارا رعایت و انتی کرتا اور یہ لفظ اصل میں
 مدارات تھا فارسیوں نے حذف کیا از غیث و منتخب و مؤید ہمت بیانت گذشتہ انتی
 یعنی قصد و آہنگ از منتخب عجین عربی سرشتہ و خمین فارسی کہ میں بالکسر لیل و سرگین بجز
 از بران و کشف و مؤید و صراح و منتخب نسبہ صیغہ مشکم مع الغیر مصدر اسکا شتمہ بتشدید و انتی
 بعضی استوار و درست کردن رخصۃ از منتخب باب نصر غیر ہے از صراح شقوق بالضم جمع شوق بالفتح
 یعنی سوراخا از مؤید و شکرستان مبرز ناودان بیت الخلا از مؤید و منتخب قولہ فالوجہ الکثر
 کہ بعض نسخہ میں بجائے کرس کہ کاس ہکر اور کاس بالف معنی خرک اور بہرہ معنی شراب پیانہ

شراب و معنی مطلق جام ہو کو دس جمع از منتخب اور بعض نسخہ میں کلس یعنی آگاہ سفید و چونہ جس
 عمارت بناتے ہیں از غیاث قال الفاضل الاطراری لفظ کلس معنی آگاہ ساتھ لفظ مہر کے
 مناسبت تمام رکھتا ہو اور ظاہر معنی حلال چہاں تر یعنی خمیرہ آگاہ گو بظاہر مثل خمیرہ آرد ہو مگر
 فی الحقیقت مثل اس کے نہیں چنانچہ مال فقر ظاہر میں بصورت مال دوسروں کے ہو لیکن جو کہ
 گداؤں سے ہاتھ آیا طہارت و حلت نہیں رکھتا اور بعض نسخہ میں کاس واقع ہو توجیہ اسکی یہ کہ کاس
 اصل لغت میں معنی کاسہ شراب ہو پس خمیرہ اسمیں جس ہوگا انتہی قولہ وقال صاحب خیابان
 ظاہر سے حلال ارادہ کرنا بعید ہو اور یہاں شراب سے کہ رخصہ بند نہیں کیا جاتا یہ بھی بعید ہو اور یہ
 کوئی پیالہ شراب میں خمیرہ کرنا پس صحیح کرس معنی سرگین ہو اگرچہ لفظ عجین قدری اس سے ابا رکھتا
 اور ظاہر امرد عجین لکرس سے وہ سرگین ہو کہ مٹی کے ساتھ خمیرہ کر کے اور پانی اسمیں ڈال کر واسطے
 کنگل کے سڑاتے ہیں انتہی مؤلف کے نزدیک قول صاحب خیابان کا در باب کرس معنی سرگین
 درست ہو مگر عجین کرس سے کنگل ارادہ کرنا نظر بمضمون مصرع ثانی کہ ہم اس سے ناودان بیت الخلا کا
 بند کرینے کے غیر مناسب کیونکہ کنگل واسطے آرائش مکان کے لگاتے ہیں اور اصل مطلب اس
 شعر کا یہ کہ خمیرہ گر و پیشاب حیوانات اگرچہ جس ہو لیکن ناودان یا اور سوراخ سے بیت الخلا
 اس سے بند کرنا مضائقہ نہیں اور یہ معنی الخبیثات للخبیشین سے موافق قولہ مضمون خطای یعنی
 موافق مرضی زجر و توبیخ زجر معنی باز رکھنا اور منع کرنا اور توبیخ معنی ملامت سرزنش ہو اور منتخب
 فارسیوں کے محاورہ میں جو باز رکھنے اور منع کرنے کے واسطے لازم ہو اس معنی میں یہ متعل ضرب
 و سرزنش از غیاث و خیابان اقوال حاصل اسکا ضرور بر دست ہو توبیخ مصدر ہو باب تفہیل سے
 مادہ اسکا و یخ دونوں معنی ڈرانا و تہدید کرنا اور سرزنش کرنا از صراح توبیخ و تہدید و انداز عربی
 سرزنش و ترسانیدن فارسی دھمکانا ہندی و عید و نذیر عربی بیم و ترس فارسی دھمکی ہندی
 از نفائس قولہ مستخلص گردند یعنی چھین لیا لطافت مصدر باب کرم کرم سے معنی ناز کرنا
 اور لطفت معنی نرمی از صراح و منتخب رافت و رفق و نرمی و ناز کی از نوید مہربانی و نیکی و احسان
 از منتخب نہ بخشد یعنی رحم کرے ترجمہ ایک فقیر کثیر السوال بہت مال رکھتا تھا کسی
 شاہ وقت نے اس سے کہا کہ لوگ کہتے ہیں تو بہت مال رکھتا ہو اور مجھ کو ایک لڑائی در پیش ہے

اگر آسمین سے کچھ طریق امداد کے مجھ کو قرض دے تو بروقت آنے والی مالک کے تیرا قرض ادا کیا جائے گا
 اُسے کہا کہ میں نے ایک ایک جو بھیک مانگ کر مال جمع کیا ہے مجھ فقیر کے مال پر تھو لگا تا کہ تیرے تہہ لبیک
 یعنی نہیں ہی بادشاہ نے کہا یہ کیا بات ہے کچھ اندیشہ نہیں یہ مال کافروں کو دوں گا کہ مردانِ خلیفہ
 اور زناںِ خلیفہ کا ساتھ ہو بیتِ گراں چاہ نہ لانی نہیں پاک بیہودی کا جو مردہ و مہودین کیا یا
 شمعِ سرگین جس العین ہی کہتے سے نہیں کم نہ بند اس سے کریں روزِ سنہ اس تو کیا غم
 میں نے سنا ہے کہ اُسے بادشاہ کے حکم سے سربابی کی محبت کرنے اور کلماتِ گستاخی سے پہلے ادنیٰ
 کہنے لگا یہ اپنے حق میں خرابی کی آخر بادشاہ نے سرنگوں کو اشارہ کیا سواغی مرضی کے سبب مال
 اُسکا زبردستی چھین لیا مثنوی می شاہ کا جو کرے نہ لطف سے کام نہ قہر رسوائی اُسکا ہوا بچا
 رحمہ کا جو کوئی نہ شائق : وہ سراسر ہر ظلم کے لائق :

باب بیسویں حکایت

بازرگانی را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر بارداشت و چهل ہندہ و خد متکاڑی
 در جزیرہ کیش مرا بجزیرہ خوش بردہ شب بیارم از سخنامی بریشیان
 گفتن کہ فلان اینارم بترکستانست و فلان رضاعت بہند و شتان
 و این قبائل فلان زمین است و فلان جزیرہ فلان زمین است و گاہ گفتی کہ
 خاطر اسکندریہ دارم کہ ہوا می خوش است و باز گفتی کہ دریای مغرب بہشت
 است سعدیاتسفری دیگر در پیش است اگر آن کردہ شود بقیت عمر و کیش
 بگوشہ بنشینم و قناعت کنم گفتن آن کہ ام سفر است گفت گوگردیاری
 خواہم بردن بچن شنیدم کہ قیمتی کوہیم دارد و کاسہ چینی بروم و دیہای
 رومی بہند و تولاد ہندی بکب و اگینہ چلبی بہین و بردیانی بہار سن
 از ان پس ترک تجارت کنم و بدکانی بنشینم حیدان ازین بانیو کیا فرود
 کہ پیش طاقت گفتن نہ اند گفتن اسی سعادت تو ہم شتخی بگوئی از انہا وید
 و شنیدہ گفتن قطع از شنیدہ کہ در صحرای غور پارسا لاری بہشت
 از ستورہ گفت چشم تنگ دنیا دارا یا قناعت پر کند یا خاک گور

جزیرہ عربی جزایر جمع آداک بروزن خاشاک اور بیلہ بروزن چلیہ فارسی ٹاپو ہندی زمین خشک
 جو درسیا میں دریائے ہوازیریان کنیش بروزن ریش سیای مچول یعنی ترکش اور نام ایک شہر کا ہے
 جزیرے میں بالائے کوہ از نوید وہ جزیرہ بحر فارس میں از غیاث نام اس شہر کا ہے ہوز مشہور ہے اور
 وجہ تسمیہ کی یہ ہے کہ اس شہر کے اطراف میں مقام بلند پر چڑھ کر دیکھیں تو وہ شہر مثل ترکش کے
 نظر آوے از بریان صحیح یعنی کفیل از منتخب فرمان بردار و قبول کنندہ از بریان اسکندریہ
 نام شہر کا مشہور ہے ابو او مشد و کسور یعنی پریشان کنندہ از منتخب گوگرد فارسی کبریت
 عربی کندھک ہندی بالیخو لیا منخف اسکا ماخولیا لغت یونانی اور مرض دماغی ہے اور
 بعضے کہتے ہیں لغت عبری ہے یعنی خلل دماغی و سودا و خیال خام ترجمہ اسکا خلط سیاہ جو کہ جس
 اند کو رسوا دوی ہے لہذا اس نام سے مسمی ہوا اور بعد و الا مرض میں بعد لام اول کے نون واقع ہے
 صاحب بہار عجم اسکو صحیح اور سیاسے تختانی کے خلط لکھتا ہے قولہ گفت چشم تنگ آہ اقول
 مضمون اس حدیث کا موافق ہے اس آیت تسمیہ سورہ بنیہ یعنی لم یکن الذین کفروا من اهل الکتاب سے
 کہ جمال الدین سیوطی نے کتاب التقان میں لکھا ہے یعنی کو ان ابن آدم سال و ادیا من مال فاعطیتہ سال ثانیہ و انکالی ثانیہ
 فاعطیتہ سال ثالثہ و لا یملکون ابن آدم الا التراب حاصل مطلب اسکا یہ کہ اگر انکالی ابن آدم جمیع طبقات
 میدان وسیع پر زلزل اور اپنی قدرت کاملہ سے اسکو عنایت کروں تو وہ سوال کریگا وادی ثانی
 اور اگر اسقدر مال پھر اسکو میں عطا کروں تو خواہش کریگا وادی ثالثہ اور پیٹ نہ بھرے گا
 آدمی کا مگر خاک گور سے یعنی حرص آدمی کے دل سے تا وقت مرگ نہیں جاتی چنانچہ صاحب الوہاب الجنان
 باب اول کی مجلس دہم میں مجموعہ ورام سے یہ روایت نقل کرتا ہے کہ ایک شخص حضرت عیسیٰ کا رفیق و ہم سفر
 تھا کسی جگہ آتے سے تین گردنہاں حضرت کے پاس تھے دو روٹیاں باخود لکھا تین تیسری روٹی چھوڑ کر
 حضرت پانی پینے کو تشریف لیکے پھر آئے تو روٹی نہ پائی پوچھا کہ یہ روٹی کس نے کھائی اُس نے کہا میں
 نہیں جانتا پس وہاں سے روانہ ہوئے راہ میں ایک آہو نظر آیا اسکو بلا کر ذبح کیا اور ایک لوتھڑا
 گوشت کا کباب کر کے کھایا اور اس آہو کو خطاب فرمایا کہ قم باذن اللہ فرمان ایزدی آہو کھک
 جنگل کو چلا گیا تب حضرت نے کہا کہ قسم ہے تمھیں کہ اس خدا کی جیسے آہو کو زندہ کیا ہے سچ بتا روٹی کس نے
 کھائی اُس نے انکار کیا کہ مجھ کو خبر نہیں حضرت واپس آئے کہ بڑھے ایک دریا راہ میں حائل تھا رفیق کا تھا

باب سوم
 پھر اگر دربار چلے گئے جب اس بار پہنچے تو اس سے پھر پوچھا کہ بچہ خدا سے غرور چل جسے مجھے یہ خبر
 دکھایا ہے کہ وہ روٹی کھائے پھر اسے انکار کیا تب حضرت نے کچھ خاک وریک جمع کر کے فرمایا کہ کھا
 باذن اللہ وہ خاک وریک سب طلا ہو گئی اسکو تین حصہ کر کے فرمایا کہ ایک حصہ میرا ہو اور ایک تیرا
 تیسرا اس شخص کا جس نے روٹی چور کر لی تھی اس تیرہ بخت نے ازراہ طبع زر کہا کہ میں نے وہ روٹی کھائی
 تب حضرت نے وہ سب مال چھوڑ کر اور اسکی ہمراہی سے دل موڑ کر دہان سے کوچ کیا اتفاقاً اس
 جگہ دو مسافر اور درو اور اس مال سے لینے پر قائم بلکہ اس کے قتل پر عازم ہوئے جب اس نے دیکھا کہ جان
 و مال مفت میں جاتا ہو کہا کہ مجھ کو جان سے نہ مارو اس مال کو تین حصہ کر کے تینوں آدمی تقسیم کر لیں
 جب یہ بات قرار پائی تو طاہر تقسیم میں یہ مال و توقف ہوا کہ کاٹا آوے تو باٹھا جاوے الغرض
 جب توقف میں بھٹکے سے بہت بیتاب ہوئے تو انہیں ایک شخص قریب متصل میں گیا کہ کچھ کھانا
 لاؤے راہ میں سوچا کہ کھانا نہ لے لو داسھو کو کھلا کر بالکل مال اپنے قوت میں لاؤے اور ان دونوں
 باہم یہ مشورہ کیا کہ جب وہ کھانا لیکر آوے تو اسکو قتل کر کے نصف نصف مال بانٹ لیں آخر الام
 وہ شخص کھانا نہ لے لو لایا اور ان دونوں نے کھانا اس سے لیکر اسکو قتل کر ڈالا چونکہ بھوکے یا
 تھی اور اندیشہ باقی تھا صلاح کی کہ کھانا کھا کے مال تقسیم کر لینے پس کھایا اور دونوں مر گئے
 مال پٹار مارا ترجمہ ایک سوداگر کو میں نے دیکھا بڑا مالدار جسکے ساتھ ڈیرھ سو اونٹ بار بار اور چالیس
 غلام و خدمتگار اتفاقاً جزیرہ کیش میں ایک بات مجھ کو اپنے حجبہ میں لگیا تمام رات ایسے سخن پریشان میں کہ
 کافی کہ فلانا شریک سیر ترکستان میں ہو اور فلانا مال تجارت ہندوستان میں ہو اور یہ فلانی زمین کا قبائلہ
 اور فلانی چیز فلانے کے حوالے ہو بھی کہتا ارادہ اسکندریہ کا رکھتا ہوں کہ دہان کی آپ ہو اوصاف و پاک
 پھر کہتا کہ دریائے مغرب بہت ہولناک ہے اسی سعدی ایک سفر اور درپیش ہو اگر وہ بھی کہوں تو مدت العزم گوشہ
 میں پھیر رہوں اور قناعت کروں میں نے پوچھا کون سفر ہو کہنے لگا جاہتا ہوں کہ گندھک فارس کی چین
 لیجاؤں کہ وہاں بہت گران ہو اور کاسہ چینی روم کو دیباے رومی ہند کو فولاد ہندی چلبکہ آئینہ صلیبی
 بزد مینی فارس کو بعد اسکے تجارت ترک کروں اور دوکان میں بیٹھوں یہاں تک خام خیالی اور دہشیہ کا
 کہ اسکو آگے یا رکھنے کا نہ ہو اور مجھے کہہ کہ اسی سعدی کچھ کہہ دو دیکھا ہو یا سنا تب میں نے کہا قطعہ کیا نہیں
 سنا تا جہاں بار جبکہ اشتہر اندر دشت غور بولا چشم تنگ دنیا وار کوٹیا قناعت پھر کرے یا خاک کوٹ

تیلیسوین حکایت

مالداری را شنیدم کہ بجل جہان معروف کہ حاتم طائی بسخا طاهر جایش
 بنعت و نیا آراستہ نخست نفس جلی بہچان در باطنش متکین تاجا
 رسید کہ نانی از دست سجانی ندادی و گرہ ابوہریرہ را بلقہ شواختی و سنگ
 اصحاب کہف را استخوانی ننیداختی فی الجملہ خانہ او را کسی ندیدی در کشادہ
 و سفرہ او را سرکشادہ بدیت درویش بجزبوی طعاشش نشنیدہ
 مرغ از پس نان خوردن اوریزہ خجستہ پیشیدم کہ بدریای مغرب راہ
 مصر برگرفتہ بود و خیال فرعونی در سزنا گاہ باو مخالف بکشتی برآید حتی اذا
 اورکہ الغرق بدیت باطبع ملولت کہ کند دل کہ نسازد بظہر طہامہ وقتہ
 بنود لائق کشتی دوست دمار آورد و فریاد بیفایدہ کردن گرفت فاذا
 رکبوا فی الفلک و عوالد مخلصین لہ الدین بدیت دست تضرع چہ سود
 بندہ محتاج را بہ وقت و عابر خدا وقت گرم در تفل قطعہ از زر و سیم
 را حتی برسان خوشستن ہم تمتعی برگیرہ و انکہ این خانہ کہ تو خواہد ماند خشتی
 از سیم و خشتی از زر گیرہ خست و خست بخیلی مصدر ہی باب سمع یسمع سے اصرار
 جملی کہ برین و لام شد و یاد معروف خلقی و طبیعی و پیدایشی از غیاث جان روح جوی
 از بران قولہ جانے یعنی بصاحب جانے و انسانے قولہ حتی اذا آہ یہ آہہ گیارہون سیپارہ
 اور سورہ یونس کے دسویں رکوع میں واقع ہوا سکے ماقبل و مابعد کی عبارت یہ ہی و جاوذا
 یعنی اسرائیل البہر فاتبعہم فرعون و جنودہ بغیا وعدوا حتی اذا درکہ الغرق قالی انت
 انت لا اله الا الذی امننت بہ بنو اسرائیل و انما من المسلمین حاصل مطلب یہ کہ بنی اسرائیل
 کو دریائے نیل سے میں نے پارا و تار دیا پھر تعاقب کیا انکا فرعون اور اسکے
 لشکر نے ازراہ شرارت و عداوت یہاں تک کہ جب پہونچا بڑے پانی میں اور ڈوبنے لگا
 تو کہا اوسنے کہ بالیقین جانا میں نے کہ کوئی معبود برحق نہیں مگر وہ جس سے
 ایمان لایا ہے بنی اسرائیل اور میں بھی فرمان بردار دن میں ہوں طبع بکون باب

سیرت آدمی کی جیسے اسکی پیدایش ہو از بران و نمونہ منتخب مصدر باب فتح یفتح سے اس طرح
 جامع و طبیعت بمعنی حرارت و برودت و طوبیت و بیہوشی از نمونہ و کشفت ساز و صیفہ مفضل
 ہو ساختن و سازیدن سے ساختن بمعنی آمادہ کردن چیز یا درست کردن اسباب کار از کشفت اور
 سازیدن بمعنی راست کردن و در خوردن از نمونہ و بران شرطہ بالفتح شرفنامہ میں بقول شیر شاہ
 حکیم کرمانی بمعنی باد موافق اور اس مصرع میں کہ شرطہ ہمہ وقتی بود لائق کشتی بمعنی لائق نہیں
 از نمونہ بالضم منقول ہند کی شیخ واحدی سے کہ وقت گھر آئے ابر کے دریا سے شور میں نہ لڑا و
 نہایت زور اور موج میں بڑا تلاطم و شور یعنی طوفان اٹھتا ہے جتنا کہ وہ ابر زائل نہیں ہوتا طوفان
 بحال رہتا ہے بعد اس کے جس ہوا کے چلنے سے وہ ابر متفرق و دفع ہو جاتا ہے اس ہوا کو شرطہ کہتے ہیں
 از کشف قولہ فاذا رکبوا آہ یہ آیت آخر سورہ عنکبوت سپارہ ۲۱ کے رکوع ۱۲ میں ہے عبارت قبل
 و بالبعد کی یہ ہے و ما یذہ الحیوة الدنیا الا مویع و ان الدار الآخرة لہی الخیر و ان لو کانوا یعلمون
 فاذا رکبوا فی الفلک و عوالد مخلصین لہ الدین فلما نبجہم الی البر اذا ہم یشترون یعنی نہیں
 یہ زندگانی دنیا سے ناپایدار نگہ دل بہلاؤ اور کھیل مثل بازیچہ اطفال کہ کچھ بچے ہوں مثلاً
 بازی و سرور ہوں اور تھوڑی دیر میں ماندہ و بول ہو کر متفرق و دور ہوں طبیعت
 دنیا ہو کھیل لڑکوں کا کتابوں پر بلا بے عقل میں وہ لوگ جو ہوں اسمیں مبتلا ہوں اور باقیقت
 کہ دار آخرت وہ مقام ہے جہاں زندگانی جاوید پریم نوال مطلق نہیں ہر وقت راحت اور خاتہ خیر
 و امید ہے اگر اہل دنیا اس بات پر دل سے یقین لائیں تو شاہ راد سرائے آخرت چھوڑ کر کوچہ تنگ
 دنیا میں کبھی نہ جاویں پس عجیب حال غافلان و کافران ہو کہ جب کشتی میں سوار ہوئے ہو جا
 دیکھتے ہی خود جان سے گرداب اضطراب میں آکر خشوع و خضوع سے دعا کرتے ہیں بطور مخلصین کے
 پناہ مانگتے ہیں اللہ سے گویا خالص کرنے والے ہیں دین کے پس جب لجنہ آفت سے خدا انھیں بچایا
 جن وقت وے کشتی سے خشکی میں آتے ہیں فی الفلک و اپنی عادت محمود پر دین حق سے پھر جاتے ہیں
 قولہ بزندا قول اس جگہ پر بمعنی طرف و جانب ہوا از بران مطلب اس بیت کا یہ کہ جو شخص وقت نماز
 مانگ پھیلاد سے خدمت خدا سے غرو جل میں اور وقت کرم کے کھینچے بغل میں اسکا ماتھ قیاس ہے کہ
 اللہ جنم سے بلایا جاوے اس وقت کی تضرع و زاری کچھ کام نہ آوے قولہ و الگ آہ جانا یا ہے کہ یہ

متن اور شروع میں مختلف واقع ہوا ہے مختار خان ارزو کا دان کہ ہلال مہلہ کا فہرست بیان ہے یعنی ہر ایک
 اور نہانہ از تو خواہد ماند پیش ششٹی از نیم ششٹی از زر قبول و فرزند کن یعنی ہر گاہ کہ خواہد ماند کو چنین
 و ششٹی قولہ اور صاحب خیا بان و سروری و ششٹی فاضل کا مختار باد دلیل چونکہ مولف کے نزدیک
 و انکہ معنی الوقت مناسب اور معنی اس قلعہ کے یہ ہیں کہ خدا نے جو جھکو سیم و زر دیا ہے تو لازم کہ غریبا
 و محتاجین کو دے اور اپنے صرف ضروریہ میں بھی لایا اس مکان عاریت سرائی تزیین یار و یہ پیشرفتی
 کی تدفین کہ بعد شیرے میرے کہ دوسروں کے کام کو کی جھکو کیا فائدہ بخشش کی اور ان اس صورت میں
 کہ اگر تاقیاست بالیقین تو زندہ اور مکان تیرا قائم و پائیدہ اور در آخرت میں بھی بود و با شش تیری
 اسی مکان میں رہے تو مکان اپنا چاندی اور سونے کی اینٹوں سے طیار کر حال آنکہ بصدق کو
 علیہا خان تو ہمیشہ زندہ رہے گمان تیرا مکان پائیدہ پس بخیل کرنا محض حاصل ہو کر چھوٹا ایک بال بال
 میں نے سنا ہے کہ ایسا مشہور تھا خداست میں جیسا کہ حاتم طائی سخاوت میں نعمت دینا ہے
 آراستہ اسکا ظاہر حال تھا اور بخیل ذاتی و طبعی سے اسکا باطن بال بال تھا تو بت اس کے بخل کی امرت
 پوچھی کہ ایک روٹی اپنے ہاتھ سے کسی انسان کو اگر چہ فاقہ سے اڑیاں رکڑتا ہو وہ بے ایمان نہ دیتا
 اور اب میری کی بلی کو ایک لقمہ نان اور اسی بکھن کے کہ گے کو ایک استخوان نہ دیتا حاصل کلام یہ ہے نہ بکھا
 کشا وہ اسکا مکان نہ بچھا نہ او ستر خوان نہ بیت خراب کے صفت کھانہ کی درویش نہ سنباتا
 اور ریزہ نان مرغ کبھی آگے نہ جھپتا پس نہ میں نے کہ دریا سے مغرب کی راہ سے آئے مصر کا سفر کیا تھا
 اور خیال فرعون نے اسے نہ سر کیا تھا کہ آگمان باد مخالف جہاز پر آئی یہاں تک کہ نو بہت ڈوبنے
 کی پہنچائی نہایت کیل نہ دل نزع میں خالق سے موافق ہو گئے شرط ہڑ و بی گشتی سے کہ نہ لائق
 ہر کے غرق کی حالت میں دست دعا چھوڑا خاضی الحجابات کھایا فریاد یہ فیائدہ کرنے لگا جیسا کہ
 فرعون ڈوبتے وقت بلبلایا نہایت نہ راؤ نہ تعالے کفار کے حق میں فرماتا ہے کہ غافلوں اور کافروں کا
 جیسا کہ حال ہے کہ تکام سوار اس کی گشتی میں ڈھکا چھوڑے وقت خوف جان سے دعا کرتے ہیں بطور
 شکرانہ یہ ہے کہ پناہ مانگتے ہیں خدا سے گویا خالص کرنے والے ہیں دین کے بہت دست تفرغ
 سے کیا فائدہ آہوش میں نہ اپنے کو ہیشہ فریادینے کا خوش میں قطعہ تو بھی کہا اور خدا کی
 راہ میں دے نہ فائدہ کیا ہو گشت ہو گئے سے تکام آوے جو شش میں یہ مکان پناہ نہ بنا اپنا

فرعون نے اسے نہ سر کیا تھا کہ آگمان باد مخالف جہاز پر آئی یہاں تک کہ نو بہت ڈوبنے کی پہنچائی نہایت کیل نہ دل نزع میں خالق سے موافق ہو گئے شرط ہڑ و بی گشتی سے کہ نہ لائق ہر کے غرق کی حالت میں دست دعا چھوڑا خاضی الحجابات کھایا فریاد یہ فیائدہ کرنے لگا جیسا کہ فرعون ڈوبتے وقت بلبلایا نہایت نہ راؤ نہ تعالے کفار کے حق میں فرماتا ہے کہ غافلوں اور کافروں کا جیسا کہ حال ہے کہ تکام سوار اس کی گشتی میں ڈھکا چھوڑے وقت خوف جان سے دعا کرتے ہیں بطور شکرانہ یہ ہے کہ پناہ مانگتے ہیں خدا سے گویا خالص کرنے والے ہیں دین کے بہت دست تفرغ سے کیا فائدہ آہوش میں نہ اپنے کو ہیشہ فریادینے کا خوش میں قطعہ تو بھی کہا اور خدا کی راہ میں دے نہ فائدہ کیا ہو گشت ہو گئے سے تکام آوے جو شش میں یہ مکان پناہ نہ بنا اپنا

خانی

جانہی ہوتے تھے پھر آورہ اند کہ در مصر اقارب و رویش داشت بعد از ملاک ہی
 بہ اقبیت مال او تو نگہ شدند و جامہ ہامی کہیں بزرگ او بدیدند و خرد و میاط علی ہو
 ان بریدند بہر ان ہفتہ کی راویدم از ایشان بر ما و باکی روان و غلام دو
 ورنی و وان قطع وہ کہ مرده باز گردیدی پس اتنی قبیلہ و بیوندہ و قریب
 سخت تر بودی و وارثان راز مرگ خوشاوند و بسا بقہ بہتر شئی کہ در میان
 بود استیش گفتم و گفتم بدیت و گفتم کہ سیرت سرور مرد و کان مروا یہ گرد و گرد
 تر بفتح خا و حیرہ و از راجہ شد از زبان عربی من نام ایک جانور کا ہے کہ اسکی کھال کی پوستیں ہوتا
 ہیں اور ایک کپڑا ہے کہ حریر و لیشم سے بنتے ہیں و میاط بفتح نام ایک شہر کا ہے در میان
 بعدن کے از برتان وہ بفتح اول و سکون ثانی کلمہ ہے کہ وقت عیش و نشاط طبعیت بطریق
 حسین کہتے ہیں از برتان و بہار عجم و خیانت مقام تعجب میں کہی مستعمل اور اکثر کہتے ہیں
 وہ وہ یہ کلمہ فارسی ہر وقت آہ داد کا ہندی میں بھی مستعمل از خیابان سرور بفتح تین جو چیز
 ایک راست و سنے حبیب و خلاصہ و پسندیدہ و برگزیدہ و اصلی و نفیس ہو جسطرح جنیر بولن و
 و عیب دار کو مانہ کہتے ہیں از برتان ترجمہ کہتے ہیں مصر میں اسکے اقربا محتاج و فقیر تھے اسکے
 رنے کے بعد اسکے مال متروک سے تو نگہ دامیر ہوئے پرانے کپڑے اسکے ماتم میں چاک کیے اور خرد
 رد میاط کی قبائین اسکے حوض قطع نے اندیشہ و بے باک کہی اسی ہفتہ میں از برتان
 ایک شخص کو میں نے دیکھا اسب بادیا پر سوار اور دو غلام اسکے جلو میں کہ مرز قدار و قدار
 سیر ہوتی اگر کہیں مرده و قبر سے زندہ ہو سکے گھر آئے اسکے مرند سے وارتوں کے لیے باز
 میراث سخت تر ہوتا ہے مجھے اور اس سے کہ گئی جان پہچان تھی آستین اسکے کپڑا کہ طوطی
 میں نے یہ بات کہی بدیت کھا کھا لودہ کھا فرمایا نہ کر گیا جمع کر کے کھا یا

خویشیوں کا حکم

سبا و صفت را ماہی قوی بدام افتاد و طاقت حفظ آن بدامست
 برو غالب آمد و دام از دستش در یو و قطع شد غلامی کہ اسب جو
 اب جو آمد و غلام بہر دلا و ام ہر بار ماہی آورے ماہی اسب کی طرف

بیت صیاد نہ ہر بار شکاری ہونے لگے روز بہ روز کہ پلنگشن بخور و پیکر صیادان
 دروغ خوردند و ملا متش کردند کہ چنین صیدی در دست افتاد و نتوانستی
 بگا ہداشتن گفت اسی برادران مرا روزی نبود و او را ہچنان روزی ماند
 حکمت صیاد بے روزی در دجلہ نگردد و ماہی بی اجل در خشکی نرسد آب جو
 مصرع اول میں معنی آب دریا اور مصرع ثانی میں مراد موج سے نشغال و سرخوش و این دو
 عربی اشارہ سگال فارسی تورو ترکی سیال و سیار و گیدڑ ہندی کہتے ہیں کہ یہ جانور نوشیروا
 کے عہد میں پیدا ہوا از بران و نفائس قول کہ حکمت یعنی فعل الحکیم لایخلو عن الحکمتہ ترجمہ
 ایک صیاد ضعیف مچھلی کا شکار کرتا تھا ایک دن اُسکے دام میں بڑا روپڑا ماہی گیر ضعیف پر
 کہ طاقت ضبط کی نہ رکھتا تھا غالب آیا اور جال اُسکے دست ناتوان سے کھینچ لیا قطعہ
 اک غلام آب جو گیا لینے پڑا اُسکی موج نے گھسیٹ لیا دام مچھلی کھنسا یا کرتا دام آج مچھلی
 دام کو کھینچا دوسرے صیاد حسرت اور اُسکو ملامت کرنے لگے کہ ایسا شکار تیرے دام میں
 کھنسا اور تو اُسکو روک نہ سکا کہنے لگا اے بھائیو میں کیا کروں کہ اس مچھلی پر میری روزی
 نہ تھی اور چند روز اسکی زندگی باقی رہی کیا نہیں سنا تو نے کہ روزی نہیں ملتی نے قسمت فعل
 الحکیم لایخلو عن الحکمتہ صیاد بے روزی دجلہ میں شکار نہ کرے اور مچھلی بی اجل خشکی میں نہ مرے

پچیسویں حکایت

وست ویا پریدہ ہزار باسی را بگشت صاحب دلی برو بگشت و گشت
 سبحان اند با ہزار باسی کہ داشت چون اجلش فرسید از بیدست
 و باسی گر سخت نتوانست متنو سے جو آید زنی دشمن جانستان
 بہ بند و اجل باسی مرد دوان پڑ دران دم کہ دشمن پیانی رسید پکا
 کیا فی نشاید کشید پترار یا یہ دگوش خرو گوش خوک فارسی حریفین کا ہل
 مفتوح درار ہماہکتور عربی کھنکھورا و گنڈائی ہندی از بران و مؤید و منتخب و نفائس
 کمان و قزح فارسی قوس عربی کیاں جمع ہو کر بالفتح کی معنی شاہنشاہ جسکے تابع اور
 سلاطین ہوں اور اگلے زمانے میں پانچ بادشاہ کہلائے کیو مرث کیا و س کی قباد کھنسر و کیلا

از زبان و مویا در کی یعنی پہلوان بھی آیا ہر از کشف قولہ کہان کیانی صاحب تکرستان لکھتا ہے کہ
وہ کہان جو بنسب ہی بادشاہان کو ہے اور صاحب خیابان لکھتا ہے کہ کہان کیانی کہان شاہانہ ہر
کہ اور کہانوں سے جنس اعلیٰ ہر تر چھ ایک بیدست و پائے ہزار پادشاہ کو مارا کسی صاحب دل نے
وہان گذر کیا یہ ماجرا دیکھ کر کہا سبحان اللہ کیاستان پروردگار یہ یہ لکھتا ہے کہ ہزار پانوں
لکھتا تھا جب اسکا وعدہ اجل ہو چکا ایک بے دست و پا کے آگے سے بھاگ نہ سکا شہنوشی
جو آپویشے دشمن کوئی جان کا با اجل باندھ دے پانوں انسان کا پانی اگر دشمن
آہی پڑے پان کہان کیانی نہ ہرگز کہے

چھ بیسویں حکایت

ابلی را دیدم سہمین و خلقی شہین در بر و مرکبی نازی در زیر و قصبہ ہری
کسی گفت اسی سعدی چکو نہ ہی بنی این دیباہی معلوم برین حیوان
لا معلوم کہم خطی زشت است کہ تاب ز زشت است شتر قشاہ
مالوری حمار پتھلا جسد الہ خوار پتھلا اندک طلعت زیباہ از ہزار
خلعت دسا قطعہ شریف گر متضعف شود خیال ببند کہ یا نگاہ بلند
ضعیف خواند بود پتھلا و آستانہ سہمین بیخ زربند پان کہان سرکہ تہودی
شریف خواہ بود قطعہ بادمی نتوان گفت مانند این حیوان مگر وراعہ و
دستار نقش بیرونش پتھلا و در ہمہ اسباب ملک و ہستی او پتھلا
ہیچ چیز نہ بینی حلال جز خورشید ایلہ و احمق و خرق و عنکبری شکر بر وزن
مچک و سادہ لوح و طرفہ معجون و گول و کون خرد کا دل و گاد دی و بید و قوت و نادان
فارسی بڈ بضم با و سکون لام جمع از منتخب و بر بان و نفاس و غیرہ سہمین و لہیم و شیم و علوک
عربی چرب پہلو و فریہ فارسی موٹا ہندی شہین بیش قیمت قصبت بختیں ایک گڑا ہر
کہان و ایریشم سے بننے ہیں از غیاث اقول فقرہ آمیزہ میں اس عبارت سے کہ چکو نہ
ہی بنی این دیباہی معلوم ظاہر کہ قصب دیباہ کو کہتے ہیں اور لفظ معلوم سے پیدا کہ اہ کپڑا بوڑھا
و پیدا رہتا ہی چنانچہ صاحب منتخب معلوم کے یہی معنی لکھتا ہے وری بختیں اور آخر میں اللہ

بصورت با بعضی خلق عالم از منتخب اللغات محفل و فرقد عربی گوساله فارسی پنجه
و پنجه بامندی جسد جسم آدمی و چون و ملائکه کا اور گوساله بنی اسرائیل از منتخب خوار
بالضم با نکت کا و گو سینه و آنہو از منتخب و غیاث اللغات قولہ عجل جسد آہ آہ
سولہ وین سید پادشہ اگر کوہ اور سورہ طہ مین اس عبارت سے ہو فکد لک الی الی
فاخرج اعم جسد الخوار قالوا ہذا الکلمہ تاکہ سورہ فتنی فلا یرون الا یرج الیہم قولہ کا
لہم فکد لا فکد اور صاحب کتبہ کتبہ جادین کہ بعضوں نے جو از جہیم پڑھا ہوا ہے
انتقلی کا فکد ہے شمشیر لکھتہ مروید رنگ قدر شمشیر خوار و اشارت جمع از منتخب تصویف
بہرین از منتخب کتبہ سید پادشہ شمشیر کہ از غیاث شارب نور الیہا جاری کہتا ہوں کہ تصویف
کتبہ لکھتہ ہے طہ پڑھیں الیہا معلوم ہوتا ہے کہ باسیر تفعیل واسطی صبا لکھتہ کہ آتا ہے لکھتہ
مروید زفر یا پھر قولہ شمشیر لکھتہ کہ کوئی حال مرقت کروش فلکی یہ قلیج و فیض و جاد
تو یہ خیال کہ شرافت ذاتی فقیر عارضی سے حاتی رہے اور رتبہ بلند آنسکا پست ہو جاو
آہستہ آہستہ بیانش گزشت قولہ و سہ ستارہ آہ یعنی اگر چاند ہی کی ہر یک ستارہ میں سورہ نکی
بہر چربی ہون اس تکلف ظاہری سے یہودی کہ عند اللہ ذلیل و ضعیف ہر ذاتہ شریف
نہیں ہو سکتا مگر یہ صیغہ مضارع کا ہے انشتی سے یعنی مشابہہ و مانند ہونا از زبان ویرا
بضم وال و تشدید بار و طہ ایک جانب ہوا و کثیر صوف کا ہوتا ہے از منتخب فارسی شریف
سختی از خیال باطن یعنی پہرین از فکرستان لکھتہ پہر و لی گناہ سے صورت و شکل
قولہ آدمی آہ یعنی اس جن حیوان سیرت کو بنظر حق و بلا ہست کے آدمی نہ کہا جاوے اور
شعبہ آدمی کا نہیں ہر گز صرف بسبب صورت ظاہر و تن بدن و دستار و پہرین کے
بکر و مہینہ امر کا ہر گز وین سے کہ مراد اس سے غور و فکر و لحاظ اطراف و جوانب ہوا و فکر
کے دوڑانے ہیں معنی گردیدن کے حاصل ملک مہشتی ذات بحت و انانیت از خیال
طلال بالفتح چیز بیاد از منتخب فہم حرام مادہ اسکا حل ہے باب نہ فیض سے از صراح و اجلا
حقیت از کشف غول فارسی دم و نفس عربی لوہو و لوہندی از نفائس یعنی کشتن
قتل کردن و بعضی خودی و خود بینی و کبر زبان بالفتح خیانت و ناکستی و بیوفائی کردن از

قولہ دیگر در ہر گاہ یعنی اگر کسی کے تمام اسباب ظاہری و باطنی نے معنی میں تو نگاہ و غور کرے تو وہ اس کے خود بینی کے دوسری چیز حلال نہ کہیں گے یعنی خودی و خود بینی اس کے حق میں حلال و ناجائز ہے اور تو افصح و کثیر نفس و غیرہ سب حرام اور اگر خون بالفتح بمعنی خیانت و نافرمانی کہ میں قید بھی جائز کیونکہ اس طرح کا قافیہ کلام کا بہت میں اکثر آیات و از خیابان آور شارح فاضل لکھنؤ کے احوال پر لکھا ہے کہ خلعت خون کی تقریر اس طرح ہے کہ یہ کہ خون حرام مطلق ہے اور گوشت انسان کی حرمت اس سبب کہ امت و شرافت کے ہر قطع نظر حرام ہونے خون اس شخص کے اگر تو اس کے باطن اسباب و ملک باطنی میں نظر کرے تو اس سبب عدم شرافت و خبیث طبیعت اس شخص کے کوئی چیز حلال نہ کہیں گے کہ اس امت کے حرام ہوئی ہو بلکہ سب حرام مطلق معاذ اللہ کیجا انتہی شریف ہے ایک احمق کو میں نے دیکھا ہوتا تازہ گلے میں خلعت فاخرہ قیمت میں نے اندازہ اس وقت تازی ران کے پیچھے قندیل مہری سر پر باندھ کر کھینچے پوچھا کہ اسے سعدی یہ دیکھا منفرد شہنشاہ گاہ اس سے کہ علم و معرفت کے سر پر تھکے کیسا معلوم ہوتا ہے میں نے کہا گاہ ایک قندیل پر کہ آئینہ زینت گاہ ایسی شہر ہو پختہ شکل بشہ اور جسم باندہ بقدر گاہ کچھ شہرے کی صفا اور گاہ بولے مثل خرقہ اور عقلا کہتے ہیں کہ ایک صورت زیبا بہت تر از خلعت دیا ہے

فطرت ہندو متبہ دنیا میں گرچہ ہووے نیست پیر اسکا رتہ نہ ہرگز ضعیف ہو و گناہ جو اسکا سپین یہ پیچ نہ ہو خیر ہی نہ کہی نہ اس سے ہو دی شریف ہو و گناہ فطرت نہ ہر نشان کی اس میں کوئی گناہ کہہ جاسکے و دستار شکل ظاہری جو خودی غور کیا اس تمام صورت پر نہ سوا خون نہیں کہ حلال باطنی

اسٹا پورہ میں شکار است

خودی کہ الی را گفت شرم بیداری از بلی جسم و دست و پاییں
 کہم دراز کردن گفت طبیعت دست و راز از لی یک جسم و پد کہ بہر
 بد انگلی و چشم و لکشم ناکس و بخیل از منتخب لیام جمع از ہوئید مادہ اسکا نوم ہی باکب نفس خیر
 سے انصراف جسم عربی سرخ فارسی رتی ہندی از غیاث و انگ اس کے وزن پر با خلاقیت
 گر با تفاق اکثر لغات کے یہ تحقیق ہو کہ وزن و انگ کا چھ رتی ہوا غیاث شریف ایک چھ رتی
 کسی فقیر سے کہ کہ تو نہیں شہر تاجی جو ایک رتی پھر جسم کے واسطے ہر لکشم کہ اگر تاجی ہو

اسنے کہا بدیت نامتو جو بھر سیم کو پھیلائیے نہ پر نہ دارالشرع میں کٹوا سیتے

اسکا بیسویں حکایت

مشت زنی را حکایت کنند کہ از دہتر مخالف بجان مدہ بود و از خلق فراخ
و دست تنگ بفتان شکایت پیش پدید برید و اجازت خواست کہ
عزم سفر دارم مگر بقوت باز و دامن کامی فراخ جنگ آرم کہ بزرگان گفتند
بدیت فضل و ہنر ضائع است تا نماند عود و بر آتش نہند مشک بشت
مشت زن پہلوان از نوید گشتی گیر و جبہ شمشیر کی یہ کہ وقت مضارعت کے اپنے دوش
و بازو پر گھونٹے لگاتے ہیں تاکہ اس کے سخت دستوار ہو از خیاث و خیابان و ہر
بیانش گذشت خلق فراخ کنایہ ہر سنگی سے لکڑی تر جہہ الا کا انتہا کے واسطے آگاہ
شک و گمان کے مقام میں متعل نہ مقام تحقیق میں اور کبھی مقام یقین و تمنا میں بھی آتا ہے مراد
اسکا شاید از زبان و نوید کام معنی مراد و مقصد از نوید فرا یعنی در از زبان جنگ نام
ایک ساز مشہور کا ہے اور سنجہ اور انگلیوں کو بھی کہتے ہیں از زبان فضل بیانش گذشت
بہتر مقابل عیب از زبان کسب علوم جیسے کھنا پڑھنا ہے نہ بننا اور سینا کہ یہ حرفت ہزار
کشف و نوید ضائع تلف ہونے والا اور ضائع شدہ اور معنی گر سہ و تباہ از کشف مادہ
اسکا ضعیف و ضعیفہ ہے معنی ہلاک ہونا باب ضرب یضرب سے از صراح شکایت ضعیفہ جمع مضارع
ہی ہوئی یعنی کڑا و دیکھنا اور دیکھا جانا اور ظاہر کرنا اس جگہ معنی اخیر مناسب عود
بیانش گذشت قولہ فضل و ہنر مشابہ ہے عود و مشک سے اگر اسکو ظاہر کریں اور اسکو دیکھا
تو ضائع ہی عدم و وجود دونوں برابر ہے ہر جہہ نقل کرتے ہیں کہ ایک پہلوان زمانہ کی نامور فقیہ
عاجز بجان کار و با شجران تھا اور شدت گرسنگی و تنگ دستی سے نہایت نالان تھا ناچار ضعیف و عاجز
کی باپ سے شکایت کی اور اجازت چاہی کہ قصد سفر کا رکھتا ہوں تا قوت دست
و بازو سے دامن مراد کا کٹروں مانند ضعیفوں کے کبشک اڑیاں رگڑوں اور
بزرگان سلف کہتے ہیں کہ بدیت بے دکھائے ہوئے ضائع رہے ہر فضل
ہنر و بے جلائے کبھی خوش ہو کرے مشک و اگر پد رکھتے اسے پس خیال

محال از سر بد کرن و یا سی قناعت در دامن سلامت کشن کہ خورد و در
گفته اند دولت نہ بکوشد نسبت چارہ کہ جو شد نسبت بدیت کس
نتواند گرفت دامن دولت بزور پکوشش بنیاییدہ و سمہ برابر ہی کو
بدیت اگر ہر سر ہویت و وضع خرد باشد بہر بکار نیاید جوخت بدیت
سہ کہ کند زور مند و ازون سخت پز بازوی سخت بہ کہ بازوئی سخت
خیال محال یعنی امر ناممکن اور تحقیق لفظ خیال کی دیباچہ میں لکھی گئی عامی بزر از خیال
و قیاس و گمان و وہم و پتہ پانچ حواس باطنی کے جس دوم خیالی ہر و سمہ بالفتح ایک گھاس
ہو کہ عورتیں پانی میں جوش کر کے اس سے ابرو کو رنگین کرتی ہیں اور برگ نیل کو بھی کہتے ہیں
اور ایک قسم کی جانا ہر مشہور بنجائے سیاہ اور ایک پتھر ہو کہ اسکو گر کر ابرو سے سفید
ملنے سے ابرو سیاہ ہو جاتے ہیں از بریان قولہ و سمہ برابر وے کو وقال صاحب شکستہ
رنگین کرنا ابرو کے کو رکاکو شمش نے نفع ہو اور برگ نیل ابرو پر لگانا یا ابرو کو رنگین کرنا منجملہ
سات آرائش معشوقوں کے ہو وقال الشارح الفاضل و سمہ ابرو پر طلا کرنا باعث برد
چشم ہو اور مردم محروم المزاج کو نافع پس اندھے کو اس سے کیا فائدہ وقال صاحب الخیاں
عرض و سمہ لگانے سے خوشنمائی ہو پس ابرو کے کو رنگانا محض لغو قول قول صاحب شکستہ
و خیابان درست اور تفصیل سات آرائش کہ جسکو ہر ہفت بھی کہتے ہیں بران قاطع میں جانا
و سمہ و سرنخی و سفید آب و سرمہ و زرک و عاکیہ ہو اور زرک زینہ سے ورق طلا کو کہتے ہیں
اور صاحب خیاث لکھتا ہو کہ ظاہر یہ آرائش زنان ولایت کی ہو اور بعضی فرہنگ میں دیکھا
اور زبانی بعضوں کی سنا ہو کہ آرائش ہر ہفت زنان ہندوستان کی پوشاک و زیور و حنا
و سرمہ و بان و مسی و آراستگی موے سر ہی ترچہ باب نے کہا بیٹیا یہ خیال محال دل و
دماغ سے نکال اور پائے قناعت کو دامن سلامتی میں ڈال کہ یہ بزرگوں کا مقال ہو کہ محض
بکوشش بازو یا سمہ نہیں آتا مال ہو تاک کار اندک تلاش و زیادہ تر امید افضل حضرت ذوالجلال
ہو بدیت زور سے دولت ملے ہو یہ فسانہ عبث پڑاندھے کے ابرو پر ہر و سمہ لگانا
بدیت ہزار ہر سر میں اگر خرد ہووے نہ عقل کام کرے کہ نصیب بد ہو بدیت کیا کرے

پہلو ان جو ہو بد بخت بد بخت بتر کین نہ بازوی سخت کسر گفت اسے پدروا بد سفر
 بسیار است از ترسیت خاطر و حرم نافع و دیدن عجایب و شنیدن
 غرائب و تفرج بلدان و محاورت خلایق و تحصیل جاہ و ادب و فریب
 اہل و کنت و معرفت یاران و شجر یب روزگار ان چنانکہ سالکان
 حقیقت گفتہ اند بر داعی تابد کان خانہ در گروی پیر گزاسی خام اومی
 نشووی پرواندر خان تفرج کن پش از ان روز گز جهان بروی
 غریبت بیانش گذشت چربفتح جیم و تشدید راز مہملہ اور بعض نسخہ میں جذیب و دولہ
 کے معنی کھینچنا از منتخب عجایب جمع ہے عجیب کی بمعنی کار شگفت و چیز بدیع از منتخب
 غرائب جمع ہے غریب کی جو بمعنی نادری اور غریب جو بمعنی دور و بیگانہ و مسافر ہی اسکی
 جمع غریب ہو مادہ اسکا غریبت ہی باب کرم یا کم سے از صراح و منتخب تفرج بیانش گذشت
 بلدان ایضاً محاورت مصدر باب مفاعلت سے بمعنی ہمسایگی کرنا از منتخب قریب
 و ہمسایگی از غیثات مجاورت بالضم و جوار بالکسر و تجاور و اجتوار بمعنی ہمسایگی کرنا مادہ اسکا
 جار ہی بمعنی ہمسایہ اور جوار مصدر ہی باب نصر ینصر سے از صراح و لغت جو خلایق بالضم و تشدید
 لام جمع ہے تحلیل کی بمعنی دوست صادق اور منتخب اور بعض نسخہ میں اصل میں خلایق توحا
 مشتق ثلث سے پس لام دوم کو بسبب قرب تفرج کے نون سے بدلایا از غیثات جاہ بیانش
 گذشت ادب تختین و انش طور پسندیدہ و علوم غریبہ مثل صرف و نحو وغیرہ از غیثات تفصیل
 اسکی باب چہارم کی جو بھی حکایت پر آوٹیل مکتوب بفتح سین صیغہ اسم مفعول کا ہو گشتا ہے
 بفتح اپنی سے و طلب سے حاصل کیا گیا اور جگہ یا حاصل کر کے کسی چیز کی اپنی سعی سے از غیثات اللغات
 و کائن بالضم و تشدید کاف تازی و حانوت عربی دکان بتخفیف کاف فارسی دکان
 بنیادی و اوہندی و کاکین بفتح وال جمع از غیثات اللغات خام کنایہ ہے مردم
 یا شجر یہ سے اس جگہ یہی معنی مفقود اور بعضی کجا تفتیض بختہ اور بمعنی خامہ مع قلم
 و نام شراب اور یہ کما یا ہوا چمڑا اور ایشیم بغیر بٹا ہوا اور جامہ چرمین اور کنت
 و ریشمان بلند و خالص و سبب اصل از بلدان و غیثات ترجمہ بیٹے لکھا اسے باب

ناید کے سفر میں بہت ہیں فرحت خاطر منقوت وافر دیکھنا عجائب کا سننا غرائب کا سیر
 دیاروں کی صحبت یاروں کی تحصیل علم و دولت کی افزائش مال و تجارت کی شناخت و تمیز یگانہ
 و بیگانے کی آزمائش زمانے کی جیسا کہ رہروان منازل طریقت و کشتی نشینان بحر معرفت
 لگے ہیں ریاضی اپنی دوکان پر توجہ بیٹھا آدمیت کہان سے پاویگا بگہر کے باہر ہو سیر
 عالم کرے آخر اگر دن جہان سے جاویگا بدر گشت اسے پسر منافع سفر چین کہ تو
 گشتی بشمار است و لیکن مسلم پنج ملائفہ راست نخستین بازار گانی
 کہ باوجود نعمت و کثرت غلامان و کنز کاران دلاور و وار و و شاگردان
 جاگ ہر روز شہر ہے و ہر شب مقام ہے و ہر دم تہفج گاہ ہے
 و ہر لحظہ از نعم و شامہ متع قطعہ منعم ہو و دشت و بیابان غریب
 نیست ہر جا کہ رقت نیمہ زرد و خواجگاہ ساخت ہر جا کہ برہم راو
 جہان نیست و دست رس ہر زرد و نوم خوش غریب است و شامہ
 مسلم بیان شکر گشت کثرت بالضم قدرت و تو نگری از منتخب نام مرتبہ از نوید
 و کشف با کینغنی بالفتح خطای از غیاث دلاور و مطلوب و مرغوب و خواہ از بران متع
 صیفہ اسم فاعل باب تفعیل سے بمعنی منفعت گیرند از غیاث نے نیاز نشوند از منتخب
 ترجمہ سہر یاب نے اس طرح پر سمجھا یا کہ اسے پسر نور بصیرت بقدر منافع سفر تو نے کہ
 مجھ کو بھی قرار ہے بلکہ اس سے زیادہ بے حد و بے شمار ہے لیکن وہ منافع پنج ملائفہ کے واسطے
 مخصوص ہیں پہلا آئین سے تاجر مالدار ہو کہ باوجود دولت و قدرت اس کی خدمت میں ہوں
 غلامان اور کنیز کاران جو بصورت مثل مہرواہ اور خدمتگار ان جالاک و خیر خواہ ہر روز شہر
 فرحت انگیز میں ہر شب مقام راحت خیز میں ہر دم تماشا گاہ میں ہر لحظہ شوکت و جاہ میں
 ناز و نعمت دنیا سے لطف زندگانی اٹھاتے ہیں قطعہ منعم ہو کوہ و دشت و بیابان میں
 بھی امیر ہونچا جہان خیاں گڑے خواجگاہ کی ہر جا کہ دست رس نہیں دنیا کے مال پر
 اس کو وطن میں اپنے نہیں جانتا کوئی و دم عالمی را کہ منطق شیرین و قوت
 فصاحت و مائے بلاغت ہر جا کہ رود و بند مست او اقدام نمایند

و اگر ام کنند قطعہ وجود مردم و انام مثال زر طلاست کہ ہر کجا کہ رود
 قدر و قیمتش و انتہ بزرگ زاوہ ناوان بشہر و اماندہ کہ در دیار نمریش
 پہنچ نشاندہ منطق بفتح میم و کسطاسخن و گفتار از نوید و منتخب اور نام ہی ایک علم کا
 جسکی تقریبیہ ہی الہ قانونیہ تعصم مراعاتا الذہن عن الخطا فی الفکار از غیاث یعنی کہ قانونی ہی
 جو کوئی اسکے قواعد کی رعایت کلام میں رکھے تو اسکو خطا سے محفوظ رکھے اور مصدر اسکا لطف
 بالضم ہی بمعنی سخن گفتن باب ضرب یضرب سے از صراح فصاحت بیان نش گذشت اقدام
 در کار سے پیش کسی گرفت و دلیری کردن از منتخب زر بالفتح اکثر بمعنی طلا و ذہب آتا ہی
 اور کبھی فقر و وسیم و فقوہر بمعنی اطلاق کرتے ہیں اور مخفف زر کا ہی از غیاث در بان و سروری
 طلا یا بالکسر بمعنی زر خالص اور صاحب شیدی لکھتا ہی کہ غالباً طلا معرب تلہ بکسر فوقانی و تشدید
 لام کا ہو کہ لفظ ہندی ہی بمعنی زر و بمعنی طمع کردن و طمع بھی آیا ہی اور سراج اللغات میں طلا بمعنی
 زر سراج اصل میں بتا قرشت تھا بسبب اختلاط عجم و عرب بطار مطبقہ لکھا گیا حتی کہ مطلقاً
 زراندودہ استعمال کرتے ہیں از غیاث قولہ زر طلا یعنی وہ سونا جو کسوئی پر کسا گیا ہو از شکرستان
 سولہ سے زر خالص کے مضبوطی پر اطلاق طلا کا نہیں ہوتا اور اس جگہ بطریق تجرید مراد خالص ہی اور
 لفظ زر تشدید و ایسے رعایت وزن شعر کے ہی از خیابان شہر و ایک بادشاہ ظالم نے
 زر قاب کا سک اپنے شہر میں بھیج کیا اسکا نام شہر دار کھا مردم شہر خوف اسکی تہذیب کے محال
 بیج و شرایین اس سے لین دین کرتے مگر ملک غیر میں اسکو کوئی نہ لیتا از بران ایک بادشاہ عجم نے اپنی اول
 سلطنت میں ایسا نام بطور سک کا غزیر لکھا حکم کیا تھا کہ معاملات بیع و شرا میں مثل دراہم مضروب
 صرف کریں چنانچہ اس شہر میں مروج تھا سروری اصل میں یہ لفظ شہر روا تھا اور ایک قسم کی
 چھوٹی کوڑی ہی بمقدار تخم روا از غیاث و منتخب ماند صیفہ مضارع کا ہی بالسنن سے قولہ
 بزرگ زاوہ آہ یعنی بزرگ زاوہ بیوقوف و سادہ شہر و اسکے مشابہت رکھتا ہی لاسکی قدر سیکی شہر
 ہو دوسری جگہ بسبب نالیاقتی کے کوئی اسکی بات بھی نہ پوچھے قدر و منزلت کا کیا ذکر تر جب
 دوسرے فرقہ علما کہ جہاں کہیں جاوین بسبب گفتار شیرین و کلام نکمین و طلاقت لسانی و فصاحت
 انانی انوا استقبال کر کے لیجاوین اور تعظیم و تکریم پیش آوین قطعہ ہی مثل و سیم و دنیا عالم و عالم

باب ۱۰۰
 شرح کلمات تبار اردو
 جہاں چاہے کہیں بہشتیاتی و تعظیہ بہ بزرگست از او و احمق بہ ہنر و اکی طرح بہ نہ غیر ملک سیرانی کہانی
 کہ تکریم ہنرمند خوب روی کہ درون صاحب لالہ پنجا لطرت او میل اند کہ اند
 اند کی جہاں بہ از بسیاری مال و گویند روسے زیبا ہر ہم دہا بہ ہشت
 و کلید درنا سے بستہ لاجرم بہشت او بہہ جانے غنیمت شناسند
 و خد متش را بہشت دانند قطعہ شاید آنجا کہ رود عزت و حرمت بہشت
 و برانند بقتلش بدرو باد و خوشیش بہ طاق و پس در اوراق مصاحف
 دیدم بہ گفتن این منزلت از قدر تو می بینم پیش بہ گفتن جاپوش کہ
 بہ گیس کہ جمالی دارو بہ ہر کجا یا سے ہند و نہت بداندش پیش قطعہ
 چون در لیسر موافقت و دلبری او بہ اندیشہ بہشت گرد از وی برمی
 او گویند بہشت کو صدقش در میان نباش بہ در پیم را بہ گیس بہشتی نو بہ
 پنجا لطرت بمعنی با ہم آمیزش کہ تا مشتق خلط سے بعضی ملانہ از صراح میل بیان گذشت
 لاجرم لاجرت نافہ ہر اور جرم بہشتین بمعنی چارہ و علاج و گزیر از غیاث و افادہ بمعنی ضرورت کا
 کہ تا ہر اندک تصخیر لفظ اندی اور اند ایک عدد مچول ہر در میان تین اور نو سے اور ہر خیر قلیل از
 بران طاق و پس و صراح عربی قبا فارسی ہر ہندی منزلت بمعنی پایگاہ اور جگہ فردا
 کی از منتخب بمعنی مرتبہ و حرمت اور اسکی جمع نہیں اور مصدر یا منصب ایضاً سے از صراح امید ہنرمند
 نزدیک نام صدری ہر اور بعضوں کے نزدیک تا خطاب بہشت پیش و شستن کنایہ ہر دست بدعا ہونا
 اور کیے کہ دست بستہ مادی کھڑے ہونے سے از بران قولہ دست بداندش پیش اقول
 یعنی جہاں وہ قدم رکھے لوگ اسکا قدم اپنے ہاتھوں پر لین لیسر بمعنی فرزند مگر اس جگہ
 مراد ہر امر و حسین سے موافقت بیان گذشت اس جگہ کنایہ ہر لگاؤ سے
 دلبری و دلربائی کنایہ ہر ناز و کرشمہ سے کسیکو مفتون کرنا از مویہ سہمی بمعنی سیر از غیا
 صدق عربی گوش ہا ہی و غلاف مراد یہ فارسی سہمی ہندی از بران قولہ صدق
 ضمیر شین کی راجع ہر طرف لیسر کہ اس صورت میں مولف کے نزدیک صدق سے
 مراد دامن مادر و پدری اور معنی اس قطعہ کے یہ ہیں کہ لٹ کے میں اگر مثل گوہر کے حسن و جمال تھا

اسکے ناز و دلیری ہو گواہ ہے بان باب کے صدق و امن سے مجبور اور بری ہو لیکن جو قدر دان و جوہری
 ہو اُس و ریتیم کا استلوق و شتری ہو تر چہ تیسرے خوب صورت جسکے دیکھنے سے
 اہل باطن کا دل شوق ہم آغوشی میں کھل جاوے جیسے لوٹا مقناطیس کو دیکھ کر بل جاوے لکھن
 ناز و انداز سے گر سائے ہوش آجائے دیکھ کر عابد صد سالہ کو بھی غش آجائے پہچ ہی جیسا
 کہ حسن پرستان سابق کیسے کہیں کہ قصور اس احسن و جمال بہتر ہی بہت سے مال سے اور
 عاشقان حال بھی کہتے ہیں کہ مشاہدہ چہرہ زیبا دل جلوں کے ناسور کا مرہم کا فوری ہو او
 قفل درائے بستہ کی کلید معنی و صوری ہوئے شبہ حسین جان جاوے جو ان اسکے
 استقبال کو آوے آنکھوں کا فرش اسکے آگے بچھاوے ناگزیر سب اسکی صحبت غنیمت سمجھیں
 دل و جان سے اسکی خدمت کریں قطعہ خوب صورت جہان جاوے وہیں عزت پادشہ
 گو کہ مان باب اُسے مار کے دیں گھر سے نکال دے پڑاؤس نظر آئے جو قرآنون میں دے پوچھا ہیں
 ہوا حاصل تجھے کیونکر یہ کہاں نہ کہا سب اسکا قدم ہاتھوں پہ لیں آنکھوں پر دے
 خداوند تعالیٰ جسے کچھ حسن و جمال رباعی لڑکے میں ہو جو حسن واداناز و دلبری
 اندیشہ کیا ہو اسکے جو ان پائے ہی موتی ہو وہ اگرچہ نہیں اپنی سیب میں دے ریتیم کا تو اک عالم شری
 چہارم خوش آواز کے کہ بخیرہ داؤدی آب از جریاں مرغ از طیران باز
 دار و لیس بوسلیت این فضیلت دل نشناقان صید کند و ارباب
 معنی ہذا و مت اور غربت نمایند و با انواع خدمت کنند شعب
 سمعی الی حسن الافغانی و من والذی جس المثنی قطعہ چہ خوش
 باشد آہنگ نرم خرمین بگویش حریفان مست صبح بہ از رو
 زیباست آواز خوش کہ اس خط نقس ست و آن قوت روح
 خوش و حلقوم از منتخب حلق و گلواز غیاث و لطائف ناسے گلواز نوید و بران و کشف
 اس سے مراد آواز خوش خریاں بختین جاری ہونا طیران بختین اگرنا از صراح قولہ
 مرغ از طیران عامہ نسخہ میں طیران ہو لیکن عجب نہیں کہ طیران ہو بہی و ارد ہونا کسی
 چیز کا کسی چیز میں چنانچہ یوسف بن مانع شرح نصاب میں لکھتا ہے اور اس جگہ طیران مجازا

بمعنی جاننا طائر کا اپنے آشیانہ میں ہر صبح بالفتح و سکون بمعنی شنیدن و شنوائی و گوش مغزو
و جمع دونوں میں مستعمل اسماع و اسمع جمع اسماع جمع الجمع از منتخب حسن بیان شکر
اس جگہ بالضم مناسب اغائی جمع اغنیۃ کی بمعنی سازشل خیاب و ریاب وغیرہ جو تیسرے
بجاء دین از غیات من حرف موصولہ استفہامیہ مبتدا و اسم اشارہ موصوف الذی
صفت و خبر حسن بالفتح و تشدید سین جملہ صیغہ ماضی بمعنی تفحص کردن و بہست بودن
و نبض گرفتن از منتخب مثانی جمع ہر مثنی کی بمعنی دوتا یعنی دو عدد از منتخب اقول اس کی
مراد ہر دو تارہ سے جو نام ہر ساز کا اور اس قسم کے ہر ساز کو بھی کہہ سکتے ہیں خصوصیت دو تارہ کی نہیں
قولہ سمنی آہ صاحب خیابان اور فاضل مشرقی بمعنی اس بیت کے یہ لکھتے ہیں کہ کان میرا طرف
خوبی سرود کے ہر پس کون ایسا ہے جو دو تارہ کو بجا دیوے انتہی اور خان آرزو اور دوسرے
شارحین مصرع اول میں حسن بجا رملہ و سکون سین مصدر بمعنی خوبی اور مصرع ثانی میں پس
بفتح تین صفت مشبہ بمعنی نیک اور قبل اس کے لفظ ہو محذوف اور بعد اس کے مبانی بیاں موحہ
کنایہ اعضا سے اور معنی اس بیت کے یہ لکھتے ہیں کہ کان میرا متوجہ طرف خوبی نغمہ کے ہر پس کون ہے
وہ شخص ہو کہ حسن مبانی رکھتا ہے یعنی متناسلہ اعضا ہے کہ پہلو میں ایسا شخص ہوا نہتی اثر ہم مدحا
سخت مراد ملائم طبع حزن بمعنی اند و لگن و حکمیں از کشف و نموید ماخوذ حزن بالضم سے بمعنی
اند و مصدر باب سماع یستمع سے از صراح حر لیت ہم صحبت از کشف ہم پیشہ و ہمکار از منتخب
یار و با صلاح شعر اشرا ب خوار از نموید صبح بالفتح وہ شراب جو صبح کو پید ہو بدخوق و شام کو
پین اور نصبتین بمعنی وقت صبح از غیات و نموید وغیرہ قولہ چہ خوش باشد آہ اقول
جاننا چاہیے کہ آہنگ اس آواز کو کہتے ہیں جو قبل گانے کے کھینچیں گراس جگہ مراد ہر مطلق
گانے سے جسکو ہندی میں الاب کہتے ہیں اور آہنگ حزن ظاہر اشارہ ہے ہر سیر و سنج جو نام ہر
راگنی کا اور مطلب اس بیت کا یہ کہ جو لوگ مست بادہ باداد ہیں ان کے کان میں آہنگ بھیروی
بہت خوشنما ہوتا ہے قولہ بہ از رو سے زیبا آہ یعنی جو شخص کہ خوب صورت اور خوش آواز ہو
اسکا گانا زیادہ تر مرغوب طبع ہوتا ہے قولہ کہ این خط نفس آہ یعنی حسن و جمال کا و کھٹا با
خط نفس مارہ ہر اور گانا موجب تازگی روح در وال ہر تر جمہ جو تھو وہ خوش آواز

جسکے لکھن داؤدی سے امڈا ہوا دریا تھم جاوے گویا مثل برف کے جم جاوے مرغ
 سیرے کو جانے سے باز آوے شہباز کے ہوش اڑیں ہزار داستان کے منہ سے
 نہ آواز آوے پس بوسیدہ اس فضل و کمال کے دل مشتاقوں کا صبر کرے اور دام
 شوق میں قید کرے اہل باطن اسکی صحبت کی رغبت اور ہر طرح کی خدمت کرے
 اور یہ بہنت کے بدیت آپ کے گانے کا شائق ہو مراکان بہت اور بجا دیجے چکارا
 تو ہر احسان بہت : قطع نہایت خوش آئندہ ہر بھیر وین لگے ناچنے سننے
 مست صبح : مزہ ہو اگر گائے کوئی حسین : یہ ہر خط نفس اور وہ ہر قوت روح :
 ہر ہمیشہ ور کے کہ بسعی بلرز و کفانی حاصل کنند تا آبرویش از بہر زبان
 نہ چمکے نگر و دنیا کی بزرگان گفتہ اند قطع کر بغیری پرواز شہر خویش
 سختی و محنت نیر و پینہ و دوزخ و سحرابی فتد از ملک خویش : کر سنہ خفتہ
 ملک نیمروز ہمیشہ و کار و ہنر فارسی حرفہ و شغل و عمل و کسب عربی از برہان قاطع
 و بر بیکش گذشت عمری درسی از خان و مان از غیاث پینہ و وزوہ شخص جو
 کفش و جامہ و خرقة وغیرہ پر پیوند لگاوے از غیاث و سراج اللغات خراب نقیض آباد
 یعنی ویران از برہان یہ مصدر عربی ہر معنی ویران کردن اور بہار مصدری یعنی ویران شدن
 مگر فارسی میں اکثر لفظ خراب بعضی ویران متعلی ہوتا ہے لہذا یاے مصدری ملحق کر کے
 خرابی کہتے ہیں از غیاث نیمروز و زیارتش گذشت ترجمہ پانچویں وہ اہل ہنر کہ گوش
 دست و بازو سے روزی پیدا کرے اور مال و زر تاکہ ہچشتوں میں آبرو اسکی واسطے رولی
 کے ضائع نہواوردہ گدائی کے لیے جہان میں شائع نہوجیسا کہ بزرگوں نے کہا ہر قطعہ
 ہوسے وطن سے جو غریب الوطن : سختی اٹھاوے نہ کبھی جامہ دوزخ دوسری اقلیم میں
 گر جاڑے : بھوکا ہی رہ جائے شہر نیمروز : چین صفتا کہ بیان کردم اسے
 پسر و ز سفر موجب جمعیت خاطر ست و داعیہ طبع عیش و آنکہ
 ازین حباب بے ہرہ بیت بخیال باطل در جہان پروزد و دیگر کیش
 نام و نشان نشنود قطعہ ہر آنکہ گردش گیتی بکین او بر خاست :

بغیر مصلحتش ہمیری کند ایام کبوتری کہ و گراشیان نخواهد دید پادشاه
 ہمیری بردش با بسوسے دانہ و دام پادشاه خورشید اراده دواعی جمع از غیبت خوانند
 و باعث از شکرستان طیب بیان گذشت عیش ایضا قولہ بغیر مصلحتش آہ یعنی جو اسکے حق میں
 مصلحت وقت و سفید نہو بلکہ مضر ہو اسطرح ہر روز ہمیری کرے قولہ کبوتری آہ یعنی جس
 کبوتر کو آشیانہ میں جانا نصیب نہو تر چہ بٹیا یہ پانچون صفتیں جو میں نے بیان کیں یعنی بجا
 و عام و خوردنی و خوش آوازی و شکاری سفر میں البتہ موجب خاطر جمعی و باعث حلاوت و لطف زندگی ہو
 اور جو کوئی ان صفات نمند ہے نصیب ہی خیال باطل سفر کرتا ہو اگر تمام جان چھپان ڈالے
 تو کوئی نہ ایک پارہ نان کو پوچھے نہ اسکے نام و نشان کو پوچھے قطع یہ خرچ موزنی عداوت ہے
 جسکے عازم ہو پادشاه راہنمائی کہ جہیں ہونا کام نصیب ہو نہ کبوتر کو آشیانہ اپنا
 رضا گھسبٹ کے ہو بخادے سوے دانہ و دام بسیر گفت اسے بدر قول حکما را
 جگو نہ می افشت گنم کہ گفته اند رزق اگر چہ مقسوم است با سبب حصول
 ان تعلق شرط است و بلا اگر چہ مفقود است از ابواب دخول ان اثر
 واجب قطعہ رزق ہر چند بے گمان برسد بشرط عقل است جسٹ
 از دریا پادشاه کس بے اجل نخواہد مرد پادشاه و دروان از دریا تعلق پادشاه
 بنفسہ دروختن از نوید و منتخب بشرط بیان گذشت قولہ رزق اگر چہ آہ اقول مضمون
 اس فقرہ کا موافق ہو اس آیت سے جو اٹھا میسویں سیپارہ سورہ جمعہ کے اخیر میں واقع ہو قافہ
 قصیت الصلوة فانتشر وافی الارض وابتغوا من فضل اللہ واذکر اللہ کثیرا لحکم تفلون یعنی جب
 فارغ ہو نماز سے تو پراگندہ ہو ساخت زمین میں اور تلاش کر دروزی فضل خدا سے اور بہت یاد
 کر اللہ تعالیٰ کو کہ وہ روزی رسان ہے چاہیے تو فائز المرام ہو اور جناب حضرت ابی عبد اللہ
 علیہ السلام سے یہ حدیث کتاب عیدۃ الداعی کے باب سوم میں منقول ہے کہ چار شخص کی دعا قبول
 نہیں ہوتی انہیں سے ایک وہ ہے کہ اپنے گھر میں بیٹھا رہے تلاش روزی کی نہ کرے اور یہ کہ
 کہ اللہم ارزقنی یعنی خداوند تو مجھ کو روزی دے اسکے جواب میں اللہ تعالیٰ فرما دے کہ اللہم
 بالطلب یعنی آیا میں نے تجھ کو واسطے تلاش روزی کے یا سو نہیں کیا جو تو گھر بیٹھے روزی مانگتا ہے

اور تین تین اس مقام سے متعلق نہیں ہیں اس واسطے کہ کئی گین پلا زحمت و سختی باب نصر
 بنصر سے از صراح مکررہ رسانیدن از منتخب اور فارسیوں کے محاورہ میں یعنی بسیار زیاد
 از چراغ ہدایت مرقہ و بعضی نسخہ میں مقدمہ ہی باب تفصیل سے مادہ اسکا قدر ہی باب صر
 یقین سے حاصل و دونوں کا ایک ہی یعنی مقسوم اور قدر بعضی اندازہ ہی از صراح و حول در آمد
 از منتخب احتراز سے کرنا اور اپنے تئیں بچانا از منتخب و غیاث قولہ بلا اگر چہ آہ اقول
 و بعضی ان اس جملہ کا مقتبس ہو اس آیت سے لا تلتقوا بایہ یکم الی التلاکۃ یعنی نہ ڈالو تم اپنا ہاتھ تلک
 میں اثر و اثر یا ز فارسی یعنی از دہ اس میں سے جمع نہیں بلکہ جز و کلمہ ہی از زبان اقول
 بیت اول میں اثر و اثر یا ز سحر اور بیت ثانی میں بزار فارسی جو واقع ہی صنعت تخیل سے
 ہر جہہ پیشہ نے کہا اسے قبلہ و کعبہ حکما کے قول سے کیونکہ اخراوت کردن کہ کھینکے ہیں کہ روزی
 اگر چہ مقسوم ہی لیکن اس کے حاصل ہونے کے سبب سے کہ پیروی و کوشش ہی تعلق نہ کہتے
 و انشائی سے دور ہی اور آفت و سختی اگر چہ مقدر ہو اس کے دروازہ درآمد سے اپنے تئیں بچانے کے لئے
 لازم و ضروری قطعہ رزق ملنا ہی اگر چہ بے شبہ ہی لازم تلاش بھی کرنا نہ کہ
 کوئی نے قصا ہر چند ہنر میں اثر و اثر کے توجہ است جاہ و در صورت کہ ہنر با پیل
 و مان ہنر و ہا شہر زبان ہنر و افکنہ پس مصلحت آفت است اسے پر
 کہ ہنر کہ ازین پیش طاقت پیدا کی اندام قطعہ چون مرد و بر قفا و
 ز جامی و مقام خویش و دیگر ہنر خورد ہمہ آفاق جائے اوست
 شب ہر تو نگارے ہنر کے ہنر رو و در ویش ہر کجا کہ شب آمد
 سرانے اوست بعض نسخہ میں یہ شعر بھی واقع ہی بیت اور مقام
 و مسکین و منزل چہ حاجت است ہر جا کہ سرود ہمہ ملک خدای او
 اس کی بکشت و ہمت خواست و پدر را وداع کرو و روان شد و با
 ہنر ہنر ہی گفت بیت ہنر و جو بخش نباشد بکام ہنر
 رود کش ندانست نام و صورت پیکر و شکل نقش ظاہر و نمونہ از منتخب و
 و کشت و مان یعنی فریاد و حلقہ کنان و تند و تیز از زبان قولہ ہنر زدن کے بہت

معنی میں اس جگہ بمعنی مقابلہ و جنگ کردن ہوا زخیات ثریان خشنماک و قہرا کو وہ از بران
 نوا بمعنی جمعیت و سامان سرانجام و کثرت مال و نیکوئی حال و رونق کار و روزی و خوراک
 و گرفتار و پابند شدہ و توشہ و از فقر راہ از بران بلینوالی بمعنی نے سرو سامانی و بد حالی و
 بیکاری و فقر و پریشانی ہمت بیانش گذشت تچت ایضا کام ایضا ترجمہ
 جس شکل و شمائل سے کہ میں ہوں چاہوں تو فیصل مست کی مستک گھونسے سے توڑوں اور
 شیر خشنماک کے ساتھ پیچے جوڑوں پس اسے پیر مصلحت یہ ہو کہ بمصدق باب الرزق مقفلہ
 تفتح بالحوکات واسطے تلاش روزی کے سفر کردن کہ اب تنگی معاش کے تحمل کی طاقت نہیں رکھتا ہوں
 قطعہ اپنے وطن سے جب کوئی نکلا تو کیا ہر غم ہزار جہان ہوا اسکے لیے منزل و مقام اثربا
 امیر جا کے سرو خیم میں درویش کی سراہی وہی ہو جہاں پر شام پکیا احتیاج اسکو مکان مقام کی
 ملک خدا کسی کی ہو جاگیر میں مدام یہ کہہ کر پاپ سے التماس دعا کی اور سلیبات رخصت بجا لا کر
 منزل مقصود کی راہ لی اور یہ کہتا ہوا چلا بدیت ہنر مند گر بخت ناکام ہو تو جاوے نہ اسکا
 جان نام ہو تو تا رسید بکنار آبی کہ سنگ از صلاست او بر سنگ
 ہی آمد و خروشتش نفر سنگ میرفت بہت سہمگیر آج بکہ مرغابی
 اور و این نبودے بہترین موج آسیا سنگ از کنارش در رودے
 صلاست مصدر ہو باب نصر نصر سے بمعنی سخت ہونا از صلاست سختی و درشتی از موید فضل
 سنگ بر سنگ آمدن کنایہ ہوا آشوب عظیم سے از غیات فر سنگ فارسی فرسخ عربی
 کوں ہندی مقدار اسکی تین میل ہر میل چار ہزار قدم شتر را ہوا از منتخب ہر میل چار ہزار ہاتھ
 اور ماتہ چوبیس انگل کا از بران سہمگیر مرکب ہو سہم بمعنی ترس بہم اور گین بمعنی صاحب
 خداوند سے اور بعضوں کے نزدیک مخفف ہو گین کا بمعنی تر مقابل خالی از بران مرغابی فارسی
 برکہ بالضم و طیر الما عربی تو ترکی از منتخب موج بیانش گذشت آسیا و خراسان دستار
 فارسی رچی و طاجون و طاجونہ و غیرہ عربی چکی ہندی جسکو پانی یا ہوا یا آدمی یا حیوان گردش میں
 لاوے بعضوں کے نزدیک جو پانی کے سبب سے پھر سے فارسی میں آسیا عربی میں طاجونہ ہندی میں
 پنچکی اور جو خیر یا نرگا و یا دوسرے حیوان کے سبب سے گردش کرے اسکو فارسی میں خراسان

ہندی بیل چلی اور جو کہ آدمی کے ہاتھ سے پھرے اسکو فارسی دستار میں ہندی میں چلی اور بعض
ملک کے مردم دیہات کے محاورے میں جانتا کہتے ہیں اور اصل اس لفظ آسیا کی آس آس بھی
اس قاعدہ سے کہ تخت فارسی کا حرف آخر مضاف کی حالت میں مکتور ہوتا ہو اس کے سین کو
مکتور کیا اور جو کہ فارسیان الف محدودہ کو دو الف تبدیل کرتے ہیں اور یہ قاعدہ مقرر ہے کہ جس
کلمہ پر کہ حرف اول اسکا الف محدودہ ہو جیسے اردو آثار دہ کہ صیغہ امر آوردن و آزاریدن و آدن
ہو قبل اس کے اگر بارزائدہ یا بار امر یا سمیعی یا نون نفی لاوین تو دو الف میں سے الف اول کو یا
تحتانی کے ساتھ بدل کر کے الف ثانی کو بحال رکھیں جیسے بیار و بیازار و بیار و بیار لفظ اس
لفظ آپ پر زیادہ کیا اور آپ کا ایک الف یا سے تحتانی کے ساتھ بدل لایا تو آپ بیا ہوا اور بار
موجودہ بسبب کثرت استعمال کے ساقط ہو گئی آسیا ہوا از بران وغیرہ قولہ سہمیں آہ
یہ بحر مشرقی عالم ہی چار بار فاعلاتن سے موزون شمر چہ جاتے جاتے ایک ایسے دریائے
عظیم مولناک کے کنارے پہنچا جس کے صدر سے زور سے پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا پھر ہر قطر کا
کھانا اور مشور اسکا ایک فرسنگ تک جاتا دریائے سون میں چھوٹے چھوٹے چکنے چکنے نو فیل
پتھر ظاہر اسی دریائے بحر آتے ہیں جو لوگ اس دریا کے کنارے جاتے ہیں بابتے ہیں بیت
مرغابی سہمیں پانی میں اس کے پتھر تھپ تھپ موج آسیا کو گھاٹ سے کھینچے یہ زور تھا
گروہی مردمان را دید ہر یک بفر اصد زور و جہش شستہ و رخت
سفرستہ جوان را دست عطا بستہ بود زبان تبار کشو و جہش
زاری کرداری نکر و ند گفتند بیت بے زرن تو اند کہ کند بر کش
زور و زرن زاری بزور محتاج نہ بصلاح بے مروت از و جہش نہ
بر گردید و گفت بیت زرن داری نتوان رفت بزور از دریا
زور و ہر وہ با شد زریکو و سار و قراضہ بیا شش گذشت مہر بالفتح
گزارے کا گھاٹ اور بالکشتی رخت بستن کنایہ ہر سفر کرنے سے از غیاث و بران فایح
دست بستہ کنایہ ہر تخیل و تخیس سے از بران اور دست شکستہ بے مایہ و بیقتل
یعنی مفلس سے از مزید اقول اس جگہ دست بستہ سے بھی مراد مفلس ہی قولہ نتوان رفت

آہ یعنی وہ دریا نہیں ہے کہ بغیر دینے زر کے ہر ورشناوری کوئی پار جاسکے زور وہ ہر و کنا یہ ہر
 پہلوانی سے زر کہہ و کنا یہ ملاجی سے تر چہ سہ ایک جماعت کثیر و جم غفیر کو دیکھا کہ ہر ایک
 ملاجی دے دے کر کشتی میں جا بیٹھے اور ملاجی نے کشتی کھول دی جو ان محتاج و نادار بھلاست
 عطا آسکا بندھا بیکار تھا اہل کشتی کی خواہش و صفت میں زبان کھولی اور یہ فارسی میں جابجی ہوتی
 سنت و زاری کی کہیں نہیں بیداری و مددگاری کی اور یوں کہنے لگے بدست سے زر کہ کسی بہ
 زور کر سکتا ہو؟ اور زر ہر تو زور کا تو محتاج نہیں ہے پھر ملاجی نے مروت سے زور نہ پیکر کر آست
 بطور مزاح اور طعن کے کہا بدست یہ وہ دریا نہیں جس سے کہ کشتی اور آست سے زور دین
 مرد کا ہر لغز ایک مرد کا لا جو ان را اول از طبعہ ملاجی ہم برآمد خواست و آست
 انتقامی کشتی کشتی رفتہ بود آواز و او گفت اگر بدین جا میں کہ
 پوشیدہ اہم قضاعت کنی درین نسبت ملاجی طبع کرو و کشتی باز گردا
 بدست بد و زور و شر و پیرہ ہو و شمشیر درار و طمع مرغ و ماہی بہر و شمشیر
 خیزانکہ دست جو ان برکش و گریبان ملاجی رسید اور آست و درشت
 و بے محابا فر و گرفت باز کش از کشتی بدرا کہ کشتی کنی میان کشتی
 و بد کشت بگرو اندر مصاحبت آن دیدند کہ با او مصاحبت کنند و با او
 کشتی مصاحبت نمایند مثنوی جویند خاش مینی محل سار کہ کشتی
 بہ بند و در کار زار و شمشیر زبانی و لطیف و خوشی و توانی کہ پہلی جو
 کشتی و لطافت کنی آجائے کہ کشتی شمشیر و شمشیر و شمشیر و شمشیر
 بفتح اول و ثانی آرزو آرزو و خواہش فارسی حرص و طمع و چشم بختین عربی لالچ ہندی
 از زبان و نقائس حندان میان کشت کشت محابا بالضم مخفف محابات کا بمعنی فروخت
 تھ و ڈری قیمت پر بتراضی طرفین و توافق اور فارسی میں یعنی نگاہ کشتن و منع و دریغ اور بجا
 نا اور ہاے ہوز بھی ستعلی از نوید فرو گذاشت اور کسیکے ساتھ غشش میں معارضہ کرنا
 از منتخب مروت و اعانت و صلح از غیاث مسما محبت مصدر ہو باب مفاعلت سے
 یعنی آسانی کرنا کسیکے ساتھ مادہ اسکا مع بالفتح و اسکو ن باب کرم کرم سے از صراح و مثنوی

شرمی اور فرو گذاشت کرنا ازمنتخب کسی چیز کو سبیل جانکر اسطرح تو چونکہ از غیث دراصل سمح
 یعنی سبیل ہی جسکو فارسی میں نرم ضد دیوار کہتے ہیں از غیابان سرخیاش بمعنی خدمت و جنگہ جدا
 جسکو عربی میں وفا کہتے ہیں اور بمعنی خصوصیت زبانی بھی آیا ہوا ہے ان محمل بیان مثل گذشت قولہ یا
 یعنی بدل خود بسیار سبیل بمعنی نرمی و اسانی از زبان کارزار برانتر گذشت قولہ کہ سبلی سبیل کارزار قول
 اس جگہ مناسب مقام ایک فعل مجھکو یاد آئی ہو جسکا پست کہتے ہیں رواج بن حاتم معلبی کو جن اب ہم میں
 کہ والی پھر تھا لشکر خراسان سے اتفاق محابہ کا یہ اسطرح اسنے ابو دلا سے کہ فرج اب میں بلے نظیر و
 یکتا سے زمانہ شعرا سے عرب میں وجود و یکجہ اور منجملہ سرداران لشکر کے تھا اما کہ ایک جوان فوج مخالفت
 باہر آیا ہی اسطرح کہ کہنے پہلوانوں کو خاک میں ملایا ہی اسکا ایک مقابلہ کے واسطے ہوا اسکو زندہ ہیر
 یا اسکا سر کاٹ کر لے آکر ابو دلا سے لے کر لیا گیا کہ اسطرح کہ کیا کام ہو کہ کہنے کہ ایک پیر بادشاہ سے مر سوسم لوگوں
 لیتا ہو اور پہلوان میں کیوں لکھو یا اسکا نام ہو قصہ شہر کوئی سبیل شریف فرماؤ زندگی سے مانتہ دھوکہ چند
 مرغ کے کتاب اور زبان روغنی باب و باب اور کئی ایک شیشہ شرب ہوا کہ میدان میں آیا نہر چھا
 نیزہ خوب بلایا گئے بھی اپنے گھوڑے باد پارسق دم کو چھوڑا کاوے رہ لگایا جہاں سے گھات پر پایا پست کر
 لکھار چھپ پست کر ایک ہاتھ مارا اسنے تلوہ کا دار خالی دیکر بچا کر انکو چھو کو نہیں جانتا چھا تا میں ابو دلا سے
 شاعر ہوا حاجی بیت اعدا و زائر ہوا تیری شجاعت و دلیری دیکھ کر بارادہ جنگ بلکہ ازجہت
 آیا اور دلا م و شرب ہوا لایا ہوں کنارہ چل تو دونوں کا چہرہ سے کھاوے ہویر اور تیری شان میں جنم
 اشعار عربی ہوزوں کہین نا حق دونوں آپس میں لڑ کر کیوں مریں وہ جان کہ نہایت بھوکھا اور پیاسا
 تھا اس لطیف و شفقت سے بہت راضی ہوا چنانچہ دونوں جان لشکر سے جدا ہو کر گھوڑوں سے
 اترے مٹھہ ڈٹھہ دھوئے اور زمین پر کھنسن چھا کر خوب شرب پی اور پیٹ بھر کھا نا کھا کر اچھلے آسودہ
 اجا اس کے ابو دلا سے کہ کہ والی پھر نے مجھ کو تیری طلب کو بطریق و اسطرح چھا جو خلعت فاخرہ اور
 اس سے تازی بازی زرین زقہ و شمشیر برصی و نیزہ خدائی و دو کینزک بریری تیرے واسطے مہیا کیا ہی ہے
 پہلے اس مرد نے بعد اسکے کہ اہل و خیال میرے خراسان میں اپنی پہاڑی میں تامل کیا آخر کار ابو دلا
 اسکو سخنان و نصیب کی گفت و بول سے سیر کر کے روج کے پاس لے گیا وہ نہایت محظوظ ہو کر جو کچھ ابو دلا
 نے خراسانی سے دیا تھا سب لایا کہتے ہیں اس خراسانی کا اسطرح کہ باجست فتح روج ہوا چھا

خوشی خوبی و نیکی از زبان پیل را بگوشتیدن کتابی هر مطیع و فرمان بردار کر اینی سے اظہار
بیانش گذشت ستمیز ایضا قریب بفتح اول و سکون ثانی باب ششم خام بد قماش از زبان ترجمہ
ملاح کے طعن و تشنیع سے جوان کا دل غصہ میں آجاسخت گوئی کا عوض لینا جاگشتی چلی گئی تھی
بس نہ جانا چاہو کر اسے پکارا کہ اس جاسہ پر جو پہنے ہوں تو راضی ہو تو حاضر ہوں ملاح کے طعن کی
کشتی پھیر کر گھاٹ پر لگائی بدیت ہو جس چشم انسان کو دیو سے سی پھنسا کے طعن و مبالغہ کو بھی
یہاں تک کہ جوان کا ناگھ ملاح کی ریشہ گیریاں تک پہنچا اسکو اپنی طرف کھینچا اُس نا توان کی بیان پر
کوہ غصہ لٹا پہلوان نے اسکو بے دریغ خوب کھانا اس کے مددگار کشتی کو کشتی سے باہر نکال دیا تو کشتی کو بھی
کہ پیٹھ پھیر دی آخر کار بقصد قتلے مصالحت وقت جوان سے آشتی کر کے اہل کشتی نے ملاجی اپنے ذمہ لی
مشغولی جو پر خاشاک تو دیکھ رہا تھا کہ نہ کہ پاندھے ہر نرمی لڑائی کا درجہ جو لطیف و کرم تھوڑی سی جوانی
تو پیل و مان تحت فرمان ہو کر نرمی و لطیف وقت ستمیز ہنر لہجہ کو کاٹے کبھی تنہا شیبہ
بعد راضی بقدر مشق اٹھا و نہ و بوسہ چند شفاقی سیر و چہرہ شمس و اونیہ پس
کشتی و راورد و روان شد نہ تا رسیدند اس وقت سے لے کر عبارت یونان
و آب استاودہ ملاح گفت کشتی را خطائی نیست یکی از شما کہ زہر را در کشتی
پاید کہ برین ستون بر رود و خطا م کشتی بلکہ و تا عبارت کہ کشتی نہایت دور
یعنی نہ پورچہ اور دلمین کچھ اور منافع اسکو کہتے ہیں جس کا ظاہر و باطن یکساں ہو اور نہ پورچہ
بضمین فارسی و عامہ و عماد عربی بجا ہندی از غیاث عبارت بیانش گذشت یونان
الفتح مشہور بالضم ایک ملک ہے اقلیم پنجم میں داخل رزم کہ یونان بن یافتہ بن حضرت نوح علیہ السلام
نام سے آباد ہوا از غیاث و لب الالباب بسیطی ہٹیا یونان کا تھا آئینے اپنے باب کہ نام سے آباد کیا
اور سکندر نے اُس شہر کو خراب و آب پر کیا از زبان نام ایک قریہ کا ہے کہ متصل بجایا کہ امرا ایک قریہ ہے
در میان ہباعہ و بیلقان کے از منتخب خطا امرا لکس ہر ہا شتر از منقذہ غیاث مصدر ہر ہا
خریب یغریب سے از صراح اس جگہ مراد ہے رسیان کشتی یعنی گن یا لہائی شہر تھوڑا سا دور
معدرت حالات گذشتہ کے اس کے قدم پر گرے اور گر و خدج سے اسکی پیشانی کو ورنہ انکو ہر گز
دیہ باغزار و اکرام کشتی لا کر روانہ نہ فرما دیا ہوتا جب اس کے ستون یونان کے پاس جو باقی ہے

[illegible]

لکھتا ہے کہ بکتاشیہ کبیراے موحده بعضے کتب میں ایک غلام منجملہ دو غلام کے کہ مالک دونوں کا ایک ہے اور لفظ تاشیہ اسم کے آخر میں یا فادہ شرکت کا کرتا ہے یعنی جس اسم کے آخرین آوے دو چیز کو اس اسم میں شریک کرے جیسے خواجہ تاشیہ کے معنی یہ ہیں کہ خداوند و شخص کا ایک ہے اور خان آرزو کہتا ہے کہ بکتاشیہ یا یعنی ظاہر اصحیح کبیراے اول و کاف فارسی مخفف بیک کا بمعنی سردار و صاحب ہے معنی بکتاشیہ کے و شخص ہوں کہ سردار ہوں گا ایک ہو اور ہو سکتا ہے کہ بالفتح ہو مثل اما بک کے اور خیل تاشیہ و خواجہ تاشیہ کی معنی ہے اور شارح فاضل کہتا ہے کہ خیل تاشیہ سردار جماعہ جبکہ ہندی میں جمہور کہتے ہیں اور خیل تاشیہ تاشیہ معنی خواجہ ہے یعنی خواجہ خیل و سردار جماعہ اور اکثر نسخہ میں بکتاشیہ پیائے تختانی واقع ہوا ہے چند ان لطف نہیں رکھتا ہو کہ کتب میں کہتا ہے کہ قول شارح سروری اور صاحب شکرستان کا یہ نسخہ قابل و ثوق نہیں اور ہر چند احوال صاحب خیابان آرزو و شارح فاضل یہ نسخہ نہیں لیکن اگر بکتاشیہ پہلے موحده مفتوحہ و کاف عربی نام بادشاہ خوارزم اور خیل تاشیہ بمعنی جماعہ غلامان ہو جیسا کہ صاحب برہان لکھتا ہے تو معنی نے تکلف درست ہوتے ہیں یعنی بادشاہ خوارزم اپنے غلاموں سے کیا خوب بات کہی خراسان میں یعنی ریش کردن مجروح ساختن از برہان امین کبیراے ویم معنی بے خوف و نہ دہشت اما لہ آمین بالف ممدودہ و کسر میم کہ اسم فاعل امین کا ہے اور امین مفتوح میم معنی نے خوف ترا اما لہ آمین مفتوح المیم کا کہ صیغہ اسم تفضیل امین کا ہے اور امین بالف مفتوح میم معنی مبارکتر و جانب بہت راست کیونکہ بر تقدیر معنی مبارکتر اسم تفضیل امین کا اور بر تقدیر معنی درست راست ماخوذ میم سے کہ معنی درست راست ہزار خیانت شک بیان شکر گذشت قول کہ مشوا امین آہ یہ مصرع جزائے موخر ہو اور مصرعہ ثانی شرط موخر از خیابان بارہ دیوار و حصار قلعه و شہر نیہ اور حصار قلعه کو بار و بھی کہتے ہیں از برہان حصار و قلعه دیوار قلعه از خیانت بارہ دیوار فارسی جدار و حایط عربی از نفائس حصار و حصن و قلعه عربی و تر بالف و اور بھی بالکسر و فارسی کوٹ و گڑھ ہندی از نفائس قولہ سنگات بارہ الخ بعض نسخہ میں سنگبارہ تو ہر حصار مزین واقع ہے بھی درست ہے اور نسخہ اول بہتر از خیابان اقول نسخہ اول کو جو صاحب خیابان نے نسخہ ثانی پر لکھا ہونے لفظ بارہ بہا ہے موحده کے تہجج دی مؤلف کے نزدیک نہ اس کے کہ فی الحقیقت بالکاف لفظ بارہ فارسی ہے تہجج بلا جرح ہے بلکہ اگر سنگ بارہ بہاے فارسی معنی سنگیزہ و بارہ کمال و صرح ثانی ہے و ہر دفعہ سنگ

سنگ کلاں کہیں جبکہ ہندی میں متوالا کہتے ہیں چنانچہ اہل قلعہ وقت ہلا کرنے فوج مخالف کے اور سے
 بھاری ہتھیار ڈھکیل دیتے ہیں تاکہ مخالفین اس کے صدر سے پس جاویں اور باقی ماندگان بھاگ جاویں
 تو اس صورت میں معنی نہ نکالے ہوتے ہیں یعنی حصہ ہار کر گئے ہتھیار کے نہ پھیک والا اہل قلعہ اور سے
 متوالا لڑھکا دینے کے کہ ایک کی جگہ دس یا سچ آدمی ہیں جانیس کے ترجمہ جو ان کو دلاوری کا غور تھا
 کہ زور آوری کے نشہ میں مسست و غمور تھا دشمن رنجیدہ کا مطلق خیال نہ تھا قول حکما پر عمل نہ کیا کہ ایک
 ہیں جس کے دل کو ایک بار تیرے ہاتھ سے رنج ہو چکا ہے سو راحت اُس کو ہو چکا دے تو بھی اس ایک رنج کے
 انتقام سے بخوف مت رہ کہ پیکان اگرچہ زخم دل سے نکلا آوے پر آزار دل میں رہ جاوے بیت
 غلاموں سے یکتا ش نے یوں کہا ہندو کہ جو دشمن کو صدمہ دیا قوطعہ نہو غافل کہ تو بھی ہو گا تنگ ہندو
 ترے ہوں اذیتوں والے ہندو پر پھینک دست تو ریزہ سنگ ہندو دھڑ سے گرینے کے متوالا
 خدا نکہ مقود کشتی پر سیاہی جمید و بریالاسے ستون زفت ملاح زمام
 از کشتی در گسلانید و کشتی برانید چارہ جہان بماند روزی دو بلا مختار
 کشتی و بد سے مری و روز خوشی کریں ان گرفت و در آب انداخت
 بعد از شبار روزی کہنا از افتاد از حاشائش زبانی ماندہ بود رگ درختان
 خورون گرفت و بیچ گہا ان بر آوڑون تا اندکی قوت یافت سرد
 بیابان نہاد و میرفت تا نشہ و بیطاعت شد بر سر چاہی رسید
 قومی را دید بدیشیر کے بھی آشنا سبند جوان را بشیرت نہو طلب کرد
 و بیچارگی نمود رخصت نیا و روند دست تعدی و از کرد و پیش رفت
 ہی شد را فرو گرفت مردان قلبہ کروند و بے محابا بزند قطعہ
 نشہ تو بر شد بزند پیل راہ ناہمہ مری و صلا بہت کہ اوست
 مورچگان را جو بود اتفاق بشیر بیان را در آرزو بہت چندان بانش گد
 مقود بالکسر عربی بالنگ و خطبہ و بوزن بوز فارسی بالذ و ہندی از بیان
 برا کشتی کا گن سا عدد و عضد عربی باز و فارسی بانہ ہندی موٹا ہے سے کنی تک
 نہ ماہم بالکسر ہزار شدہ مراد ہی مقود و موٹا بقیہ از جان بشیر بالکسر بوزن کستیر

پول ریزہ نازک لب یا رتیک را چ از بران تابنے کا پسیا از غیاث بالفتح چو تھائی حصہ اکینا نازک
 از بار کوڑی از جمل اللغات و جہانگیری پیشہ فارسی برخواست و بن و بوجوہ غولی چھ ہندی چھ
 زور اوریکا نام سننے ہی دل اس کم ظرف کا بڑھ گیا بیان تاکہ جھٹ پٹ گشتی کا بازو پر لپیٹ
 ستون بڑھ گیا ملاح نے کسے گھات پر چڑھنا غافل باکر ایک ایسا جھٹکا دیا کہ گریس کے ماتھے سے
 چھوٹ گیا کشتی نہ بھکی دل اسکا ٹوٹ گیا ہٹکا ہٹکا ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگا دور دور تو جھٹکا
 پیاسا اس ستون سولی نما پر چڑھا رہا تیسرے دن نیند گریبان گیر ہوئی ٹیٹا پکڑ دیا میں دل دیا
 دو تبا اچھلتا ایک دن رات بہتا ہٹکا کنارے جالگا اندکے زندگی باقی رہ گئی تھی درختوں کے پتے
 کھانے کھاس کی جڑ کھو دیکھو دیکھو چپانے لگا جب کچھ قوت بدن میں آئی پانوں میں طاقت پائی
 جنگل کی راہ لی تھوڑی در چلا آخر پیاسا اور ضعف سے برسا ہو کر گرنا پڑا ایک کوٹن پر جا بچھا
 ایک قوم کو دیکھا کہ جو اردو صباد آتے ہیں آئیں کوڑیاں لیکر پانی پلاتے ہیں اس مفلس فلاں کے
 پاس کوڑیاں کہاں مفت میں مانگا بہتیرا گر کر آیا کیسے رحم کھایا پھر تو یہ چڑچڑایا بقول شیعہ
 کہ مرنایا نکرتا دست ظلم سے بڑھایا اسپر بھی پانی نہ پایا تو کسی آدمیوں کو مارا تب تو ان سے بھونکا
 بھی لگا راشل مشہور ہی ایک کی دوا دے سب نے مگر مشیت زن کو بے دھڑک خوب دھما دم پٹیا
 گر پڑا تو پانوں کی گڑھسٹا قطعہ دارا ہو غزو کو اکیشہ نے جمع ہوں تو ماتھی کو بھی لپٹا
 چیتھیاں آپس میں ہوں گر متفق نہ کھال وہ سب شیر کی بھی لین اتار چکا ضرورت
 درلی کاروانی افتاد و برقت شہانگاہ رسیدند بمقامی کہ از دروا
 بہر خط بود کاہ و انیان را دید لرزہ در اندام افتادہ و دل بر ہلاک نہاد گفت
 اندیشہ دارید کہ درین میان یکے منم کہ تنہا پیچا ہر در جواب ہم و دیگر
 جوانان ماری کنند این بگفت و مروم کاروان ہلاک او قوی دل شدند
 و بختیش شادمانی کردند بہر او آب شکاری واجب داشتند جوان را
 آتش محمد بالا گرفتہ بود و عنان طاقت از دست رفتہ لقمہ چہ
 از سر شہانماول کرو و دے خدایا سر و آتشا پید تا دیو و ریش بسیار
 و بختیش کاروان یعنی قافلہ و را گز مسافر از بران عربی میں ستیارت بھی کہے ہیں

از خیانت سیارہ و قافلہ عربی لاف کلام فضول و غشیتن ستانی و خود نمائی و بیجائی از برہا
 سر بفتح اول و سکون ثانی معروف جسکو عربی میں راس کہتے ہیں اور بمعنی فکر و خیال و زور و قوت
 و سردار و مقدم لشکر جمع سر بمعنی راس کی سرنا اور جمع سر بمعنی سردار و مقدم کی سران اور بمعنی
 میل و خواہش بالاول و زبدہ و خلاصہ و خالص انبرہان یکسر اول و تشدید راہ ہملہ راز اور جو چیز کہ
 چھپائی جائے از منتخب و ہم آب فارسی جو عربی کہونٹ ہندی قولہ دیو دروش اقول
 دیو درولی کنایہ ہر نفس امارہ سے قولہ بخت یعنی آن جوان بخت ترجمہ ناچار ایک قافلہ
 پیچھے ہو گیا ساتھ ساتھ چلارات کو دمان پہونچے جو ان چہرون کا ڈرتھا اور مقام پر خطر تھا پہونچا
 نے قافلہ و ان کو دیکھا کہ بدن میں دہشت سے تھر تھری پڑی ہر ایک دل کھٹ ہلاک پر رکھے
 گو یا مرنے کی آئی گھڑی ہو اور موت سر پہ گھڑی ہو کہا خیر کیونکہ گھبراہٹ ہو اندیشہ نہ رکھو اس قافلہ میں
 تو ایک میں ہوں کہ پیاس جو انوں سے اکیلا لڑوں اور جوان بدو گار میں اصلانہ شریک کارزار
 رہیں یہ بات جو سننے کوئی اسکی خود ستانی و فضول گوئی پر اہل قافلہ کا دل پڑھو کہ اسوا کی
 یاری و بدو گاری ہر ایک خوشی سے کھڑا ہوا اسکی رفاقت دل پر ٹھکانی آب و طعام سے دستگیری
 واجب جانی جوان شدت سے بھوکھا تھا مارے پیاس کے ملے سوکھا تھا تشنگی و گرسنگی سے
 بے اختیار تھا اور اسکو نہایت اضطراب تھا خوب چھٹک کر کھایا پانی پیاد دیو درولی نے آتش پاکر مد
 غفلت میں چین سے آرام کیا پھر مروی جماندیرہ دران کاروان ہو و گفت ایسے
 جماعت میں ازین بدرقہ شما اندیشناکم ہمیش از انکہ از وزوان بدرقہ
 بروزن و غدغہ بدال معلہ یعنی رہبر و راہنما از زبان و تہوید بفتح و سکون ذال سچہ و فتح را
 معلہ رہبری اور تہوید برق بضم میم و کسر را حدیث اسم فاعل کا بمعنی راہبر اور فارسی میں بدرقہ بد
 معلہ بمعنی راہبرستعمل اور صاحب مغرب کہتا ہے کہ بدرقہ بدال معلہ وہ جماعت کہ راہبر و نگہبان قافلہ ہوں
 اور یہ عربی الاصل نہیں بلکہ مولد ہے از منتخب رہبر و راہنما و راہ دان و بلد فارسی و لیل و خیریت جی
 اور یونانی لفظ بلد کا فارسی بمعنی راہبر فردوس اللغات میں مرقوم از نقائس ترجمہ ایک بڑھا
 بھانڈیدہ کہ ہم و سردار نہ چشیدہ اس قافلہ میں تھا کہنے لگا اسے یار و جتنا میں چہرون سے ڈرتا ہوں
 اس سے زیادہ تمھارے اس رفیق نگہبان تازہ سے خوف کرتا ہوں چنانکہ حکایت کشمیر

کہ غریبی را در می چند گرد آید و دوشب از تشویش لوریان در خانہ محبت
یکی از دوستان بر خود خواند تا وحشت تنہائی تبیداروی منصرف کند
شبہی چند در صحبت او بود چند آنکہ بر در ہماش و قوفت یافت بجز و بخورد
و سفر کرد و باہر ادا ان دیدند غریب گریان و عریان کسی گفت حال چیست
نگر آن در ہما سے ترا در و برد گفت لا والہ تدبیر قہر و غم بہا نشین شدت
گرد آمدن بمعنی جمع ہونا از غیاث و چراغ ہدایت لوری لہم لام و د و مہول بروز شہری
بمعنی نے حیا و نہ شرم از بران اور لور بدون یا نام شہر کا ہر اور مردم صحت شہر کہ بھی کہتے ہیں مخف
اسکا کہ لہر از بران ایک قوم صحرا نشین ہر کہ اکثر انہیں را بہر ہوتے ہیں کوچہ کوچہ گانا اور پیشہ
باز گیری کا بھی کہتے ہیں ان غیاث قولہ و شب از تشویش لوریان آہ صاحب خیابان و شارح فاضل
لوری لہم لام شرح عربی سے بمعنی سارقان لکھتے ہیں موکھت کے نزدیک عجبت نہیں کہ فی الاصل
توزیان بتایہ فوقانی و زاویہ ہو کہ اور اور توزمین چھٹیس خطی ہر اور توز بمعنی تاحات و تاراج بھی
بران قاطع میں آیا ہو پس توزی بالحق یا وفا علیت اور الفت و لون جمع کے بمعنی غارتگران کا
یہ معنی اس مقام سے نہایت مناسب ہے مطلب شیخ مرحوم کا بے تکلف حاصل ہوتا ہو قولہ
بر خود بمعنی طرف و جانب سے و دجینی در سر و خانہ بران میں آیا ہو پس بر خود بمعنی نزد خود باز خانہ خود
کہا جا پیہ منصرف صیغہ اسم مفعول کا ہر باب انفعال سے مصدر اسکا انضرات بمعنی
باز گشتن و مراجعت و انظار ان منتہی و غیاث و قوف دانستن از منتخب عریان بالضم
و عار بہنہ عاریہ و عریانہ اسکا مونث مادہ اسکا عری ہر باب سمع یسمع سے از صراح لا و ا
لاکھ نفی کا او واد بمعنی قسم بخدا اور بعد انکار کے قسم واسطے رفع اشتباہ مخاطب کے پیدا
ترجمہ چنانچہ نقل کرتے ہیں کہ کسی فقیر کے پاس بھیک مانگ مانگ کر کچھ دین میں جمع ہوئے
تھیں تمام رات غارتگروں کے خوف سے نہ سوتا تھا جبکہ کہ سلطان خدا ور کی آمد کا
اہتمام کرتا ہوا اول صبح صادق بخود نہ ہوتا تھا قصہ ایک دوست کو اپنے گھر میں بلایا تاکہ
تنہائی کی وحشت اور چوری کی و ہشت اسکی صحبت سے دفع کرے اور آسرا را غمگسار کا
حق میں نفع کرے کئی رات وہ عیار مصاحبیت اور ملازمت میں رہا یہاں تک کہ اسکی

درہوں پر آگاہی پائی پھر نو اسکودام ترور پہنچا کر درہوں کے لینے کی گھات لگائی آخر کار
 اُس خوابیدہ بخت کو غافل پا کر لیا اور غور و بردار کے کسی طرف کو چل دیا صبح کو گوگون نے اُس
 بیچارے غریب کو دیکھا کہ باسرغریبان نزار زار رہتا تھا اور درہوں کے غم میں داڑھیں مار مار جھان
 کھوتا تھا کہ سینے پوچھا تیرا کیا حال ہے کیوں اتنا ملال ہے کیا وہ درہیں تیری کوئی بے ایمان چور لگیا
 کہ انہیں خدا کی قسم شکہاں چشم ایمان کا کور لگیا قطع ہرگز ایمین زیار نہ شستہ
 تاباں التسم انجہ عادت اوست ترخم وندان دشمنی تیرا ست پیکہ نہما
 بچشم مردم دوست ہرگز بیان نہ شستہ وندان تیرا گردن کنایہ ہر
 خدمت اور کینہ خواہی سے از زبان قولہ ہرگز آہ اقول یہ مقولہ اُس مرد پر کا ہی ترجمہ
 ہمنشین سے ہوانہ میں غافل جب تک اُسکی ہوئی نہ ہو معلوم نہ ہے کہ کوئی ایسے دشمن سے
 دوست ظاہر میں ہوئے جو معلوم نہ ہو واند اگر انہیں از حمله و زدان باشد بھاری
 در میان مائعہ شدہ تا وقت فرصت یاران را خبر کند مصلحت
 آن سے پیچ کہ مرا ورا خفتہ بگزاریم و رخت پروا رسم عیار بتشدید یاد
 بہت آمد و رفت کرنے والا اور بیباک اور رات کو بچھرنے والا اور چور خکاری بے باکی و جستی
 و چالاکی اس جگہ مراد ہے جاسوسی سے رخت پروا شستن کنایہ ہر کوچ کرنے سے رخت
 بردن سخت بہونی راست و درشت و بھنی اسپ یعنی گھوڑا اور پوشیدنی و اسباب خانہ
 اور بوجہ اور سامان و غم و غصہ و اندوہ و طعام از زبان ترجمہ تم کیا جانو اگر یہ ہو جو
 اور ایسکا بڑا قافلہ ہو جو جاسوسی کے ہم میں آکر ملا ہو تاکہ وقت فرصت اپنے یاروں کی
 خبر کرے اور بھوکو غافل پا کر بے سرگرمی مصلحت یہ دیکھتا ہوں کہ اسکو سوتا چھوڑ دیں اور
 اسی وقت یہاں سے راہ لیں جو انان اند پر پیر استوار آمد و مہارتے از مشت زان
 و دل گرفتہ و رخت پروا شستن و جوان را خفتہ بگزاریم شستن ترجمہ
 جوانوں کو تیر پیر کی تاثیر پذیر ہوئی و ہشت و ہشت زان کی دل میں جاگے ہوئی رخت سفر کا جیکے اٹھایا
 اور جوان خوابیدہ بخت کو سوتا چھوڑ کر اصلانہ جگایا انگہ خبر یافت کہ آفتابش و رفت
 یافت سر پر آورد و کاروان رفتہ دید بیچارہ بسے بکر وید رہ بجائے نہرو

و تشنه و بینوار و بر خاک و دل ہلاک نہادہ میگفت شعر میں فراموشی و فراموشی
 مال مغرب سوی المغرب انیس بیت و تثنی کند یا غریبان سے
 کہ نابودہ باشد بغرب تیسے آفتاب برکتناافتن گناہ ہر افتار بلند
 ہونے سے قولہ برکتناافتن اکثر نسخوں میں اس طرح ہے لیکن بعض نسخہ میں بجائے برکت
 درہم اس صورت میں غالب کہ بجائے کتف کے کہف رہا ہو یعنی آفتاب غار کے اندر تاباں ہوا
 کہ عبارت ہو نصف النہار سے کیوں کہ دھوپ غار میں دوپھر کو پہنچتی ہو راہ ہر دن یعنی شرق
 از مؤید و راہی شدن و یافتن و جدا کردن از زبان قولہ من ذاکہ بعض نسخہ میں ہم العین ہر
 یعنی اونٹ قافلہ کے لئے حاصل دونوں کا ایک ہو یعنی کون ایسا ہو کہ مجھ سے گفتگو کرے حالانکہ
 قافلہ کوچ کر گیا اب کوئی جلیس نہیں ہے واقعی کہ سوائے غریب کے کوئی غریب کا انیس نہیں ہے
 ترجمہ جوان کو اس وقت خبر ہوئی جب تھیک دوپہر ہوئی سر اٹھایا تو قافلہ کو نہ دیکھا جاچار
 ہو کر چلا بہتیرا پھر منزل کا راستہ پایا آخر بھوک اور پیاس سے بیتاب ہو کر حالت یاس میں
 شمع خاک پر دل ہلاک پر رکھے ہوئے حسب حال اپنے اشعار پڑھتا تھا شعر ہی قافلہ تو گیا اب ہر
 کون جلیس ہے بجز غریب نہ کوئی غریب کا ہوا انیس بیت غریبوں پہ سختی کرے ہی وہی پتہ
 سفر جسے کہنیا کبھی مسکین درین سخن بود کہ بادشہ پسر کے درباری صید کے
 از لشکر یان دور افتادہ و تالاسے سرش استادہ ہے تشنید و در
 ہما تشنہ تھی نگرید صورت ظانہش پاکیزہ دید و حالش بر شان پسر
 از کجالی و بدین جا نگہ چون افتادی برخی از انجہ بر سرش گذشتہ بود افتاد
 کہ و ملک زادہ را بر حال تباہ او رحمت آمد خلعت و لغت داد و فقہ
 را با و فرستاد تا کہ شہر خویش باز آید مسکین بیان ش گذشت ہما ت
 بروزن غیرت بعضی صورت و شکل از منتخب نے بیان گذشت ترجمہ وہ بیچارہ مصیبت کا مارا
 یہ ابیات درد انگیز رفت خیز جبوقت پڑھ رہا تھا کہ ناگاہ اکبر شاہ زادہ شکر سے دور افتادہ
 ایک شکار کے پیچھے پڑا ہوا اسکے سر پر آکر اٹھوا سنا تھا اور اسکی شکل و شمائل کو بغور قائل دیکھتا تھا
 چہرہ اسکا خوبصورت اور نمایاں اور حال اسکا نہایت تباہ و پریشان نظر آیا پوچھا تو کہ میں کا رہنے والا ہوں وہاں

کسی طرح اگر گداز پادشاه و شہنشاہ نے جو کچھ اس پر مصیبت گزاری تھی مختصر گزارش کی شاہزادہ کو اس کے حال
تباہ پر رحم کیا خلعت و نعمت دیا اور ایک معتد کو اس کے ہمراہ کیا یہاں تک کہ وہ اپنے شہر کو پہنچ
و عافیت پہنچا باب کے ہاتھ جوئے اور قد میوس ہو ایدر بدیدن او شادمانی کرد
و بر سلامت حالش شکر گفت شہانکہ از انجہ بر سر اور رفتہ بود از حالت
کشتی و جور ملاح و جفا سے روستائیان بر سر چاہ و غدر کار و اینیان
در راہ بایز میگفت بد گفت اسے کسیر نہ گفت ہنگام رفتن کہ
نہی دشتان را دست دیری بستہ است و پنچہ شیری شکستہ
بستہ است جو خوش گفت ان ہست دست سلحشور جوئے زر بہتر از ہفتا
من زور پنچہ شہانگاہ بیان شہنشاہ روستائی مجمع مردمان خواہ واسطے تماش
کے ہو خواہ واسطے کسی کام کے از بران غدر یا لفتح بیوفائی کاروان بیان شہنشاہ
سلحشور بکسر اول دفع تہائی و سکون حار محلہ طلی وہ شخص جو در شش و استعمال ہتھیار کا
بہت رکھتا ہو کیونکہ یہ لفظ مرکب ہو سلج سے کہ مخفف سلاح کا ہے اور لفظ شور سے کہ شش
شوریدن سے جو معنی ایک چیز کو دوسری چیز پر مارنا اور احتمال و ورزش کرنا ہو از غیاش و بہانہ
و کشف بمعنی سپاہی و مستعد قتال و جدال و مرد و سلاح بستہ و پیادہ سلاح در دست ہو عربی
میں مقدمۃ الجیش اور ترکی میں شریاشاران کہتے ہیں از بران ترجمہ رات کو جو چھوٹے
اسپر گزری تھی حالت صدوبت کشتی کی ظلم ملاحون کا ستم کوئین پر پانی پلانے والوں کا بیوفائی
کرنا کاروانین کا باب سے کہنے لگا باب نے کہا بیٹا میں نے تو وقت رخصت کے پہلے تجھے
کہہ دیا تھا کہ مفلس نہ ہو گا دست دیری بستہ ہو اور پنچہ شیری شکستہ ہو بدیت کہا اک
پہلو ان مفلس نہ ہنسکتا ہو سو من زور سے اک جو بھلا زر پسر گفت اسے بد رہ رہا تھے
تاریخ شیری گنج پرنداری و تاجان در خطر نہ تھی بروشمن ظفر نیابی و ما
وانہ بر شہان لکھی خرمن سزنگیری نہ بینی باندک مایہ رہے کہ بروم
چہ تحفیل راحت کروم وہ بدیشی کہ خوردم چہ مایہ غسل آوردم بدیت
کہ چہ بیرون زر زق نتوان خورد و در طلب کاہل نباید کرد و بدیت

خواص اگر اندیشہ کنند کام نہنگ پیر نہ نیکند در گراںمایہ جناب حکمت
 آسائسک ز برین متحرک نیست لاجرم محل بار گراں بکنند قطعه چہ خورد
 شیر شتر زہ درین قمار باز افتادہ راجہ قوت بود و گرتہ در خانہ صید
 خواہی کرو و دشت و یاسیت جو عنکبوت بود و سر آئینہ و ہر آئینہ بفتح اول
 و سکون ثانی والہ ممدودہ بمعنی ناچار اور بفتح راجیسا کہ بعضون کا گمان ہوا خطا ہی از ہانگی
 و مزیل الاغلاط و غیات بمعنی لاعلاج و لا بد و بے شک و بے دغدغہ ہر عربی اسکی علی کل حال
 اور بمعنی ظاہر و روشن بھی آیا ہی اور ترجمہ واجب کا بھی ہوا از بران سر و دل بمعنی رہ و دل یافتن
 از بران خرمن مایہ بیان ایہا گذشت رزق بالفتح روزی دینا اور بالکسر روزی
 اور جس چیز سے کہ فائدہ حاصل ہوا منتخب عواصی عربی غوطہ غور فارسی وہ شخص جو دریائے
 موتی نکالنے کے واسطے غوطہ لگا دے از مؤید نہنگ بفتح تین بروزن پلنگ فارسی شمشیر
 عربی گھڑیاں و گرجہ ہندی از بران منتخب شیر کی از مؤید آسائسک تحقیق اسکی اسپی ہکا
 میں لکھی گئی لاجرم بیان گذشت شتر زہ بروزن ہرزہ بمعنی شمشیر و برہنہ دندان صفت
 وزورمند اور یہ لغت سوائے شیر و پلنگ کے دوسرے درندوں پر اطلاق نہیں کیا جاتا از
 بران ایک درندہ ہی غالب تر شیر سے از مؤید من قمار دگو کہ فارسی کہف و مفار و مغارہ عربی
 کھدہ ہندی از لفائس باز جانور مشہور شکاری کہ اسکو بازی بھی کہتے ہیں لخت عربی ہونیک
 و نبات بالضم جمع از منتخب اس جگہ بھی بمعنی مقصود اور لفظ باز فارسی بھی بمعنی شکار و گولہ
 ہا شکاری جب چپ و راست پھیلا دین اسکو ٹوکی میں قلاح اور عربی میں باع کہتے ہیں اور ہا
 اور کندھا اور بازو اور ایک پورا انگلی کی اور بمعنی تکرار و معاودت و دیگر بازی کنندہ اور کثرت
 بستہ اور شیب مقابل فراز اور باز رہنا اور تیز و معرفت کرنا در میان دو چیز کے اور ہنسی و
 قلب از بران بمعنی بالہا و مسترد از لفائس قولہ افتادہ اس جگہ بمعنی کابل و بے پرواہی
 عنکبوت عربی کلاش و جلاہک فارسی کڑی ہندی عنکب جمع تر جمہ بیٹے کا
 اے باب بے شبہ کوئی شخص متکبر نہ تھا و یگانہ نہ ہا تہ او یگانہ اور جتیک جان کو محل خطر
 نہ ڈالیکا دشمن پر فتح نہ پاویگا اور تا وقتیکہ دانہ نہ بوویگا کھلیاں نہ ویگا کیا آیت چھو کہ لا غلطہ

نہیں فرمایا کہ ہر اس سانچ اٹھا کر کتنا آرام پایا اور ایک تیش بھا کر کس قدر شہد لایا بدیت گونہ روزی
 زیادہ کھائے کوئی بہر طلب میں بچا پیسہ سستی بدیت دریا میں غوطہ خور جو گھڑیاں سے ڈرے ناہرگز
 نہ تھا اسکے ڈرے بہانے چمکت نیچے کا پاٹ چکی کا جو حرکت نہیں کرتا پڑا رہتا ہی ناچار ہو کر
 اپنے اوپر بارگراں کی گردش ہوتا ہی قطعہ کھائیں کیا شیر غار میں رہ کر بے گڑے باز طبع کیونکر پائیں
 لھیاں ماریں گھر میں جو انکے پیش کڑے کے دست و پا پہو جائیں پد ریسر آگفت ترا
 درین تو بہت فلک باوری کرد و اقبال رسی کی صاحب دوستی تو
 رسید و بر تو بخشاں و کسر حالت را بتقدی جبر کرد و چنین اتفاق
 نا و افتد و پرنادر حکم تو آن کرد بدیت صیاد نہ ہر بار شفا کے بہر وہ پاشد
 کہ سیکے روز بنگلہ میں ہر روز تو بہت بعض وقت و کرت و مرتبہ باوری و باری و دو گار
 فلک بیاں شش شش بخشاں بدین بعضی رحم کرنا از برمان کسر بالفج نوڑنا اور لوٹنا
 از منتقبت نقد مصدر ہی باب تفعل سے بعضی کم شدہ کو ڈھونڈھنا اور کسی چیز ناموجود کی
 ریسش کرنا مادہ اسکا فقہ و فقدان ہی بعضی کم شدن فارسی میں یعنی مہربانی مستعمل جبر و
 شحال بیان اینا گذشت ملتگ نام جانور مشہور اور ایک جانور کہ دشمن شیر کا ہی از برمان تہم
 باب نہ کہ ایک باری آسمان نے تیری باری کی اور اقبال نے رہنمائی و مدد گاری کی جو ایک
 اولیت کا دست شفقت تیرے سر پہو بچا اور تجھ پر کم و فضل کیا اور تیرے حال شکستہ کو
 لطف و عنایت سے وصل کیا شاد و نادر ایسا اتفاق پڑتا ہی ہمیشہ ہونا معلوم نادر کوئی حکم
 نہیں کرتا بقول شخصہ کہ النادر کا لہجہ و بدیت بہر مرتبہ گیدر کو نہ صیاد بکڑا لے شاید کہ
 او سے شیر کبھی بھاڑ کے کھا جائے چنانکہ یکی از بلوک یارس را گیننی گراںما یہ
 و انکشتیری بود بار سے حکم تفج با تہی چند از خا صان بصلای شیراز
 بیرون رفت فرمود تا انکشتیری را برکنند عضد نصب کروند تا ہر کہ تیراز
 حلقہ انکشتیری بگذراند خاتمہ اورا باشد اتفاقا چار صد حکم انداز کہ درخت
 او بود و باند اٹھند جملہ خطا کروند مگر کو دکی کہ پرہام رابطی بہانہ شیراز
 طرف سے انداخت باد صبا تیرا و از حلقہ انکشتیری بگذراند

و نعمت یافت و خاتم بوی ارزانی داشتند و آورده اند کہ پسر تروکمان را
 بسوخت گفتند چرا چنین کردی گفت تار و نوک نخستین بر جا سے ماند
 قطعہ کہ بود کن حکیم روشن را سے بنیاید درست تدبیر سے ہنگامہ
 کہ کو دے کے نادان بنایا غلط برداشت زند تیر سے ہنقرج بیانش گذشت
 مصداق نام سجد عید گاہ شیر کہ مقام فرحت انگیز و دلکش یادگار روزگار ہو شمس الدین
 حافظ شیراز کا وہین فرار ہی از بہتان عصفہ نام بادشاہ شیراز نصیب ہوا اگر نا حکم انداز
 و قدر انداز قفا در انداز وہ کماندار جسکا تیر خطا کرے ریا طر و باد صبا در ازانی بیاں اینا گذشت
 رونق چھری اور تلوار کی بارہ اور مہنی غری از منتخب صراح در لغت رونق فروغ و رونق
 الضحیٰ دنیا رہ از موند نشست بیانش گذشت تیر چہ چنانچہ نقل کرتے ہیں کہ کسی بادشاہ فارس کی
 پاس ایک انگوٹھی پیش قیمت تھی ایک بار واسطے تفریح خاطر کے ساتھ چند مصداق جہین ہمارا ان
 شاطر کے مصداقے شیراز کی طرف جانکلا فرمایا کہ اس انگوٹھی کو گنبد عصفہ پر قائم کر بیج
 تیر انگشتی کے حلقہ سے نکل جاوے انگوٹھی وہی باد سے اتفاقاً چار سو قدر انداز بادشاہ
 حضور میں حاضر تھے جو بال باندھی کوڑی مارین چراغ کی نیم لڑا دین ایسے استاد شاطر کے
 ہر ایک تیر لگاتے لگے پر سبکے سب خطا پاتے گئے مگر ایک لڑکا کوٹھے کی چھت پر بھوکھیل کے
 ہر طرف تیر سجھیکتا تھا باد صبا نے ایک تیر باد ہوائی اسکا انگوٹھی کے حلقہ سے نکال دیا بادشاہ
 انگوٹھی مع خلعت و نعمت اور بہت ساز و مال دیا بلکہ ملبوس خاص پوشاک و شال و مال
 لڑکے نے تیر و کمان توڑ کر جلا دیا لوگوں نے پوچھا کیوں ایسا کیا کہا اسواسطے کہ پہلی رونق
 برقرار ہے میرے کمال سے کسی کو نہ جاسے انکار رہے قطعہ کہم یون ہو حکیم کمال سے
 بن نہ آوے درست اک تدبیر طفل نادان سے کبھی ہووے غلطی سے بدست ہمارے تیر

انگشتیوں کی حکایت

درویشے ارشدند ہم کہ بخارے در شستہ بود و در بروی از جان بہ
 و ملک و اغنا را در چشم بہت او شوکت بنامدہ قطعہ ہر کہ بخود
 در سوال کر شاہ و بہ تا ہمیر و نیاز مند بود و از بگزار بادشاہی کن

گرددن بطع بلند بود و بیک از ملوک آن نواحی اشارت کرد که توقع مکر و اخلاص
 مردان چنین نیست که یکی با ما بنان و سبک موافقت کند شیخ رضا داد و بجا آنکه
 احبابش دعوت سنت نیست و دیگر روز ملک بعد از قدش رفت غایت
 و ملک را در کنار گرفت و تلمط کرد و ثنا گفت چون غائب شد یکی از اصحاب
 رسید شیخ را که چندین ملاطفت امروز که با ما و ثنا و کیدی خلافت عادت
 و دیگر ندیدم گفت نشنیدی آنکه یکی از صاحبان آن گفته قطعه هر که بر ساط
 پیش منشی واجب آمد مجد متش بر خاست به حاجب است این کتیب
 سیر و وزیر پیشتم نمیکنند و بالا راست متنویری گوش تواند که همه
 عمر وی پیش خود آواز دوت و جنگ و بی ویده شکست تماشا سبک باغ
 بے گل و شیرین بسیر آرد و ماغ بگریند و بالش آگنده تر خواب توان کرد
 حیز بر سر و بر بنود و لیر بخوابه پیش دست تواند کرد و آغوش خویش
 و بر بنود مرکب رموار گام پای تواند کرد و رود حار گام و در شکم بے هنر
 و بیج بیج به ضرر ندارد که بسیار و بیج اغنیا جمع غنی همت بیانش گذشت
 شوکت جاه و مرتبه و دبدبه از بران تیار مند و نیاز و مند محتاج و حاجت مند از یعنی آرزو
 خواہش با ابرام و در ص جمیع امور میں از بران اشارہ و ایما و مرعری و در فارسی ہندی میں بھی اشارہ
 توقع آرزو قولہ کی یعنی یکبار قدم بالضم لگے آنا اور لغت میں آگے جانا اور لغت میں بالون و عمل خیر
 و شر از منتخب قولہ بعد از قدش اقول اس جگہ لفظ قدم بضم قاف و سکون ہاں یعنی پیش قدمی
 مناسب تلمط نرمی و مہربانی کرنا از منتخب مادہ اسکا لطافت و لطیفہ ہر باب کرم کرم سے
 از صراح ساط و ستر خوان قولہ شستنی بعض نسخہ میں بنشانی ہر لیکن شستنی مناسب مقام کیونکہ
 عابد نے بادشاہ کو اپنے دست خوان پر نہیں بٹھایا تھا بلکہ خود بادشاہ کے دست خوان پر بیٹھا تھا
 و ف بیانش گذشت چنگ بیانش گذشت فی و نائے و نریستہ فارسی قصبہ شیبہ و نرا
 عربی بالنسب ہندی از نقائس اور یعنی قلم و کلام و نیشکر از بران شکیبیدن صبر و تحمل کرنا
 اور امر کر وہ میں قرار و آرام بکرتھا تھا نظر کرنا کسی چیز کو آرزو سے خط نفس یا آرزو سے ہر

گل بیانش گذشت تسنیرین نام ایک پھول کا ہر سفید و گوجاک و صد برگ اس کی دو قسم ہر ایک کو گل شکیر و سرے کو گل تسنیرین اور عربی میں درو العینی کہتے ہیں ازربان یہ لفظ بالکسر عربی ہر فارسی میں تسنیر و تسنیر اور ہندی میں سیوتی کہتے ہیں اور تسنیرین جو بالفتح شہر رہی غلط ہے از غیبات اللغات بسر آوردن کنایہ ہر آخر ہونے اور نہایت کو پہونچنے سے و ماخ و مغزو و مغربینہ فارسی لب و مخ عربی گو داہندی یا تسنیرین بیان ش گذشت حشر ایضا آشوش و کنار فارسی جنس بالکسر عربی گو دہندی پیچ پیچ و پیچ یعنی خم در خم معشوق کی صفت میں بطریق مدح اور دوسری چیز کی صفت میں بطریق ذم ازربان قاطع سازیدن و ساختن بمعنی راست کردن و در خوردن ازربان کشف اس جگہ مراد ہر قضاعت کرنے سے پیچ بظرف نشدہ اور لاشر و معدوم گردیدہ کو کہتے ہیں اور کنایہ ہر اندک و ذلیل سے ازربان کچھ نہیں ہر ترجمہ ایک فقیر کو میں نے سنا ہے کہ واسطے عبادت خالق کے کسی سپاہی کے کھوہ میں بیٹھ رہا اور دل اپنا مچھوڑ کر زندگی سے خیر نہ کیا تھا اور دروازہ آمیزش کا لاٹھ سے اپنے اوپر بند کیا تھا اس کی نظر بہت سیلاطین کی شوکت و ارام کی وقعت باقی نہ رہی تھی قطعہ سجیکہ کا جس کی کو لپکا ہو ٹانگے سے کبھی نہ بند رہے چھوڑ دے حرص بادشاہی کر اگر دن بہ طمع بلند رہے اس نواح کے ایک بادشاہ نے خیر اسکے زہد و عبادت کی سنسکر کمال اشتیاق کیا لکھا کہ آپ کے کرم و اخلاق سے مجھ کو یہ توقع ہے کہ قدم رنجہ فرماؤں اور میرے سنا تمہاراں و شکا کھاؤں شیخ اس محبت سے کہ قبول دعوت مسنون ہو کر لوگوں کے سمجھانے سے راضی ہو کر بادشاہ کے حضور میں آیا اور ہر قسم کا کھانا سلطان کے سامنے کھایا دوسرے دن واسطے باز دید اور عذر پیش قدمی کے عابد کے گھر بادشاہ رونق افروز مع وزیر ہوا عابد تعظیم کو اٹھھا بڑے تباک سے بادشاہ سے بغلیں بوا بہت مہربانی کی اور بادشاہ کی تانوا کی جب بادشاہ رخصت ہو کر نظر سے غائب ہوا کسی ہم صحبت نے شیخ سے پوچھا کہ اس قدر لطف و عنایت جو آج بادشاہ کے ساتھ آپ نے خلافت عادت فرمائی دوسرے کے ساتھ میں نے کبھی نہ دیکھی اس خصوصیت میں کیا مصلحت ہے کہا کیا تو نے نہیں سنا ہے جو کسی اہل دل نے کہا ہے قطعہ کھائے جبکا ایک بار شک پیچے تعظیم اس کی اور توقیر و عوض اس کا کر نہیں سکتے پھر نہ کیوں خم ہوں پیش میر وزیر مشغولی زندگی بھر کا ہے ہو سکتا ہے

پیر درجہ ایسے دوست سے بہتر ہر اخوان اسکی آغ ہی معنی برابر اور اوہ امت رفیع کی آغ
یہ لفظ حالت رفیع میں واو کے ساتھ اور حالت نصب میں الف کے ساتھ اور حالت جر میں
ساتھ مستقل جیسے جار فی اخوک و رایت اناک و مررتہ باخیک اخو العداوۃ معنی لفظی
اسکے برابر عداوت مراد اس سے دشمن لا پھر ہمیشہ واحد مذکر غائب نفی فعل مضارع مکرر
ماوہ اسکا مر الفتح و تشدید را اور مر و لغتیں کہ دونوں مصدر ہیں باب نصر نصرت بہ
رفتن و گذشتن از صراح قولہ بصالح صا صیبا ان لکتابا کہ لفظ صالح میں کہ نام خبیثہ
علیہ السلام ہے اور عبارت کذاب اشترین اشارہ ہے ساتھ قصہ حضرت صالح اور انکی امت سے
کہ اس جناب کے حق میں یہ کلمہ کثرت سے ارا حروف استثنایا و او حال یہ ہر شے یا معنی واحد
مذکر غائب فعل مضارع معلوم اور بضم یا مضارع مجہول مصدر اسکا کثیر باب ضرب یضرب اور
باب نصر یضرب و دونوں سے آتا ہے بعضی عیب کرنا اور انکو سے اشارہ کرنا از صراح کہ اس صیغہ
بہا لہ ہے یعنی بسیار و فلو مصدر اسکا کذب باب ضرب یضرب سے از صراح اشترتہ او انکی
شکیر اور عداوت کذا ہو اور بہشت خوشی کہ نہ دالہ او بہشت ہر بہشت خوشی کرنا اور تحقیق تشدید
بسیار بہ کار از منتخب قولہ و اخو العداوۃ مطلب اس صیغہ کا یکہ دشمن گذر زمین کرنا
طرف صالح کہ مگر یہ کہ عیب کرنا ہو اسکو کہ یہ ثلث جہود عداوت کا ہر از ثنیان اقوال یہ صیغہ
مقولہ سعدی کے دوست کا معلوم ہوا ہو لیکن مطلب اسکا جو صا صیبا ان لکتابا کہ لفظ
صا اب سے مطابقت نہیں رکھتا ہو لہذا اس کے نزدیک موضوع ثانی ہیں البتہ صیغہ مضارع
مناسب اور معنی فقرہ کے یہ ہیں کہ عیب جوئی کرنا دشمن کا اپنے حق میں سرسبز ہر جوئی
آگے لکھی گئی اور اسکی عیب جوئی سے ایر کا بر تہ نہیں لکھتا جانا مشقت عیاں ہو کول لفظ
پیشینہ اسکی کہ منور یا آتا ہے اور مطلب شعر کا انشاء ان تعالیٰ ترجمہ سے بخوبی واضح ہو گا
بضم ما و سکون واو مجہول ایک نام ہوتا ہے اسے انتخاب سے از ثنیان ہو و انتخاب و شیبہ
آتش نشان و شیبہ خاوری و شیبہ روشن و شیبہ عیاب و شیبہ گرم و شیبہ سرد و شیبہ
و ہمسایہ مسیح فارسی شمس و کار عربی سورج ہندی از ثنیان ہو شمس کو و شمس
فارسی خلد بالضم عربی چھپچھپ ہندی از منتخب عیاں شمس کہ کسی زمانہ میں نہیں ہوتا

کلمہ و کلام بالکل ترک کر دیا تھا ایک دوست نے مجھ سے سبب خاموشی کا پوچھا میں نے کہا سکوت اس وجہ سے اختیار کیا کہ اکثر اوقات گفتگو کرنے میں ہر طرح کی بات نیک و بد مشہد سے نکل آتی ہے اور نگاہ دشمن کی سوائے بدی کے نیکی پر نہیں جاتی ہر آنے کہا دشمن وہی بہتر جو نیکی نہ دیکھے کیونکہ دشمن عیب جوئی باعث تہنید و ترک عیب ہر عیب کو ہنر سمجھنا یادیدہ و دانستہ عیب پوشی کرنا دوست کا موجب غفلت بلا عیب ہر اس صورت خاص میں دشمن بد کو ش بلا شبہ بہتر ہے نہ دوست عیب پوش شہر چلے جب بہا تہ میں صالح کے عدوئے بے پیر سب کرین اسیہ اشارہ کہ ہر جھوٹا و شہر پست ہنر تو خوب ہر دشمن اگر چہ جانے عیب ہر سعدی بھول نظر میں ہو گو عدو کے خارش پست ہر سے ہر جان ہنر وادہ کو چھچھو نہ کرے آنکھ میں ہوسیاہ

دوسری حکایت

بازرگان نے راہزادوں کو خسارت اقامت و لیسرا گفت نہاید کہ ما کسی این سخن در میان نمی گفت اسے مدد فرماؤں تراست نگویتم و لیکن یاد کرے مرابر فائدہ آئین مطلع گردانی کہ مصالحت در نہانی شہر چلے پست گفت ہم پست و پیشو و مکی نقصان مایہ دیگر شہادت ہمساہ پست مگو اندہ خوش باد دشمنان کہ لاجول گویند شادی کنان بازارگان و سوداگر و سوداوی بالفتح و سودا و در بالضم فارسی تاجر عربی و نیاز زر سرخ کو کہتے ہیں اصل میں و نار تشدید نون تھا کیونکہ جمع اسکی و نایز ہوا از منتخب خسار و خسارہ بالفتح و نقصان عربی زبان فارسی گھٹا ناہند از منتخب ماید بیانش گذشت مایہ ایضا قولہ تا مصیبت اقول اس جگہ لفظ تا و اس نتیجہ و ترتیب فائدہ کے ہر شہادت بیانش گذشت ہمساہ فارسی جار و جارہ عربی طوسی ہندی اندہ مخفف اندہ کا بمعنی گرفتگی دل و دلگیری از زبان قولہ لاجول آہ یہ کلمہ اکثر ہنگام وقوع امور قبیحہ منافی طبع کے زبان پر لاتے ہیں از خیابان ابر چاہب نے کافیہ ازل و قوت کے اعراب کی پانچ صورت لکھی ہے وجہ قوی یہ کہ دونوں مبنی علی الفتح اسم ہیں لاسے اور خبر اسکی موجود ہے و قوت تقدیر اس کلمہ کی یہ کہ لاجول عن المعصیۃ و لا قوۃ عن الطاعة موجود والا بتوفیق الدینی نہیں ہے پھر نا اور باز رہنا گناہ سے اور نہ زور و قوت طاعت سے موجود گرے

نزد و نزدیک خدای تعالی کے ہدایت تاکہ از بانست عشوق نباشد گشتشہ پیکر ششش عاشق پیواریہ
 بجائے نرسد از شکستہ ان ترجمہ ایک سوداگر کو مال تجارت میں ہزار دینار کا نقصان ہوا
 بیٹے کے کہانیہ سخن کسی سے کہنا شروع اور نہیں سوائے خبر و ناموشی کے چارہ کار نہیں آتی گھبراہٹ
 والد ماجد و افاقہ رکھتا ہے کہ نہ کوئی گناہ جو چھوڑ کر فرار میں درست و پیما ہو لیکن چاہیے کہ اسکے فائدہ پر
 آپ جو کہ مطلع کریں کہ اسکے چھپانے میں مصیبت کیا ہے یا اس کے گناہ اگرچہ میں مصیبت میں
 کہ مصیبت دوسری نہ ہو ایک نقصان مال و زر کا دوسرا نقصان جسمانیہ و ہر شے کا ہدایت نہ کہ ہر شے
 اعداد سے رکھا اسکو یاد کر لاولیٰ انکروہ و زمین ہر شے

انجیری حکما ہدایت

جوانے خرومند از فنون فضائل خطے و افرواشت و طبعی نافرینا نگہ ور
 فحما فل و انشد ان شہر زبان سخن بہ بیستے بار سے بدوش گشتہ
 سپر تو شہر انجیر وانی حرا نگہ گشتہ ترسم کہ ہر سند ہم از انجیر و انجیر
 ہر م و طبعہ ان شہر بی کہ صوفی ہو کو گشتہ پوزیر طبعین جو طبعی ہے چو
 انجیر گشتہ گشتہ کہ بیہ عقل پرستورم ہندو ہدایت ہفتہ
 ندر و کسی باتو کار بہ و لیکن جو گشتہ و لیکن سیارہ فنون جمع ہر فن کی اور
 بالفتح و التثدی عربی میں بعضی نوع ہر چیز از تختہ علاج باستعمال فارسی تحقیق نون جنی ہر
 از غیاث فضائل جمع ہر فضیلت کی بعضی ہر نافر و نیا و درجات بلند از تختہ ہر فنون
 لکھا ہر فضائل نعمتیں ہر فن کی اور فاضل نعمتیں ہر فن کی از غیاث خطے بالفتح و التثدی ہر
 و نصیب از تختہ و افرو و جزیل و غریزہ بغین ذرا نقطہ دار عربی بسیار و زیادہ و فراوان فارسی ہر شے
 طبع بیان شہر گشتہ نافر صیغہ اسم فاعل کا ہر معنی نفرت کنندہ و غالب از تختہ ہر مصدر
 نفرت و نفرت بال سکون ہر باب نصر و نصر و ضرب و ضرب سے از صراح قول کہ طبعی نافر یعنی کسی سے نفرت
 از غیاث ان مختار خان آرزو کا باقر بفتح بار موصدہ و کسوفات معنی مرد بسیار علم و مال ہو اور صاحب
 شکستہ ان نافر بفتح نون و کسوفات و سکون دال ملامت معنی سرکشندہ یعنی پرکھنے والا لکھا تا ہر اور بعض
 نسخہ میں ہر اس لفظ کے لطیف ہر اقول نظر بہ یاق عبارات آئندہ کہ در مختار فضائل انشد ان بان

و در گفتن کسی گفت تو با چندین فصل و ادب که واری با همه
 بجهت بر نیامدی گفت علم من در آن است و در پیش و گفت
 مشایخ و اوردند بهما معتقد نیست و نمی شنود و در شنیدن گفت
 بچه کار است آید بپشت انگار که انرا و خبر و شری به آنست
 چو انبش که چو انبش ندی به قضاظر انبش هم دفعه کار مجسمه نظر از انبش
 چینی حقیقت و با همه بین کار کرنا و معنی با هم بحث کرنا مستعمل اور نام ایک علم کا ہو کر ان
 قوانین قواعد بحث کے مندرج ہیں یا زنیات و منتخبہ غیر ملاحدہ بفتح ہم و کسر و ملاحدہ
 جمع ہو یا حد کی معنی دین حق سے پیروی والا اور فاسق و بیدین از منتخب ملاحدہ اصل ہے
 ملاحد تھا تا انبش یا آخرین واسطے تاکید معنی جمع کے زیادہ کیا کیونکہ صیف جمع و متعلق الجموع و منتخب
 آخرین کہی تا سے زیادہ واسطے تاکید جمع کے لائے ہیں چنانچہ ملا یک و ملا یک و ملا یک و ملا یک
 جمع صنف از شرح اصول اکبری مفسر اسکا الحاد اور مادہ اسکا لحد ہو یا حد بفتح و انبش
 حجت گواہ دعوی و بران از کشند بجهت و دلیل و بران وہ سخن کہ ہوئی سخن ہوئی
 در میان دلیل و بران کے یہ ہو کہ دلیل نام ہو اور بران خاطر دلیل یا حطل و اصل یا حطل
 عبارت ہو ان چیز سے کہ لازم آوے جسکے علم سے علم دوسری چیز کا اور بران یا حطل از شرح
 وہ قیاس جو مرکب ہو مقدمات یقینی سے تا نتیجہ در پس کے دوسرے مقدمہ کا کہ یقین ہو نہ
 چنانچہ کل انسان حیوان و کل حیوان جسم پس اسکی نتیجہ یقینی یہ نکلا کہ کل انسان جسم از غیاض
 بر نیامدن ظاہر کنایہ ہو مغلوب ہونے سے قول کہ سر پیداخت مختار و صاحب اختیار
 بہ معنی خارج ہوا اور اسی معنی میں مختار صاحب اختیار گلستان کا سر پیداخت ہو اور صاحب اختیار
 اندازہ اور حد ہر چیز کی نگاہ رکھنا و بمعنی فرہنگ و دانش و طور پسندیدہ اور علوم عربیہ کو علم
 اس جہت سے کہتے ہیں کہ اسکے باعث سے آدمی اپنے کلام کو خلل سے نگاہ رکھتا ہو از رو
 تقریر یا تقریر کے اور اسکی بارہ قسم ہر لغت و صرفہ و اشتقاق و نحو و معانی و بیان و غرض
 و قافیہ یا آئینوں علم اصول ہیں اور علم رسم شرط و فرض الشعر و علم الشانثر و علم محاضر
 یعنی علم تالیف و غیر یہ چاروں فروع ہیں از منتخب تہذیب علم علوم مدونہ یعنی جس میں کتابیں

وہ نہ الزام پاوے تو سننا اسکے کفر کا کیا میرے کام آوے بدیت جس شخص کو قرآن و خبر سے ناواقف
خاموشی جواب اسکا ہو کر تجھ کو خستہ ہو

پانچویں حکایت

جالینوس ابھی راوید دست در گریبان دانشمند کے زد و بھجوری،
گفت اگر این وانا بودی کاراواناوان بدینجا نرسید سے مثنوی
دو عاقل را شاید کین و سپکار نہ وانا نے ستیز و اسپکسار
اگر نادان بو حشت سخت گوید خردمندش برقی دل جوید دو
صاحب دل نگہ دارند موئے پشیمدون سپر کش و از رم جوئے
وگر بر سر دو جانب جابلانند پکار خبر باشد گسلا اندک مثنوی
یکی راز شست جوئے وادشنام پختل کرد و گفت اسی خوب جام
بتر زانم کہ خواہی گفتن آنی پکہ دانشم عیب من چون منی جالینوس
اعظم حکما و اکبر اطبا سے تمنا یہ آٹھواں طبیب ہو کہ ہر ایک اپنے عہد میں وجہ الحق و عقل
زمان ہو گذرے ہیں پہلا اسقلینس اول دوسرا غورس تیسرا ایمنوس چوتھا برابند
پانچواں افلاطون چھٹا اسقلینس دوم ساتواں بقراط ارھواں جالینوس
کہ خاتم الاطبا ہو کیونکہ بعد اسکے جو کوئی پیچھے تحصیل علم طب کے دوڑا اسکی گرد کو نہ پہنچا
ولادت اسکی شہر فرغاس میں دوسو برس بعد بعثت حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام
ہوئی مدت مدید و عرصہ بعید تک اطراف بلاد و امصار میں واسطے تحصیل فن شریف طب او
طلب ادویہ کے سیر کرتا رہا اور چار سو مجلد اس علم میں ایسے تصنیف کیا اسکے سخاں گہر بیان
سے بہر کہ بہترین الفام یہ ہو کہ بغیر مقدمہ سوال کے مستحق کو پہنچے اور سزاوار مدح و ثناء و تحفہ
ہو کہ دل کشادہ رکھتا ہو اور آتش غضب کو آب علم سے بجھاوے از خلاصۃ الاخبار تصنیف
امیر خاندن شاہ ایلیمہ بیانش گذشت کار ایضا کین و کینہ دشمنی فارسی عداوت و دشمنی
عربی سپکار بیانش گذشت سپکسار بے تمکین و بے وقار و فرومایہ و سفید از زبان
و حشت اندوہ و بیوشی و نفرت و بد زبانی از مؤید و بریان قولہ اگر نادان بو حشت آہ

یعنی اگر نادان حالت غم و غصہ میں بدزبانی کرے تو دانا اسکی بدزبانی پر کجا و نکر کے اسکی
 دلجوئی کرے اسکا نام حکم و کرم ہے شاہنشاہ علیہ السلام و کربان جناب سالتماس اور امہ اطہار
 علیہ السلام تھے چند روایات حکم و کرم جناب رسول خدا و حضرت امام حسین شہید کربلا دیباچہ
 میں لکھی گئیں علاوہ اسکے کتاب ابواب الجنان کے باب اول مجلس چہار و ہفتم میں منقول ہے
 کہ ایک مرد شامی اہلبیت کرام سے عداوت رکھتا تھا وہ مرد شامی نفل کرتا تھا کہ میں مدینہ
 منورہ میں وارد ہوا ایک روز کسی کوچہ میں ایک جوان زیبا ترین مردم کو اس شہر پر سوار دیکھا کہ
 میں نے تو کون سے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے انھوں نے کہا کہ حضرت امام حسین ہیں حضرت کا
 نام سنتے ہی اُس جناب اور جناب امیر المومنین کے حق میں کلمات نادر و امین کہنے لگا بکتے بکتے
 جب میں ساکت ہوا تو حضرت ہنس کر فرمانے لگے کہ تو اس شہر میں غریب اور اہل شام سے
 معلوم ہوتا ہے میرے ساتھ آ اگر خواہش مکان کی ہو تو میں تجھ کو چکر بننے کی دون اور اگر مال
 چاہتا ہو تو مال عطا کروں اور دوسری حاجت ہو تو اسکی قضا میں تیری مدد دیاں کر دوں اس
 ملاطفت و اشفاق سے نہایت شرمندہ اور اُس بگائے آفاق کے حسن اخلاق سے متعجب ہو کر
 میں ایساں لایا اور منقول ہے کہ حضرت امام زین العابدین کو کسی شخص نے کہ حضرت امام حسین کی
 اولاد سے تھے گالیاں دین اور کلمات ناشائستہ کہے حضرت چکے رہے خدام منتظر تھے
 کہ حضرت اشارہ فرما دیں تو دست و زبان سے اُس بے ادب کا جواب دین جب وہ چلا گیا تو
 حضرت نے خدام سے فرمایا میرے ساتھ اُسکے مکان پر چلو میں اُسکا جواب دوں چنانچہ
 یہ آئیہ و الکاظہیں الغیظ والعافین عن الناس پڑھتے ہوئے اُسکے مکان پر پہنچے جب اُس نے
 خبر حضرت کی تشریف آوری کی پائی بکمان انتقام آمادہ شروفتہ ہو کر باہر آیا حضرت نے
 فرمایا اے ابن عم جو کچھ تو نے میرے حق میں کہا اگر حق ہو تو میں نے توبہ کی اور اگر ناحق ہے
 تو میں نے عفو کیا وہ مرد اس خلق حسن کے دیکھنے سے اُس جناب کے قدم پر گر پڑا اور حضرت
 نے اُسکے واسطے جناب باری سے طلب آمرزش کی صا حیدل بیانش گذشت تہمید و
 مخفف اید و ن کا معنی ہچنین از بر مان سرکش بیانش گذشت آرم بفتح زار ہجہ
 مقدم و سکون زار ہجہ چود معنی میں مستعمل اس جگہ یعنی رحم و شفقت و مہر و محبت و نرمی

چند روایات
 میں لکھی گئیں

درستی

و مردمی و آدمیت و تحمل مناسبت از زبان و دشنام بالفہ فارسی سبب و محنت و استنبوہ و شہید
عزیز گالی ہندی از نفایس کمال بیانش گذشت فرجام و انجام فارسی استہاد و آخر عمری
از نفائس ترجمہ جالینوس حکیم نے دیکھا کہ ایک احمق جابل کسی عاقل سے و سبب لیا
ہو اور سخت و درشت گویاں ہی کہ اگر یہ دانا ہوتا تو انجام کار اسکا نادانوں کے ساتھ اس سہواں کو
نہ پہونچتا مثنوی دو عاقل ہیں نہ کینہ ہونہ پیکار پیکار سے دانا بھی نادان سے نہ تکرار پیکار
نادان کے سختی سے کچھ بات پیکار سے دلہوئی دانا شہی کے ساتھ بچا لیں ہو سے دو عاقل ہوں
کہ بندہ دیا ہو ایک سرکش اک خردمند غضب ٹوٹے اگر ہوں دونوں جابل تو تو اوین سلسلہ
جب سے مقابل مثنوی کی کہ دی جو اک سرکش نے دشنام پیکار تحمل کر کہا سن نے خوش انجام
جو تو سمجھا میں اس سے بھی بڑا ہوں میں اپنا عیب بہتر جانتا ہوں

چھٹی حکایت

سجیان اہل را و فصاحت نے نظر نہادہ اند کجا آنکہ سارے بر سر منہ
سخن گفتے کہ لفظ مکر نہ کر دے و اگر ہاں اتفاق افتادے عبارت دیگر
کہنے و از جملہ آداب ندماے ملوک یکے این ست مثنوی سخن گر و بلند
و شیرین بو و سنرا و تصدیق و حسین بو و جو یکبار گفتی نگو بار پس
کہ حلو او یکبار خورد و پس سجیان و اہل سجیان نام ایک مرد فصیح کا کہ فصاحت
و بلاغت میں ضرب المثل تھا اور و اہل یکسر ہزہ نام ہو ایک قبیلہ عرب کا از نوید و منتخب و اہل
نام ایک قریہ کا ہولب الالباب اور و اہل یکسر ہزہ نام ہو ایک قبیلہ عرب کا ہوا از حیا
اور صاحب خیابان و اہل ہزہ اور خان آرزو و سروری بیاد موجدہ نام پدر سجیان لکھتہ ہیں
لفظ ہتا و مانند از نوید و منتخب لفظ مصدر ہو باب ضرب یضرب سے از صراح معنی وہ چیز
جو انسان زبان سے کہ از نوید و منتخب عبارت بالکسر بیان کردن و تعبیر کردن سخن
و تعبیر کردن خواب و تعبیر معنی خبر دادن از مراد خواب از منتخب قولہ نہادہ اند یعنی نام نہادہ
ندما و ندما جمع ہو ندیم کی معنی ہم نشین از منتخب و لکھتہ و لکھتہ و لکھتہ و لکھتہ و لکھتہ
مراد یکے فارسی معنی مطلوب و مرغوب عمری قولہ کہ حلو او یکبار خورد و پس سجیان

لفظ حلو مفعول خوردن کا اور تقدیم مفعول کی واسطے تخصیص کے ہر انتہی اقوال اس شرح کی کچھ حاجت نہ تھی مولف کے نزدیک حاصل مطلب اس قطعہ کا یہ ہے کہ نفوس انسانی مجبور و طالب لذات مختلفہ سے چنانچہ بمصدق الانسان حرص لما منع حضرت آدم ابو البشر علیہ السلام باوجود موجود ہونے جملہ نعمتوں سے بہشت جسکے آگے دانہ گندم محض یا چیز بڑے حقیقت تھا باغوا سے شیطان لعین اس جناب نے چند دانہ گندم خلاف حکم خداوند تعالیٰ کے کھالیے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت کے لیے مانہ نازل ہوتا تھا اس نعمت بہشتی پر قناعت نہ کر کے اسکے عوض جو کی رونی مسور کی دال اور لہسن پیاز سی گندی چیز کا کھانا اختیار کیا اسی وجہ سے باوجودیکہ حلو الذیہ ترین غذا ہو ایکبار کھانے سے طبیعت بھرجاتی اور بعد اسکے دوسری غذا دلکو بھاتی اور پھٹی بات نہیں بلکہ ابتدا ہی سے ہوتی آتی ہو علیٰ ہذا القیاس سخن کیسیا ہی لطیف و شیرین ہو بار بار کہنا سننا اسکا کیونہ بھاوے اور منطبق ان فی کل جدید لذۃ کلام تازہ کے سننے سے گوش دل لذت پاوے ترجمہ سبحان والکل کا نام فصاحت میں بہ نظیر مشہور ہے بلکہ اسکی زبان زو جمہور ہی کہتے ہیں اس بلبل ہزار داستان کو اسقدر قوت گویائی حاصل تھی کہ اگرچہ سال بھر کسی مجلس میں گفتگو کرتا نہ تھا بولتا پر لفظ مکرر پر غنچہ لب کہی نہ کھولتا اگر اتفاقاً کسی کلمہ بھاوے کا اتفاق پڑتا تو وہ لفظ دوسرے معنی پر ولالت کرتا اور منجملہ طریق پسندیدہ مصاحف بادشاہی کے ایک طریقہ یہ بھی پر مشنوی سخن گر چہ شیرین ہو اور دلنشیں پسر اور تصدیق از آفرین پسر نو لطف تکرار میں زینہار کہ حلو نہ کھاوے کوئی بار بار پڑے

ساتویں حکایت

یکی راز حکما شنیدم کہ میگفت ہرگز کسی نے جمل خود اقرار نہ کر دہ ست لکڑاں کہ چون دیگری در سخن باشد همچنان تمام ناکفته و سخن آغاز کند مشنوی سخن را بہرست اسے خردمند و بن پرمیاء و سخن در میان سخن پڑ خداوند تدبیر و فرہنگ و ہوش پڑ نگویہ سخن تانہ بنید خموش پڑ ہرگز بیانش گذر جمل بالحق و جہالہ مصدر ہی باب سمع یسمع سے بمعنی ناوانی خلاف علم و نادانستن از صلیح اقرار کوئی بات کہرا پنے او پر کسی چیز کا ثابت کرنا اور کسی کام کو قرار پر لانا یعنی

تصویر از انتخاب صراح قولہ سرست اسے خردمند و بن قال صاحب الخیا بان سر یعنی ابتدا اور بن
 یعنی و بیخ و رشت و بنیاد و پائین چ انتہا سے ہر چیز از لطافت و غیاث پس سر و بن یعنی ابتدا و انتہا
 کہ جس سے بنیاد و پائین چ انتہا سے ہر چیز از لطافت و غیاث پس سر و بن یعنی ابتدا و انتہا
 اور صاف نہیں کیا مگر اس خردمند کے کوئی شہسوار میدان بیان میں اسے زبان چو لال
 کہ راہروں نو تو میں کلام اسکا انتہا کو نہ پوچھا پوچھا بالنگہ اگر ہا تقریر لا طائل کا بیج میں کداوے
 سخن بے مصلحت زبان پر لاوے مقصود ہی سخن کہ ایک واقع ہو اور محل پر کہ جس کے بیان میں تو جس
 خصل جو ہو صاحب عقل و تدبیر و ہوش نہ بوسا وہ جتکت دیکھتے خوش

آنکھوں میں حکایت

میں نے چند از بندگان سلطان محمود گفتند حسن میندی را کہ سلطان امر و
 کہ گفت ترا در فلان مصلحت گفت بر شما ہم نوشتہ شدہ شاید گفتند اسخوہ یا تو
 گوید با مثال ما گفتن بر و اندازو گفت با غما و آنگاہ اند کہ نگویم پس خبر
 سے بر سر حد ہیست نہ ہر سخن کہ بر آید بگوید اہل شناخت و ہست
 سر خوشی تن نشاید تاخت و محمود نام بادشاہ غزنی کا اور غزنی اور غزنین
 و غزنہ تینوں ایک ہیں مولد بادشاہ مذکور کا از غیاث میبشد نام قصبہ کا مضافات غزنی
 اور ایک ولایت ہی بلکہ فارس سے ان پر نام حسن میندی وزیر بادشاہ مذکور و ہیں کا
 رہنمہ والا تھا فلان و فلان اول یعنی اول و سکون ثانی مخفف فلان کا اور کہیں ایک کو فل
 اور دو کو فلان اور جمع کو فلون کہتے ہیں از انتخاب بغیر الف و لام گناہ غیر آدمی سے از کشف
 شخص مہول اور چیز غیر معروف اور بیش تر ساتھ لفظ ہم سے مستعمل از زبان بالفتح خطا ہو
 از غیاث مصلحت بیانش گذشت امثال جمع ہی مثل کی کہنی مانند از انتخاب و
 یعنی چائے از زبان چہ ایک سدا دل یعنی برابر ہے کہ کیونکہ یہ لفظ مرکب ہو لفظ چہ سے کہ و
 اس مقام سے کہ ہو اور لفظ راست کہ یعنی برابر ہے ہو اور صاحب کشف و لطافت و زبان آفرین
 اور دوسرے محققان نے بکسر اول تحقیق کیا ہو اور چراغ ہدایت اور خیابان میں آرزو سے
 لکھا ہو کہ لفظ چہ موافق قاعدہ سے کہ سو ہی کہ جو کہ صاحب شہیدی وغیرہ نے بفتح لکھا ہو

دوسروں کا اور زبان ایک قوم خاص کی ہے پس باہمی لفظ بھی غلط نہ ہوگا اگرچہ مخالفت
قیاس و محاورہ بعض مردم کے ہر اور سراج اللغات میں لکھا ہے کہ چابکسداول یعنی برابر ہے چہ اچھے
عراقیوں کا ہے اور اچھے دوسروں کا بفتح اول اور قیاس بولت کا مطابق عراقیوں کے ہر اور
قولہ نہ ہر سخن آہ حاصل مطلب اس شعر کا یہ ہے کہ کوئی سخن راز کا عموماً کسی کی زبان سے نہ نکلتا
اہل قریب کو ہرگز ظاہر نہ کرے خصوصاً راز سلطانی وہ شخص فاش کرے جسکو اپنا سرخیز ہوا اور شاہ
یعنی بادشاہ سر شاہ ترجمہ سلطان محمود بادشاہ غزنوی کے کسی غلاموں نے ایک درو
حسن ہندوئی وزیر سے پوچھا کہ خلائی مصالحت میں آج بادشاہ نے آپ سے کیا فرمایا کہا اے
وہ راز چھپا کر دیکھا ان لوگوں نے پھر عرض کیا کہ جو بارت مشورہ کی بادشاہ آپ سے کہہ آئے
کہنا ہم حال سے روانہ کئے وزیر نے ارشاد کیا کہ اے نادانوں بادشاہ خوب جانتا ہے کہ میں کبھی
نکندہ نگا اس اعتماد پر اپنا راز دل چھپے کہتا ہے پھر تم کیوں پوچھتے ہو بدیت کسی کی بابت
نہ کہے کب جو ہوئے اہل قریب وہ راز نہ کرے ظاہر ہے نہ ہر اور غریب

نہ راز فاش کرے جو کوئی غفلت نہ کرے

ابوین حکایت

و عقید بیچ سرائے سرود و بودم حمود کے گفت سخن کہ من از کہ خدایان
ابن علقم وصف ابن خانہ خانکہ مست از من شریں بیچ علیہ نہ ارد
گفتہ سخن کہ تو مسائیہ اولی قطعہ خانہ را کہ جو تو خنسا یہ است و وہ در
سیرم کہ کعبہ را از روئے لیکن اسب و ارباید بود کہ پس از مہرک تو
پیر از روئے عقد بیانش گذشت بیچ بمعنی خریدن و فروختن لیکن بمعنی خریدن و فروختن
بسطح لفظ شتری اکثر بمعنی مول لینا مستقل ہے اور کہ بھی بمعنی چننا بھی آیا ہے چنانچہ بارہوی
موردہ بقدر میں بعد نصف کے یہ آید جناب امیر علیہ السلام کی شان میں نازل ہو در الناس
من پیشی نقصد بقدر موصفات الدرد و الدرد و الدرد بالعباد و نزل اس آیت کا اس وقت ہوا
کہ حضرت نبوی حکیم آتھی کہ غفلت سے بچو کہ فرما کر فارغین تشریف فرما ہوئے اور جناب ہشتنگا
امیر المؤمنین علیہ السلام حضرت کے بستر مبارک پر لیٹے تھے تاکہ کہ فرما حضرت کے بستر
باز رہیں اور چاہیں کہ بستر پر حضرت مہربان ہیں حاصل مطلب اس آیت کا ظاہر یہ ہے کہ

۱۹

بعضی بندگان خاص ایسے ہیں کہ خدا کرتے ہیں اپنی جان کو واسطے رضا مندی خدا کے اور اللہ تعالیٰ
شفقت کرنے والا ہوتا ہے بت اپنے بندوں کے سہرا سے و خانہ فارسی بیت و دار عزلی
گھر و جلی ہندی شرف جانتا چاہیے کہ لفظ حویلی کسی لغت فارسی یا عربی میں فقیر کی
نظر سے نہیں گذرا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ مالہ حوالی کا وضع کردہ اہل اردو ہوا اور حوالی
بعضی حویلی فارسی میں استعمال چنانچہ مولوی جامی کا یہ شعر ہے اگر افتد قبول را سے
عالی از فرستش جان دلکش حوالی مسترد و صیفہ اسم فاعل کا ہر باب تفضل سے مصدر
اسکا ترد و بعضی پھر نا اوتا و شد کرنا از منتخب مجازاً بمعنی فکر و اندیشہ از تاج المصنوع
چو دوی ہودی اسمین بایے وحدت ہی اور بدون و او قوم ہر کفار ہوساکی قولہ
کہ خدا یان اقول جانتا چاہیے کہ اکثر لفظوں میں گدایان واقع ہو اور گدا بمعنی فقیر و بینوا
کشف اللغات میں مرقوم اور بعضی شارحین نے یہ توجیہ بھی ہو کہ وہ جو درمیں قوم تفسا
اور اپنے تئیں از راہ انکسار گدا سے تعبیر کیا لیکن نیز اس کے کہ مختار شایخ فاضل و سروری کا
بجائے گدایان کہ خدا یان ہو اور توجیہ خالی شکستہ نہیں کیونکہ گدائی و بے نوالی اس مقام
مناسبت نہیں رکھتی ہو لہذا کے نزدیک بھی کہ خدا یان بمعنی رئیسان مناسب ہے
بیانش گذشت و صفت ایضاً عیار بفتحتین وزن کرنا اور پاشنی زر و سیم کی بیانش انتہائی بانگ
راست کرنا پیمانہ و ترازو کا اور ایک عو کے سو طلوع جسمہ کو بھی عیار کہتے ہیں اور فارسی یان بفتح
حین پڑھتے ہیں اور اہل ہند اسکو بان کہتے ہیں از نوید و کشف بالکسر پاشنی زر و سیم کی جسکو ہندی
بانگی کہتے ہیں اور بعضی ترازو سے زر سنج جسکو چادر ہندی میں کاٹا کہتے ہیں از غیاث ازر و صیفہ
مضارع از زید ان سے بعضی لائق ہونا اور قیمت و قدر یا نا یعنی ساتھ قدر و قیمت کے ہونا از نوید
و بان قولہ خانہ راہ یعنی تیرے جسم کے کمال اس قدر شرف نامبارک ہو کہ روئی کے دس دم قدر
و قیمت میں کم ہے بھی گران ہو اور لائق اسکے نہیں کہ کوئی اسکے دس دم کمال عیار پر لپیٹے بلکہ لائق
ہو کہ دس دم ناقص العیار دوسے لیکن بعد تیرے مراد کے امید واثق ہو کہ اگر وہی مکان ہزار دم کمال
رہے تو لائق لپیٹنے کے ہو نہ چھو آیت کان حالیشان تھا نہایت خوش قطع او قیمت میں ان تھا
اسکی خریداری میں کئی روز تک ہماری آمد و رفت جاری تھی لیکن سبب اسکی ایک یہودی کی بوجھ لپیٹے

بیانش گذشت امید چشم و خواهش آرزو و کشش خاطر فارسی بر جا و امل و شهوت و تمنا
 آسرا بھندی خیر و حسن و چشمنی عربی و بستی و نکونی فارسی بھلانی بھندی بد فارسی قبیح و
 عیبی بھلانی سالیار و سواد و متر فارسی بھیش عربی رحمت بیانش گذشت باز و
 باز پس و الپ فارسی مستر و عربی پویشین ایک جامہ کر کہ استر اسکا سنجار قیاق و قندز کا ہوتا کر
 اور گناہی ہر عیب و غیبت و مذمت سے از بران و کشف تر چہ ایک شاعر کسی گانوں میں وارد ہوا
 کہ زبیدار دوان کا چورون کا چودھری تھا ایک قصیدہ اسکی برج میں لکھ کر پڑھا اسکی قدر
 سینے حکم کیا کہ اسکی کپڑے چھین لیں اور گانوں سے نکال دیں وہ غریب خستہ حال دل بکلا
 تن عریان تکلیف سرا سے گریان چلا جاتا تھا اسکو اجنبی جان کتا بھونکایہ بہت چونکا جاتا
 کہ پتھر اٹھا کر اسے زمین سے تھمتھمتی عاجز ہو کر کہنے لگا یہاں کے لوگ کیسے بد ذات شریر ہیں
 کو کہول دیا کپڑے نہیں پتھروں کو ایسا باندھا کہ جگہ سے اکھڑتے نہیں چورون کا چودھری بالا خا
 کی کھڑکی پر بیٹھا دیکھتا اور سنتا تھا ہنس کر کہنے لگا اسے عاقل مجھے کچھ مانگ آئیے کہا میں
 اپنا ہی جامہ چاہتا ہوں اگر بطریق انعام کے دیجیے مصرع بڑی بخشش کر دیا میں جانے پاؤں
 بیت امید خیر کی انسان سے رکھے ہر انسان میں اٹھا چاہتا ہوں تو بدی نہ کر اسے جان
 چورون کے سردار کو اسکی حال پر رحم آیا جامہ و الپ فرمایا بلکہ قبا و پوستین و سپر اضافہ کی
 کئی درم واسطے زاد راہ کے بھی دیے

گیارھویں حکایت

منجھی بچانہ در آمد مرد بیگانہ را در بازار او بہم نشستہ و شنام داد و سخت
 گفت و در ہم افتادند و فتنہ و آشوب بر خاکست صاحب دلی برین و
 شد و گفت کہ بیت تو بر اوج خاک چہ دانی چہیت بہ چون ندانی کہ
 و سر اسے کہ کہیت بہ تمیم عربی اختر شناس و اختر شمار و اختر سی فارسی نجومی را
 یہ صیغہ اسم فاعل کا ہے باب تفصیل کے مصدر اسکا بنجم یعنی موافق قاعدہ علم نجوم کے
 اسامات سعد و حسن کا پہچاننا از غیث مادہ اسکا بنجم یعنی نکلنا نبات و سنارہ و دندان
 و شاخ کا مصدر باب نصریض سے از صرح و در ہم افتادون بیانش گذشت فتنہ و

آتش و پیراوت فتنہ آتش و اسکا مختلف ازجا نگیری واقعت دانندہ چیز سے از منتخب مادہ
 آسکا وقت و قوت ہر بعضی استادن داستانیدن لازم و متعدی با سبب ضرب یضرب سے
 از صراح اوج بالا سے ہر چیز اور بلند ترین درجہ کو اکب از غیاث ضد ہیوط از صراح ترجمہ
 ایک ہندت اپنے نگہ میں در آیا ایک مرد بیگانہ جو رو کے پاس بیٹھا نظر آیا اسکو گالیان دین
 اور باتیں سخت و مسست کہیں جب نوبت مار پیٹ کی پہونچی تو وہ بے باک بھی مستعد جنگ
 ہوا پھر تو رنگ برنگ ہوا و نوں آپس میں اپنے خوب لپٹا لپٹی چلی آسنے ستا چا مارا تو اوھر سے
 لپٹی چلی بڑا شور و فل اٹھا تو مجھے والوں کا ریلہ ہوا تماشا مینو کا میلا ہوا ایک اہل دل بھی
 وہاں آیا یہ قصد سنکر ہندت سے فرمایا بدیت آسمان پر کیا حال کیا چاہے تو جو گھر کا نہ جا جانے

باب ہون حکایت

خطیب کے یہ الصوت خود را خوش آواز بنداستے و فریاد بے مزہ سردا
 گفتہ غیب غراب البین در رده الجان اوست یا آہ ان انکار الصوت
 الصوت الخیر در شان اوستیت شاعر اذانق الخطیب الو الفوارس
 کہ صوت یہد اصطلح فارس خطیب صیغہ صفت مشبہ ہر باب کرم کریم
 سے مصدر را اسکا خطیب بالضم ہر بعضی کلام خطیب جو حمد آئی اور نعت رسالت پناہی اور
 موعظت خلق میں ہوا و منتخب و صراح قولہ فریاد بے مزہ بعض نسخہ میں فریاد پیغامندہ
 لغیب بفتح اول آواز زاع از شرح مضارب و غیاث لغیب و لغیان اولنا زاع کا باب
 ضرب یضرب اور فتح یفتح دونوں سے آیا ہوا ہر از صراح جاننا چاہیے کہ آواز زاع کو عربی میں لغیب
 و لہیق فارسی میں کاغ کاغ اور مرغی اور سینڈک اور بچھو کی آواز کو عربی میں نق اور سانپ کی
 آواز کو عربی میں فحج بفتح فا و کسر حار حطی فارسی میں فحجیت بفتح فا و شین معجزہ شد و
 سین ہماہ ساکن تہا سے قرشت اور آواز خر کو عربی میں ہیق بالفتح و سناق بالضم اور ہند
 میں بینگنا اور گھوڑے کی آواز کو عربی میں صویل فارسی میں شیمہ و شتہ اور ہند میں
 ہنہنا فاکتہ ہیں غراب بالضم عربی کلاغ فارسی قرغہ ترکی کو اہندی از فاکس زاع بھی
 عربی ہر چنانچہ جمع اسکی زینان آئی ہر از کشف بعضی کلاغ کو چاک کہ اندک سفیدی رکھتا ہے

نشر کتابت الہیہ

از منتخب غراب الہدیین یعنی نراغ فراق کہ سیاه رنگ اور شستی ہوتا ہے و منتقار اور بانوں پر
 سرخ و جہ شمشیر کی یہ کہ جہان بیٹھکر آواز کرے اقربا اور دوستوں میں مفارقت ہوئے اہل عرب
 اسکو نہایت محسن جانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کوئی اپنے گھر سے واسطے کسی حاجت کے نکلے اور
 اس نراغ سے ملاقی ہو تو مطلب ہرگز حاصل نہوار غیثات اور نراغ نام ایک قبلہ گاہ ہے جو ہر
 از برمان پر وہ یعنی حجاب اور واسطے نگاہ رکھنے انگلیوں کے اور حفظ مقامات کو جو حقیقی ہے کہ جو
 دستہ ظہور و ستارہ وغیرہ پر پڑنا تقری وغیرہ سے باندھتے ہیں اور بعضی مطلقاً ہرگز متعطل اور
 بعضی مقامات بھی آیا ہے چنانچہ پردہ عشاق و شراسان و یا قوت اور عراق و دیر سال و بلبل و قری
 و جہانہ اور تحقیق یہ ہے کہ حقیقت مقامات دوازده گانہ جدا ہے اور حقیقت پردہ و شمشیر جدا ہے
 از ہر محم و سلج الحان بالکسیر صدر ہی باب فعال ہے مادہ اسکا تین ہی باب ففتح یعنی ہے باہر از
 تینہ چیز و قراکت طرب انگیز و ہذا قرآن وغیرہ کا الحان تین جمع از صراح و غیثات قولہ و پردہ الحان
 یعنی صدائے نراغ فراق اس خطیب کی پردہ الحان میں تین ہی باب یعنی کہ جس طرح نراغ فراق کی صدا افسرنا
 اور دوستوں میں تفریق دالتی ہے اس طرح خطیب کو کہی آواز کہ یہ وہی ہے اہل مجلس بلکہ سارے جماعہ کو پریشان
 خاطر و متفرق کر دیتی ہے اگر صیفہ اسم تفضیل کا ہے مادہ اسکا کہ بالضم و ضمین ہے یعنی تاقوس
 و مجازاً بمعنی غلاب از غیثات و طلائع احموات جمع صوت کی کہ یعنی آواز از منتخب صورت
 مصدر ہے ہی باب نصر شہر سے از صراح جمیع بفتح اول و کس ثانی و حیرت بفتح اول و
 فتح ثانی و احمرة بفتح اول و سکون ثانی یہ چاروں جمع ہیں حمار کی از صراح سمار و غیرہ و زک
 عربی خرد و دراز گوش فارسی گدھا ہندی از انفا اس صراح قولہ ان انکرا لاموات آہ یہ آید ۱۲
 سیارہ سورہ لقمان میں ہے نہق بفتح اول و کس ثانی صیفہ ماضی کا باب جمع یسم سے اور
 بفتحین باب فتح بفتح سے نہق و نہاق بالضم اسکا مصدر یعنی لہنا خر کا از صراح الایام و
 کنیت اس خطیب کی اور ترکیب میں بدل ہے صیفہ مضارع معلوم باب نصر شہر سے
 مصدر اسکا بفتح اول و وال شد و بعضی شکستن و ویران کردن از صراح و صلیح بالکسیر
 معلوم و طار و صلیح ہر استخر بسین و تا و فرشت کا بمعنی آبگیر و تالاب اور نام ایک خانہ کا
 ہے ملک فارس میں جو کہ اس قلعہ میں ایک تالاب بہت بڑا واقع ہے لہذا اس نام سے وہ قلعہ مشہور

ہوا اور وہ چنگاہ دار ابن ابی کاتب کا تھا بانی اسکا فارس ابن پہلو ابن بہام جو ازربان فارس
 ایکسراہم نام ایک لایت کا ہر معنات ایران سے کہ اس ولایت میں چار شہر ہیں شیراز
 و صفائن و کربان و نیرد ازربان و غیاث ترجمہ ایک خطیب سا تھ آواز کردہ و صدکا
 مصیب کہ اپنے تئیں خوش آواز خیال کرتا اور شور ابیکہ خطبہ کا سننے والوں کو بے
 و بد حال کرتا اگر کہے کہ زاغ فراق کی آواز اس خطیب کے الحان میں درپردہ شامل ہو یا
 حاصل نمودن اس آید کا کہ بدترین آواز گدھے کی آواز ہو اس کی شان میں نازل ہو تو سچا
 بدعت ابو الفوارس کہیں جو رنگے تو قلعہ فارس کا ٹوٹ جاوے پڑ زمین کے اندر ہو بلکہ
 کہ قمر دون سے پھوٹ جاوے و ہر قریہ بعلت چار ہیکہ و انشت پستیں
 میاں شیدند و افیش مصالحت نمیدیدند تا یکی از خطبای ان اقام
 کہ ماوی قندارے تھائی داشت بار سے پریش آمدہ بود و شگفت
 خواب دیدہ ام خبر یاد گفت حد دیدی گفت حنان دیدے کہ
 ترا آواز خوش بودے و مردمان از انفاس تو در راحت خطیب
 اندرین آتھے بدوشید و گفت این مبارک خوابے است کہ دیدی
 کہ از رعیت خود مطلع گردانیدی معلوم شد کہ آواز سے ناخوش و ارم
 و خلایق از بلند خواندن من در شج اند عہد کردم کہ ازین پس خطبہ کو ہم
 نگہ یا ہشتکلی قطعہ از صحبت دوستے بر جہم کا خلاق بدھم سر کا پڑ
 نہم شہر و کمال پندہ خارم گل و با سمن شکا پندہ کو دشمن شکر و چشم
 حالاک پنا عیب ہر ابن نہا کہ پست ہر انکس کہ عیش نگہ پندہ پین
 شہر و انداز جاہلی غیب خوش پندہ و شہر از منتخب پنا از ہج قری بالضم جمع جاہلیا
 گذشت طبعہ نج و سخی ایضا از پست رنج و آزار خطبا جمع خطبہ کی انفاس
 ہر دشمن افشین کی یعنی دم از منتخب اس جگہ مراد ہر نغمہ و آہنگ سے لٹھے یعنی ساعے
 ازربان مبارک و پیون عربی جہستہ و خوب فارسی بہت اچھا ہندی از انفاس قولہ
 عیب خود مطلع گردانیدی اس جگہ خود یعنی سچ سمجھا چاہیے نہ بعضی خوش عہد چان زینا

وہ لوگ ان کی مشیت و شوق و دیدہ کنایہ ہے شرم و بے حیائی سے از بہار شرم اور شوق و شہی
 بے باک و دلیر و فضول و بے حیائی ہے شرم از بہار ان جلد و چالاک از غیثات قولہ چالاک
 شرم و منطبتہ و لکھنوی میں ناپاک مولف کے نزدیک چالاک مناسب مقام کہ بمعنی چست و جلد
 از بہار ان شرم و منطبتہ کا لون واسطے بسبب اس کے کہ وہ لوگوں میں قدر و منزلت عالی رکھتا تھا
 چار و ناچار اس کا خطبہ سننے میں مصیبت و سختی کہتے اور اس کو بیچ و آزار دینے مصلحت
 نہ دیکھتے آخر کار ایک خطیب اس دیار کا کہ اس کے ساتھ عداوت باطنی رکھتا تھا ایک بار بطور خاص ہر دو
 بتقریب احوال پرسی اس کے پاس آیا تھا ادھر اُدھر کا ذکر کر کے کہنے لگا کہ رات کو میں نے
 تجھ کو خواب میں دیکھا ہر خیر لکھا و شہداء لکھا اس نے پوچھا کیا دیکھا ہو کہا میں نے یہ دیکھا کہ
 کہ تو بکمال خوش الحانی خطیب بڑھرا ہو آواز تیری نہایت حریف تھی اور زیر منبر لکھا جات
 کثیر تیرے لکھنوی راوی کے کہتے ہیں ہم نے تجھ کو شش رات سے ہر مرتبہ بھی خطیبی نہ سنا
 ایک ساعت خواب کی تعبیر میں غور کر طعن و اعتراض اس کی سمجھ کر بیان کیا کہ کیا مبارک خواب
 تو نے دیکھا کہ میرے عیب پوشیدہ پر مجھ کو خبردار اور محضر بڑا احسان کیا معلوم ہوا کہ میں آواز
 ہوں آہنگ مبارک نام پندیدہ ہر میرے آواز بلند خطیب پڑھنے سے خلق رنجیدہ ہو رہی ہیں
 توبہ و قسم کی کہ کبھی خطیب نہ پڑھوں گا مگر باہمتی قولہ عیب میں یار کی صحبت بہت ہوں
 بیزار ہوں خود کو جو شہین نیکان دکھلائے عیب کو میرے ہنر اور میرے نقصان کو
 کہاں عار کو میرے گل و سنبھل و دیوان دکھلائے پھر میں اس دشمن چالاک کے قریب جاؤں
 میرے عیبوں کو میرے حق میں جو نقصان دکھلائے

نیر غم و غم و غم و غم

لکے در مسجد چار بطوع یا تک ساز گفتہ ناوا ہے کہ مستحقان را از و
 نفرت بود و صاحب مسجد امیر کے بود عادل نیک سیرت
 نہ خواستش کہ دل آزرده گرد و گفت اسے جو انور و مرادین مسجد را مودت
 قدیمی اند کہ ہر کے را از ایشان بیخ و بنار اور است و تراوہ ویتار
 مہم تا بجائے دیگر روی برین اتفاق افتاد و ہفت پس از

مدتی پیش امیر باز آمد و گفت اسے خداوند پر من حیث کردی کہ
 بہ وہ دنیا میں ازین لقمہ بیرون کردی آنجا کہ رشتہ اہم نسبت دینا
 بنید ہند کہ جائے دیگر وقم قبول نہیں کرتا امیر بخندید و گفت زہنا
 ستانی کہ بہ بچاہ و نہاں ہم راضی ہوں نہایت بہ تیشہ کس خراشد
 زرو سے خارا گل پڑ جائے کہ بانگ و رشت تو سے خراشد دل پڑ
 سنچاں بالکسر ایک شہر ہر موصل سے تین منزل اور ایک موضع ہر متصل ہزار منتخب نام
 ایک ہزار اور ایک قلعہ ہر نواری موصل و دیار بکرمین از بران مولد سلطان سنچاں شہر سنچا
 ہزار نوید و رشیدی و قاسوس و غیاث طلوع غیبت و اطاعت او جبکا بجا لانا واجب
 از غیاث فرمان برداری کہ نام صدر باب نصر بیض سے از صراح اقوال کہی مصدر بمعنی اسم فاعل
 کہی آتا ہی چنانچہ صاحب منتخب بمعنی منقاد و فرمان بردار کہی لکھا ہی مگر اس جگہ بمعنی مصدر
 مناسب نہ بمعنی اسم فاعل بانگ شمار فارسی اذان عربی اور اذان بمعنی آگاہ کرنا اور خبر
 کان کو پہنچانا اور کسی چیز پر کان لگانا قولہ تعالیٰ وادنت لربما وحققت یعنی کان لگایا امر پر دو گار
 واجب ہر کہ کان لگا دے امر حق پر از منتخب و بمعنی رسانیدن اور بمعنی آواز بھی آئی از غیاث
 و منتخب اقوال اس جگہ بمعنی ثانی مناسب مستمع و سامع عربی ہوندا فارسی مصدر
 اسکا استماع ہر بمعنی گوشہ گوشہ شنیدن باب افتعال سے مادہ اسکا سمع بالفتح بمعنی شنیدن و شنوفا
 و گوش از صراح و شرح انصاب قدرت بمعنی رسیدگی و وحشت از منتخب و غیاث و نوید اور از
 بیانی گذشت قولہ ناجائے دیگر روی اس جگہ تا بشرطیہ الفاعل مصدر باب افعال سے
 بمعنی ایک ہونا اور آپس میں موافقت کرنا اور ہر موجب و سبب کوئی کام واقع ہونا از منتخب
 و غیاث مادہ اسکا وفق و وفاق ہر بمعنی موافقت و سازواری کرنا از صراح حیث و ظلم
 عربی ستم فارسی از منتخب مصدر ہر با ستم یعنی ستم از صراح لقمہ بالضم جو زمین کہ محدود و محدود
 زمین سے از منتخب زہنا بیان نش گذشت پیشہ فارسی سخت و قدم عربی ببولابندی
 از منتخب شرا مشہد ان چیلنا و کھر چنا و مروج کرنا از بران خارا سنگ سخت از بران و
 نوید گل بالکسر خاک با آب آمیختہ از بران اور کہی خاک بنجر خشک شدہ کو کہی کہتے ہیں از

نویا ہر چہ ایک شخص نامہ بنجار مسجد سہارا میں بطور در نسبت بنا اہرت اذان کہتا اسکی چہا
 آواز نہ کر دے نہ انداز سے سے والوں کو شدت سے تنفر رہتا صاحب مسجد نے کہ امیر عادل حمید و خصال
 تھانہ چاہا کہ وہ مؤذن رنجیدہ رہا ہوا یکدن اس سے کہا کہ اسے جو اندر اس مسجد کے کسی مؤذن قہر
 مقرر اور ہر ایک سیری سرکار سے پانچ پانچ دینار مہینہ پاتے ہیں تیرہ اذان سینے سے دے سب اس
 خدمت سے محروم رہے جاتے ہیں دس دینار دیتا ہوں بشرطیکہ تو دوسری جگہ جا اس بات کو اسنے
 قبول کیا اور ترک اذان کا عہد واثق کر کے دس دینار وصول کیا بعد چند مدت کے امیر کے پاس پہنچا
 کہنے لگا خداوند آپنے مجھے پڑا ظلم کیا کہ دس دینار پر اس مسجد سے مجھ کو نہ لاکھن ہیں گیا ہوں
 وہاں کے لوگ ہمیں دینار دیتے ہیں اس شرط پر کہ دوسری جگہ جاؤں پر میں قبول نہیں کرتا ہوں
 امیر نے ہنس کر کہا ہرگز نہ لینا کہ وہ پچاس دینار تک راضی ہونگے پھریت بسوے سے
 نہ کوئی گھر ہے سنگ پر سے گل ہا کہ جیسے چھیلے اذان تیری سامعوں کا دل

چودھون حکایت

ناخوش آواز سے ہالک بلند قرآن خواندے صاحب دلے روز کے بر
 بگذشت و گفت ترا شاہرہ چند سست گفت میری گفت پس این رحمت
 بخود چرا میدی گفت از ہر خدا میں خواہم گفت از ہر خدا خوان بدیت کہ تو
 قرآن بدین نمط خوانی پڑھری رونق مسلمانانی بن مشاہیر ہر مینے میں
 دینار از منتخب مشاہیر عربی ماہوار و ہالیانہ و در ماہہ فارسی جینا ہندی بیخ بیانش
 رحمت و انیت و محنت و مشقت عربی رنج و آزار و اندوہ فارسی دکھ بندہ بی از نفس
 نمط البتحتین و طرز و طریقہ و طراز منتخب دستور و روش از غیاث رونق بیانش کہ
 مسلمانانی اسمین یا سے مصدری ہر ترجمہ ایک بہ آواز بہت شور سے قرآن پڑھا کرتا
 سننے والوں کو اسکی صدا سے مکروہ سے رنج و آزار لگتا ایک دل کسی اہل دل کا وہاں گز رہا
 پوچھا قرآن خوانی میں تیرا مشاہیر کس قدر ہو کہا کہ میں پڑھتا ہوں تقریر پوچھا پھر اسقدر رنج
 اپنے نہیں کہوں تیرا جواب دیا کہ خدا کی رضا ہندی کے واسطے پڑھتا ہوں اسنے فرمایا کہ خدا
 واسطے مست پڑھ ہمیشہ تیرے قرآن پڑھنے سے جانی جانگی رونق مسلمانانی

نہ جو قرآن پڑھتا ہے جانی

پانچواں باب عشق و جوانی کے بیان میں اس باب میں

اکیس حکایت ہیں

پہلی حکایت

حسن مہندی را گفتند کہ سلطان محمود چندین بندہ صاحب جمال دارد
 کہ ہر ایک کے بزرگ جمال اند چونکہ افتادہ است کہ با ہنر کس از ایشان
 سبیل و مختار دارد و چنانکہ با از با آنکہ زیادت عشق ندارد گفت
 ہر چہ در دل فرو آید در دیدہ نکو نماید و گفتندی ہر کہ سلطان مرید او شد
 کہ ہمہ بد کند نکو باشد و انکہ را بادشہ بنید از وہ کشتن از خیل غلام
 نتواند و قطع کسی بدیدہ انکار نگاہ کند و نشان صورت دوست
 و بد ہنما خولی و اگر چشم ارادت نگاہ کند و رویہ فرشتہ العیش نماید چشم کرد
 چندین و خندان بانش گذشت صاحب یعنی وزیر و یار او یعنی مالک خدا و کرد
 بھی شغل یہ نقطہ مقطوع الاضافت ہو یعنی کسرو اضافت کا اسپر نہیں آتا مگر بندرت جیسے
 صاحب دل و صاحب غرض و صاحب قرار و صاحب شمع مرقوم فرماتے ہیں شمع ز صاحب غرض تا
 سخن نشوئی از بر مان و ہمارحم و خیانت و کشتن یعنی فرو و آئندہ و راست از نوید اسکی
 چار جمع الی ایک صاحب بالفتح مثل الکب و کب دوسری صورت مثل فارہ و فرہ و تیسری صحاب
 بالکسر مثل جال و جاع چوتھی صحاب بالفتح مثل شائب و شائبان اور اصحاب جمع صاحب کی اگر
 مثل فرخ و اقراخ اور جمع اصحاب کی اصحاب ہر اور حالت ہدائین ترخیم اسکی جائز ہر مثل
 یا مصالح یعنی یا صاحبی اور ترخیم مضاف اسکی جائز نہیں مگر خصوص اسی لفظ میں اور ہر
 و صاحبہ و دونوں فی الاصل مصدر ہیں باب جمع سے از صراح جمال و بدیع
 و ہر بیان و میل و محبت و حسن بیان اپنا گذشت ہر بدعری خواہند ہادی

چاہتے والے ہندی معنی اسم فاعل باب افعال سے ارادت اسکا مصدر کہتی ہے اس میں باد و ہوا
باب تصرف سے باد و ہوا اسم فاعل ارادت بمعنی ارادہ کرنے والا اور باد و ہوا مستطاب و ہوا
جو کسی شیخ صاحب خلافت کے ہاتھ کے پیچھے دست بستہ بیٹھتا ہے اور وہ شیخ اس کے پیچھے
مقرر فی جلال و سے اور کلاہ پہنا دے اور گناہوں سے توبہ کر دے اور کشت و مویہ شعل تھی
و خاندان و دوران و خانوادہ و تبار و خیشان و دوستان فارسی قبیلہ و عشیرہ عربی ان نفار
و غیاث و سراج الشکار پسندیدہ و داشتن از منتخب گزینی بالفقہ و تشدد بدار و غلبہ و غلبہ
مقرب اور شیخ تر بنجہ نیست را ہی از منتخب اور صاحب خیابان نکھتا ہو کہ ملائکہ و مقربین اس کے پاس
ہیں انرا بجلالہ ایک قسم کر دے اور قاصوس میں ہیں کہ الکر و بی توفیق بیعتا اگر اسادت الملائکہ اور شایع
را بھی واقع ہو تا ہو از غیاث انکہ عالم اجسام میں کچھ تعلق و تدبیر و تصرف نہیں ہر ذرہ ان کے
شرعہ حسرت پسند می و زیر سے کہیں پوچھا کہ سلطان تھو و غزنوی کے بہت سے غلام صا
جہاں میں ہر ایک حسرت میں نادر و نگار و عدیم الشال میں کیا بیچ پڑا ہو کہ انہیں سے کہیں سے
میل و محبت بھی نہیں رکھتا جیسا کہ ایاز غلام ترک سے باد جو دیکھ دے حسن میں انہیں ترچہ نہیں رکھتا
آئینہ کہا کہ جو کوئی خانہ دل میں در آدے وہی آگہوں میں چھا نظر آوے مشغولی حسرت
شید ہو بادشاہ جهان ہو پیری اسکی نیکیوں کا نشان با نظر انداختہ ہو مایاں کا
سبب کہ دل میں زلیل اور رسوا و فدا ہو جہشتم بد سے کسی پر کوئی نگاہ کرنے سے کہ نہ سہا
ہو بوسنت کی طرح کچھ غریبی با اگر چشم غنا نیست وہ و کو کو دیکھ و فرشتہ انکو ہو محارم بلکہ کردی

دوسری حکایت

گویند خواجہ را بندہ نادر الحسن بود باو می بسبب میل ہو دت و دیاست
نظر سے داشت بائیکے از دوست نشان گفت در کین این بندہ میں
چنین حسن شمایلی کہ دار و اگر زبان دراز و سے ادب ہو و سے
خوشش ہو و سے گفت اسے برا در خون افرار و شتی کردی موقع
خدمت ہمار کہ چون عاشقی و عشوقی و میان آمد مالکی و مالکی ہر
قطر خواجہ را بندہ پری ز خسار چون در آید بسبب از سی و خندہ

شرح گلستان اردو
چون خواب کرد خواب حکم کند وین کشد بار ناز چون بنده غلام انگشت باریک
و خوشتر زنی بود بکره نازنین مشت زنی به خوابه بیان گزشت و
با کسر مصدری باب ضرب بضر بے معنی راستی و دین داری از صراح دیداری گزشت از گزشت
شما اکل و اقرا و ناز بیان اینها گزشت خوشتر زنی خوشتر مار نه والا اور زرد چرخ
جنگ نه والا از گزشت ز دین نام ایک سلاج جنگا کا ہی اور وہ ایک نیزہ کو چاک ہی حربه مردم
گیلان کا انی اسکی دو شاخہ ہوتی ہی زمانہ سافہ میں اس سے جنگ کرنے تو اسکی بیچ میں
ایک حلقہ ریشم پارسی کا باندہ ہکر اور انگشت سب بار اس حلقہ میں رکھکر جانب مخالف کو
نیزہ کہتے ہر مار تہیہ از برای ملک ہند میں خوشتر بڑو کہتے ہیں انہوید خوشتر زنی بیان
گزشت قول غلام انگشت الخ شراح مشرقی گشتا ہی کہ خوشتر زنی سے خوشتر و ہیش خوشتر
اقول نظر بخون حکایت خوابہ گوشکایت غلام کی امید کرد کہ وہ گستاخ و سب اور سب خوشتر
جو کام غلاموں کو چاہیے وہ نہیں کرتا اس صورت میں خوشتر مار تہیہ کا گزشت خوشتر و ہیش
و حفظ مراتب جیسا کہ چاہیے پایا نہیں جاتا اور واسطے فلاح اپنے آقا کے پیشہ خوشتر و ہیش
کرنے کی تاویل درست نہیں آتی اور یہ مقام مقتضی اس چیز کا ہی جس سے طبیعت و فرائد ہر
و مرضی شناسی نسبت غلام کے مرتبہ ہوتے ہر گز یہ سچ نہیں ہوگا کہ گزشت کے نزدیک خوشتر
بتا ہے معنی خوشتر مصرع اول میں اور لفظ خوشتر شین معنی مصرع ثانی میں غلام معاد
ہو تا ہر فالہا لفظ چست بضم چیم فارسی و سکولج سین معنی تحلیل اور غلام زون جیدہ امر کار
بمعنی اس میں فاعل یعنی زندہ زون سے یعنی راست گردن موافق مصرع اول میں یا حسب بضم خا
بمعنی قرار و آرام آوردن بمعنی پیدا کنندہ موافق از جا انگیزی اور لفظ مست بضم می و سکولج سین
بمعنی خرم دانندہ اور لفظ زان بمعنی پیدا کنندہ مصرع ثانی میں جیسا کہ صاحب بران و خیانت
گزشتا کہ معنی ہو اور زون ہست سے معنی ہو کہ ہست ہر چنانچہ اسٹھائیں معنی سابق میں اس
گزشتا کہ معنی اس صورت میں معنی اس جیسا کہ غلام کو چاہیے اپنے آقا کا پانی پیر
یعنی ہر طرح کی خدمت و فرائد برداری میں حاضر رہے اور اسکو آرام و دلجوئی و تحلیل سیدی
کرتے اور اگر غلام نازنین اور آقا ناز پر و دلہوا تر کار وہ غلام نہایت بے تمیز اور باعث انواع

یعنی امر و سپیدی از غیاب قو کہ ترک تصانیف نکردے مختار فاضل مشرقی کا تصانیف بالکسر
 اور کہ تصانیف بالکسر شرح عربی میں یعنی اشتیاق در عشق اور صراح میں یعنی چاروں گوشہ کا
 میان میں کہ کلمہ شیک اور اکثر شرح میں بجائے تصانیف کے تصانیف لکھا ہوا ہے قو کہ اقول
 تصانیف بالکسر یعنی اشتیاق در عشق شاید کسی اخلاص میں آیا ہو اور صراح میں تصانیف بالکسر
 و تصانیف و تصویب بالضم یعنی تشنگی جاسے کہ لکھا ہو پس مولف کے نزدیک تصانیف بتاء
 فوقانی و حرف چارم بار موصوفہ یعنی امر و سپیدی جیسا کہ اوپر لکھا گیا مناسب مقام معلوم ہوتا ہو اور
 تصانیف بھی در صورت ہونے یعنی اشتیاق در عشق غیر مناسب نہیں ملا و صیفہ اسم ظرف ہے
 یعنی جاسے بنا و مصدر اسکا لوز باب نصر فیض سے یعنی پناہ گرفتن از صراح ملکیا بیانش گذشت
 قو کہ ہم در نوگزیم ہذا سے مقدم اگرگزیم بشرط نوخرا و اس صرح میں در معنی طرف و سو سے
 خواہ لفظ در لفظ اضافت یعنی دروازہ مضائق الیر اور لفظ سو فی قبل اس کے مضائق ہوا
 ہو اور حاصل مطلب اس بیت کا یہ ہے کہ اولاً جمہور بالطریق سمجھے گزیر نہیں جو معنی بیت مجھیر
 گزیر کی تحمل کر ونگا اور بر تقدیر واقع ہونے گزیر کے سوا سے تیرے دوسری طرف نہ بھاگوں گا کیونکہ
 اس بیت سے محبت توجہ بغیر بالکلیہ لوح خاطر سے مست گئی ہو واقعی کمال محبت کی علامت ہو
 ہو کہ الہی بغیر نہ کرے جیسا کہ لڑکوں کو ماسکے سنا سے محبت ہوتی ہے کہ ہر چند مار کھا دے اور بھڑکنا
 پاوے گزیر ان ولرز ان ہو کر مان ہی کے پاس جاوے دوسرے کی طرف رجوع نہ لاوے
 چنانچہ کہ کہ فی ذلک والی اللہ میں اشارہ اسی معنی کا واقع ہوا ہے یعنی جناب بار بختالی سے تعلق
 اس مرتبہ پسند آکر و کہ اگر اس سے فراق کرو تو اسی جناب کو اپنا محل قرار کرو عقل معقول یعنی
 خرد و دانش اور دریافت کرنا و دونوں مصدر میں باب ضرب بغیر سے مراد یہ ہے کہ یہ بتا کر
 کہ معقول مصدر نہیں بلکہ صفت ہے کیونکہ معقول اس کے وزن پر مصدر نہیں آتا از صراح قوت مجیر
 در میان نیک و بد و خیر و شر کے از غیاب تقطیس پسندیدہ و گراں گاہ از غیاب محبت
 فرومایہ و زبون ایضا فکر است بالکسر اندیشہ از مؤید جمع اسکی فکر یکسر اول فتح ثانی اشتافہ
 قو کہ قوت بازو سے تقویٰ اقول پرہیز گاری کا قوت بازو یعنی زمین و مددگار عقل
 بدون عقل کے نفس امارہ مغلوب نہیں ہو سکتا پاکدامن و خشک دامن پرہیز گار

ونیکو کا فارسی متفق عربی از بران وصل و رواج عربی خطاب بالفتح و گل بالکسر و لاسے
فارسی جہلا و کچھ ہندی از منتخب و غیرہ جب میں کہ پانوں آدمی یا جانور کا رہ جاوے نکل نہ سکے
از بران در لغت خطاب از غیاث تر جمہ ایک پرہیزگار کو میں نے دیکھا کسی شخص کے
وام محبت میں ایسا گرفتار کہ نہ صبر کی طاقت نہ مجال گفتار گشتا ہی نہ جبر و قویج دیکھتا گا لیان
سنتا مار کھاتا پر عشق اور امر و پیستی سے باز نہ آتا جب خوب مار پٹیا جاتا تو اسے مشغول
جی طبع ہو کر یہ حرف زبان پر لاتا قطعہ دامن سے ترے اٹھاؤں کب ہاتھ نہ گر تیغ کے
نیچے موت پاؤں پر جز تیرے پناہ میری معام پہنچا گوئی تھکائی پاس جانوں ہا ایک دن میں نے
اُسکو بہت سی ملامت کی اور کہا کہ تیری عقل اور نفس کو اسے کو کیا ہو گیا جو اسے نفس مارو
غالب آیا سنکر ایک ساعت سرگہ بیان رہا اور یہ کہا کیا ہو چھتے ہو بیت دل مرا تھا
گیا اُس بہت ہر بانی پر یہ ناصی پڑ گئے پتھر مری دانائی پر قطعہ جس جگہ سلطان عشق آیا
وہاں عقل کا قائم رہے کیونکہ مقام متقی جب نفس رہے گردن تلک پہ چسپا میں
کام اُسکا ہو جاوے تمام

جو کھی حکایت

یکے راول از دست ز فتنہ بود و شرک جان کفہ و مطمح نظر میں جا
خطرناک و مظنہ ہلاک نہ لقمہ کہ مصور شد سے کہ کام آید یا ہر شے کہ
بدام افتد بیت چو در چشم شاہد بناید زرت پر زوفا کی کسان شہاد
دل از دست رفتن کنایہ ہر عشق اور حالت بے اختیار سے کہ نفس بہت کر دین
بھی آیا ہوا شمس اللغات و بران و شرح دیوان حافظ از ہلول و غیاث مطمح بر وزن معنی
منظر از مؤید مادہ اسکا لمح بالفتح و طوح بالضم ہر باب فتح لفتح سے بمعنی بلند نگاہ کرنا اور بمعنی لمح
و حرم بھی آیا ہوا صراح و غیاث مظنہ جاسے گمان بردن از نفاس و مدار و مؤید و کفہ و کفہ و کفہ
قولہ مظنہ ہلاک بعض نسخہ میں ورطہ ہلاک ہے لقمہ اُس قدر کھانا کہ منہ میں رکھیں از بہار عجم و مؤید
و بران لقمہ واکلہ بالضم و ظفر و دنبہ و نوالہ عربی لب بالفتح و کرس بالضم فارسی کوہ و قلعین ہندی
از نفاس و صراح و بران قولہ مصور شد سے یعنی صورت ہا نوالہ پیدا کرنا اور بعض نسخہ میں چکا

مقصود مشہور ہر شاہد بیانش گذشت قولہ برت اقول اس جگہ پر بمعنی طرف و جانب ہر
 اور تار خطاب ہی قولہ چور چشم شاہد الخ اقول مضمون اس بیت کا عبارت اسباق سے
 مناسبیت نہیں رکھتا اگر اس صورت میں کہ ماقبل اسکے نہ مفلس کہ بطبع زربدست آید مقدّم
 اور یہ بیت اسکی تفسیر میں واقع ہو ترجمہ ایک شخص کا دل قبضہ اختیار سے باہر ہو گیا تھا اور
 وہ زندگی میں ہاتھ اٹھا بیٹھا تھا نگاہ اسکی وہاں لڑی جان خطرہ کا گھر ہلاکت کا ڈر تھا یعنی
 اسکا منظور نظر شاہزادہ عالی گھر تھا نہ وہ لقمہ کہ صورت نوالہ پیدا کرے منہ میں آوے نہ مرغ کہ دام
 میں پھنس جاوے نہ مفلس کہ بطبع زربدست آوے بدیت اگر دیکھے معشوق تیرا نہ زربدست
 خاک و زرب آوے یکساں نظر بارے یہ نصیحتیں گفتند ازین خیال محال محسب
 کن کہ شوق ہم بدین ہو پس کہ تو داری اسیر اندوایے دوزخ بنالین
 و گفت قطعہ دوستان کو نصیحت مکنید کہ مرادیدہ برارادت اوست
 جناب جو یان بزور بخت و کتف دشمنان را کشند و خوابان دوست
 شرط مودت نباشد ماند مشہ جان دل از مہر جانان برگزین مینوی
 تو کہ در بند خویشی باشی عشق بازے دروغ زن باشی کہ نشاء
 بدوست رہ بردن باشد شرط عقل ست در طلب مردن در باغی خیرم جو
 شامد پیش ازین تدبیرم خصم اربہ شمشیر زند یا تیرم ہر دست دید کہ
 استیش گیرم ورنہ بیروم بر آستانش میرم ہر تیرے خیال محال بیان
 اینہا گذشت چہ شب دوری و کنارہ کشی از منتخب ہوس بیانش گذشت کو باضم
 و سکون و او معروف بمعنی کیا ہوا کہاں گیا از زبان واسطے استفہام ذوی العقول کے بھی آتا ہو
 چنانچہ اس مصرع میں ہوس کو دوستی کہ حال مرا پرستے کنت از غیاث قولہ دوستان کو
 اصراف ہوا کا معروف دوستان منادی اور کو یکاوت تازی و او معروف بمعنی کیا ہوا کہاں
 جیسا کہ بران و غیاث میں مرقوم ہے مناسب پس معنی اس مصرع کے یہ ہونگے اسے دوست
 تمہیں کیا ہوا تم کہاں ہو تمہارا کہ ہر خیال ہی مجھ کو نصیحت نہ کہو قال الشاہ المشرقی کو بجا
 تازی سروری میں مرقوم کہ واسطے تاکید و مبالغہ کے لائے ہیں اور شرح عربی میں زائدہ لکھا ہے

مثلاً کہ مباحث اپنی مباحث انتی اقول یہ لفظ واسطے تاکید و مبالغہ کے یا زائدہ کہنا سردی
 و شارح عربی کا سراسر تکلف بیفائدہ ہو مولف کے نزدیک یہ لفظ نہ بمعنی تاکید و مبالغہ ہر نہ
 زائدہ ہو و دیدہ و چشم فارسی علی بن ابی اور دیدہ مرد کا چشم کو بھی کہتے ہیں جو ایک صورت کو دیکھنا
 بشکل آدمی انگھون کے سامنے دکھائی دیتی ہو از زبان غیاث اراد است چاہتا اس کے معنی غائب
 مناسب قول کہ مراد دیدہ برارادت دوست اقول دیدہ و چشم بمعنی اسید بھی آیا ہے
 کشف اللغات میں مرقوم اور امید قوی کے طالب ہیں کہ قریب بیستین ہر ہونا انتظار کا مفہوم
 سے ہے پس معنی لفظی اس صرح کے تو یہ ہونگے کہ مجھ کو انتظار اس کی خواہش کا ہے مطلب اسکا یہ کہ
 اسکے وصل کے انتظار میں جو میری جان کو اس قدر کاہش ہو امید واثق کہ اسکو بھی میرے
 ملنے کی خواہش ہو پہنچے بفتح اول بروزن گنجہ یا چون انگلیان مع کشف دست دیا اور دام
 و شست مابہی کو بھی کہتے ہیں از زبان کشف بفتح آہستہ حلنا اور ایک قسم کی رفتار کشیدن
 و منتحب فی الاصل بفتح اول و کشر ثانی ہو اور بکسر اول و سکون ثانی و فتح اول و سکون ثانی اسکی
 فرج ہو بمعنی شانہ مردم از غیاث از مدار و صراح کشف بکسر اول و سکون ثانی اور بفتح اول و کشر
 مثل کذب و کذب و کذب و کذب بمعنی شانہ گاہ اکتاف جمع از صرح قول کہ کشند بالضم جمع مضارع
 کشن سے اور بفتح کشیدن سے اس جگہ ماخوذ کشیدن سے مناسب خوابان یعنی معشوق
 دو دست بیانش گذشت قولہ جنگ جو یاں آہ قال الشارح المشرقی یعنی بزور سوجہ شانہ
 جنگ جو یاں دشمنوں کو مارتے ہیں اور جو یاں خلاص اسکے دوست کشی کہتے ہیں انتی اقول
 زور پنچہ و باز و صفت معشوق کی نہیں بلکہ پہلوانوں کی ہو اس صورت میں عاشق کو بزور پنچہ
 و باز و قتل کرنا معشوق کا منافی وضع معشوقان معلوم ہوتا ہے مولف کے نزدیک پنچہ و باز
 زد معنی ہر معنی مشہور متعلق جنگ جو یاں اور پنچہ بمعنی دام یعنی کشند نگاہ اور کشف بفتح
 آہستہ خرامی و خوش رفتاری متعلق جو یاں اور کشند کشیدن سے مناسب مقام یعنی پہلوانان
 زور سوجہ و باز سے جوت کو دستگیر کر لیتے ہیں اور معشوقان کشند نگاہ سے ساتھ خرام باز و خوش رفتاری
 عاشقوں کو اسیر کر لیتے ہیں اور کشند بالضم بھی درست یعنی پہلوان دشمن کو مار لیتے ہیں اور کشند
 عاشق آوارہ وطن کو مار لیتے ہیں ہر گز فتن پر معنی بالاد و گرفتار معنی لہیا مراد اس سے لہنا

باب بیستم

محل ایام

شرح گلابستان

گروست رسد شرط اور استیش گیرم اسلی بنار ہو اور کانت مفاہات بھی بنالی تکلیف نہیں
 اور مطلب اس قلم کا ترجمہ سے واضح ہوگا اور استینا کہ بنی کانیہ ہو سیکو لفظ و لغت کی گرفتار کر
 بلا اجرت کام لینے سے جسکو بیگار کہتے ہیں از بس سنا گیری لیکن اس جگہ کہنا یہ اصول مشور
 شہر جسے ایک شخص کا دل قبضہ اختیار سے باہر ہو گیا تھا اور عشق اسکا ظاہر ہو گیا تھا آبرو
 کھو بیٹھا جان سے ماتم دھو بیٹھا ترک آب طعام کیا عشق نے کام تمام کیا نگاہ اسکی وہاں لڑی
 جہاں خطرہ کا گھر ملاکت کا ڈر یعنی اسکا مندا و نظر شاہزادہ عالی گھر تھیا نہ وہ لقمہ کہ تھہ میں آوے
 نہ مرغ کہ دام میں پھنس جاوے بلکہ اگر دیکھ مشوق تیرا نہ زربہ تجھے خاک و زرا آوے یکساں نظر
 آخر کار لوگوں نے ازراہ نصیحت اس سے کہا کہ خیال محال سے کنارہ کر کہ اس میں میں ایک عالم اسیر
 اور بے دل آنکا بستہ و خیر ہو شکر رونے لگا اور یہ کہہ کر جان کھونے لگا قطعہ ہر کہ ہر دھیا
 نصیحت نکرو ای یار و مرم و دیدہ مرے ہو گئے قاتل کے مرید بن جنگ جو بیخ و بار سے عدو کو
 مارین پخو بر و تیغ نگہ سے کریں عاشق کو شہید بن جان کی دہشت سے جانان کی محبت سے دل
 اٹھانا خلاف شرط الفت ہو مٹھوئی اپنی ہی فکر میں جو تو ہو گا با عاشقوں میں دروغ ہو گا
 گر رسائی نہ یار تک ہوئے پ عشق سب ہو کر اپنی جان کھوئے ریا عی افتان خیزان میں اس کے
 گھر جاؤ گا گو تیغ و سنان لگے نہ ڈر جاؤ گا قسمت سے جو مل گیا تو سبحان اللہ ورنہ در پر
 اسیکے مر جاؤ گا متعلقا نشر کہ لفظ در کا را بود و شفقت بروز گار او
 بندش داؤد و بندش ہماؤد سے دوے نکر و بیت در واکہ طیب
 ضریرہ پاید وین نفس جریں را شکر می باید پ قطعہ آن ششوی
 کہ شاہد ہے بہتقت با دل از دوست داؤد مسکنت پ تاترا قذرت
 باشد پ پیش چشمت چه قدر صبر باشد مستحق یہاں اسکا اور گیز اس جگہ بمعنی
 آویزندہ مثل خویش و قبیہ و نوکر و چاکر از فاضل مشرق و شکرستان شفققت بفتح ہرانی
 کن از منتخب کشف او و تثنیں ہرانی یہ لفظ عربی میں ہا تھ لفظ علی کے اور فارسی میں ہا تھ لفظ
 بے استعمال از صراح یہ لفظ اگرچہ عربی میں بسکون ثانی مشہور ہے لیکن اکثر فارسیوں نے ہا تھ
 قوت استعمال کیا ہر از بہار ہم تحقیق یہ ہر کہ شفققت بفتحات اصل لغت میں یعنی ترس ہر جو کہ

دست سے جو دل تیرا بجان

مہربان اپنے دوست کو آفات و بلیات سے ڈراتا ہے لہذا مجازاً بمعنی مہربانی مستعمل ہوا از خیابان
روزگار زمانہ نابیدار از برہان قولہ شفقت بروزگار او یعنی شفقت پر زمانہ نامساعد و ایام
ناموافق از فاضل مشرقی پند و پند بیان اینہا گذشت در و اب و وزن فردا اس لفظ کو حالت
نامسخت میں زبان پر لاتے ہیں از برہان و تویطیب صیفہ صفت مشتبہ کا ہے مصدر اسکا طلب
بہرستہ حرکات و تشدید بار موجدہ بمعنی علاج جسم و جان کا کرنا اور طیب دار و فروش کو کہی کہتی
ہیں از منتخب الطبہ و اطباء ر جمع از صراح طبیب و معالج و راسی و نظاسی عربی بچک بضم اول و ثانی
و پزسک بکسر تین و زار معجز و مسین مملوہ و حجه فارسی بید ہندی از برہان و غیاث و نفاس
صمیر فتح اول و کسر ثانی عصا رہ ایک درخت کا ہے نہایت تلخ اور بکون با جائز نہیں مگر بہر دست
شعرا از منتخب ایک دار و سے تلخ ہے جسے ہندی میں گھیکو اکتے ہیں از کشف بعضے کہتے ہیں یا سیمفی
صبر بالکسر از تویط اس عصا کو ہندی میں ایلو اکتے ہیں از غیاث شکر بکسر اول و فتح ثانی
بر وزن جگر بمعنی شکنندہ جیسے دشمن شکر بمعنی دشمن شکن اور لختختین نام شیرینی معروف جس سے
قند و مصری اور دوسری ٹٹھایان بناتے ہیں از برہان قولہ در دا آہ اقول مطلب ہر اسکا کہ
افسوس طبیب پر ہیز اور دوائے تلخ بخور کر تا ہے اور مریض کا جی بد پر ہیزی و دوائے شیرین کو
چاہتا ہے اور اصل مدعا یہ کہ ہوا خوانان عاشق چاہتے ہیں فصل اور وہ چاہتا ہے واصل شاید
معتوق تہمت بمعنی پوشیدہ و پنهان صورت ملوک و سلطان از برہان فل از دوست و اودہ
کنایہ ہر عاشق سے قولہ قدر بانش گذشت اقول اس جگہ مراد خود بینی ہر تر جمہ اس کے
علاقہ مندوں نے جو حرکات و سکنات کے نگران تھے اور ہر حال میں شفیق و مہربان تھے پہلے
باتین بضمیت آئیر سمجھائیں پھر بیابان پناہ میں پر کچھ کام نہ آئیں ہمیت افسوس طبیب
ایلو ابتلا و سنے ہی چاہے مریض کا کہ سب کچھ کھا دے و سنے قطعہ کسی عاشق سے ایک شاہد
کان میں کہد یا یہ چیک سے ہتھے جب تک رہیگی خود بینی تدر پھر میری تم کو کیا ہوگی اور وہ
کہ مرآن بادشاہزادہ را کہ مملوچ نظر اول و بود خبر کرد و ند کہ جواب سے مراد ہر آن
مدار و ست پناہید خوش طبع و شیرین زبان سمجھنا سے لطف و ہمت سے کہوید
ونگہا سے بدیع از وی و سنے تدر پھر میری تم کو کیا ہوگی

و شور سے در سر و ارد و سوزے در جگر و شبدا صفت منہا پر سپر
وانست کہ دل آویختہ اوست و این کوہ را انگخته او مرکن بجانب افراسیاب
جوان دید کہ شاہزادہ بنزدیک او غم آیدن دارد بکشتی گشت
نہشت آنگس کہ مرا بکشت باز آید پیش پاناگا کہ دلش بسوخت سرکش
خوشی و مملوح بجا رملہ صیفہ اسم مفعول کا ہو یعنی شکین اور معنی دیکھا گیا اس صورت میں
قلب مملوح کا ہو از غیث اقول قلب جائز نہر چنانچہ جذب و جذب از صراح در لغت بوغ قولہ مملوح
نظر او بود اقول کج بالفتح یعنی تریبنا مرغ کا دونوں بازو سے صاحب منتخب اللغات لکھا ہوا اور عاشق
مرغ سے تشبیہ دیتے ہیں اس صورت میں اگر مملوح کو بمعنی مقتول و طہیدہ کہیں تو ہو سکتا ہے
بعض نسخہ صحیحہ میں بجائے مملوح کے مملح نظر آیا ہو پس نظر اس کے کہ اوائل حکایت میں مملح پر غالب
اس جگہ بھی مملح رہا ہو قولہ خبر کرد اقول کرد فعل جلوداران اسکا فاعل محذوف صیغہ ان
بالفتح بروزن فعلان ماخوذ مہم بالفتح بمعنی چہنیدن سے پس اطلاق میدان کا زمین فراخ پر بطریق
ہجاز ہوگا اور میدان بالکسر بروزن میزان اسم آلہ ہر وزن بفتح اول و سکون ثانی بمعنی لاغر ساق
جو کہ سواری اور گشت زمین فراخ میں چار پایہ کو لا کر دیتی ہو لہذا زمین فراخ کو میدان کہا اور حضور
نے لکھا ہو کہ میدان بالفتح فارسی اور بالکسر اسکا معرب ہو از غیث و شرح گلستان اردو اردو
بالفتح و بالکسر دونوں آیا ہو یعنی زمین فراخ و جائے وسیع از منتخب بمعنی شخاس جہاں گھوڑا دوڑا
ہیں اور اکھاڑہ جہاں کشتی لڑتے ہیں از نوید میدان بالکسر بروزن مفعول ماخوذ و درج سے
میدان جمع مصدر باب سیم لیسع سے از صراح اقول اس جگہ مقصود شخاس ہی کیونکہ جس وقت
لوگوں نے شاہزادے کو خبر کی وہ گھوڑا پھیرتا تھا اس بات کو سننے ہی جوان کی طرف باگ
گھوڑے کی پھیری ہوا و مست بالضم دوام کسی کام پر رہنا از کشف مادہ اسکا دوم و دوم
و دیومہ ہی بمعنی ہمیشگی باب نصر فیض اور سیم لیسع سے از صراح خوش طبع فارسی فراخ ہوا
ٹھٹھول ہندی از نقائس شیرین زبان و شیو از بان و شکر زبان و شیرین کار و شیرین گشتار
و نہ کہ سنج فارسی نصیح و بلنج عربی از زبان و نقائس نکمتر بالضم سخن باریک و لطیف کاست
بالکسر نکست بالضم اول بفتح ثانی جمع از منتخب بدیع نادر قولہ نکست بالجمع اقول منتخب اللغات

نکتہ بمعنی کھودنا زمین کا لکڑی یا انگلی سے جو کہ ہنگام فکر سخن خامض و باریک زمین کا کھودنا معبر
اکثر لوگوں کا ہر لہذا اس سخن کو نکتہ کہتے ہیں پس تشبیہ ملزوم کا ساتھ اسم لازم سے کہ ہوا اور محشی
اشقہ دل کنایہ ہر عاشق سے مشور بمعنی عشق و جنون از غیاء شادی و کوشش از برہان
شور و فریاد و بیکاری و پریشانی فارسی اضطراب عربی از نقائس شہید ادویانہ و لا یعقل
از برہان و مویہ صفت بالکے نشان و علامت از منتخب بیان کرنا حال و علامت و نشان
کسی چیز کا اور اصطلاح میں فرق در میان وصف و صفت اسکے یہ ہر کہ وصف کلمات مع ماح کو
کہتے ہیں اور صفت انج صفتوں کو کہتے ہیں جو مروج کی ذرات میں ہوں اور با اصطلاح صرف اسم فاعل
و اسم مفعول صفت تشبیہ و افعیل التفضیل از غیاء دل آویختہ و دل آویز و دلخواہ فارسی
مطلب و مرغوب عربی از برہان قولہ دل آویختہ اوست اقوال لفظا و اگرچہ ضمیر فاعل ہر
لیکن اس جگہ بھی کہ ترجمہ نا فہم کلام کا ہر مقصود کرد خاک عموما و خاک برانگیختہ خصوصاً فارسی
بوخار و بخار عربی و مفعول ہندی از منتخب و صراح بلدا و آفت و زحمت و محنت و مصیبت و فتنہ
عربی آثار و آزر و آگفت بضم و ہم بکسر کاف فارسی و پنج فارسی از نقائس و غیرہ قولہ انگیزتہ او
اقول اس جگہ بھی او بمعنی مقصود اور جو فاضل مشرقی کہتا ہے یعنی بخار آفت و انگیزتہ است محض لغو
ہر کب و مرکوب عموماً چہرہ سوار ہوں مثل چار پائیہ و کشتی خصوصاً کھوڑا و مرکب جمع از غیاء
مادہ اسکار کب بالفتح ہی باب نصر بنصر سے اور مرکوب بالضم ہی باب سمع یسمع سے از صراح
را ند بیانش گذشت مانا بمعنی تشبیہ و نظیر و مثل و مانند بمعنی ہمانا یعنی گویا و پنداری شاید
و گمان بری و بمعنی تحقیق از برہان و مدار و رشیدی و غیاء ہمانا بمعنی بالیقین از مویہ و اوال الفضلا
و قنیہ فرق در میان مانا و ہمانا کے یہ کہ معنی تحقیق میں ہمانا نزد یک تر ہی مانا سے اور بعضے کہتے ہیں
کہ ہمانا بمعنی ظاہر و یقیناً اور مانا بمعنی پنداری و گمان بری و شاید از برہان قاطع تر چہ
کہتے ہیں وہ شاہزادہ قاتل سوار و پیادہ جو منظور نظر جوان مضطر کا تھا ایک دن بطریق تفریح سوار
جب سوار قریب اس عاشق صادق کے پہنچی تو جلوہ داروں نے عرض کی کہ اس میدان میں
ایک جوان ہمیشہ نظر آتا ہے بڑا خوش طبع و شیرین گفتار ہی ایک عالم اس جوان کے گرد حلقہ زن
کے گردہ و رقار ہی باتیں وہ لطیف طرب انگیز کہتا ہے کہ سننے والے و جد کرتے اور سر ہنستے ہیں نکتہ اس

عجیب و غریب کہ وارد و صادر رفتہ رفتہ از خود رفتہ ہو کر گوش دل سنتے ہیں گفتگو کے قرینے سے
ظاہر کہ کسی لبر کے وصل سے سعی و کوشش پر لغو آہ سے پیدا کہ جگر میں آتش تیر کی سوزش ہو عکاس
سے واضح کہ والدہ و دیوانہا ہر زندگی سے بیزار ہو شیفقتی مرگ کا ہانا ہو یہ باتیں درد آمیز و شہساز
سنگد شہزادہ نے سمجھا کہ وہ نے شبہ عاشق بہار ہو اور یہ خیال رفتہ آٹھا یا ہوا اپنا اور اپنے ہی
عشق نے اسکو مارا ہو کہ وہ اسکی طرف چھوٹا پاک ہو اسب قصہ اور بکھیرا جوان نے جیتا ہزارہ
اپنی طرف آئے دیکھا تو رو دیا اور یہ کہا بیت جس نے مجھے مارا وہ کھڑا ہے جلاہ شاید کہ دل اسکا کہ شہساز
چند انکہ ملاطفت کرد و رسید کہ چونی و از کجائی و چہ نام داری و صحت
ذاتی در قعر بحر مودت خنان غرض بود کہ مجال دم زون نہ داشت بیت
اگر خود ہفت سبوح از بر خوالی بہ خواستفتی الف بے تے نہ زانی گفتا
یاسن چرا نگوی کہ ہم از حلقہ درویشا تم بلکہ حلقہ بگوش الشائیم انکہ لغوت
استیناس محبوب از میان تلاطم امواج بیت سر پر آورد و گفت بیت
عجیب است یا وجودت کہ وجود میں کیسا نہ تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بہانہ
اسن بگفت و لغو ہر دو جان سلیم کرد بیت عجیب از گشتہ نہا شد بد
چیمہ دوست بہ عجیب از زندہ کہ چون جان بد آورد سلیم چند ان بیان گشت قدر
معتبہ از غیث و مدار مصطلحات کنایہ بہر بہت سے اور بعد اس لفظ کے اناکاف بیان کیا
معمول از نوید ملاطفت بیانش گذشت چون یہ لفظ چار معنی کے واسطے آیا ہے ایک شرطیہ
تراویں اگر کا دوسرے تشبیہیہ یعنی مانند تیسرے استفہامیہ یعنی چکاو نہ و بعضی چار چوتھے و قدیہ
ترجمہ ادا یعنی وقتیکہ حافظ بیت خیالی رو سے تو چون بگذر د بگوش چشم بے دل از پی نظر آید
بسوے روزن چشم از غیث نوید یعنی چکاو نہ بہر قندید و کشف صندحت بالفتح بیانش گذشت قدر
بالفتح و عمق بفتح اول و ضم دوم و بضم تین چربی تگ و تہ و ہن و لرد اب فارسی بھنور و کھنور
ان نفائس غزلق عربی غلط زن فارسی ڈوبا ہوا ہندی ہفت سبوح بضم سین ہر اوتام
قرآن سے اور سبوح سوا ان حصہ در ساتون حصہ قرآن کو ہفت منزل اس جہت سے کہتے ہیں
آریاں سلف نے ایک ہفتہ میں ختم قرآن مجید کا سفر کیا ہے اور تین سو رتوں کا ساتھ

مردن نمی بشوق کے کر گئے ہیں اس ترتیب سے کہ پہلے دن سورہ فاتحہ سے شروع کرتے ہیں
 دوسرے دن سورہ مائدہ سے تیسرے دن سورہ یونس سے چوتھے دن سورہ بنی اسرائیل سے
 پانچویں روز سورہ شعرا سے چھٹے روز سورہ الصافات سے ساتویں روز سورہ قاف سے
 از غیاث و شرح ثقات از ہر فارسی حفظ عربی یاد کرنا اور دل میں رکھنا ہندی از ہر ان قاطع
 آتشقہ و شہینہ و شوریدہ و دیوانہ و سر اسیمہ و در ہوش فارسی عاشق ہندی از ثقات
 ہم برگردہ و پریشان حال و عاشق از ہر ان الہت با تا کنایہ لوح و قلم و کرسی سے از ہر ان قاطع
 الف بفتح اول و کسر دوم کنایہ مفلس و مجر د سے اور بھی روح اعظم یعنی پیر نیل علیہ السلام سے اور
 حضرت آدم علیہ السلام سے اور جوہر فرد کہ مشکلیں جزو لا یتجزی کو کہتے ہیں اور با صطلاح شعرا
 دہان عشق کو از مؤید و غیاث قولہ اگر خود آہ قال الفاضل المشرقی الف بے تے نہ جاننا
 با صطلاح مجسم کنایہ ہر جل و نادانی سے اقول لفظ خود زائد ہے یا اگر خود بمعنی اگرچہ اور معنی اس
 بیت کے یہ کہ اگرچہ تمام کلام اللہ کسی شخص کو از بر یاد ہو لیکن جب عشق الہی مرتبہ کمال کو پہنچے تو سار
 قرآن کا کیا ذکر ایک حرف بھی یاد نہ ہے واقعی جو شخص مبنی بوق موتوا قبل ان تموتوا دریا سے
 عشق میں غوطہ زن ہوے اسکو کیونکر مجال سخن ہوے باقی رہی گفتگو اس امر میں کہ جناب فیض
 اور ایہ ہدی علیہم التحیۃ والثناء کہ عشق الہی میں بے نظیر و فرد کامل تھے کیونکر تلاوت قرآن فرما
 اور احکام خداوند تعالیٰ بجا لاتے تھے اسکے دو جواب ہیں ایک یہ کہ طرف ان اشخاص بجا روں کا
 مثل ساغر اور زلزلہ ان ہز گواروں کا مثل دریا ہر دونوں برابر نہیں ہو سکتے مع چہ نسبت
 خاک را با عالم پاک دوسرے یہ کہ طبیعت انسان کی ہر وقت یکساں نہیں رہتی چنانچہ باب
 دوم کی نوین حکایت میں تفصیل اسکی لکھی گئی حلقہ بگوش بیانش گذشت و ہشتال
 مصد رہی باب استفعال سے مادہ اسکائنس بالضم باب ضرب یضرب سے دونوں جن
 آرام پانا کسی چیز سے از صراح الفت و محبت از غیاث و جو و بمعنی ہستی و یافتن مطلوب مصد
 باب ضرب یضرب سے از صراح منتخب یعنی جسم و بدن جو عرف میں ساقط ہو گئی لغت میں
 پایگی نگریہ کہ مجاہد ہو اور جو کہ زبان زد بعض ثقات کا ہو ظاہر درست ہو گا از غیاث و جو و بدن
 و جسم و قالب عربی تن و قالب و کالبہ و اندام فارسی پنڈا ہندی و نیمہ و سریر و کالہ و سریر

کشتہ باغ نم یعنی مقتول اور مجازاً یعنی عاشق از غیاث خیمہ و نیم بالفتح مکان جو شاخ و درخت با
 لکڑی سے بناوین خیم و خیامات جمع مصدر ہو باب ضرب یضرب سے از صراح کل بیت یعنی میں چہ
 ایشا زخیر بیل بالفتح صحیح بالکسر خطا ہو اور یہ لفظ عربی ہے از غیاث سلیس بیان ش گذشت تر حمہ
 حبش ہزارہ قریب آیا کتنی ہی مہربانی و دلجوئی کر کے پوچھا کہ تیرا کیا حال کون ہو کہاں سے آیا کیا نام
 ہو کون پیشہ رکھتا ہو اس پیشہ میں کیوں آیا کیا تیرا کام ہو جوان اگر ادب محبت میں ایسا غرق تھا
 کہ زبان ناطقہ لال تھی بولنے کی اصلانہ مجال تھی بدیت اگرچہ سارا قرآن حفظ ہوئے شہر عاشق ہو
 تو بھولے تا الہ بلکہ چھوڑ چھا کہ تو مجھ سے بات کیوں نہیں کرتا کہ میں بھی درویش ہوں بلکہ انکا غلام
 حلقہ بگوش ہوں اہ وقت جوان نے بزرگ شمش الفت محبوب موج محبت کے تالیم سے سڑاٹھا اور
 بدیت ہو مجھ کے تیرے ہوتے رہے جان میرے تن میں ہے مجھے بات کی ہقد رت تو جو میں گھر میں تھی
 میری ایضا تیرے آنے پر بھی ہوئے نہ وصال تو غضب ہو گیا نذر جان اپنی گردن بات گھنٹہ
 یہ کہہ کر ایک آہ جگر سوز دل سے کہیں اور نقد جان اس محبوب جہاں کو بطریق نذر کے تسلیم کر دی
 بدیت کیا عجب کشتہ دربار پر گر مر جاوے ہے عجب اس زندہ سے جو جان بچا کر آوے

پانچویں حکایت

یکے را از متعلیان کہاں بچتے بود و طیب لہجے و معلیم از انجا کہ حسن بشر
 ست با حسن بشرہ او میں نے داشت زحرو تو بچے کہ بر کو دکان
 و کر دیے در حق ویر و انداشتے وقتیکہ سخلو تیش دریا سنفتے
 بگفتے قطع نہ انجان تو مشغولم آئے بہشتی روئے کہ با
 خوش تنم در خمیرے آید نہ زودنت نہ تو انم کہ دیدہ بر بندم و گر مقابلہ
 بندم کہ تیرے آئو مارے تیش گفت چنداںکہ در آداب و رسم اجہتا د
 بیشکی در آداب نفس نہ نظر فرماے تا اگر در اخلاقم نا پسند کے بینی
 کہ مر آن پسندیدہ ہے نگاہ برا تم مطلع گردان تا بہ تبدل آن سعی کنم
 گفت اسے پسیرین سخن از دیگرے پرس کہ آن نظر کہ ترا باتست جتر
 ہنہ سے پیغم قطع چشم بداندیش کہ بر کندہ باوہ عیب نماید

باب پنجم از نمود و کشف کودک بر وزن خوبک چھوٹا غلام یا نوکر نابالغ اور بعضے کہتے ہیں غلام کہ بندہ ہوا اور آزاد کو بطریق مجاز کے کودک کہتے ہیں از زبان یہ لفظ مرکب ہو کر دس سے کہ بمعنی فضلہ و نجاست ہو جو کہ اطفال یہوش بول و برا کرنے میں اختیار و احتیاط نہیں رکھتے لہذا کودک کہلائے یہ تحقیق ہر چند بظاہر مکر وہ ہو لیکن بیان واقعی سے چارہ نہیں غایت الامر ملائی کودک کا پسرا مرد و نابالغ پر ہر از غیث و جوارہ الحروف کو کوک و پچہ فارسی صبی بالکسر و طفل بالکسر و غلام عربی لڑکا ہندی و بشتی روس کے کنایہ ہر خوش صورت و خوب رو سے از زبان خوب و بے ریش از نمود وجہ تسمیہ کی یہ کہ جملہ مردان سوا او بہار سے پچھیر خارا محبوب سبحان علیہ وآلہ صلوات اللہ علیہ المنان کے سادہ رو بصورت نوجوان بہشت میں داخل ہونے کے از غیث چنانچہ منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی ضعیفہ کو دیکھ کر بطریق مطایبہ کے فرمایا کہ بڑھائی بہشت میں نہ جائیگا یہ سن کر وہ رونے لگی تو حضرت نے اسکو تسلی دیکر ارشاد کیا کہ تو غمگین نہ بہشت میں بڑھائے نوجوان ہو کر جائیگا ضمیر بالفتح اندیشہ و خاطر و اندرون دل اور جو چھہ و یمن گذرے از نمود و غیث و شرف نامہ او اسباب جمع ادب کی یعنی ہر چیز کا اندازہ و حدنگاہ رکھنا از منتخب و رس لفتح اول و سکون ثانی خواندن کتاب از منتخب ساتھ لفظ خواندن و دادن و کردن و گرفتن کے مستعمل از ہر عجم اجتہاد بالکسر کو شمش کرنا اور راہ صواب و ہدایت دینا از غیث قولہ اجتہاد بیفرائ بعض نسخہ میں بظہیر غرائی ہو لفظ بیانش گذشت نفس اسکو نفا بمعنی ذات اور تحقیق اس لفظ کی باب اول کی ابتدا یسویں حکایت میں آئی باقی باب ہفتم کی انیسویں حکایت میں انشاء اللہ تعالیٰ لکھی جاگی اخلاق بیانش گذشت اقوال اس جگہ بضم و ضمین بمعنی خوشے و عادت مناسب ہو قیہ کہ نہ کنندہ بایضی کو رشواد قولہ ہفتاد و عیب اقوال ہفتاد سے مراد کثرت ہر نہ اندازہ شمر تھمہ لکیر لڑکا مالک العالم نہایت خوب صورت غارتگر بندہ و مسلمان تھا علاوہ اسکے خوش لہجہ و شیرین زبان تھا اور اس جیسے کہ رغبت ہوسے ہر لذت خصوص ہمشادہ تولد صورت خوش طالع یہ ہفتاد و عیب ہشت ہفتاد اسکے حسن و لطف و عیب پر از بسکہ میلان تھا جیسا کہ اور شاگردوں کو تہنید و تہذیب کرتا اسکے حق میں جان نہ رکھتا اور جب تنہائی میں اسکو پاتا تو یوں کہتا قلمچہ میں تھکا دیکھ سکے ہوتا ہوں انشا خود فرست

خیالی اپنا مرے دل کو بھول جاتا ہو لگی ہر شکل کی جیسی جیسی کہ نہیں اگرچہ پیش نظر دیکھوں تیرا تاثر
 ایک دن اُس لڑکے نے کہا کہ جیسا میرے پڑھانے کے آداب میں آپ کو شش فرماتے ہیں جاپیہ کہ ویسا ہی
 میرے آداب ذاتی میں نظر کیجیے یعنی اگر میری عادات میں کوئی حرکت جو مجھ کو پسند معلوم ہوتی ہو اور
 آپ کو ناپسند اُس سے مجھ کو خبر کیجیے تاکہ اُسکی تبدیلی کی کوشش کروں استاد نے جواب دیا کہ اسے
 فرزند دلبند یہ بات کسی دوسرے سے پوچھ کہ میری اس نگاہ میں جو تجھ پر ہو تجھ میں ہر تاپا ہنر و قطعہ
 حاسدوں کی آنکھ خدا سے نکال : عیب جنھیں سب ہنر آوے لفظ کو ہنر کہ ہی ہوا و شہر ہوں عیب
 دیکھ کر دوست وہی اک ہنر :

پچھٹی حکایت

شعبہ یار وارم کہ یار غریب از در در آمد جان بے اختیار از حاسد
 رشتہ کہ چراغ با شمشیر کشید شد شہر سہری طیف من بچلو طاعت آگہ
 شکفت آمد از بخت کہ اس دولت از کجا بہشت و عتاب آغاز کرو
 کہ در حال کہ مرادیدی چراغ بکشتی گفت گمان بردم کہ آفتاب برآمد و شہر
 ظریفان گفتہ از قطعہ چون کہ اس نے پیش شمع آمد : خیرش از در میان
 جمع بکشت : و رشک خندہ ایست و شیرین لب : آتش پیش بکشت و شمع
 بکشت : و غریب بیا نش گذشت سہری بالفح صیغہ فاعلی ہوا و مصدر اسکا شہری بکشت
 معلوم و فتح رائے قلم اور آخر میں الیہ مقصودہ بصورت یا ہر باب ضرب ایضرب سے یعنی رات کو
 جانا از صراح در لغت سر و طیف بفتح طاء مطلق فاعل ہر سہری کا اور مصدر ہر باب ضرب ایضرب
 بمعنی خیالی از منتخب آنا خیال کا حالت خواب میں از مؤید اور دوسوہ قولہ تعالی و اذا مستطقت
 من الشیطان از صراح من بفتح میم و سکون نون کہے و آنکس و کیست اور با معنی واسطہ جمع و
 دونوں کے آیا ہر از غیاث بچلو صیغہ واحد نہ کہ فاعل معلوم مصدر اسکا جلا و علی ہر باب ایضرب
 سے بمعنی روشن و آشکارا لازم و متعدی و دونوں آیا ہر از صراح طاعت بالفح و رویت عربی
 در پیارہ دیدن فارسی دیکھنا ہندی از منتخب و حسی بیا نش گذشت شکفت بکشت
 و کاف عربی بمعنی تجربہ و بکاف فارسی بھی آیا ہر از بران و غیاث قولہ سہری طیف آہ بعض

نسخہ میں بجائے اس بیت کے یہ قطعہ ہر قطعہ سری طیف میں کج بول بطلعتہ الدجی بخیا لا یقنی
 علی اللیل ما دیا تا فی الذی اہواہ فی عکس الدجی؛ فقالت لہ اہلا وسہلا و مرحبا یرفق صیغہ واحد
 مذکر غائب فعل مضارع معلوم مصدر اسکا رفق بالکسر معنی نرمی و ملاطفہ کرنا از غیاث
 باب نصر منیر سے از صراح لیل واحد ہو معنی جمع واحد اسکا لیل ہو مثل تفرق و تفرک بھی جمع اسکی لیل
 آتی ہے آخر میں بار تخیانی زیادہ کی گئی خلاف قیاس بسطوح اہل و انال میں اور بعضے کہتے ہیں اصل
 میں لیلات تھا الف و تا حذف کیا گیا کیونکہ تصغیر اسکی لیتنیسیہ ہے از صراح ما و می آرام گیرندہ
 درادہ نمایندہ از منتخب قولہ علی اللیل ما دیا اقول لیل معنی شب کی صورت میں معنی درست
 نہیں آتے غالباً لفظ لیل غلط اور نیل معنی یافتن صحیح ہو کہ مراد اس سے وصل ہے اہو می اصل
 واحد مشکلم مصدر اسکا ہوا و معنی آزر دہ کرنا اور دوست رکھنا از منتخب عکس الدجی کنایہ ہے چاند
 جسکی فارسی ماہ تیار ہے اور عربی غنیمت بفتح فاء سکون خاتمہ و تاء فوقانی موقوفہ اور تاء رفیعہ
 و سکون میم ہے از زفائش کنایہ ہے ہر خوشی چراغ سے اہلا و سہلا و مرحبا دستور عرب کا ہے کہ
 جب کوئی راہ دور سے آتا ہو تو یہ تینوں کلمہ زبان پر لاتے ہیں اہلا یعنی خوب ہوا کہ تو آیا یا اپنے اہل
 اقربا میں سہلا یعنی سیر کر تو زمین نرم کی ہر چہ یعنی چیکہ تیری فراخ ہے اور یہ لفظ مرحبا عرب
 میں واسطی تعظیم مہمان کے کہتے ہیں اور مرحب مصدر بھی ہے معنی فراخ شدن اور اللہ تعالیٰ
 نصب کی ہو کہ ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہوا ہی اصل میں جہت لگا لدا مرحبا تھا یعنی فراخ ہوا ہے و
 یہ گھر فراخ شدنی پس جہت فعل اور لگا لدا اسکا متعلق واسطی تہنیت کے حذف کیا گیا اور اللہ تعالیٰ
 واسطی والا حذف کے باقی رکھا گیا از غیاث مرحبا معنی خوشی ہو جو بھی آیا ہو از مؤیدہ و ملا نور اللہ احراری
 لکھتا ہے کہ اصل ان تینوں کلمہ کی یہ ہے کہ اتیت اہلا و وطیت سہلا و رحبت مرحبا مرحب مصدر بھی
 رحب کا ہے بمعنی فراخی دعا و فراخی رزق و معیشت جو کہ معاورہ میں واقع ہوتا ہے لہذا اس تمام
 میں لائے ہیں والا خیال میں اس مقال کی کیا گنجائش یا خیال کو وجود عینی ملا خطہ کر کے
 مخاطب ساتھ ان کلمات کے کیا ہو ہر وجہ خالی تو غل سے نہیں کہ کلام عشاق میں ہوتا ہے اور اس
 صورت میں یہ مقال گنجائش رکھتا ہے انتی قولہ اقول یہ قطعہ بحر طویل عروض و ضرب مقفول
 ہر وزن فعلی مفاعیلن مفاعیلن چنانچہ صاحب غیاث اسی بیت اول کو جبکا مصرع ثانی فارسی

سما لکان آتشاہ پرتو نورانی سے کہ دل سہاگ میں باطن اور غلاف نہ ہو کر تپس اور بی اشارہ ہو نور و غافل
 کہ و گور روشن کر دیتا ہوا از کشف ترجمہ یاد رکھنا ہوں کہ ایک رات بخت خوابیدہ میرا سید امواجی
 میرا محبوب جسکی ملاقات کا میں شہب و روز مشتاق تھا بکمال زیبائی میرے گھر میں برونی افزو اوپر
 ہو رشید کے طالب و نمودار ہوا اس دولت لا انتہا کے لئے مجھے کہو تاب صبر کی نہ ہی نے اختیار مارے خوشی
 میں ایسا اچھل پڑا اور جلدی میں تو عظیم کو اٹھا کہ چراغ میری آستین کے جھٹکے سے بجھ گیا قطعہ رونق
 جہاں کا ہو شہب و خیال بے گسکے بجائے کا فردہ بھی تصور نہ دیا تھی کھلی چاندنی جوا گیا وہ ماہ لہا
 مر جہا ابل و سہلا مرے منور سے نکلا میرے پاس آکر بیٹھ تو گیا پر ملامت کرنے لگا کہ مجھ کو دیکھتے ہی
 تو نے چراغ کیوں بجھا دیا میں نے کہا تیرے جمال نورانی سے میرے گھر میں اس قدر روشنی اور انگہوں
 میں چکا چونہ ہوئی کہ مجھ کو گمان ہوا کہ آفتاب نکلا اور یہی عقلا کیلئے ہیں قطعہ شمع کے آگے آگے کر
 مارا آستین نکال مجلس سے بے آوے ہر دو کر کے تو عظیم بے آوے اور چراغ گل کر دے

ساتویں حکایت

یکے را دوست مدبّر نے ندیدہ بود گفت کجائی کہ مشتاق بودم گفت
 مشتاق بہ کہ ملول مثنوی دیر آمدی اسے نگار میرا دوست پڑو
 پڑو ہم را من از دوست بے معشوقہ کہ درو پر بیند آخر کہ ازان کہ بہ
 بیند بے طیفہ شاہ کہ بار فغان آید بجھا کر دن آمدہ بہت اسکا کہم
 از عسرت و مضادست خالی نباشد نیست اذاجتنی فی رفقہ کہ روز
 وان جنت فی صلح فانت محارب قطعہ سیک نفس کہ برا بیعت
 یا ربا اغیار بے شامد کہ غیرت وجود من بکشد بے شند و گفت کہ
 من شمع جمع اسے سعدی پڑا ازان کہ کہ روانہ خوشن بکشد
 مدت وقت سکین و پارہ از روزگار از کشف و نوید و صراح کہجا بیا نش گذشت مشتاق
 دلی کہ بہر چیزے آرزو برد از نوید آرزو مند کسی شخص یا کسی چیز کا از کشف صیغہ ہم مفعول باب
 افتعال سے اشتیاق مصدر بمعنی آرزو مند شدن مادہ اسکا شوق بمعنی آرزو کہ دانیدن
 سئل کردن نفس بچیزے باب نصیر سے از صلح ملول بالفتح اند و ہنگام از منتخبات و مجیدہ

از نوید بخوری و اندوہ یافته از کشف نادر اسکا مکتب ولایت و ملل ہر باب سماع بسبع سے از صراح
 ملال و غم عربی رنج و اندوہ و ستوہ فارسی از غیاث و غیرہ قولہ مشتاق بہ کہ ملول اقول اس جگہ کا
 بمعنی از ہیو جس طرح اس بیت میں سے ہمتائے گوشت مردن بہ کہ لقا ضا سے زشت قصا
 یعنی مشتاق بہتر ہر ملول سے تفصیل اس بیان کی یہ کہ تو میری ملاقات کا مشتاق تھا اور میرا
 فراق تجھ کو شاق تھا بعد مدت کے وصل سے ہجر کو دوری ہوئی اور تیرے دل کی مراد پوری ہوئی
 اگر ہمیشہ وصل رہتا اور زبان مواصلت کو طول ہوتا تو کثرت ملاقات سے مرہ اشتیاق کا نسبتاً
 بلکہ تو ملول ہوتا نگار بیانش گذشت سمرست یعنی مستند جیسے سرایہ و مایہ از محشی قولہ دامن پنجم
 اقول دامن چھٹی میں مستعمل ہوا بمعنی دینا جو معروف ہوا بمعنی کردن جیسے وعدہ دادن بمعنی
 بنادادن جیسے گوشت دادن بمعنی گفتن جس طرح حال دادن ہے بمعنی گذشتن جس طرح کو چہ دادن
 بمعنی کشیدن مثل جاروب دادن از غیاث و بہار پنجم اس جگہ دامن نہیم بمعنی پنجم یعنی دامن
 بکراریم مناسب قولہ معشوقہ اقول یہ لفظ نریا دنی کا تائید بصورت ماور نہیم بزیادی
 یا مجموعہ صرغہ ثانی میں واسطے ضرورت تقطیع کے شیخ مرحوم نے لکھا ہوا لانی الاصل معشوق اور
 نہیم بمعنی وادہ شکم مقصود ہی اور لفظ معشوقہ ترکیب میں مفعول مقدم بیند کا ہی قولہ دید
 اقول لفظ دید بکسر اول و سکون یا بوجہول بمعنی مدت متناہی مقابل زود ہی از بران رنگ
 و طول مدت از نوید اور تکرار لفظ دید کا دلالت زیادتی پر کرتا ہے یعنی بہت دیر اور بھی دیر دیر کے
 یہ معنی ہیں کہ بعد مدت کے ایک ایک بار ملاقات حاصل ہو قولہ آخر کم از ان آہ اقول
 مطلب اس بیت کا یہ ہے کہ جس معشوق کو دیر کے بعد دیکھیں بسبب قائم رہنے اشتیاق
 کے قدر اور الفت و محبت اسکی زیادہ اور باقی رہتی ہے اور وہ معشوق جسکو ہمیشہ سیر کر دین
 محبت اسکی کم اور بسبب بے اشتیاقی کے قدر و الفت عاشقانہ جاتی رہتی ہے لطیفہ بیاض
 اگر زشت رفیق اس جگہ مراد قریب ہی چھٹا بالفتح کیونکہ زمین پر گردینا اور ابلنا و یک کا اور
 گھاس کو بڑے سے اکھاڑ لینا اور بدون ہمزہ آخر ستم کرنا اور کسی پر گران ہونا اور کسی سے قطع کرنا
 از منتخب بمعنی ظلم و جور از نوید ستم کرنا ساتھ لفظ کردن و زدن و رفتن و آمدن و گفتن اور کشیدن
 و بردن و دیدن و بستن و گستردن مستعمل از غیاث و بہار پنجم غیرت بالفتح رشک و صدیجانا

اور فتنہ و دیت یعنی خون بہا از منتخب کشف باب ضرب یضرب اور نصیر نصیرتہ از صراح و صراحت
 بالضم و تشدید ال کیسے ساتھ دشمنی کرنا از کشف او از حرف شرط بمعنی چون و بمعنی وقتہ و بمعنی یہی
 و بمعنی ناگاہ از غیبت و کثر حبست و احد ذکر مخاطب فعل ماضی معلوم حیاقہ و معنی ہر صدر یا ضعیف
 یضرب سے بمعنی آمدن از صراح و فقط بہر سر حرکت را مملکہ و سکون فارسم جمع ہو بمعنی ہر مان از کشف
 و غیبت ترو و رخصت و اندک اندک خارج مندرج و اولیٰ بالفتح و زیارت بالکسر و زیارت بالضم و صراحت
 باب نصیر نصیرتہ بمعنی کسی مقام متبرک میں جانا یا کسی شخص متبرک سے ملاقات کرنا از منتخب صراح
 ال ال بالکسر و سکون نون بمعنی اگر چہ از صراح و صراح بالضم اشتی و بالکسر و نیک از منتخب ہر صدر و
 باب نصیر نصیرتہ مذکور و مؤنث دو نون مستقل از صراح صراح سے بمعنی اول و کسر از مملکہ صیرتہ و صراحت
 ہو باب صراح سے صراحت اسکا مصدر بمعنی کیسے ساتھ جنگ کرنا از منتخب باد اسکا صریح
 بمعنی کارزار مؤنث مستقل چنانچہ کہتے ہیں فقط بیہم حرب او خلیل کہتا ہو کہ تغیر اسکی از صراح
 بدون ما اور مازنی اس پر دلیل لانا ہو کہ فی الاصل یہ مصدر ہو تو حالت تصغیر میں ناچاہیہ اور مازنی
 کہتا ہو کہ حرب کبھی مذکور بھی آتا ہو چنانچہ کہتے ہیں انا حرب لمن حاربکم ای عدو از صراح و صراحت
 ایک شخص نے مدت سے اپنے کسی دوست کو نہ دیکھا تھا ملاقات ہوئی تو بڑے تپاک سے توہینا
 کہ جانی اتنے دن تو کہاں تھا کہ میں نہایت مشتاق تھا تیری جدائی کا دلیر بہت شاق تھا اتنے دن
 نہایت ضعیف اس مشتاق کے جسکے اشتیاق کا انجام وصال ہو واسے بجال اس شخص کے جسکو
 وصال دائمی کا نتیجہ ملال ہو مشغولی مدت پر تو آیا جانی اب نا تھو دامن سے ترے اٹھا کر کہتا
 نا تھو ہر سون میں ملے جو یار بہتر کیا لطف جو دیکھے سیر ہو کر ہو جو محشوق کہ رقیبوں کے ساتھ
 عاشق کے پاس بے لطف آوے گو یا ستم کرنے آیا ہو کیونکہ اس طرح پرتا اسکا رشاکے عداوت سے
 خالی نہوگا بدیت ہمراہ رقیبوں کے ملاقات کو جانا نا ظاہر ہیں تو ہو دوستی باطن میں پہلا نا ظاہر
 جو ایک دم بھی کسی غیر سے ملے محشوق ہو تو خاتمہ وہی غیرت سے ہو سے عاشق کا ہر کام
 ہنسکے میں ہوں شمع بزم اے سعدی بڑ چلے جو آپ سے پروانہ چھو کہ کیا پروانہ

آٹھویں حکایت

یاد دارم کہ در ایام پیشین من دو دوستے چون با دہم دو مشغور ہوئے

صحبت داشتند ناگاه اتفاق غیبت افتاد پس از مدتی که باز آمد
 عتاب آغاز کرد که درین مدت قاصد کے نظریستادی گفتہ درین آمد
 کہ دیدہ قاصد بجمال تو روشن گرد و دامن محروم قطعہ بار و کربنہ مرا
 گو زبان توبہ بدہ کہ مرا توبہ شمشیر بخوابد بودن پر شکم آید کہ
 کسے سیر کہ در تو کند باز گو کہ کسے سیر بخوابد بودن پر شکم آید کہ
 اس میں یاد توان واسطے نسبت کے بر تفسوب بہ پیش یعنی گذشتہ از محشی یادام فارسی
 اور عربی از منتخب غیبت بالفتح ناپدید ہونا از منتخب ضد حضور از غیث غیب و غیبت
 و غیب و غیبت بالفتح و غیاب بالکسر مصدر ہی باب ضرب یضرب سے از صراح اتفاق و
 عتاب و درین بیان ایسا گذشت کہ بکاف تازی و واو معروف بمعنی کجا یا بکاف
 مجھی و واو مجهول صیغہ امر کا گفتن سے توبہ و توب بالفتح مصدر ہی باب نصرینہ سے بمعنی باز آنا
 گناہ سے اور توب جمع توبہ کی ہر از صراح ساتھ لفظ گفتن و کردن و فرمودن و دادن و شکستن و
 گستن کے مستعمل از بہار عجم شمشیر و تیغ فارسی جہاز بضم جیم و آخر میں زائر معجمہ و غیر
 عربی تناو ا رہند سی یہ لفظ مرکب ہی شمشیر و تیغ سے اور شمشیر بمعنی ناخن و دم شمشیر کہ تیغ نام
 شیر یا دم شیر سے مشابہ ہی لہذا اس نام سے مسمی ہوا از بہار عجم و برٹان و جہانگیری و سوادیر شکاک
 و پڑمان بضم یار فارسی و زار فارسی و ہا سے ہوز فارسی حسد و غبطہ و غیرت عربی و اہ ہندی مگر
 حسد ہی اور پڑمان غبطہ اور فرق دونوں میں یہ کہ رشاک اسکو کہتے ہیں کاجھی چیز کی یکے پاس دیکھکر
 چاہے کہ وہ اپنے پاس آوے اسکے پاس نہ ہے اور پڑمان کہ نیشل اُس چیز کا اپنے واسطے چاہے
 از برٹان و غیرہ قولہ یار ویرینہ مرگواہ اقول اسے حرف نذ کا متحد و یار ویرینہ متباد
 اور مدہ صیغہ ہونی کا دادن سے بمعنی کردن و گفتن چنانچہ ساتوین حکایت میں عنقریب لکھا گیا
 مطلب اس قطعہ کا یہ ہے کہ اسے یار قدیم مجھ سے کہاں زبان سے توبہ ہو سکے تو ایسی بات کہ
 یا مجھکو تو اپنی زبان سے کہدے کہ توبہ مگر یعنی میرے آنے سے کہتے کہ یا سا تھ فاک اضافت
 لفظ ویرینہ کے یہ مقدمہ شیخ کا دوسرے کسی حاضر مجلس سے ہو کہ میرے یار ویرینہ سے کہدو
 کہ مجھ سے کہنا کہ شمشیر ہو میرے اور اپنی زبان سے ایسی بات نہ کہ مجھکو آنے سے منع کرے کہ

کیونکہ اگرچہ تیرے کھینچ کر منع کرے تو بھی مجھ سے کنارہ نہ ہو سکے یہ معنی اخیر زیادہ تر چسپان ہوتے ہیں
 شرجہ یاد رکھتا ہوں کہ سابق اسکے چہرہ میں اور میرے ایک دوست میں جیسے دوستی و سفاک دامن
 ایک پوست میں کمال الفت تھی دن رات ایکجا صحبت رکھتے تھے شہر و شکر کی طرح آپس میں سہل
 رہتے تھے فلک ناہنجار کی تفرقہ اندازی سے بیکار ایک مفارقت کا اتفاق پڑا یعنی اس نے سفر کیا اور اسکے
 بعد پھر کرا یا میں اسکی ملاقات کو کیا پہلے خوب سگے سے لپٹا جب بیٹھا تو دفتر شکایت کا کھولا کہ تو بڑا
 سنگدل ہی بیروت مدت فراق میں کوئی قاصد نہ بھیجا انتظار و اشتیاق میں آنکھیں پتھر لگیں
 منہ کو آیا کلیجا تو بہ کر دوستی کا نام نہ لے تو اس قابل نہیں کہ تجھے کوئی پاس بھیجے دے میں نے کہا
 آپ غصہ تمام لیجیے میری تقصیر معاف اور اپنی طبیعت کدورت سے صاف کیجیے تو ایک عرض
 میں کروں قاصد نہ بھیجئے کا سبب یہ ہو کہ مجھ کو ناگوار ہوا کہ آنکھیں قاصد کی تیرے جمال سے رشوبہ
 اور میں دیدار سے محروم رہوں بعد اسکے حاضرین مجلس سے میں نے مخاطب ہو کر کہا قطعاً
 یار سے کہہ دو کہ منع زبان سے نہ جھجے اگر کبھی تیغ ہو تو بھی نہ کنارہ ہوئے غیظ ظاہر کر
 قہر ہو پھر کہتا ہوں : مہر پر آنکھ ٹھہرنے کا نہ یار ہوئے :

الوین حکایت

دانشمندے را دیدم کہنے میثاق شدہ و رازش از پردہ بر ملا افتادہ و زوفا و
 بروے و شمل بیکران زدے بارے بلطافش گفتہ و انم کہ ترا و محبت
 این منظور ملتے و بناے محنت بزرگہ نیست پس با وجود چنین معنی
 لائق قدر علما نہا شدہ خود را متهم کردن و جو رہے ادا بان بردن گفت
 اسے یار و دست عتاقم از دامن بردار کہ بار بارین مضامین کہ تو بینی
 اندیشہ کردم صبرم بر جفا سے او سہل تر ہے شاید از ناویدن او و حکیمان
 گفتہ اند دل بر مجاہدت نہا دن آسان تر است کہ چشم از مشاہدت بیا
 بگر گفتن مشغولی ہر کہ دل پیش و لبرے دارد و ریش در دست
 دیگرے دارد و باہوے بالہنگ در کردن و متواندہ خوشن رفتن
 آنکہ بے او بسر نہاید پیر و دیگر جفا سے کہتہ بیاید پیر و

شرح گلستان اردو گفتیش ز نهار چند از آن روز کردم استغفار بکنند
 دوست ز نهار از دوست بد دل نهادم بر آنچه خاطر اوست بگر بکلمه
 بنزد خود خواند و بر بقرم بر اندا و داند و دانش غلام و فضل اور جانتا از بران
 مشد یعنی صاحب و خداوند و دارنده از بران دانشمند و دانشمند و دانش گرو دانش
 و دانش بسیار و انج بسیار و انج فارسی عالم و علام و علام و فضل و خیر عربی از بران غیر بد
 ہندی است و کہ بھی کہتے ہیں مثلاً اصل میں بتلی آخر میں اہم مقصودہ بصورت یا
 صیغہ اسم مفعول کا ہر باب افتعال سے ابتداء مصدر مادہ اسکا باوہ وایمہ وبلو وبلو ہر باب
 نصر بنصر سے یعنی رنج و بلا میں پڑنا از صراح و منتخب راہ یعنی پوشیدہ و پنهان و نہفتہ
 و اسرار دل از بران علام و ظاہر عربی آشکارا فارسی محمل بیانش گذشت کران
 و کرانہ یعنی انتہا مقابل ابتدا اور گوشہ اختیار کرنا اور دوری قبول کرنا از بران فارسی
 انتہا و نہایت و غایت عربی پارے و لطافت بیان اینہا گذشت منظور
 یعنی نظر کردہ شدہ اور کنایہ معشوق سے از مؤید صیغہ اسم مفعول مصدر اسکا نظر بفتح تین یعنی
 و یکہا کسی چیز میں بتال اور امید رکھنا باب نصر بنصر سے از صراح علت و وجہ و سبب و
 غرض و بہت و باعث مراد فیکہ گر اور علت یعنی بیماری از منتخب و مؤید زلت بیانش
 گذشت قولہ ترا و محبت این منظور آہ اقول اس جگہ منظور یعنی معشوق اور علت سے
 مراد غرض فاسد و زلت سے نیت کا سد یا گناہ ہی لاگو درخور آئندہ از کشف یعنی ہندوا
 از بران یعنی موافق مادہ اسکا کین ہی از صراح متہم بضم سیم و فتح ہا صیغہ اسم مفعول باب افتعال
 مصدر اسکا اتمام یعنی تہمت رکھنا اور تہمت یعنی گمان بدلیجانا اور گمان بد اور بکون تاء
 فوقانی یعنی موافق شمار کرنا از منتخب قولہ دست عتابم آہ اقول یعنی دست عتاب ز فہم
 بردار اور یہ از تحریر متقدمین ہی چنانچہ شیخ مرحوم نے اس کتاب میں اکثر جگہ اس قبیل کی
 عبارت لکھی ہر محبت و مجاہدہ و مشاہدہ بیان اینہا گذشت ریش در دوست
 کہتے وادون کنایہ ہر اپنا کام سیکو سپرد کرنے سے از بران یعنی بے اختیار اور دوسرے کا
 مسخر و مطیع و فرمان بردار ہونا آہو فارسی ظبی بالفتح عربی ہرن ہندی اور بچہ آہو جھ

حرکت و رفتار میں آیا ہوا ورنہ کو خال بالفتح اور باد کو غزالہ کہتے ہیں از منتخب بطریق استعارہ
چشم اور عشق کو بھی کہتے ہیں از زبان بالہنگ مخفف بالہنگ کا اور چندور یا لہجہ ہر دو
پرزو اور بالفتح بروزن شہر زور فارسی بقوہ عربی باگڈور ہندی اور باصلح مجردین جو چیز کہ کشت
تعلق ہواصل اس لغت کی بالآہنگ تھی بالابھنی کوتل کھوڑا اور آہنگ بمعنی کشیدن کلمہ اول کا آخر
آخر اور کلمہ ثانی کا حرف دل ہم جنس تھا لہذا موافق قائمہ فارسی کی ایک الف حرف اور دو اکثر استعجال سے قضا
ہو گیا یا الہنگ ہوا قول کہ آہوے یا الہنگ آہ اقول مطلب اس بیت کا یہ بسط طبع ہر بیت میں
بے اختیار ہو کر جو کچھ بھی بھول جاتا ہو اور باختیار خود کہیں جان نہیں سکتا اس طبع عاشق یاد دوا کہ آوارہ و
اسیر زنجیر باد و سخن مبتدائے عشق جانکاہ بستہ کند نگاہ مشاہدہ معشوق سے باز نہیں سکتا
بسیار روان کنایہ ہر زندگی بسر کرنے سے از زبان قول کہ بیاید بر دستہ منطبعہ حال میں بیاید مبرور
مختار فاضل مشرق کا بھی یہی ہے چنانچہ شرح اسکی نمیتوان نہایت لکھتا ہو ظاہر رعایت قاف
برو کے مرد اختیار کیا ہو مولف کے نزدیک دونوں مصرع میں بر در دین اور شاید کاف فیہ
باید ہو پس معنی اس بیت کے یہ ہونگے کہ جو عاشق بغیر دیکھنے معشوق کے زندہ نہیں اگر معشوق
ظلم و ستم کرے تو عاشق خوشی سے اسکا غم اپنے دل پر سے ترچہ ایک عالم کو میں نے
دیکھا کسی پریر کے عشق میں ایسا دیوانہ تھا کہ چرچا اسکی دیوانگی کا خانہ بجانہ تھا ظلم و ستم
اس جفا پیشہ کے ہاتھ سے پاتا اور انواع صوابت اپنے دلیر اٹھاتا ایک دن دوستانہ لکھتا
میں نے اس سے کہا کہ میں خوب جانتا ہوں کہ اس منظور نظر کی محبت میں ہوا سے دیکھنے کے
غرض فاسد شجر کو منظور نہیں اور بنائے محبت امر ناپسندیدہ پر تیرے دل میں منظور نہیں کچھ
سنا تو اس الفت خالص کے بدنام رہنا اور ظلم بے ادبوں کا سہنا علم کی قدر و منزلت کے
لاکن نہیں کہنے لگا اے یار غمگسار دست دلاست میرے دامن سے اٹھا لے کہ اکثر اوقات
اسی مصلحت میں جو میرے واسطے تو مناسب دیکھتا ہو میں نے غور کیا تو اسکا نہ دیکھنا
دلیر نہایت جبر و گران تر آیا اور اس کے ستم پر صبر بہت سہل و آسان نظر آیا اور دانشمندوں
نے بھی کہا ہو کہ رنج و لعب دلیر اختیار کرنا آسان ہے پر دلیر کے دیدار سے آنکھیں بند کرنا
کا ہمیشہ جان ہر مثنوی جسکا دل ہاتھ میں ہو دلیر کے کیا خبر اسکو ہوش و سر سے

جس طرح رشتی میں بہن ہو ہندو ہمانہ جگہ سے وہ ہل سکے اصلاً زندہ ہے دیدار جو نہ ہے کیونکہ
نہ جو اسکا اپنے دل پہ سے مانگی اک دن اماں جو آئی بھاک تو بہ کی میں نے پھر کئی دن تک
یار کا میں تو یار ہوں شاطر خاں رضی ہوں جس میں اسکی ہو خاطر لطف سے گریہاں وہ جانی ہے
قہر سے یا نکالے وہ جانی ہے

دسویں حکایت

در غنفوان جوانی چنانکہ افتد و ذاتی پاشا ہدے سرے دھڑکے داکستہ
بحکم آنکہ خلق داشت طیب الاو و خلقے کا لب در او اپدایت آنکہ
نبات عارضش آب حیات میخورد و در شکرش نظر کند سرکہ نبات میخورد
اثبات اخلافت طبع از وی حرکت بدیدم کہ نہ پسندیدم دامن از وی
ورکشیدم و مہرہ ہر ش بر جدم و گفتم بیت برو ہر جہ بیاید
پیش گیرہ سر بانداری سر خوشش گیرہ کشندش کہ ہر وقت میبفت
بیت شیرہ گر وصل آفتاب نخواہد بود و وقت بازار آفتاب نکاہد این
بگفت و سفر کرد و ریشیانی در من اثر شعر فقت زمان الوصول المر جال
بقدر لذت العیش قبل المصائب بیت بازار آئے و مرا بکش کہ پیشیت
مردن و خوشتر کہ پس از تو زندگانی کروں و اما بشکر منت باری پس از
مدتے باز آمد آن خلق و او وی متغیر شد و جمال یوسفی بنیان آمدہ و سید
رخدادش چون بہ گردے نشستہ و رونق بازار حسنش شکستہ متوقع
کہ در کنارش گرم کنارہ گرفتہ و گفتم قطعہ آنروز کہ خط شادت بود
صاحب نظر از نظر بر اندی و امر و زبک بادی بصلحش و کش فتحہ و ضمہ
بر نشانندی و غنفوان بیانش گذشت قولہ در غنفوان جوانی چنانکہ افتد و ذاتی
میر شیر علی افسوس باغ اردو میں اس فقرہ کا ترجمہ لکھتے ہیں کہ بیچ ابتدا سے جوانی کے
گواہ نہانیکا پر جو بھیر پڑی تو جانیکا اقول لفظ افتد کا قاعلی اس فقرہ میں معلوم
نہیں ہوتا اور ترجمہ سے بھی واضح نہیں کہ ابتدا سے جوانی میں کون چیز پڑتی ہے اور

نزدیک فاعل افتد کا اتفاق تعشق مقدر ہو یعنی ایام شباب میں مقتضائے ولولہ جوانی کے
 حسینان و لفریب پر اکثر اشخاص کی آنکھ پڑتی ہو اور دل ان کا اختیار سے باہر ہو جاتا ہو سر
 بفتح اول و سکون ثانی اور بکسر اول دراصل ہوا شد و قولہ سرے و سرے دہشتم اقوال پہلے بفتح
 تخفیف را و مملہ یعنی میل و خواہش ہو اور دوسرا بالکسر و تشدید را و مملہ یعنی راز پوشیدہ
 از غیبات ویران یعنی ایک خوبصورت سے میں الفت ظاہری اور عشق باطنی رکھتا تھا
 حکم بالضم مصدر ہو باب نصر منصر سے یعنی فرمودن و فرمان اور حکم کرنا درمیان کسیکے قولہ لقا
 یکم بیہم یوم القیۃ از صراح قولہ حکم آنکہ اقول منظر اس کے کہ حکم یعنی فرمان ہو اور ہر چیز کا وقوع کسی
 سبب سے ہوتا ہو اور فرمان بھی ایک سبب ہو لہذا حکم اس جگہ مجازاً بمعنی سبب کہا جا رہا ہے
 خلق بالفتح و سکون ثانی و طوق و حنجرہ عربی گلو و ناسے گلو فارسی گلاہندی از صراح و لقا
 بفتح تین ناسے گلو از مؤید طیب بالکسر و بفتح اول و کسر ثانی ہوا شد و بعضی لہ دید و پاک از غیبات
 او مصدر نہیں مگر بمعنی مصدر آتا ہو جس طرح نبات رویانیدن و رشتنی اور عطا بمعنی دادن
 و دہش اور کلام و بیان بمعنی سخن کردن و سخن از منتخب فارسی میں بمعنی خوبی حرکات معشوق
 اور مراد اشارہ اور بمعنی آواز بھی آتا ہو از غیبات طیب الا و اکنا یہ جو خوش آواز و خوش گوار
 از فردوس اللغات و غیبات خلق اس جگہ مراد خوبصورتی سے پیدر بالفتح و سکون ال ماہ تمام
 از منتخب بعضی محققین کہتے ہیں کہ بدر راہ تمام کو اس جہت سے کہتے ہیں کہ بعد غور و انقباض
 اپنے طلوع کے وقت بخوبی مبادرت کرتا ہو از غیبات اور بفتح تین بیان گذشت اقول یعنی
 آفتاب کا کچھ مقابلہ باقی نہیں رہتا تو تمام و کمال روشن ہو جاتا ہو پیدر بمعنی ظاہر ہونا از منتخب
 اس جگہ صیغہ ماضی ہو سبب واقع ہونے بعد حروف شرط کے بمعنی مضارع کہا جا چکا نسبت
 بالفتح ایک قسم ہے قند مصفا سے کہ بعض اہل ہند اس کو مصری کہتے ہیں از غیبات کو ز قند
 از مؤید عارض کنارہ رخسار کا یعنی جگہ نکلتے ریش کی از منتخب لفظ عارض جو محاورات
 میں بمعنی رخسارہ ہو وہ بفتح را ہو اور دوسرے معنی کے واسطے بکسر را ہو از غیبات و لطائف
 اقول آدمی کے رخسار کو عارض کہنے کی ظاہر وجہ یہ معلوم ہوتی ہو کہ مادہ عارض کا عرض فقیر
 بمعنی وہ چیز جو دوام نہ رکھتی ہو اور آدمی کے سنار سے چشم میں ایام طفولیت و شباب و جوانی و پیری

زیادہ تر تغیب بر خضارہ سے ظاہر ہوتا ہے غدار و خد عجبی رخصارہ دویم بکسرہ وال فارسی لائری
کمال ہندی ان نفائس آب حیات و آب حیات و آب خضر و آب بقا و آب زندگی و آب خورشید
و چشمہ نور بخش و چشمہ خضر و چشمہ راز خضر و چشمہ حیوان ایک چشمہ ہر درمیان ظلمات کے جو کوئی
اسکا پانی پیے ہرگز نہ مرے اور وہ نصیب حضرت خضر و حضرت الیاس علیہما السلام کا ہوا اور
باصطلاح شہر کنایہ ہر سخن و کلام صاف و پاک اور دھان و معشوق اور اسکے شکم سے اور عتقا
سالمکانی اشارہ ہر عشق و محبت الہی ہے جو کہ اسکو چھپے معصوم و فانی ہوئے از بران کنایہ دھان معشوق
باینجا کہ تو ہیں کہ زندگی عاشق کی اسکے سبب ہو اور ظلمات اسکا خد ہوا و گویہ شکرتیں معروف ہیں
قند و نبات اور دوسری شہر ایسا چائے ہر ایک کنایہ ہر آب معشوق و سخن شیرین سے از بران شگفت و تشبہ
یعنی معروف ہوا و نبات و آب معشوق و آب شیرین و آب از غیاث بالغم بیانش گدشت قولہ آگاہ بنار عافیت
بحر جز مشمن طبعی جنوں ہو ورنہ اسکا متعلق نہ افسان متعلق ہوا از غیاث صاحب خیال
الوقت ہر کہ مراد نباتات اول سے سبزہ خد اور نباتات دوم یعنی شہر یعنی معروف اور مراد شکر سے
لب معشوق اور نظر کردن کنایہ حسرت و توقع سے یعنی جو کوئی نبات کھاتا ہو اس معشوق اسکے
لب شیرین کی حسرت و توقع رکھتا ہے پس لب اسکا نباتات سے بہتر ہو اور فاضل مشرقی و شارح
ناظم یعنی صاحب شکرستان معنی اس بیت کے یہ کھاتا ہو کہ وہ محبوب ایسا شاہد ہو کہ نبات رخصار
یعنی خطہ غدار اسکا پرورش یافتہ آب حیات ہو اور جو کوئی اسکے لب شیرین کو دیکھتا ہو نبات
کھاتا ہو اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ کھانے والا نباتات کا اسکے لب کی طرف بحسرت نگاہ کرتا ہو اور جو
نگاہ کرنے کے بعد اسکا شیرین ہو جاتا ہو اسکی مولف کے نزدیک فاعل معجور دکا اگر آب حیات
ہو تو خالی لفظ سے نہیں اس معصومیت میں معنی اس بیت کے یہ ہونگے کہ اسکے رخصار
ملکات آثار کی نباتات جو باعث حیات ابیدی ہے آب حیات کھاتا ہو اور شرف و طہارت
نزد کافی جاوید اسکی سبب سے اٹھاتا ہو اور کھانے والا قند و مصری کا اسکے لہجے
شیرین پر نظر کرتا ہو مصری کا چھبکا ہو جاتا ہو و اس در کشیدن و دامن کشیدن
کنایہ کسی چیز سے اراض و اشتیاق کہنا اور ترک صحبت سے از بران مہر بر چین
کنایہ ہر ترک و دوستی سے باز نہ کرستان پیش گرفتن کنایہ ہر اختیار کرنے سے

باب پنجم
بفتح بمعنی فکر و خیال و میل و خواہش از غیاث سرگرفتہ کنایہ برکنارہ کشی سے از غیاث اللفظ
سرخوش گرفتہ کنایہ ہر باہر جاسے سے از ہمسایگی شب پرہ و شب پر کن شب پر
و شب باز و شب بازہ و شب بوزہ و شبوزہ و شبانوزہ و شبانوزہ و شبانوزہ و شبانوزہ
و مرغ مسیحی خاں سنی خفاش عربی چمکا ڈر ہندی بسبب اسکے کہ سوراخ مقعد نہیں رکھتا مگر
کھاتا اور گھاتا اور سوچ جنتا ہر ایک کا چمکے کا ہوتا ہے کہتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس صورت کا
مرغ مٹی سے بنایا تھا منفذ سفلی غائب ہول کے بحکم الہی وہ مرغ جان پا کر اڑ گیا بیان تکسک
انظر سے غائب ہوا آخر زمین پر گر کر مر گیا پس حق سبحانہ تعالیٰ نے اسکا شبیہ پیدا کیا چمکا
کو مرغ عیسٰی اسی جہت سے کہتے ہیں از بران در لغت مرغ عیسٰی اللفظ شب پرہ کا سیاہ
خفت کرنے یا سے ایجاد کے بھی جائز ہے یعنی شب پرہ بوجہ شبیہ نفس ہو سکتا ہے دو حرفت کے کہتے ہیں اگر
اسکا طفل نابالغ کے پیر و پر مین تو موسے زہر نہ نکلے اور اگر چہت کے بل پر اسکا و الہی سبب ہے
بھاگ جاوین از بران در لغت شب پرہ اسکی دو قسم ہے ایک کلان گاڈ کہتے ہیں درختوں کی
شاخ پنچ سے پاکر لٹکتے ہیں دوسرے چمکا ڈر جو مکانات میں آشیانہ کرتے ہیں آفتاب سے
خور و خورشید و مہر و مہر و جبہ درویش فارسی شمس و ذکا و عربی سورج ہندی آفتاب ترکی
آفتاب بمعنی سورج و تاب بمعنی تابش و روشنی و پر تو سے مثل ماہتاب بمعنی تابش و روشنی یا
اور بعضے کہتے ہیں بمعنی ترکیبی اسکے آفتاب ہوا و عربی روزی آیا ہوا اور کنایہ ہر شراب الگوری
اور از باب سکو کے نزدیک مراد آفتاب سے اوج اور مراد ماہتاب سے نفس اور وہی کہتے ہیں
روح بدن میں مثل آفتاب ہوا و نفس نیز کہ ماہتاب و رواق بیانش گذشت کا بد عیض
مضارع کا ستن و کاہیدن سے بمعنی کم ہونا اور نقصان کرنا اور ضعیف و شیف ہونا از بران
قولہ شب پرہ گاہ اقول یہ بیت بحر مصرع مثنی مطوی موقوف ابتر ہوا وزن اسکا یہ ہر
شیرہ گر و وصل آن تاب خواہد رونق بازار آفتاب شکار کا بد
مفتعلن فاعلات مفتعلن فتح مفتعلن فاعلات مفتعلن فتح
سفر بیانش گذشت فقد تصدیقہ واحد مشکلم مصدر اسکا فقد یا فتح اور فقدان
بالضم و بالکسر باب ضرب یضرب سے بمعنی کم کرنا اور کم ہونا از صراح مراد درج عربی مرد

و آدمی فارسی جو کہ حد بلوغ کو پہنچا اور جوان ہوا تو قدر بیان نش گذشت لذت خوش مزہ از منتخب
 ما خود لذت سے کہ مصدر ہے باب سیم سے اذ صرح اقول لذت اس جگہ بمعنی لذت ہے مصداق
 جمع ہے مصیبت کی بمعنی مکر و مارت و شاید در بنما از کز ہمزہ مصائب میں بدلہ یا سے تختانی کا
 ہے خلاف قیاس از غیاث وزبدۃ الصوف باری نام ہے خداوند تعالیٰ کا بمعنی پیدا کنندہ اور خدا
 از منتخب قولہ خلق داودی اقول اس جگہ کنایہ ہے خوش آوازی سے سیب بیان نش
 گذشت از شیخ در سخندان و شیخ بالضم فارسی ذوق عربی تھا ہے ہندی از بر مان و لافائس یہ وہی
 و آبی و قیج فارسی سفر جل عربی کہتے ہیں اگر زن حاملہ کیا و سے تو فرزند اسکا خوشخو ہو سے
 از بر مان قولہ رونق بازار خشنش شکستہ اقول شکستن بمعنی توڑنا معر و شاد و معنی اعراف
 کز نا بھی آیا ہے کذا فی البر مان اس جگہ بھی معنی مقصود یعنی رونق اسکے بازار حسن کی روگردان ہو گئی
 آنزور یعنی آن زمان فاضل مشرقی لکھتا ہے یہ ترکیب تو صیفی ہے یعنی وہ خط جو محبوب ہے اور مراد
 خط شاہد سے موسے پاکیزہ و نورستہ ہے کہ اول شباب میں برتا ہے اور لطافت محبوبی کو بڑھاتا ہے
 اور صاحب شکرستان لکھتا ہے کہ ترکیب اضافی بھی ہو سکتی ہے یعنی وہ خط جو شاہدوں کے
 ہوتا ہے اور صاحب خیابان لکھتا ہے کہ یہ قول شارح ناظم یعنی صاحب شکرستان کا محض غلط ہے
 کوئی نہیں کہتا کہ فلانی زلف معشوق رکھتا ہے بلکہ ایسے مقام میں زلف معشوقانہ استعمال کرتے ہیں
 قولہ خط شاہد بیان نش گذشت صاحب لفظ ظاہر لکھتا ہے عاشق سے ترکیب میں مفعول لفظ
 رازن کا راہبان سے محذوف یعنی صاحب نظر را کہ مراد اس سے خود شیخ فرعون ہے صلح باہم
 از منتخب بالفتح از نوید بمعنی آشتی فتح و فتح نام حرکت زبر اس حرکت کو فتح اس وجہ سے
 کہتے ہیں کہ تلفظ میں منہ کھل جاتا ہے ضمہ و ضم نام حرکت کہ اسکو پیش کہتے ہیں و ضمہ کی
 یہ کہ ضم بمعنی پیوستن و فراہم آوردن چیز سے را با چیز سے ہوا و تلفظ میں یہ حرکت ساتھ ضم کر کے
 شفقتین کے حاصل ہوتی ہے از غیاث و عبدالرحمن حاشیہ شرح ملا اقول یہ توجیہ عبدالرحمن
 کی درست نہیں کیونکہ یہ حرکت سوائے باء موحده یا باء فارسی کے جسکا تلفظ مخصوص
 شفقتین سے ہے ہوا اگر دوسرے حرف پر ہو تو اسکے حاصل ہونے میں شفقتین کو کچھ علاقہ
 و واسطہ نہیں مگر لفظ پیش کو البتہ لبون سے تعلق ہے سو یہ مقصود شارح کا نہیں پس یہ توجیہ

من قبیل القول بما لا یضی بہ قالہ ہر قولہ امرو ز آہ شارح ناظم و فاضل مشرقی دونوں لکھتے ہیں کہ
 شین ضمیر لفظ صلحش راجع طرف صاحب نظر کے اور شین ضمیر لفظ کشش بالکسر عاید طرف خط شاہد
 اور مراد فقہ سے صورت خط دراز درست اور غمہ سے موسے کج و کوتاہ ہے یعنی جب تیرے منہ پر کج
 نوزستہ و پاکیزہ تھے اور تو نو خط تھا عاشق کو زجر کرتا تھا اور نظر سے گراتا تھا آج کہ تیرے منہ پر بال
 بعضے مثل فتحہ دراز درست اور کتنے مثل ضمہ کج و کوتاہ نکلا اور موسے محبوب تیرا درگزن ہوا عاشق
 کے ساتھ آشتی کرتا اور دامنگیر ہوتا ہے ہر جسم ایام شباب میں بقتضائے ولولہ جوانی جیسا
 کہ حسینان لفریب پر اکثر جوانوں کی نگاہ پڑتی ہے اور دل انکا قبضہ اختیار سے باہر ہو جاتا ہے اور
 سبب جانتے ہیں ایک خوبصورت سے میں الفت ظاہری اور عشق باطنی رکھتا تھا اور ارباب کہ
 مجھ کو نیاز تھا بسبب اسکے کہ وہ نازنین حلقی تالو میں بے مثل نہایت خوش آواز تھا علم
 موسیقی میں نے لطیف مثل تالسمین کے طاق تھا حسن و جمال میں مثل بدر منیر ضرب المثل مشہور
 آفاق تھا بدیت اسکے جمال کی نبات آب حیات کھاتا ہے دیکھو محبت اسکے لب جو کہ
 نبات کھاتا ہے اتفاقاً ایک دن اُس سے خلاف طبع ایک حرکت ہوئی کہ میرے دل کو بہت نفرت
 ہوئی اُسکی صحبت سے دامن سکوڑ لیا اور اُسکی محبت کا رشتہ دل سے توڑ دیا اور یہ کہا
 بدیت دفع ہو جو کچھ تیرا جی چاہے کہ نہین میری پروا تو جا اپنے گھر میری بے پروائی دیکھو
 اٹھ گیا میں نے اپنے کانوں سنایا کہتا ہوا چلا بدیت شہرہ گر ہر کا دیکھو نہ حسن و جمال
 حسن پر خورشید کے آوے نہ ہرگز زوال نہ لکھا اور دھڑلے سفر کیا اور ہر مفارقت سے
 پریشانی و وحشت گزیرنے ولین گھر گیا بدیت کھو دیے وصل کے دن ہم بھی بہن نادان بڑے
 عیش کی قدر وہ حالے جو مصیبت میں پڑے اور چلتے وقت بے اختیار ہر کر میں سے کہا
 بدیت گر قتل پھر کہ تیرے آگے مرنا بہتر ہے نہ تنہا زندگانی کرنا قصہ مختصر غصہ کی حالت میں
 آئے میری طرف التفات نکلیا اور چلا گیا لیکن شکر و احسان خالق انس و جان کا کہ مدت دراز
 بعد جو وہ سفر سے پھر کر میرے پاس آیا تو آواز اُسکی ڈوک میں آگئی تھی فوسورتی بھی جاتی رہی تھی
 وہ لجن داؤدی کہاں جمال یوسفی روز بیان سبب زرخندان پر مثل ہی کے گرد جی بازار سن کی
 رونق میں نہایت کمی آرزو مند تھا کہ کنارہ ہوں پر میں نے کنارہ کیا اور یہ کہا قسط ہے اسے بارگاہ

اشق کی کار تیرا کار نہ

جب تھا سبزہ آغا تا تو نے مجھے نظرون سے گرایا باب آیا تو صلح کرنے مجھے نہ جسے نہ وقت سنا
 سبزہ بیکہ نشوئی تازہ بہار اور وقت زرد شدہ و یک منہ کا تش بیا سبز
 چند خرامی و تکرینی دولت یارینہ تصور کنی پیش کیے رو کہ طلبگار
 نسبت نازبران کن کہ خیر از دست قطع سبزہ دریاغ گفتہ اند خوش است
 و اند آنکس کہ این سخن گوید یعنی از روی نیکی ان خط سبزہ دل عشاق
 بیشتر جویدہ بوستان تو گند نازار است پس کہ برسی کنی ہی رویدہ
 قطعہ تو پار بر فتنہ چو آہوہ امسال بیامدی جو دوزی سعیدی خط سبز
 دوست دارو نہ ہرالف جوال دوزی بہ قطعہ گر صبر کنی و زبانی ہو
 بنا گوش از این دولت ایام نکونی بسرایدہ کہ دست بجان داشتہ ہجو تو
 بر ریش ہنگذاشتہ تا بقیامت کہ بر آید قطعہ سوال کر دم و گفتہ جمال
 روئے ترا چہ شد کہ مورچہ برگرد ماہ خوش شدت ہنجدہ گفت اندام
 چہ بود و ہم را بہ گز ما تم چشم سیاہ پوشیدہ است تازہ بہتی تو نقیض کند
 و جدید و حادثہ قابل قدیم اور معنی کند پشمرہ بھی آیا از بران بہار و وری بیان
 اینہا گذشت و یک دہکارہ فارسی قدر و مرجل دونوں بالکسر عربی آتش بیاش گذشت
 قولہ تازہ بہار آہ اقولی بحر سیرج مملوئی مشکوف ہر مفتاح مفتاح بہار این الف
 نہ اکا ہوا و ظاہر اد تازہ بہار سے نوجوان اور دوق زرد شدن کنایہ ہر زوال حسن سے اور دیگر بیان
 کہ تازہ بہار سے آتش ہر و شدن کنایہ زوال گرمی عشق سے پس معنی ظاہر اس بیت کے
 یہ ہونگے کہ اسے نوجوان تیرے حسن شباب کی بہار نائل ہوئی فصل خزان کی آئی سرخی چہرہ کی بہار
 نائل ہوئی اسب مجھ کو مشتاق است جان وہ الفت سابقہ ایام جوانی دل سے دور ہوئی آتش عشق
 بالکل سرد و شل کا فرو ہوئی لیکن بطور اجبار اس نظم و نثر سابقہ ظاہر کہ شخص خواہد کہ اس سے کہ
 باقی نہ تھا اور سب کا حسن نائل ہو گیا ہوا کہ بلفظ تازہ بہار خطاب کرنا خالی از اشکال نہیں کیونکہ
 خزان کو چہرہ کہ تازہ بہار سے تعبیر کرنا ایسا ہی جیسے تہ کہ بلفظ جوال اور جوان کو بلفظ طفل
 تعبیر کرنا مولف کے نزدیک تازہ بہار فراتا اس صفت علیہ الرحمۃ کا یا بطریق طعن و تعریض کر

یعنی اسے شخص تو اپنے تئیں تازہ بہار تصور کرتا ہے حالانکہ تیرے حسن کی بہار پر خزان آئی نہیں
دولت زوالی کو دولت عالی سمجھنا اور اسپر تکبر کرنا محض خام خیالی ہے یا لفظ تازہ بمعنی حادثہ
چنانچہ لغات کی شرح میں برہان قاطع سے قبل اسکے لکھا گیا چند بمعنی تاکر و تاکلی از برہان چراغی
صیغہ واحد مخاطب غراسیدن سے کہ چلنا ناز و تکلف زیبائی ہو از برہان عربی اسکی تخریرون
تفعل کہ رباعی فرید فیہ ہو از منتخب و مؤید و غیاث تکبر مصدر ہے باب تفضل سے اور استکبار
کہ مصدر ہے باب استفعال سے دونوں بمعنی بزرگی کرنا از خود اور گردن کشی کرنا مجبور و کاکر و کبریا
بالکسر سکون با و موحده ہے باب کرم مکرم سے بمعنی بزرگی اور بزرگ ہونا از منتخب صراح دولت مارش
اس جگہ مراد ہے حسن گذشتہ سے ناز بمعنی بیداعی و بے پروائی و استفغانی معشوق کی عاشق شہ
کہ بمعنی ہو ہے یہاں شوق پر از برہان بمعنی فخر بھی آیا ہے از بہار عجم و مدار و غیاث ناز فارسی دلالی
و غیر بیلہ بالفتح و فتح عربی شجرہ ہندی از نفائس سبزرہ معروف اور نام ایک جانور سبزرنگ کا
بہ قدر کہ بوتہ جسکو سبزرہ بھی کہتے ہیں اور وہ مرغ خزانہ پر از غیاث و شرح قرآن السعدین ہندی میں
نبیل کنڈہ از غیاث در لغت سبزرہ کہ قولہ دانہ انگلس کہ این سخن گوید این سخن اشارہ ہے مضمون
مصرع اول سے اور بیت ثانی دانہ کا مشغول اور مصرع اول کی تفسیر ہے یعنی صیغہ واحد مکلف
فعل مضارع معلوم بمعنی چاہتا ہے اور قصد کرتا ہے مصدر اسکا عنایت بالفتح و بالکسر بمعنی قصد کرنا
اور اہتمام رکھنا ساتھ کسی چیز کے از منتخب اور صراح میں بمعنی رنج کھینچنا کیسکے واسطے از غیاث
خط سبزرہ خط جو خوبصورتوں کے رخسارہ پر تازہ نیکے ہوں از برہان خط سبزرہ و موئے زرد
فارسی زغب عربی روئیٹے ہندی از نفائس گندنا و زہودہ فارسی کراش بضم کاف و فتح را
مشدد عربی کہتے ہیں روغن بلسان کی خوبی کا امتحان کیا چاہیں تو گندنا کو اس سے چرب کر کے
چراغ بر رکھیں اگر آفرختہ ہو تو خالص ہے والا نہیں اور اگر تخم گندنا سرکہ میں ڈال دیں تو ترشی اسکی
بر طرف کر دیوے از برہان قولہ تو پار برفہ آہ یہ قطعہ اکثر نسخوں میں نہیں ہے مگر فاضل شری
کی شرح میں ہے لہذا اسکی شرح بھی لکھتا ہوں پار برفہ از غیاث بمعنی سالگدزشتہ و پیش ازین از
برہان و غیاث اقوال اس جگہ معنی اول یعنی سالگدزشتہ مناسب نظر اسکے کہ مصرع ثانی میں
ہو آہو فارسی غزال و ظبی عربی ہرن ہندی کنیت اسکی ابو الجہا اور آہو ہے ہندیکو عربی میں ہم فتح

راو مہلہ و سکون یا رتختانی اور سفید سرخی منجھتہ کو اغفر اور اسکی مادہ کو غفر اور بزرگ ہمارا کہتے ہیں ان
 نفائس بطریق استعارہ آنگہ اور شاہد معشوق کو بھی آہ کہتے ہیں از بر بان بوز لضم باہر موجدہ و سکون
 واو مہول و زار ہوتا اسب نیلہ رنگ مائل بسیدی واسب جلد و تند و تیز از بر بان تند و خستہ از
 مؤید و شرفنامہ اور لضم یا رتختانی ایک جانور کو چک تر پلنگ سے عربی میں نمر اور ہندی میں چیتا
 کہتے ہیں از نفائس جوال بالضم و خرچین فارسی عدل و غرارہ عربی گون ہندی جبین غلہ وغیرہ
 ہر کر چار پایہ بر بار کرین از نفائس منتخب و غیاث شارح مشرقی جوال کی ہندی ٹاٹ لکھتا ہے
 قولہ الف جوال دوز اشارہ ہر موٹے سخت و دراز سے شارح مشرقی جوال دوز و تند فارسی
 بستکہ عربی کبسریم و فتح سین مہلہ و فتح لام مشد و ستوا ہندی جس سے ٹاٹ وغیرہ سینتے ہیں
 از نفائس منتخب صبر بالفتح مصدری باب ضرب یضرب سے بمعنی بند کرنا کہ کیو اور کچھ نینا
 بیان تک کہ مر جاوے اور جس کرنا جیتاک کہ قسم نہ کھاوے از منتخب و ر بفتح واو و سکون
 راو مہلہ مخفف و اگر کا ہی اقول اس جگہ واو یعنی یا کہی یا اگر کہنی چنانچہ سعدی فرماتا ہے ع
 کل میں بخور و روشن باشد از غیاث بنگا گوش لضم باہر موجدہ بمعنی نثار چنانچہ خود شیخ مرحوم کا
 یہ شعر ہے
 سرو از من قہر و طاقت و ہوش بہت سنگین دل سپین بنگا گوش از جمع الفس
 سروری ایام کوئی اس جگہ کنایہ حسن ایام شباب و سبزه آواز سے کہ سر یح الزوال کر
 قولہ گر صبر کنی کہ بقول شارح نور اللہ اکثر نسخوں میں ورنہ کنی بصیغہ نفی ہے لیکن اس صورت
 میں لفظ بنگا گوش نے ربط اور مطلب ضبط ہو جاتا ہے مولف کے نزدیک کنی بکسر باہر موجدہ
 اور کنی بفتح کاف کردن سے بمعنی جدا کرنا اور چھٹنا جیسا کہ بران قاطع میں ہو مناسب و
 چسپان معلوم ہوتا ہے اس صورت میں معنی اس بیت کے یہ ہونگے کہ نفوس امارہ اکثر جوانوں کے
 خواہ ان نفس صفائی رخسارہ کہ اکثر جوانان عاشق مزاج باغواے نفس امارہ بغرض صفائی
 رخسارہ جو داڑھی منڈاتے ہیں اگر تو صبر اور اپنی طبیعت پر جبر اختیار فرمایا کرے یا اگر چہ ہمیشہ
 داڑھی منڈایا کرے لیکن بمصداق بیت الشباب یعود متناسے محال تیری بر نہ آوے
 اور دولت حسن ایام شباب جو زائل ہو گئی پھر نہ آوے دست بیانش گذشت قولہ
 اگر دست بجان آہ صاحب ضیایان لکھتا ہے کہ صاحب بہار عجم یاران فقیر سے ہے اس بیت کے

یہ معنی کہ تیرا تھا کہ جس طرح عاشق کی جان تیرے اختیار میں ہے چاہے مارے چاہے جلا دے سہم طرح
 میں اگر تیری ڈاڑھی کے نکلنے اور نہ نکلنے پر اختیار رکھتا تو قیامت تک تیرے منہ پر ڈاڑھی
 نکلنے نہ دیتا انتہی اور فاضل مشرقی لکھتا ہے کہ اس بیت میں تقدیم و تاخیر عبارات برہائیت
 وزن شعر کے واقع ہوئی ہے اصل عبارت یہ ہے کہ اگر دست داشتے بر ریش ہمچو تو بجان اور تیری
 اسکے یہ ہیں کہ اسے معشوق تیری ڈاڑھی پر اگر میں دست قدرت رکھتا جیسا کہ تو عاشق
 کی جان پر قدرت رکھتا ہے تو روز قیامت تک ڈاڑھی نکلنے نہ دیتا کہ شگفتگی و خوبی تیرے
 منہ کی نرا نکل کر ہے انتہی اور صاحب شکرستان یہ معنی لکھتا ہے کہ جس طرح تو اپنی ریش پر
 ہاتھ رکھے ہے اور نہیں چاہتا کہ نکلے اگر میں اپنی جان پر اسے جس طرح ہاتھ رکھتا تو قیامت تک
 تن و بدن سے جان نکلنے نہ دیتا انتہی اقول معنی تراشیدہ صاحب ہمارے ہم پسندیدہ صاحب
 خیابان ہرگز عبارت سے علاقہ نہیں رکھتے اور فاضل مشرقی نے جو مضاف الیہ جان کا لفظ
 عاشقان اور صاحب شکرستان نے لفظ خود و تقدیر سمجھا ہے خالی تکلف ہے نہیں مگر کہ دست
 نزدیک اگر بجان میں ہاں قسمیہ اور مضاف الیہ جان کا لفظ تو مقدر ہو تو معنی بے تکلف دست
 ہو میں یعنی اسی معشوق تیرے جان کی قسم کھاتا ہوں جس طرح تو آرزو مند تھا کہ ڈاڑھی نہ نکلے
 اگر میں اختیار رکھتا تو قیامت تک ڈاڑھی نکلنے نہ دیتا مورچہ مصغر مور کا ہے جیسے باغ
 باغ کا اور کناہہ موسے خرد ریش سے از بران نملہ و ذرہ عربی چو نیل ہندی از نفاش ماہ
 کناہہ معشوق سے از بران اس جگہ کناہہ رخسار سے ترجمہ مقنونی سرخی گئی اب ترا
 چہ ہر زردہ چھیرے ہی کیوں بھوکو مراد ہے سر و پائیند کے دست چل او تکبر نگرہ خشن
 گذشتہ کا تصور نگرہ جاوہان جو تیرا طلبگار ہو یا ناز کر اس پر جو خریدار ہو یا قطعہ کہتے ہیں
 سبزہ باغ میں ہو خوب جانے وہ شخص جو یہ بات کہے دام خط عذار مرویان ہر دل عشاق
 کو پھنسا لیوے ہر باغ تیرا ہو گزرنے کا کہیت ہر جتنا ہی کاٹا جائے اُتنا آوے قطعہ
 چہ ترا صاف تھا گیا جب اب ریش و پروت لیکے آیا ہر سعدی کو ہی خط سبز مرغوب
 کب اسکو جال و وز بھایا قطعہ تو روز منڈایا کرے یا چھوڑ دے ڈاڑھی ہر حسن شبابی
 نہیں عارض یہ پھر کرنا ہر قدرت چھوے ہوئی تو قسم تیری ہی جان کی ہر خط سبب حشر لگا نے نہ بٹا

راز ہوا جہرہ گلستان تیرا کہی کہ سرور جلال دل جلا

قطعہ یہ پوچھائیں نے ترا منہ تو چاند سا تھا صاف : اب اُسکے گرد یہ کیوں ہو چون کا
جوش ہوا : کہا یہ ہنس کے خدا جانے منہ مرا شاید زوال حسن کے غم میں سیاہ پوش ہوا :

اَلْیَاسُ حُوسِنُ حَکَايَتِ

یہ کہ را رسیدم از مستعربان ما تقول فی المردان گفت لا خیر فیہم مادام
احدہم لطیفاً تیجاشن فاذا خشن تیدا لطیف یعنی چندانکہ لطیف و نازک گندم
ہست درشتی کند و تندی بنید و چون سخت و درشت شد چنانکہ بکار سے نیاید
لطیف کند و دوستی نہاید قطعہ امر دانکہ کہ خوب و شیرین بہت تلخ
گفتار و تند خوے ہو و چون بریش آمد و بلعنت شد : مردم آئینہ
و مہر جوے ہو و مستعرب بکسر راے مہملہ صیغہ اسم فاعل کا باب
استفعال سے یعنی وہ شخص جو عرب خالص نہواور اپنے تئیں عرب ظاہر کرے مادہ ہکا
عرب بفتح تین ہر بمعنی مردم تازی شہر باش اور عرب بن قوطان نام ایک مرد کا جو موجود
زبان تازی کا تھا کنیت ابوالیمین از صراح قولہ کی از مستعربان مختار فاضل مشرقی کا اور
بھی اکثر نسخوں میں مستعرب ہی اور صاحب شکرستان متعرب بکسر راو مہملہ صیغہ
اسم فاعل کا باب تفعیل سے لکھا ہے اور صاحب صراح لکھا ہے تعرب فوشتن بالعرب
مانند کردن و تعرب بعد ہجرتہ امی صارا عربایا و العرب المستعربہ ہم الذین لیسوا بخلص
و کند لک المتعربۃ انتی اقول مختار دونوں شارحوں کا درست لیکن اگر صیغہ اسم فاعل کا
ہو تو بھی بہت چست مردان بالضم و مرد بالضم و مار و جمع ہر امر کی از غیاث قولہ ما تقول
فی المردان بعض نسخہ میں مرد اور بعض میں مار و ہر اقول باعتبار معنی تینوں لفظ درست
لیکن باعتبار قافیہ مستعربان خواہ متعربان کے مردان نہایت چست اور ما استفہامیہ
و مفعول ہر تقول فعل مضارع اسمین ضمیر فاعل کی راجع طرف مخاطب کے فی المردان
جار و مجرور متعلق بفعل شکرستان قولہ لا خیر فیہم آہ لا حرف نفی جنس خبر اُسکا اسم
فیہم جار مجرور لکن اُسکی خبر ما دام فعل ناقص احدہم اسم لطیف خبر تیجاشن
فعل مکشارع معلوم باب تفاعل سے مادہ اسکا نشن و خشونت ہر یعنی درشتی ہو و

از صراح سیکلاطفت بھی فعل مضارع اسی باب سے ہر خستہ ان بمعنی تا آرزمان از نوید و برین
شیرین بمعنی عزیز و نایاب از غیات و مصطلحات لعن بمعنی دور کرنا رحمت و نیکی سے مسند
باب فتح یفتح سے اور لعنت اسم ہے بمعنی نفرین از صراح و منتخب قولہ بلغت شد صاحب
شکرستان و فاضل مشرقی بجایے بلغت کے بلاغت لکھتے ہیں اور اکثر نسخوں میں بلاغت ہے
لیکن نسخہ منطبعہ کلکتہ لکھتے ہیں بلغت ہر قول لفظ بلاغت بمعنی جوان شدن اور شہرہ
حد بلوغ ایام خروج منی یا موسے بغل و زنا یا بارہ برس یا پندرہ یا اٹھارہ برس ہر اتنے ایام تک
حسن بالکل زائل نہیں ہوتا اور لعن بمعنی دور کرنا رحمت و نیکی سے اور نفرین کرنا صراح
میں آیا ہے مراد اس سے زوال حسن جو باعث نفرت طبیعت ہے اور ظاہر اشارہ ہے لفظ لعنت کے
بنظر کراہت کے اس جگہ بے محل و غلط اور بلاغت کو صحیح ٹھہرایا ہے حال آنکہ جب لعنت بمعنی
لعنی اس جگہ مقصود نہیں بلکہ بمعنی مرادی زائل الحسن ہے تو مولف کے نزدیک لفظ لعنت
مطابق سمجھنا سے منطبعہ مذکور اس جگہ صحیح معلوم ہوتا ہے اور معنی اس قطعہ کے یہ ہونگے
کہ امر و جنت کہ حسین صاحب جمال اور جوانی و لطافت خود و خسار میں عزیز خلایق و بے شمار
رہتا ہے تلخ گفتار و تند خو ہوئے اور جب ٹھہر پریش و برت آوے اور لوگوں کو اس سے
بسبب زوال حسن کے نفرت ہو خلیق و مہر جو ہوئے مگر جب سے ایک عجمی سے جسٹے لکھتے
عرب مشہور کیا تھا میں نے پوچھا کہ تمہارے نزدیک امردون میں کیا خوبی ہے اسنے کہا کہ
بیری و انسست میں امرد خوبی سے معراہین اور بسبب اسکے کہ حسن اخلاق نہیں رکھتے قابل
تبراہین کیونکہ جب تک وے کلف نام و نازک اندام میں چاہیے والوین سے خشونت اور کدرا کرتے ہیں اور
جب ریش و برت نکلی قابل دیکھنے کے باقی نہیں ہے تو انھیں عاشقوں سے لطفت دیدار
کرتے ہیں قطعہ جب تک امرد و مہر خوب شیرین لب انھیں تلخی و تند خوئی ہے جب بے بالغ اور ریشاکی
تنگا وٹ اور مہر جوئی ہے ہڈاڑھی آنے چبت تھو کے کوئی نہ پھر تو الطاف و مہر جوئی ہے

بارہویں حکایت

یکی راز علیا رسیدند کہ کسے تابا ہر وے در خلوت نشستہ و در تاب
ور قیباں نفستہ نفس طالب و شہوت غالب چنانکہ عرب گوید التمر بالغ

والناطور غیر مانع پہنچ باشد کہ بقوت پرہیزگاری از وی بسلاست بماند
گفت اگر از مہر و یان بسلاست ماند از بدگویمان بسلاست نماند شعر
وان سلم الانسان من هو نفسہ فمن سوا نفس المدعی لیس سلم
بدیت شاید پس کار خوشتر نباشستن لیکن نتوان از زبان مردم
بستنن خلوت بالضم سوائی اور بالفتح نہ بالکسر بمعنی خالی ہونا اور تنہائی اور خالی
ہونا مسکن کا غیر سے از نوید و مدار کشف از منتخب منزل معنی اصل خالی ہونا اور جہاز بمعنی
جائے خالی اور ساتھ لفظ گزیدن و دانستن کے مستعمل اور باصطلاح صوفیان اڑھائی رویہ
جو واسطے عبادت کے گوشہ میں پھینکین از بہار عجم و غیاث خلوت و ظلمہ بالفتح تنہائی مسکن
اور خلوت بضم تین و او شد بمعنی ہی شدن مصدر ہو باب نصر بنصر سے از صراح رقیب
بمعنی نگہبان چشم دارندہ یعنی امیدوار و موکل مصدر اسکا رقب بالفتح اور رقبہ و
رقبان دونوں بالکسر بمعنی چشم و دانستن باب نصر بنصر سے از صراح پاسبان نگہبان
اور دو آدمی کہ ایک معشوق پر عاشق ہوں ایک دوسرے کا رقیب ہوتا ہے یعنی ایک دوسرے
سے نگہبانی و حفاظت معشوق کی کرتا ہے از غیاث نفس بالفتح و سکون فامعنی جان
و روح اور اصطلاح میں نفس کی کسی قسم میں تفصیل اسکی باب ہفتم کی انیسویں حکایت
میں المشاء اللہ تعالیٰ کی کجی اس جگہ اور نفس لارہ و شہوت بیا نش گذشت اس جگہ مراد قوت باطن
ہو شکر خرمایہ اسم جنس ہو واحد شمرہ جمع ترات بفتح تین از صراح قولہ التمر بالغ اکثر نشخون
بالغ بفتح باسے موحده و کسر لام اور آخر میں غین جمع بمعنی نیکو و رسندہ و جوان بحد مردی اور
منتخب میں ہو اور اکثر نشخون میں بالغ بفتح سیم و کسر ہمزہ و عین جملہ کہ مؤید الفضل میں بمعنی
سائل یعنی روان و خرمادر چخت آندہ اور غیاث میں بمعنی ہر چیز رقیق مثل روغن و سرکہ
و شہد یا جو چیز مثل اس کے ہو ہر چند مانع جو اس جملہ میں ہو اور بالغ بکسر نون جو جملہ آئندہ میں ہو
دونوں پر صحت ہے اور اسی ہی یعنی خرمایہ کا اختہ و غنہ ہو اور باغبان بالغ نہیں لیکن موکلت کے نزدیک بجا
تمر کہ تمر بفتح ثا سہ مثلثہ و فتح میم بمعنی میوہ اور بالغ بیا سہ تخانی و کسر نون اور آخر میں عین
سختی میوہ رسندہ کہ مصدر اسکا بالغ بالفتح والضم و یوزع ہی باب فتح یفتح اور ضرب یضرب

بمعنی ترسیدن میوه جیسا کہ صراح میں ہر مناسبہ عالمی الی الی کہیں رہا بعد از انور و ناظر علیا
 حطی بمعنی باغبان نوا طین جمع از صراح اور ناظر و ناظر جمع بمعنی گھسان از غیاث اقول اس کے
 بطور ہمارے مجمعہ دونوں ہوسکتا ہے بیانیہ گزشتہ اقول اس جگہ مجازاً بمعنی استفہان
 انکار سے مناسب قول کہ کسی باہر و گزشتہ تا بسلاست ہوا اقول کہ طلب اس فقیر کا کہ
 اگر کوئی باہر ہو خلوت میں بیٹھا دو دو دروازہ بند خواب غفلت میں رقیب ہفتہ جو ہر روز
 واصل کا طالب ہو مشورت بھی غالب ہو بقول عرب کہ میوہ چبتہ ہو جو دہری باغبان یا نگہ بان غفلت
 ہر آیا ہو سکتا ہے کہ زور تقویٰ اس کے واصل سے سلامت رہے سال آنگہ منتقل ہو کہ نہیں کہ
 خلوت کا دروازہ بند کر کے باہر کے ساتھ بیٹھے اور پھر تقویٰ سے اس کا باقی ہفتہ پناہ پھر غفلت کی
 مناسب حال اس مقال کے ہر غزل گزردہ رخ سے دور کر کے وہ نقاب کا پتہ چلو ہر ایک سے
 بیچ آفتاب کا پتہ کل بنکے شیخ مجتہد عصر ساقیا و گھاس کے سینہ باغ غلاب و شراب کا پتہ لگا
 ذرا و چشمہ چھو بیٹھنے معلوم ہو گا ششتر میں پینا شراب کا پتہ میں سے کہا کہ میں بھی ہوں یہ خوب
 جانتا ہے یہ کیا کروں کہ ہر ابھی عالم شباب کا پتہ گستاخی ہو معارف تو ایک شرح میں گردن
 لیکن یہ کیجیے مجھے مورد غلاب کا پتہ جو ہر دو سے کچھ باغ ہو ساقی ہو ماہوش ہوا کر کے وہ غفلت
 باعث غلاب کا پتہ گردن میں ہا غلاب کے وہ شرح ہے حیا ہے یہ ششتر حسب جلوہ ہر نگہ غلاب
 گھاس کے آگے اور غلاب سے ملا کر وہ اپنا منہ دے ڈالے زبان کہ وہ میں کے غلاب کا پتہ نہایت
 یوں کہ کہ ہمارا لہو پیچے ہا گزشتہ بیٹھا ہے جلوہ پینا لا شراب کا پتہ اس وقت سے کہ کہ یہ کہہ کر
 اگر آپ خوف کیجیے روز حساب کا پتہ اور امتحان پھر توبہ کہ کہ غلام قائل ہوں جو قیاس کہ شیخ و شاہ کا
 یار غم حسین میں جیستہ حقیقتہ ہر خاک ہا سایہ آئینہ سے قدم ہے شراب کا پتہ معلوم کہ لام صیفہ
 ماضی معلوم مصدر اس کا سلام باب بیع بیع سے ہوتی ہے لنگی از صراح معنی بالاضم یعنی انور
 ویدی از منتخب لیس بیانیہ گزشتہ لیسلم بیع یا دفعی لام صیفہ صراح معنی اس کی
 باب بیع بیع سے پس کار ششتر کہ پینا پینا مقصود ترک کر کے اور اپنا کام ہر گز نہ
 سے از صراح اللغات و غیاث زبان لیسمن بیانیہ گزشتہ ششتر ایک عالم سے کسی
 ان مجلس نے پوچھا کہ اگر کوئی منتفی خلوت میں جا بیٹھے باہر دو دو ہو کر کوئی تیسرا نہ رہے ہو

راؤ بے انور گفتگو ہو دروازہ آدر رفت کا بند خواب غفلت میں رقیب بختہ جو و نفس امارہ حیوانی
میشور و عشرت کا طالب ہو شہوت جوانی بھی غالب ہو جیسا کہ عرب میں یہ مثل مشہور ہے یاغ
میوجات پختہ کا و فوری باغبان نظر سے دور ہی آیا ہو سکتا ہے کہ وہ متقی ایسے سامان عیش میں محظوظ
رہے ساتھ اس کے بزرگ تقویٰ و پرہیزگاری بخون جناب باری بدکاری سے محفوظ رہے اسے
کہا اگرچہ جس اتفاق باہر و یوں سے بچ جاوے لیکن زبان بدگوئیوں سے نجات نہاوے شہر
ہدی سے نفس امارہ کی گرچہ کوئی بچ جاوے مگر دشواری ہے چنانچہ کی بدگمانی سے
بدیت کام اپنا جو چاہے روک لے جا جتنہ پر کر سکے زبان ظالمان کی بندہ

اشتر طوطی کی حکایت

طوطی را باز آنی در نفس کردند از فصیح مشاہدات او در محاہدات سب سے بود
و بیگفت این چه طلعت کردہ است و بہیات مقبوح و منظر ملعون و شہال
ناموزون یا غراب البہرین یا لبت بینی و بینک بعد المشرقین و طبع
علی الصباح بروی تو ہر کہ بر خیزد و صبح روز سلامت پر و ہوا باشد
بد اختر سے چو تو در صحبت تو با تیسے بولے چنانکہ توئی در جہان گماشتہ
طوطی عرب ہی توئی ہر دو تار فوقانی کا طوطک و تو تکت و زن خوبک و توتہ بروزن خوبہ ہی
تسکو کہتے ہیں از برمان و رشیدی عربی میں اسکو بجا کہتے ہیں از مؤید و صراح نام ایک طائر
سبز رنگ کا ہے جسکو عرف میں طوطا کہتے ہیں اور بھی توئی ساتھ دونوں تار فوقانی کے ایک
طائر کو چک ہے کہ ایام خفتگی قوت میں آتا ہے اور قوت کو بہت رغبت سے کھاتا ہے اور یہ منسوب
ہی قوت سے از خیانت یہ جانور کئی رنگ کا ہوتا ہے ہند میں سبز منقار و سبز پریشتر ہوتا ہے
فاضل مشرقی و شکرستان طوطی و عند لیب و بیل و جمیل و کفیت و تصور بروزن لفظ
عربی زندہ دانت و زندہ جان و زندہ لاف و زندہ دانت و زندہ دان و ہزار و ہزار داستان و طوطک
فارسی از نقائس و خیر اقول ہند میں جو طوطی مشہور ہے قوت سے بہت چھوٹا اور رنگ میں
بھی اس سے مخالف ہوتا ہے در حقیقت وہ طوطی نہیں بلکہ دوسرا جانور ہے بعض محققین سے
ور یافت ہوا کہ طوطی کلچری کے برابر اور رنگ میں شبابیکہ کر اور غذا اسکی شکر ہے جس طرح

بیشک اگر داندہ ست قطعہ کس نیاید بیاسے دیوار کے پیکر بران صحت
 نگار کنند پیکر ترا در بہشت باشد جانتے دیگران دوزخ اختصار کنند
 عجیب و غریب و عجیب و غریب عربی شکفت و شکفت بہترین بروزن گرفت
 فارسی وہ چیز جس میں حیرت ہو از بران و منتخب و بہار عجم و رت بالضم و جوار بالکسر
 ہمسایگی کروں مادہ اسکا جارہ از صراح بجان آمدن کنایہ ہونا خوش و بیدار ہونے سے
 از غیاث بجان آمدن و بستہ آمدن و تنگ آمدن فارسی سگم و سامہ و سنام و سامہ عربی
 از صراح لغابین ایک دو سے کو زبان میں ڈالنا اور یوم التغابن روز قیامت کو کہتے ہیں
 از منتخب کبھی بطور تجرید بمعنی زیانکاری و زبان زدہ شدن بھی آتا ہے جو کہ زیانکاری کو
 افسوس لازم ہے لہذا مجازاً بمعنی افسوس کہتے ہیں از غیاث نگوں بالکسر بمعنی ختم شدہ
 و کوڑ سرور زیرا فلندہ از بران نگوں و بازگوں و بازگوں و باسگوں و وارگوں
 و وارگوں فارسی مقلوب و مقلوب عربی انودھا ہندی از نفاس مراد اس
 شوم و محسوس شراح مشرقی وون بمعنی فرومایہ از مؤید ہیز و اندک و خمیس از منتخب اللغات
 بو قلمون فارسی میں بمعنی رنگارنگ استعمل از غیاث کنایہ دنیا و عالم سے بسبب عبادت
 از بران آئینہ یعنی آن بودے از فاضل مشرقی خرا مان بمعنی خوش رفتاری از غیاث خرام
 اس رفتار کو کہتے ہیں جو ساتھ ناز و زیبائی کے ہو از بران مار سہا و پر ہیزگار فارسی متقی
 عربی طویلہ وہ رسی جس سے چار پایہ کو باندھیں اور مجازاً بمعنی اصطبل و گاہ خانہ وغیرہ از
 غیاث اقول اس جگہ مراد ہمنشین و ہم صحبت رہنا بالکسر مردم جمیل وزیر کے بے پاک
 و منکر و لا ابالی و بے قید و رانھوں کو رہند اس جہت سے کہتے ہیں کہ وہ بے اہل قید و صلاح
 منکر ہیں وہ منکر جسکا انکار زیر کی سے ہونہ جل سے از غیاث خود را کے و خود پسند
 و خود سرفارسی را کب ال اس عربی از نفاس قولہ خیرہ درائے بعض نسخہ میں بجاسے
 لفظ خیرہ کے یا وہ ہو اور بعض میں ہرزہ ہو اور خیرہ بمعنی پیوہ بھی بران غیاث میں آیا ہے اور
 درائے صدفہ امر کا درائیدن سے کہ بران میں بمعنی گفتن اور بسبب واقع ہونے بعد اس کے
 بمعنی اسم فاعل مقصود پس خیرہ درائے بمعنی ہرزہ گو کہ جس سے تعجب یہ کہ میان ہنسی

ہمسایگی سے کو بہتی تنگ تھا اس شیریں مقال سبز پال مبارک فال کے قرب و صحبت سے
 اسکو عار و تنگ تھا رنجیدہ ہو کر لاجول پڑھتا ہوا گردش چرخ سے داد بیدا کرتا کہنا فوس ملک
 نالہ و فریاد کرتا کہ مے کیا الٹی تقدیر ہے کیوں میرے درلی فلک بے پیر ہے کیسا طالع زبون کم
 کیا زمانہ دگرگون ہے لائق میرے جو جملہ کے یہ تھا کہ ساتھ کسی زاغ کے دیوار پر کسی باغ کے
 بیٹھ کر کاغ کاغ کرتا اچھلتا کودتا ہم جنسوں کو باغ باغ کرتا ناجنسوں کے دل کو داغ داغ کرتا
 پایست متقی کو ہر بس ہی زندان ہے ہو مقام اسکا حلقہ زندان بیچاران ہوں کہ فلک سفلہ پرو
 کا میں نے کیا قصور کیا جسکے مکافات میں ایسے احمق خود پسند بے امتیاز ناجنس شوخ آواز ہو وہ
 کی صحبت میں ایسے غم و محنت ہیں جو کھوکھٹا ہنسایا کہ چرخ میں دم آیا پھر اس طوطہ سے مخاطب ہو کر
 یوں زبان پر لایا قطعہ کھینچیں دیوار پر جو تیری شکل ہے وائے انسان تو سبب قرار کریں
 جاوے تو گر بہشت میں دان کہ نظر ان دوزخ اختیار کریں نہیں ضرب المثل بدلان
 آورده ام تا بدانی کہ صد چندان کہ دانارا از نادان نفرت سست نادان را از
 وانا وحشت قطعہ زائد سے در میان زندان بودی زان میان گفت شبابہ
 بلخی پگر ملولی ز مادرش منشین ہے کہ تو ہم در میان ماتلخی ہے قطعہ جمعے جو گل
 و لالہ ہم پوسستہ ہے تو ہم نرم خشک در میان شان رستہ ہے چون تاد
 منالفت و جو سر مانا خوش ہے چون برفت نشستہ و چون بچ بستہ ہے ضرب المثل
 ضرب بعضی بیان کرنا اور مثل بختین یعنی ناسد و صفت حال و داستان اور قصہ جو مشہور ہو گیا
 از منتخب بلخ و ترش بیان اینها گذشت تلخ بفتح اول و سکون لام فارسی مر بضم ہمز
 و راء محکمہ شد و عربی کڑواہندی از نقائس یعنی ناگوار و ناملاہم اور نام ایک جگہ کا کہ وہابی
 ہوا شد و البرودت ہو از غیاش و مصطلحات قولہ زاہدی آہ اقول یہ قطعہ سحر خفیف
 مخدوف ہے فاعلاتن مفاعلاتن فعلین ہمز ہم بیان شد گذشت رستہ بالفہم یعنی روئیدہ از
 بدان قولہ تو ہم نرم خشک در میان شان رستہ ہے اقول اس مصرع میں لفظ در میان
 بتخفیف نون ہے ترجمہ یہ مثل مشہور زبان زد جمہور اسوا سطلے میں لایا ہوں کہ تاکہ تو
 جانے اسکو بند سمجھ کر مانے دل میں ٹھانے کہ جس قدر داناکو نادان سے نفرت ہے اس سے

یہ شعر دیوار پر تیری تصویر

سود حصه زیادہ نادان کو دانائے وحشت ہی چنانچہ کہتے ہیں قطعہ تجلیس میں تھا اگر نایاب کسی پاشی سے اسٹین سے یہ کہا کہ گرفتار ہے تو تیرے بیٹے کو بھی ہم میں ہرگز ہلکا تھا با قطعہ جو مثل گل و لاله ہم میں اسٹین تو ہمیں خشک سا ہو گئے تھے سو ہی ہو تو مثل باد و سرما ہم میں با مثل پنج و برکت کیون ہو چکے تھے

جو وہوین حکایت

رفیقہ داشتیم کہ سالہا با ہم سفر کر رہے ہو ویکم و نان و نمک خورہ و پیران و حق صحبت ثابت شدہ آخر بسبب نفع اندک آزار خاطر میں رواداشت و دوستی سیری شد و با اینکہ از ہر دو طرف دل بستگی بود و حکم آنکہ شنیدیم کہ روزی دوست از ہنومان من در مجمع میگفت قطعہ نگار من جو در آن بخندہ نمکین با نمک زیادہ کند بہ جرات ریشان با چہ بود و سے از سر زلفش بدستہ افتادے چہ آتشیں کریمان بدست درویشان با طائفہ و ہنومان نہ بر لکھنایں شش کہ بر حسن سیرت خویش گواہی دادر بود و آفرین کر وہ دان دوست ہم در آن جملہ مسافرت نموده و ہر فوت صحبت و برین تاسف خورہ و غلطی کے خویش اعتراف کر وہ معلوم شد کہ از طرقت او ہم رغبتہ ہست این ہمہ فرستادیم و صلح کر و حکم قطعہ نہ مار و میان عمد و قابو و چہا کردی و بد عمدی ہوئی و بیچار از ہنومان دل در تو بستیم نہ داشتیم کہ بعد کردی ہر دوئی ہر روزت کہ صلح ہست ما را کہ گزان محبوب تر باشی کہ بودی ہر رفیق بیانش گذشت قولہ نفع اندک اقول لفظ نفع میں بار تحقیق اور لفظ اندک اسکی تفسیر ہر سیری ہر روزن ہر کی یعنی آخر و تمام و انتہا و سر رسیدہ و تمام شدہ و با آخر رسیدہ و پایاں و ناچیز از ہنومان دل بستگی بیانش گذشت قولہ حکم آنکہ یعنی دلیل آنکہ نگار بیانش گذشت قولہ خندہ نمکین اقول ظاہر آنکہ یہ اس تہسم ہے کہ لب و اہو کی ہون اور صاحب غیاث لکھنوی کہ کیا یہ مسخرہ سے قولہ نمک زیادہ کند بہ جرات ریشان اقول صاحب بران و بانگیری لکھنوی

کہ نہک بریکو آشتن کنایہ ہر سچ پر سچ اور عذاب پر عذاب کہ پیچھے سے لیکو یا اس جگہ کہ معشوق کے
آنے کا ذکر ہو اور آنا محبوب کا باعث راحت ہو نہ باعث رنج و سخت بظاہر نہک بر جرات پاشمین
یعنی رنج و عذاب اس مقام سے مناسبت نہیں رکھتا اور فی الواقع جرات نہک چھڑکنا دماغ زخم کو کشا
کر کے بدم و کثافت کو دفع کرتا ہو بعد اسکے زخم پر مرہم لگانا نفع کرتا ہو پس نظر متبرہ ہونے انجام کار یعنی دفع
آزار کے اگر دیکھنا بدین حکمیزی بظاہر موجب ملال ہو انتہا میں سبب اندمال ہو علیٰ ہذا القیاس معمول ہو کہ بعد
استداد ایام فراق و اشتاق عند الملاقا پہلے باہم گلے سے لپٹ خوش دل ٹھول کر روتے ہیں بعد دفع حزن
شوق خوش و محبت و ملاہوتے ہیں اس صورت میں مولف کے نزدیک نہک بر جرات پاشمین اس مقام
سے مناسبت تامہ رکھتا ہو اور معنی اس حدیث کے یہ ہونگے کہ اگر میرا یا رسا ساتھ خندہ نکات کے مجھ وال افکار
کے پاس چلا آوے تو اسکے دیکھتے ہی دماغ زخم دل مثل گل کے شگفتہ اور کثافت دل مجروح دفع اور نرم
مواصلت سے درد مفارقت دور زخم چکا اور دل تندرست و چاق بدستور ہو جاوے قول چہ بود
اقول یہ کلام آرزو و تمنا ہو یعنی چہ خوش بودے اور جو فاضل مشرقی اسکی شرح میں چہ ضرر بود
لکھتا ہو یہ معنی محض لغو ارباب نش گذشت سمر زلف کنایہ زلف سے از غبار کثافت کنایہ ناز و غمرہ
عشوہ و کثمتہ سے از بران کنایہ ناز و بختہ سے کہ معنی رفتار ناز و غمرہ و ہر از خانہ جہانگیری زلف
بالضم موسے گرد گوش اور مخصوص واسطے محبوبوں کے کلام شعرا میں مستعمل از بہار جم موسے گرد و شاہ
جو مثل مار گلزار میں حلقہ زن ہوا ز کشت ظاہر ایہ لفظ صفت زلفین مکتور الفا کا ہو کہ معنی بختہ
پس بخت تشبیہ کے موسے صد فین پر طلاق کرتے ہیں از سراج اللغات قول چہ بودے از سر
زلفش بدستم افتادے اقول مطلب اس حدیث کا یہ کہ کیا خوب ہو تا جو اسکا وصل اور ناز
و غمرہ میرے اختیار میں آجاتا تو حرف فراق و عتاب در میان میں آنے نہ پاتا جس طرح آستین
کریم کی رویش کے ہاتھ میں آجاوے تو کبھی فقر و پریشانی اسکے نزدیک آنے نہ پاوے
طالعہ سیافن گذشت قول کہ جس سیرت اقول یہ کاف بعضی بل ہو کہ عربی میں واسطے ترقی و
افزائش کے آتا ہو فارسی میں اکثر ساتھ زیادتی کاف کے مستعمل یعنی بلکہ اور اضرب بالکسر یعنی روگردانی
و مقیم شدن بیک جا و پدید آمدن مثل ہو اور اس کاف کو کاف تفضیل بھی کہتے ہیں چنانچہ
اس حدیث میں جو حدیث نہ من بران گل عارض غزل سرایم پس کہ عذیب تو از ہر طرف ہزارانند

مبا لغت مصدر ہر باب مفاعلت سے بمعنی کسی چیز میں جلو کرنا اور کسی کام میں بہت کوشش کرنا
 از منتخب تاسفت بیان شد گذشت قوله نہ مارا قول لفظ نہ استفہام انگاری ہوا و لفظ
 ضمیر جمع منکم مراد اُس سے خود شیخ مرحوم اور انکا دوست و فاعل و سخن از خیانت مصدر
 باب ضرب یضرب سے از صراح در لغت و فی قوله عهد وفا بود اقول مختار فاضل ہشتی اور صاحب
 شکرستان کا عهد و وفا ساتھ دوا عطف کے ہر لیکن اکثر نسخوں میں بدون واد عطف کے لفظ آ یا ہر
 مولف کے نزدیک بدون حرف عطف درست معلوم ہوتا ہو یعنی کیا ہمارے اور تمہارے
 در میان میں عهد و پیمان نہ تھا کہ تمام عمر با خود یا مثل شیر و شکر کے رہینگے اور کبھی بد نہ ہوینگے چنانچہ
 اکثر اشخاص با خود صیفا فوت پڑھتے ہیں چنانچہ بدون ہنرہ بیان شد گذشت قوله بد عہدی
 بعض نسخہ میں بد ہماری ہوا دل بہتر اور اس میں یا سے مصدری ہر قولہ سیکھا آ رہ یعنی تمام دنیا سے
 ایک قلم و بالکلیہ دست بردار ہو کر صرف تیری ذات خاص میں دل لگا کر حسب ایک شخص
 میرا شفیع تھا مدت کار فیت تھا ہر ہون ہم اور وہ دونوں ساتھ ساتھ سفر کو جاتے تھے تاکہ باہم
 کھاتے بے انتہا ثابت ہوئے تھے حقوق صحبت کے مراتب بڑھ گئے تھے الفت کے ناگاہ اندک
 انتفاع کے واسطے میرے دل کی آرزو کی کا وہ روادار ہوا اور میری دوستی سے ایک قلم و دست بردار
 ہوا لیکن ساتھ اس کے طرفین کو با یکہ گردلبستگی تھی مفارقت سے دشمنی تھی قریب نہ کہ میں
 سنا کہ ایک روز بدو بیت میرے نتائج افکار سے کسی مجلس میں ہٹھٹا تھا قلم و دست بردار
 تبسم کنان چلا آئے تو زخم دل مرا غنچہ کی طرح سے کھل جائے پراسانی زلف تک اُسکی ہو میری
 یا قسمت ہر گز اگو چیسے کریوں کی آستین مل جائے یا پیچھے دو ستون نہ نہ خوبی و لطافت پر اسے
 بلکہ حسب عادت اور حسن ظن ہر کے آفرین کی اور بہت سی مدح و تحسین کی آستین بھی جاسے زیادہ
 و توصیف میں مبالغہ و اصرار کیا صحبت قدیم کی رہی پراسنوں اور رنج و ملال کا اظہار اور اپنی ہوا کا
 اقرار کیا معلوم ہوا کہ میرے ملنے کی اُسکو بھی رعیت ہو اور دل میں بانگ میری الفت ہی پس یہ اشعار
 میں نے کہہ اُسکے پاس بھیج دیے اور صلح و آشتی کی قطعہ وفا کا میرے تیرے کیا نہ تھا عہد و قسم
 عہد و پیمان تو نے توڑا ہلکا یا ایک تجھ سے دل گر حیف ہا ہی کی قار الفت میری چھوڑا جو خوش
 صلح کی ہوا اب بھی ہر خیر میں خادم ہوں اٹھاؤں تیرا چوڑا

حکایت پندرھون

ایکے راز نے صاحب جمال درگدشت و مادر زن فروت بجلت کا بہن در
خانہ متکلم بن ساند مرد از محاورت او بجان برخیدے و از محاورت او چارہ
ندیدے تا کہ وہ ہے آشنایان پیرسیدن آمدنش یکے گفت حکوتہ
در فراق آن بار عزیز گفت نا دیدن زن چنان دشوار نیست کہ دیدن
مادر زن ممکن ہی گل تبارج رفت و خار بماند کج برداشتند و
مار بماند دیدہ بزارک سنان دیدن خوشتر از روئے دشمنان
دیدن واجب ست از ہزار دوست بریدہ تا یکے دشمنست باید دید
زن و خانہ و ہمسر و ہنوا بہ فارسی زوج و زوجہ و صاحبہ عربی جو رو ہندی از نفائس
اقول لفظ زوج جو رو اور خاوند دونوں کو کہتے ہیں چنانچہ زوج بمعنی زوجہ کلام اللہ میں آیا
اسکن انت در و جبک الجنة مادر زن و خوشامن و خوشتامن و خوشدامن
فارسی حماۃ بکسر حاء مہملہ اور آخر میں تاء فوقانی مدور و ختنہ بالفتح عربی ساس ہندی از نفائس
و مؤید و برہان لفظ ختنہ بمعنی ساس سواسے نفائس کے اور کسی لغت میں نظر نہیں آیا فرشتہ
بالفتح پیر سخت سال خوردہ از مؤید حرف شدہ و از کار رفتہ از برہان او پیر پنبہ بھی اُسکو کہتے ہیں
یعنی تمام بدن میں کوئی بال سیاہ نہوا ز برہان شیخ و ہرم بفتح ہاء و کسر راء عربی از غیاث اللغات
کا بہن و کاوین فارسی مہر بالفتح و صداق بالکسر اور بھی بالفتح عربی وہ زرجو وقت نکاح کے
و مہر مرد کے مقرر کریں اور بعضوں نے بمعنی مہر مہجول بھی لکھا مہر از غیاث صدقہ بضم و ال بھی
مہر کو کہتے ہیں صدقات جمع قولہ تعالیٰ و اتوا النساء صدقاتہن از صراح متکلم بیان کس گز
محاورت و محاورت بیان اینہا گدشت قولہ گل تبارج آہ اقول اس حدیث میں
گل اور گنج سے مراد زوجہ ہو اور خار و مار سے خوشدامن تارک بالفتح راء مہملہ ہر وزن ہاؤں
کلمہ ہر و فرق ہر و میان ہر آدمی اور خود آہنی جو لڑائی میں ہر ہر دیکھتے ہیں از برہان قاطع
قولہ دیدہ بزارک آہ قال الفاضل المشرقی یعنی دیدہ اپنا نوک نیزہ پر دیکھنا روئے
دشمن کے دیکھنے سے بہتر ہے اقول وجہ ترجیح کی یہ ہے کہ ہر کلمہ کہ ہر سنان پر چڑھنا

ایک دم کا رنج و ملال اور شکل اسکا روح پر آسان ہے لیکن ہر وقت مشاہدہ دشمنوں کے منہ کا سخت کا ہمیشہ جان ہے ہر بد صیغہ ماضی ہے بریدان سے بمعنی کاٹنا اس جگہ بمعنی قطع الفت مقصود قولہ تا بکر دشمنیت اقول تا بمعنی اگر کہ کلمہ شرط ہے چنانچہ عرفی کہتا ہے بدیت تا بیغ بکف یا بی بر تیغ دوستی زن بتا سنگ بکف آید بشیخہ ہستی زن پادار دشمنیتین تا رفوقانی بمعنی خود جیسا کہ اس بدیت کے مصرع ثانی میں ہے بدیت اسے آئندہ باقیال تو در عالم نیست ہر گیم کہ غمت نیست غم ناہم نیست اور مطلب اس بیت کا یہ کہ اگر ایک دشمن سے دفع میں ہزار دوست چھوٹ جاوین تو بنظر اسکے کہ دشمن سے ہر طرح کا ضرر جان و مالی و آبرو پر متصور ہے اور اسکا دفع ہو جانا باعث حفظ و اطمینان ہے قطع الفت ہزار دوست و آبرو ترجمہ ایک شخص کی جو رو بہت حسین تھی قصا سے ربانی سے مرگئی نہ اسے غانی سے کوچ کر گئی مائل اسکی ٹپھیا آفت کی پڑیا بعلت دعویٰ مہر کے مقیم رہی سمجھیا نے میں بغیر لینے مہر کے راضی نہ تھی اپنے جانے میں مرد بیچارہ مصیبت کا مارا مہر کے تقاضے سے جسے جان سے بیزار تھا اسکی قرب و ہمسایگی اور اپنی ناداری سے بہت ناچار تھا ایک روز کئی آشنا بتقریب ماتم پرسی آئے حسب معمول حرف لغزیت زبان پر لائے ایک نے پوچھا مرحومہ کے فراق میں کیونکر گزرتی ہے خوشداسن تیری اب بیان کیوں رہتی اور کیا کرتی ہے تو نے کیا کیا پوچھتے ہو جو رو کا نہ دیکھنا چندان دشوار نہیں مرگئی تو مقام صبر پر خوشداسن کی تنگدستی مہر سے نہایت شاق اور دلپر چہرہ مثنوی لٹ گیا پھول خارا باقی ہے اسٹھ گیا کچھ ماریاں تو رو سے اعدا کی دید سے بہتر ہے سر کا چڑھنا ہو تو کٹیں نہ پرہ ایک دشمن کبھی ہو تو جان سے مارے چھوٹ جاوین اگرچہ دوست ہنزار

اسو طہورین حکایت

یاد دارم کہ در ایام جوانی گذر داشتہم مکتوبی و نظریہ ہا ہر و سے در مکتوب
کہ حرورش و مان خوشانندے و ہموانش منقر استخوان بچو شانندے
از ضعف بشریت تاب آفتاب ہجیر نیا و روم و التیاسایہ و لو آری
کردم مترقب کہ کسی مرتوز از من پیر و آری فرو نشانند کہ تین ناگاہ

از ظلمت دہلیز خانہ روشنائی بتافت یعنی جمالے کہ زبان فصاحت
از بیان صباحت او عاجز آمد چنانکہ در شب تارے صبح برآمد یا احیات
از ظلمات بدرآمد قدرے بر قباب در دست گرفته و شکر در آن ریخت
و بقرق گلش آمیختہ ندانم کہ بگلانیش مطیب کردہ ہو و یا قطرہ چندی از
گل رویش در آن حکیدہ فی الحکمہ شربت از دست نگارنش برگزینم
و بخور دم و عمر از سر گرفتہ شکر طایفہ قلبی لایسکاد و صیغہ شفت اکزلال و
نو شربت بخور قطع خرم آن فوختہ طالع را کہ چشم بر چین
روا و فتد پرماید او بہ مست ہو بیدار کرد و نیم شب بہ مست ساقی روز
معمشہ نماید او بہ نموز نیانش گذشت حرور بالضم گرا اور بالفتح ہو اے گرم جرات کو
چلے از مویہ و منتخب حرارۃ بالفتح و حرور بالضم مصدر ہو یعنی گرم شدن روز تین باب سے
آیا ہو ضرب یضرب اور سمع سمیع اور نصیر نصیر سے از صراح زبان ہندی میں کہتے ہیں از نقال
خوشا نیدن یعنی خشک کرنا از شکرستان متعدی ہو خوشیدن کا یعنی خشک ہونا از
برمان مسموم بالفتح با گرم کشندہ از منتخب کہتے ہیں با و مسموم جس اندام کو پہنچے خشک او
سوخت کر دیوے آدمی اور چاروا اس سے ہلاک ہو جاوے از مویہ بالضم ہو اے گرم جود کو
چلے چنانچہ کہتے ہیں یوم مسموم سما جم جمع اور ابو عبیدہ کہتا ہو کہ السموم بالہزار وقد تکون باللیل
و الحور باللیل وقد تکون بالہزار از صراح معتر فارسی لب و فح و لون بالضم عربی گو د اہندی
استخوان فارسی عظم عربی ہڈی ہندی خوشا نیدن متعدی ہو خوشیدن کا او مانا
ضعف بالضم سستی و ناتوانی بدن خلاف قوت یا بالفتح سستی را سے و نقصان عقل
و بالضم سستی و ناتوانی از منتخب قولہ ضعف بشریت اقول اصل خلقت انسان کی
ضعیف ہو چنانچہ جناب ہری تعالیٰ قرآن شریف کے پانچویں پارہ کے اوائل میں فرماتا ہو خلق
الانسان ضعیفاً ثاب بمعنی طاقت و توانائی از خدایا مثال ہیئت دلے سے باید و صبر سے کہ
آرد تاب دیدارش و فغانی کر دلے داری تو باش ایجا کہ من رفتم از جا گیری دوسری مثال
ہیئت من تاب ندارم کہ شمع در بخل اورا کہ کان بہت نیکی دارد و من سینہ فگارم از شکر

آفتاب یعنی تابش از بران بجبر گرمی و دھیرگی از منتخب النجا پناہ آوردن از منتخب اصل
اسکی لجا یعنی پناہ گرفتن از صراح مشرق صغیر اسم فاعل کا ہی باب تفعیل سے مصدر را سکا ترقیب یعنی
پیشم و از شستن از منتخب و کنز و غیاث پس ترقیب یعنی رسیدار حر با الفتح و تشدید کا عمل گرمی از غیاث
بیانش گذشت قولہ پیر آید فرو نشاند یعنی ہر دو بآید آتش من فرو نشاندی ہو کہ لکھتے
نزدیک نسخہ اول صحیح اور بر آسے میں اضافت مقلوب کا ہیں جیسا کہ مختار یعنی شاعر کا ہی
درست فرو نشاندن یعنی شجہانا قولہ چہین ناگاہ اقول لفظ ہمیں مخفف ہر سیم این کا اور
اشارہ ہر اس چیز سے جو خاطر میں ملحوظ ہو چنانچہ صاحب غیاث لکھتا ہر اور ناگاہ ناگاہان
یعنی یکا یک پس ہمیں ناگاہ یعنی فی الفور مجروحہ قصد ہر ظلمت بالضم یعنی تاریکی اور ظلمت
ظلمت شکم و رجم و شیمہ اور بعضے بجائے شیمہ کے پشت کہتے ہیں از منتخب و پھر وہ راہ جو
در خانہ سے تاکہ چرخانہ ہو اسکو بالان لفتح باسے موجود بھی کہتے ہیں از بران عربی میں مستند
اور ہندی دیوڑھی کہتے ہیں از لفائف قصاصت بیانش گذشت صما حست خبر
و سفیدی رنگ انسان ضد ملاحات از غیاث آب حیات بیانش گذشت ظلمت
بضم و فتح لام جمع ہر ظلمت کی اور نظم میں بضرورت شمری سکون لام بھی جائز ہر از غیاث و ملا
و ہار عجم و تریل بر قاف اسمین اضافت مقلوب پر یعنی آب برف ہندی میں برف کا
جھلا ہوا پانی قولہ بعرق غلش اقول جاننا چاہیے کہ لفظ گل اگر مضان اور مضاف الیہ اسکا
کوئی درخت ہو تو اسی درخت کا پھول مخصوص ہوگا اور اگر بلا اضافت ہو تو حرا و اس سے
گل سرخ ہوگا جسکو عربی میں ورو اور ہندی میں گلاب کا پھول کہتے ہیں پس مطابق اس کلیہ
چاہتا ہوں کہ عرق گل سے مراد گلاب ہو لیکن فقرہ آئندہ میں جو یہ عبارت ہو کہ ندانم کہ گلاب
کردہ ہو اس عبارت سے عرق گل سے مقصود گلاب نہیں ہو سکتا والا باوجود اظہار اس بات
کے کہ شربت میں گلاب ملا تھا پھر یہ کہنا کہ میں نہیں جانتا کہ اسمین گلاب ملا یا تھما یا اپنا
پسینا محض سخن بیہودہ ہر پس مقلوب کے نزدیک نظر اس کے گل یعنی بہتر و خوب بھی آیا کہ
چنانچہ صاحب غیاث اللغات لکھتا ہوں کہ اس جگہ عرق گل سے مراد عرق خوشبودار ہو سکتا ہے
خوشبودار کردہ شدہ از غیاث ظلمت یعنی ششک و تشدد شدن از منتخب غیاث الی اسکا

بفتح یا تختانی صیفه واحد مذکر نفی فعل مضارع معلوم باب کا ویکاد سے کہ منجملہ ابواب بنیاد
ثلاثی مجرد سے ہر مصدر اسکا کو دو ہو یعنی قریب الوقوع ہونا کسی کام کا از صراح باز رکھنا اور جب
چاہتا از کشف لیسبغ بضم یا تختانی صیفه واحد مذکر غایب مضارع معروف باب بالفتح
مصدر اسکا اساعفہ بالکسر یعنی گوارا نیدن شراب قولہ تعالیٰ یخمر عمو ولا یکنوا دینینہ کہ یہ آیت
تیرہویں پارہ کے پودھوں رکوع اور سورہ ابراہیم میں واقع ہو یا وہ اسکا سوخ بالفتح باب فہم
اور ضرب بضم یضرب وہ نون سے آیا ہے بمعنی فرد مشدک و فرد بدین شراب بگلو باسانی لازم و
دونوں از صراح روان کردن از کشف روانگی و گوارائی از غیاث و مدار کشف بالفتح مصدر
باب انضرب اور ضرب بضم یضرب سے بمعنی بکیدن از کشف کذا لک از صراح و منتخب زلال بالضم
آب خوش از انتخاب صراح آب صاف و شیرین واضم کہتے ہیں جو پاں بہت بہت کر لی اور جمع
ہوتی ہو وقت کہ پہنچے اس بہت کے شکل مشکیزہ بکلتا ہے آب زلال وہی ہے اور وہ آب مخصوص
و اسطرح بادشاہوں کے لچھائے ہیں نیز ایک کیرا بہت میں پیدا ہوتا ہے کہ پرندہ ہی پران آب اور
اس پانی کو آب زلال کہتے ہیں اور اس کیرے میں اندک حیات اور حرکت مذکور ہوتی ہے اور زلال
وہ کیرا ایک شکل کے موٹا اور ایک پردہ ہی پران آب صاف جو کہ عرب میں آب شیرین کہتے
ہے ہر دم عرب اس کیرے کو سحر کر اسکا پانی کہ نہایت سرد و شیرین ہوتا ہے شیشہ میں اور مجاز
سبب آب شیرین کہتے ہیں از غیاث و حیوۃ الحيوان شیرین صیفہ واحد متکلم ہر باب
یسمع سے مصدر اسکا شرب بہرہ حرکت بمعنی آشامیدن و خوردن آب و مانند آن اور قول
ابو عبیدہ بالفتح مصدر اور بالضم و بالکسر ہر مصدر ہر از صراح و منتخب تاج مجور و آبچر و
نیون جمع ہر بفتح کی از صراح قولہ رشفت الزلال مختار صاحب شکرستان کا جواب
نقطہ رشفت کے رش بالفتح بتشدید شیرین معجمہ بمعنی چکیدن ہی مؤلف کے نزدیک
یعنی بکیدن مناسب کیونکہ شرب کے مقابلہ میں چکیدن درست نہیں اور معنی اس بہت
یہ ہے کہ میسرے دل میں اسطرح کی پیاس ہو کہ نزدیک نہیں ہوتا کہ آسودہ کرے اسکو دنیا
آب زلال کا اگر جہلی جاؤں میں تمام دریا کو خرّم بیانش گشت فرخندہ ہضم ثالث
مبارک و میمون از بران بفتح سوم یعنی زیبا خندہ اور معنی مبارک بھی آیا ہے از مؤید قولہ

مست مچو آہ اقول مست عبارت ہو مخمور سے کہ کسبیب نشہ شراب کے بہ خیر و بیہوش ہو اور
صاحب کشف اللغات لکھتا ہے کہ مستی باصطلاح مقصود عبارت ہو حیرت اور ولولہ سے کہ مشغول
جمال دوست نکال صاحب شہو کو حاصل ہوا اور صاحب بہار نجوم اور ربان قاطع لکھتا ہے کہ مستی
مقابل ہوشیاری اور ایک حالت ہو کہ عرفان کو وقت پہچان شہو کے کہ ہوتی ہو مثل کبوتر و طوطا
وغیرہ کے یہ بھی ماخوذ ہے معنی اول سے اور باصطلاح شعر المعنی آرزو مندی و عاشقی پس مست مچو سے
مراد وہ شخص جو شراب ظاہر و سر شام پیوے خمار اسکا وقت نصف شب ٹوٹے اور بعد مرنے کے
اس پر خدا کا غضب ٹوٹے اور مست ساقی سے مراد وہ شخص جو محبت اور عشق آگے پیکر لذات
فانی دنیا سے بہکوش ہو قیامت کے دن شراب ظاہر پیکر جو ان بہشت کی صحبت کا فرہ ہو سنے
ترجمہ یاد رکھنا ہوں کہ ایام شباب میں ایک کوچہ میں میرا گزر تھا اور ایک مجبور منتظر نظر
تھا اگر می کے ہوسم میں ایسی لوجہ کی لپیٹ سے مارے پیاس کے کانٹے پڑ گئے تھے زبان میں
اسکی لوسے گودا پانی ہو کے گھلتا تھا استخوان میں خدعت بشریت سے جی سنسنایا دوپہر کی
و صوب کی تاب نہ لایا ایک دیوار کے سایہ میں پناہ پایا اسوقت یہ آرزو تھی کہ کوئی حرارت
اس تشنہ کی کھنڈ سے پانی سے بجھا دے تو جان میں جان آوے بکا ایک اس مکان کی دہلیز
کا ایک سے ایسی روشنی دیکھی گویا سانوں کی گھٹا میں بجلی بجی ایسی ایک صاحب حال حسن میں کمال
جسکی خوب صورتی کے بیان میں زبان ناظر لال جیسے اندھیری رات میں ہفیدہ میں روشن تابا
یا ظلمات میں اب حیات ظاہر و نمایان بدیت مہر و سہ آگے ہو چن چڑھلا میں دونوں اس کے
نوسے کی صفائی کو نہ پاوین دونوں ایک کا سہ پانی بہت کا چھلا قند مصفا اسمیں گھلا ہوا
عرق خوشبودار ملا ہوا ماتھ میں لیے نکل آیا خدا جانے اس شربت میں گلاب ملا تھا یا کوئی قطر
اس کے گل رخسار کا ٹپکا تھا مقرر کہ شربت اس کے دست مبارک سے میں نے لیکر پیا اور صفا
اپنی زندگانی کا اسی دن سے کیا بدیت پیاس سے مل میں وہ شعلہ کہ جہان کے دریا نہ گریں
ہی لیتا تو اڑ جاتا وہ سیاب کی طرح قطعہ نیک طالع ہو ہی جسکی کہ انکھ : صبح صادق ایسے
مہر و پر پڑے : مست مچو کا جاگے آدھی رات کو : مست ساقی کا قیامت کو لکھ :

سترھویں حکایت

سایے محمود خوارزم شاہ با خطا برائے مصالحت صلح اختیار کر دیا جامع کا شجر
 در آمد مکرر کے دیدم بخوبی در غایت اعتدال و نہایت جمال چنانکہ در اشغال
 گویند ریاضی محکمیت ہمہ شوخی و دلیری آموخت بچھا و ناز و عتاب
 ستگری آموخت بے من آدمی چنبدین شکل و خوبی و قد و روشن و ندید و نام
 نگار این شیوہ از بری آموخت بچھا و ناز و عتاب در دست و پایی خواند
 ضرب زید عمر او کان المتعدی عمر و گفتہ ایہ لیسر خوارزم و خطا صلح کر دند
 و زید و عمر را خصوصیت ہنوز باقی است بخندید و مولد مرسد کہ گفتہ خاک
 شیراز گفت از بخان سعدی چہ داری گفتہ قطعہ بلایت بنجوی بھول
 رضا ضیا بعلی کند فی مقابلۃ الشمر علی جزیرہ کیس بر رفع راستہ و بل السیف
 الرفع من عامل البحر خوارزم نام ایک شہر کا ہے ترکستان میں از بران ملک ترکستان
 بھی خوارزم کہتے ہیں از مؤید و کشف خطا ایک شہر ترکستان میں مشک خیر منسوب بخبر
 از مؤید و کشف قولہ با خطا اقول بعض نسخہ میں با خطا بے با خطا یا بے با خطا
 نزدیک بے با خطا و قبیل اسکے لفظ شاہ مقدر یعنی با خطا جامع و وسیع ہوا
 جمعہ شہر ہیں از غیات کا شجر نام شہر کا ترکستان میں کہ وہاں کے لوگ خوبصورت ہوتے ہیں
 از بران وہ شہر نزدیک ختن کے ہے از مؤید و کشف در میان توران و ترکستان چین کے ہوا
 قولہ در آمد اقول جس سال کہ سلاطین خوارزم و خطا میں صلح ہوئی اُس سال کی خصوصیت
 اور کا شجر میں جانے کی حالت ظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ متوسط صلح کے شیخ مرحوم تھے اور بطریق راست
 شاہ خوارزم کے بادشاہ خطا کے حضور میں گئے اور بعد صلح کے ہنگام معاودت کا شجر میں وارد ہو
 اعتدال اس جگہ مراد ہی مناسب اعضا سے امثال جمع ہو مثل بالکسر کی معنی مانند اور بھی
 جمع مثل شجر میں کی یعنی داستان و قصہ نامی مشہور از منتخب شوخی معنی بیباکی و طراری
 عیاری از بران و لغت شجر شیرازی و لبری بیانش گذشت آموخت صیفہ ماضی کر
 آموختن سے معنی سیکھنا و سکھانا کہ لازم و متعدی دونوں آیا ہوا بہار عجم و غیاث جفا و ناز
 و عتاب بیان انکا اوپر گذرا شکل بالفتح صورت و مانند و بالکسر ناز و کرشمہ از کشف

خوبی بالضم سرشت و نداشت و طبیعت از بران قدیمانش گذشت از غیثات خرامیدن و سبقت گرفتن و عباد
و از نذران بران و شش بکیر و اورفتار و طرز شش و بر وزن میوه ناز و کرشمه و طور و عمل و طرز و زور و شش
و قاعده و قانون و ہنر و کمال و خود نمائی و زیبائی از بران مقدمہ سخن و مختصری نام کتاب کا
علم سخن و تصنیف جارانہ مختصری صاحب تفسیر کشف فہم و اساس اللغت و مختصر لفظتین باب
قبضہ ہر مضامین خوارزم سے از غیثات زید نام ایک مرد کا از منتخب و صراح و فتح و سکون میم
نام ایک مرد کا آئیکہ آخرین بحالت رفع و جر کے و از زائدہ الکضا ضرور ہر تا کہ فرق ہو در میان آئیکہ
اور عمر بالضم و فتح میم کے کہ نام خلیفہ ثانی ہوا بحالت نصب میں و او الکضا ضرور زمین از منتخب
و شرح شافعیہ و غیثات و غیرہ مولوی معنوی اپنی مثنوی میں بتقریب اس بات کے کہ سخن اگر تہہ و
کی طبیعت سے ناموافق ہو تو زمین نشین نہیں ہوتا لکھتا ہو کہ ایک کشت گرد نے اپنے استاد سے
اس مثال میں پوچھا کہ عمر کو زید سے کیوں مارا جواب دیا کہ غرض مارنے کی بیان سے نہیں ہوا و
لازم نہیں کہ زید نے عمر کو مارا ہو بلکہ واسطے دریافت اعراب فاعل و مفعول کے یہ مثال وضع کی گئی
تھا اگر وجہ تکرار لگتا کہ البتہ کوئی وجہ مارنے کی بیان کرنا چاہیے استاد نے جب جواب چاہا آئیکہ
طبیعت کی دیکھی کہا کہ عمر نے و از زائدہ کو چرا لیا تھا زید کو اس چوری پر غصہ آیا لہذا آئیکہ عمر کو مارا
یہ وجہ تکرار نہ کرنا کہ اب البتہ قبول کرتا ہوں از خیابان متحدی صیغہ اسم فاعل کا ہر باب
تفضل سے محمد راسکا تقدی بتشدید وال کسورہ بمعنی ستم کرنا کسی پر و رگزنہ کسی چیز کا آئیکہ
طروت دوسرے کے ماوہ اسکا عدا رہی باب نصر نصر سے از صراح بمعنی تجا و ز کرنے والا اپنی حد سے
اور با صطلاح علم صرف و فعل جسکے معنی فاعل سے تجا و ز کر کے مفعول سے تعلق یک طرفہ صدر اسکا لازم
کہ معنی آئیکہ صرف فاعل پر تمام ہوتے ہیں از غیثات قولہ خوارزم و خطا صلح کروند یعنی لو کہ خوارزم
و خطا با یکدیگر صلح کروند مولد عربی زاد بوم فارسی جنم استھان ہندی طبیعت صیغہ واحد متکلم
ماضی مجہول مصدر اسکا بلا رہی باب نصر نصر سے بمعنی کسیک آزمائش کرنا انداز سانی سے
خواہ نعمت اپنی سے از شرح نصاب رحمت و سختی از صراح نعمت از ممد اللغات نعمت و رحمت
از کز قولہ نخوی اقول اسمین یا سے نسبت ہوا و از نحو نام ایک علم کا ہو اس علم کی کتابوں کا
میں ایسے قاعدے مقرر ہیں جسکے جاننے سے کلام عرب کے ہر لفظ کے آخر کا اعراب صحیح معلوم ہوتا ہو

واضح اس علم کے جناب امیر علیہ السلام تھے اور نوحی اس کو کہتے ہیں جو عالم و مجتہد اس علم کا ہوش
 سیبویہ و اخفش و قرار و اصمعی و ابن سکیت و ابن مالک و ابن ہشام و ازہری و ابن جناب
 و عبد القاهر و غیر ہم اور مجاز امتعلم کو بھی کہہ سکتے ہیں اس جگہ یہی معنی مقصود ہیں یصول واحد ذکرنا
 مضارع معروف باب نصر ینصر سے مادہ اسکا فحول ہو یعنی زیادتی و حملہ کرنا از صراح منخاضب
 اسم فاعل باب مفاعلت سے معنی کسیکے ساتھ غصہ کرنا از منتخب مادہ اسکا غضب
 بفتح تین باب سمع یسمع سے معنی خشم گرفتن از صراح منخاضب منسوب ہو بسبب اسکے کہ حال ہر
 ضمیر فاعل کا جو یصول میں ہو علی بفتح تین عین و لام و تشدید یاے تھمائی معنی برین مرقا بلکہ
 دو کتاب کو با یکدیگر راست کرنا از صراح ایک کا ساتھ دوسرے کے برابری کرنا اور رد و رد کرنا
 اور برابر ہونا از منتخب عمر و بفتح عین و سکون میم نہ ہضم عین و فتح میم جر بفتح جیم و تشدید راہ
 حملہ معنی کشیدن و حرکت زبر از منتخب و غیاث کشیدن و اخذ کردن معنی بجا پانوی شیر زبانی
 کسی سے کوئی چیز لینا از بران لیس بیان شش گذشت یرفع مضارع معروف مصدر اسکا
 رفع بسکون میم معنی برداشتن باب فتح بفتح سے از صراح بل کلمہ استفہام ہو معنی آیا چنین باشد
 از غیاث و مصطلحات و لطائف معنی نیست و بدستی از منتخب یستقیم فعل مضارع معلوم
 مصدر اسکا استقامت باب استفعال سے معنی سیدھا کھڑا ہونا از منتخب راست ہونا از غیاث
 مادہ اسکا قیام ہو باب نصر ینصر سے قولہ تعالیٰ فاستقیموا الیہ فی التوجہ الی اللہ تعالیٰ دون الآلات
 از صراح عامل جر شرہ حرف ہین بیت با و تا و کاف و لام و دا و مند و مذ خلا رب حاشا
 من عدائی عن علی حتی الی قولہ علی جر زید مختار شارح سروری اور فاضل مشرقی کا بجائے زید کے
 ذیل معنی و امن ہو اور اکثر نسخوں میں خصوصاً نسخہ منطبقہ حال میں بابتہام و تصحیح مولوی محمد حسین صاحب
 کے منطبق ہو ان ذیل ہو چنانچہ لکھتا ہو کہ اس بسکون امر مفعول یرفع ای حال کو نہ علی جر ذیل لا یظفر و
 لا یلتفت الی احد بل علی التخت و الکبریٰ یعنی بلند نہیں کرتا اپنا سر یعنی کسیکی طرف نظر نہیں کرتا بلکہ
 بناز و تکبر و بے پروائی و امن کشان جاتا ہو جیسا کہ عادت بے پروایان و تکبران کی ہو اور مصرع ثانی
 میں لفظ بل استفہام انکاری ہو اور رفع و جر کے دو معنی ہیں ایک بعید یعنی رفع اس و جر ذیل معنی لدی
 و مشرق قریب یعنی اعراب مخصوص اور اس جگہ مراد وہی معنی بعید ہر اثنی اقول تخت سے و امن کشان

سب سے پہلے کچھ مناسبت نہیں لکھا بلکہ کبر و غرور کی صورت میں سر بلند چلنے پر پس تامل و رفع و جبر
 بعضی بعید مضمون کی حکایت سے نہایت بدیدار و شاعرانہ کو رہیں اس محبت سے سطر شریف فرج و جبر کا
 سب سے پہلے نہیں دلاتا و بیانات دور از کار نکالتے مگر کھٹ کے نزدیک مراد خودی سے وہ طالع العلم جنی طبع
 اور مراد جزیو سے بیکار پڑھنا ضرب زید و مرکا اور ضمیمہ رسالہ کی راجع طوط اس طالع العلم کے اور شیخ
 مراد رفع رسالہ اور عامل جبر سے مقصود وہی نہیں ہے والا ضرب زید و مرکا جو کمال شوق و توقیر اور بیکار
 سر اٹھاتا تھا چنانچہ یہ سطر الہی شاعرانہ سی کے مضمون سے جو آئندہ لکھو اور گویا ترجمہ اسی قطعہ کا جو ظاہر
 پس معنی اس قطعہ کے یہ ہونگے کہ ایک ایسے خودی کے دام عشق میں مبتلا ہوا ہے نہیں کہ زیادتی کو مستحکم
 کرتا ہے مجھ پر از و سے غضب کے یعنی اس کی بے پروائی غضب جو سنگ بنہ التفاتی سے غیر شیشہ کی
 جو رہی جیسے زید نے جو کو مارا نقدی زید کی زمانہ میں مشہور ہو اور بطریق تمثیل کے علم خود کا کتابان میں لکھ کر
 ضرب زید و مرکا کے پڑھنے میں ایسا مشغول کہ سر نہیں اٹھاتا ہر واقعی حالت شوق میں جبکہ سرگشتہ رہا
 جھکا ہو کب اٹھایا جاتا ہو ترجمہ جس سال کہ سلطان محمود والی خوارزم نے بادشاہ ملک خطا
 واسطے ایک مصلحت کے صلح اختیار کی میں کا شکر کی جامع مسجد میں وارد ہوا ایک لڑکا طالع العلم
 نظر آتا سب اعضا میں غدیہ المثال حسن و جمال میں نہایت کمال چنانچہ بطریق ضرب المثل
 کہتے ہیں قطعہ یہ کیسے کی تجھے شوخی و دلیری تعلیم جفا و ناز و عتاب و شکر کی تعلیم
 یہ ناز و غمخیز و چلبیل کہاں ہر انسان میں ضرور کرتی ہو جھکا کوئی پر تعلیم کتاب مقدمہ
 خود خوشی ماتھے میں سیلے ہی پڑھتا تھا کہ رازیدہ نے خود کو حال آنکہ بیچارہ عمر و مظلوم تھا میں نے
 کہا بیٹا بادشاہان خوارزم و خطا نے آپس میں صلح کر لی کیا زید و عمر میں ابتک جنگ باقی ہو
 شکر ہنسنا اور میرا وطن پوچھا میں نے کہا زادہ بوم میرا خطہ شیراز فرحت آباد ہو پھر آئے پوچھا
 کچھ کلام سعدی یاد ہو میں نے اشعار عربی پڑھ کر سنائے جس کا ترجمہ یہ ہے قطعہ اس سے
 اک خودی کی تیغ ناز نے مارا مجھے زید نے جو لکھوا کہ ماتھہ دارا کھینچ کر ایسا ڈوبا ہو وہ
 پڑھنے میں اٹھاتا سر نہیں پہنچے جو خود غوطہ زن ہو کب اٹھا دے اپنا سر لختہ مانگتا ہے
 فرو رفت و گفت غالب اشعار او درین زمین بزبان پارسی بہت اگر بلوئی
 انہم نزدیک تر باشد گفت مشغولی طبع تر اتا ہوس خود کو وہ صورت عقل از

دل با محو کرد و با دل عشاق بدام تو صید با ما بتو مشغول تو با محو و زبید محو
 بر وزن سخن گفتی پاره جیب لخت کوه و لخت جگر از زبان لختی بالفتح بمعنی قدس از موی
 غالب بمعنی حیرت و زبردست از منتخب سر آمد و پیش آید از کشف مراد اس سے اکثر مصدر
 انکس غلب و غلبه باب ضرب یا غلب سے قولہ تعالیٰ و ہم من یغلبہم سنبہو کہ یہ ہے کہ کتاب
 کہ یہ لفظ چھ ماہر و مفقود و غیر منکر مثل طلب اور قرار کتاب کہ لفظ غالب اصل میں غلب
 رہا ہو غلبہ لافضاقت صورت تا حذف کردیا گیا ہوا صرح قولہ نزدیکتر باشد بعد اس جملہ کے
 فائز ششتری کہ شریح میں ظاہر الناس علی قدر عقولہم زیادہ ہو یعنی گفتگو کرو تم لوگوں سے بقدر
 انکی عقل کے قولہ طبع نرانا بوس ہو کر دے اقول کردن بمعنی لفظ آوردن و رفتن از زبان و رفت
 کرد و اور بمعنی شدن ہو یا ہو چنانچہ پیشتر نامی کا ہو بمعنی خیال پر ہی سیکرے ہو کہ نہ
 مرا حوان خیال پر ہی ہو کہ اور جو شریح شری طبع تر این لفظ را کوزا کہ جو کہ لفظ کردو بمعنی کیا
 گفتگو خیالی تکلف سے نہیں ترجمہ وہ لفظ کام استعداوتھا اشعار عربی سنکر اکیم
 شور میں کیا جب طلبہ میں نہ آیا تو کہنے لگا کہ اکثر اشعار اسیکے اس نوع میں زبان فارسی
 مشہور ہیں اگرچہ ہے خوب لکھا ہوا ہے اسوقت میں یہ اشعار موزون کر کے سننا
 مشغولی جب سے ہوتی تھکو تھکائے خود عقل کی صورت ہر عرصے دل سے محو و دام
 تیرے دل عاشق تو صید تیرا تو محبوب ترا محو و زبید با دروان کہ غم منفر
 شدہ گفتہ ہو وندش کہ فلان ہمدی است و دان آمد و طلعت کرد و تا
 خور کہ خندین مدت حرا لکھتی تاش کہ ورم نیز کان را سجدت میان
 بستہ گفتہ غ با وجودت زمین آواز نیاید کہ منم کہ گفتا کہ شود اگر درین خطہ
 روز خند بر کسائی تا بندست مستفید کہ ویم گفتہ کہ تو انم حکم این حکایت
 مشغولی بزرگے دیدم اندر کہ ہمارے یہ تھا کہ کردہ از دینا بفارے
 چرا گفتہ بشہر اندر نیائی کہ بارے پند از دل بر کشائی کہ بگفت اینجا
 پریر و بیان لغزندہ چو گل بسیار شد پیلان بلغزندہ این بگفتہ و او سہ چند
 بر سر دروے یکدردا ویم و وداع کردیم مشغولی بوسہ وادان بروے

باب پنجم چه سود و چه هم در آن لحظه گردش پدر و پد سبب گونی و دواعی پاران کرد
 ریاضت ازین نیمه سبز و زان روز و پد شجران الم امت یوم الدواعی تاسف فای
 الم حسرتی فی الموده منصف فای باده اوان بیانش گذشت معصوم صبیحه اسم منقول کا هر
 باب تفصیل سے تقسیم مصدر معنی فالصی کردن و استوار کردن از غیثات گذشتن و کار و در
 عزیمت از صلیح معصوم و معبر و متر و عربی قرار یافتن فارسی شکر نامند تا از انفا لیس فدا ان
 بیان اسکا او سگذا و وال کجی و زنده از بران و مؤید صبیحه صفت شبهر بر و دیدان
 معنی و زتابوا تلطفت و تاسفت و قدوم بیان ایضا سابق گذشت اس جگہ قدوم
 بضم تین بر قولہ تاسف قدوم بزرگان آہ اقول اس جگہ لفظ اقام مقام اضافت کا
 معنی ہائے اور تقدیر اس فقرہ کی یہ ہر کہ ہائے شکر قدوم بزرگان اور بزرگان
 مرا و شجر مرحوم اور العت و نون جمع واسطے تقطیع کے ہر قولہ بیان کہتے اقول بیان
 و مکر بستن کتابہ ہر اختیار کرنے اور کسی کام میں قوی دل ہونے اور اہتمام کرنے سے از بران
 کتابہ ہر خدمت میں کھڑے ہونے سے از مؤید قولہ خطہ بعض نسخہ میں بجائے خطہ کے
 بقیہ ہر اور خطہ یکسر اول و تشدید طاعون میں شہر کلان کو کہتے ہیں از غیثات و صلیح و
 و اطاعت و ددار اور بقیہ معنی سہارے و خانہ مستعمل ایضا اقول اس جگہ خطہ یکسا
 کو مسار و کوستان اس زمین کو کہتے ہیں جہاں پہاڑ بہت ہوں از بران و مسار الا
 قناعت راضی ہونا انکہ چیز از غیثات و صراح و غیرہ قولہ قناعت کردہ از دنیا نگار
 یعنی از دنیا کنار کش شدہ بخارے قناعت کرد قولہ چرا گفتہ آہ اقول اس جگہ لفظ
 چرا بضرورت شری مقدم ہوا ہر یعنی گفتہ کہ چرا بشہر نیائی لغز بالفتح لفظ فارسی ہر خوب
 شیک اور جو چیز کہ دیکھنے میں اچھی معلوم ہوا و کہ جینی چیست و چابک از بران و مؤید لغزیدن
 و تحشیر و زدن از بران معنی اپنے از پیش بدر رفتن افتادن از بران زل و زل عربی پھسلنا ہند
 از نقائس پدر و بہار فارسی بر وزن فرسودہ یعنی سہاست اور معنی دواعی بھی آیا ہوا
 بران بضم با و تازی و قیل بالکسر و دواعی و ترک گفتن از مؤید و بہار عجم و غیثات قولہ پدر و
 شارح سروری لکھا ہر کہ بعضوں نے ہائے تازی زاید فصیح کر کے لکھا ہر کہ و د و بالضم معنی تحت

کروں ہوا قول درود معنی تحیت اس مقام میں گنجائش پذیر نہیں اور پیرود کی عدم
 اور درود کی صحت و ترجیح کی کوئی یہ معلوم نہیں ہوتی تو کہ سبب کوئی آد قول مطلب اس
 بدیت کا یہ کہ گویا سید ستین کی جہالت کے سبب عجیب طرح کے کرب میں ہر ایک طرف چہرہ پر
 شدت درجہ سے سرخی آتی ہر دوسری طرف غم فراق سے زردی چھائی ہوا ان حرف شرط کم است
 صیغہ واحد تکلم بات موت سے موت اسکا مصدر باب لضر منفر سے ضمیر متکلم فاعل کو کم
 الوداع مضاف مضاف الیہ ملکہ فعل فیہ ہوا الم است کا تا سفا حال لا محسب ہولی نفی فعل
 مضارع نون و قایہ کا ایسے متکلم مفعول فی المودۃ جار مجرور متعلق فعل کا منصہ مفعول
 ثانی مطلب اس شعر کا یہ کہ بروز خدمت یا کہ جو مرادم نکل گیا کمال افسوس ہے کہ ہمیشہ رنج و
 غم فراق کا سہا نہیں جاتا مجھ کو حق دوستی میں منصف نہ سمجھو کہ میں عاشقوں میں نہ ہوں کیا
 قابل باقی نہ ترچہ ہے ایک روز صبح کو جو قصد سفر کا مقرر ہوا سامان روانگی ہونے لگا
 شاید کسی نے اس سے کہہ دیا کہ وہی معذرت ہے جس سے تو بہت کلام تھا سنتے ہی دوڑ آیا بدیت
 مہربانی کی اور میری ہمارت کا افسوس کرنے لگا کہ ہر دو اتنے دن آپ کے کیوں نکلا کہ میں
 معذرت ہوں تاہی تشریف آوری کی شکریہ گزاری میں واسطے خدمت کے حاضر رہتا تب
 میں نے کہا عتیرے آگے مجھے طاقت تھی جو کہتا میں ہوں نہ کہنے لگا کیا خوب ہو اگر اس شہر
 میں چند روز آپ استراحت فرما دیں تاکہ ہم سب خدمت میں حاضر ہو کر فائدے اٹھا دیں
 میں نے کہا کیا کروں مجبور ہوں بموجب اس حکایت کے معذور ہوں مثنوی کہیں کہو
 کوہستان میں دیکھا بہ قناعت کر کے بیٹھا غار میں تھا بہ کہا میں نے اگر تو شہر میں آئے
 تو تیرا قفل دل اکبار کھل جائے بہ کہا وانکہ حسین لیں مجھ کو الجھائے بہ کہ چلے میں تو ماتھی
 بھی پھسل جائے یہ کہہ کر آپس میں پیشانی در خسار کے بوسے لیے دیے اور رخصت ہوئے
 مثنوی فائدہ کیا جو دوست کے سوا کا با وقت ہجرت کے لے کوئی بوسا پ سبب کا
 منہ ہر چہرہ سے زردی غم سے ہو سرخ یا ہر دلیں درو شہر سے رخصت ہی کے دن یارو

میں کیوں نہ گیا بہ مجالس عشق میں اب جانے کے قابل نہ تھے

اسٹھا ہو میں حکایت

دین غسان

خرقه پوشی در کاروان حجاز همراه ما بود یکی از امرای عرب مرا و احدی را
 بخشید تا نفقه عیال کند و زردان خواجه ناگاه بر کاروان زدند و پاک برودند
 باز رگاتان گریه و زاری کردن گرفتند و فریاد میفراخند خواندن بدیت
 که تضرع کنی و گرفتار دزدان باز پس نخواهد داد و بنگران درویش که برقرار
 خویش مانده بود و تغیر و درویشی گشته مگر آن معلوم تر ازین بودند گفت بے
 بیردند و لیکن مرآت آن آفتی چنان نبود که بمذاققت آن خسته دل باشم
 بدیت نباید بستن اندر چیز و کس دل بکند که دل برداشتن کار نیست مشکل
 خرقه بیا نش گذشت حجاز را که سرور زن نیاز نام ایک ولایت کا بهرستان مین از بران کرد و
 و طائف اور دوسرے کئی شهر جو در میان زمین نجد اور غور کے واقع ہیں از منتخب خواجه بالفتح
 و جیم فارسی بروزن سراجہ اور بعضی بتشدید ثانی بھی کہتے ہیں ایک قوم راہزن و قطعاً بطریق
 عرب مین از بران جیم تازی ایک قبیلہ جو بنی عامر سے کہ انہیں اکثر راہزن مین از منتخب قول کہ
 کاروان زدند اقول زردان چیس معنی میں مستعمل اس جگہ یعنی تاخت کردن مناسب یعنی سرکار
 شخون زدند پاک برودند یعنی سب لیکے اور کچھ نہ چھوڑا از بران در لغت پاک فریاد خواند
 کنایہ می داد خواہ ہونے اور استغاثہ کرنے سے از بران تضرع بیا نش گذشت فریاد آواز بلند
 منظومان از بران باز پس واپس فارسی خود عربی بھی نہ ہندی از نفاس قرار یعنی آرام
 از منتخب آرا مگاہ از تاج و کشت و موید تغیر از حال خود گشتن از منتخب معلوم بیا نش گذشت
 خستہ دل معنی آزرده ترجمہ ایک خرقہ پوش قافلہ حجاز مین ہمارے ساتھ تھا عربی
 کسی امیر نے اسے سودینار عطا کیا تاکہ روزی اپنے عیال کی کرے یکایک خواجه کے چور دن
 قافلہ رجھا پامارا ایسا لٹا کہ ایک تنکا نہ چھوٹا اہل قافلہ مال کے غم مین رونے لگے بیفائدہ آہ و
 وادیا کر کے جان کھونے لگے بدیت کتنا ہی رونے یا مجا وے شور و چھیر دیکھا نہ مال جھکو چڑ
 نگردہ درویش صلاحیت کیش بحال خویش رہا اس کے استقلال مین کچھ فرق نہ آیا مین
 پوچھا کیا تیرے درہم و دینار چور نہ لیکے چھوڑ گئے کہا لیکے لیکن کچھ میرے دلیر داغ نہ دیکے
 یعنی جھکاواں سے اتنی الفت نہ تھی جو اس کے جانے سے میرے دل کو کافت ہوتی بدیت

نہ تو سیرت سے اپنا لگا دل چھوڑا نا دیکھا آخر ہوگا مشکل کہتم موافق حال میں بہت
ایک گشتی کہ مراد در عہد جوانی با جو اسے اتفاق مخالفت ہو و صدق بیعت
تا بجائے کہ قبلہ چشم جمال او بودے و سو و سرمایہ عمر وصال او قطع
مگر ملائکہ بر آسمان و گرنہ بشر بحسب صورت او در زمی خواب بود و بدست
کہ حرام است بعد از وصیت کہ تیج نطفہ جنوادی خواب بود و ناسے
بایں وجودش بکل عدم فرو رفت و دو فراق از دو دلائش برآمد و در
بر سر خاکش مجاورت کروم و از جملہ کہ فراق او کہتم این بود قطعہ کاج کانر
کہ در بایں تو شد خار اجل دست گیتی بز دے تیج ملائکہ سیرت تا درین روز
جان بے تو ندیدے چشم بے اسے منم بر سر خاک تو کہ خاکم کہ قطعہ کاج کانر
بگرفتے و خواب بہ تا گل و شکرین نفسانے محبت بہ گردش گیتی کاروش
بر سخت بہ خار بنان بر سر خاکش بہت بعد از مفارقت او غم کروم و بہ
جزم کہ بقیت زندگانی فرش ہوس و نوروم و گرد و محالست نگر و قطعہ
دوش جون طاؤس مے نازیدم اندر باغ و گل بہ دیگر امروز از فراق بار
مے چشم خواب سود و ریا نیک بودے گرنہ دے بہم موج بہ صحبت گل
خوش بہرے گرنہ نیستے تشویش خار و سوس و مقابل زبان بمعنی فائدہ و نفع اور
بمعنی ہوس یعنی چشم و شامانی از زبان سرمایہ فارسی راس المال عربی پونجی ہندی
از تفاسس و غیات مگر بیانش گذشت قول کہ ملائکہ بر آسمان اقول بعد اسکے لفظ
باشند مقدر یعنی شاید خوشنگان باشند زنی تحف ہوزمین کا از زبان و غیات
قول یہ دے اقول اس لفظ میں بار قسمیہ ہو اور دوستی ہیا سرور بمعنی محبت چو
بہتیر ہو و او محول یعنی ناچو او چنانچہ خاقانی کہتا ہے بیت ناماد جان رحم کشادست
پر کہ غافل چو نرا دوست از جہانگیری تحف چون او کا از زبان قول ملائکہ اس میں پاک
و حدیث ہر یعنی پاک ناگاہ اور ناگاہ و ناگاہ بمعنی لغوی بیعت کیونکہ گاہ بمعنی وقت
یعنی ایام و بمعنی بہ کیا اور دفعہ اور فارسی میں جیم و با یک دیگر تبدیل ہوتے ہیں از زبان

دو دو بالضم یعنی دھوان جسکو عربی میں دھان و بخار کہتے ہیں اور بمعنی غم و اندوہ دوم و نفس از
 برہان و مؤید فراق بالکسر ایک دوسرے سے جدا ہونا و جدائی اور بمعنی جدائی بالفتح بھی آیا ہے
 از منتخب بالکسر بمعنی جدائی از مؤید مصدر ہر باب بضم غیر سے از صراح قوالہ دو دو فراق اقول
 اس جگہ دو بمعنی غم و اندوہ ہے نہ بمعنی دھان و دھان بمعنی خاندان و خاندان و قبیلہ از برہان
 و مؤید حیا و رست بیان شکر گذشت کاج و کاشش کا شکر کلمہ تمنا و افسوس و تاسف ہے
 اور بمعنی سیلی یعنی گونس بھی آیا ہے از برہان قوالہ دست گیتی آہ اقول گیتی بمعنی دنیا و روزگار
 و جهان و عالم اور بمعنی زمین بھی ہے از برہان و سراج و غیاث اور تیغ مفعول ہے نزدیکی کا اور بالکسر
 میم متکلم مقدم ہے یعنی تیغ ہلاک بر سرم قوالہ اسے منم اسے حرف ندا کا منادی اسکا صاحب ہے
 قوالہ کہ خاکم یہ کاف و عاتیہ یا زائدہ ہے نفس میں بیان شکر گذشت قوالہ گردش گیتی آہ اول
 یہاں از مقدم ہے یعنی از گردش گیتی اور کل رختیں کنایہ ہے از ان رسیدن سے حاصل اسکا
 ترک ہے و خار بنیان فاضل شذری اور صاحب شکرستان لکھتے ہیں کہ بضم بار و عودہ یعنی
 درختان خار دار ہے اور صاحب خیابان لکھتا ہے کہ خار بنیان ایک قسم درخت خار دار کا ہے اور خار بنی
 کی جمع مثل گلبن و سرورین کے کنایہ ہے سندھو کیونکہ جمع غیر ذی حیات ساتھ الفت و لون سے
 قیاسی نہیں ہے بلکہ سماعی ہے بیتاک کہ سندھ اسکی کلام کا پرستہ نہ ہے صحیح نہیں غمزم بیان
 گذشت نیست بالکسر و پاسے مشد و لفظ عربی ہے بمعنی قصد از مؤید حاجت و مراد دل از
 منتخب جزم بالفتح غمزم کہ کسی کام پر اس طرح کہ اس کام سے نہ پھرے از منتخب قوالہ درازم
 اس میں در زائدہ ہے اور نورم بیغہ ماکلم ہے نور دیدن سے کہ بمعنی پیچیدن ہے از برہان کہتے آگے
 عربی ہے و دش بمعنی شب گذشتہ از برہان بمعنی روز گذشتہ صحیح نہیں از غیاث و شرفنا
 اس بیت مرزا قلی بلی کے معنوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ دش بمعنی شب گذشتہ ہے
 از ذوق بادہ ووشین چنان کیفیت دارم کہ ہزارم ہزار و ہزارم ہزارم دش دش
 علی الخصوص اس شعر خواجہ سلمان ساوجی سے بخوبی واضح کہ دش بمعنی دیر و جیسا کہ لغت
 گمان ہے نہیں بلکہ بمعنی دیشب ہے دش دش بردوش فلک نیز غمزم روز کہ دش دش
 از گوئے خرابات بدوش آوروں آواز جاگت ہے دیگر بیان شکر گذشت قوالہ سو دوریا اقول

اس جگہ لفظ سود یعنی جشن و شادمانی پر جیسا کہ اوپر لکھا گیا مراد اس سے سیر دریا بسواری کشتی قولہ
 بیم موج یعنی خوف غرق ہونے کشتی کا قولہ نیستے تشویش خارا قول لفظ نیستے بیابے جہول
 یہاں یعنی بنود سے اور اس میں یا سے توقع ہر تشویش یا تشویش گذشتہ ترجمہ میں سے لکھا
 یہ مضمون بیت جو تو نے بیان کیا میسر بھی ہی حال تھا کہ ایام شباب میں ایک جوان سے جھگڑو خلطہ
 بدرجہ کمال تھا اور رستی محبت کی اس مرتبہ کہ میری مروج چشم کا قبایہ اسیکا جمال تھا اور میری
 زندگی کے سرمایہ کا مال اسیکا وصال تھا قطعہ فرشتے ہو میں فلک پر تو ہوں پر انسان تیرا
 تمام روئے زمین پر نہ تھا حسین ایسا ہرام اسیلے الفت کی میں نے عالم سے یہ کہ حشر تک بھی
 نہ پیدا ہو وہ جبین ایسا ہ قضایا کا یہ بصدق کل نفس فالقہ الموت دفعۃ یا توں اسکی حیات کا
 موت کے چیلے میں کھنس گیا کہنی ہی کشتی اور کوشش کی نہ نکلا اس دل میں تافرق
 دھنس گیا لفرہ غم فراق جانکاہ کا شور نالہ واہ کا اس کے خاندان سے بلند ہوا میرے دل
 پر درد کو رنج و الم و وحشت ہوا مدت تک میں اس کے مزار پر مجاور رہا تھا اور اس کے فراق میں
 سبب لہ شعاع غم آثار کے یہ دو قطعہ میں نے لکھا تھا قطعہ یا توں میں تیرے چھوٹا جب کہ اجل کا
 کا نٹا کا کاشل پہلے ہی میں اس روز سے ہو جاتا ہلاک ہوتا سو تیرے نہ کچھ دیکھتا میں پر افسوس
 میں تیری خاک پہ ہوں سر پہ پڑے میرے خاک قطعہ جسکو غنید آتی نہ مطلق نہ کبھی پڑتی غم
 جب تک تیرے میں و گل جھاڑے نجات پہلے پڑ گدش ہرے منہ پھول سا اسکا توڑا ہوا کاسے
 اوپر سر خال اسکی کے صدمہ نیکلے بعد اسکی جدائی کے میں نے قسم کی اور نیت مستحکم کہ تمام عمر بسا
 حرص و ہوا نہ پھھاؤں اور اہل دنیا کی مجلس میں نہ جاؤں قطعہ رات جوں طاؤس میں نازاں تھا
 باغ وصل میں آج ہجر یار میں ہوں سچ کھاتا مثل مارے کیا مزہ ہے سیر دریا میں نہوگر خوف موج
 صحبت گل خوب ہے لیکن بڑا موزی ہو خار

ایک سو وین حکا بیت

یکے راز ملک عرب حدیث تیلی و مجنون و شورش حال دی گفتمند کہ
 باکمال فضل و بلاغت سیر دریا بان نہادہ است و زمام اختیار از دست
 واوہ بفرمودش تا حاضر آوردند و ملاست کردن گرفت کہ در شرف

انسان چه ظلم دیدی که خوسه بهایم گرفتنی و ترک صحبت مردم گفتی چون
بنالید و گفت شعیب در پ صدق لاشی فی وادها بنالیم بریا نونا
فیبه قشع لی عذری فطحه کاج کانان که عیب من گفتند بر رویت
است و انسان بدیدند که پناه بجائے ترنج در نظرت پشیم
و ستمها پریدند و بقا حقیقت معنی بر صورت دعوی گواهی داد
فذلک الذی لفتنی فی ملک را در دل آمد که جمال لیلی مطا لیه کنسید
تا چه صورت است که موجب حذرین فتنه است پس بفرمودش
طلب کردن و راجیایے عریب بگردیدند و بدست آوردند و پیش
ملک است در محرم سراسر چه بداشتند ملک در بهیت اوتامل کرد و نظرش
حقیر آمد بچشم آنکه کمترین خدمت او و جمال ازو بیشتر بودند و بیشتر
بیشتر بعنوان انفس است دریافت گفت ازو بجه چشم محزون بایست
در جمال لیلی نظر کردن تا سر شهادت او بر تو سجلی کند و نشوئی
ترا بر در دین رحمت نیاید بارشقی بین سیکه هم در و یابد که یاو
قصه مسکوک هم بر دزد و دزد هم را به هم خستند و دزدان قطع را هر
من و کراچی مستقیم به او سمعت و حق را کمی صاحت معنی به یا معشر
الخلان قولوا لا الهی الا لیست تدری ما نقول الموجهی نظرتند رستان
نباشد در وریش پیر خربهر و روعه نگویم راز خویش به گفتن از زبوا
بی حاصل بود به با سکه در عمر خود نا خورد و نشی به تا ترا حلال نما
همچو ما به حال ما باشد ترا افسانه بشی به کیلی بفتح لام اول و کسر لام
ثانی و یا معروف و مجهول دونون دفع درست نام معشوقه قیس که با عمار قاعده
عربی شاید اصل من لیلایو کیونکه مؤنث افضل کا جسکی صفت من معنی رنگ او عیبا
و غیره کے ہوں پر وزن فعلا آتا ہو جو کہ لیلی سانولی بھی لہذا اس نام سے مسماۃ ہوئی اہل لڑک
ہنرہ اکثر کا اعتبار نہیں رکھتے لیلایو قاعده امالیہ لیلیا بیا پر مجهول کیا اور جو کہ انھوں کے نزدیک

اکثر جگہ یا مجہول کو معروف پڑھنا افصح ہے لہذا یا آخر لیلیٰ کو معروف پڑھتے ہیں ازغیاء اللغات
 الفتح اول اور آخر میں الف مقصورہ بصورت یا معشوقہ قیس کہ مجنون اسکا لقب تھا از مؤید مجنون
 لقب ہے قیس عامری کا از منتخب نام اسکا امر القیس تھا از مؤید بسبب عشق لیلیٰ اور حرکات جنون
 مجنون مشہور ہوا کہتے ہیں مجنون عشق لیلیٰ میں اسقدر مفتون تھا کہ قطار اونٹوں کی کہین جاتی تھی
 کسی شتر بان نے از راہ متحرک دیا کہ فلا نے اونٹ پر لیلیٰ چھل نشین ہے مجنون کہتے ہی دوڑا قطار
 پیچھے پیچھے تین سو کوس چلا گیا جب قریب شہر پہونچا تو اس شتر بان نے کہا کہ یہ اونٹ لیلیٰ کا نہیں ہے
 یہ خبر وحشت اثر شتر مجنون سرد ہو گیا ایسا دل میں درد ہو گیا کہ چھاڑ کھا کر زمین پر گرا غش میں
 دیر تک بڑا رجا جب افاقہ ہوا اور وار و و صدا در نہ پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے کیوں اتنا اضطراب ملا
 تو کہنے لگا و احسن تا کہ پوچھے جو ہم تاسوا و شہر بولا یہ ساربان سیر و بکار کے انام اور نامہ لیلیٰ نہیں ہے
 اتنا ہو کسرا سید پیچھے قطار کے انسان بالکسر یعنی آدمی و مرد کہ چشم از کثر اللغات و مدار یعنی
 سرگشت از مؤید الفضل مولانا یوسف شرح نصاب میں لکھا ہے کہ انسان اصل میں انسان بالکسر
 تھا الف و نون مزید ملحق کیا گیا اور النس بالکسر ماخوذ ہے النس بالضم سے بمعنی الفت گرفتار
 و ظاہر شدن ازغیاء بقول ایک قوم کے اصل اسکی انسان تھی یا تختانی واسطے تفسیق
 حذف ہوئی اسی جہت سے حالت تغیر میں ساتھ اعادہ یا مذکورہ کے انسیان کہتے ہیں اور بقول
 ابن عباس ماخوذ ہے نسیان سے بسبب بھول جانے عہد و پیمان کے انسیان نام رکھا گیا از صراح
 قولہ ترک صحبت مردم گفتی اقول گفتن بمعنی کردن بھی آیا ہے از برہان شمس اللغات رب
 بالضم موباء شد و مفتوح حرف جر ہو داخل نہیں ہوتا مگر نگہ پر یا اسم مضمرب اور بقول ابن سراج
 مخولون کا اجماع ہے اس بات پر کہ رب جواب ہوتا ہے اور اسکی وضع میں اختلاف ہے بعضوں
 نزدیک موضوع ہوا سطلے تقلیل کے یہ مذہب اکثر دن کا ہے احتجاج انکا اس قول سے ہے
 انکار رب مولودیس لہ اب نہ فوسی ولد لم یدہ ابوانہ اور بعضوں کے نزدیک موضوع واسطے تکثیر ہے
 یہ مذہب ابن دینویہ کا ہے اور اجماع اسکا اس آیت سے ہے یا یو الذین کفروا لو کانوا مسلمین
 اس واسطے کہ یہ آرزو انھوں کی روز قیامت کو بکثرت ہوگی اور بعضوں کے نزدیک مشترک ہے
 تقلیل و تکثیر دونوں کے واسطے موضوع اور بعضوں کے نزدیک مقام مفاخرت میں واسطے تکثیر ہے

اور غیر مفاخرت میں واسطے تقلیل کے اور حضور کے نزدیک موضوع واسطے اثبات کے ہونے واسطے
تقلیل اور ترکیب کے امتیاج اللغات صدیق بالکسر و تشدید وال بسیار راست گو اور بفتح اول و
وال کسبو محنی دوست و دوستان مفرد و جمع دونوں آیا ہوا غیاث اقول اس جگہ نسبت اخیر میں
الام بفتح سیم صیغہ ماضی مصدر اسکا لوم باب نصریض سے یعنی ملاست کرنا از صراح و دوا بالکسر
دوستی رکھنا اور بفتح آرزو کرنا از منتخب قولہ مالم برما بعض نسخہ میں بجائے لفظ ماکہ ہمزہ
مفتوح ہو و دونوں واسطے استفہام کے موضوع اور درست اگرچہ لفظ ماحرف نفی اور اسم موصول
بھی ہو مگر اس جگہ استفہامیہ مقصود یوحیح صیغہ واحد مذکر فاعل مضارع مجہول باب افعال
یعنی ظاہر آشکارا کر دینا از منتخب عذر بیان شد گذشت قولہ رویت آہ اقول بنظر
کہ مخاطب مجنون کا بادشاہ تھا اور اس قطعہ کے مضمون جملہ سے بیان حسن و خوبی لیسلی
معلوم ہوتا ہے نہ بیان حسن بادشاہ لفظ رویت میں تار خطاب یعنی تو مناسب مقام نہیں ہے
لیکن موافق کتاب برمان قاطع و مؤید الفضلا تو بعضی خود بھی آیا ہے چنانچہ صاحب مجمع الفرس
یہ شعر نظامی کا بطریق سند کے لایا ہے اسے نظامی پناہ بردر تو پندر کس مرانش از در تو
مصرع ثانی میں لفظ تو بعضی خود ہو اور صاحب مؤید الفضلا شرفنامہ سے لکھتا ہے کہ خود بعضی کو بھی
آیا ہے اور برمان قاطع میں بھی خود بعضی او مرقوم ہے پس مولف کے نزدیک لفظ رویت میں حرف نے
بعضی او مناسب مقام اور کہنا مجنون کا بادشاہ سے من قبیل ع ای در تو میگوم دیوار تو ہم
بشنو ہتصور علاوہ اس کے حالت عشق میں عاشق کی نظر میں سوائے معشوق کے دوسرا
معلوم نہیں ہوتا چنانچہ منقول مشہور ہے کہ کسینے مجنون سے پوچھا کہ خلافت حق انام حسین علیہ السلام
ہو یا حق زید آسنے کہا کیا حق نہیں بلکہ حق لیسلی ہے قولہ تا بجائے ترخ آہ اقول یہ شعر لطیف
تمثیل قدس حضرت یوسف ع کے واقع ہوا تفصیل اس کی عنقریب لکھی جاتی ہو فانظر و لکھیں
ضمیر مؤنث حاضر لمتن بر وزن قلتن بضم لام و تار فوقانی و نون شد و مفتوح صیغہ جمع
حاضر ماضی معروف ہے اس میں ضمیر فاعل کی نون و قایہ کا یاے متکلم کی مفعول قولہ فذلک
الذی لمتنی فیہ اقول یہ بقیہ آیت کا ہے سورہ یوسف میں واقع تمام آیت یہ ہو وقال نسوة فی
المدینۃ امراة العزیز ترا و فلتما عن نفسه قد شغفها حبا انا لیسر ہا فی ضلال مبین فلما سمعت

بکر من انت الیمن واعتدلت لمن بتکوا انت کل واحد من سبکینا و قالت اخرج عیسیٰ علیہ السلام اکر
 و قطع من ایدین و قطن عاشر ما بدنا بشان هذا الا ملک کریم قالت قد لکن الندی لمتنی فی سیر
 حاصل مطلب اس قصہ کا موافق تحریر ہو رہیں یہ کہ جب حضرت یوسف علی نبینا وعلیہ السلام
 عشق میں زلیخا بشدت فریفتہ ہوئی اور بعد واقعہ مشہورہ ہفت خوان کے اس جناب کو اغویا
 کی نظر سے اُس نے چھپایا زمان مصر اُس کے مصروف جمال کی تلامذت کی مشتاق ہوئیں ازراہ رشک
 و حسد کے آپس میں لطیف طعن و تشنیع کرنے لگیں کہ زین عزیز اپنے غلام کنعانی پر مفتون ہوئی
 اور وہ بات بھی نہیں پوچھتا زلیخا نے جب یہ سرزنش سنی واسطے بچھانے آتش حسد کے
 مخدرات امر و اعیان مملکت خصوص زنان و دیوان و زندان بان و ساقیان کو جو زیادہ تر حسد
 کرتی تھیں دعوت میں طلب کیا اور بلایاں فاحرہ دیا و حریر انگوٹھیں کر کے کہ کسی جو اہنگار پر بھی
 طایفہ مغنیان مجلس اطرب ساز و آغوش نواز آہنگ عشاق میں اس خوبی سے گانے بجا
 لگیں کہ اندر کا اکھاڑا گر دھو گیا پھر ان آہو پستون سے جو شراب شوق و یوسف عامیہ سے
 و مشورہ میں رشک سے بظاہر ملامت کرتیں فی الباطن خود اُس کے نشہ عشق میں چوڑھیں
 زلیخا نے کہا اگر اجازت ہو تو اُس غلام عبرانی کو بلاؤں جس کے طعن عشق میں تم نے مجھ کو تلخ
 اور رسوا سے خاص عام کیا تم بھی تو اپنا آغاز و انجام دیکھو تا معلوم ہو کہ تم نے مجھے عبت بدنام
 کیا یہ سن کر سب مخدرات کرنے اور ہمت کرنے لگیں کہ ہمارے کیا قدرت تھی طعن و تشنیع محض ازراہ
 مصیحت تھی دن رات شعلہ اُس کے عشق کا سینہ میں بھڑکتا آتش فراق کی حرارت سے
 بد اختیار کلیجہ دھڑکتا ہر قول شیخ اما تم بیش ناسخ آتش عشق وہ ہر حسین ہند جل جا
 اک شہر رجاے جو پتھر میں تو پتھر جل جاے پیر پر وانی ہر کیا شمع رخ جانان پر اگر فرشتہ بھی
 کوئی آئے تو شہر جل جاے تن بدن چھونک دیا ہر تنب فرقت نے مرا کیا عجب ہو چورے
 جسم سے بہتر جل جاے جب نہ تنب نالہ سوزان سے جلا خانہ دل نہوایہ کہ کسی غیر کا بھی
 گھر جل جاے یہ وہ پرکار آتش قدوزوں اسکا دیکھیے اُس سے جو شبیہ جنور جل جا
 سحر طور کے مانند عصا سے موسیٰ دیکھ کر کاکل دلدرا کا اثر در جل جاے پھر اس کی یاد میں
 در و مفارقت سے کلیجہ پکار کر جان کھونے لگیں ضبط نہو سکا تو یہ کہہ کر رونے لگیں بدیت

ہم کو فرقت میں نہ اب رُخا خدا کے واسطے بجلد یوسف کو کہیں بلوا خدا کے واسطے آخر کار کیا
ایک کار و آبار اور ترنج خوشگوار انھوں کو دیکر کہا کہ جس وقت یوسف آوے یہ ترنج فی الفور کاٹ ڈالو
سب نے قبول کیا جب حضرت یوسف تشریف لائے تو جمال یوسفی کے مشاہد سے ایسی محو
حیرت ہو گئیں کہ بجائے لیمو کے اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور جب پوشش میں آئیں تو دست و پا
دیکھا بہت شرمائیں اور یہ زبان پر لائیں کہ قسمی خداوند عزت و جلال کی ایسی صورت حسن و
جمال کی آج تک ہمارے خواب و خیال میں بھی نہیں آئی یہ بشر نہیں مگر فرشتہ بزرگ ہی رہیگا
کہا اور زبان مصریہ وہی غلام کنعانی ہو جسکی دوستی میں تم مجھ کو ملا مت کرتی تھیں باقی حالات
حضرت یوسف کے باب دوم کی اس حکایت میں لکھے گئے اور کچھ باب ہشتم میں لکھا جائیگا اس
حکمت کے بیان میں کہ دروغ گفتن بفریت لایب باندلخ فقتہ بالکسر و یو اکی از منتخب قولہ
بفرمودش طلب کروں یعنی برائے طلب کرنا پیش بفرمود احمیا بالفتح بمعنی قبیلہ یا وصالہ اجمع
حی بالفتح و یائے مشد کی از غیاث و منتخب و سسی و فردوس اللغات و صراح صبر و صبر و صبر
بالفتح خانہ کو یک از مویہ و بران خیرہ کلان از غیاث خدم بفتح تین و خدام بالضم و دون جمع ہیں
خاوم کی بمعنی چاکران و خدمتگاران اطلاق اسکا لوندی و غلام دونوں پر کیا ہر مصدر اسکا کد
بالکسر ہر باب بضریفہ اور بھی باب ضرب بضریف سے از صراح حرم بفتح تین اندرون مرار از منتخب
مشکوے یعنی محل سرائے سلاطین از مویہ اندرون سرائے مردم شرافت و شکوہ اور وہ لوندی
ساتھ دلی کیا ہوا از غیاث و طلائف و بار و بہار مجسم نہایت بالکسر از الیش و یوم از غیثہ
عید از صراح از الیش اور وہ چیز جس سے از الیش کریں مثل لباس خوب و زیور اور مانند اسکے
از منتخب و کشف جمیع بمعنی دوست صہب و محبوب و دون کو کشف میں از منتخب بمعنی
صیفہ واحد مونث غائب بالکسر گوش از صراح و ورق بضم واو و سکون را و عملہ بمعنی کوز
و فاختہ جامع و زقار بالفتح کی از غیاث بفتح تین اور صاحب صراح بمعنی گرگ بھی لکھا ہر جگہ
ما و حطی و فتح میم اور آخر میں الف مقصورہ بصورت یاسینہ زار و مر غرار از منتخب غیاث و مویہ
صاحت واحد مونث غائب ماضی معلوم مصدر اسکا صیح بمعنی آواز بلند کرنا از منتخب
بفتح میم و سکون عین و فتح شین معجمہ صیفہ اسم مکان ہر عشرت سے کہ معنی باہم زندگانی کرنا

اسی بیت سے گروہ دوستان خوشان کو معشر کہتے ہیں از غیاث و شرح نصاب مولانا یوسف
 بن بالغ جمع اسکی معاشر از منتخب مؤید خلا ان بالضم و تشدید لام بمعنی دوستان جمع تحلیل کی
 از مؤید المعنی بفتح اول و سکون لام و فتح میم و کسر عین وہ شخص جسکی رائے ہمیشہ صواب پر ہو
 اسکی فکر میں خطائے پڑے اور بغیر بوجھے اپنی فراست سے معلوم کرے از غیاث و شرح مفاتیح
 حیرری یا حروف ندا کا لیت بفتح اول و آخر کلمہ تنہا ہر فارسی میں ترجمہ اسکا کاشکے واسطے
 آرزو سے محال کے مستعمل بخلاف لعل کہ آرزو سے ممکن میں مستعمل ہے جیسے لیت الشباب لعل
 و لعل زید عابد کیونکہ جوانی کا پھر آنا حالت پیری میں محال ہے اور زید کا عابد ہو جانا ممکن ہے
 تدریجی صیغہ واحد نہ کہ حاضر مضارع معلوم مصدر اسکا دہری و در یہ و درایہ بالکسر مصدر تدر
 باب ضرب بضر ب سے بمعنی در سخن از صراح ما موصولہ موجج بفتح اول و کسر ثالث بدر
 آرنہ و بفتح جیم بدر آورہ شدہ مصدر اسکا ایجا ہے باب افعال سے بمعنی بدر آوردن
 اور مادہ اسکا وجج ہے باب سمع سمع سے جسکی جمع اوجع و وجع ہے از منتخب و صراح قولہ نام
 سن ذکر الحبیب آہ فاضل شرفی و صاحب شکرستان بیت اول کے دونوں مصرع میں
 حمی بمعنی سبزہ زار اور ورق بضم واو و سکون را مہملہ مفرد اوراق کا بمعنی برگ درخت اور حمی بمعنی
 یہ لکھتے ہیں کہ سبزہ زار جو منزل دوست ہے اسیکے یاد کرنے سے جو میرے کان میں پہنچا ہے اگر برگ درخت
 سبزہ زار سننے تو فریا کرتے اور شارح سروری مصرع ثانی میں ورق الحمی کے معنی کہو تران سبزہ زار
 لکھتا ہے اور مصرع ثالث میں بجائے المعنی کے صاحب شکرستان جلیلی اور دونوں شارح بمعانی
 صیغہ اسم مفعول عفی سے مراد اس سے وہ شخص جسے اللام و استقام کی لذت نہ چکھی اور مصرع رابع میں
 بجائے یالیت کے تینوں شارح نے است صیغہ مخاطب لیس کا لکھا ہے اور مترجم شرح سرور کا
 لکھتا ہے کہ مصرع اول بیت ثانی کا لفظ تاک تمام ہوائی مصرع ثانی سے متعلق ہے انتہی اقوالہم لکھتا ہے
 نزدیک بیت اول کے پہلے مصرع میں حبیب اور دوسرے مصرع میں ورق بمعنی فاختہ اور حمی
 بمعنی سبزہ زار اور مصرع ثالث میں المعنی مراد اس سے ناصح اور مصرع رابع میں یالیت جیسا کہ
 ایک کتاب چھاپہ میں جسکے ساتھ ترجمہ بخط و زبان انگریزی ہے مناسب اور اس صورت میں
 صاف معنی اس رباعی کے یہ ہونگے کہ معشوق کا ذکر جو میرے کان تک پہنچا اور اسکی یاد مہاجر

میں جو میرے دل پر صدمہ گذرا اگر فاختہ سے تو میرے ساتھ وہ بھی نالہ و فریاد کرے اسے
 جماعت صاحبان نصیحت کرنے والے سے اتنی بات کہہ دو کہ عاشق ہلال کو جس قدر دردمہاجرت
 ہوتا ہے تو اس سے واقف نہیں کاش اگر تو جانتا تو نالہ و فریاد کرنے میں کیسا منع کرنا نہ مانتا
 یہ معنی بہت بے تکلف ہیں اور معانی نوشتہ شاعرین موصوفین خالی تکلف سے نہیں بالکل
 کفیلہ اشارہ ریش بیان شگفتہ گو کہ گفتن از زبور آہ یعنی حال زبور کی نیش زنی کا
 اس شخص سے جسے ساری عمر لذت نیش کی نہ چکھی ہو لا حاصل ہو حالے بیابے بھول بھی
 آنچنان حال قولہ چوما یعنی چنانکہ حال ماست در عشق ترجمہ کسی بادشاہ عرب کے
 حضور میں حاضرین و بارہ ایک روز قصہ لیلی و مجنون کا یعنی حال دیوانگی و شیفگی اس مفتون کا
 اس طرح پر عرض کیا کہ ساتھ کمال فضل و بلاغت کے دشت و بیابان میں اسکا مقام ہر کوہ و
 صحرا میں پھرنے والا اور سرگردانا اسکا کام ہر غم سے چھوٹی عنان اختیار ہر حرارت عشق سے
 مثل سیلاب کے بقرار ہر بادشاہ نے حکم کیا کہ اسکو بلے آوین تو حضور بھی ملاحظہ فرماوین جب
 کوک بڑی تلاش سے ڈھونڈ ڈھک لائے تو حضرت ظل سبحانی قیون ملاست کرنے لگے
 کہ انسان کی شرافت میں تو نے کیا رشتہ دیکھا جو صحرانشینی کی عادت آدمیوں کی طبیعت
 وحشت اور بہائم سے الفت اختیار کی قیوس نے سنکر آیا کہ آہ سرور دل پر دروہ کھینچی اور
 بیست ملاست کی جو اکثر دوستوں نے عشق لیلی میں بچہ اسکو دیکھ کر اک دن تو جھک
 پور نہ کہہ سکتے : **طرح اسکا منہ کاش عیب پدید میرے** : **دیکھ کر کاشٹے کہیں جو ترنج**
 تو بجائے ترنج ہاتھ اپنے : **بد جو اسی میں کاشٹے بلے رنج** : **اس وقت حقیقت واقعی میرے**
 عشق کی اسکی صورت ظاہری کے مشابہ سے کھل جاتی اور بسط طرح زنانہ صورت
 بوسہ ہنک تجلی حسن دیکھ کر بد جو اسی میں بجائے ترنج کے اپنے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اس وقت
 زلیخا نے کہا کہ یہ وہی غلام کنعان ہے جسکے عشق میں تم جھک ملاست کرتی تھیں اس طرح
 ہنگام عالی اگر میرے ملاست کرنے والوں کو چھریاں آبدار اور لمبو ویکار شاد فرماوین
 اسی جگہ آئے تو ترنج کو کائیو یقین ہو کہ وہ کبھی بجز دیکھنے جمال لیلی کا اس طرح ہوا ہے
 مون کہ بجائے لیمو کے اپنے ہاتھ قطع کر لیں یہ تعریف حسن کی سنکر بادشاہ کے ہمیں لگتی

اگر آپ صحت جمال لیلی کو نکلا دست کرنا ضرور ہوگا دیکھیں تو اسکا کیسا رخ کتا بی ہر جیسے مطالعہ سے اور
 حواس باطن و ظاہر اور شیرازہ جمیعت خاطر مجنون کا پریشان و استراوردہ و بجزانی ہر قسمہ منقہ و اشارہ
 بادشاہ ملازمان سلطانی قبائل عرب میں پھر سے بات کی بات میں لیلی کو صحن سراپہ میں لاکر جان کر
 حضرت ظالم سبانی نے جو اس کے سراپا اور رنگ ڈھنگ کو بلنگاہ قائل ملاحظہ کیا تو نظر مبارک میں اسکا
 سامان از رنگ دیلا یہ ان از لب کہ حقیر دکھائی دیا اسوجہ سے کہ محل سراپہ میں اس نے لونڈیاں خواصوں کی
 حسن و جمال اور نگاہ و تیور میں اس سے بہتر تھیں زیب و زینت اور لباس و زیور میں بتر تھیں
 لیلی کہ چشم و تقاروت دیکھنا بادشاہ کا مجنون بچہ فرامست سمجھ گیا کہ لیلی کا لیلی کے حسن و
 جمال کو بنظر تامل چشم مجنون کے در تیرہ خم شوق سے قبیلہ عالم ملاحظہ فرماوین تو راز اسکی محبوبی و جھوٹی
 کا حضور کے دل پر پیش بلی طور کے پر تو افکن اور غلام کی عاشقی و شفیقتگی مثل سفید صبح تابان و
 روشن ہو جاوے مٹھنوی ہمارے درد سے کیا آپ کو غم سوا ہمدرد کے کس سے کہیں ہم
 اسکی ہوئے یہ افسانہ مرغوب جلے ہر ملک و کثری ہم خوب قطع فکر دلبر سے جو صدمہ مر
 دلیر گذرا فاختہ سنیکے ہونا لان کہ دم اسکا گھٹ جائے تو تو کہد وہ واعظیہ نفیست
 تکرہ دل میں یہ دور و ہوتیرے تو وہیں جی چھٹ جائے قطعہ تندرستوں کو ہو کبھی کا درو
 راز دل کہنے میں اس سے کیا حصول اور جسے زینور نے کاٹا نہو رنج نیش اسکو سنانا ہر فضل
 جب تک مجھسا نہو نیگا حزن میرا حال مختصر تو سمجھے طول :

یار و اور طالع سے ہرگز نہ دیکھیں تکر

بیسویں حکایت

قاضی ہمدان احکامیت کنند کہ با نعلیند سپرے سرخوش ہو و نعل و لشن در آتش روزگار
 و طلبش متکلف بود و لویان و مترصد و جوان بر حسب اقعہ گو مان قطعہ در
 چشم میں کہ ان بھی سر و بلند بر بود و دم ز دست و ہر نا فکندہ اس میں بد شوق
 مے پرو دل بکندہ خواہی کہ کس دل نہ ہی بدہ نہ مندہ ہمدان بالفتح نام ایک
 قبیلہ کاین میں اور فخرین نام ایک شہر کا ہر ملک ایران میں ہمدان بدال ہجیرہ اسکا معرب اور منتخب و کیا
 کران شہا کے از بران سرخوش کنایہ ہر اس شخص سے جو شراب و سامان و اسباب حسن سے
 خوشحال ہوا ز بران جسکی مستی باعتدال ہوا ز غیثا مستی کے چند مراتب ہیں پہلے سرخو

بعد از آنکه ترمذی و باغ پور سید مست بعد از ان خرابی از سراج اللغات تحصیل در دانش کنایہ ہر
 اضطراب و بقیہ اری سے کہ نہ کہ اگر کسی کو اپنی محبت میں کوئی ہتھیار کرنا چاہے تو نام مسکا گشت
 کی نعل پر کندہ کر کے خواہ لکھنے آگ میں ڈال دے اور ایک انسون پڑھے تو مطلوب اپنے طالب کی
 محبت میں ہتھیار و حاضر ہو کر مطیع و فرمان بردار ہو جائے از بر مان غیاث و شیدی و لطف
 بعضے کہتے ہیں کہ نعل کو آگ میں لال اور پانی میں بچھا کر سرھانہ نعل نظر زدہ کے رکھنا باعث
 دفع چشم زخم ہر مشامعت صیغہ اسم فاعل ہر تلمذت کا باب تفعیل سے کہ جنی دریغ و افسوس
 و اندوہ خوردن ہر از منتخب مادہ اسکالعت ہر باب جمع یجمع سے اس کے بھی ہی معنی ہیں
 از صراح فرق در میان تلمذت اور تاسف کے یہ ہر کہ تلمذت خزن و اندوہ ہر نزول مکر وہ پر اور
 تاسف خزن و اندوہ ہر فوات یعنی نیستی مطلوب پر از حاشیہ عبد الحکیم لویاں یعنی رند
 و دوندہ از بر مان مثر محمد بیانش گذشت حسب بسکون سین موافق و مماثل از غیاث
 واقعہ یعنی مال از منتخب قولہ سہی سرو اسہمین اضافت مقلوب ہر یعنی سرو سہی اور
 سرو تین قسم کا ہوتا ہے ایک سرو آزاد جسمین کچی و نارستی ہو اور شاخین اسکی سبب جدا
 اور سیدھی ہون ایک دوسری سے مل ہون دوسرے سرو سہی جسمین دو شاخین دونوں
 سیدھی ہون اور سہی یکسر تین یعنی درست ہر تیسرے سرو ناز کہ نورستہ کو کہتے ہیں
 جسکی شاخین ہر طرف مائل ہون بخلاف سرو آزاد از بر مان بلند بیانش گذشت
 قولہ بر بود ولم آہ اقول دل از دست بردن کنایہ ہر دل کی بے اختیاری سے کیونکہ درست
 بعضی قدرت و اختیار بھی آیا ہر از بر مان اور بر پائے نکلدن اشارہ ہر دلیل و خوار کرنے سے
 شوخ بیانش گذشت گمشدہ بدل ہر حمند سے اور حمند مرکب ہر حم اور بند سے کہ با
 موجدہ کثرت استعمال سے ساقط ہو گئی وہ ایک سی ہر چرمی یا سوتی یا ریشمی کہ وقت
 جنگ کے حریف کی گردن میں ڈال کر اسکو کھینچ کر گرفتار کر لیتے ہیں اور گنگرہ و خیمہ
 پھینک کر اس کے سہارے سے اوپر چڑھ جاتے اور اتر آتے ہیں از بر مان و ہر ہر حم کند
 و شولان فارسی و ہر عربی ارجمتی ترکی از نفاس قولہ این دیدہ شوخ سے برد دل نہ بند
 اقول اس جگہ مرا کند سے کند چرمی یا سوتی یا ریشمی تو ہو نہیں سکتی لیکن ہر لطف

نزدیک مقصود مصنف کا ظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز روشن مثل آفتاب یا ماہتاب یا چراغ وغیرہ کو دیکھ کر آنکھ بند کرین تو بالکل جھپکنے کے وقت آنکھ سے اس چیز تک کئی تار سفید بہت باریق مثل بجلی کے پھار جاتا ہے وہی تار نگاہ ہی اور مشاہدت اسکی کہنے سے ظاہر ہیں محض اس بیت کے یہ ہونگے کہ دیر ہر بال معشوقین کے کندہ تار نگاہ سے دل عاشقوں کا پھنسا لیتے ہیں اگر کچھ کو اپنی حفاظت منظور ہو تو اپنے دیدہ باطن کو کسی حسین و صاحب جمال کے دیدہ ظاہر سے نہ ملا دالا اسکی کندہ تار نگاہ میں اسطرح تیرا دل پھنس جاویگا کہ پھر تمام عمر چھوٹنا محال ہو جائیگا شنیدم کہ در گزرے پیش قاضی باز آمد طرے و ازین معاملہ ہمیشہ رسیده بود و زائد الوصف رنجیدہ و ششام بے تھاشے دا دن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت و هیچ از بیخ مرستی فرو نگذاشت گذر و کوچہ فارسی ز قاق بالضم و سنگ بالکسر عربی راستہ و گلی ہندی از نقائس و منتخب قولہ طرفے بعض نسخہ میں برخے ہر دونوں کے ایک معنی ہیں برخ و طرف و اندک فارسی بند و نر و قلیل عربی تھوڑا ہندی برخے میں یاد و صفت معاملہ مصدر ہی باب مفاعلہ سے بایکد گر خرید و فروخت کرنا از کشف باہم عمل کرنا و کام کرنا از غیاث قولہ ازین معاملہ یعنی از احوال عشق قاضی قولہ زائد الوصف یعنی زیادہ از تعریف و بیان کیونکہ وصف بمعنی بیان کرنا ہی از منتخب تھاشی بتیس و شش از کشف و کشف بے باکی نمودن از نوید بے تھاشی بے باکی از بران مصدر ہی باب تفاعل سے انظر یار تختانی کوالف کے ساتھ بدلا کر کے تھاشا کہتے ہیں مثل تماشا و تمنا و قولہ و تقاضا کہ اصل میں تھاشی و تمنی و تولی و تقاضی ہی از غیاث و بہار نجم وغیرہ سقط بیان شد گذشت قاضی بیکہ را گفت از علمائے معتبر کہ یہ حضار اول بود پدیت آن شاہدی و چشم گرفتن پیش و ان عقدہ برابر وے ترش شیرینش عرب گوید ضرب الحسب زید پدیت از دست تو مشت بر دمان خورون خوشتر کہ بدست خوشش نان خورون بہمانا از وقاحت اولوے سے آید کہ بادشاہان سخن بصلاح بہت گویند و باشد کہ در زمان صلح ہویند

باب پنجم انگور نو آور و ترش طرح بود و روز دوشنبه صبح که شیرین کرد
 این کیفیت و ترشند قضا با آید همخوان بر وزن همخوان و بمقدم کنی
 همراه و برابر و هم سیر از بران اقول غایب از فرق در میان همخوان و بمقدم کنی که همخوان
 اطلاق سوار بر و اور بمقدم کا پیاده پر شامادی محبوبی عقد و بالضم که ابر و فارسی
 عربی بصورت هندی ترش شیرین و عاشقی دار فارسی مرزا بغض و زار و مجسم شد و عربی کشت
 هندی قول و ان عقد و برابر و ترش شیرین اقول ترش ابر و معنی پیر مانی و شیرینی
 ابر و معنی خوشتر آئیده مشهوری اور حاصل معنی اس بیت کے یہ کہ و یکا اس کی محبوبی و معنی
 کہ کس قدر حلاوت انگیز و محبت آئیز ہی اور اس کی چین چین گو ترش ہی پیر مانی و غرض
 طاهرین اور شیرین و خوش آئیده ہونا و اسے باطن میں ضرب معنی زدن از منتخب ہر
 مارنا و زنا ہر کرنا خواہش کا از نوید ز بید بر وزن نجیب جو بیوہ کہ خشاک ہو گیا ہو
 عموماً اور شرابے خشاک و مویر خصوصاً ف مویر کو دانہ سمیت کھانا در داسھا کے
 واسطے نافع ہی از بران مشقت و تسلیت فوقانی و سپین جملہ فارسی از بران جمع باضم
 جیم و سکون سیم عربی از منتخب گھو و نسبا ہندی قولہ از دست تو آہ صاحب خیابان لکھتا ہے کہ دو
 مصرع کے حرف برابر اور بحر بھی برابر مفعول مفاعل فعلن فع کے وزن پر بعد اس کے لکھتا ہے کہ
 تعجب ہر شاعر فاضل ہے کہ مصرع اول کو ناموزون ٹھہراتا ہے حال آنکہ جتنے نسخے دیکھے ہیں
 آئے سب میں اسی طرح پر ہی لیکن ایک کتاب کے حاشیہ پر یوں نظر آیا ہے کہ اس وقت
 تو مشق بردمان مان خورون : خوشتر کہ بدست خوشتر نان خورون انتی مان یعنی ما
 و مارا جیسے تان بمعنی شما و شمارا از بران قولہ از دست تو آہ اقول مصرع اول میں لفظ تو اگرچہ
 محل خطاب میں واقع اور مخاطب قاضی کا بظاہر وہ عالم ہے لیکن اس بیت کی سابق و لاحق کی
 عبارات سے مخاطب صحیح لغبند زاده معلوم ہوتا ہے پس مولف کے نزدیک لفظ تو بمعنی او
 مناسب اور تحقیق لفظ تو کی ۱۹ حکایت لیلی و مجنون میں اس قطعہ کی شرح میں کاج کا نام
 کہ عیب من گفت کہ گھی گئی اس تقدیر پر معنی اس بیت کے یہ ہونگے کہ اس یار کے دست نگاریا
 مار کھانا بہتر ہی اپنے ماتھر دلی کھانے سے ہمانا و مانا بالفتح و نون بمعنی ظن یعنی گمان سپندار

شرح گلستان اردو

او گمان بری و شاید فرق دونوں میں یہ کہ ہانا بمعنی گمان غالب و مانا صرف بمعنی گمان از برنا
 و کشف وغیرہ ہانا بمعنی بالیقین از قنیہ و آداب الفضلا و قاحت بالفتح و وقح بضم ثی و سکون
 قاف و وقح بالفتح و الکسر و قوحہ بالضم یعنی شوخی و بے شرمی و بے حیائی از صراح بوسے سوا
 معنی راسخہ و عطریات بمعنی امید و آرزو و خواہش و طمع و بہرہ و نصیب و خوشے و طبیعت و محبت
 از برنا استعمال اس لفظ کا مقام علم میں ہر اسی جہت سے بوسے خوش و خوشبو سے کہتے ہیں
 اور بمعنی اثر و علامت چنانچہ کہتے ہیں بوسے ازان ماندہ است از نوید سماحت بالفتح بمعنی
 جو انمردی و آسانی از نوید و سہل گرفتن و بخشیدن و اغماض کردن مصدر ہی باب کرم بکرم سے
 قولہ بوسے سماحت سے آید اقول یعنی اُسکی شوخی سے اثر و علامت یا امید صلا بہت
 بیانش گذشت انگور فارسی عنب بالکسر و سکون نون و کرم بالفتح عربی از منتخب نو آور
 تازہ قولہ انگور نو آور و آہ اقول مطلب قاضی کا اس بیت سے یہ کہ اس لڑکے کا کلام ترش
 مثل انگور تازہ کے ہو کہ بعد دو تین روز کے ترشی اُسکی تبدیل بشیرینی ہو جاتی ہو اسی طرح اگر کہ
 آج کی پہلی ملاقات میں یہ مجھ سے ترش و کئی کرتا ہو بعد چندے باطف و عنایت پیش آویگا
 اور اُسکی سخت گوئی پر میں اسی نظر سے صبر کرتا ہوں کہ ع صبر تلخ است و لیکن بشیرین وارد
 مسند بالفتح تکلیہ گاہ و باش بزرگ از برنا و شمس اللغات و منتخب و مویہ الفضلا و برنا
 صیفہ اس نظم مصدر اسکا سند لفظ تین ہی باب باضر بضر سے بمعنی تکلیہ گاہ اور جس چیز پر تکلیہ
 کریں اور باندی و دامن کوہ از منتخب و صراح سے چند از بزرگان عدول کہ ملازم اور
 بودند زمین خدمت بیوسندند کہ باجارت سخنے و خدمت بیوسندند کہ
 ترک ادب است و بزرگان گفتہ اند بنیت و سرخن بحث کردن روا
 خطا بر بزرگان گرفتن خطا است یا اما تجر سوا بق انعام خداوندی کہ
 ملازم روزگار بندگان است مصلحت کہ بیسندند و اعلام کنندہ نوشتے از
 خباثت باشد بطریق صواب است کہ باہر بسرگرا طبع نگردی و
 فرشت و لعل در نوردی کہ منصب قضا یا یگاہے متشیع است تا بکنا ہے
 شنیع ملوث نگردی و حریت این است کہ دیدی و حدیث اینکہ شنیع

مشنوی یکے کردہ بے آبروی کہے ہے جو غم و اروش زابرو سے کہے ہے بسا
نام نیکو سے پنجاہ سال کے ایک نام زشتش کنڈ یا ممال ہے عدول بضبتین
مصدر ہی باب ضرب یضرب سے یعنی پھر نارہ سے اور اعراض کرنا اور درگزرنا از صراح و غیاث
اور جمع عادل کی یقال رجل عدول وقوم عدول از مؤید جمع عدل کی یعنی عادل یعنی مرد صالح
و شاید از شکرستان و فاضل مشرقی بفتح اول و ضم ثانی مرد راست گو و بسیار عادل از
غیاث و لطائف وغیرہ ملازم ہمیشہ رہنے والا کسی جگہ یا کسی کے پاس از منتخب اللغات
اجازت مصدر باب افعال سے یعنی اذن دینا اور درکار کھنا از مؤید و تاج اللغات فرد گذشت
کرنا از منتخب مادہ اسکا جواز ہی باب نصر ینصر سے از صراح سبب بیانش گذشت خطا
بیان اسکا اور پر گذر اسوا الحق جمع ہر سا بقہ کی یعنی پیش دستی از مؤید و کشف
جیسے شوائب جمع ہر شائبہ کی یعنی آمیزش مادہ سابقہ کا سبق بالفتح و سکون باء موصدہ
اور شائبہ کا مادہ شوب ہر دونوں باب نصر ینصر سے الغام و روزگار و اعلام بیان
انکا اور پر گذر جناسیت بکسر جیم و فتح نون گناہ کرنا از منتخب اور بکسر خاء معجم و فتح یاء
تحتانی ناراستی و یوفائی از بران جناسیت بکسر جیم یعنی گناہ کرنا و جنی بالفتح یعنی سیوہ چھنا
باب ضرب یضرب سے اور خیانت و خانت و خانت و خون یا ب نصر ینصر سے از صراح قولہ
بینند و نکند ضمیر دونوں کی راجع طرف ہنگام ہر صواب بیانش گذشت و کع
ایضتین حرص و فریفتگی از غیاث ثوروی صیغہ واحد مخاطب نور ویدن سے منصب
بکسر صاء و مرتبہ و مقام و اصل از منتخب جائے عدد اور یعنی سند یعنی آباہ از مؤید صیغہ اسم فاعل
ہی باب ضرب یضرب سے از صراح مجازاً بمعنی عمدہ و جلیل ہو بادشاہوں کے حضور سے مقرب ہو
از غیاث تحقیق اسکی باب اول کی احکامیت میں لکھی گئی یا نگاہ قدر و مرتبہ و اصل و نسبت
از بران صیغہ صفت مشبہہ ہر باب کرم کرم سے مناعت اسکا مصدر یعنی عزیز ہونا
اور استوار ہونا جگہ کا شائع بھی اسی باب سے ہر شاعت مصدر یعنی زشتی و زشت ہونا از
صراح قولہ لوث نردی بعض نسخہ میں بجائے لوث کے مبتلا ہر لوث صیغہ اسم مفعول باب
انفیل سے تلویث مصدر یعنی آلودہ کردن مادہ اسکا لوث باب نصر ینصر سے از صراح اور مبتلا آخر

الف مقصود بصورت یا حرلیت بیان نش گذشت مجازاً بمعنی دشمن بھی کہہ سکتے ہیں اس جگہ
یہی معنی مقصود قولہ حرلیت میں است کہ دیدی اقول ضمیر این کی راجع ہر طرف لغبت زادہ کے
اور اسکو دشمن یا بمعنی کہا کہ عاشق کے حق میں معشوق باعث رسوائی و ہشاک حرمت اور
موجب خسران آخرت ہوتا ہو اور جسکے سبب سے دونوں جہان میں خرابی واقع ہو اسکے دشمن
ہونے میں کچھ شبہ نہیں حدیث بیان نش گذشت قولہ حدیث این است کہ شنیدی
اقول لفظ حدیث مضان الیہ می مضان اسکا لفظ مضمون مقدر یعنی مضمون حدیث
این است کہ شنیدی اور ضمیر این کی راجع ہر طرف جملہ سابق کے یعنی فرش و لوح و زور و دی
تا بگناہ شنیع مبتلا نگر و تفصیل اس جمال کی یہ کہ بدکار روزنا کاروں کے واسطے جو کچھ
رسوائی و تفضیح دنیا میں ہوتی ہے ظاہر محتاج بیان نہیں اور حال آخرت یہ کہ جناب سول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ شب ہواچ کو میں نے ایک جماعت زنان و مردان دیکھی کہ
اُنکے آگے گوشت پختہ و پاکیزہ اور گوشت ناپاک و گندیدہ رکھا ہو اور وہ گوشت پختہ کو
چھوڑ کر سڑا گوشت کھاتے ہیں میں نے حضرت جبریل علیہ السلام سے حقیقت حال استفسار کی تو
فرمایا کہ یہ جماعت وہ مرد ہیں کہ اپنی زنان حلال کو ترک کر کے مرتکب زنا کے ہوئے ہیں اور وہ
عورت جو اپنے مرد کو چھوڑ کر مردان اجنبی کی طرف مائل ہوئی ہیں اور بھی اس جناب سے
منقول ہے کہ جو کوئی زن مسلمہ خواہ یہودیہ یا نصرانیہ یا مجوسیہ کے ساتھ زنا کرے اور بے توبہ
مر جاوے تو خدا سے تعالے اسکی قبر میں تین سو دروازے مفتوح کرے گا کہ ان دروازوں
کی راہ سے عفریا و رازد ہے جنم کے قبر میں آویسے گا اور فرشتگان عذاب تار و قیامت
اُسکو آگ میں جلا ویسے گا اور روز حشر کو اُسکی بوے سے خلافت اسقدر اذیت پائے
کہ دم لینا محال ہوگا اُسوقت منادی ندا کرے گا کہ یہ بوے فرج زنا کاران ہیں اور سر چشمہ
زلال شرع و دین جناب خاتم المرسلین سے روایت کی ہے کہ جو کوئی بوے کسی لڑکے کا
از روئے شہوت خدا سے تعالے ہزار برس تک اُسکو آتش جنم میں جلا دے گا اور جو کوئی
مقاربت کرے بوے بہشت سے مجرم رہے گا باوجودیکہ بوے بہشت پانچ سو برس کی
راہ تک جاتی ہے مگر تھی فعل لواط سے اور خرس فعل مقبولیت سے مسموح کیا گیا ہے

تنبیہ غافلوں کے اسبق قدر کافی ہر از باب اول مجلس چهارم ابواب الجہان ترجمہ
 نقل کرتے ہیں کہ قاضی ہمدان ایک نعلبند کے لڑکے پر عاشق زار تھا نعل دل اسکا آتش
 عشق میں بیقرار تھا بقول میر تقی میر سے بکھو متا رہتا ہر سو عشق شعلہ جو جھپٹے چون کیا
 سیخ اس پہلو سے اس پہلو مجھے ہدایت تک اس کے فراق میں زندگی سے ہزار تھا ہر سو کو بکو
 دوڑتا وصل کا منتظر اسید وار تھا رات دن ایسی کی جستجو میں رہتا اور حسب حال اپنے
 یوں کتار باغی میری آنکھوں میں تو وہ سر و سنی خوش آیا ہوا اپنے پردل کو مرے
 چھین کے پامال کیا ہنگامہ ہر تار کنت دل پر نہ ملا آنکھ جو تو چاہے بجا نادل کا پشنا
 میں نے کہ ایک روز کسی کو چہ میں قاضی سے دو چار ہوا فی الجملہ حال عشق اس کے گوش گزار
 تھا حد سے زیادہ بخیل و بیزار تھا گالیاں بے تامل دینے اور کلمات سخت و درشت
 کہنے لگا یہاں تک کہ مارنے کو پتھر اور روڑا کوئی مرتبہ بھیجتی کا نہ چھوڑا قاضی نے ایک
 عالم معتبر اپنے ہر کتاب سے مخاطب ہو کر کہا ہدیت یہ غصہ ناز کا ہی یار لی بھجیہ نہایت
 گرہ اور پر اس کے ترش کتنی پر جلالت پڑا اور عرب کہتے ہیں یار کے ہاتھ کی مار مثل
 میوہ خشک کے بہت خوشگوار ہو ہدیت ہم نے گھونسنے میں جو اس شوخ کے راحت پائی
 ناں لغت میں کبھی ایسی نہ لکھت پائی ہوا قاضی اس کے کلمات سخت و درشت سے بڑے ملاکت
 آتی ہر حرکات ناز و ادا از لب کہ دلوں بھاتی ہو کیونکہ بادشاہوں کی بیشتر سخت گفتگو ہو
 اور باطن میں انکو صلاح کی جستجو ہوتی ہدیت انکو ہوتا زہ ذائقہ میں کھٹا ہوا دو تین دن
 میں خوب ہونے لگے بیٹھا ہوا یہ کہکڑ سنہ قضا پر آ بیٹھا کسی شخص صالح و پسندیدہ سے جو
 ہمیشہ مصاحبہ میں حاضر رہتے تھے شرط ادب بجا لاکر کہنے لگے کہ اگر اجازت ہو تو ایک بات
 خدمت میں عرض کریں اگر یہ ترک ادب ہو اور بزرگوں نے فرمایا ہو ہدیت نہ ہر بات
 میں بحث کرنا روا ہو بڑا دل کی خطا کا نہ کہنا خطا ہو لیکن بنظر قدامت الغام خداوندی
 کہ علی الاطلاق ہر زمانہ ہم بندوں کا ہی جو صلاح کار و یکمیں اور خیر نکرین تو ایک قسم کی ہونا
 ہوا راہ راست و سبیل نجات یہ ہے کہ باسید وصل اس لڑکے کو آپ بچا دیں اس کے ساتھ نر عشق کی
 کھیلنے سے باز آ دیں بساط ہوا و ہوس کی تہ فرما دیں کیونکہ منصب قضا کا مرتبہ بہت عالی ہے

اور یہ حرکت منافی اس منصب کے عقل سے خالی ہے ایسا نہ ہو کہ آپ گناہ کبیرہ کے جنجال میں
 پھنسے ہیں دشمن ہنر مند ہیں یہ دوست نہیں آپ کا حریف ہے اسکے حرکات اس سوائے کہ
 اساتذہ آپ نے بحث خود دیکھے اور یہ کلمہ خیر خواہی کا مضمون حدیث ہے جو آپ نے سنا مشہور
 ہوا آبرو باختہ جو کوئی نہ پر دے عزت رکھی غیر کی ہے رہے عمر بھر جو کوئی نیک نام نہ ہو ایک فعل ہے
 وہ رسوائے عام قاضی الرضی صحت یاران بیکدل پسند آمد و بر حسن رکے
 و حفظ و فائے ایشان آفرین کرد و گفت نظر عزیزان در مصالح حال
 من صواب است و مسئلہ بے جواب ولیکن تشعر و بلوان حجاب
 بالسلام بزول و تسبیح افکار یفتریہ عدول بیت ملامت کن
 مرا چند اندک خواہی کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی بیت از یاد
 تو غافل نتوان کرد و پیچم سر کوفتہ مارم نتوانم کہ بہ پیچم بیکدل و کینات
 و کیر و بھنی موافق و بے ریا و بے نفاق کہ گناہی ہر مردم صادق العقیدت سے از بران
 نظر بیا نش گذشت مسئلہ و سوال دونوں مصدر ہیں باب فتح یفتح سے یعنی خواہ
 از صراح پوچھنا اور وہ بات جو پوچھی جائے از منتخب افکار و افترا و فریہ و کذب بالکسر
 بہتان عربی دروغ و کاست فارسی جھوٹ ہندی از مؤید و منتخب فہیات بالفتح مصدر ہر
 باب ضرب یضرب سے یعنی باز گردانیدن از چیزے و برگردانیدن از صراح یفتری صدفہ و
 نہ کر غائب فعل مضارع معلوم باب انتقال سے مصدر اسکا افترا و جھوٹ اسکا فری بالفتح
 و سکون از حملہ ہر باب ضرب یضرب سے یعنی دروغ یا فتنہ از صراح عدول بیا نش گذشت
 قولہ و بلوان جبا آہ اقول حاصل معنی اس بیت کے یہ ہیں کہ اگر محبت و عشق ملامت
 کرنے سے زائل ہو جاوے تو یہ دروغ بی فروغ کو کون کامیں سنون اور یاد رکھوں کہ مردم
 راست گو و مقبول الشہادت افترا و بہتان کرتے ہیں یعنی بسطرح جھوٹ گناہ غیر ممکن ہے صراح
 عصمت و عدالت سے اسی طرح زوال عشق بھی محال ہے نصیحت و ملامت سے
 قولہ ملامت کن آہ اقول مصرع اول کے اخیر میں فائدہ ندارد مصدر ہر اور مصرع ثانی
 میں کاف تمثیل و تشبیہ کا یعنی جس قدر جھکو نصیحت کرتے ہو کر او کچھ فائدہ نہ کرے گی جیسے

باب پنجم
 رنگی کو کتنا ہی دھوئیں اسکی سیاهی ہرگز دفع نہوگی رنگی ایک قسم ہر سیاہ رنگ سے ہنے والے ملک
 رنگیہا کے جنگو جیسی بھی کہتے ہیں از بران قولہ از یاد تو آہ اس مصرع میں لفظ تو بمعنی او پر تحقیق
 اس معنی کی اسی باب کی ۱۹ حکایت امیلی و مجنون میں لکھی گئی اور نتوان کرد کا فاعل لفظ کہتے تھے
 اور ہم یہ حکم کی لفظ ہجیم میں بمعنی مرا اسکا مفعول ہو یعنی اسکی یاد سے کوئی شخص مجھکو کسی طرح غافل نہیں
 اور حال میرا مثل مار سر کوفتہ کے ہر کہ حالت مجبوری مجال سر پھیرنے کی نہیں کہتا ترجمہ قاضی کو پند یا راجی حاصل کیا
 پسند آئی انکی خوبی رکھا صائب و خیر خواہی پسند آفرین کہ یہ بات فرمائی کہ نگاہ دو ستون کی بچشم شفقت و عتقا
 واسطے اصلاح و فلاح میرا حال پر اختلاف کے عین صواب و سخن لا جواب بلکہ کہ بیت کہ بھی رائل نہوے عاشق طعیر
 و ملاحت سے کہ جیسے جھوٹا ممکن ہو یا عبد اللہ سے یہ بیت بحث ہو پند کر لو دلیں جو سیاہی رنگی کی دھوئیں
 سے کب جا بیت یاد اسکی سے غفلت میں کہی نہیں سکتا سر کوفتہ جون سائب ہم اس نہیں سکتا اپن
 کیفیت و کسان را بقصص حال اور ایک بحث و نعمت بیکران بحث کہ گفتہ
 اند ہرگز از در تر از دوست زور در باز دوست و آنکہ بر دیشا دوست
 ندارد در ہمہ دنیا کس ندارد بدیت ہر کہ زور وید سر فرو و اور و
 و تر ازوے آہنیں دوش است پکھنص و تجسس و تفتیش عربی
 شروہیدین فارسی ڈھونڈ ڈھنا ہندی مادہ اسکا فحوص بالفتح بمعنی جستجو کرنا ہی باب
 فتح یفتح سے از صراح قولہ کسان را الخ اقول اس جگہ کسان سے مراد وہ لوگ جو پیشہ
 قلبانی رکھتے ہیں و شترس کناہ قدرت و توانگری و جمعیت و سامان سے از بران قاطع
 تر ازوے آہنی دوش وہ تر ازو جسکا دستہ آہنی ہو از مؤید قولہ در تر ازو
 آہ اقول و بمعنی و اگرچہ اور تر ازوے آہنیں دوش سے مراد قوی ہیکل و پر زور آو
 حاصل مطلب اس بیت کا یہ کہ آدمی اگرچہ مثل تر ازوے آہنی کے قوی الجشہ روئین تن
 سخت دل مانند سنگ و آہن ہو طمع زر سے پلہ تر ازو کی طرح جھک جائے یعنی زردار کا
 مطیع و فرمان بردار ہو جائے اور تشبیہ آدمی کی تر ازو سے ظاہر کہ ایک کندھے سے دوسرے
 کندھے تک مثل چوب تر ازو جسکو فارسی میں شاہین و زبانہ اور عربی میں منجم کہتے ہیں
 اور سر و گردن بجا سے زبانہ جسکو ہندی میں جوتی بواو مچھول کہتے ہیں اور ہونڈھے سے

شرح گلستان اردو

تا بند دست بمنزلہ رسیدن کے اور دونوں ہاتھ مثل بلوچ کے متشور دونوں ہاتھ برابر
 رکے ایک پر بھاری چیز رکھ دین تو یہ ترازو کی طرح جھک جائے مگر چہرہ یہ کہا اور کسی قلعہ
 مٹون دم باز توڑ جوڑ لگائے والوں کو اسکی جستجوئے حال پر مقرر اور تنہائے وصال پر
 صرف بہت سال و زری کیا مثل مشور ہر جسکے پلہ میں زری ہو اسکی کے بازو میں زور ہو
 جسکو سامان دنیا پر قدرت یعنی خزانہ وال نہیں سارے جہان میں اسکا کوئی پرسان حال
 نہیں بدیت ہو یا دوسے زری جھکائے ترازو کی طرح سر پہ ہر وہین تن بھی تابع فرماں
 بطبع زرقانی الجملہ تشبہ خلوتی میسر شد و پیران شب شبہ راحہ
 قاضی بہ شب شراب در سر و شاہد و بر از شمع تحفے و شرف
 غزل انشب مگر بوقت نبی خوار این خروس بکشتاق نہیں افکند
 ہنوز از کنار و بوس پر خسار یار در ہم لبوسے تابدار ہوں کو
 عاج و رخ جوگان آبنوس بیکدم کہ چشم فتنہ سخت است ز بہار
 بیدار باشک تا نرو و عمر بر فیسوس پتا کشنوی ز سجد آوینہ بانگ
 صبح ہماز و سر اسے آتیاک غریب کوس بلب از بے جو چشم خروس
 ابلیہ تو و تو بروا شستن بلفتن بہودہ خروس فی الجملہ و خلوت
 بیان انکا او پندرا میسریم و فتح یاوت شد یہیں تمام مفتوح یعنی آسان کردہ شد
 صیغہ اسم مفعول باب تفصیل سے تیسرا اسکا مصدر اور مادہ اسکا لیسر بالضم و بضمین
 باب ضرب یضرب سے تیسرا تیسرا از صراح شحمہ بکسر اول و سکون ثانی وہ شخص جسکو
 بادشاہ واسطے ضبط امورات و سیاست مردم کے شہر میں نصب کرے اور منتخب
 عرف حال میں اسکو کو تو ال کہتے ہیں اور یہ معنی مستعمل فارسیوں کی ہر از بہار عجم و برمان
 ہفتہ میں کردہ نگہبان شہر مدار بفتح اول و سکون ثانی فارسی میں مستعمل از نوید بفتح اول
 ضبط از غیاث و قانوس و مزیل شحمہ و حارس و خمس عربی شب رو و شب گرد و شب
 و کو تو ال فارسی بعضے کہتے ہیں کو تو ال لغت ہندی ہر فارسیوں نے استعمال کر لیا ال
 اسکی کوٹ وال اور کوٹ ہندی میں قلعہ کو کہتے ہیں قولہ شراب و سر کنایہ ہری و ہری

شراب پینے سے کیونکہ سر یعنی مثل و خواہش بھی آتا ہر اختراع شراب کی فریادوں سے ہے بعضوں کے نزدیک ہمیشہ سے از بہار عجم و برہان شمع مصدر باب تفعیل سے یعنی ساتھ ناز و نعمت کے پرورش پانا از منتخب آبسایش زندگی بسر کرنا اور سخن نرم کہنا از مؤید مادہ اسکا نفع و نعمت بالکسر باب سیمع سے از صراح ترجمہ مزید و مجرد اسی باب تفعیل سے یعنی سرسیدن و بانگ کردن و آواز گردانیدن و تلواری کشیدن از مؤید و تاج مجرد و مخم مفتحتین باب سیمع سے از صراح قولہ امشب آہ فاضل مشرقی لکھتا ہے کہ اس بیت میں لفظ مگر واسطے تمینے کے ہواور نے خواندہ بسکون نون یعنی آواز نمیداد اور خروس بضم تین ماکیان نراور این خروس اشارہ ہے اس خروس سے کہ آخر شب کو آواز اسکی قاضی کے کان میں پہونچی اقول لفظ امشب مرکب ہوام اور شب سے اور ام بالکسر یعنی این ترجمہ ہذا کا اور ساتھ لفظ روز و شب و سال کے مستعمل از برہان امشب یعنی شب گذشتہ و شب آئندہ دونوں آیا ہوا از غیاث اور لفظ مگر یعنی شاید بھی ہواور بوقت یعنی بروقت معین اور نے خواندہ خوابیدن سے اور ہے خواندہ بفتح نون بھی ہو سکتا کنار بالکسر بروزن شکار از برہان و مؤید بالفتح از کشف یعنی آغوش و بغل کنار و آغوش و بر فارسی حصن عربی گود ہندی قوچاق ترکی از نفاس بوس مخفف بوسہ کا اور اسم مصدر بوسیدن کا عجاج عربی دندان نیل و نیل فارسی از برہان جوگان بروزن جولان مخفف جولگان کا کہ مرکب ہے جول بالفتح یعنی خمیدہ اور کان کلمہ نسبت سے محرب اسکا صولجان چپ کچ کہ ساتھ گو سے یعنی گلولہ چوبی کے کھیلنے ہیں از برہان آبوس ایک خشت سیاہ و مشہور کہ آگ پر رکھنے سے گداختہ ہوتا اور خوشبو کرتا ہر عربی میں بھی مستعمل ہوتا ہے پانی میں گیس کر آگ میں لگانا دافع شبکو ری اور کھانا اسکا دافع سنگ شانہ اور ایک قسم کی مچھلی ہے بہت لذیذ از برہان زینہار و زینہار یعنی پناہ ڈھونڈھنا اور ان چاہنا اور خدا و عہد و پیمان و ترس و بیم و شکایت و امانت و افسوس و حسرت و تعجیل و آگاہی از برہان مؤید مسجد راویہ یعنی جامع مسجد جهان نماز جمعہ پڑھیں قولہ لب از لب بعض نسخ میں لب بر لب اور بعض میں لب از لب مختار صاحب خیابان و فاضل مشرقی کا نسخہ اول مؤلف کے نزدیک بھی لب از لب ہیاسے تو صیغی مناسب چشم خروس ایک دانہ ہے

شرح رنگ شبیه چشم خروس کہ اس میں ایک خال سیاہ ہوتا ہے کہتے ہیں شمر درخت بقم کا ہر عربی
 میں اسکو عین الدیک کہتے ہیں کھانا اسکا مقوی باہر اور کنا یہ ہر شراب انگوری سے از بڑا
 ہندی میں اسکو گھنگی کہتے ہیں از عنایت اقول اگرچہ چشم خروس درخت بقم کے شر کو بھی
 کہتے ہیں لیکن معنی گھنگی مناسب اور تشبیہ اسکی ساتھ آنکھ کے ظاہر تر جسمہ قصہ مختصر آدمی
 شیطان آدمی ہوتا ہو کہ دم بازو نے نے ٹھانڈے کے نوڈے کو قاضی کی موافقت پر راضی کیا
 ایک رات خلوت میسر ہوئی اور اسی رات کو اوال کو خبر ہوئی قاضی ابھیان راضی خدا فراموش
 تمام شب باوہ نوش رہا رنگ جوانی کا بوش میں تھا غارتگر تقویٰ یعنی محبوب آغوش میں تھا
 مدت تک جو اس کے اشتیاق میں رہا کھانا شبیہ ناموس سنگ رسوائی پر پیکا ناز و غم میں وصل کی
 سیرت سے سلطان نہ بدتا تھا کچھ پھر پڑنے بانگ ہی تو جھست یوں انغمہ سر ہوتا تھا غزل
 اس کا شش رات بھر تو نہ یہ بولتا خروس ہا جی بھر ہوا نصیب نہ بھکھو کنار و بوس ہا یوں گئے
 گورے گال ہیں زلفوں کے پیچ میں ہا جیسے کہ گورے عاج یہ چوگان آبنوس ہا اب تک جھپکتی آنکھ
 نہیں فتنہ کی زرا ہا ہرگز نہ بدو پیو نہیں دگور ہے مسوس ہا جب تک اذان جامع مسجد نہ توڑے
 یا در یہ بادشاہ کے بچنے لگے نہ کوس ہا لعل لب جیب سے لب بست اٹھا بیو ہا بیو وہ بانگ
 کہتا ہے دینار ہے خروس ہا قاضی درین حالت بود کہ یکے از مشعلقان در آمد
 و گفت چه نشینی خرو تا با ہے و آری گریز کہ حسود بر تو دے گرفت اند
 بلکہ سے گفتہ اند تا کہ آتش فتنہ کہ بہر زانک سیت باب تدر فر و نشانی
 مبادا کہ فردا چون بالا گیرد عالمی فر اید و قاضی بہ تبسم در و نظر کرد و گفت
 قطعہ پنجم در صید پر وہ ضعیف را بہ چه تفاوت کند کہک لایہ پرو
 در روئے دوست کن بگزار ہا تا عک و پشت دست را خاید ہا حسود و الفخ
 بدخواہ از منتخب بالضم ہا چاہنا مصدر باب اضریض سے از صراح وق بفتح و تشدید قاف
 بمعنی کو فتن لفظ عربی ہا از منتخب و صراح بسکون قاف فارسیوں نے استعمال کیا ہے جس کے
 کام پر اعتراض و مواخذہ کرنا از مؤید اقول اس جگہ مراد ہر غمازی و نامی والزام و تہمت ہے
 ضعیف بالفتح و ضرفام بالکسر و غصنف و اسد بفتحین شیر درندہ از منتخب لایہ صیفہ بضم ص

نہ بدتا تھا کچھ پھر پڑنے بانگ ہی تو جھست یوں انغمہ سر ہوتا تھا غزل

الان

لا یمکن لا یمنع فی نفسی فی حق بالفتح و عار بالفتح و مناج عن علی بھو نکست اس کے ساتھ کہتا ہوں کہ
 قولہ چبہ در صید آہ بعض نسخہ اور شکرستان میں صریح ثانی یون ہر چہ تفاوت اگر خدائے
 اقول نسخہ اول صریح اور ثانی اس ہیئت کے یہ کہ اگر شکرستان میں شکار پکڑا ہو تو حالت صید میں
 اس کو گتے کے بھونکنے سے کیا خوف اور اندیشہ ہو اور حاصل مطلب یہ ہو کہ اس وقت معشوق
 سیرے ہاتھ آیا ہو حاسدوں کی غماری سے جو کہ کیا پروا قولہ روسے در روسے آہ اقول
 اس صریح میں لفظ نگرار شکاکت ہر بعض نسخہ میں ابھیغٹا اور بعض میں نگرار جوینہ
 واقع ہر صید امر کی صورت میں اقبل اس کے خود را با میں حالت مقدر سمجھا چاہیے اور عین کو کہا
 صورت میں حاجت تقدیر کی نہیں رہتی تو ان کے نزدیک صورت تاثیر بہتری نہایت
 و مست خاصہ ان کے گناہ پر افسوس و زاریست و پشیمانی سے از غیبت و بران و صلیح
 ترجمہ قاضی صاحب اس حالت میں تھے جو ایک خادم نے اگر عرض کی آپ کس
 خواب غفلت میں ہیں ہوش میں کیسے جاگئے جہاں تک پاؤں میں طاقت پائیے
 بھاگے کہ بدخواہوں نے بادشاہ کے حضور میں فعل شکر کی آپ پر ہمت کی ہے بلکہ حق تو
 یوں ہے کہ اس کی خبر دار ہو جائیے کہ کاش قریب ملائی جو اب تک تھی جو یہ ہو کہ آپ بدبخت
 چھا سکتے ہیں خدا کو کہ کمال جو اس حال پائیے تو ایک سال کو جلا کر خاک میں ملا کر اس
 حرکت نامحسوس سے ابھی محدود ہے چہ نہ واقفیت پائی ہوگی راز فاش ہوا تو عالم میں بڑی
 رسوائی ہوگی قاضی نے مسکرا کر اس کی طرف نظر کی اور یہ کہا قلعہ شیر کے چبہ میں جو اس
 صید کے گتے کے بھونکنے سے کہ پروا ہے یا رہے نہ ہو کہ نہ چھوڑے شکاب سے کہ ان
 ترے اعدا ہلکے را بہر ان شکاب اگر کسی را دند کہ در ملک تو نہیں ہتھکرت
 حادث شدہ بہت حد فرمائی ملک گفت میں اور از قضا سے
 و یگانہ دہر صید انہم نہ شد کہ معاندان و فریق دی تو فتنہ کرو و ہاں میں
 این سخن در مجمع قیول من نیاید مگر ان کہ معاینہ گردو کہ حکم ان کے
 ہیئت بہ تندی سناک و مست بران بہ تیج پند ان کہ نوشت
 و ریغ پندار بانش کہ شست و نشین و سکون کا است از علاج حادث نیاید

ہوئے والا اس جگہ حد و ثباعتی وہ چیز جو قبل نہ تھی معاند مصدر اسکا معاندت یا بغااعت
 دشمن و کینہ و رخصت مصدر باب نصر میضرتے از صرح مشورہ کرنا از کشف تندی یعنی درستی
 و تیزی و جلدی و بلندی اور تند یعنی خشم و غضب بھی آیا ہوا زبان سبک لفتح اول و ضم ثانی
 تعجیل مشتاب از زبان قولہ بہ تندی سبک آہ اقول یعنی بحالت خشم و غضب تعجیل و
 مشتاب زدگی و دست بہ تیغ بردن اور لفظ گز و صیغہ ماضی جو مصرعہ ثانی میں واقع ہو فاعل
 اسکا وہ شخص جو حالت غضب میں دست بہ تیغ ہو پس مصرع اول میں لفظ بردن یعنی برہنہ
 مقصود اور بعض نسخہ میں بجائے گز کے بردی قولہ بدندان آہ اقول تشبیہ بدندان گزین
 کنایہ ہر پیشانی و قاسف سے از زبان ترجمہ بادشاہ کو بھی اسی رات جاسوسوں نے
 خبر دی کہ آپ کے ملک میں قاضی شریع سے ایسی حرکت نامشروع جو کبھی نہ ہوتی تھی سرزد ہوئی
 یعنی شراب پیکر مست و مخمور پڑا سو تاہو اسکے حق میں کیا حکم ہوتا ہو بادشاہ نے فرمایا کہ
 میں اسکو فضل و کمال میں علامہ زمان اور تقویٰ اور حسن اعمال میں یکتا ہے دوران جانتا ہو
 شاید دشمنوں نے اسکے حق میں ازراہ حسد بقصد ضرر اس قیمت کا مشورہ کیا ہو پس
 یہ بات میں باور نہ کروں مگر بچشم خود دیکھوں تو البتہ ماثقا ہوں کیونکہ حکیموں نے کہا ہر
 بدیت جو غصہ میں جلدی سے کہنے حسام ہو تو ناوہم ہوا فوس آوے نہ کام نہ شہید
 کہ سحر گاہ ملک پائے چند از خاصان بر بالین قاضی رسید
 را دید ایستادہ و شاید نشسته و می ریختہ و قدح شکستہ و قاضی
 در خواب مستی بے خبر از ملک بہتہی بلطف بیدارش کرد و گفت
 برخیز کہ آفتاب برآمد قاضی دریافت گفت از کدام جانب سلطان
 را عجیب آمد گفت از جانب مشرق چنانکہ معبودست گفت الحمد للہ
 کہ بنور ورتوبہ بازست بحکم حدیث لا یخلق باب التوبۃ علی العباد
 حتی تطلع الشمس من مغربہا و گفت استغفر اللہ واثوب اللہ
 قطعہ این دو چیزم بر گنہ انگیزختند بہ بخت نافر جام و عقل ناتمام
 اگر گرفتارم کنی مست و جہیم و زنجشی عفو بہتر از انتقام خواص تشدید

بتشديد صدا اور محامدہ فارسی میں بخفیف دوا و خاص کے بمعنی خدمتگاران و دستاران ممتاز و ممتاز
 از غیاث و مصطلحات و بہار جم لا یخلق نفی فعل مضارع مجہول مانفوذ فاعل یفتح غین و مجہول سکون
 لام سے دروازہ بند کرنا مصدر ہے باب جمع یسمع سے از صراح باب التوبۃ فاعل مقیم فاعل
 علی العباد و جار مجرور ملکہ متعلق فعل کا حتی حرف جار یعنی انتہا بعد اسکے ان مقدر قطع
 فعل مضارع مونث غائب معلوم باب نصر بنصر سے شمس فی کل من معربا جار مجرور ملکہ متعلق
 نطلع کا ترجمہ سنائیں کہ کہ صبح کو بادشاہ کئی مصاحب بہرہ لیے قاضی کے سرھانے آپہنچا
 شمع کو دیکھا مانند سرو آزاد کے ایک پائون سے کٹری ہر معشوق بیٹھا شیشہ شہاب کا ڈھکا مگر
 ٹوٹی ٹری ہر قاضی بیہوش ہر مستی سے بے خبر ملک ہستی سے لطف و عنایت سے آہستہ آہستہ
 جگایا کہ اٹھو آفتاب برآیا قاضی نے دریافت کیا کہ رنگ بیرنگ ہر عرصہ زندگی کا تنگ ہی پوچھا کس
 جانب سے سلطان خاور جلوہ گر ہر بادشاہ کو تعجب آیا فرمایا سمت مشرق سے جیسا کہ معمول
 ستم ہر قاضی نے کہا شکریہ خداوند کریم اور غفور و رحیم کا کہ دروازہ توبہ کا اب تک کھلا ہے توبہ مقبول
 درگاہ کبریا ہے موافق مضمون اس حدیث کے کہ بندہ کیا جائیگا دروازہ توبہ کا جب تک کہ سیرت متوہ
 آفتاب نہ نکلے طلب آفرینش کرتا ہوں میں خدا سے اور توبہ کرتا ہوں گناہ سے طرف اُسکے قطعہ
 مجھ کو عاصی کر دیا و چیز سے یعنی نجات بہ اور عقل ناتمام ہوں سزاوار عقوبت گرچہ میں بہرین
 بہتر عفو سے انتقام ملک گفت توبہ درین حالت کہ بر ملاک خود اطلاع
 یافتی سووے نثار و فلانک نیفتم ایسا نہم لما را و با سنا قطعہ
 سو و از دزدی انگہ توبہ کردن بکہ نتوانی کند انداخت بر کاخ بکہ
 بلند از میوہ کو کوتاہ کن دست بکہ کو تہ خود نثار و دست بر شاخ بکہ
 شراب و جو د چین منکرے کہ طاسر شد سبیل خلاص صورت نہ بند
 این بگفت و موکلان بروی در آویختند گفت مرا و خدمت سلطان
 یک سخن باقی ست ملک شنید و گفت ان چہیت گفت قطعہ
 بآستین ملائے کہ بر من افشا ندی طمع مدار کہ از دامنست بدارم
 دست بکہ اگر خلاص محال ست زین گنہ کہ مراست بدان کرم کہ

واری امید واری مسیت ہلاک بالفتح و ہلک بضمین و ہلاک و ہلاک بمعنی نیست
ہونا از صراح تباہ و فوت از نوید قولہ ہلاک خود بعض نسخہ میں ہر جزائے گستاخ و شمشیر
لم یک یک اصل میں یوں تھا جب اس پر لم عامل جائز آیا تو داو بسبب اجتماع ساکتین
گر گیا اور نون بحت کثرت استعمال کے از شکرستان فاضل مشرقی اقول یہ وجہ کثرت
استعمال کی ضعیف ہے کیونکہ لم کہیں کلام عرب میں کثرت اور کلام الہدین صمدی مقام پر واقع ہو گیا
نون کثرت استعمال سے کیونکہ ساقط نہوا اور جاری کرنا قاعدہ کثرت استعمال کا خصوص
اس جگہ تخصیص بلا تخصیص ہی مؤلف کی تحقیق یہ ہے کہ محاورات قبائل عرب کے مختلفہ
بعض فصیح کی زبان پر ایسے کلمات جاری ہوئے ہیں کہ ان پر ایسے کے خلاف قواعد نحو پران
چنانچہ پنچھلست و حروف جار کے علی جب ضمیر واحد مذکر فاعل پر آئے تو وہ ضمیر و کس و کس
جار کے خلاف اس قاعدہ معینہ کے سوا اور نا فتنہ میں جو یہ آئے واقع ہو ان الذین
یبا یونکنا ہا سببا یون الہد ید اند فوق اید ہم میں کثرت قانرا بکثرت علی نفسہ و سببا یون
سببا یون علیہ الہد فیہ و تیرا جرا عطیا اس آیت میں لفظ علیہ کی ضمیر مضموم ہے حال آنکہ تمام
کلام اللہ میں ہزاروں جگہ علیہ بکسر ضمیر واقع ہے اس اعتراض کے جواب میں فقیرین نے بھی
لکھا ہے کہ بعض قبائل عرب علیہ بضم الہا پڑھتے ہیں علی ذالقیاس لم یک یک بھی کلام عرب میں
ہست آیا ہے پس لا محالہ کسی قبیلہ کے محاورہ میں بحدوث نون جائز ہوا الغرض اہل زبان کے
محاورات میں گو خلاف قاعدہ ہو دوسرے کسی کو مجال چون و چرا نہیں ہے شیعہ ذوالفقار
مرد و شب باب فتح یفتح ہے از صراح ہم ضمیر مفعول یعنی انہوں کو اسپان صفات نام
صفات الیہ و نون ملکہ فاعل یفتح کا کی اجرت شرط بمعنی ہر گاہ جزا اس کی نام یک
را و جمع مذکر فاعل معلوم اس میں ضمیر فاعل کی پاس یفتح بابے موصدہ بمعنی عذاب
و شتی از منتخب صفات نا محففت انا کا صفات الیہ و نون ملکہ مفعول باس کا
قولہ فلم یک آہ یہ آیت چوبیسویں پارہ سورہ ہود کے اخیر میں ہے بقیہ اس کا یہ ہے
و لقی قد خلعت فی عبادنی و شیتا لک الکافرون قولہ کہ نہوانی آہ اقول مضمون اس
مصرع کا کہنا ہے جو اس شخص سے جو کائنات چھڑی کی علت میں کا گیا ہو اور کوٹھے پر کثرت

پہنکنے سے معذور ہو اور غرض تو یہ کہ کرنے سے یہ ہو کہ آئندہ ترکیب سرقہ کا نہو پس بعد کٹ چا
 تا تھکے جو کوئی کند پھینکنے سے تو بہ کرے محض حرکت افویہ قولہ بلند از میوہ کو آہ سروری
 لکھتا ہے کہ اسی حرکت نہا کا معذرت بلند از میوہ مراد طویل القامت سے اسکا منادی ہر گاہ
 یہ معنی صحیح معلوم ہوئے تو جو لوگ بلند از میوہ کو مفعول لفظ گو کا کہتے ہیں فساد انکے قول کا
 ظاہر ہوا انتہی قولہ اقول اس معنی تراشیدہ سروری سے بلا وجہ و سبب ضروری ہے کہ لفظ
 گو بیکار ہو جاتا ہے اور تفصیل الفاظ کی جو محض واسطے حسن کلام کے ہیں معنی میں دخل نہیں دیتے
 ابتدا سے دیباچہ میں لکھی گئی اس سے لفظ گو باہر پس جو معنی کہ سروری سے صحیح ٹھہرا یا غلطی ہو
 بخوبی ظاہر ہو کہ لفظ بلند از میوہ لفظ بلند معنی طویل القامت اگر مفعول مقدم لفظ گو کا
 ہوتا تو اس تقدیر کے کہ بلند از میوہ دست خود کو تار کن تو معنی بے تکلف
 حاصل ہوتے ہیں مگر کلام ان معنی سے کتبہ ہر جہاد وغیرہ ارباب سیاست سے
 قولہ درویش و خجستہ یعنی گریبان گیر ہوئے آستینیں طلال آفتابا نازن کنایہ ہر
 ناخوشی اور اظہار خجستہ و اندر دگی سے قولہ آستینیں طلال آہ صاحب فیما بان لکھتا ہے
 کہ آستینیں میں بار قسمید یا سبب یہ ہے اور فاضل مشرقی معنی اس قولہ کہ یہ لکھتا ہے کہ جسے
 جو توانا مار رنج و ملال کرنا ہو تو قریب دست رکھ کہ میں تیرے دامن سے ہاتھ اٹھاؤں یعنی میں تیرا
 دامگیر ہو گا اور چھکے گناہ میں ناخو ذکر و نگاہ سبب اسکی کہ اگرچہ اس گناہ سے میری غلامی
 حال ہو کیکن تیرے معذور کر کے امید رکھتا ہوں اور باوجودیکہ خطا بخش خدایت عالم
 یعنی خداوند عالم کی ہر تو اسکو بچائیں لانا اقول آستینیں میں بار قسمید یا سبب یہ ہے اور
 کیونکہ قسم اس چیز کی کہھا ہے میں جو بزرگی مدوح رکھتی ہو اور ظاہر کہ طلال کو کسی طرح کا بزرگی
 مدوح حاصل نہیں اور بار قسمید کہ اس کے سے کچھ ربط نہیں اور فاضل مشرقی نے جو بیچ
 لکھی ہے کہ میں چھکے گناہ میں ناخو ذکر و نگاہ سبب اسکی کہ اگرچہ اس گناہ سے میری غلامی
 یہ تقریر دھمکانے کی ایسے فصیح و بلیغ کی زبان سے نہایت بیجا و محل عجیب ہر خجاستہ تو کی طاعت
 باعث بیجان غضب ہر مؤلف کے نزدیک آستینیں میں بار موجدہ بعض باب و جود و عبادت
 مصنف کی اس بیت میں ہر سے و کیکن خداوند بالا و پست ہر بیان درویشی پرست

مناسب مقام معلوم ہوتی ہے پس معنی اس قطعہ کے یہ ہوسکتے کہ باوجودیکہ تو مجھ پر استغنی غضب
جھاڑتا ہے تیری شان کریبی سے مجھ کو نجات کی امید قوی ہے اس صورت میں حاجت توجیہ کی جیسا
کہ فاضل مشرقی نے لکھا ہے باقی نہیں بڑھتا ہے بادشاہ نے فرمایا کہ جب تو نے اپنے گناہ کی سزا پر
اطلاع پائی تو ایسی حالت میں توبہ کرنا کچھ فائدہ نہ کریگا چنانچہ خداوند تعالیٰ ۲۴ پارہ سورہ
مومن کے اخیر میں فرماتا ہے جسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ پس یہ نہیں ہو کہ فائدہ کرے ایمان
لانا انکا اسوقت کہ دیکھا انھوں نے میرا عذاب کیونکہ وقت معائنہ عذاب کے تکلیف مرفوع
ہوتی ہے اور ایمان لانا زمان تکلیف میں مقبول ہے نہ وقت یا اس کے قطعہ عبت ہے جو رسی
اسوقت توبہ قلم جب وقت ہونے ہات ہیما ت ہا جو لینے ہوں انھیں کہ میوہ دست توڑ
نہ پہونچے میوہ تک چھوٹو کا خود ہات تھکے باوجود ایسی حرکت ناشایستہ خلاف شرع کے
جو صادر ہوئی راہ نجات کی نہایاں ہوگی یہ کہا اور جلا و غیرہ ارباب سیاست کو اشارہ کیا
بمجدد ایسا کہ وہ گریبان گیر ہونے پڑے کہ سیاست گاہ کو لے چلے قاضی نے کہا مجھ کو جھوٹا
ایک التماس اور بھی باقی ہے جو چھکا کیا ہے تو کہنے لگا قطعہ عتاب کس لیے کرتا ہے مجھ پر
سلطان نہ تیرے دامن شفقت سے میں اٹھاؤں ہات ڈرائی گرچہ ہر دشوار اس کی
مری دیر سے کرم سے نہ کھوں امید میں ہیما ت ہا ملک گفت این لطیفہ بدلیج آورده
و این نکته غریب گفتی ولیکن محال عقل ست و خلافت نقل کہ
ترا فضل و بلاغت امروز از جناب عقوبت من رمانی و ہد
مصلحت آن بنیم کہ ترا از قلعہ شیب اندازم تا دیگران عبرت
گیرند گفت اے خداوند جہان پروردہ نعمت این خاندانم
و این جرم تنہا در جہان نہ من کردہ و گیرے را بند از تاسم عبرت
گیرم ملک را خندہ گرفت و بچو از خطا سے او در گذشت و
مشغولان را کہ اشارت بہشتن او ہمیکہ کرد گفت بدست
سر کہ حال عیب خوشتن ست پطعنہ بر عیب دیگران چہ زندہ
لطیفہ نکوی و چیز نیک و نازک از منتخب فارسیوں نے بمعنی سخن پسندیدہ استعمال

لیا ہر شرح وہ سخن و قیق کہ معنی اسکے فہم میں روشن ہوں اور عبارت میں نہ آوے جیسے فرما
 کھانے کا کہ کیفیت اسکل کھانے والا جانتا ہو مگر خوبی اسکی بیان نہیں کر سکتا پہلے بیانش کرنا
 عقل بیان اسکا اور پھر گذر نقل لبکون دوم مصدر باب نصر یعنی حرکت کرنا
 ایک جگہ سے دوسری جگہ از صراح اصطلاح میں معنی حکم شرع قلہ بیان اسکا اور پھر گذر شیب
 بکسر اول و سکون یا سے محمول است مقابل بالا از بران اس جگہ بھی معنی مقصود اور بالفتح
 یعنی پیری اور سفید ہونا از غیاث شیب و شیب دونوں باب ضرب یضرب سے ہیں
 یعنی پیری اور اصمعی کہتا ہے کہ فرق در بیان دونوں کے یہ ہے کہ شیب سفید ہوا و شیب
 داخل ہونا و کا حد شیب میں از صراح عبرت بالکسر بزرگ رفتن از بران متعنت و طعنه
 بیان ان دونوں کا اور پھر گذر ترجمہ بادشاہ نے فرمایا یہ لطیفہ عجیب و سخن سخن
 تو نے کہا لیکن مجال عقل لطیف ہو اور خلاف شرع شریف کہ آج فضل و بلاغت تیری میرے
 پہچہ خطاب سے تجھے رانی دیوے شکنجہ عذاب سے نہ نکالوں گا ہر چند تو چلاوے یا دوانی
 دیوے بلکہ مصلحت یہ دیکھتا ہوں کہ تجھے پہاڑ کے اوپر سے نیچے گراؤن تاکہ دوسرے لوگ دیکھ کر
 ڈریں اور ایسی حرکت نہ کریں قاضی نے کہا اے سلطان زمین و زمان میں ہر ورشش یافتہ اس
 خاندان کا ہوں اور مرتکب اس خطا کا جہان میں اکیلا نہ ہیں ہوا ہوں پہاڑ سے دوسرے
 کیگو گراؤں گی اور مجھ کو عبرت پذیر کیجیے یہ لطیفہ سنکر بادشاہ کو ہنسی نے لیا اور بمصدق
 العفو عند کرام الناس محمول خوشی سے خطا سے قاضی معاف کر دیا اور بدگوئیوں اور عیب جہان سے
 جو اسکے قتل میں ایسا واسطہ کرتے تھے کہا بلیت جو کہ عیبوں کا خود نشاندہی
 کر تا کیوں غیروں پر وہ طعنہ ہے

الکسیرین حکایت منظومہ

جوائے پاک باز و پاک رو بود کہ با پاکیزہ روی در گرو بود
 چنین خواندم کہ در دریائے اعظم بگر و آئے در افتادند باہم
 جو ملج آمدش تہا دست گروہ سبا و کاندران حالت بیست و
 ہنہ گفت از میان موج تشویر فرا بگرار و دست یازمن گیر

درین گفتنی جهان بروی پر آشفت پشیدندش کہ جان سے داد
 وے گفت نہایت عشق زان بطلال مینوش پز کہ در سختی کند
 یاری فراموش پچنین کردند یاران زندگانی پز کار افتادہ
 بشتو تا بدانی پز کہ سعدی راہ و تسم عشق بازی پز چنان داند کہ در
 بعد از تازی پز دلارائے کہ داری دل در و بند پز کہ چشم از ہمہ عالم
 فر و بند پز اگر مجنون و لیلی زندہ کشتہ حدیث عشق زین و دفتر نوشتہ
 یا کبار زابد و مجرور و عاشق چو بنظر پاک معشوق کو دیکھے از برمان اور وہ شخص جو
 معشوق سے خط اپنا جاے از مؤید پا کر و بفتح راہ مہملہ مشتق رفتن سے مثل یا کبار
 از فاضل مشرقی اقول وہ شخص جو میدان عشق میں بخلوص نیت چلا ہو کہ مراد اس سے
 عاشق صادق ہر قولہ در گرد و بود شارج مشرقی اور صاحب شکرستان کا مختار گرد و بکسر
 کاف فارسی و فتح راہ مہملہ یعنی وہ شخص عاشق تھا اور مختار بعض فضلا کا موافق کتاب
 برمان قاطع گرد و بکسر کاف تازی و فتح راے مہملہ یعنی کشتی و جہاز ہر اقول وجہ اختیار کرنے
 گرد و بکاف تازی یعنی سفینہ کے ظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ دریائے محیط میں دونوں عاشق
 و معشوق بدون جہاز کے کیونکر جا کر موج آفت میں پڑے لیکن پاکیزہ رو کنا یہ خوبصورت
 سے ہر باہمی مطلب اس بیت کا بھی ہوگا کہ ایک جوان کسی خوبصورت کے ساتھ جہاز میں
 تھا اس بیان سے معشوقیت اُسکی واضح نہیں ہوتی بخلاف لفظ گرد و بکاف فارسی کہ
 اُس سے معشوقیت بخوبی ظاہر اور کشتی کے ذکر کی کچھ حاجت نہیں مطلب گرداب میں آجانا
 سے ہر خواہ کشتی میں بیٹھے یا دریائے شور کے کنارے کھڑے نہاتے رہے ہوں یا در برب غرق ہو
 کشتی کے اور لطمہ موج سے گرداب میں جلتے رہے ہوں پس مؤلف کے نزدیک گرد و بکاف
 فارسی مناسب یعنی ایک جوان عاشق زار تھا اور کسی خوبصورت کے بند عشق میں
 گرفتار تھا قولہ چنین خواندم یعنی در کتاب تاریخی چنین اندم دریائے اعظم کنا یہ ہر
 بحر محیط سے اور وہ کہ آب ہے کہ احاطہ کیا ہے کہ زمین کو از برمان جلد دوم ایک دریا ہے کہ
 اس میں آفتاب غروب کرتا ہے پانی اُسکا گرم و سبز ہے مانند سیلاب کے از کشف در لغت

دریاے محیط و شرف نامہ مقدار مساحت اسکی ایک سو ساٹھ بار ستم چند جرم ہر ایک سوزن و نیک گراہے چرخ آسمان
 و در و در بضم اول و ثالث بروزن پر زور فارسی و رطوبت عربی بجنور ہندی از زبان و موی و غیاث نشو و
 فرو بہونا خجالت سے از موی چل کرنا اور اشارہ کرنا از صراح مجمل کرنا اور خجالت و شرمساری کھینچنا اور
 اشارت کرنا از منتخب قولہ موج تشویر صاحب خیابان لکھتا ہو کہ لفظ تشویر اس نگاہ یعنی ہلاک معلوم ہوتا ہے
 لیکن یہ معنی کتب عربیہ سے ثابت نہیں ہوتا اقول معنی ہلاکت کی اس جگہ ضرورت معلوم نہیں ہوتی
 اور معنی انفصال و فدا مت بخت بچانہ سکے اپنے معشوق کو گراہے ہلاکت سے مناسبت ہو سکتا ہو کہ لفظ
 شمار مشلتہ معنی برائے لکھتہ ہو یعنی جب موج اسکو پھینکتی تو وہ یہ کہتا جہاں بیان شکر گذشت
 آشفتہ صیفہ مانسی آشفتن سے کہ معنی شوریدن شوراندن و شوریدہ شدن و جنبانیدن
 و جنبانیدہ شدن ہر از زبان و موی قولہ جہاںے بروی آشفت یعنی زنہ گانی دنیا اس جہاں
 تنگ ہوئی اور رضا اپنی لطل بالفتح و تشدید طار حطی مرد بخاست بیکار اور نہایت دلیر
 از منتخب و موی دروغ و غیاث صیفہ مبا لفعہ ہر باب نصر نصر سے بطل و بطول و بطمان
 تینوں بضم اول اسکا مصدر از صراح مدینوش صیفہ نئی نویں شیدن سے معنی شنیدن گوشہ
 از زبان قولہ حدیث عشق آہ اقول مطلب اس بیت کا یہ کہ اپنی راحت پر دوست کا
 راحت کو مقدم جاننا اور یار کی راحت کے واسطے اپنی جان پر بار دینے و جھٹلانا یہی شہادت
 ہر اور جو کول دعویٰ محبت کا کرے اور شرط یاری بچانہ لاوے وہ بڑا جھوٹا ہو اسکی گفتگو
 عشق پر کان نہ کر قولہ جنین کرند آہ اقول اس بیت سے تا آخر کلام سعدی ہر بطریق
 و غلط و نصیحت قولہ زکار افتادہ بشو اقول مراد کار افتادہ سے محرب و کار آزار ہو و
 یعنی جس شخص سے کام پڑا ہو اور دوستی کا امتحان ہوا ہو اس سے حدیث عشق شہین
 اس جگہ مراد خوشی و شہم ہر چنانچہ بیت آیندہ کے مضمون سے واضح عشق بازی بیکار
 گذشت قولہ در بغداد تازی سروری لکھتا ہو کہ تازی یعنی زبان عربی اور وجہ شبہ کی یہ کہ
 کہ اہل بغداد جیسا کہ فارسی صحیح جانتے ہیں عربی بھی صحیح جانتے ہیں اور خان آرزو لکھتا ہو کہ
 مراد تازی سے اسب تازی ہر وہاں کے لوگ اسب عربی کو خوب پہچانتے ہیں اقول
 صحیح ہونا اہل بغداد کی فارسی کا غلط زبان فارس کی مشہور ہر زمانہ قدیم میں تو بالکل افسانہ

ایران کو فارس کہتے تھے مگر اب چند مدت سے بقول صاحب برہان و خیانت شیراز ویزد و کرمان
 و صفہان و بیضا و اصفہان و فیروز آباد و گازرون و اوراسپ عربی کو خوب پہچاننا اہل بغداد کا اکثر
 صحیح ہو لیکن لفظ تازی کو بمعنی اسپ تازی سمجھنا دعویٰ نے دلیل ہر مولف کے نزدیک
 لفظ تازی کہ بنی عربی ہر چنانچہ برہان قاطع و مؤید الفضل اور دوسرے کتب لغت میں
 مرقوم اور مقام زبان فارسی میں اگرچہ لفظ زبان مذکور نہ ہو مگر محاورہ میں لفظ فارسی سے
 زبان فارسی مراد لیتے ہیں چنانچہ خود جناب خان آرزو کا یہ شعر ہے فارسی میں بکودست
 غیب ہے ریشہ کننا ہمارا عیب ہے واپس معنی اس بیت کے یہ ہونگے کہ جسطرح اہل بغداد کی
 فصاحت و بلاغت زبان عربی میں ظاہر ہے اسی طرح سعدی راہ و رسم عشق تازی سے
 خوب ماہر ہے قولہ دلارامے کہ داری آہ اقول دلارام سے یہاں مراد معشوق حقیقی ہے یعنی
 حسینان جہان سے آنکھیں اپنی بند کر اور خالق حسن و جمال یعنی خداوند تعالیٰ کے عشق میں
 دل اپنا خرسند کر قولہ ازین دفتر فاضل مشرقی اور صاحب شکرستان لکھتے ہیں کہ مراد
 ازین دفتر سے باب پنجم تا تمام کتاب گلستان ہے اقول مراد ازین دفتر سے نہ باب پنجم ہی نہ تمام کتاب
 گلستان بلکہ مضمون بیت سابق دلارامے کہ داری آہ کہ بجائے خود ایک دفتر ہی چنانچہ بیت
 سعدی مشہور تر ہے برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورقی دفتر سے مست معرفت
 کر دگار پیش معنی اس بیت کے یہ ہونگے کہ اگر لیلی و مجنون کا شکے اب زندہ ہو کر قبر سے اٹھتے
 تو مجنون بنظر فنا سے لیلی اور بقائے ذات باری تعالیٰ کبھی لیلی کا نام نہ لیتا اور مضمون بیت
 لوح دل پر نقش کر کے عشق جناب باری میں اپنے تئیں محو کر دیتا ترجمہ جو ان ایک
 عاشقی میں بس کہ صادق کسی پاکیزہ صورت پر تھا عاشق پہمند میں شاد و نون
 ہوئے غرق ہرے موج مصیبت میں وہ تافرق ہرے دریا میں دونوں تھما یہ عالم ہے
 لگے غوطے پہ غوطے کھانے باہم جب آیا اک خلاصی تا بجاوے تلاطم میں بچارام بجاوے
 کا کہنے مجھے تو ڈوبنے دے ہر معشوق بہر حق بجا لے اسی کہنے میں آیا وقت صلیت
 سنی یون نزع میں اسکی وصیت حدیث عشق پر اس کے نہ کر گوش ہرے جو بار سختی
 میں فراموش ہر کی یون ہی یاران وفانے تو سن مشتاق سے تا تو بھی جانے

ہو مرزا شقی تین سعدی استاد عرب میں چون فصیح اہل بغداد لگا دل صانع دل سے
یہ ہر بندہ تمام عالم سے اپنی آنکھ کر بندہ جو لیلی مجنون چہ ہو یہاں اسی فقرے لکھتے عشق کی را

چھٹا باب فصاحت پیری میں اس باب میں نو حکایت ہیں

پہلی حکایت

باطلافہ و الشہندان در جامع و مشق بخشے ہمے کہ دم کہ جو اپنے در آمد و
درین میان کہے ہست کہ زبان فارسی و اند غالب اشارت میں کر وند
گفتش خیرست گفت پیرے صد و پنجاہ سالہ در حالت نزع است
و بزبان صحیح چیزے ہمگیوید و مفہوم مانگیرو و اگر بکرم رنجہ شوی مرز
یابی باشد کہ وقتیتے ہئے کند چون بیانش فراز آمد این بیت میگفت
قطعہ دے چند گفتم بر آرم بکام تو در دنیا کہ بگرفت راہ انفس بہ در دنیا
کہ بر خوان الوان عمر کا دے چند خور و دم و گشتند بس بے بحث بیان
اسکا او پر گذرا غالب بیانش گزشت نزع بالقطع مصدر ضرب یضرب سے یعنی
کھینچنا کسی چیز کا اپنی جگہ سے اور جان کنڈن از صراح رنجہ بیان اسکا او پر گذرا قولہ
اگر بکرم رنجہ شوی بعض نسخہ میں قدم رنجہ ہوا قول ہر گاہ رنجہ بمعنی خرامیدن بھی آیا ہوا
تو لفظ قدم کے بڑھانے کی کچھ حاجت نہیں مرز و بضم اول و سکون ثانی اجرت کام کرنا کی
عموماً کار دنیا ہو یا کار آخرت از بران اقول اس جگہ بمعنی ثواب آخرت مقصود و وصیت
بمعنی پند و نصیحت از صراح نصیحت کرنا عازم سفر کا یا اس شخص قریب الموت کا جو اپنے دوست
کہے کہ بعد میرے چہین و چنان کرنا از غیاث فراز بیانش گزشت قولہ این بیت
میگفت شارح سروری لکھتا ہے کہ بیت اس جگہ بمعنی کلام موزون ہو پس لفظ بیت شامل
دونوں بیت کے اقول ہوید الفضلا میں بیت عبارت ہو دو مصرعے سے مقفا ہو یا نہیں
بیت بمعنی ابیات جو سروری نے سمجھا خلاف کتب لغات و محاورہ نادرست والا چاہیے کہ غزل
و قصیدہ بلکہ تمام کتب منظومہ کو بیت کہیں حال آنکہ ایسا نہیں کہہ سکتے مولف کے نزدیک

خالیبا مصنف کے اصل نسخہ میں دو بیت ہوا اور لفظ دو قلم نسخا سے رنگیا ہوا لفظ بیت زائد ہو
 چنانچہ اکثر نسخوں میں دیکھا نہیں لفظ بیت نہیں ہے قول کہ دے چند گشت آہ اقول دم یعنی دو
 ہر زمان از بہرمان اور لفظ گشت بعد دے چند کے بضرورت شعری واقع ہوا والا معنی مقدم ہے
 یعنی گشت کہ دے چند نفس پر آرم اور اس جگہ گفتن زبان مقصود نہیں بلکہ گفتن بدل مراد ہے
 یعنی میں اپنے دل میں یہ کہتا اور آرزو رکھتا تھا کہ چند مدت دنیا میں زندگی کر دوں گا اور لڑا
 دنیا سے متمتع ہو کر مر دوں گا افسوس کہ منزل تمنا تک پہنچنے نہ پایا تھا چو راہ نفس کی بند ہوئی
 قول کہ دے چند خور ویم اقول اس جگہ دم یعنی لقمہ ہے ترجمہ ساتھ ایک جماعت علماء
 شام کے میں دمشق کی جامع مسجد میں بحث کر رہا تھا کہ ایک جوان نے آکر پوچھا کہ اس مجلس میں
 کوئی ایسا ہے کہ زبان فارسی جانتا ہو اکثروں نے اشارہ میری طرف کیا میں نے اس جوان سے
 پوچھا خیر تو ہی سننے کہا ایک بڑھنسا فارسی کا ڈیڑھ سو برس کا حالت جان کنز میں اڑیاں لگا کر
 اور زبان عجم میں کچھ پڑھتا ہے ہماری سمجھ میں نہیں آتا اگر ازراہ بزرگی و عزت آپ قدم برفرواشی
 تو ہوا اس تکلیف کا خدا کی درگاہ سے پاویں گے شاید کچھ وصیت کرتا ہو اور کسی چیز کی قیمت میں
 مر رہا ہو الفرض میں قریب ایک سو تھانے کے پوچھا تو سننا کہ مضمون ان دو بیتوں کا کہتا تھا قطعہ
 کروں عیش چند سے یہ تھی آرزو ہوئی بند افسوس راہ نفس ہے صد حیف اس عمر کے خزان سے
 کہی لقمہ کھائے صد آئی بس معانی اس سخن زبان عربی یا شامی یا ہے گشت
 بچھب ہم کہ وند از عمر و راز و تاسف او بر حیات دنیا گفتش حکوید
 درین حالت گفت چکویم قلعہ نذرہ کہ چہ سختی ہمیر سد بہ
 کہ از دلانش بدر میکنند و کہانے قیاس کن کہ چہ خاکش و دورا
 ساعت کہ از وجود عمریش بدر رود جائے متعانی جمع ہو معنی کی
 اور تحقیق لفظ معنی باب دوم کی گیارھویں حکایت میں لکھی گئی شام ایک اقلیم کا نام ہے
 کہتے ہیں شام بن نوح کے نام سے مسمی ہوا اور ایک جماعت کہتی ہے کہ ایک قوم بنی کنعان
 کہتے شریف کے بائیں طرف جا کر آباد ہوئی اور شام یعنی یسار ہوا اس واسطے اس مقام کو شام
 قرار دیا اور ایک قوم کہتی ہے کہ زمین اسکی بزرگت مختلف ہے سرخ و سفید و سیاہ اور شام

بمعنی رنگ ہو لہذا اسی نام سے مسمی ہوا از ابو الفدا و بران اور شام بن نوح کو اہل عرب بسین
 حمرہ کے کہتے ہیں اور زبان سریانی میں بسین صحیحہ مشتمل از منتخب یہ اقلیم منسوب بوطار و ہوا زوید
 ہے حروف زائد ہر جملہ ۲۲ حروف زائدہ کے قیاس و وجوہ بیان ان دونوں کا اور برگذرا
 شرح صاحب المطالب ان ہیون کے زبان عربی میں شاسیون سے جو میں نے کہے شکر اسکی
 عمر و زار و البیہ تاسف سے حیات دنیا پر کہ و طرہ سو برس کی زندگانی کو مثل ایک لمحہ تنازل
 بقدر چند تصور کر کے آرزو مند زندگی کا تھاوے لوگ بہت تعجب کرنے لگے میں نے اس کو
 پیر فرزت سے پوچھا کہ اس وقت جان کنڈن میں تیرا کیا حال ہو بولا کیا کہوں زائل تھا
 قلیل و قال ہو سکاٹ کی کیفیت بیان کرنے میں زبان ناطقہ لال ہر قطعہ نکال اسکا کبھی
 تو نے کیا نہیں دیکھا یا اکھاڑا جاوے کسیکا جو ایک بھی دندان قیاس کرے تو کیا حال ہوگا
 اسکا پیکر جسکے سارے بدن سے اکثرتی ہوگی جان بگفتہ تصور ہر گز از خیال بدن
 و وہم را بر طبیعت مستولی گردان کہ فیلسوفان یونان گفتہ اند مزاج
 اگر جسم مستقیم ہو و اعتقاد تقارر افشاں و مرض اگر جسم ٹائل ہو و دلالت
 کمالی بظہار کنگد اگر لفظی طبیعت را سچو انجم تا معالجت کنند کہ یہ شوی
 گفت بہیات متنوعی و ست برہم زند طبیعت ظریف ہا چون شرف ہند
 او قنادہ حریت ہا خواجہ در بند نقش ایوان ست ہا خانہ از تارے ست
 ویران ست ہر مروے ہنر عجمے تالید ہا پیرزن صند کشن ہا مالید
 چون مختل شد اعتدال مزاج ہا نہ عزیمت اثر کنندہ علاج ہا تصور اپنے دل میں
 کسی چیز کی صورت باندھنا اور خواہش کرنا اور قریب کرنے کے ہونا از منتخب و صراح
 با صطلاح اہل منطق حاصل ہونا صورت کسی چیز کی عقل میں بغیر حکم جیسے تصور زید و عمر و بکا
 اور تصور غلام زید کا از غیارت ہر گز معنی مردن از بران خیالی و وہم بیان انکا اور برگذرا
 مستنوی صیغہ اسم فاعل استیلا سے بعض مخالف از غیاش فیلسوفان و یونان بیان کیا
 اور برگذرا مزاج بالکسر بمعنی آمیزش اور با صطلاح اطباء وہ کیفیت جو کئی چیز کے ملنے سے ہوتی ہے
 مثلاً رنگ سرخ جو پاں اور چونہ و کھمبہ کے ملنے سے پیدا ہوتا ہو اور ہر شے و طبیعت انسان کو اس

تہ حال اسکا سمجھ جائے بہر حال

سبب سے مزاج کہتے ہیں کہ ایک کیفیت عناصر اربعہ کے امتزاج سے ہم پہنچتی ہے از غیاث اللفظ
 اگرچہ معنی ہرچہ بسطوح اگرچہ معنی ہر حد از زبان مستقیم یعنی راست خدا کیج از غیاث
 و کشف اس جگہ مراد صحیح و معتدل بقایا بیا نش گذشت تا اہل مشتق ہوں یعنی دراز
 از منتخب اس جگہ مراد مہلک سے دلالت یعنی رہبری از مؤید و منتخب دلالت و دلالت
 بالفتح مصدر باب نصر نیز ہے یعنی رہنمائی کرنا از صراح اصطلاح میں ہونا کسی چیز کا اس میں
 کہ اس چیز کے علم سے لازم ہوتا ہے علم دوسری چیز پر چنانچہ وجود مصنوع کے علم سے وجود فعلی
 علم حاصل ہوتا ہے اور اقسام دلالت کے بہت ہیں مثل دلالت تضمنی اور دلالت التزامی اور
 دلالت مطابقی وغیرہم از غیاث اقول دلالت کلی سے مراد اس جگہ یقین ہی قولہ کہ بشوی
 گفت بہیات بعض نسخہ میں بجائے آن عبارات کے یہ ہی دیدہ بر کرد و چند و گفت بہیات
 اسم فعل ہے یعنی بعد یعنی دور ہوا از منتخب زبان فارسی میں بجائے افسوس کے مستعمل
 از مؤید اسم فعل اس اسم کو کہتے ہیں جو معنی فعل ماضی کے رکھتا ہو اور مقام تاسف میں جہاں
 بہیات کہتے ہیں اس کے معنی یہ ہیں کہ دور ہوا میں مقصود سے اور فارسیاں معنی تخییر و
 استعمال کرتے ہیں از غیاث قولہ دست بر ہم زند اقول یعنی از روئے تخییر و افسوس کے
 ہاتھ پیٹنے اور معالجہ سے ہاتھ کھینچنے طریقے ماخذ ہر طرف بالفتح یعنی زیر کی سے
 اور طریقے یعنی زیر کی صفت مشبہ باب کرم یکرم سے ظرفاً بالضم و ظرفاً بالکسر و ظرفاً
 بضم تین جمع از صراح سبک روح و تیز دل از مؤید حرف بفتح خارج مجہد و کسر را مہملہ ہر
 فروت از تاج یعنی وہ شخص کہ غایت پیری سے عقل اس کے فاسد ہو گئی ہو اور بفتح تین یعنی
 میوہ چننا از کشف بفتح اول و سکون ثانی میوہ چننا بفتح تین تبہ ہونا عقل کا کلان سالی
 اور بفتح حا و کسر را مرد تبہ عقل و کلان سال از منتخب و غیاث بالفتح مصدر باب نصر نیز ہے
 اور بفتح تین باب سمع یسمع سے از صراح بکسر اول و ثانی مرد مہوت و از کار رفتہ از زبان
 اوقات وہ صیغہ حال اوقات دن سے یعنی عاجز و سقط و خراب شدہ و زبون گردیدہ اور
 اوقات جنی از پائے در آمدن و دور شدن اور کتایہ خراب و دور ہونے اور تواضع کرنے سے از زبان
 حرف لیت بیا نش گذشت قولہ چون حرف آہ صاحب خیابان و زفاضل مشرقی مصرع ثانی میں لفظ

حریف کو یعنی ہم پیشہ و ہم صحبت کہتا ہو لیکن یہ معنی اس جگہ چہاں نہیں کیونکہ مرخص ہم پیشہ
 طبیب کا نہیں ہو اور اگرچہ مرخص کو ندیم طبیب کا سمجھا جا سکتے ہیں مگر عاقل طبیب پر پوشیدہ
 نہیں کہ باہمی معنی لفظ حریف سے محل ہو جاتا ہو مگر لفظ کے نزدیک حریف کو اگر معنی دشمن
 کہیں جیسا کہ محاورہ میں شائع ہو اور مراد دشمن سے مرض کو سمجھیں اور لفظ ازدحام کو کہ لازم و
 مستعدی دونوں سے متحمل ہفک اضافت مضاف اور حریف کو مضاف الیہ کہیں تو مطلب شعر کا
 بے تکلف حاصل ہو تاہم یعنی طبیب مازق جب پیر کہیں سال کی طبیعت کو ایام سحران میں مغلوب
 مرض کا دیکھ اور پیر فرقت ہر گاہ شدت بیماری سے لگے کہ جان لگے میں اس کے نبض دوی
 یا نکی دیکھ کر ناخوش ہو گیا اصل معالجہ کے گرد نہ پہنچ سکے خواجہ بیانش گذشت الیوان بالفتح
 بر وزن کیوان اور بعض کہتے ہیں بالکسر بر وزن دیوان صفحہ و طاق از زمان و شش گاہ و گو
 و سر پردہ و خانہ پیش کشادہ و مکان بلند از مؤید ایوان و بالا خانہ و کوثرک و برادرہ فارسی
 قصر عربی ہنگامہ ہندی از جبران اقول بمعنی اخیر یعنی بالا خانہ مناسب پاسے نسبت بہا
 اول فارسی و بار ثانی موصوفہ بمعنی بنیاد عمارت و بمعنی محکم از غیاث پاسے نسبت و پاسے و رک
 و باخیرہ و شالذہ و کدوادہ و بنیاد فارسی اساس و قاعدہ عربی رباق ترکی نیو ہندی از تفسیر
 قول خانہ از پاسے نسبت آہ فاضل مشرقی معنی اس مصرعہ کے یہ لکھتا ہو کہ خانہ از بنیاد و اس
 نسبت شدہ و فرو رفتہ اقول اس شرح سے معلوم ہو کہ فاضل موصوف کے نزدیک لفظ نسبت بہا فارسی
 صحیح ہو حالانکہ بر تقدیر صحت لفظ نسبت بہا فارسی بعد از یک و او تفسیری کا ہونا ضروری علاوہ اسکے و نیز
 درستی معنی مذکورہ ہر گاہ مکان نسبت و ویران ہو گیا ہو تو فکر نقش و نگار بغیر درستی مکان محال ہو
 بقول مشہور ثبت الجدار ثم نقش مولف کے نزدیک نسبت بہا سے موجود یعنی پاسے نسبت
 بنیاد اور بعد اسکے تقدیر لفظ قریب مناسب اس صورت میں معنی اس نسبت کے یہ ہونے کہ
 صاحب خانہ فکر نقش و نگار بالا خانہ دوام ہو بر نازل ہو کہ نا استواری بنیاد سے مکان قریب
 باہندام ہو واقعی جب گھر کی نیو مضبوط نہ ہو تو مکان مرتفع و بالا خانہ منقش کرنا حاصل ہے قاعدہ
 اسی طرح جب آدمی بسن شیوخت ہو جبکہ شدت بیماری سے جان بلب ہو تو پھر معالجہ کرنا بدیافتہ ہو
 قولہ سے نالید اقول نالید بمعنی گریہ کردن اس جگہ مقصود نہیں بلکہ سے نالید سے مراد یہ ہو کہ

چونکے اس آیت اور سکتا تھا جیسا کہ حالت جان کنڈن میں معمول ہر خط بالضم و تشدید بار و مودہ برہ
 زائے شد و پورنگی ہشتہ از شارج مشرقی مختل شدہ از سروری اعتدال یعنی بین بین یا طول عرض میں
 غیر محبت و غیر دور قیہ عربی افسون و جادو فارسی منتر ہندی از نقاش غریت و غم غلام اسکی جمع مان
 اسکا ترجمہ معنی قصہ و آہنگ کرنا با خبر بضریر سے انصاف ترجمہ میں کہ تصور مرنے کا خیال ہے کمال اور
 طبیعت میں ہڈاں کہ حکما کیلئے ہیں کہ مزاج کتنا ہی صحیح و معتدل ہو صحت و اعتدال لیاقت بقا کی
 رکھتا ہوا سے ذات یزدانی سب چیز فانی ہو اور مرض ہر چند ہلک ہو بیمار کو چاہیے کہ یقین
 اپنی بلا گت پر کرے شافی حقیقی کی قدرت کاملہ پر نظر کر کے بمنطوق لا تقنطوہن رحمۃ اللہ
 امید شفا کی رکھے اصلاً یا یوس نہوے اگر تو کہے تو بندہ کسی طبیب کو بلاوے شاید کہ اس کے
 معالجہ سے تو اچھا ہو جادوے ایک آہ سرودل پر درو سے کھینچ کر کہنے لگا افسوس افسوس
 مثنوی دست کش ہو طبیب تجربہ کار ہے جب گرا دیوے پہر کو آزار ہے نقش ایوان میں
 خواجہ غلامان ہی ہے نیو سے خانہ قریب ویران ہی ہے ایک بوڑھے کی جان نکلتی تھی ہے پیران
 صندل اس کے ملتی تھی ہے حالت نزع میں دعا و دوا ہے افوہی فائدہ نہیں اصلاً ہوئے
 مختل جب اعتدال مزاج ہے نہ تو افسون اثر کرے نہ علاج ہے

دوسری حکایت

پیر سے را حکایت کنند کہ دخترے خواستہ بود و حجرہ بگل آ رہتہ
 و بختلوت با او تشستہ و ویدہ و دل در بستہ شہاے دراز
 شخفہ و نڈلہا و لطیفہا گفتے کہ موانست بذرو و وحشت نگرد
 و از انجملہ شبے میگفت بخت بلندت یار بود و چشم دولت بیدار
 کہ بصحت پیرے قنادی بخت پرورہ جہانزیدہ آرمیدہ سید
 و گرم کشیدہ تنک و بد از مودہ کہ حقوق صحبت بداند و شرط بود
 بجا سے آرو مشفق مہربان خوش طبع شیرین زبان مثنوی
 تا تو ان دولت بدست آرمے و ریا زارم نیازم ہے در حوطوطی
 شکر بود و خورشید ہے جان سیرین قداتے پرورست ہے قولہ

پیر را آہ بعض نسخہ میں اس طرح پر ہے کہ پیر کا سیت کردہ بود کہ دختر سے خواستہ بودم اور بجا
لطیفہا گفتم کہ لطیفہا گفتم اور کجا ہے شبے میگفت کہ شبے میگفتم ہر دختر اور محففت ہنگا
دخت فارسی صبیہ و طفلہ عربی لڑکی ہندی از انسا سن قولہ دختر سے خواستہ بودم اقول
دختر خواستن یا زن خواستن کنایہ ہر عقد بانہ شے یعنی نکاح کرنے سے چنانچہ صاحب نے
فرہنگ محمد شفیع شیرازی سے نقل کرتا ہے حجرہ بالغہ مکان خرد و تار یک جان روشنائی
آفتاب کی نہ پہونچے اکثر کنارہ صفہ و والان کی ہوتی ہر از مؤید جسکو زبان ہندی میں کوٹھی
کہتے ہیں جمع اسکی حجر بضم حار حطی و فتح جیم اور حبرات بضم تین ہر بضم طبع غرقہ کی غرقہ و غرقا
از صراح قولہ حجرہ بگل آراستہ بعض نسخہ میں در حجرہ ہر دونوں درست کیونکہ غریبا ایام شہاد
میں اسے گھر کو گل اندہ و کرنے ہیں از خیابان یعنی حجرہ خواہ گاہ کو گل و نسیم سے آراستہ
کیا تھا از فاضل مشرقی اقول اس پیر کی خوشامد و چاہوسی کی تفسیر یہ ہے جیسا کہ فقرات آئینہ
میں تحریر ہر معلوم ہوتا ہے کہ وہ مفلس یا متوسط تھا اور اگر تو نگاہ تو تعلق نکرتا کیونکہ اس پیر کی
محلسہ میں سیکڑوں جو روشن ہوتی ہیں اور وہ سب آپ خوشامد کرتی ہیں ان میں سے ہر ایک کے
نزدیک قول صاحب خیابان کا بگل آراستن بجا و بھی درست خلوت بیان اسکا اور پر گزرا
بذلکہ و لطیفہ بیان ان دونوں کا اور پر گزرا ان دونوں لفظوں کے بیچ میں وا و تفسیری ہر
مواہبت و موافقت عربی یعنی با یکہ گرائس و آمیزش کرنا اور خود کرنا اور ہمت و خود
و حشمت و نفرت عربی رسیدن فارسی بھڑکنا ہندی سخمہ بمعنی دانا و صاحب نے ہر زبان
پر و رو تربیت یافتہ از مؤید آر میبدہ قرار گرفته و ساکن شدہ از برمان گرم و سرد
کنایہ محنت و راحت و سخت و سست و شدت و رخا و بدی و نیکی اور اسکی اشارت ہے از برنا
نیکی و بد و شرط بیان انکا اور پر گزرا سو و ست و ستی از کشف دوست رکھنا
اور یہ ماخوذ ہے و بالضم و الفتح و تشدید ال اور و داد اور و دوست سے کہ بمعنی آرزو ہر
اور باب سماع یسوع سے ہر از صراح بجا آوردن و شمرن زبان بیان انکا اور پر گزرا
طوطی تحقیق اسکی باب پنجم کی تیرھویں حکایت میں لکھی گئی ترخمہ لکھ کر تہ ہیں کہ ایک
بڑھایام پیری میں کسی لڑکے سے شادی کر کے جوڑے دسی میں کیسے پاس بیٹھتا

مرغ دل اس کے دائم الفت ہو، بند شیب و روز مردم دیدہ اس کے نورانی جمال کے مشاہدہ سے شاد و خوش
چار ہر رات میں ایک دو لحظہ بھی نہ سوتا، معنائ لطیف و شیریں کہنے کہتے سفیدہ صبح کا نمود ہوتا
باتوں میں دل بڑھتا تو اشتیاق زنجیریں بآہنگ حریف پڑھتا تاکہ الفت و محبت دل میں در آوے
اور وحشت و لغت طبیعت سے باہر آوے ایک رات یوں دینگ مارنے لگا کہ تیرا ستارہ مہین
و درگاہ تھا اور دیدہ اقبال بیدار تھا قسمت تیری لڑی جو ایسے پیر کی صحبت میں پڑی کہ ہر کام
ہو شیار جگت کروڑ اپکا ہر علوم میں یگانہ روزگار ہر فن میں یکتا جان کو چھان کر آرام سے
بیٹھا راحت و رنج خوب پایا زانہ کا خیمہ و ہر آزمایا حقوق صحبت کی جانے شرط دوستی کی مانگے
مشفق و مہربان سراپا لطیف و احسان بڑا کھٹھول طبیعت دار ہر بات میں ضلع جگت نہایت
شیریں گفتار مشغولی میں تجھے راضی رکھوں ای دلدار تو ستاؤں تو میں نہ دوں آواز
مثل طلوع جو کھائے تو شکر جان شیریں و اگر دن تجھ پر نہ گرفتار آمدی بدست
جوانے محبوب خیرہ رائے سرتیز و سبکجاے کہ ہر دم ہوش سے تیرے
و ہر لحظہ رائے زبید ہر شب جا بے خستہ و ہر روز یارے گیر و قطعہ
جوانان خرم اند و خوب رخسارین و لیکن در وفا بالکس نہایت
و فاداری محو سے از بلبلاں چشم بکہ ہر دم بر گلے و گر سر آہستہ
خلافت پیران کہ بقتل و ادب زندگانی کنند نہ مقتضائے جہل
و جوانی نیت ز خود بہتر ہے جوے و فرصت شمار کہ با جون
خود کے کم کنی روزگار و بہتر صیغہ اسم فاعل کا باب افعال سے بمعنی تکرار
و خوش تن بین و خود پسند مادہ اسکا عجیب بضم اول و سکون ثانی ہو بمعنی تکرار و خود بینی از
منتخب و غیاث عجب بالضم فخر و کبیر اور وہ مرد جسکو بیٹھنا عورتوں میں خوش آوے یا
جسکے بیٹھنے سے عورت خوش ہو، ان تاج خیرہ رائے ضعیف العقل و پریشان فکر
از غیاث سرتیز بمعنی سرکش و جہل و از غیاث اقول سرتیز و تیز مغرور و ذوق بہ فرو
لاغر اسکو کہتے ہیں جسکی بات اور حرکات و سکنات میں ثبات و قرار نہ ہو، ان وغیرہ
سبکیا سے و کریم پائے و شتاب رو کنایہ ہر ہرزہ گرد سے از زبان وغیرہ ہوسچے ہیں

کنا یہ آرزو سے یہودہ کرنے سے اس کے زون بیا نش گذشت قولہ ہر روز گنا
 اقول یعنی شخص کی یہ کہ استقلال نو فرم بیان اسکا اور گنا و فادہ بجا لانا از منتخب قولہ
 پائید صیغہ جمع مضارع ہی پائیدن سے قولہ وفاداری آہ اقول یعنی از بلبلان اسید نادان
 مدار سر اسید جمع مضارع سر اسیدن سے یعنی نغمہ پروازی و سخن برائی اور بولنا آدمیوں کا اور
 سرود کرنا یعنی چھپے کرنا پڑیوں کا از بران اقول بلبلان فرماری و کہ تو را و سب مرغ کی آواز کہ
 عربی میں ہندو و صحیح اور ہندی میں چوچا کہتے ہیں اور سب بیا نش گذشت معنی
 اصل اسکی معنی ہی ہے ضاد و صحیح کے الٹ اضافت کا لگے کہ فارسی میں جانگاہ اور متعنی معنی
 خواہش چہل بیان اسکا اور گنا قولہ فرصت شہار یعنی فرصت صحبت را غیر شہار
 روزگار بیا نش گذشت قولہ کم گنی روزگار اقول کم بکاف فارسی معنی ضائع و
 اور معنی اس بیت کے یہ ہیں کہ جو شخص عقل و ادب میں اپنے سے بہتر ہو اسکی صحبت کو تو
 غنیمت جان کر اختیار کر تا کہ خرد و دانش اور طوالبہ ندیدہ اس کے تیری طبیعت میں اثر کریں
 اور جو کوئی عقل و ادب میں مثل تیرے ہو اسکی صحبت میں رہنا اوقات را نیکان کرنا ہر
 تو صیبا ہو ویسا ہی رہے اور فیض اوقات بے شبہ ضرر کرے مگر چہ بڑی خیر گزی
 کہ تو کسی جوان متکبر خود پسند ضعیف العقل سرکش و جنگجو و اہی ہرزہ گرد کے پاس نہ پڑی کہ اسکو
 ہر دم تنہا سے یہودہ وصال ہو اور اسکی بات میں نہ ثبات ہو نہ استقلال ہو ہر شب نئی عورت
 بغل میں لیکر سوتے ہر روز اسکو یا تازہ کی تلاش میں ہوتا قولہ جوان ہوں کہ چہ فو
 و طرح دار رہیں قائم نہ ہر راہ و فاریہ و فاک بلبلوں سے رکھ نہ امید کریں وہ چہ بکاف
 جاکہ برخلاف اس کے پیران کہیں سال میں کہ ساتھ عقل و دانش و طوالبہ ندیدہ کے زندگان
 و عیش کرین نہ ساتھ خواہش نادانی کے ادنی بات پر انھیں خاند جنگی و طیش کرین نہ
 غنیمت چہ صحبت عاقلان و برابر سے اوقات ہر نیکان کہ گفت چہ الی میں
 بگنتم و گمان بروم کہ دانش و رشید من آمد و بعد من شد تا کہ
 سرور اول برورد بر آورد و گفت چہ زین سخن کہ بگفتی و تر تار و
 عقل من وزن آن یک سخن نثار و کہ و شے از قابہ خویش سفید

یہودہ کرنے سے اس کے زون بیا نش گذشت قولہ ہر روز گنا
 اقول یعنی شخص کی یہ کہ استقلال نو فرم بیان اسکا اور گنا و فادہ بجا لانا از منتخب قولہ
 پائید صیغہ جمع مضارع ہی پائیدن سے قولہ وفاداری آہ اقول یعنی از بلبلان اسید نادان
 مدار سر اسید جمع مضارع سر اسیدن سے یعنی نغمہ پروازی و سخن برائی اور بولنا آدمیوں کا اور
 سرود کرنا یعنی چھپے کرنا پڑیوں کا از بران اقول بلبلان فرماری و کہ تو را و سب مرغ کی آواز کہ
 عربی میں ہندو و صحیح اور ہندی میں چوچا کہتے ہیں اور سب بیا نش گذشت معنی
 اصل اسکی معنی ہی ہے ضاد و صحیح کے الٹ اضافت کا لگے کہ فارسی میں جانگاہ اور متعنی معنی
 خواہش چہل بیان اسکا اور گنا قولہ فرصت شہار یعنی فرصت صحبت را غیر شہار
 روزگار بیا نش گذشت قولہ کم گنی روزگار اقول کم بکاف فارسی معنی ضائع و
 اور معنی اس بیت کے یہ ہیں کہ جو شخص عقل و ادب میں اپنے سے بہتر ہو اسکی صحبت کو تو
 غنیمت جان کر اختیار کر تا کہ خرد و دانش اور طوالبہ ندیدہ اس کے تیری طبیعت میں اثر کریں
 اور جو کوئی عقل و ادب میں مثل تیرے ہو اسکی صحبت میں رہنا اوقات را نیکان کرنا ہر
 تو صیبا ہو ویسا ہی رہے اور فیض اوقات بے شبہ ضرر کرے مگر چہ بڑی خیر گزی
 کہ تو کسی جوان متکبر خود پسند ضعیف العقل سرکش و جنگجو و اہی ہرزہ گرد کے پاس نہ پڑی کہ اسکو
 ہر دم تنہا سے یہودہ وصال ہو اور اسکی بات میں نہ ثبات ہو نہ استقلال ہو ہر شب نئی عورت
 بغل میں لیکر سوتے ہر روز اسکو یا تازہ کی تلاش میں ہوتا قولہ جوان ہوں کہ چہ فو
 و طرح دار رہیں قائم نہ ہر راہ و فاریہ و فاک بلبلوں سے رکھ نہ امید کریں وہ چہ بکاف
 جاکہ برخلاف اس کے پیران کہیں سال میں کہ ساتھ عقل و دانش و طوالبہ ندیدہ کے زندگان
 و عیش کرین نہ ساتھ خواہش نادانی کے ادنی بات پر انھیں خاند جنگی و طیش کرین نہ
 غنیمت چہ صحبت عاقلان و برابر سے اوقات ہر نیکان کہ گفت چہ الی میں
 بگنتم و گمان بروم کہ دانش و رشید من آمد و بعد من شد تا کہ
 سرور اول برورد بر آورد و گفت چہ زین سخن کہ بگفتی و تر تار و
 عقل من وزن آن یک سخن نثار و کہ و شے از قابہ خویش سفید

شرح گلستان اردو
 کہ زن جوان را اگر میرے در پہلو نشیند کہ میرے قطعہ مبارکات
 بینیدی بچلہا پشیمیا کا رخنی شفقہ انصایم بقول ہدایہ
 بیت پڑا انما الرقیۃ للناس من شوقی زن کہ زیر مرد پے رضا خیر
 پس فتنہ و جنگ از آن ہر ابر خیزو پیرے کہ زحائے خوش
 نثر اند خاست پڑا الا بعدا کیش عصار خیزو چندان بیان شربت
 قابلہ یکبار موحده اصل اخت میں معنی شغل و ضامن ہو کر یعنی دایہ جو وقت تولد کا
 تدبیر و خدمت بچہ اور زچہ کی کرے از غیث و شرح نصاب یوسف بن یافع قابلہ و مرفعه
 عربی پانچ و ماناف و دایہ و ماناجہ و مانچہ فارسی دانی اور دانی جنالی ہندی از برہان و مؤید
 وہ عورت جو لڑکا جناوے یا کھلاوے اور پرورش کرے پہلو بفتح اول و ضم سوم ہند
 جسکو عربی میں جنب کہتے ہیں اور کنایہ فائدہ و نفع سے از برہان یعنی دونوں طرف سینہ و شکم
 از غیث بمعنی سخت نزدیکی راسہا و چپا شکم مردم از مؤید اقوال ظاہر اس جگہ پہلو سے
 مراد اندام نہانی ہر لہا حرف شرط اور پنجہ حروف جازمیہ نافیہ استغراقیہ کے معنی ہر گاہ ہر
 از غیث مرکب ہر لم اور ما سے اور واقع ہوتا ہو فعل پر اور بجائے لم بھی آتا ہے از صراح
 رات واحد مونث غائب ماضی معروض مانوڈرے سے کہ معنی دیکھنا دل سے یا فو
 رویت بالضم سے اور رویت اگر معنی دیدن چشم ہو تو متعدی بیک مفعول ہوگا اور اگر کنی
 و انستن ہو تو متعدی بدو مفعول ہوگا از صراح پس طرف مضاف بمعنی درمیان از صراح
 یدری بمعنی دونوں ہاتھ مضاف الیہ یدی اصل میں یدین تھا بوجہ قاعدہ علم نحو کے کہ دونوں
 نشینہ و جمع کا حالت اضافت میں گرتا ہوں دون یدین کا ساقط ہو گیا قولہ بین یدی
 یعنی برابر و مقابل لعل و زوج عربی شوبہ و شوقے فارسی ابوشفقہ ترکی خاوند ہندی
 شقی بمعنی چیز اشتیاب جمع یا اسم جمع از منتخب و صراح ارحی صیفہ اسم تفضیل بمعنی تہا
 سست مشتق رخو بفتح و بالکسر سے کہ رخو و رخوة و رخا و رخاوت مصدر ہیں باب
 سمع یسمع سے بمعنی سست شدن از صراح شفت عربی لب فارسی لب سے فارسی انگری
 ہونٹہ ہندی او شفقہ سنسکرت از سالہ حکیم عبد اللہ یہ صما تخم صیفہ اسم فاعل بمعنی روزہ دار

صوم اسکا مصدر باب نصر میفرست از صراح میریت بفتح اول و کسر یاء تخیانی مشد و بمعنی مرده
 اور بعضے کہتے ہیں کہ بکون یا وہ شخص جو مرده ہو اور تشدید یا جو شخص کہ قریب الموت ہو اور منتخب
 اسما بمعنی ما والا کلمہ صحر کا ہے رقصہ بالضم و سحر بالکسر و عودہ بالفتح عربی افسون جاد و فاسی
 اریاق ترکی منتر ہندی از غیاث و منتخب جادوگر کو فارسی میں جوزن بھی کہتے ہیں کیونکہ بعضے
 جادو گردوں کا معمول ہے کہ جو پرافسون پڑھکر مارتے ہیں از بران ناکم صیغہ اسم فاعل نوم
 جو مصدر ہے باب نصر میفرست از صراح نوم بالفتح و رقود و سحرج بالضم عربی خفتن و خوابیدن و خوا
 فارسی سونا ہندی از منتخب قولہ لمارات آہ صاحب خیابان سن قلعہ کی شرح میں قول خان آہ زکو
 نقل کرتا ہے کہ رات صیغہ ثنوت غائب اور میں یدری بعلما باضافت یدری جانب جعل اور شیا بجا
 شیخا اور کارشی بکاف تشبیہ صیغہ اسم تفضیل اضافت اسکی طرف شفعۃ الصائم کے اور معہ
 بجائے معا جاننا چاہیے اور بجائے تقول کے اگر قالت ہو تو مقابلہ ساتھ رات کے درست ہوتا ہے
 اس شرح کے جو کچھ پہلے لکھا ہے معنی میں یا غلط ہو جیسا کہ شارح فاضل نے کہا ہے اور بعضے شارحین
 یہ نسخہ قبول کیا ہے کہ لمارایت میں یدری بعلما شیخا کارخی شفعۃ الصائم اور تکلف اس نسخہ کا
 ظاہر انتہی اقول خان صاحب نے جو لفظ رات کو لفظاً و معنی صیغہ ماضی سمجھ کر اس کے مقابلہ میں
 بجائے تقول کے قالت کو درست ٹھہرایا ہے غلط فہمی انکی ہے دو وجہ سے ایک یہ کہ ہر گاہ لفظ رات
 بعد لیا حرف شرط کے واقع ہوا تو بموجب قاعدہ علم ہو کہ اگر صیغہ ماضی بعد حرف شرط واقع ہوئے تو
 بمعنی مضارع ہو جاوے گا رات کو معنی صیغہ مضارع کہا جائیے اسکے مقابلہ میں تقول مناسب و درست
 یہ قطعہ بحر مل نسیم جنون مخدوم ہے فاعلاتن فعلاتن فعلاتن کے وزن پر اور قالت کہنے کی صورت
 میں تقطیع مصرع ثالث کی یوں ہوتی ہے قالت بذامع موسیٰ فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن فعلاتن کے مقابلہ
 میں صرف ہوتا ہے لکن رہ جاتا ہے بخلاف تقول کہ تمام مصرع موزون ہے مقابلہ میں است آتا ہے تفصیل تمام قطعہ کی ہے

| | | | | | |
|---------|----------|--------|------------|---------|--------|
| لما رات | بین یدری | بعلما | شیخا کارخی | شفعت | صائم |
| فاعلاتن | فعلاتن | فعلاتن | فعلاتن | فعلاتن | فعلاتن |
| تقول | ذامع ہو | میت | وارن مژ | رقیت لن | ناکمی |

کمال غیرت ایسے علامہ وحید العصر صاحب دیوان ہے کہ بجائے تقول کے قالت کہ

جائز رکھا حال نیکہ کوئی شاعر علم عروض کا ماہر اسکو روانہ رکھیکا الغرض نقول کی صحت اور قائلت کی غلطی میں
اصلاً جاسخن نہیں اور کاخان آرزو کی صریح خطاب پر جو ظاہر اوقات تحریر کے اکتو تقطیع کا خیال نہ والا ایسی غلطی
فاحش نفرانے زن بیانش گذشت پر و آغوش و کنار فارسی ختن بالکسر عربی گو و ہندی ہر دو فتنہ بیان کیا
آگہ زما میر پہلی حکایت میں تحریر عصا و منہات بکسریم عسری پادہ بیاد فارسی و وال ہملہ بروزن سادہ و
چوبہشتی و چوبہ فارسی لاشعری ہندی از نفاٹس مشابہ عضو تناسل سے از غیاث قول کہ کیش عصا بر خیز و آتو
کیش میں ضمیر منقول روح بفرہ میر عصا فاصل خیزہ کا اور عصا سے مراد اس جگہ عضو تناسل جو حاصل مطلب
اس قطعہ کا یہ کہ مرد پر ضعیف القوت کی آغوش سے زن پر شہوت بے جمعیت خاطر ناراض اٹھے تو سامان
جدائی میاں نواح آفت واسطے فراق کے برپا کرے واقعی سیر فرتوت کے ساتھ جوان جو رت کا منہ عقد پڑنا
آفت آسمانی سر سر باعث پریشانی و خانہ ویرانی ہو جوانی کی شہوت کا حال ظاہر ہو مستور نہیں اسی لیے بے جو
شادی کرنا و ستور نہیں چنانچہ یہ قول مشہور ہو عورت نہ تخت چاہتی ہو نہ بخت مگر چاہتی ہو کیر سخت تر جمہ
وہ بڈھا کنے لگا اسی طور پر میں نے اسکو بہت سمجھایا اور یہ خیال آیا کہ دل اسکا میر سے دام الفت میں پیا
تقریر ہونا گاہ ایک آہ سرد دل پر درو سے کھینچی اور یہ بات کہ اتنی فشنائی جو تو نے کی وہ میری عقل کی تراژدی
اُس ایک سخن کا پانسنگ نہیں جو ایک وقت میں نے اپنی وائی جنائی سے سنا کہ زن جوان کے پہلو میں اگر تر
پیشے بہتر نہ ہو یہ کہ مرد پر بیٹھے قطعہ دیکھا مشہور کا کسی عورت نے چست مثل لب صائم جو ذکر کیا یہ
نفسہ نہیں بچان ہو سچو کہ تا نہیں مردہ پر اثر نہ ماعنی بے راضی ہوئے اٹھے جو بہت عورت بہر پار کے
سو فتنہ و جنگ آفت و جنبش ہو نہ کر سکے جگہ سے اپنی االابصا اٹھنے نہ اسکا آلت بی فی الحکمہ امکا
مواقتت نہ و ہمار قوت اسخا سب چون مدت عدت نہ آمد
عقد نکاح حسن بستند یا جواب نے شد ترش رو بے تہمت بد خو
جو رو ہمار کشت بد سے و زنج و عناد دیدے و شکر نعمت حق بخان
نفسہ اخیر بند کہ آزان عذاب الہی برہیدم و بدین لغیم شہر بستند
ہمیشہ با اسنہ جو رو مند خوئی ہزارت بکشم کہ خوب روئی و کلمہ بالو
مرا شوخشن آند ز عذاب ہ کہ شدن باو کرنے در شست
لو سے پیار از دہن خوب رو سے بیہ حقیقت کہ گل از

دست ز رشت قطعه رو سے ز سیا و جامه و سیا عرق و عود
 و رنگ و پوسے و پوسے و اینمہ زینت زنان باشد و مرد را
 کیر و خایہ زینت پس و اسکان بانش گذشت موافقت یعنی با خود
 اتفاق رکھنا مدت عدت ایام حیض اور ایام طلاق عورتوں کے کتب فقہ میں ایام عدت
 اول عورتوں کے جسکے شوہر نے طلاق دیا ہو تین حیض یا تین مہینے ہیں اور جب کا شوہر مر گیا
 چار مہینے دس روز ہیں اور اگر حاملہ ہو تو تا وضع حمل ہی اور جب تک ایام عدت منقضی نہ ہوں
 نکاح دوسرے مرد کے ساتھ ناجائز و حرام ہے اقول اس جگہ مراد ایام عدت سے تین مہینے
 یا تین حیض ہیں قولہ بمفارقت انجاء اقول یعنی نوبت بخلع پہنچی اور خلع بضم خاء
 معجز طلاق لینا عورت کا بعض بخش دینے مرد کا ہیں کے یا ساتھ دینے دوسرے مال
 شد یعنی تیز و غضبناک و خشکین و رشت و توانا و فرہ از زبان محمد مصروف فارسی عربی
 بالفتح عربی از منتخب جو شخص ناک بھون چھائے رہے از غیاث عربی بالفتح عربی و ہونا
 اور ترش روی کرنا مصدر باب ضرب یضرب سے از صراح محمد مصروف فارسی فقیر و فلس
 عربی فلاش ترک از غیاث لفظ فلاش کو صاحب منتخب فارسی اور صاحب مؤلف الفضل
 عربی اور صاحب صراح ترک لکھتا ہے عناء بالفتح رنج و شقت از منتخب و کشف بالفتح الممد
 رنج و کھنا مصدر باب سمع یسمع سے از صراح و لغت عناء اس بالفتح شکنجہ از کشف
 و مؤید و صراح شکنجہ کرنا از منتخب صاحب صراح تعذیب یعنی شکنجہ کرنا لکھتا ہے الیہ در دنیا
 از غیاث رسیدن فارسی نجات عربی چھوٹنا ہندی لغت و راحت عربی آرام و آسائش
 و ناز فارسی چین ہندی اور لغت بہشت کو بھی کہتے ہیں از غیاث قولہ لغت مقیم اس سے
 مراد آسائش و کمی ہونا زینت گذشت قولہ خوب روی اقول خوب رویہ لفظ کہ کبھی خوب اور
 رو سے اور خوب یعنی محکم و استوار کہی یا ہر زبان اور رو سے بضم راہ و معروف یعنی طاقتی
 آیا ہوا کشف جہانگیری پس خوب روی سے مراد اس جگہ قوی الباہہ ہر قولہ از عذاب اقول اس جگہ عذاب
 مراد جہنم ہے چنانچہ مصرع ثانی میں مقابل اسکے لفظ بہشت آیا ہے یا یہ کہ سوختن یعنی رنج و مصیبت پر دشمن ہونا
 جیسا کہ صاحب بیان لفظ بخوتہ کے بیان میں لکھتا ہے اور مطلب اس بیت کا یہ ہے کہ تیرے

ساتھ بسبب قوت و صلابت کے جو چھوٹو لطیف زندگانی حاصل ہو جنہم میں جانا اور
 ورخ شکنجہ جو رجحان اٹھانا قبول ہو دوسرے کے ساتھ جو ضعیف القوی ہو بسبب عدم حصول
 حظ نفسانی بہشت میں جانا یا راحت و آسائش لباس و طعام نفیس یا نامنظور زمین و
 بیائش گدشت و سیا بیان اسکا اور گدرا عرق بفتختین غمی کینہ پینا آدمی اور سار حیوان کا
 اور کبھی ترشح جو مسام غمیر حیوان سے ہو اسکو بھی عرق کہتے ہیں جیسے ترشح کوزہ وغیرہ کا آؤب
 گلاب کے پھول کو بھی عرق کہتے ہیں چنانچہ آب عرق کنایہ ہو گلاب سے از نوید بخشش جو صحبت
 محبت کے ہو از کشف عطا کرنا از روئے مودت کے یہ مصدر امر باب سمع لسمع سے اور پینا
 جو مشقت یا دیا سے آدھ از صراح عسرق و عود آہ صاحب شکرستان بجائے عرق کے
 صندل لکنتا ہی ہو پس در بہشت بیان کا اور گدرا کیر بالکسر و لنگر فروزہ تینوں
 بالفتح و جبر و جاک و قول تینوں بالضم فارسی ایروذ کر و قضیب عربی لنگ بالکسر و سنیشہ
 سنسکرت ریشیس انگریزی آلت و ڈنڈ ہندی از برٹان وغیرہ خایہ و کند و کند و گن تینوں
 بالضم فارسی خصیہ عربی اندھا و پلڈ ہندی انڈ سنسکرت شٹیکل انگریزی قولہ اینجہ زینت
 زنان یا شہزادہ قول صاحب خیابان و شکرستان فاضل مشرقی نے حسب معمول کہ
 جس نظم یا شعر کے مطلب میں اندک اشکال کیجھا اسکو بحال خود چھوڑ دیا اس مصرع کی شرح بھی
 قلم انداز کی اور شائع ہو وری و شکرستان نے چوتھے مصرع کی شرح لکھی جسکی کو حاجت تھی تفصیل
 اس بیان کی یہ کہ واسطے زیبا پیش ہر کہ منہ پر گلگونہ ملنا یا پیشانی کو انشان کرنا اور لباس
 دیا و حیرت پینا اور جسم میں رنگ و بو سے ذاتی یا عرضی کا ہونا یہ سب تو زینت عورتوں کی ہر
 لیکن عرق و عود اور ہوس اس میں چیز کو زینت کہتا بطا ہر اشکال معلوم ہوتا ہو مولفہ کے
 نزدیکی مراد عرق سے پھولوں کا مار یا شرم و حیا ہو اور عود سے کپڑوں کا لباسا اور ہوس سے
 ناز و کرشمہ جو باعث پہچان عشق ہو تو اشکال دفع اور مطلب تکلف حاصل ہوتا ہو ہر جہہ
 القصہ مرد پیر کی سستی و ناتوانی عورت کی چستی و جوش جوانی کے سبب باخود موافقت ناممکن
 نسبت فلاح و طلاق کی پہنچی جب ایام عدت کے منقضی ہوئے تو اس عورت کا نکاح باندھا گیا ایک
 جوان کے ساتھ کہ خشکیں ترش و تھما مفسد و مہنگو تھا طرح کے ظلم و سختی سستی و غم دیکھتی رہتی

ساتھ اس کے شکر نعمت پروردگار یوں کہتی کہ لہذا محمد بن چھوٹی رنج کے شکنجے سے یعنی مرد پیر کے پیچھے سے گویا جلتے جی بہشت میں داخل ہوئی اب میرے دل کی میز و حاصل ہوئی بدیت تم کو مجھ سے ستم کیا کرے تو نہ میں صدقے ترے کہ تو ہی مہر و چھوٹے جھکوترے ساتھ ہو دو رخ بہشت بخیر کے ہمراہ جان پیشل نارہ منہ سے ہی مرد کے بھلی بوبے پایزہ ماتھ سے بد رو کے ہر گل مثل خارہ قطعہ چاند سا منہ گل و لباس رنگ و بو غمزہ اور ناز و ادا یہ تو سب عورتوں کی زینت ہے سوختی کیر مردوں کو زینت

پیسری حکایت

مہمان پیر کے پودم در دیار بکر کہ مال فراوان داشت و فرزندے خوب و شے حکایت کرد کہ مراد عمر خویش سزا میں فرزند بنو وہ بہت درختے درین وادی زیارت گاہ است کہ ہر دمان ساجت خواستن آنجا روند شبہا دریا ہے آن درخت جدا نالیدہ ام تا مرا این فرزند شہیدہ بہت شنیدم کہ بسیار فیتقان آہستہ میگفت چہ بودے اگر من آن درخت را دیدم کہ گشت تا دجا کردے ویدرم مردے خواہ شادی کیاں کہ فرزندم غفل است و لیس طعنہ زنان کہ دیدرم فروت ست قطعہ سالہا بکر تو بکند رو کہ گذر بہکینی سوئے تربت بدرت تا تو سچا ہے پدر چہ کہ وکی خیرہ تا بہان چشم واری از لیسر ست تا دیار بالکسر و زاد بوم قارتی و لیس و مولد عربی دیس ہندی از نفائس یہ جمع ہر داری کہ معنی خانہ ہی مجازا بمعنی ملک و ہما و لیس از غیاث قولہ در دیار بکر صاحب خیابان بجائے بکر کے بک لکھتا ہو اور بکر نام ایک قبیلہ کا ہو از منتخب وہ بکر جسکے نام سے قبیلہ منسوب و مشہور ہے بیٹا وائل کا تھا از لیس اور بک بالفتح نام ایک شہر کا ہو ماوراء النہر میں از برمان اقول لفظ دیار کی اضافة ہے دونوں صحیح و درست معلوم ہوتا ہے یعنی اُس شہر کی حوالی میں وہ پیر رہتا تھا یا جان اور دیا قبیلہ بک کی ہر دمان مسکن اس پیر کا تھا وادی معنی صحرائے مطلق از غیاث جاکشا

در میان کوہستان کے ازمنتخب اہ و در میان دو پہاڑ کے اور یہ اسکی جمع خلافت قیاس از صراح فارسی
 میں یعنی صحرا و بیابان سے محل از بران یا کے یعنی قدم اور یعنی زیر مٹی سے مثل جیسے پائے کوہ و پائے حصا
 و پائے دیوار و پائے درخت اور مثال اس کے از بران قولہ خدا اقول یعنی بدرگاہ خدا قولہ انالہ
 یعنی میں نے رو رو کر دعا کی ہے قولہ سالما بر تو اہ اقول ظاہر یہ قطعہ مقولہ شیخ مرحوم کا اس پر
 جواب میں معلوم ہوتا ہے اور دوسرے مصرع میں جو پدرت اور چوتھے مصرع میں بہت واقع ہوتا تو فانی کو
 تائے خطاب نہ سمجھا چاہیے بلکہ تا بمعنی خود ہی یعنی پدر خود و پس خود مراد ہے قبیلہ بکہ میں اکابر میر
 گھر یہ فقیر عمان تھا جس کے ایک ہی بیٹا اور مال و زر فراوان تھا ایک شب بسبیل تذکرہ کہنے لگا کہ میر
 تمام عمر میں سو اسے اس فرزند کے دوسرا کوئی دلہند پیدا نہیں ہوا حال اسکی پیدائش کا یہ کہ اس نواسے
 بیابان میں اکبر رخت زیارت گاہ ہے حاجت مند فوجندی جمہر رات کو وہاں جاتے ہیں دل کی مراد میں پائے
 اکثر اتوں کو اس درخت کے نیچے خدا کی درگاہ میں میں نے بگریہ و زاری دعا کیا تب مجھ پر الہ عواست نے
 مجھ کو یہ فرزند عطا کیا ایک بار میں نے اپنے گاونڈ سننا کہ وہ اپنے ہم سنوں سے چپکے چپکے کہتا تھا کیا
 خوب بات ہوئی اگر میں بتاؤں درخت کا پاتا تو وہاں جا کر دعا کر تا کہ میرا باب مرجانا سبحان اللہ کیا
 تماشہ ہو کہ باپ اس بات کی خوشی کرتا ہو کہ میرا بیٹا عاقل و فرزانه ہو اور وہ فرزند تاسعا و ثمن طوعہ
 کہ میرا باب بے عقل و دیوانہ ہو میں نے سننا کہ کما قطعہ برسوں ہی گزرے پر کبھی تو نے باب کی
 گور پر گزرنے کیا جب پدر کی نہ تو نے کی خدمت کیوں اس پر سے اسید ہی رکھتا؟ اقول مطلب
 اس حکایت کے ایراد سے یہ کہ لطف زندگانی دنیا کا منحصر ہر اہل و عیال اور کثرت زر و مال پر
 حال آنکہ وجود ان تینوں کا جان کا وبال ہے کیونکہ زن ہر وقت طالب وصال ہے اور فرزند ہمیشہ
 مرگ پدر و خوان مال ہے اور زر و مال اندوختہ بسبب صرف نہ کیے جانے راہ خدا میں قیامت کے دن
 باعث انواع عذاب و ربط اعمال ہے پس دل لگانا عیال و اطفال سے نہ چاہیے کہ اپنے اسید و قاصد
 نہیں بلکہ خالق حقیقی سے لازم کہ وہ ایک لحظہ اپنے مخلوق کی حراست و خبر گیری سے غافل نہیں

چوتھی حکایت

روز کے بغور جوانی سخت راندہ بودم و شبانکہ پائے کو پہنست
 ماندہ پیر مردے ضعیف از پس کاروان ہے آمد گفت چہ خبی کہ

نه جاسے خفتن است گفتن یون روم که نه پاسے رفتن است گفتن نشینی
که صاحب دلاں گفته اند رفتن و نشستن به که دویدن و نشستن قطعه
ایک مشرق منزلی مشتاب پند من کار بند و صبر آموزه اسب
تازی و و تک رو و بشتاب پند شتر آهسته صبر و در شتاب و روزگار
سخت بمعنی بسیار و فراوان و غائب و نهایت از بران را ندان تا کننا او چلانا
از مصدر رفیع بمعنی تاخیر و سرعت دیدن از فاضل مشرقی قول به پاسے کو به
بعض نسخه میں بجاسے کو به می آورده و سپه فارسی بخدیو عربی بهیله بهندی از نفس
و بران و منتخب له رفتن و نشستن قول یعنی دوم لیتے اور آٹھتے پند من کو نشستن و قول دوم
معنی دوڑنا و نشستن بمعنی شکستن بران میں آگیا و مطالبہ کہ دوڑا دوڑ چلنا اور عاجز و نا
پرو که پیشتر بهنا کار بند شدن کنایه هر اطاعت و فرمان برداری کنایه از بران قول به صبر آموز
یعنی آهسته خرام اسب تازی بیان شکر گذشت به تک بجای تازی و فارسی دونوں در
معنی دوڑنا از بران بجای تازی خطای از سراج ترجمه ایکوز تخفیف گھمنے میں دوڑا دوڑ چلانا
رات کو ایک بیاضی کے نیچے سخت مانده ہو کر سخت پڑا تھا اتفاقا ایک بوڑھا نا توان چھتب
کاروان چلا آتا تھا مجھے عاجز و درمانده دیکھ کر کہنے لگا کیا یہ تو ابھی یہ مقام خطرناک جاسے تو
نہیں میں نے کہا کیونکہ چلوں کہ مجھے مانگی ہے اب چلنے کی تاب نہیں آسکتی کہ اگر نہیں جسنانے
کہ اول دل گھنے میں آگئے چلتا بہتر کہ منزل میں پہنچ کر چھین و آرام پونہ دوڑنا اور شام سے رات
میں درمانده و پائساستہ رہ جانا کہ طامیون کے ناتھ سے کام تمام ہو قطعہ کہ پہنچا تو چو کہ کس
پونہ چلایاں پیدیری بات تازی سرپ چیدگا دوسری بار پونہ آہستہ چلتا ہوا دیکھا

یا پچوین حکایت

جوانے حبیب لطیف و خندان و شیرین زبان و حلقہ شیرین
نور کہ در ویش از ہیچ نوعی غم نماند سستی و لب از خندہ فراہم
روزگار کے برآمد کہ اتفاق ملاقات منقلا و بغداد از وید من
کہ زن خواستہ و فرزند خواستہ و بیچ نشاطش بریدہ و کل ہوش

شمریدہ پر سید پیش چکونہ چہ حالت ست گفت تا کو وکلن بیا وروم
 وگر کو وکلن بیا وروم شمریدہ تا و الصدا والشذب غیر ہستی و کفی بتغیر الزمان
 نذر ترا بہ حست بمعنی جلد و حالاک اور جو چیز کہ نیک و نازک و زیبا ہو از بران کہوید
 لطیف بیا نش گذشت خندان فارسی بستم و ضحک عربی ہنسکہ ہندی از
 نفائس و منتخب اقول بمعنی خوش طبع بھی ہو سکتا ہے جسکو عربی میں مزاج اور ہندی میں
 ہنسور کہتے ہیں حلقہ و عشرت و فراہم بیا نش گذشت شمریدہ و پرمردہ بکسر اقل
 و را قرشت بمعنی غمناک و اندوہین و افسردہ گردیدہ و بے رونق شدہ از بران بالکسر
 و بالفتح دونوں صحیح از سراج اللغات و غیاث رد بخشکی آوردہ از مویہ قولہ زن خواستہ
 یعنی نکاح کیا خواستہ میں و حبتن بمعنی اشکنا از مصدر فوض قولہ فرزند خواستہ
 یعنی لڑکے پیدا ہوئے بعض نسخہ میں فرزندان خواستہ ہر دونوں صحیح قولہ تا کو وکلن
 بیا وروم اقول اس جگہ لفظ تا واسطے ابتدائے زمانے کے ہے جسے اس مصرعہ میں برج
 تا عشق تو در سینہ مکان کرد کر اچاپس بمعنی اس فقرہ کے یہ ہونگے کہ جب سے میں صبا
 اولاد ہوا قولہ وگر کو وکلن بیا وروم اقول کو وکلن سے مراد نشاط و انبساط اور عیش عشرت
 و بے غمی و خندیدگی اور چستی و حالاک ہی اور یہ حالات سو آیام طفلی کے ایام جوانی و پیری میں
 خصوصاً جبکہ تعلق آل و عیال ہو فحال ہی چنانچہ حکایت سابق کی ذیل میں لکھا گیا اور حق
 تو یوں ہے کہ جب لڑکے پیدا ہوئے تو ساری خوشی و خوشی و خرمی والد کی اولاد کی طرف منتقل
 و ساری ہو جاتی ہے پس معنی وگر کو وکلن بیا وروم کے یہ کہ پھر میں نے خوشی نہ کی یعنی مجھکو سرور
 و خوشحالی نصیب نہ ہوئی ما و ا بیا نش گذشت صبا بکسر کو وکلن و طفلی از مویہ و منتخب
 و صراح و لغت صبو شیب بیا نش گذشت فاعل مقدم غیر کا لبتہ بکسر لام و فتح یم شد
 وہ بال عجبنا گوش سے گذرا ہوا و منتخب کفی صیغہ ماضی باب ضرب یضرب سے مصدر
 کفایت ہے بمعنی کافی و بس ہونا از صراح و غیاث قولہ بتغیر الزمان اقول بتغیر میں ما
 زائدہ ہے اور تغیر الزمان فاعل کفی کا نذر ہے بمعنی ترسانندہ منصوب ہر از رو سے تغیر کے
 قولہ ما و الصدا و الشیب آہ یہ شعر نسخوں میں مختلف واقع ہوا ہے شکرستان میں مصرع او

اس طرح ہر پیر زمان الصبا قد تم والشیب غیرتی اور اکثر نسخوں میں ماضی زمان الصبا والشیب غیرتی
 اور مصرعہ ثانی میں نظیر انطاکیہ مجھے معنی مثال ہر اور بعض شارحین نے یہ لکھا ہے کہ زمان الصبا قد تم
 والشیب جاری ہو و صارت بخیر الزمان نظیر الیغنی تحقیق کہ زمانہ طفلی کا تمام ہوا اور پیر سے جسم میں ٹھہرا یا
 آیا یعنی صفت و ناتوانی دامن گیر ہوئی اور واسطے تغیر زمانہ کے یہ حالت نظیر بولی اور بعض نسخہ میں معنی
 زمان الصبا والشیب تفسیر ہے یعنی ایام طفلی کے نشاط کا زمانہ آخر ہوا اور پیری نے مجھ کو تمام بیا اور زمانہ
 آرزو نے بعد ذکر بعض اختلافات کے لکھا ہے کہ موافق سب نسخوں کے زمانہ شباب ایام طفلی میں داخل ہے
 اسی واسطے بعد طفلی کے ذکر پیری کا کیا اقول نسخوں میں جو اختلاف واقع ہو وہ صرف اختلاف
 لفظی ہے معنی میں کبھی طرح کا خلل پیدا نہیں لیکن ایام جوانی کو ایام طفلی میں شامل سمجھنا بیجا ہے کیونکہ جب
 ہر لمحہ و چشم زدن میں زمانہ کا حال متغیر ہو جاتا ہے تو تنظر تخالف حالات کے آج کا دن روز گذشتہ
 میں داخل نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ حالات سالہائے دراز بالکل ایام جوانی کے حالات ایام طفلی میں شامل
 ہو جائیں اور اگر شمول باعتبار اخصیت زمانہ ہو تو چھ دن ایام پیری سے گذرے وہ بھی ایام طفلی
 جوانی میں شامل ہوئے پھر از روئے تفریق کے ایام طفلی و جوانی ایک طرف اور ایام پیری ایک طرف
 ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی مولف کے نزدیک بعد طفلی کے ذکر پیری کا یا بنظر ایتدا و انتہا کہ
 کہ اول باخبر نسبتے دارد یا مراد طفلی سے ایام فرحت و مسرت اور مراد پیری سے ایام رنج و مصیبت
 لا محذورم جوانی پر سر کچ مسرت و یاب این جوانی را کہ کہ کس ہرگز نہ بیند دوبارہ زندگانی ناخامدہ
 پشت زان کہ روز سپران جہان ندیدہ ہا کہ اندر خاک میجو بیند کم کردہ جوانے را سر چہ
 ایک جوان بہت چست و چالاک ہوشیار بڑا خوش طبع ہنسور شیرین گفتار ہماری مجلس
 و عشرت میں انیس و جلیس تھا اسکا دل رنج و غم سے محفوظ کبھی دزد و مند نہ ہوتا بہت خوش و منتظر
 کہ لب بچھنے سے کبھی بند نہ تا اتفاقاً چند ملاقات ہوتی ایک روز دیکھا کہ معلوم ہوا کہ اس نے بیاہ
 لڑکے بالے ہوئے آنکی تیمارداری و فکر پر درشتی نے تباہ کیا نہال اس کے نشاط کے
 جڑ سے کٹے گل رخسار مر جھائے گرد و غبار سے اٹے پوچھا کیونکر گذرتی ہے تیرا کیا
 حال ہے کہنے لگا جب سے لڑکے پیدا ہوئے صورت خوشی کی نہ دیکھی اب زندگی دباں ہے
 شعر گئی طفلی جوانی پیری نے بدلان زمانہ کو تغیر دہر کا کافی ہے عالم کے ڈرائے کو بدینیت

چون پیر شدی ز کودکی دست بدار بازی و طرافت بچوانان بگزار
 تشنوی طرب نوجوان ز پیر مجوسے کہ دگر ناید آب رفته بجوسے نزع
 چون رسید وقت درویش خزانہ جان کہ سترہ توہ قطعہ دور جوانی
 تشد از دست من آہ و دروغ اثر من دل فروز قوت سرخ
 شیریں برفت پراضہ اکنون بہ شیرے جو یوز قطعہ سیرے
 موئے سید کردہ بود و بگلشن اسی ماگ ویرتہ روزہ سوتے
 بہ تابیس سید کردہ کسر راست خواہ شدن اتن قشیت کوزہ بازی
 بمعنی لہو و لعب از کشف طرافت خوش طبعی از غیاث نیا ہونا از مہدی ز کھنہ
 سید رباب کرم کرم سے اور طریف بعضی زیرک ظرافت بالضم و ظرافت بالکسر و طرافت بالضم
 جمع طرافت کی از صراح طرب بیانش گذشت قولہ طرب نوجوان ز پیر مجوسے ہا محل طلب
 اس مصرع کا یہ ہو کہ قوت و زور جسمانی ایام جوانی کی کہ یو یا فیو ما فانی اور روزوال ہی بدن میں کہ
 روز بروز کی ناتوانی سے زندگانی موت کی نشانی ہونا محال ہو جسے بالضم روان ہونا مانی کا
 اور مثل اسکے اور جانا گھوڑے کا از کشف جو سے وارفاء و از غاب وارفاء و رود و کاریر
 و آب را بہ فارسی جدول عربی جدول جمع نالی ہندی از نقائس قولہ کہ دگر ناید آب رفته بجوسے
 اقول صاحب غیاث لکھتا ہے کہ آب رفته در جو سے آمدن کنایہ ہو بعد زوال نعمت از سرلو
 کا میاب ہونے سے پس یا بمعنی مطالب اس مصرع کا یہ ہوگا کہ بعد زوال دولت و اقبال
 جوانی کے عالم پیری میں از سر نو فرصت و نشاط و سرور و انبساط ایام شباب کا آنا محال ہو چنانچہ
 لیکن الشباب لہو و آرزو سے ناممکن کے مقام میں شغل ہو اور اس مصرعہ میں لفظ جو سے کو اگر بھو
 دریا سے دریا میں تو مصرع کے دو معنی ہونگے ایک یہ کہ جو پانی دریا میں گیا وہ دریا سے بھر
 نہیں آتا و دوسرے یہ کہ جو پانی دریا سے نکل گیا وہ پھر دریا میں نہیں جاتا اور اگر لفظ جو سے
 بمعنی نالی کہیں جو کہیت کے سمجھنے کے واسطے متصل چاہے یا تالاب کے بنا کر اسکے ذریعہ سے
 کہیت میں پانی اچاتے ہیں جسکو محاورہ دیہات میں برہا کہتے ہیں تو معنی یہ ہونگے کہ نالی کی
 راہ سے جو پانی کہیت میں جاتا ہو وہ پانی کہیت سے پھر نالی میں نہیں آسکتا بلکہ

کہ زمین نالی کی بلند اور کھیت کی پست ہوتی ہو اور پانی پستی سے بلندی کو نہیں جاسکتا پھر رخ
 بمعنی کھیت اور زراعت از غیاث زرع جمع اور معنی بونا اور آگاہ کہ مصدر جو با فتح
 یفتح سے قولہ تعالیٰ انتم تزرعونہ ام نحن الزارعون از صراح ورو قطع کرنا زراعت کا زرع بران
 و غیاث قولہ نخرامہ اقول بمعنی لغوی خرابیدن کے بران قاطع بین راہ چلنا ساتھ تازو
 تکلف و زیبائی کے از مویذ الفضل و کشف اللغات میں ساتھ تکریم و تہنیر کے ہی لیکن اس
 جگہ کہ ساتھ لفظ زرع و در و اور سبزہ کے مستعمل ہوا ہی لینا ایجازاً بمعنی بالیدن مناسب
 فرسین یعنی زمین زمانہ و روزگار و وقت و عمدہ از غیاث و لغز و یعنی دل روشن
 کنندہ پشیر معروف جسکو دودھ سے بناتے ہیں یہ لفظ فارسی ہے عربی میں اسکو بین یعنی بضم
 اول و سکون ثانی کہتے ہیں کشف و غیاث یوثر بواو معروف فارسی نثر یفتح لون و لیسیم و
 فمد عربی نور و بضمین جمع نثر کی اور فمد و بضمین جمع فمد کی از صراح چیتا ہندی لفظ اول ہو کہ
 شکار کرنا اور کھانا پشیر کا بہت دوست رکھتا ہے از غیاث قولہ راضیم اکنون یعنی ضیت
 و قضا را شد قولہ پشیری جو یوز اقول بعض نسخہ میں بجا سے پشیری کے پشیرک اور بجا سے
 یوز بجا سے تبتانی کے یوز یا موجدہ ہی اور پشیرک و پشیرہ کو صاحب بران بمعنی گل نیا و فراموش
 اور موافق تحقیق صاحب غیاث نیلو فرد و قسم آفتابی و آفتابی رنگ آفتابی کا سرخ کہ وقت طلوع
 آفتاب شگفتہ ہوتا ہے جسکو ہندی میں گول بختین کہتے ہیں اور آفتابی و طرح کا ہوتا ہے ایک سفید
 محض دوسرا سفید مائل بکبودی یہ دونوں شام کو شگفتہ ہوتے ہیں یونانیوں کی ادویہ میں
 یہی پھول مستعمل اور بران میں یوز یا فتح و زار یوز زبور سیاہ جو کہ پھولوں پر چھتا ہے جسکو ہندی میں
 جھنور کہتے ہیں از روسے تحقیق کے معلوم ہوا کہ گول کے پھول پر جھنور یا عاشق ہی قبل از غروب آفتاب
 آسمین جا بچھتا ہے آفتاب کے غروب ہوتے ہی منہ گول کا بند ہوتا ہے اور جھنور اسکے اندر چھ سوتا ہے چنانچہ
 قبل از غروب آفتاب جو کوئی گول کا پھول پاوے تو قالیہ کہ کھولے میں جھنور اسکے اندر سے نکل آوے
 یاد آتا ہے کہ مولف نے ایک بار چشم خورد کیا ہے کہ میں رات نام زبور کریدہ پر اس پھول کو دھو دھا کر
 گول کے پھول کو عموماً مل دیوں تو زہر اسکا کافی الفور دفع ہو جاوے اس طرف مختار فاضل شریفی اور صاحب
 خیابان کا پشیر و یوز ہی لیکن مولف کے نزدیک پشیر یا پشیرک بمعنی گول کا پھول ہر اس سے کہ شہر ماہیت اور یوز

بمعنی چہ نور اسنا سب معلوم ہوتا ہے اور شایستگی حلقہ عشرت کی ساتھ کول کے اور شایستگی
 چالیس حلقہ عشرت کی ساتھ چھوڑے کے ظاہر خلاف پتیر اور چیتے کے کہ اسی کی سی طرح کی مشابہت
 ظاہر معلوم نہیں ہوتی پس معنی اس قلم کے یہ ہونگے کہ وہ ایام جوانی جو ہم مجلس اجاب میں
 بیٹھ کر عیش عشرت سے بسر کرتے تھے گزر گئے اور وہ زمانہ خوشی کا آخر ہوا قوت باقی نہ رہی
 اب آنسو سے ہی کہ جس طرح چھوڑا کول کے پھول میں جا کر بیٹھ رہتا اور وہیں سے شب بسر کرتا اورین
 بھی گوشہ کافیت میں بیٹھ رہتا اور زندگی چند روزہ بسر کر دن مالک بفتح میم دوم تصغیر میام
 کی بمعنی مادہ حب کو عربی میں والدہ اور ام کہتے ہیں ہر ان ومؤید و کشف اور صاحب غیبات لکھتا ہے
 کہ مالک میں کاف بمعنی تصغیر حقیقی و تصغیر تخریری نہیں بلکہ کاف ترجمہ ہے جیسے مالک میں ہر
 اور مخاطبات میں وقت ترجم کے دستور کو بھی کہتے ہیں اور صاحب رشیدی لکھتا ہے کہ یہ تصغیر
 مالکی ہر قول اگرچہ بقول صاحب غیبات مالک میں کاف ترجم ہو لیکن مضمون مصرع ثالث
 اور رابع مقتضی کاف تصغیر اور تخریری کا ہے اور اس جگہ مالک بمعنی مادہ حقیقی نہیں بلکہ معنی ما
 مجازی ہے چنانچہ دورہ میں زنان کن سالہ کو اکثر اشخاص عند الخاطیہ والدہ کہتے ہیں قولہ دینیہ
 روز یعنی پیر زال کن سال کیونکہ روز بمعنی روزگار بھی آیا ہے از بر ان مجلس ممد در ہی باب
 تفصیل سے بمعنی پوشیدہ رکھنا مکر و عیب کا کسی سے مادہ اسکا البس بالضم بمعنی پہننا جامہ کا
 باب سبع یسبع سے اور بالفتح بمعنی چھپانا کام کا کسی پر کہ عربی میں متعدی بہ علی واقع ہوتا ہے
 باب ضرب یضرب سے از صراح یہ لفظ بمعنی مکر و فریب مستقل سوجہ سے ہے کہ مکر و فریب آدمی اپنے ارادہ
 کو چھپاتا ہے از غیبات کو ز بالضم و و معرفت پوشیدہ و و تاشدہ کو کہتے ہیں خواہ پیری سے ہو
 خواہ دوسری علت سے از بر ان قاطع و غیبات اللفظاً ترجمہ بیست و چھ باب پیر ہوے
 تو کوئی سے کیا کام ہو بازی و ظرافت ہے جو انونکا کام مضموم ہے نہ جوانی کا پیری میں ہو مزا
 پانی دریا میں جو گیا نہ پھر اہ فصل جب پہنچے اسکا وقت درود نہ ہوں بالبدہ مثل سبزہ نوہ
 قطعہ دور جوانی کا گیا ماتم سے پڑا خوشی کا نہ زمانہ ہو و وہ خواہش غزلت ہو یہ ہو کر
 چھوڑا کول میں رہے جس طرح سو قطعہ ایک ضعیفہ نے کیا تھا خطاب میں ہے کہ
 اس سے کہ کیا کیا بال بال تو کالے کیے مجلس سے بوسیدہ ہی ہوئی پر تری پشت در

و رفتے بھیل جوانی بانگ ہرماں و مژدہ اتر رہے بکلیہ بنشست و گریان
 ہمیکشت مگر خرومی فرا بوش کردی کہ دشتی میکنی قطعہ چہ خوش
 گفت ز اسے بفرزند خویش پوچھو پیش پانکس افکارن و پیل تن
 گر از عہد خرویت یاد آید سے کہ پیاچارہ بودے در آغوش سر ہر
 نگر و سے دین رو نہ بہرین چہ فایہ کہ تو شیر مروی و من پیر زن ہر بانک
 نون کنایہ ہی باز کہنے اور کسیکو اپنے آسے سے دور کرنے سے انہر بان نال
 و پار و پاروب و پیر زن فارسی شیخہ و مجوز و شیرہ و خعیفہ عربی پھیب ہندی ملنگ افکارن
 کنایہ ہی بہ اور و لاور و زور اور سے پیل تن منجہ القاب رستم و ستان کے ہر اور کو پوچھو
 بھی کہنے ہن انہر بان شیر مروی و کنایہ مردم و لیر و شجاع سے اور با صلااح ارباب ملکہ و شرف
 جو عالم ملکوت و جبروت ہن سرد و گرم مجاہدات کا گھنپے ہوئے اور مسافرت عالم لاہوت ہن
 تلخ و ترش ریاضات کا چکے ہوئے اور خط نفس سے فارغ اور ذکر خدا سے مانوس ہن
 اور بلاؤن سے لذت پائی ہو اور دونوں جہان کی نعمتون سے نصرت اختیار کی ہو انہر بان
 و مود قولہ و رفتے بھیل جوانی آہ اقول فائدہ اس حکایت کے ایراد سے یہ کہ والدین کی تعلیم و تکریم
 اور خدمت گاری یعنی صحت میں تیار داری اور علالت میں پیار داری فرزندوں پر واجب ہے
 حتی کہ والدین اگر نفوذ باللہ کا فرو مشرک ہوں تو بھی بارسہ شتا سے کفر و شرک و امور زنی عنہ کے
 ارتحال جملہ امور لازم حقوق اُنکے وجہ خسران دنیا و آخرت ہر او اسے حقوق اُنکے باعث
 نجات و دخول جنت ہی چنانچہ کتاب عدۃ الداعی کے باب دوم میں چار احادیث منقول ہن
 اولاً حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ سترت ہو اکرام والدین کا خصوصاً والدہ کا
 ثانیاً حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ افضل اعمال نماز پویمہ ہے جو بروقت ادا ہو اور خدمت
 والدین کی اور جوافی سبیل اللہ اس حدیث سے ظاہر کہ اس جناب نے بعد نماز فریضہ کے کمر
 والدین کو جہاد پر قدم ذکر کیا ثالثاً مروی ہے کہ حضرت موسیٰ علی نبینا و علیہ السلام کے
 ایک بار حالت مناجات میں یہین بصیرت دیکھا کہ ایک شخص زیر پایہ عرش کمر انہر بان شوق

منقہ سرت سے ازراہ غبطہ پلچا تا اسکے قرب و منزلت کے عرض کیا کہ خداوند اکس سبب سے
تو نے اس شخص کو اس مرتبہ پر پہنچایا جناب رب العزت کا ارشاد ہوا کہ یہ اپنے والدین کا طاعت گزار تھا
اور راہ نجات چھنی سے پہنچ گیا تھا اس حدیث سے پیدا کہ اطاعت والدین سے اس شخص کا یہ درجہ
ہوا جسکی علوم مرتبہ بہت پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو غبطہ ہوا راہ کتاب و سنت الراحین میں یہ حکایت
لطیف مرقوم ہو کہ حضرت سلیمانؑ ایک بکر و زبیر کرتے ہوئے دریا کے کنارے پہنچے جناب اسیر وی کا ارشاد
ہوا کہ امی سلیمانؑ اس دریا کے قعر میں ایک چیز عجیب تھی ہو اسکو دیکھو حسب الارشاد حضرت
آنے ویو دریا میں غوطہ زن ہو کر پھر آیا اور کہا میں نے ہر چند تفحص کیا کوئی چیز عجائب سے نہیں
دیکھی تب آصف بریخانے بموجب ارشاد حضرت کے اسم اعظم پڑھنا شروع کیا فی الفور ایک
قبہ کہ قدرت الہی ایک انہر وارید کا بنا تھا پیدا ہوا اندر اس کے ایک تختہ مرصع بچھا اسپر ایک
جوان بلیٹھا عبادت الہی میں مصروف تھا جب فارغ ہوا تو حضرت سلیمانؑ کو سلام کیا
حضرت نے بعد جواب سلام کے پوچھا کہ امی جوان تو کون ہو کتنی مدت سے اس دریا کے قعر میں
رہتا ہو کہا یا نبی اللہ میں حضرت ابراہیمؑ کے وقت سے اس دریا میں مشغول عبادت ہوں حال
میرا یہ ہو کہ جب تک میرے والدین بقید حیات تھے دونوں کی خدمت میں حاضر و مصروف رہتا
میری والدہ نے ہنگام حیات اپنی میر سے حق میں یہ دعا کی کہ بار خدایا میرے بیٹے کو اپنی طاعت و
عبادت میں عمر دراز عطا فرما اور سب شیطاںوں سے اس کے شر سے اسکو محفوظ رکھ بعد اس کے
انتقال کے اپنے باپ کی خدمت و رضا جوئی میں رہنے لگا جب انکا بھی زمانہ حیات آخر ہوا
انھوں نے بھی میر سے حق میں وہی دعا کی ناگاہ ایک روز یہ قبہ ظاہر ہوا میں واسطے دیکھنے
عجائب و غرائب کے اسکے اندر گیا اس وقت ایک فرشتہ آیا اور اس قبہ کو قعر دریا میں لگایا
اسی وقت سے فوق طاعت و عبادت میر سے ولہ پر مشغولی ہوا اب تک کہ وہ ہزاروں سال
منقہ ہوئے اس قبہ میں رہتا ہوں ہر روز ایک جوان مع ایک جوان پر از انواع نعمت
میر سے پاس آتا ہے بقدر خواہش میں رکھتا ہوں اور عبادت الہی میں مشغول رہتا ہوں
پر کبکھرا قبہ میں گیا اور وہ قبہ نظر سے غائب ہوا اسکا منقول ہو کر ایک شخص جناب
رب التائب کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگا کہ دنیا کی کوئی برائی نہیں جو میں سنی ہو یا تو میرا

مقبول ہو سکتی ہے حضرت نے پوچھا کہ تیرے والدین ابقید حیات ہیں کہا میرا بابا جیہا بچہ پیدا ہوا
 فرمایا کہ جا اسکی خدمت کر چنانچہ اسنے قبول کیا بعد اسکے حضرت نے کہا افسوس کہ اسکی جان
 جیتی نہیں ہو سکا و سنا منقول ہے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ جو کوئی چاہے
 و رازی اپنی عمر کی اور وسعت رزق کی تو صلہ رحمی سے ساتھ والدین کے کہ صلہ رحمی والدین از حد
 طاعت الہی ہے چنانچہ ریشہ بطریق سیشہ نمونہ از خبر دار گئی کہیں اور پڑ والدین ہیں جسقدر انکو
 وار دہیں اگر بلاستغاثہ لکھی جاوین تو ایک کتاب ضخیم جداگانہ طیار ہوا لقرض ہر گاہ ادا ہوتی
 والدین بہت ہو کہہ مثل فرض باعوض کفارہ ذنوب و شغل عمر و وسعت رزق و قبول ثواب
 افضل اعمال ہے تو ہر فرد بشر پر لازم کہ درجہ پیو و دنیا و رستگاری روز نبوت و نشتر انکار انکار
 رضا جوئی سے ایک دم غافل نہ رہے اور صاحب صلوة عینی لکھتا ہے کہ حق والدین کا فرزند ہونا
 چیز ہی اول محتاجی میں انکوان و نفقہ دیوے ثانیاً عزت و حرمت انکی نگاہ رکھنے ثالثاً جب طلب
 کریں تو فی الفور حاضر ہوا اگر چہ نماز میں ہو سے راکعاً جو کچھ موافق شرع کے فرادین اسکو بجا لاد
 خامساً انکے روبرو با واز بلند گفتگو نہ کرے سادساً انکا نام نہ لیوے مگر بضرورت سابعاً راہ
 میرا پیر سبقت نہ کرے ثامناً انکے واسطے دعا کرے تاسعاً اظہار انکے گناہ کا کرے عاشراً
 خدمت گزاری میں گاہے قصور نہ کرے اور حق بیٹے کا والدین پر تین چیزیں ایک نام اسکا اچھا
 رکھیں اور چنانچہ مصحف سے نکلوانے کے رکھیں دوسرے علم شریعت اور احکام و ارکان جہود و
 صلوة کی تعلیم کریں تیسرے جب بالغ ہو تو اسکا نکاح کر دیوین ترجمہ ایک روز بسبب چھ
 ایام جوانی کے اپنی والدہ کو میں نے ڈانٹا اور جبر و قہر کی وہ افسردہ و دل آزرہ کو نے میں
 جا بیٹھی با دیدہ گریان و سینہ بریان کہنے لگی اے لخت جگر کیا پاس داری ایام طفلی تو نے
 اک لخت فراموش کیا جو بے ادبانہ بکلمات سخت و درشت میرے دل کو سچ دیا و قطعہ
 کہا اپنے بیٹے سے اک نال نے پوچھا کہ آج سے رستم پیل تن پڑا اگر ایام طفلی تجھے ہوتے یا
 کہ تھا گو دین ناتوان بے سخن نہ کرتا جفا آج مجھ پر گزرتا تو ہر شیر زن و زمین ہوں پر زنا
 سمان توین حکایت

تو نہ کرے بچیل را پسر سے رنجور بود و نیاک خوان گفتند شش

ختم قرآن نے کنی از بہر وی یا بذل قربانی لختے باندیشہ فرورفت و
 گفت کہ ختم مصحف بحضور او لے ترست کہ گلہ دورست صاحبہ کے
 بشنید گفت ختمش بعلت آن اختیار آمد کہ قرآن بر سر زبانشست
 وزرور میان جان مشنوی درغا کردن طاعت نہادن پشگرش
 ہمراہ بودے دست و اویں پند نہارے جو خرد گل سمانست
 ورا کہ کجی کے چو ابھی صدہ سچو اندیشہ تو نگہ و توان گر یعنی مالدار و سخی از نوید قول
 یہ لفظ مرکب ہے تو ان بضم اول بروزن جو ان یعنی قوت و قدرت و توانائی سے اور لفظ گر یعنی کنندہ
 و برآزندہ سے جیسے کوزہ گر و کاس گر و تما کو گر و صیقل گر اور امثال اسکے جیسے یعنی عبادت
 پیدا ہونے پس معنی لفظی تو نگہ کے قوت و قدرت و توانائی دینے والا اور مجازاً مالدار کو تو نگہ
 اس جہت سے کہتے ہیں کہ توانائی دینے والا ہر ناتوان کا مال ہو اور مالدار اطعام مساکین
 خبر گیری و پرورش محتاجین کی قدرت رکھتا ہو اور جو صاحب خیابان و بہار عجم نے تو نگہ کو بے
 الفت لکھا خطا ہے یا سب سؤ لفت کے نزدیک خطا نہیں ہو و وجہ سے ایک یہ کہ صاحب
 مؤید الفضل نے تو نگہ و تو انگر و تو ان کو ایک جگہ یعنی واحد لکھا ہے اگر تو نگہ بد و ن الہ لکھنا
 غیر صحیح ہوتا تو صاحب مؤید الفضل کیجانبہ لکھتا دوسرے ظاہر تو نگہ مخفف تو انگر کا معلوم
 ہوتا ہے خواہ شاہ شہنشاہ مخفف شاہان شاہ کا اور تین مخفف جہان کا برحق طبع میں جو پیش خفین کی
 صورت میں و ن الہ لکھنا کسی طرح غلط نہیں ہو اور ہر گاہ شہنشاہ لکھنا درست ہے تو تو نگہ بد و ن الہ
 نادرست و غیر صحیح ہونے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کجیل و سیدیں شیخ و لخر و لیم
 و مسک عربی خشکافور و خشک دست و زرد دست و زلفت و زکور فارسی سوم و کنگ
 ہندی از منتخب بران و نفا نس وغیرہ پسر و پور و رود و بوا و جھول و فرزند فارسی ابن خلعت
 سلا و و قند بکسر قاف عربی پشیا ہندی ابنہ و بنت و سلید عربی دخت و دختر فارسی
 قرنا گسر ترکی بیٹی ہندی شتم تمام پڑھنا قرآن کا اور آخر کو پہونچانا کسی چیز کا اور منتخب اللغات
 قرآن بالضم و بدھنہ مصدر ہے یعنی خواندن و جمع کردن ماوہ اسکا قر و باب فتح یفتح سے
 از صراح یعنی مفتوح استمل از غیاث قرآن و مصحف و کلام اللہ عربی نبی بضم نوں کسبہ و موصوفہ

و کسر نون و کسر بار فارسی و در آخر یا رتختانی فارسی از برهان کلام اللہ میں ۱۱۴ سورہ ہجہ اور ۶۶۶ آیت
 اور ۴۵ رکوع اور منجملہ آیات مذکورہ بروایت جابر اللہ زرخشتری صاحب کشفات ایک ہزار میں
 قصص اور ایک ہزار میں مثل اور ایک ہزار میں عمدہ اور ایک ہزار میں وعید اور ایک ہزار میں ہر ایک ہزار میں ہر ایک ہزار میں
 میں جلال و حرام اور ایک سو میں عا اور ۱۰۰ نسخ و منسوخ میں از غیث بدل بیانش گذشت قرآن ہاں شہکا
 او پر گذر الحمت معنی انزل بران و رشیدی و اولی صوابتر و منرا و از غیث اللغات مادہ و لایستہ
 ضرب یضرب سے بمعنی منرا و رشیدی اسکا اولیان اور جمع اسکی اولی اور اول از صراح در لغت
 ولی قولہ اولی تر شارح نور اللہ لکھتا ہے کہ لفظ اولیٰ میں بسبب اسکے کہ تفضیل مستفاد ہوتی ہے کہ
 بعد اسکے لفظ تر از آمدی مگر کلام قدما میں بکثرت مستعمل ہے اصلاح کرنا چاہیے گلہ رہے کہ بعض
 و بزبان و میشان و گاوان و شتران و غیر ہم از بران و غیرہ و ریخا لفظ دریغ بکثرت میں
 افسوس و اندوہ و دشوار تر مقام تاسف و حسرت میں مستعمل از بران اسمیں اللفظ زائد ہے ہزار
 مؤید اللفظ مذہب کا ہے کہ اسمائے اخیر میں زیادہ کرتے ہیں اور مذہب بمعنی فوج و شیون جیسا کہ اللفظ
 میں واقع دریغ حسرت و افسوس و آہ و رفیق ماز کہ کس در بلا و آہ و تشویش و الیوف اللفظ دریغ
 رابطہ ہر معنی سے علاقہ نہیں جیسے خوش و بسا بمعنی خوش و پس ہزار خان آند و اللفظ مذکا
 بمعنی ای دریغ از مؤید و شرف نامہ گرون نہاد و کنایہ ہر فرد و تہی کرنے اور فرمان برداری اور
 اطاعت کرنے سے از بران اقول اس جگہ مراد عبادت ہے و دست بمعنی طرز و روش و
 قاعدہ و قانون از بران قوت و قدرت از مؤید اقول نظر بمعنی روش و پساک ہزار خان قاعدہ
 لکھا گیا اس جگہ بمعنی عادت مناسب قولہ دریغ الخ اقول معنی ان دونوں بیتوں کے
 یہ ہیں کہ ایسے لیس کی طاعت و عبادت پر افسوس آتا ہے کہ بسبب بخل و حسرت کے مختلف
 و عبادت اسکی ضائع و رائگان ہر کاشش اگر عبادت کے ساتھ اس میں بخل و عبادت بھی ہو
 تو اسکے حق میں بہت خوب ہوتا اور خصوصیت اس لیس کی نہیں بلکہ حقے بخل ہر کاشش کا یہی
 حال ہے کہ اگر ایک دینار خرچ کرنا پڑے تو حسب طرح گدھا چلے میں پھنس کر رہ جاتا ہر کاشش نہیں سکتا
 اسی طرح دینار بخل کے دل سے نہیں نکلتے اور اگر بخیلوں سے کہیے کہ ایک بار سورہ حدیث میں
 تو سو بار پڑھیں قولہ تو نگرے بخل را حکایت کنند آہ اقول یہ حکایت بخل کی اس کا

ششم سے کہ ضعف پیری کا بیان ہے ہر چند بظاہر مناسب نہیں کہتی اور الگ گان ہونا بجا کیونکہ
 عبادت کا باوجود ریاضت شاقہ دل انت کے اور مشقت تامہ صوم و ہلوۃ کے صرف سبب
 ندینے خمس و زکوٰۃ یا ترک خیرات و سبابت کے ظاہر معنیان اور کور باطن کی نظر میں سبب اول
 نمایان لیکن ضعف و قوت دو قسم ہے ایک جسمانی کہ فانی ہے دوسری ایسانی کہ جاودانی ہے لیکن اصل
 اگرچہ جان اور قوی مثل پیل مان ہو ہیں مگر باوجود وعدہ واثی جناب سبب العطا یا فخر میں
 مشغال ذوق خیر ہے و من لعل مشغال ذوق شر ہے اور سورہ سبا میں وما الفتن من شیء فہو
 یخلفہ و ہونیر الرزقین اور سورہ النعام میں ومن جاو باخسۃ فلیہ عشر اشیا لہا جواہر الخ و نہ راہ
 خدا میں صرف نہیں کرتے اور مال لہذا و خیر عطا کہ خدا کو مثل قارون کے اپنا مال کس و نہ خاص سمجھتے
 ہیں بلاشبہ ضعیف الا سیان اور مقابلہ میں پیران ناتوان کے جو سخاوت میں حاتم ویران
 ہیں حقیر و خجیف تر مورچہ بچکان سے ہیں اس صورت میں یہ حکایت باعتبار ضعف و عجز
 اس باب سے مناسب تامل رکھتی ہے ترجمہ آیات مذکورہ کا یہ ہے کہ جو کوئی ہمسنگ یعنی برابر
 ایک فرد کے عمل خیر کرے گا دیکھے گا جزا سے خیر یعنی عوض اس عمل خیر کا یا دیکھا اور جو کوئی برابر ایک
 فرد کے عمل شر کرے گا دیکھے گا جزا سے شر یعنی عوض اس عمل شر کا یا دیکھا اور جو کچھ دیا تم نے راہ
 میں پس خداوند تعالیٰ عوض اسکا اپنے خزانہ غیب سے عنایت فرما دیکھا اور جس نے کیا ایک
 اسکے واسطے وہ چند ہوا اس در دنیا میں اور بھی دار آخرت میں چنانچہ کتابی شاد القلوب میں یہ
 حکایت مشہور ہے کہ ایک عورت داؤد کے عہد میں ایک عورت تین روٹیاں اور تین طل
 جزا دلا لیکر اپنے گھر سے نکلی کسی فقیر نے سوال کیا تینوں روٹیاں اس نے دے ڈالیں اور دل
 میں کہا جو کچھ بیس کراہا گذران کرونگی وہ جو کسی برتن میں میرے کھے تھے ذوق ایک اندھی زور
 و شور کی تھی اور جو کوڑا لیکتی عورت تنگدل ہو کہ حضرت داؤد کی خدمت میں اس واقعہ غریب
 شکائی ہوئی حضرت نے فرمایا میرے فرزند سے جا کہ جب وہ حاضر ہو کہ مستفیض ہوئی حضرت
 سلیمان نے ہزار درم عنایت کیے حضرت داؤد نے اس سے سنکر کہا کہ یہ درم میرے کچھ دے اور کہ
 کہ میں کچھ نہیں چاہتی ہوا سے اسکے کہ آپ مجھ کو بتا دیجیے کہ ہوا میرے جو کیوں لیکتی وہ عورت
 سپر حضرت سلیمان کے پاس حاضر ہوئی اور حسب الابرار حضرت داؤد کے عرض کی تب

حضرت شمس نے ہزار درم اور حرمت کیے عورت دو ہزار درم لیے پھر حضرت داؤد کے حضور میں گئے
 اس نے فرمایا یہ دیکھو آپس کے اور کہہ کہ میں آپ کے کچھ نہ لوں گی یہی چاہتی ہوں کہ اس شخص سے
 جو ہزار درم لے کر آیا ہے تو یہ اس کا کھانا ہو اور اس کا سفر ہو اور اس کے سوا کسی کو نہ دے
 حالانکہ حضرت داؤد ان کے ان کے ہر شے سے حاضر ہو کر کہنے لگا کہ ایک تاجر اس کے ہزار بہت سے آئے
 وہ ان کے ہزار بہت سے آئے ایک بیابان میں دار و دیوار تھوڑے تمام ہو گیا تھا انھوں نے بہت سے مغلطہ
 سے آرام ہو گیا تھا وہیں یہ زندگی کہ جس کے توشہ سے اس وقت ہونے کا غذا ان کے آگے نہ لائی گئی تھی
 ان کے لیے اس چیز کا جو کچھ ان کے لیے تھا وہ اس کے لیے تھا اس نے اس تاجر کو پہنچایا اس نے
 کہا ہاں اور ان کے لیے توشہ ہے وہ اس کے لیے تھا اس نے اس تاجر کو پہنچایا اس نے
 حال تھا اس نے اس تاجر کو پہنچایا اس نے اس تاجر کو پہنچایا اس نے اس تاجر کو پہنچایا اس نے
 ٹلٹ مال پر ان کے لیے تھا اس نے اس تاجر کو پہنچایا اس نے اس تاجر کو پہنچایا اس نے
 مخاطب ہو کر فرمایا اسے فرزند داند جو کوئی اس سے نہ ملے گا چاہے کہ سود مند ہو یا نہ ہو
 رب کے کہ وہ اس کے لیے تھا اس نے اس تاجر کو پہنچایا اس نے اس تاجر کو پہنچایا اس نے
 جو کہ جو توشہ کو قرۃ العین و بڑی الی اس کے عوض میں تین لاکھ ساٹھ ہزار دینار خدائے کریم نے
 تاجر سے دلواریے بچا ان کے لیے تھا اس نے اس تاجر کو پہنچایا اس نے اس تاجر کو پہنچایا اس نے
 عوض دس دینے کا تو وعدہ کیا پر جب دست کر کے دلا تو دس کی کون گنتی ایک کے بدلے
 لاکھوں ہی دیا باقی رہا کلام بخیلوں کی عبادت نام قبول ہوئے میں ان کے جواب میں یہ ایک شریف سود
 والے ہیں کافی فاما میں اعطی اللہ صدق بالحق میں ہر لیسری و اما میں نخل و استغنی کذب باشی
 فہمیدہ و للعسری و یا یعنی عنہ مالہ ازادی حاصل مطلب اس یہ کہ یہ جس شخص نے زبردست صرف کیا اور ان
 راہ خدائے میں یا اور شرک کیا تو یہ پر یہ کیا بابت عطائے عوض کے وعدہ اللہ نے کیا قریب یہ کہ میں کروں
 واسطے آسانی کے اور جس نے نخل کیا اور مال اپنا فی سبیل اللہ دیا اور سبب لقمندی کے اپنے کو بے نیاز چھا
 اور میرے وعدہ عطائے عوض کو جو کہ جانا قریب یہ کہ میں کروں کو دشواری کے ایام حیات میں اور بعد
 حیات کے اور میرے لیں اس سے نہ کر رحمت و شفقت کی اور حیران کر دے کو بادینہ خدا ان میں اور سچا نہ سیکھا حال
 اپنا چہ میرے اور میرے آتش میں پڑ گیا اس سورہ کی شان نزول میں صاحب ابواب الجنان جلد دوم میں

فصل اول میں لکھتا ہے کہ ایک مرد انصاری سے گھر میں درخت خرما تھا شاخیں کسی کی ایک مرد فقیر غلام
 کے گھر میں آویختہ تھیں وہ انصاری جب درخت پر خرما توڑنے کو بڑھتا اور لٹھیا کوئی خرما انصاری سے
 گھر میں گر پڑتا اور اس کے لڑکے اٹھالیتے تو وہ درخت سے اتر کر چھپر لیتا اور اگر کوئی شخص درخت سے اٹھ
 اتو وہ منہ میں انگلی ڈال کر نکال لیتا اس فقیر نے وہاں جناب رسول صلعم سے شکایت کی حضرت نے اس
 انصاری سے بلا کر فرمایا کہ وہ درخت خرما تو مجھ کا ہے تو اس کے عوض ایک درخت خرما مجھ کو بہشت میں
 ملے اس تیرہ باطن نے کہا میرے بہت درخت خرما ہے کہ میں اس درخت کی خوبی کو کوئی درخت
 نہیں پہنچتا وہ درخت میں نہیں دے سکتا یہ کہ جب وہ چلا گیا ایک شخص ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
 مجلس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اگر اس درخت کو میں اس سے مولوں تو آپ فقیر سے خرید کر کے
 عوض اسکے درخت موعود بہشت میں عطا فرما دیجیے فرمایا کہ بلے قصہ مختصر اس صلعم سے ایک باغ
 جس میں چالیس درخت خرما ہے اسکے اُس انصاری کو دیکر وہ درخت خرید کیا اور قبائل اسکا لکھ کر
 حضرت کی خدمت میں گزانا اس جناب ہادی نور و فلاح نے وہ درخت ابوہریرہ سے عوض نکل
 بہشت کے مول لیا اور اس فقیر کے گھر تشریف لے جا کر فرمایا کہ میں نے یہ درخت تمہارا اور تیرے
 عیال کو بخش دیا پس یہ سورہ نازل ہوا اور شیخ طوسی کی کتاب امامی میں جناب اقدس رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور ہے کہ سنھا ایک درخت ہوا شجر جنت سے شاخیں جھکی ہیں دنیا میں
 آویزاں ہیں اس سے سنی وہ شاخیں پونچا دیں گی انکو بہشت میں اور سبھل ایک درخت اور
 اشجار دوزخ سے شاخیں اسکی لٹکتی ہیں دنیا میں آویختہ ہیں اس سے بخیل وہ شاخیں پونچا دیں گی
 انکو جہنم میں اور کتاب ارشاد القلوب میں اس جناب سے مروی ہے کہ راہب علی باب الجنت
 کہتے بابت حضرت علی کل بخیل و عاق و نمام یعنی دیکھا میں نے دروازہ بہشت پر لکھا ہوا
 کہ تو حرام ہے بخیل اور عابد یا کار اور عاق و نمام پیدا در سخن چین پراور منقول ہے کہ ایک روز
 حضرت عیسیٰ نے اہلسی علیہ السلام کو دیکھا اس سے پوچھا کہ امی دشمن خدا تو کسکو بہت دوست رکھتا ہے
 کہا اسے روح القدس بخیل کو اس واسطے کہ طاعت اسکی کبھی قبول نہیں ہوتی پھر اس جناب نے
 پوچھا کہ تو کس شخص سے زیادہ تر بغض و عداوت رکھتا ہے کہا اسنے کہ فاسق سنی سے کیونکہ اسکا
 بغض و تباہی گناہ اسکے بسبب سخاوت کے استحقاق آیات و احادیث سے داخل جہنم ہونا بخیل و بخل

اگرچہ بعد عنایت کے نجات پادین سلم منکر اسکا منکر قرآن احادیث پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر خاص کے بیان میں بہت سے آیات و احادیث میں خوف طول کے اسبق قدر پر اخصار کیا مگر جب ایک مالدار بخیلوں کا یادگار اسکا بیٹا بہت بیمار تھا تا فیت خواہوں نے کہا کہ ختم قرآن یا تصدق قرآن باعث صحت و حفظ جان ہو اس کے شک نے انک غور کر کے کہا کہ ختم مصحف آسان اولی ترکہ حضور پر عمل گو سیند میں کبھی اور گاہ بہت دور ہو ایک اہل دل نے سننا اسکے دل کی بات پا کر کہا کہ ختم کلام اللہ کا اس لہجہ نے اس علت سے اختیار کیا کہ تلاوت قرآن کی آسان کہ دروزبان ہو اور عمل گو سیند یا د خیرات میں خرچ نہ کرے جز جان اور صرف اسکا باعث تیراں ہر مثنوی ہوئی افسوس صانع اسکی رحمت خوشا اگر تیراں ہوتی کچھ بھی بہت بخیلوں کے نبی سے بکلی دینار بڑھیں ہو محمد کر کد سے تو اک باٹا

از حدیث حکایت

پیر مرد سے را گفتند ترا زین کنی گفتن با پیر ز نام ر غبتہ نہایت گفتند و آن بخواہ چون نکنت داری گفت مرا کہ پیرم با پیر ز نام گفت نیست پس او را کہ جوان باشند یا من کہ پیرم چگونہ دست خوری صورت بند و قطو پیر ہفتا سالہ خنی کننہ کوز مفری خواہی چشم روشن پیر و باید نہ زر کہ با نورا پ گز سے سخت بہ کہ صد من گوشتش نکنت بیان نش گذشت قولہ پیر ہفتا سالہ صاحب خیالان بقول بعض شارحین لکھتا ہو یہ زبان ملک فارس کے دافین و صحرانشین اور گوہیوں کی ہو اس بیت کے ہر لفظ میں حروف متحد و تفصیل اسکی بلا سعد کی شرح میں اسطرح مرقوم ہو ہفتا مختصر ہفتا و کا سالہ مختصر سالہ کا چنی مختصر جوانی کا کننہ مختصر سینکند کا مقصری کہ پیریم و سکون قاف کو با و ز او پس کیا ہے کہ کہ نسخہ معتبرین لفظ عشق واقع ہو بعضی کو ریامت ادوت لفظ مفری کا ہر کا خوا مختصر خواب کا پشی مختصر نہ بند کا چشم مختصر چشم کا روشن بعض اسے محلہ و او و مہول اور انہ میں شہین مختصر روشن کا گوشتش جو بیت ثانی میں لکھتا مختصر گوشت کا لیکر نسخہ صحیحہ معتبرہ میں ہفتا بطاسے حطی و ثلہ بنائے مششہ و عشق بندہ ہمیں محلہ واقع ہو اشتی اور صفا حسب مکرستان بقول کسی شخص کے یہ بھی لکھتا ہو کہ یہ نہ بان مخفی ہو اور فاضل مشرقی معنی اس بیت کے یہ لکھتا ہو کہ پیر ہفتا و سالہ پیر چند جوانی کر تا ہو اور

حکم کرتا ہے لیکن قوت جوانی کی نہیں پاتا جیسے کہ رماور زاد خواب میں اپنی آنکھ روشن نہیں دیکھتا
 بسبب اس کے کہ روشنی کی صورت سے مطلق نا آشنا ہے یہی حال پیر قوت کا ہے کہ حالت
 پیری میں جوانی کی قوت سے محض بے بہرہ ہوا تھا اقول یہفظ بطا رحطی وثلث ثبائے مثلاً
 اور عیش بد و عین ہر کہ کسی لغت میں فقیر کی نظر سے نہیں گذرا اور کہنے بضم میم و سکون کا
 وفتح نون جو صاحب خیابان و شکرستان نے مخفف میکنہ کا لکھا ہے نا درست کیونکہ شاعرین
 مذکورہ صرف تخفیف کے قائل ہیں تبدیل اعراب کے قائل نہیں اور محض تخفیف کی صورت میں
 میکنہ کا کسر قسیم ساتھ ضمہ کے کسیر ملج تبدیل نہیں ہو سکتا مولف کے نزدیک ہفتاد سالہ
 بتا و فوفانی و سین جملہ مخفف ہفتاد سالہ کا اور کہنے بفتح میم و ضم کاف و فتح نون اور آخرین
 ہا و موز قائم مقام و علامت حذف الف و وال مخفف بکناد کا صحیح اور مقتضی بضم میم و سکون
 تھا کہ سر بار و خط و بیغہ اسم فاعل کا باب افعال سے یعنی پڑ جانے والا قرآن وغیرہ کا جانا
 و تفتی الا حیات میں رقم ہو اور ہا و ص غیاث لکھتا ہے کہ کو مقتضی عبارت ہو یا فظ نابینا
 کہ لکھان کو قرآن پڑھانے میں اور ایسے حافظ نابینا جو ایام طفولیت میں اندھے ہو جاتے ہیں
 ہمیشہ قرآن یاد کرتے ہیں اور جو شخص کہ اندھا اور زاد پیدا ہوا ہو جوانی و پیری میں عالم رویا میں
 ہمیشہ ہمیشہ نابینا دیکھتا ہے اور جو کوئی بیبا سے نابینا ہوا ہو خواب میں سبب چیز بخوبی دیکھتا ہے
 اشتیاق کہ اس معنی اس بیت کے یہ ہونگے کہ خدا لکھتے کہ پیر ہفتاد سالہ عالم ضعیفی میں جوانی
 یعنی شادی کہیں کہ بچہ خجالت و رسوائی کے اسکو کچھ حاصل نہوگا کیونکہ پیران کہیں بھال جنگی
 قوت باہر سا قوت ہو گئی ہو انکا حال مثل حافظان نابینا معلوم صیدیا الی ہر معنی اندھے حافظ ہوگا
 تعلیم قرآن اور کسی کام کے نہیں اور پیران کہیں حال میں شہوت سوا اسے نام کے نہیں اس معنی کو
 صفحہ ہونے حکایت سے مناسبت نامہ اور یہ دلچسپ تقریر ہے بیت ثانی گویا بیت اول کی تفسیر
 قولہ زور باید آہ اقول زور سے مراد قوت باہر اور گزرتے مراد ذکر اور صدق گوشت سے
 مراد جسم تر حاصل مطلب اس بیت کا یہ کہ عورتوں کو زریا لباس و زور چندان مرغوب
 نہیں اگر شوہر کا ذکر فریہ و دوازا و سخت و چست ہو مرد موٹا تازہ انکو اھلا مطلوب محبت میں
 اگر کہ اسکا حقیر و خرد اور نرم و مست ہو تو چھوڑ دے پیر سے یاروں نے کہا تو بیاہ کیوں نہیں کرتا

کہنے لگا بڑھیاؤں سے مجھ کو غبت نہیں اٹھوں نے کہا نکاح کر کسی زن جوان جو بصورت برز او
و حور سے کہ تو بڑا دل مقدور سے بولا کہ جب مجھ پر فروت کو زنان پر سے الفت نہ تو زنج ان کو
مجھ پر سے کب غبت ہو قطعہ پر سے کیا ہو گر بیاہ کرے پھر کورا صلی نہ کیے خواب میں نوڑ
عورتوں کو توڑ سے کام نہیں پھر یاد میں جو سخت غم ہو دور

نویں حکایت منظوم

شہید ام کہ درین روز تا کہیں پر سے پڑ خیال بہ پیرانہ سر کہ گھر غبت
بخواست دختر کے غبروے گوہر نام پڑ چو درج گوہر ش از چشم مردمان غبت
چنانکہ رسم عروسی بود تماشا بود و پڑ کے بچلہ اول عصائے شمع غبت
کمان کشید و نزو برداشت کہ نتوان دوخت پڑ مگر بسوزن فولاد جامہ غبت
بدوستان گلہ آغاز کرد و حجت ساخت پڑ کہ خان مان میں اس شیخ دیدہ پاک غبت
میان شوہر و زن جنگ و فتنہ خاست چنان پڑ کہ سر شجہ و قاضی کشید و نہ غبت
گفت پڑ پس از جلافت و شغفت گناہ دختر نیست پڑ ترا کہ دست بلرز
گھر چہ دانی سفت پڑ پیرانہ سر یعنی حالت پیری از سراج اللغات لفظ آنہ کبھی مفید یعنی وقت
بھی ہوتا ہوا یعنی اسکے وقت پیری سر کہ عبارت ہر سپیدی ہو سے سر سے از غیاث و خیال
اقول سر یعنی خیال بھی آیا ہر پس یعنی پیرانہ سر کے خیال ایام پیری اس صورت میں معنی اس
مصرعہ کیے ہوئے کہ اس پر سے بمقتضائے خیال پیری بقول مشورع مرد جب پیر ہوا مرد جوان
ہوئی ہزار راہ بوالہوسی چاہا کہ بیاہ کرے دختر کا اسمین کا ف تغیر یعنی دختر یا کرہ و کم سن
درج بالضم صند و چچہ چہیں زیور و جوہر کھین از بران و غیاث گوہر ذات شری اور اصل
ہر چیز کی جوہر اسکا معرب خواہ یعنی لعل و یا قوت وغیرہ ہو خواہ یعنی جوہر شری و غیرہ ہوا
برمان یعنی مردارید و مطلق جوابارت و یعنی فرزند و بمعنی صفات نہانی از سراج و غیاث
قولہ جوہر گوہر شاہ اقول درج مضاف گوہر مضاف الیہ اور ضمیر شین کی راجع مگر
عروس کے مفعول مقدم شغفت کا فاعل مرد پیر یعنی جب دو لہا محل عروسی میں داخل ہوا تو اس نے
دلہن کو لوگوں کی نظر سے مثل درج گوہر کے چھپایا یعنی دروازہ محل کا بند کیا اور جو بعضے شمار کو

گو سب کو مضاف اور شین ضمیر کو مضاف الیہ اور مراد کو ہر سے اندام نہانی عروس کا مراد لیا ہوا اور یہ معنی لکھے ہیں
 کو سب کو درج کے اندام نہانی زن کا مردم کی نظر سے چھپا یا تنہا رکاکت اس معنی کی ظاہر حملہ اول
 یعنی ہنگام دخول عرصہ بیان نش گذشت قول کہ کمان کشید یعنی آسن لیا قولہ نزد بردہ یعنی
 تیر نشانہ تک نہ پہنچا اور شیخ صاحب سے کچھ نہ ہو سکا ہنگامت بروزن انگشت بمعنی گندہ
 وسطیہ وضعیم اور اس معنی کو جامہ و پارچہ پوشیدنی پریشانی طلاق کرتے ہیں یعنی اول بھی آیا ہوا
 ازیران خاں و مان خاں یعنی خانہ و تیر اور مان بھی سر و اسباب و ضروریات خانہ
 اور ہندی میں بان بمعنی حرمت و عزت علاوہ اسکے خان مخفف خانہ کا اور مان مخفف مانگا
 بمعنی مذکور ازیران و غیاث خاندان بروزن خاندان بلا و او غطف بمعنی اسباب خانہ و متاع خانہ
 کشف شوخ ویدہ بیان نش گذشت قولہ پاک برفت پاک بمعنی ہمہ و تمام چنانچہ کہتے ہیں
 پاک بردہ یعنی سب لیکے اور کچھ بچھوڑا اور رفت بمعنی جار و کشیدن ازیران پس معنی اس
 عبارت کے یہ ہونگے کہ اس عورت نے اس سباب و متاع خانہ کو اس طرح برباد کیا کہ گویا گھر میں
 چھاڑ دیکھی شمع بیان نش گذشت قولہ سر شمشاد کہ یعنی آسن میں دونوں کے استقدر ممتاز
 برپا ہونی کہ نسبت استفادہ کی کو قوال و قاضی تک پہنچی اور سعدی نے کہ حاضر مجلس تھا انصاف
 کیا جلافت بالکسر در میان خالی ہونا چھوڑا بمعنی چل و حرکت ماضی جلف بالکسر سے کہ مصداق
 باب انصر منصر سے بمعنی خالی شکا اور چیران کھال کھینچا ہوا اور شکم دریدہ اور چھوڑا کہ در میان سے
 خالی ہوا منتخب و صراح و غیاث کھال کھینچا یعنی اظہار عیب کرنا از شارج مشرقی شصت بالضم
 و شناخت بالفتح دونوں بمعنی زشتی و بدی و طعنہ از بجا ہوا ہر منتخب از اخلاصت میں بالکسر
 باب کم کریم سے از صراح قولہ گرچہ دانی سفت اقول یہ ایہام ہوا و ایہام بالکسر نام صنعت شعری ہے
 کہ شعر میں لفظ و معنی میں لاوین یعنی وہ لفظ ذکر کریں جسکے دو معنی ہوں قریب بعید اور مراد شاعر کی
 معنی بعید ہوا از کشف و جمع الصنائع پس معنی قریب اس مصرع کے یہ ہیں کہ ہر گاہ تیرے ماتھے کا پتہ
 میں تو موتی میں سوراخ کیونکر کر سکا اور معنی بعید حسب مراد شیخ مرحوم کے یہ ہیں کہ جب قوت باہ تیرا
 سدا و ہر گز تو از اہ بکارت تجھ سے کیونکر ہو سکتا ہو ترجمہ سنا کہ ان دونوں اک سو برس کے بوڑھے کو
 خیال آیا ضعیفی میں پیادہ کرنے کا بزر و رفت ملی اک صیفہ گو ہر نام ہر شے عروسی کو چھوڑے اسے نہ کیا

معنی میں آئے تو دروازہ اسکا بنایا

الرحمہ کل کے دونوں کے دل کے سبب حقے ہر عصا سے شیخ اٹھانے ہی شاخ دھم سے گرا نہ لگانہ تیردہ پر
سیانہ جاسے کبھی شاگر بسوزن فولاد چلتہ و دگلا نہ کیا یہ پیر نے یاروں سے شکوہ وادیا پتہ شاخ خارہ تمام
اسنے پاک و صاف کیا: میان شوہر و زن کھڑو ایسی جنگ ہوئی: کہ پوچھی قاضی ملک سودی یہ کسکے گرا
بافر فضیلت و ذلت نہیں گناہ عروس ترے تو تاتہ ہیرن کھینٹا گرا تو چھوڑ گیا:

باب ہفتم تاثیر تربیت ہیں اس باب میں ہیں حکایت ہیں

پہلی حکایت

یک روز را افسر کے کوون بود پیش دانشمند کے فرستاد کہ ہر ایک
تربیت کن مگر عاقل شود و روزگار سے تعلیمش کرو موثر شود پیش پدرش کس فرستاد
کہ این عاقل نمی شود و مراد روانہ کرد قطعہ کوون بود اصل ہو بہرے قابل
تربیت را درواش باشد بہیج صیقل نکو نداند کرد و آہستہ را کہ بد گرا باشد
سگہ بد را سے ہفتگانہ مشوے کہ جو تر شد بلید تر باشد خرمیہ کر
یکمہ بر نہ چون باید ہنوز خراب شد کوون اور دانشمند اور تربیت
بیان ان سبک بتفصیل او پر گزرا اگر اس جگہ تربیت کنایہ علم و حکمت سے بھی ہے چنانچہ زبان
میں پورش آموز یعنی علم و حکمت آموز آیا ہے اس جگہ بھی معنی مقصود مگر کلمہ شک و گمان ہے
اور مقام تمنائیں بھی مستقبل ارباب اس جگہ بھی معنی مطلوب عاقل خردمند اور آہو ہوا ہے
پہلے والا از منتخب موثر صیغہ اسم فاعل تاثیر ہے اور تاثیر یعنی نشان برپا کسی چیز پر یا وہ
اسکا اثر بہتین یعنی نشان خرم از صراح اصل بالفتح یعنی نژاد و نسب از صراح اس جگہ مراد تربیت و
طبیعت سے جو ہر موتی کو کہتے ہیں اور بعضی فرزند بھی آیا ہے از زبان اس جگہ بھی معنی مقصود قابل
پذیرندہ و سزاوار از منتخب صیغہ اسم فاعل ہر مصدر قبول بالفتح یعنی پذیرفتن باب جمع اسم
از صراح فاعل مضاف اور لفظ تربیت جو مصرع ثانی میں ہے مضاف الیہ اور لفظ را
نہایت ہر صیقل دور کرنے والا رنگ کا آئینہ و شمشیر و دل وغیرہ سے از زبان صیقل
و صاف کہ جمع اور صاحب کنز اللغات کہتا ہے کہ صیقل کہ صاف کرنے کا اور حقیقت یہ ہے کہ صیقل

صفت ہر معنی صاف کرنے والا رنگ کا لیکن جو آلہ صاف کرنے کا ہر ایک کو بھی مجازاً صیقل کہہ سکتے ہیں
 چنانچہ کار کو قاطع کہتے ہیں اور اسی جہت سے صیقل کو صیقل بھی کہتے ہیں پس صاف کہہ جائیے کہ جمع
 سیاق کی ہونے صیقل کی از منتخب قولہ بیچ صیقل نکوند اند کرد اقول اس جگہ لفظ صیقل مجازاً یعنی
 صیقل گرہ اور لفظ داند معنی تواند آہن فارسی حدید عربی لونا ہندی اور آہن تیغ و شمشیر کو بھی کہتے ہیں
 از برہان بدر کہہ بد اصل از برہان دریا سے ہفت گانہ کنایہ ہر منات دریا سے اول دریا
 چین دوسرے دریا سے روم تیسرے دریا سے مغرب چوتھے دریا سے نیطس پانچویں دریا
 طبرہ چھٹے دریا سے جرجان ساتویں دریا سے خوارزم از برہان ہفت گانہ لفظ گانہ الفاظ زائدہ سے ہر
 کہ عدد کے آخر میں لائے ہیں جیسے دو گانہ و سہ گانہ وغیرہ از برہان قولہ مشوئی یعنی کہتے کو مقصد
 ظاہر ہونے کے اگر ساتون دریا میں تو دھوئیکا تو بھی پاک ہوگا کیونکہ دھونے سے نجاست غرضی
 زائل ہوتی ہے زوال نجاست عینی کا ممکن نہیں پس بجاں خود رہنے دے مت دھو کیونکہ
 جب کتا تر ہوگا تو جس تر ہوگا خر عیسے وہ خر جیسے حضرت عیسے وقت مسافرت کے
 انجیل کو بار کرتے تھے از برہان قولہ منوژ خرابش اقول غرض یہ ہے کہ انسان حیوان کی
 سرشت میں جو کچھ ممکن ہو سکے کسید طرح متبدل نہیں ہو سکتی یعنی مثلاً خر عیسے پر خیل
 بار کر کے کہ معظمہ کو لیجاوین تو حاربت یا انسان بد سرشت کو علما و صلحا کی صحبت میں واسطہ
 تعلیم و تربیت کے بظلا دین تو بدی طبیعت اسکی ممکن نہیں کہ زائل ہو بقول حدیث
 خوسے بد در طبیعت کہ شمسیت نہ رود جز بوقت مرگ از دست ترحم کسی وزیر کا ایک
 بیٹا بڑا بیوقوف احمق کند ذہن کج راے تھا وزیر نے اسکو کسی عالم کی خدمت میں بھیجا کہ اس
 اسکو تعلیم و تربیت کریں تاکہ صاحب عقل و ادراک ہوے اس غلام نے مدت تک تعلیم میں سہارا
 تربیت کچھ تاثیر پذیر نہ ہوئی ویسا ہی ادارہ رہا ناچار وزیر کے پاس کسی آدمی کی زبانی کہلا گیا
 کہ صاحب زادہ خود تو کچھ نہ عاقل و دانا ہوا لیکن مجھکو ضبط و دیوانا کیا قسطہ ہوے لڑکا جو قابل
 تعلیم و تربیت کا تو ہوے اس میں اثر نہ کرے صاف تیغ کو صیقل نہ مورچہ خوردہ جسکا
 ہوے جگر نہ ساتون دریا میں کتے کو دھوئیں پر جس تر ہو جب کہ ہوے تر نہ خر
 عیسے کو کہہ گریجاوین پھر نے پر ویسا ہی رہیگا خیر

دوسری حکایت

حکیم پسران را پندھے داد کہ ای جانان پدر منرا آموزید کہ ملک دولت دنیا
اعتقاد انشاء و جاہ از دروازہ بدر برود و سیم وزیر در سفر شمل غلط است با فرد
یکبار بر و یا خواجہ بتقاریق بخور و یا منہر چشمہ از آئندہ ست و دولت باشد
اگر منہر منہ از دولت پیشہ غم نباشد کہ منہر نفس خود دولت ست ہر جا
کہ رود قدر بیند و صدر نشیند و بے منہر لقمہ چنید و سختی بیند بیست
سخت ست پس از ناز حکم بیرون فرخو کردہ نیاز خود مردم بیرون و حکم
و شہادت افتاد و شہر در شام کہ کس از گوشہ فرارفتند و روشن ساز اوگان
و انشدند و بوزیری باو اشارت کنند پسران وزیر ناقص عقل و بگلانی برو
رفتند بلیست سیر است پدر خواہی علم پدر آموز کہ کس مال پدر شرح توان کرد
بہ و در روز شہر و اعتماد و جاہ بیان انکا او پر گذر اقولہ جاہ از دروازہ بدر برود
اقول لفظ بدر متعل و بمعنی کاہر ایک بیاسے مودہ بمعنی بیرون دوسرے بیاسے فاری
معنی والد صورت اولیٰ میں معنی یہ ہوئے کہ قدرت و شہرت دنیا دروازہ دنیا ست یا ہر اس
جان میں تیرے ہمراہ بجاگی اور در صورت ثانی یہ مطلب ہوگا کہ دولت پدری کو لازوال بنانا
چاہیے کیونکہ دولت دنیوی ایک کے ہاتھ سے دوسرے کے ہاتھ جاتی ہی پس سیری دولت بھی
اگیر و دوسرے کے ہاتھ میں جاگی آیات و احادیث کثیرہ مذمت و ہوفانی و بے ثباتی دنیا
اور میں چنانچہ سورہ مدید میں جناب باری تعالیٰ فرماتا ہے الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا الْاَمْتَاعُ الْمَرْوَرُ اور
سورہ مؤمن میں ہر انسانہ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ و ان الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ مِّنْ الْاُولٰٓئِیۡہِ و سورہ توبہ میں ہر اہل حق
بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ الْاَقْلَمِلِ اور منقول ہے کہ رسول التقلید
سید الکونین جناب محمد مصطفیٰ نے کسی رنگزمین دیکھا کہ ایک گوسپند مردہ شری شری ہر فرمایا
قسم ہر اس خدا کی کہ جان سیری اس کے قبضہ قدرت میں ہے کہ خداوند تعالیٰ کے نزدیک دنیا خوار تر
و بقدر تر ہی اس حیفہ گندہ سے اور اگر دنیا اس کے نزدیک لائق اعتبار ہوتی تو آیت شہدوں
یعنی کافروں کو دنیا کا ہرگز روز نہ گنتا اور اگر جناب موصوفہ ایک فرمایا کہ ہر

فرمایا کہ آؤ دیکھو دنیا سے نافر جام کو اور شاہدہ کو اس کے انجام کو پس کئی ہڈیاں گنسنہ
 دیوسیدہ گڑھوں میں پڑی تھیں اٹھا کر فرمایا کہ یہ دنیا ہی یعنی لباسِ دُزیت دنیا آخر اس طرح
 اٹھنے اور بدنِ خلافت کے مانند اٹھیں پڑیوں کے بوسیدہ ہو جاتے ہیں مطابق اسی مضمون کے
 اسی شاعر تخلص بقدرت کی یہ غزل نہایت عبرت انگیز غزل کسکی نیزنگی یہ برقِ خاطر آؤ
 ہو جو شیر دل سے اٹھا سو جلوہ طافوس ہو کل ہوس اس طرح سے ترغیب دیتی تھی مجھے کیا
 ملکِ روم کو کیا ہی سہی میں روس ہو گر مدیر ہو تو کس عشرت سے کیجے زندگی اس طرف آواز
 طبل آؤ ہر صدائے کوس ہو صبح سے تا شام رہتا ہر سے گلگون کا دور پہنچتا ہوئی تو باہر دینے
 کنار دیوس ہوئے اتنے میں عبرت یہ بولی اک تماشا میں مجھے پھیل دکھاؤں تو جو قید آنکا مجھ سے
 کیگئی اکبار کی گور غیبیان کی طرف جس جگہ جان تمنا اس طرح با یوس ہو پھر قدین دو تیرن کھار
 اکی کشتہ مجھے عیس سکندر ہو یہ دارا ہو یہ کیا کوس ہو پھر چھو تو ایشہ کہ جاہ و کنت دنیا سے آج
 کچھ بھی آنکے پاس غیر از حسرت و افسوس ہو پھر کل جو قدرت پائے خم رکھتے تھے شہجریان آج بون بون
 مرفقہ سالوس ہو تو قفار حق بیا نش گزشت قولہ بقاریق بخورد یعنی چند روز میں کھا جاؤ
 چشمہ زائندہ وہ چشمہ ہمیش جاری رہے اس واسطے دریائے صفایان پیام زائندہ زود
 شہرت رکھتا ہوا دنیا بان اقول اس وجہ تسمیہ کو خصوصیت ساتھ دریائے صفایان کے
 معلوم نہیں کس راہ سے ہو کیونکہ جتنے دریائیں سب ہمیشہ جاری رہتے ہیں پس چاہیے کہ جلدی
 زائندہ رود کھلا دین پائندہ بروزن سازندہ یعنی ہمیشہ و جاوید و دائم و باقی و مدام مثل
 بہشت و دوزخ و اہل جنت و نار و عرش و کرسی اور جو چیز کہ فانی ہو اور وہ شخص جو کسی چیز کو نظر میں
 رکھتا ہو اور امید اس سے منتظر ہو کرے از بران اقول کہ از دولت بقیہ یعنی اقبال میں زوال آوے
 قولہ در نفس خود یعنی فی نفسہ و بذاتہ قولہ قدر بنید و صدر نشینہ یعنی لوگ اس کی نظم و تدبیر
 کہ ہو اور مقام صدر میں اٹھلا دین قولہ کفرہ حید یعنی خانہ بھیک مانگے اور کر کے جمع کرے
 قولہ سختی بنید یعنی فاقہ کشی کرے اور کھو کر بن کھاوے حکم باب تفعل سے یعنی بزورِ حکومت
 حکم بجا کرنا جیسے تقول یعنی سخن بے اصل کہنا قولہ ہر کس از گوشہ الخ فاضل شرقی لکھتا
 کہ یعنی گوشہ خانہ سے جدا ہو کر اور کل کے اور صاحبِ خیابان لکھتا ہر کہ مراد اس حدیث سے فتنہ و

آنشب ملک و برہم مردم شام ہوا قول حاصل دعا و دون شرح کا یہی معلوم ہوتا ہے کہ مردم شام سب
 قتلہ و آشوب کے شہر چھوڑ کر نکل گئے یا ملک شام و برہم ہو گیا اس معنی کو مضمون حکایت خصوص
 مطلب ایسا ہے آئندہ کے کچھ مناسبت نہیں کیونکہ لفظ ہر کس بقول صاحب خیابان الہی ہر فرد انسان پر
 اور قتلہ و آشوب کی جہت سے اپنا اپنا گھر چھوڑ کر نکل جانا تمام مردم شام یا ملک شام کا اور مدینہ الحرم
 باہر رہنا انکا اور اس وجہ سے ناقص العقل ہونا پسران و وزیر کا اور انہیں ہونا روستہ ناز و نکل کا خلا
 عقل پر اور عقل مطلب حکایت کا اس قدر کہ حکیم اپنے بیٹوں کو نصیحت کرتا کہ علم و ہنر سیکھو والا بیٹے علی
 و بیہ ہنری و بیہ فراہ پیشانی و ابتری اور توجہ اسکا لگا لگا کر ہی جو خیانت پسران و وزیر سبب جہالت کے
 پیش اور روستہ ناز و نکل سے تحصیل علم و فضل ہے وزیر ہوسے اس صورت میں جو قتلہ کے نزدیک اس مصرع میں
 لفظ ناز و نکل و نکل اور قتلہ لفظ کو شش بار نظر فرماتے ہر کس کو شش بار قتلہ حاصل ہوا
 اسکا کہ کہ سبب نافرمانی و بد امتدائی سلطان زمان یا بوجہ انقلاب و غولہ شیطان علیہ السلام
 شہر شام کے ہر فرد انسان تحصیل علم و ہنر سے کنارہ کش ہوئے تشریفہ جہالت اختیار کر کے گسب و اوباریا
 و ملامت سے یکدم دست بردار و بیاد و ش ہوئے اور ظاہر کہ نظام امور ریاست بدولت اور گرفتار
 و ضوابط سلطنت جاہل سے محال ہے چنانچہ نقل کرتے ہیں کہ نواریا بدولت و وزیر المملکت نرنگہ و نرنگہ
 و نرنگہ کہش ہو کر ایک روز نواریا قمر الدین خان وزیر کی ملاقات کو گئے عندئذ لڑکھاپوچھا کہ شہر
 بدولت کی آپ کے رسالہ خاص اور قبلہ عالم کے رسالہ خاص کی کیا ہے قمر الدین خان نے کہا کہ میرے
 رسالہ کی شرح ستر سے اسی تک ہے اور رسالہ بادشاہی کی شرح اسی سے نوے تک ہے نواریا بدولت نے
 ایک دم متاثر ہو کر کہا کہ یہ قیاس یہ چاہتا ہے کہ میں برس کے بعد شاہ جہان آیا و میں عمل مرہول کج
 ہو جائے اور عند الاستفسار سب کے فرمایا کہ ایک روز میں اپنے بادشاہ کا حضور کو دارا تھا انھارے
 حضور میں خل سب جوانی نے مجھ سے پوچھا کہ شرح تیرے رسالہ کی اور حضور کے رسالہ کی کہ حضور نے میری
 جواب دیا کہ غلام کے رسالہ کی شرح اسی سے نوے تک اور بندگان غالی کے رسالہ کی شرح نوے سے
 سو تک ہے بعد اسکے حضرت نے قدان سلوک کو پوچھا اور فرمایا کہ قیاس مقتضی اس بات کا ہو کہ چنانچہ
 مدت میں ہمارے خاندان سے دولت سلطنت اسٹو جاوے تو مجب نہیں کہیں کہ ہر کس جو حساب
 کیا ہے تو اس قدر شاہرہ میں خرچ معلم کا و فائز نہیں کرتا اور ظاہر کہ اس زمانے کے لڑکے ہر گاہ جوان اور

نوکری کے قابل ہونے اور علم و ادب سے نہ بہرہ و جاہل ہونے کے تو آئیں انتظام سلطنت ہرگز نہ ہوگا
 بیس مناسب کہ دس دس روپیہ شاہرہ معلم کا دونوں رسالوں میں اضافہ کر دیا جائے میراث
 بالکسر بیس گذشتہ ہوتی جو اسکے اقارب کو پہنچے از سبب مادہ اسکا ورثہ ہو اصل میراث کی موراثہ
 بدوزن جواب ہی واد کو سبب کسرہ ماقبل کے ساتھ یا تختانی کے بدلہ لاکیا مصدر ہی باب جستجست
 از صراح تر چہ سبب ایک جگہ ایسے بیٹیوں کو اکثر نصیبی کے کہ تا کہ اسی جان پدر لکھنا پڑھنا سیکھ ملک
 اور دولت دنیا زنازان ہو کیونکہ جاہ و ثروت اور دنیا سے فانی کی دولت و حشرت پر تکیہ نہ کرنا
 نہیں اسی حجت سے کوئی دیندار اسکا شائق نہیں دنیا کی دولت دنیا ہی میں رہیگی سراسر عاریت
 در واز سے سے نکل کر سراسر آخرت میں تمھارے ہمراہ نہ جائیگی اور سیم و زر سفر میں نخل خطر ہو یا دفعہ
 چور کے ہاتھ آجائے یا خود صاحب مال چند روز میں کھاجائے بخلاف عکر کسرہ بشیرہ فیض اسکا جاری ہو
 دولت کو پیاداری ہو اگر لالہ نہ پائیہ دولت کے لئے یعنی قبائل میں وال آئے تو چھوٹے نہیں کہ علم و سیرت نہ
 دولت لایزال ہو صاحب علم جہاں جاوے ہر ایک تعظیم و تکریم سے پیش آوے اور اسکے مقام صدر
 میں بیٹھلا و سب سے بڑے ہر شے کے ہاتھ گھر گھر ٹھوکرین کھاوے در بدر بیت ہی قبریں از جاہ حکم سننا
 ناز و ان کے پٹے کو جو مردم سہناؤ قطعہ شام میں شامت ایک بار آئی ہا علم سے سب کنارہ گیر ہو
 ہونے دہقان کے لڑکے جو قابل ہوئے تو سلطان کے وزیر ہونے ہا سب سے بڑے وزیر کے جاہل ہا
 مارے پھرے فقیر ہونے ہا بدیت میراث پدر چا تو سیکو علم پدر کا بوسہ فریب ہو خرچ ٹھکانا نہیں ہوگا

انیسویں حکایت

سیکے از فضل اعلیٰ ملک زاوہ ہمیکہ و ضرب بے محابازوے و زجر متقیان
 کروے بارے پسر از بے طاقتی شکایت پیش پدر و جاہ از تن
 در و مند برداشت پدر راول بہم برآمد است اورا بخواند و گفت بر لیسر ان
 رعیت چندان زجر روانمیداری کہ فرزندہ اسبب چہیت گفت سخن
 اندیشیدہ باید گفت پسندیدہ باید کردن ہمہ خلق را علی العموم و
 ایشا تان را علی الخصوص کہ بروست و زبان ایشان ہر جہر و ہر آئینہ
 بانو او گویند و قول و فعل عوام را چندان اعتبار نہایت قطعہ اگر صد

شرح گلستان اردو

۵۴۱

باب ہفتم

نالیسند آید ز درویش ز رفیقانش یکے از صد ندانند و اگر یک نالیسند آید سلطان
را قلم با قلم رسانند پس واجب آمد معلوم شود شایعہ ترا در تہذیب
اخلاق خداوند را و گان انبتم اللہ بنا تا حسنا اجتہاد از ان پیش کرتی
کہ در حق انساے عوام قطعہ ہر کہ در خردیش ادب نکندی و در بزرگی فلاح ازو
برخواست و چوب تر را چنانکہ خواہی بچ و نشو و خشک جزا نشی
ان القصود ان اذا قوتت و لیس منہ فیک التقوم بدیت ہر آن طفل کہ چو را موزگا
نہ بیند چہا مید از روزگار و ملک را حسن تدبیر ادیب و فقر تیر عواہب او
موافق آمد خلعت و نعمت بخشید و پایہ منصب بلند گردانید چہا لایانش
گذشت قولہ بے محابازوے یعنی بے درویشی و بے محبت اور بے دھڑک بار تا تھا نہ حرمیان کا
او یکذرا قیاس بیان نش گذشت ہم بر آمدن کنایہ ہر غضب میرا نے سے از بان قولہ
ہر چہ بدست و زبان ایشان رود اقول بر دوست رفتن سے مراد فعل ہر اور بر زبان کہن
مراد قول اور رفتن یعنی جاری شدن بھی آیا ہر اقواہ بیان اسکا او یکذرا قولہ و اگر یک نالیسند
آید ز سلطان اقول اکثر نسخوں میں یہ مصرع اسطرح پر ہر و اگر یک نذ کہ گویا بادشاہ سے یہ نہیں
بنظر اس کے کہ نذ کہ بمعنی لطیفہ مخصوص متعلق بزبان ہر اور قبل اسکے ذکر قول و فعل دونوں کا آچکا
اور لفظ نالیسند سے قول و فعل دونوں استفاد ہو لہذا کے نزدیک و اگر یک نالیسند آید ز سلطان
مناسب اور حاصل مطلب اس قطعہ کا یہ ہو کہ اگر کسی گدایا فقیر کے دست و زبان سے سو حرکت
بیودہ سرزد ہو تو اس کے رفقا باوجود قرب و محالست ایک حرکت پر بھی التفات کریں چشم دیدہ
نادیدہ جانیں اور اگر کسی بادشاہ یا امیر سے ایک حرکت لے تو بھی صابر ہو تو اخبار پوشیدہ خطوط
و بار چہ اخبار ایک ملک سے دوسرے ملک میں باوصفت بعد مسافت سو جاہ خبر پہنچا دین
اور سننے والے نادیدہ کو بعین یقین چشم دیدہ مانیں تہذیب باب تفصیل سے معنی پاکیزہ کرنا
از مویا اصلاح دنیا مادہ اسکا مذہب یعنی صفائی و پاکی و پاکیزہ کردن يقال جل و نذ بے مطلق الاطلاق
از صلاح اخلاق بیان نش گذشت قولہ انبتم اللہ آہ انبیت صیغہ ماضی انبات سے کہ لازم و
مستعدی دونوں آیا ہر یعنی رستن و رویانیدن مادہ اسکا نبت بالفتح ہر باب انبیت سے از صلاح

یعنی بلند مرتبہ کرے اللہ تعالیٰ ان شاہزادوں کو جس طرح سبزہ یونانیوں یا بلند ہوتا ہے
 اجتماع و سرکشش وسیعی کرنا از غیاث ایسا ہے عوام یعنی فرزندان عوام اور اپنا جمع
 بن کی جیسا کہ مشہور ہے نہیں ہر بلکہ جمع ہو بفتح تین کی کہ بقاعدہ عربی ابن ہوا از منتخب
 صراح قولہ ادب نکتی یعنی علم و ادب ہم نکتی فلاح بمعنی رستگاری و فیروزی و کامیابی
 اور باقی رہنا خیر و نیکی میں از غیاث حی علی الفلاح امر اقبل علی النجاة لیس فی الدنیا فلاح
 امر صلاح از صراح قولہ ہر کہ در فردیش آہ اقول مطلب بیت اول کا یہ ہے کہ جس شخص
 ایام خردی میں تعلیم و ادب شایستہ کی نگرین اور بے ادبی و کج رائی اسکی طبیعت میں قرار
 پڑے تو عالم جوانی میں تعلیم اثر پذیر نہ رہے گی اور کجی اسکی طبیعت کی تا دم مرگ نجات نہیں
 اور بیت ثانی بطریق تمثیل کے واقع ہے مطلب اسکا یہ ہے کہ چوب تر کو جس طرح چاہیں بچھڑا
 اور سیدھی گردن بخلاف چوب خشک کہ اسکی کجی اصلاً نہیں جاسکتی بلکہ جھٹکا آگ میں
 جاکر خاک ہو بل اسکا ہرگز نہ نکلیگا قولہ ان الغصون آہ یہ فقرہ سواسے شاعر فاضل
 مشرقی کے اور کسی شرح میں فقیر کی نظر سے نہیں گذرا اور ہر گاہ بعینہ ترجمہ بیت
 ثانی کا ہو تو کچھ اسکی حاجت معلوم نہیں ہوتی غصون بیان شش گذشتہ بیت
 بفتح قاف و واو شد و مفتوح و فتح ہم سکون تا صیفہ واحد مؤنث غائب باقی
 معلوم باب تفصیل ہے مصدر اسکا تقویم بمعنی سیدھا کرنا از غیاث اللغات
 کفر بمعنی قرار دینا یعنی ٹھہرانا از منتخب و ہارجم ترجمہ ایک عالم کسی شاہزادہ کو
 پر ہاتھ لگا کر دے در و بے دریغ و ہول شہاچے مارتا اور بے اندازہ ڈراتا تھا ایکس
 مار بے قیہوں کے اسکی پیٹھ لال کی دھجیان اڑائیں کھال کی شاہزادہ بقیاب
 ہو کر باب کے پاس چھین باز تا گیا درد کی شدت سے زار زار روتے لگا
 ہچکیاں لے لے جان کھونے لگا موٹے موٹے آنسوؤں سے منہ دھونے لگا
 تن پاشش پاشش سے جا بے اٹھا کر زخم چھڑیوں کا دکھایا یا دشاہ نے
 غضب میں اگر اسکا دھوکا دیا اور پوچھا کہ رہا یا کے لڑکوں پر اتنی ضرب
 و شلاق تو روا نہیں رکھتا جتنی میرے فرزند پر اسکا کیا سبب ہو اسنے کہا

بات سنجیدہ گستاخاں کہنا پسندیدہ کرنا لازم ہے سب خلق پر جو مائے سلاطین پر خصوصاً کیونکہ سلاطین کی
 دست و زبان سے جو کچھ جاری ہو ساری خلقت اس کے زبان پر لاوے بلکہ بعض اوقات الناس صلی علیہ
 علیہم و آلہم و سلم بھی قول و فعل اختیار کرے اور عوام کے قول و فعل کا کوئی نہ اعتبار کرے قطعاً فقیر و غنی سے
 جو ہوتو حرکت لغوی نہ لے ایک سے بھی کوئی مایہ نہ کر سلطان سے ہو کر ایک بیجا غبر ملک میں بھی
 طاہر و پس حکم کو شاہزادگان بلند اقبال و ام قیاس کی تعلیم و رستی آداب نشست و برخاست و حرکات
 و سکناست و حسن خطاب و خوبی جواب میں کوشش و تبلیغ اس سے زیادہ کرنا لازم ہے کہ فرزند ان عوام
 حق میں قطعاً خودی میں ہوا ہے نہ سیکھتا ہو کب بزرگی میں ہو فلاح اس کی جو بہتر طرح
 ہوئے راستہ ہشتک بنائے کہ نہ ہو سیدھی ہشت جو لڑکانہ استادی کھائے مارے بہت
 کچھ وہ غنیمت روزگار پادشاہ کو حکم کی خوبی تدبیر اور اس کے جواب کی حسن تقدیر و موافق آئی ہو
 عطا خلعت و نعمت کے چوب تعلیم اس حکم کی بحال نہائی

چوتھی حکایت

معلم کتابی را دیدم در و بار مغرب تر شروے و تلخ گفتار بد خوے و مرد و کلام
 گدا طبع و ناسرین کار کہ غش مسلیمانان بدیدن او تہ گشتے و خواندن
 و انش و دل مردم سب کر وے حجت پسران پاکیزہ و دختران و پسران
 بدست حفاے او گرفتار نہ زہرہ خندہ نہ یار اسے گفتار کہ عارض
 سیمین سیکے رابطہ نچہ زدے و گاہ ساق بلورین و گیرے را گنہ گروے
 قولہ معلم کتابی را دیدم صاحب خیابان گفتا ہر کہ کتاب بفہم کاف و نشدیر بانہ گان
 و دبیرستان او قافوس میں ہر کہ صحیح بمعنی نوک زندگان اور معنی کتب و دبیرستان
 جیسا کہ صحاح میں ہو خطا ہی قول خاں آرزو کا ہو اور شائع نور الدین بفہم کاف و نشدیر
 تا مثل ملا سب بمعنی کتب لکھا ہے پس معلم کتابی بقول اولی علم نویسندگان اور بقول ثانی
 کتب ہو گا اثنی قول صاحب خیابان اور غافل مشرقی و صاحب شکرستان نے بھی
 بمعنی دبیرستان یعنی کتب خانہ اور آخوند بچھا یعنی عالم الصبیان لکھا ہے اور صاحب خیابان

بقول بعض محققین کے لکھا ہے کہ کتاب بمعنی کتب و دبیرستان خطا نہیں بلکہ مجازی قول کتاب
 بمعنی نویسندگان یا خانہ درس طفلان حبیباً کہ اہل لغت نے لکھا ہے صحیح لیکن بمعنی صبیان جو صاحب
 شکرستان لکھتا ہے قول جاسند ہی مولف کے نزدیک عجب نہیں کہ کیا فیفتح یا تختانی بعد
 الف و نون اور آخرین بار وحدت بمعنی جبار و قہار جو حبیباً صاحب کشف اللغات لکھتا ہے اور
 شارحون نے بسبب تھنیں خطی کے کتابی تبار فوقانی و بار موجودہ سمجھا ہو کیونکہ بعد مفردی اس
 معلم کے دوسرا معلم سلیم و نیکر و ہوا اس کے مقابلہ میں جبار و قہار مناسب اور عبارت آہستہ
 جو معلم اہل کی صفات و سیمہ میں لکھی گئی معنی قہاری و جباری مناسب است تاہم لکھتا ہے اور شکرستان
 کہ کیا کی کہ کاف و فتح یا تختانی اور آخرین بار اضافی حسب تصریح صاحب برہان بمعنی دہشتا
 ہو یعنی معلم دہشتانی را دیدم الخ والغیب عندہ قولہ کہ اطبع فاضل مشرقی بجائے کہ اس کے گریز
 فارسی بمعنی کتب لکھتا ہے و نون درست قولہ ناپرہیزگار اقول ناپرہیزگار سے مراد فاسق ہے
 لیکن پرہیز بمعنی ترس و بیم بھی برہان میں آیا ہے اس صورت میں ناپرہیزگار بمعنی ناترس و بیدرد ہوگا
 اس جگہ بھی مناسب تہہ مخفف تباہ کا بمعنی ضائع و نابود گردیدہ از برہان مخفف تباہ کا
 بمعنی تیرہ و کدر یا کثیر یعنی حسین و شیرہ دختر باکرہ و زن جوان کہ ہنوز مرد کے نزدیک
 لگتی ہو از غیاث و برہان و جاگیر زہرہ بالفتح دلیری و شجاعت از برہان قوت و قدرت
 از کشف یا راقوت و جمال از برہان شکستہ بیان شش گذشت ترجمہ ملک مغرب میں ایک
 معلم و ہفتانی جبر و قہر میں لاثانی میں نے دیکھا یہ صورت کہ ہر وہ نام کہ ہنوں طرحاں رہتا گفتگو کرت
 کہ اس کی بات کوئی نہ سمجھتا بلکہ خلق کہ اس کے پاس کوئی نہ بیٹھتا مودی خلافت کہ گویا کسی کی شان میں جو
 خلافت المودی قبل الانبیا علیہ السلام میں اشعب طماع کا چچا ناترسی میں مثل یہود و ترسان مسلمانوں کی حلاوت
 نزدیک اس شہنشاہ کی صورت تکرر و دیکھ کر تلخ تر ہوئی قرآن خوانی میں اس کی بدآوازی سے طبیعت بستہ و انوکھی
 نہایت کدہ ہوئی اکثر اطر کے غلامان صورت اور لڑکیاں نوجوان جو طلعت اسکے پنجہ نظم میں گرفتار
 ز طاققت ہشتی کی نہ جمال گفتار کبھی کسی کا عارض سپین نوری سے تقصیر میرا سے طباخون کے
 لال کرتا کبھی کسی کی ساق بلورین باندھ کر شکنجہ مثال کرتا القصہ شہیدم کہ طرفے از خیا
 او معلوم کہ وند بزد و پراوند و مکتب و مصلحے داوند پار ساسے

سلیم بنیکر و سید حکیم کہ سخن جز حکیم ضرورت نگوئے و موجب آزار کس بر
 زبانش نہ رفتے کو دکان را ہیبت استخوانستین از سر پر رفت و از
 معلوم و مین اخلاق ملکی و پند و پویانیک شد بد با عجم و علم و فراسوش
 کرد و در غالب اوقات بیایچہ و لعب فراہم نہشتند سے کو روح
 نادرست ہر سر ہم شکستند سے ہیبت استخوان و علم جو پو و اکم آزار و ترسک
 بازند کو دکان در بازار القوتہ بمعنی قہر کوتاہ یہ کلمہ اس وقت کہتے ہیں جب سخن کو
 مختصر کیا چاہیں اور میل بیان کریں طرف بیانش گذشت قولہ از خیانت او صاحب خیالان
 بقول شارح نور اللہ لکھتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ خیانت ہواسے ہو و ثانیہ مثلثہ ہوانتی اقول
 خیانت او خیانت ہواسے ہو و ثانیہ مثلثہ ہواسے ہو و ثانیہ مثلثہ ہوانتی اقول
 پلید ہونا اور کسی کو بد کہنا اور ناخوش ہونا از صراح و تحقیر کہتے ہیں و در سہ و کتاب بالفہم شہید
 تار فوقانی عربی و بستان و دبستان و مکتب خانہ فارسی از نفائس اسم طرف باب نصرینہ
 بمعنی جاسے کتابت عرف میں بمعنی جاسے خواندن اور کہیں بہانہ لفظ خانہ کے مستعمل کریں کہ عیبہ
 نہیں کیونکہ حسب لفظ مکتب جاسے کتابت ہو تو خانہ کی حاجت نہیں اور فیض استا وون نے فی پیل تجرید
 اپنے شعر میں استعمال کیا جیسا کہ در زامحل صاحب کا پتہ نہ ہو سہ تا سہا و آگاہ از ذوق گرفتاری شونہ
 میکہم از اولفدان راز مکتب خانہ مگر اس قسم کے الفاظ سے اجتناب کرنا اولیٰ ہے از خیانت
 مصطلح بضمیم و کسر لام ہیضہ اسم فاعل باب افعال سے بمعنی طرف صلاح و نیکی کے لاف والہ
 از خیانت ماوہ اسم کا صلاح و مصلوح نہ خیر و کرم و کرم و فتح یقع سے تینوں باب سے آیا ہے از
 صراح قولہ کہ مکتب و مکتب سے داوہ یعنی خدمت معلومی سے اسکو معزول کر کے ایک مہر و صلاح
 کو اسکی جگہ پر کیا پارسیا و سلیم بیان از کا او پر کند را و یو ایک قسم پر شیاطین سے اور
 بمعنی کہ راہ و حج اندیش و حج طبع از برکان مطلق شیطان از کشف لوح بالفتح و سلام کہ سرین
 و فتح نام تختی جیسپر لڑکے کہتے پڑھتے ہیں ہندی میں اسکو پاٹ کہتے ہیں از برکان در لغت معلوم و نظام
 پڑھنے یعنی کہ اگر از برکان قولہ لوح نادرست آہ اقول اس جملہ کے دو معنی کہہ سکتے ہیں ایک یہ
 کہ بے لکھی تختیان بانو لڑکے کو تو نے دو سوے تختہ بر سر تختین کتاب ہو زاب و سوا ہونے سے پناہ

صاحب غیاث مصطلحات سے لکھتا ہو دو نوسنی درست خر سبک ایکسہر چھہ وفتح سین مہملہ
 و سکون کافی نام ایک کھیل کا ہو کہ زمین پر ایک دائرہ کھینچ کر اس کے اندر ایک لڑکا کھڑا ہوتا ہو باہر
 والے اس کو دھوکا دیکر مارتے ہیں اور وہ اندر سے خط کے باہر پائون کو جنبش دیتا ہو جس لڑکے کو پائون
 اس کا چھو یا وسے وہ بجائے اس کے چور ہو کر حلقہ میں درآوے عربی میں اس کھیل کو مجورہ کہتے ہیں
 از برہان نام ایک کھیل کا ہو کہ اطفال ایک لڑکے کو خر سبک بنا کر اگر داس کے چرخ مارتے ہیں وہ خر سبک
 لپک کر ایک لٹ لگا دے وہ خر سبک ہکر اس کی جگہ آوے از غیاث مصطلحات قولہ خر سبک بازند شراج
 نور اللہ خر سبک خر سبک بمعنی ہاتھ پر ہاتھ مارنا لکھتا ہو جس کو ظاہر بزبان ہندی پھیری بجانا کہتے ہیں
 اور خان آرزو لکھتا ہو کہ بعض نسخہ میں خر سبک نند اور بدھ لسنہ میں خر سبک بازند واقع ہو اور خر سبک
 رشیدی میں بمعنی سنگت رگ و رمدار لافضل میں بمعنی خر مہرہ یعنی کوڑی مگر مولف کے نزدیک
 یہ نسخہ غلط ہو خر سبک بازند صحیح ہو کیونکہ خر سبک خر سبک بمعنی پھیری اور خر سبک بمعنی کوڑی اگر کسی نسخہ یا کلام
 اسنادہ میں آیا ہو تو البتہ بمعنی درست ہو سکتے ہیں اس لفظ کو غلط نہ کیا جائے کیونکہ بازاروں
 میں پھیری بجانا یاد کوڑی جوڑ کر زمین پر رکھنا جس کو محاورہ ہندی میں جٹہ کہتے ہیں اور جٹہ قدم
 سے فاصلہ سے گھڑے ہو کر ایک کوڑی سے یا بیٹھ کر بطور سمول گولی سے اس بیٹھ پر نشانہ
 لگانا ہے وستان کے پاجی لونڈو کا کھیل ہی شرفا کے لڑکے بھی بسبب ہمیشگی کے آمین جاسکتا ہو
 دیکھا دیکھی کھیلنے لگتے ہیں مطلق العنان ہوئے تو پھر انکو کون پاتا ہو پکے شدہ ہے اور جواری ہو
 میں کیا عجیب کہ سلطنت ایران یا توران میں بھی یہ کھیل زمانہ سلف میں رہا ہو یا اب بھی مرغ
 ہو اور خر سبک بمعنی سنگت بزرگ بمعنی سخت گران جو مؤید الفضل امین اور بمعنی سنگت بزرگ نام ہو
 ناتراشیدہ وراہ افتادہ مانع عبور و آمد و رفت مروم جو بران قاطع میں آیا ہو بمعنی راز
 مقام پر کسی طرح چسپان نہیں پس مولف کے نزدیک خر سبک بازند و خر سبک بازند
 جیسا کہ اوپر لکھا گیا دونوں صحیح ہیں خر سبک کی خوبی میں اصل لاکھان غلط نہیں و انھیں
 شرحہ قصہ مختصر میں فرسنا کہ یہ دھما بازی یا بد ذاتی اسکی معادہ کر کے اس کو مارا و لگا دیا
 اور خود معانی کی ایک ایسے مرد صالح پر ہنر کا سلیم الطبع خوش اطوار و اناسے روزگار کو تسلیم
 جیسے غصہ نام کو نہ تھا کلام نہ کرنا جب تک ضرورت نہ پاتا تا پلٹ کا کیا ذکر وہ کلمہ جس سے ترخا

زبان پر نہ لاتا یہ وضع دیکھ کر کون کو خوف پہلے استاد کا خیال سے جاتا کہ گویا خواب تھا نہ استاد
 میں جو صفات ملکی دیکھے ایک ایک یوہو بذاتی و شرارت میں ایسے پیکر استاد ہوئے کہ شبیا طبع کج کان کا
 جنکے آگے ابلیس بھی خاک چاٹے اسکے علم کے بحر سے علم کو بھولے اکثر اوقات مجلس و لعب کر
 جا کر لپٹاؤ کی کرتے کیسا پڑھنا بے لکھی تھیان با خود سروں پر توڑتے کتابوں کے ورق پر اگر کنگا جوڑ
 بیت لڑکے جو نہ استاد سے پاویں آزار نہ جو کہ بلیڈین وہ بلکے جا کر بازارہ بیٹھا جو راستہ استاد
 گر ہوئیں نہ آزاروں میں لڑکے پھر پھر ہی بجاتے میرین بازاروں میں بعد از دو وقت میران
 مسجد گذر کر دم معلوم اولین راویدم کہ دل خوش کر وہ بودند و بمقام خوش
 بازار آوردہ بخجیدم و لا حول کنان کفتم کہ و گر بارہ ابلیس را سلم
 ملا کہ چرا گردیدم و در طرف چنان دید ہشتاد و ہشتاد و گفت ہشتاد
 کہ گفتہ اند ہشتاد و با و شایہ پسر کتب وادہ لوح ہمیش بر کنار
 نما و بر سر لوح او نوشت بزرگوار استاد بہ زور سر پر
 مسجد و عید و بیت اللہ عربی سجدہ گاہ و عبادت گاہ و خانہ خدا و حرکت بالفتح و وزن مسجد
 فارسی از برہان و مؤید کشف قولہ بران سجدہ قول اس حکایت میں قبل اسکے کہ میں ذکر
 مسجد کا نہیں آیا جس لفظ آن خمیر غائب بیکار و بے محل معلوم ہوتا ہے ظاہر مقام درس و تدریس کا
 مسجد یا متصل مسجد کے مدرسہ را ہوا اولین یہ لفظ جمع نہیں بلکہ فارسی میں ساتھ زیادتی یا
 دنوں کے مزید علیہ لفظ اول کا مستقل مثل کثر و کثرین و بہتر و بہترین و مہ و مہین و نخست
 و نخستین از غیاث و شرح نور اللہ ابلیس بالکسر بمعنی نا امید رحمت خدا سے اور
 نام شیطان کا ابلیس و عفریت و شیطان و عزازیل عربی و یو فارسی بمعنی شمر و سرکش
 عموما جن ہو یا انسان یا چارہ پایا زمویر و کشف شیطان ماخوذ شطن بفتح سین سے کہ معنی سرکش
 باب انصر میر سے بمعنی رستی سے ہانڈھنا او مخالف کرنا و جو کوئی کہ شمر و سرکش ہو جن
 و انس و دواب سے وہ شیطان ہوا و ارجح قول ابلیس جو رحمت خدا سے دور اور
 مخالف خدا کا ہوا اسی جہت سے اسکو شیطان کہتے ہیں اور احوال سے ثابت ہے کہ وہ ملعون
 معلوم تھا فرشتوں کا چنانچہ ابواب الجنان کی مجلس میں کتاب شریعہ البطلان سے چہرہ

فقر است خطبہ قاضی مرقوم ہو کہ خبر و اسماکان میں فعل اللہ بالبلیس اذا جبط علی الطویل وجہہ لہ
 وقد کان عبد اللہ ستمہ آلاف ستمہ لاندی اس سنی الدنیام سنی الاخرة علی کبر ستمہ واحدة
 حاصل معنی یہ کہ خبر ستمہ کو او ستمہ ہونے کو اس چیز سے جو خداوند تعالیٰ نے اپنی ستمہ کی کہ
 اس کے عمل و دوران اور کوششیں بسیار کو باطل کر دیا حال آنکہ اس نے چھ ہزار برس تک خدای
 عبادت کی تھی اور معلوم نہیں کہ وہ چھ ہزار سال آیا سما لہ اسے و نیاس سے غیر یا سما لہ اسے آخرت سے
 اتنی مدت کی عبادت اس کی ایک ساعت کے کثیر پر خدا تعالیٰ نے محو کر دی اور منقول ہو کہ نو
 ایک منبر پر جو زیر عرش تھا ہر روز وہ ملعون چاکر و خطا کرتا اور چھ لاکھ فرشتے اس منبر
 پر حاضر رہتے اور تقریب اس کا اس مرتبہ کو تھا کہ کوئی فرشتہ ایک روز کہنے لگا کہ اگر عبادت
 مجھ سے کوئی جرم یہ صادر اور کوئی فعل قبیح سرزد ہوگا تو عزرائیل کو میں اپنا شفیع کر دے گا کہ میری شفعا
 کرے اور حضرت آخر گار اس کی شفاعت سے میرے گناہ معاف کرے گا اتنی تشبیہ اطفال
 فرشتوں سے اور معلوم کی شیطاں سے ظاہر کتب اسم ظرف ہی باب نصر میر سے معنی جا
 کتاب از صراح عرفین معنی جاسے خواندن اور کبھی ساتھ لفظ خانہ کے مستعمل قولہ تو
 نیز یعنی نوشتن باب زر قولہ کہ مہر پدر یہ کاف معنی از ہی جیسا کہ شیخ مرقوم کے اس قطع
 میں قطعہ ترک احسان خواجہ اولے تریہ کا حال جفا سے ہوا یاں بہ ہمتا کے نوشتن مرد
 بہ کہ تفاضل سے نوشتن قضا یاں بہ ترحیمہ بعد دو ہفتہ کے اس مسجد پر حبان پر رہتا
 میرا گزر ہوا تو دیکھا کہ پہلے معلوم کو راضی کر کے اپنی جگہ منالاسے تھے میں نے کہا لا حول لا قو
 الا باللہ پھر ابلیس خبیث کو کیا سمجھ کر معلوم اطفال فرشتہ خصال کا کیا ایک مرد ضعیف نہایت
 چاندیدہ گرم و سرد زانہ چشیدہ سنکیر منسا اور کینر کا کیا تو سے نہیں سنا کہ اگلے لوگ کہتے ہیں
 ثنوی شدہ نکتہ ہیں بیٹے کو بھلا بلوچ سمجھیں کنار میں رکھا ہے آپ زب سے لکھا کہ میں
 بہتر چور استا و چونہ ہر پدر

یا چوین حکایت

پارسا ز اور راضیت بیکران از تر کہ خان بدست افتاد عشق و فوج را غار کرد
 و بندری پیشہ گرفت فی الجملہ مانند از سائر معاصی منکرے کہ نکرد و مسکرے

کہ بخورد و بارے بنیادش گفتہ دخل آب روان است و خرج اسماء روان یعنی
 خرج فراوان مسلم کسی را باشد کہ دخل معین دارد قطعہ خود خلعت تیسرے
 آہستہ تر کن کہ کیونکہ ملا جان سر و دے بکو ہستان اگر باران نہ بار
 بسا لے و جلہ گرد و خشک رودے بکو لہ عمان جمع ہر عم کی یعنی بردارن ہر شایع
 کتاب ہر کہ جلفظ عربی کہ اسم جامد ہو جمع اسکی الف و نون کے ساتھ نہیں آتی صحیح یہ کہ جمع عم کی
 اعمام ہو چنانچہ نسخہ صحیحہ میں بجائے عمان کے اعمام دیکھا ہوا و شرح ناظم لفظ ہر کہ لفظ عم کو
 بطریق تفریس ساتھ الف و نون کے جمع کیا ہر مثل محبوبان و معشوقان و ساحلہ و منہا و
 صاحب خیابان لفظ ہر کہ الفاظ نوشتہ شرح ناظم نظیر لفظ عمان نہیں ہو سکتے بلکہ نظیر اسکی
 لفظ ملک یعنی پادشاہ ہر کہ جمع اسکی ملک ان کی ہر چنانچہ انوری کتاب ہر کہ بیت ہنم سوار سخن
 گرچہ سیم در زین بزرگہ ملک خنک و ابرش و ابلق اقول ہر گاہا فارس الفاظ عربی کے
 فارسی بنائے میں تصرفات جائز رکھتے ہیں چنانچہ حافظ شیرازی کے دیوان میں ساحلہ و منہا و
 موجود اور شیخ مرحوم نے بھی عاشق کی جمع عاشقان سی کتاب میں لکھی ہر کہ بیت عاشقان شکر
 معشوق اندر بر نیاید ز شکرگان آواز نہ تو اس صورت میں نظائر نوشتہ شرح ناظم سے انکار کرنا
 صاحب خیابان کا سخن بے دلیل ہر فہم بقا لکسہ باہر آراہ راست سے اور ترک کرنا امر حق کا اور
 بدکاری از منتخب اور طب کا پوست سے اور بندہ کافران سے باب نصر بغیر سے قولہ تعالیٰ
 ففسق عن امرہ و خرج از صراح فجور بضم تین پھر جان حق و دین سے اور جھوٹ کہنا اور نافرمانی اور
 ضائع کرنا نماز کا اور اختیار کرنا معاصی و زنا کا از منتخب قولہ مبذری لفظ مبذریا نشکر نوشتہ
 اقول بسبب لاحق ہونے یا مصدری کے معنی فاعلیت کے جاتے رہے پس مبذری یعنی
 خرج یہودہ کرنا پیشہ بیانش گذشت گر فتن سوائے معانی مشہور یعنی شروع کرنا بھی آتا
 از غیث و مصطلحات قولہ مبذری پیشہ گرفت اقول مبذری مضاف الیہ مقدم اور
 پیشہ مضاف ہو خیر معاصی جمع معصیت کی یعنی گناہان منکر بضم میم و فتح کا و بیانش
 گذشت منکر میں یا تنکیر ہو مسکر بضم میم و کسر کا و صیغہ اسم فاعل باب افعال سے مصدر
 اسکار معنی مست گردانیدن مادہ اسکار بضم میم یعنی مستی و مست شدن از منتخب بکشتن

و اصل بفتح یعنی درآمدی آمدنی مندرج از منتخب و غیات جو کچھ کہ حاصل زمین سے گھر میں آوے
 از مکتب الفضل مندرج بفتح و جیم عربی باہر مونا اور باہر آنا فقیر و غل باب اضریض سے از صراح سے
 استعمال میں وہ مال جسکو صرف کر سکین اور بچیم فارسی غلط لکھ کر اشت استعمال سے عجیب اسکا بچہ
 از غیات و بہار عجم وغیرہ آسیا بیانش کہ پشت گردان گرد و صیفہ امر کا ہر گردین سے بسبب
 زیادتی الف و نون کے بمعنی اسم فاعل ہو گیا پس آسیا گردان بمعنی جکی پھرنے والی قولہ دخل
 آب روان بہت و خرج آسیا گردان اقوال بقدر لفظ و دخل اور لفظ خرج کے لفظ دخل یا مانند مقدمہ
 یعنی آمدنی مثل بہت پانی کے ہو اور خرج مثل پھرتی ہوئی جکی کے ہو حاصل مطلب یہ کہ در در پانی کا
 گھر میں اور بنانا غل کا سوراخ آسیا میں مثل آب روان کے جھٹک جاری اور حال جو تیسرے
 ہو و بخشش سے اور بکھلنا آئے گا آسیا کی گردش سے ممکن والا حال کیونکہ آمد پانی کی چشمہ سے
 اگر بند ہو جاوے تو آب بیرونی کچھ زمین میں جذب کیچھ نہارت آفتاب سے خشک ہو جاوے
 اگر جاوے اسی طرح آندہ کی سید و ہووے تو بجا است فصول خرجی کے تھوڑے دنوں میں
 دولت مفقود ہووے سوراخ آسیا میں غل پڑتا ہو گردش میں اطراف آسیا سے پانی پھرتا ہو
 یعنی صیفہ واحد نہ کہ فاعل فعل مضارع معلوم بمعنی پھرتا ہو و قصد سے کند مفسر اسکا
 غنا بہت بمعنی قصد کردن از غیات اسم بیانش کہ پشت گردان بمعنی پھرتی ہوئی و کسر
 آب روان از منتخب کشت جاری و روان یہ صیفہ اسم فاعل کا ہر جہوں اور عینان سے جیسا کہ صیغہ
 سے پھر از جیم عربی باری و ہند اور جیم عربی یا کھانی مشد و فوق مقرر کردہ شدہ از غیات و قائل
 و شرح فہما ب و مدار و صراح و منتخب کشت قولہ دخل معین و اقوال صاحب شکرستان لفظ
 میں کچھ صیفہ اسم مفعول باب تفعیل سے بمعنی مشغول و مقرر لکھا ہو لیکن یہ بمعنی مناسب مقام
 نہیں کیونکہ آمد مشغول کی صورت میں شرح کی فراوانی یعنی غیر مشغول وجہ اندازہ آمد سے زیادہ
 موجب ہدایت و پشیمانی ہو اور غرض شیخ مرحوم کی یہ کہ خرج آمد سے زیادہ نہ ہو کہ لکھتے کے
 نزدیک معین بفتح میم و کسر عین صیفہ اسم مفعول کا باضیض ہے بمعنی جاری مناسب بمعنی خرج بہ اندازہ
 سر و بہمتین و او مجہول و معروف و نون درست بمعنی نعمہ و سماع یعنی راگ از غیات و
 و بران و جانگیری و نوید و و بضم اول و سکون ثانی مجہول جو سے آب اور نام ایک ساز کا

اور اس تار بر شمشیر کو بھی کتے ہیں جو رباب وغیرہ پر لگاتے ہیں از نوید و بران و جملہ بالفیج و البکر
از قاصد من منتخب و بہار نجوم حضرت کبیر از نوید و دار و کنز و کشف منیر بعد از کانام ہر عجز از ہر رو کو و جملہ کتے ہیں
از غیبات اللغات ترجمہ ایک پیمبر گار کے بیٹے کو چھاؤں کے ترکہ سے
بڑی دولت یافتہ پڑھی جوان کی اسنگ میں نشہ شہا بہش رنگ میں اسنے انواع بدکاری میخوری
زنا کاری اختیار کی جملہ گناہان صغیرہ و کبیرہ سے کوئی فصل ناشائستہ مثل خدا و زنا و لواطہ وغیرہ
باقی نہ اچھو گیا مسکرات میں تازی و شراب و کینہ و دربرہ و ہنگ و گانچہ و چرس و اقیوں و رنگ
اور کوئی نشہ نہ چھوٹا جو نہیا بندہ دل کو رہا بست لست و ہمتا سری مار و اسیران گوری و بلی
گورسون و کسری جیت سری میکہ راگ ندامت گور و سدر مارنگ بدھنس سدا و نیت مورو و کچھ
پیا پانٹا جیمہ کلیان کہارا بہاگ ایمن گاناہر وقت طبعہ سارنگی ڈھولک مرونگ و طنبور و سقار
کچھارج مرچنگ رباب اور میں چکارا اور چنگ بھارات و نچنگی تھپی چھم چھم ناچ رنگ تھا اندر کا
اکھاڑہ چسکے آگے رنگ تھا ایک دن ازراہ نصیحت میں نے اس سے کہا کہ اگر فرزند دینا آید شہابہ
آب روان ہر اور خرچ مثل اس سبب اگر وہ یعنی خرچ بے اندازہ اس شخص کو زیبا ہو جسکی آمدنی مثل دریا
بے اندازہ جاری ہو قطعہ چھوٹا کہ ہو تصور اتھو اگر خرچ بے اندازہ کا بھگو قول بجا و سیر فرزند
پانی کوستان میں اک سال بٹو و بدہ مثل مالی سوکہ جاوے بھقل و او س پیش گیر
لہو و لعب لگا کر کہ چون نعمت سپری شود سختی ہوئی پیشانی خوری قولہ کل لہو و لعب
لہو و لعب بیان ایہا گذشت قولہ سختی بری لفظ بری بھم بابے مودود بریدن سے
اور اس میں بابے خطاب ہر ترجمہ نیک و بد میں استیاز کر و طور پسندیدہ اختیار ہر غرض
استراز کر و بازی و طرب چھوڑو گانے بجانے ناچ رنگ شرب خمر وغیرہ منہیات سے منع ہوڑو کہ
جب دولت تمام خرچ ہو جائیگی فاقہ کشی میں اوقات کا لوگے ہونٹھا چاٹوگے عذراخت یقین
چھانگوگے ناطاقتی سے گر کر خاک بھانگوگے پس از لذت نامے و نوش این سخن در
اوش نہاورد و بر قول من اعتراض کرد و گفت احبت عاجل را بد
تشویش محنت اجل منقص کردن خلافت را سے خرد مشدائست
قطعہ خداوندان کام و نیک سختی بچرا سختی بربدان ہم سختی بربودشادی

اے یار دل افروز غم فرو نشاید گردن امرو و فکلیف مرا کہ در صبر مروت
نشسته ام و عقد فتوت بسته و ذکر العام در افواہ عوام افتادہ مکتوبی
ہر کہ علم شد بکسی او کرم بند نشاید کہ بند بر درم نام نکوبی جو برون شد
بلوے پور نتوانی کہ بہ بندی بروے پتاے و نوش نغمہ فر کا سنا او
شراب کا پینا حاصل معنی عشرت و طرب از غیاث و خیابان و بہار عجم اور ناے جسکا شغف
نی ہوا نام ایک بابے کا جسکا زبان ہندی میں بالشیلی کہتے ہیں اور معنی نوشیدن و شامیدن
و گلو و ہلقوم و معنی فخر و مہمانت بھی آیا ہوا زبان ناے و ہمارا معنی آواز ساز مہربان از نوید
اور نوش شغف نیوش کا مراد سننے اور کان لگانے سے از زبان گوشش گردن کنایہ ہر
سننے اور نگاہ کرنے سے از زبان اغراض بیان شکر گزشت عاجل و حالیہ و موجود عربی
زود و شباب فارسی زمانہ حال جسمین ہمت و وقت ہوا از منتخب و غیاث تشویش
بیانش گزشت آجل یکسر جمیع زمانہ آئندہ جسمین ہمت و دیر ہوا از غیاث مشغول بیان
اسکا اور گزرا خداوند کام کنایہ ہر دو لہندہ سے اور وہ شخص جسکے مقصد و مراد حاصل
ہوں قولہ برد الخ لفظ بر و صیغہ امر کا ہر رفتن سے قولہ فکیف معنی ترکیبی پس جگہ از فردوس اللہ
یہ کلمہ واسطے استفہام حالت کے ہر کہ بخت علوشان کسی امر کے اور غرائب اس کے مرتبہ کے
دیدہ و دلالتہ استفسار ہوتا ہوا ہر از بہار عجم و غیاث حمد و بالانشین از منتخب و کشف
اقول اس جگہ مراد ہر سند سے مروت و عقد بیان انکا اور گزرا فتوت معنی
جو انمردی و مروت از منتخب و غیاث ماخوذ ہر فتی بفتحتین سے کہ آخرین الف مقصورہ و
یا ہوا و ساتھ الف دراز کے بھی لکھتے ہیں معنی مرد جوان وقت بلوغ سے چالیس برس کی
عمر تک اور معنی سخی بھی آیا ہوا از غیاث و شرح لصاب قولہ ہر کہ علم شد آہ اقول علم شدن
بمعنی ظاہر و مشہور ہونا کیونکہ علم بفتحتین منتخب میں معنی نشان اور نام ہر جس سے آدمی معروض ہو
پس معنی اس مصرع کے یہ ہونگے کہ جس شخص کی شہرت ہوئے ساتھ جو انمردی و سخاوت کے
قولہ بند نشاید کہ بند بر درم اقول تقدیر اس مصرع کی یہ ہو کہ نشاید کہ بند بر درم نہد یعنی لا یجوز
کہ دینار و درم کا دنیا اور جو و بخشش بند کرے ترجمہ وہ لو کا سرود و غنا کی رغبت اور سرا

کہنے کا علم ہو لہذا ہر قبیلہ معلوم ہوتا ہے چنانچہ ایمان کی تکلیف کرنا حق تعالیٰ کا کفار کو باوجود علم اس بات کے کہ وہ ایمان نہ لایا لیکن در صورت ترک وعظ اس شخص کو جو نصیحت قبول نہ کرے جاسے عذر باقی رہ جاتی ہے کہ میں ناواقف تھا اگر مجھ کو کوئی آگاہ کہتا تو یہ شبہہ میں اسکا کہنا مانتا علیٰ ہذا التقیہ کفار کو بھی یہی حکم کہنے کی ہوتی کہ اگر خداوند تعالیٰ بوسیدہ کسی نبی کے مجھ کو بوجہ لاعلمی کے ترک کرنے سے اطلاع کرتا تو میں ہرگز کفر اختیار نہ کرتا اور در صورت پند و نصیحت و تکلیف و تعلیم ایمان حجت و اعطاف اور خداوند تعالیٰ کی تمام ہدایتی ہر یہ جوت در میان فرق اسلامیہ کے متنازع فیہ اور بہت طویل الذیل ہے تو اگر اسکا اس کتاب میں بنظر طوالت کے نامناسب لہذا مشیت موندنا زخروا سے اسبق قدر پر اکتفا کیا گیا جس شخص کو دریافت کرنا اس بحث کا منظر ہو کتب کلامیہ میں دیکھ لیجئے خیر و بد یعنی ہرزہ و ہیران و غیرہ و قدر و ماندہ از ہیران خیر و بد ہر دو وہ و پریشان و سرکش از غیاث قولہ دست بردست سے زندہ اقول دست بردست زون کنایہ ہے ہاتھ ملنے سے کہ وقت حسرت و افسوس نہ دے کہ معموالہ کہ جس میں میں نہ دیکھا کہ وہ میری نصیحت پر کان نہیں دھرتا اور دم گرم میرا اسکے دل میں نہ لگا از نہیں کرتا نصیحت کرنا چھوڑ دیا اور اسکی صحبت سے منہ پھیر لیا اور قول حکما پر عمل کیا کہ کیلئے میں کہ آگاہ کہنا و واقفون کہ اس شخص سے جسکی تعلیم و احباب و لازم تجھے ہی مراد اس سے امر مروت و نہی منکر ہے پس اگر وہ قبول کرے تو تبلیغ لازم مل کا گناہ تجھ پر نہیں بلکہ نمانے کا گناہ اپنے پر مشغولی کو تجھے علم ہو نہ وانیہ کہ پر نہ کہ نہ نصیحت و پند و سرکشی کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ہاتھ میں ہتھکڑی اور پاؤں میں پٹیا یاو کہ کیلئے ہاتھ پٹیا کا بدہشتی کیوں بدہشت و دشمنی تا پس از مد سے انجہ از دشمنی ہر دو از کیست حالش بعد مروت بدیدم کہ پارہ پارہ برہم سید و خست و لغت ہر دو از خست دل از خدمت حالش بہم راند و مروت ندیدم در حلال حالش و ریش را بکلامت خراشیدن و شتاب با شیدن پس با خود گفتہ مشغولی ہر لغت سفلہ در بایان مستی پند شد ز روز تنگدستی و خست اندر بہار ان بر فنا شد ز رستگان لا خرم ہے برگ ماندہ اند نشہ فکر وصال و ترس و بیم از زبان نکبت بالفتح خوارسی و خستگی و دردمندی نکبات بفتح جمع از منتخب رنج اور پنج پہونچا نکبات بفتح تین جمع نکبت بالفتح و نکابت بالکسر مصدر ہی باب ہفتم ہے

از صراح اور کتابت بمعنی ریخ دشمن کو پہونچانا از غیث و منتخب صورت و صفت و ہم سر آمدن
و حر لیت بیان این سیر کا اور گز اسفلمہ بالکسر مردم فرومایہ و فرو مرتبہ از کشف و بہار نجم البفتح اول
بکسر ثانی جمع ہر نفوس از منتخب بعضی محققین نے لکھا ہے کہ بفتح اول و کسر دوم جمع ہر کسب کی ہے یعنی
اول و سکون فابھی استعمال و صاحب قلوب نے بکسر اول و سکون دوم و فتح اول و دوم و کسر و سکون لکھا ہے ساتھ
لفظ اسافل کے کہ دلالت جمعیت پر کرتا ہے تفسیر کیا ہے اور نہایت جزر و جی استفادہ ہوتا ہے کہ اصل
بفتح اول و کسر دوم جمع میں مستقل لیکن بعضی واسطے تخفیف کے بکسر اول و سکون دوم بھی کہتے ہیں
پایان بیان شکر گشت قولہ درخت اندر الخ اقول اس مصرع میں قبل لفظ درخت کے لفظ اگر متعلق
اور لفظ بر غنق برگ درخت کا جیسا کہ بران میں ہے شا سبب از مستان مع سم سر از زبان
ترجمہ آخر کار بعد چند مدت کے جیسا کہ اسکی فضول خرچی سے مجھ کو اندیشہ خستہ حالی کا تھا
بجستہ خود غلامیہ دیکھا کہ وہ لہجہ سبب فقر و محتاجی کے پیوند پر پیوند سینا تھا گلی گلی کے ٹکڑے
ٹانگ مانگ کر کوچہ کوچہ ٹھوکرین کھا کھا کر اس خرابی سے جیتا تھا اسکی ناتوان حالی سبب
نقصیت کے دیکھ کر میرے دل میں غصہ آیا چاہا کہ خوب ملاست کروں لیکن بوقت غصہ آویستہ
حالت ادلاس میں درویش کے دل مجروح کو ناخن سرنش سے چھیکر اس شامت زدہ کو جھڑکا
اور اسکی زخم دل پر تھک ملاست چھڑکنا مناسب نہ لکھا پس اپنے دل میں کہا مثنوی بہت مرگئی
سفلوں کو مستی پہنچیں ہوگی اکدن تگدستی بگر ایام بہاری میں تو ان ہو بزمستان میں نہ اک تپا چاہو

چھٹی حکایت

ما و شیا سے لیسرے راہ اویسے داو و گفت سریش کن ہمنانکہ سیکے از فرزند
خویش گفت فرمان بردارم سیکے چند برین برآمد سہمی گرد جائے نرسید
و سیران اویس در فضل و بلاغت منقشی شدند ملاک انشمن را مو جہ
کرد و معاہدت فرمود کہ وعدہ خلافت کردی و وفا بجائے نہا و روی گفت
تر بیت یکسان ست و طبائع مختلف ست قطعہ کریم وزیر زنگ آباد
چمے و ترجمہ سنگے نباشد زرو سیم پر ہمہ عالم شہ تازہ سہیل پڑ جائے
انہاں می کند جائے اویس معکم تربیت بیان شکر گشت قولہ بجائے

یعنی سبکی شائگان نہونی بکار انگار ہونی فضل ہا فزونی بلا غنت سبکی کی میں کامل
 یہ ناز کشفت اللغات نقشہ صیغہ اسم فاعل اخذ انتہا سے کہ مصدر ہر باب افتعال سے
 بمعنی نہایت کو پہنچنے والا والا اللہ شہد است ناد بیان اسکا اور گزر چکا ہر مواخذہ
 گرفت کرنا از غیات اللغات بالغہ کہ گیار گزادہ میں گزادہ یا تہیائش گذشت ہمیل عربی
 اگست بفتح اول و کاف فارسی و سکون سین جملہ قاسمے ترشت فارسی از زبان نام ایک
 ستارہ روشن کاہر کہ سمت جنوب نکلتا ہوا اسکو پہلے اہل میں دیکھتے ہیں جب پندرہ درجے
 پہنچے اس میں آفتاب پہنچ لیتا ہے یعنی مادہ اور ان کی مادیوں کو طلوع ہوتا ہے پہلی شب طلوع کر
 اہل میں کو ٹھکون اور دیواروں پر چڑھنے والے دیکھتے ہیں اس ستارہ کی تابش سے وہ
 چڑھنے لگتے ہیں و بوزار میں جاتے ہیں اس پر سے کہ بخار بھی گنتے ہیں از مویدا انبان
 پیا نشتر گذشت اور ہم مطلق چرم و پوست اور پست بلخار کو بھی کہتے ہیں جو ہمیل کی تابش
 خوشبو و رنگین ہونے لگے ہو جاتا ہے از زبان پوست مرغ یا پوست دہانت کردہ اور منتخب
 تو کہ جاسے انبان ہیکند جاسے اویم صاحب خیابان لکھتا ہے کہ انبان وہ چیز ہے جس میں
 ترشتہ وغیرہ رکھیں عربی میں اسکو جراب کہتے ہیں اور شارح فاضل لکھتا ہے کہ مراد انبان
 پوست رسمی متعارف ہو اور شارح ناظم نے انبان جی پوست بے خوشبو لکھا ہے اور بعض شارح
 سکندرنامہ لکھتے ہیں کہ زمین میں کی دوسری اقالیم کی زمین سے بلند تر ہو اسی جہت سے
 ہمیل پہلے میں میں طلوع ہوتا ہے لہذا جگہ پیدا ہونے اویم کی گویا ولایت میں ہو اور ہر کا طلوع
 ہمیل سے ایک جہنا پیشتر منجھ میں خبر طلوع کی دیتے ہیں لوگ اس ملک سے بہت سے
 چرہ مہیا کر کے بام و دیواروں پر رٹھتے ہیں تاکہ ہمیل کی تاثیر سے اس میں رنگ بوسیدہ ہو
 اور فاضل مشرقی لکھتا ہے کہ اویم پوست خوشبودار جو ہمیل کی تاثیر ہوتا ہے اسکی نو قسم ایک
 یعنی دوسری طاہی اور انبان وہ پوست جس میں خوشبو ہو اور خان آرزو بعد نقل کرنے
 احوال شارح میں کہ شارح فاضل اور شارح ناظم کے اقوال کی تردید میں لکھتا ہے کہ یہ دونوں
 معنی یعنی انبان پوست بمعنی رسمی متعارف اور بمعنی پوست بے خوشبو کسی لغت سے ثابت
 نہیں ہوا اور جو کہ رنگ و بواویم کی ہمیل سے پس جن چڑدن میں کہ رنگ و بوسیدہ ہونی ہو

اس سے انبان وغیرہ بنائے ہیں اس صورت میں انبان مجازاً بمعنی پوشیدہ ہونے کا ہو سکتا ہے لہذا
 شیخ قدس سرہ نے نسبت ہونے اور ہم کی طرف سے سبیل کے فرمائی اقول انبان یعنی چرم چھ گوشہ
 مکتوب الفضا سے اور بمعنی پوشیدہ گو سپند و باغیت کردہ شدہ برمان قاطع سے اور پر لکھا گیا ہے
 ذکر خوشبو مطلق نہیں اس صورت میں انبان بمعنی پوشیدہ خوشبو ظاہر قول شارح فاضل اور
 شارح ناظم کا کتب لغات سے ثابت شاید خالص صاحب نے لغات مذکورہ کو وقت تحریر کے خطہ
 نہیں فرمایا ترجمہ ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو واسطے تعلیم کے کسی معلم کو سپرد کر کے فرمایا
 کہ اسکو مثل اپنے فرزند کے تعلیم کر اسنے کہا بندہ فرمان بردار ہے شاہزادہ کی تعلیم میں قصور کرے
 تو گنہگار ہر کئی سال تک اسنے پرہانے میں کوشش کی محنت اسکی راہگان ہوئی شاہزادہ
 عالمیان و پیرہی مبتدی ربط معلم کے بیٹے فضل و بلاغت میں منتہی ہوئے ایک دن بادشاہ
 اخوند کو گناہ میں ماخوذ کر کے خشکیں ہو کر فرمایا کہ تو نے اپنے وعدہ میں خلاف نمائی کی اور شاہزادہ کی
 تعلیم میں غفلت و بیوفائی کی اسنے عرض کیا کہ تربیت یکسان ہے لیکن اختلاف طبیعت کا بندہ
 عالی پر روشن و عیان ہے قطعہ گرچہ کان سیم و زر ہر سنگ میں ہے پر ہر اک پتھر سے زر نیل نہ سیم
 چرم کو بودار کرنا ہو سبیل ہے پر کہیں انبان کہیں ہوئے اویم کاں سیم و زر ہر کو ہستان میں
 ہر جگہ لیکن نکلتا ہر نہیں ہے

شارح ناظم میں جو انبان کو سبیل سے جو کہ فی انبان کوئی ہوئے ہوئے

اساتوین حکایت

یکے راشنیدم از پیران مربی کہ مریدے را سے گفت چنانکہ تعلق خاطر
 آدمی زاد است بروزی اگر بروزی وہ ہووے بمقام از ملائکہ درگاہ
 قطعہ فراموشت نکرد و از دوران حال کہ بودی لطفہ مدفون و پیوش
 روانت و او طبع و عقل و ادراک و جمال و لطف و اسے وفایت و
 ہوش و وہ انگشت مرتب کرد و رکعت و دو بازویت مرکب سخت
 بروش و کنون پنداری اسے ناخیر ہمت ہے کہ خواہد کردنت روزی
 فراموش ہے قولہ مربی صیغہ اسم فاعل کا ہے تربیت سے بعضی پرورش کہتے اور ماؤ
 اسکا رب بفتح اسے مملہ و بائے موحده مشدود ہے کہ یعنی بصالح آوردن بھی آیا ہوئے

مراد اس سے تعلیم پس پیر مراد یعنی سر تعلیم کہ صاحب بران و کشف کنایہ معلم علوم دینی سے
لکھتے ہیں اور پیرون اور شائع طریقت کا یہی کام ہے کہ علوم دینیہ اپنے مریدوں کو تعلیم کریں
مواظف کے نزدیک یہی مہنی اس جگہ مناسب ہرید بیان نش گذشت تعلق خاطر اپنی سر
مقام بیان نش گذشت لطفہ بالضم آب مہنی از منتخب مدفون صیغہ اسم مفعول ہے یعنی
زیر خاک پنهان شدہ مصدر اسکا وزن ہے یعنی زیر خاک پنهان کردن از منتخب اللغات
مدفون ہوش بر وزن سر ہوش ستیجہ و حیران کردہ شدہ از منتخب و کشف سر گشتہ
و حیران اور عربی میں مناخب دہشت از بران قاطع بود و معروف بر وزن
مسرور صیغہ اسم مفعول کا دہشت سے بالفتح مہنی حیران کردن و لغتین مہنی متحیر شدن ہے از
منتخب فارسی میں جو یہ لفظ بود و جہول سے فعل بطریق تفریس ہے اور یہ لفظ جو مہنی ہوش ہے
فارسیان مجازاً مہنی ہوش استعمال کرتے ہیں از غیاث قولہ مدفون و مدفونش اقول
عامہ نسخہ میں لفظ مدفون ہے اور شارح نورائد و خان آرزو اور دوسرے شارحین بھی مدفون ہی
پوشیدہ و مستور لکھتے ہیں اور خیال مذکور لکھتا ہے کہ جب تو لطفہ مدفون تھا پشت پر میں
اور علقہ و مضغہ میوش ہوا رحم مادر میں اسوقت تجھ کو خداوند تعالیٰ نے فراموش کیا اس
بیان سے معلوم ہوا کہ مادہ خلقت انسان کا صرف مرد کی مہنی ہے کہ عورت کے رحم میں جا کر علقہ
و مضغہ ہوتا ہے حال انکا تیسویں پارہ سورہ طلاق میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے فانیذکر الانسان
رحم خلق خلق من نار و افق یخرج من بین الصلب والترائب و افق آب رختہ شدہ یہ صیغہ
اسم فاعل ہے یعنی مفعول از منتخب و کشف صلب بالضم استخوان تیرا لب جمع تریب کی
مہنی استخوانا سے سیمہ مجازاً مہنی سیمہ از غیاث و منتخب و صراح وغیرہ یعنی پس چنانچہ
کہ نظر کرے آدمی کہ کس چیز سے پیدا کیا گیا خلقت اسکی اس قطرہ آب سے ہے جو رختہ ہوا
رحم میں کہ نکلتا ہے مردوں کے مہرہ پشت اور عورتوں کے استخوانا سے سیمہ سے تفسیر
اس آیت سے ظاہر ہے کہ پیدائش انسان کی مرد و زن دونوں کی مہنی ہے کہ رحم میں مخلوط ہو کر قرار
پاتی ہے اور ہر گاہ و افق مہنی مدفون کتب لغات سے ثابت تو نظر اور مضمون اس آیت کے
عجب نہیں کہ فی الاصل اس مصرع میں بجائے مدفون کے مدفون رہا ہو کا تبوان سے ہو

یا غلط فہمی سے ہون ہو گیا ہو اور عرف میں لفظ اس کو کہتے ہیں جو منی رحم میں اگر قرار پاوے
 اور ہوش کہ معنی ہوش مستعمل اس کے معنی ہے جان ہر لفظ ہوش کے بیان میں لکھا جائیگا انشاء
 اب بیان کرنا انسان کی خلقت کا حال اور پیدائش کا حال ضرور ہوتا آدمی کہ کیفیت اپنی خلقت کی
 بخوبی دریافت کر کے اپنے خالق کو پہچانے والا جس نے اپنے تئیں نہ پہچانا اور نہ اپنے خالق کو وہ
 بہائم ہو پس جاننا چاہیے کہ اصل آدمی کی خاک ہو اور خاک بواسطہ گردش فکلی و شعاع کو ایک نچ
 عناصر صورت خاکی رنگ کے صورت نباتی میں درآوے چنانچہ اکثر مشاہدہ ہوا ہو کہ خاک خاص
 جسمین نباتات کو اصل مدخلت نہ تھی جب آب باران پہونچا تو اس میں سے نباتات پیدا ہوئے
 الغرض نباتات غذائے حیوان اور حیوان غذائے انسان ہوئے اس غذا کو پہلے قوت جاذبہ معدہ میں
 کھینچے اور قوت ماسک اس کو معدہ میں ٹھہراوے اور قوت مضغ اس کو ہضم کرے اور قوت نمیزہ
 کشیف کو لطیف سے جدا کرے اور قوت دافع کشیف کو معدہ سے دفع کرے یہ سب حالات ہضم اول
 ہیں جو معدہ میں ہوتے ہیں اور ہضم اول کو باصطلاح ایلبا کیلوس کہتے ہیں بعد دفع ہونے کشیف
 لطیف کو قوت جاذبہ بواسطہ عروق ناسارہا کہ نام رگوں کا ہر معدہ سے جگر کی طرف نقل کرے اور
 قوائے اسکے دماغہ و نمیزہ جگر میں قوائے معدہ جب اپنا اپنا عمل کر چکیں تو بعد جدا ہونے کشیف
 لطیف سے کشیف کی تین قسم ہوا کہ تیس ہوا کہ صفر ہوئے دوسرا سپر میں جا کر سو دا ہوئے تیسرا
 شانہ میں جا کر بول ہوئے یہ سب حالات ہضم ثانی ہیں جس کو باصطلاح ایلبا کیلوس کہتے ہیں
 بعد اسکے لطیف جگر سے عروق میں جا کر خون ہوئے قوائے مذکورہ عروق میں اپنا اپنا عمل کریں
 اس کو ہضم ثالث کہتے ہیں جب عروق میں کشیف سے لطیف جدا ہو جاوے تب کشیف مسامات کی
 راہ سے کان کے میل یعنی کھونٹ اور فضلہ سنی یعنی رینٹ اور ناخن و موے سر و اندام و پسینا
 خارج ہوئے اگر کشیف میں سے کسی قدر عروق میں رہ جائے تو اس سے آماس اور پھور کہتے ہیں
 پیدائش بعد اسکے خون لطیف عروق سے منتقل ہو کر ہر عضو میں بقدر لیاقت کے جاوے اور
 قوت مصورہ ہر جزو کو موافق اس عضو کے کر دیوے اور حالت تقویر میں ایک بار پھر قوائے مذکورہ ہر
 عضو میں اپنا اپنا عمل کریں اس کو ہضم رابع کہتے ہیں پس خون کشیف بدل یا متخل ہوئے اور خون
 لطیف کو قوت جاذبہ ہر عضو سے کھینچ کر مردوں کی صلب یعنی ریزہ میں اور ہر خون کی تراب

یعنی استخوان ہائے سینہ میں چوچاوسے وہی خون لطیف منی ہوتی ہے اور جب منی عورت و مرد کی
 رحم میں مخلوط ہو کر قرار پاتی ہے تو جس طرح حضرت آدم کی طہیت و گل چالیں روز میں کئی گنیسی اس طرح اس کے
 طفل چل روزہ لگتے ہیں چنانچہ کتاب پرمان قاطع و سراج سے ظاہر اسی طرح چالیں روز تک منی
 بصورت اصلی رکھا رکھ اسکے صورت لطفہ چھوڑ کر بصورت علقہ یعنی بشکل جیسے ہوسے خون اس کے ہوجاتی ہے
 اور بعد چند روز کے وہ خون بستہ بصورت مضغہ یعنی گوشت کا لوتھڑا ہوجاتا ہے اور بعد چند روز کے اس
 لوتھڑے سے رگین اور ہڈیاں اور گوشت و پوست اور انکھ کان ناک دانست لٹھڑا تھو پانوں پیٹ پیچھو سب
 اعضا ظاہر ہوتے ہیں اور چوتھے مہینے روح حیوانی قالب میں آتی ہے غذا اس بچہ کی جب تک کہ رحم میں رہتا ہے
 تو اس کی اسنی وجہ سے تا ایام ولادت زانچہ حال مضغ نہیں ہوتی اور بعد تولد کے حالات طفلی و جوانی
 و پیری سب جانتے ہیں حاجت بیان کی نہیں پیدا ریش کے بیان میں یہ آیت شریفہ اشھار وین سبھا کہ
 رکوع اول میں ناطق ولقد خلقنا الانسان من سلالہ من طین ثم جعلنا نطفۃ فی قرار کہیں ثم جعلنا النطفۃ
 علقۃ ثم خلقنا العلقۃ مضغۃ ثم خلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما ثم انشأنا ناه خلقا آخر فبارک اللہ العزیز
 سلالہ بالفہم یعنی خلاصہ از کشف طین گل و خاک نناک از غیاث و شرح نصاب قرار بیان شکر گوشت
 ظاہر اور رحم سے علقہ بنتھیں بارہ از خون بستہ از مضغ گوشت کا لوتھڑا از مضغ عظام با
 ہڈیاں جمع عظم بالفتح کی از مضغ انشأنا صلیفہ ہم الخ یعنی معلوم اب فعال سے مادہ اسکا انشأنا بالکسر
 کرنا اور شروع کرنا تبارک بفتح کان صلیفہ ماضی معلوم باب تفاعل سے بمعنی بزرگ ہوا جو کہ یہ لفظ
 اسم الکلی حال واقع ہوتا ہے لہذا بمعنی بزرگ ہی مستعمل از غیاث حاصل مطلب یہ کہ تحقیق کرید کیا
 میں نے انسان یعنی حضرت آدم علی نبیا و علیہ السلام کو ایک مشت خاک خالص سے پیدا کیا
 میں نے فسردندان آدم کو قطرہ آب منی سے جب کہ وہ رحم میں قرار پایا بعد اسکے میں نے
 اپنی قدرت سے اس قطرہ کو بصورت خون بستہ کے اور اس خون بستہ کو بشکل گوشت کے
 لوتھڑے کے کر دیا پھر بنا میں اس لوتھڑے سے ہڈیاں پھر بنایا اول ان ہڈیوں کو لباس گوشت کا
 اور گوشت کو لباس پوست کا اور بعد ہمتی اعضا و جوارح کے میں نے اسکو جان عطائی اور پیدا کیا بطور
 مادر سے پس بزرگ ہوا اللہ تعالیٰ خوبترین خالق اور بہترین مصور اور جناب باری تعالیٰ نے
 انسان کو اسواسطے پیدا کیا کہ اسکو پچھانیں چنانچہ خود فرماتا ہے کہ ما خلقناک الجن والانس للعبودۃ

ایں حرفوں یعنی زمین پیدا کیا میں نے جس میں انسان کو نگر اسوا سے کر دی چھوٹا پتیا میں اور میری
 جہالت کریں اور آدمیوں کو اپنی معرفت کی آستین استعداد عطا فرمائی والا مہر دہن سے استفادہ نہ کرنا کوئی پیمانہ کچھ
 لکیر میں ہاتھ مشابہہ صنائع و بدائع کے جو عالم میں موجود ہیں عقل سے البتہ اس کو جان سکتے ہیں اور آدمیوں کو
 بہت دشوار تھا کہ قہر و ریاض میں اور بلندی کو پہنچان پر جا کر اس کے عالم سفلی و علوی کو مشاہدہ کریں
 اور فلک پر جا کر حقائق و دقائق آسمانی جانیں اور عالم ملکوت سے احوال فرشتوں کا دریافت کریں
 اور سب صفات الہی پر مطلع ہویں اور افعال جناب باری در باب ابداع و اختراع موجودات کے پتہ
 پس حق تعالیٰ نے اپنے کمال لطیف و عنایت سے جو کچھ عالم علوی و سفلی میں مقرر و باطن پیدا کیا تھا
 وہ سب وجود انسان میں پیدا کیا اور جن صفات میں سے خود موصوفہ ہوئے انہیں چھ فہات سے انسان کو
 موصوفہ کیا اور صیغہ عالم تابع فرمان الہی ہو اسی طرح آدمیوں کے تکیہ مستخرج کا کیا تاکہ انسان کے سب
 اعضاء و ترقیب با جزا سے ہی آدم سے عالم علوی و سفلی پر مطلع ہویں اور اپنے صفات کے ارادہ سے صفات
 حق تعالیٰ کے پیمانہ یعنی صیغہ فرمان روانی روح کی بدن پر اور حکمرانی جان کی تہ پر یہ صیغہ فرمان والی
 و حکمرانی حق تعالیٰ کی عالم ممکنات میں جانیں اور بعض حقیقیں کچھ ہیں جس کا ترجمہ یہ ہے قطعہ ہر نسخہ نامہ
 الہی تو ہی ہے اس لئے جمال شاہی تو ہی ہے باہر نہیں تجھے ہے جو کچھ عالم میں ہے ہر ماہ سے لیکے تا باہمی تو ہی ہے چنانچہ
 حدیث نبوی خلق اللہ آدم علی صورتہ صدق اس مقال پر شاہد حال اس جگہ صورت یعنی پیکر نہیں بلکہ
 یعنی شہنشاہ و مانند ہے یہ حدیث اور کتاب خزائن الخصال میں یہ احادیث قدسی منقول ہیں کہ یا ابراہیم
 انا ملک الانزل اعمل بما افرک و انتہ عما نیتک حتی اجمک ملک الانزل یا ابراہیم انا محی الاموات اعمل بما افرک
 و انتہ عما نیتک حتی اجمک حی الاموات یا ابراہیم انا ماکن اوقات لشیء کن فیکون لشیء با افرک و انتہ عما نیتک
 حتی تقول لشیء کن فیکون انشہ بکسر اول آخر صیغہ امر حاضر کا یہ صیغہ درجہ کا انتہا و بار بار افعال سے یعنی بار بار
 از منتخب یعنی ای ہی آدم میں ایسا بادشاہ ہوں کہ یہی سلطنت کو مرکز زوال نہیں تو ہی کہ اس چیز جو میں
 حکم کیا ہے اور کناریہ کش ہو اس چیز سے جو میں نے جو شکوہ منع کیا ہے تو میں نے جو شکوہ ایسا بادشاہ کروں کہ تیری یا تو
 کو بھی ہرگز زوال نہ ہو بلکہ بہشت میں ہمیشہ حکمرانی کرے اور ای ہی آدم میں زندہ جاوید ہوں اگر تو عمل کرے
 میرے احکام پر اور پرہیز کرے اس چیز سے جو میں نے منع کیا تو میں نے جو شکوہ بھی زندہ جاوید کروں جنت المادوی میں
 ہمیشہ عشرت سے نعلی المدام زندگانی کرے اور ای ہی آدم میں بادشاہ قادر ہوں جب کسی چیز سے عدم کو

کہ موجود ہے فی الفرض چیز موجود ہو جاوے اگر تو اطاعت کرے میری جو میں نے کہا ہے اور اجتناب کرے
 اس سے جو میں نے منع کیا تو یہ مرتبہ میں شجہ کو بھی عنایت کروں کہ جس شیء معدوم کو تو کہے کہ موجود ہونی لگا
 وہ شیء موجود ہو جاوے روان و طبع بیان انکا اوپر گزرا اولیٰ مراد طبع سے اس جگہ یہ ہے کہ ابوالبشر
 حضرت آدم علیہ السلام کو میں نے آب و آتش دیا وہ خاک سے پیدا کیا اور تیسرے جسم میں بھی حرارت آتش کی
 اور برودت ہوئی اور طوبت پانی کی اور یوسہ خشک کی باوجود مخالفت بکدر متفق و متدل ہو گئیں
 اور اک دریافت کرنا اور دیکھنا اور پہنچنا مد بلوغ کو از منتخب جمال بیانش گذشت لفظ گویا
 اسے بیان اسکا اوپر گذشت اندیشہ و خیال از منتخب ہوش زیر کی و آگاہی و شعور
 و عقل و فہم و فراست و بہننی رسیع و جان و دل اور بالفتح بمعنی گرفتار و خود نمائی از بر تان بمعنی ذہن
 اور یہ لفظ محل آگاہی و شعور میں مقفل چنانچہ کہتے ہیں فلان شخص مست و مہوش یعنی بے خبر و ناہوش
 از مؤید ناچیز بمعنی معدوم و فرومایہ از بر تان دریافت چیز ہمت بیانش گذشت قولہ ناچیز ہمت
 یعنی جو عقل و اندیشہ نہ جمے ایک پیر صاحب کشف و یقین معلوم دین اپنے کسی مرید کو
 یوں سمجھا تا تھا کہ آدمی زاد کو جس قدر فکر روزی کی ہو اور دن رات اسکی تلاش میں سرگردان رہتا
 اگر بصدق و رزق کم فی السمار و النہد و ن رزق مقدر و موجود سے مطمئن رہ کر روزی و شان کی طاقت
 اور بول تیاست کا غم کھاتا تو قریب و منزلت میں مرتبہ اسکا ملائکہ کے مرتبہ سے گذر جانا قطعہ نہ بھولا
 سمجھ کو خالق ان دنوں میں رحم میں جب سمجھے کچھ بھی نہ تھا ہوش دیا قلب میں جان بھر دین
 و عقل جمال و لطف و رایہ و فہم اور ہوش بنائیں دست و پا میں انگلیاں پس مرتبہ بے پھر باز و درویش
 سمجھتا ہے اگر ایسیست ہمت کہ گریگاہ تری روزی فراموش

کیست

آستھوین حکایت

اجرا ہے را ویدم کہ پسر اسمیکفت یا بنی انک مسئلہ یوم القیامت ماذا
 ولا یقال میں انشیت یعنی ترا خواہند پرسید کہ بہت چیت و نگین
 کہ بدست کیست قطعہ جامعہ کہہ را کہ سے پسند آوے از کرم پیلہ
 نامی شد باغیر نیسے نشست روز سے چند لا جرم پچو او گرامی شد
 اولیٰ عربی کی تفصیل ادب گزری لیکن نظر بنال محل عربی اور اعراب جمع اعراب کے جیسے کہ صاحب تاج اللغات

گفتا ہوں اور بھی بظہر لفظ ہمیا گفت صیغہ واحد غائب فعل ماضی استمراری جیسا کہ شیخ مرحوم نے لکھا اور
لفظ اعراب مفرد معلوم ہوتا ہے غایۃ الامر یہ کہ استعمال اسکا جمع کے مقام میں بھی ہو چنانچہ کلام اللہ
میں جو اعراب استند کفر و نفاق واقع ہوئے ہیں اراکس سے مراد ان صحابہ الشہین ہیں جن کو شخص واحد
قوله یا بنی آہ اقول یہ کلام ماخوذ ہے اس آیت سے جو اٹھارہویں بار سورہ مؤمنوں کے رکوع چہارم
میں بعد ربیع کے واقع ہے فاذا انفتح فی الصور قلنا انساب بینہم یومئذ ولا یتساءلون من تقلبت مواضعہ
فاولئک ہم المفلحون ومن خفت موازینہ فاولئک الذین خسروا انفسہم فی جہنم خالدون
حاصل مطلب اس آیت کا بقول مفسرین کے یہ ہے کہ جب قیامت کے دن پھونکا جائیگا صور اسرافیل تو
اُس روز درمیان اہل محشر کے نسب باقی نہ رہیگا یا نہینقی کہ اُس دن کی دہشت اقربا کی مہربانی و
شفقت کو دفع کر دے گی بسبب اس کے کہ ہر ایک بھال خود در ماندہ ہو جائیگا یا یا نہینقی کہ دنیا میں
جو لوگ نسبت سے مفاخرت و مباہات کرتے تھے اُس روز وہ نسب کی فائدہ نہ بخشیں گے اور بزرگی نازگی
اور علو خاندانی کی کوئی رعایت نہ کریگا سب اپنے ہی حال میں ایسے مبتلا رہیں گے کہ ایک دوسرے سے کو
نہ پوچھیں گے پس وہ لوگ جو کابلہ ایمان و اعمال صالحہ گراں ہوگا عذاب آخرت سے نجات پا کر وہ
بہشت غیر سرشت ہونگے اور جو کابلہ بسبب بے ایمانی اور اعمال فسق و فجور کے سبک بیچ گاہیں دی
گروہ زبان کا رہیں کہ غراب کیا اپنے نفوس کو واسطے لذات دنیا سے فانی اور چند روزہ زندگانی کے
ہمیشہ رہیں گے جہنم میں اور کبھی نجات نہ پاویں گے پس حکم اس آیت کے آبا و اجداد کی شرافت پر نازان ہونا
چاہیے اور بسبب نسب و خاندان کے ہر چند پیروزاوی ہو خلق خدا کو جہنم حطارت نہ دیکھا چاہیے
ان زمرہ سادات کہ فوریہ روزگار ہیں اور خاندان عجمت و کرامت کے یادگار ہیں دوسروں کو
لازم کہ انکی تعظیم و توقیر میں کوتاہی نہ کریں اور موافق مضمون اس بیت کے ہدیت گل کے جائز سے
گلستان ہر خراب پڑوسے گل پاویں کہاں سے جز گلاب ایدہ ملاہرین کی خدمت سے جو حمد و ثناء
سادات کی ملازمت سے اپنے دل کو تسلی دیویں اور سادات کو مناسب کہ طریقہ تواضع و انکسار سے
کہ شیوہ ماشکے پدران بزرگوار کا ہی پاؤں باہر نہ رکھیں اخبار و آثار در باب شرح تواضع و انکسار ائمہ اطہار
علیہم السلام کتاب حدیث و تواریخ میں مرقوم ہیں اس جگہ لکھنا اسکا ضرور نہیں آئندہ لکھا جائیگا
قولہ میں پوشتہ مختار صاحب شکرستان کا پوشتہ مذکور ہے فارسی و عربی میں منقطعہ معلوم ہوتا ہے

در عبارت سے کہ اطراف و جوانب کعبہ از دہ پویشند مگر لفظ کے نزدیک یہاں سے تازی و سینی ہونا
 نہ مناسب یعنی جائے کعبہ کو تبرکاً بوسہ دینے میں پہلے یہاں فارسی و یا سنی تھانی معروف ہوں جیہ
 نام ایک کپڑے کا ہر جسکے فضلہ سے ایریشیم حاصل ہوتا ہے از بر زبان معنی ہیند ایریشیم جسکے اندر گرم
 رہتا ہے اور معنی گرم تھندہ بھی آیا ہے از خبیات و سراج اس کپڑے کو گرم بنا دے کہ گرم ہو کر ایریشیم بھی کہتے ہیں
 قولہ نامی شد نامی معنی نامور و مشہور ہونا از بر زبان قولہ باغ نری یعنی باکعبہ کے متصل سوائے معنی
 بیٹھنے کے بعضی رہنا بھی آیا ہے از بر زبان قولہ تھو معنی مثل کعبہ تھو چہ ایک بار ہی کہہ دے دیکھ کہ آہ
 بیٹھنے کو نصیحت کرتا تھا کہ اس لحقت جگر قیامت کے دن پیش خالی آگے حاضر ہونگے اہل مکتبہ و تھو
 پوچھا جائیگا احوال خبر و شرکا اور یہ سوال کیا جائیگا کہ تو کس خاندان سے ہو تو دل کا بیٹا ہی یا فرزند پیغمبر کا
 یعنی جناب باری تعالیٰ تجھے پوچھے گا کہ تیرا کیا ہنر ہو اور یہ نام متفہم کر لیا کہ تیرا کون جہد و پوری قطع
 چوتھے میں جو کعبہ کا جامعہ بنائیں سپہ سے اسکی عزت ہو چند سے ملے ہوں تھا وہ کعبہ کا
 یہی باعث جو اتنی حرمت ہو

نویں حکایت

در تصانیف حکما آوروہ اند کہ گرم را ولادت بہر و نمیت چنانکہ دیکھتہ و انانہ
 بلکہ احشام اور را بخورند و شکش بدرند و راہ صحرا گیرند و آن پرستہا کہ در
 تانہ گرم ہیند اثر آن بہت بار سے این نگاہ پیش بزرگ سے کہ گفت
 دل من بر کعبہ حق این سخن گواہی میدہد و چنین بتوان بودن و حالت
 خروہی با باد و بد چنین معاملت کردہ اند لا جرم در بزرگی چنین مقبول و
 محبوب اند قطعہ شمس را بد و حیت کردہ کا ہے جو انہر و باد و گر این ہیند
 سرکہ با اہل خود وفا کنندہ نشود و دوست رویے و دشمنندہ پیش کش و گرم کہند
 جہان ہستان بدست آئی گفت چنانستائیم جو حرمت بہت کہ ہستان
 نیز بیرون آیم گرم بفتح کات تازی و زار فارسی و گرم نہ تازی فارسی عقرب شبع
 بہشت میں چہ و سکوایا و عدہ و کسر ال حملہ ہر چہ ہندی از منتخب قولہ ولادت محدود
 پیش را و سبب احشام بالفتح جمع ہر حشاشکی جو کعبہ بیٹھنے کے اندر ہر دل و جگر و سپر و گردہ

اور یہ قصہ مشہور ہے کہ بچھو سے کہیں پوچھا کہ توجا دون میں کیوں نہیں نکلتا جواب دیا کیا نکون تم جانتے ہو جو کہ میں میں میری قدر و منزلت ہی میں سوکھم ہر ماہ میں جو دم گذرتا ہر غنیمت ہے

دسویں حکایت

فقیرہ درویشہ حاملہ بود مدت حمل بسر آورد درویش را ہمہ عمر قرینہ بنیاد بود گفت اگر خداوند تعالیٰ مرا پس سے بخشد حزا میں خرقہ کہ پوشیدہ ام ہر چہ ملک میں ست ایشار درویشان کفر اتفاقا بسر آورد شادمانی کرد و سفرہ درویشان موجب شرط نہاد پس از چند سال از سفر شام باز آمد بجلت آن درویش برگزیدہ و از کیفیت حالش خبر رسید کہ گفتند بنزدان تنہ در ست گفتہ سبب چیست گفتہ سرش خمر خوردہ و عہد کردہ و خون کے ریختہ و از میان گریختہ بدر بالعت و ہر سلسلہ دریائی و بند گران بریائے گفتہ اس بلا راوی بجا جت از خدای عزوجل خواستہ شد قطعہ زمان باز دارا کی فردہ ہنہ ہار پڑا اگر وقت ولادت مار زائندہ از ان بہتر نبرد یک خردمند کہ فرزند ان نامہوار زائندہ قولہ فقیرہ درویشہ آہ بعض نسخہ میں زن فقیرہ ہے اور ملا سعد کی شرح شکرستان میں زن فقیرہ ہے فقیرہ وہ عورت جو محتاج ہو از کشف فقیرہ درویش جو قوت و کفایت خند زہد رکھتا ہو اور بعضی مرد پیش شکستہ از منتجب درویش بیایے جمول تقیض بالدار و شخص تارک الدنیا جسے عمر اپنی عبادت و ریاضت میں بسر کیا ہو از بران بالفتح بمعنی در بدر بھیک مانگنے والا اصل میں درویش تھا اور درویشی کا اصل در آوینہ تھا بمعنی آوینہ از در زار بھجہ کو شمع سے بدلا گیا ہو کہ کد وقت سوال کہ دروازے کو پکڑتا ہو کہ لگا کہ کو درویش کہتے ہیں اور بعضے فقیرین نے لکھا ہو کہ درویش اصل میں درویش تھا در میان یا او واکہ کے قلب نکالی کیا درویش ہوا اور زاکو شمع کے ساتھ بدلا گیا اور یوز صیغہ امر کا ہی یوزیدین سے بمعنی جستجو کرنا یہ وجہ آخرین استفادہ ہر سلاح اللغات سے اور وجہ اول جو سابق میں لکھی گئی استفادہ ہر مدار الا فاضل و توفیق الفضل و ضروری ہے اور جو کہ الملاقہ اس لفظ کا خدا رسیدگان کو شہ نشین ہے صادق نہیں آتا اور نازیبا ہے لہذا فقیر اہل عرفان کو بہت تمیز کے درویش بضم دال کہا جاتا ہے کہ

صورت میں درویش مرکب ہر لفظ در سے کہ یعنی مردارید ہر اور ویش ہے کہ اصل میں رخ اش ہر علیہ
 رخ کا تھا کہ کلمہ تشبیہی جیسے کہ سار فرید علیہ سر کا بعد اسکے واو کو کسرہ دیکر الف کو بقاعدہ انا کہ
 یار قبول کیا یہ وجہ عموماً ہے صاحب غیاث کہ اور کسی اہل لغت نے نہیں لکھا در بہت خوب و جگر
 غالب کہ کوئی اہل علم اسکو ناپسند کرے حاملہ و جمالی ہر البستہ و بار و از فاری گاہن شہری جمالی
 بضم ج و فتح لام جمالی کی جمع از غیاث قولہ حاملہ و صاحب راجع لگتا ہے کہ حاملہ الکسر و البستہ و بار و از فاری
 اشخانہ مصدر باب ضرب یضرب سے اور بفتح اول و سکون ییم یعنی بارشکم الزمرن جمالی یعنی وہ عورت
 جو بیٹ سے ہو اسکو حامل کہتے ہیں اور جو عورت کہ بیٹھ یا سر پہ بچہ ٹھہراوے اسکو حاملہ کہتے ہیں
 اور تاؤ تانیث لاحق نہیں ہوتی مگر واسطے فرق کے ہر گاہ اطلاق جمالی کا سو اے عورت کے
 مرد پر نہیں تاؤ تانیث کے الحاق کی کیا حاجت چنانچہ طالق و طائفہ بھی سو اے عورت کے مرد کو نہیں
 کہہ سکتے اور صاحب شکرستان بھی لکھتا ہے کہ جب حاملہ و طائفہ و طائفہ و طائفہ اور امثال اسکے
 مفرد ص واسطے عورت کے ہر تو تار فاروقہ کے لائے کی کچھ احتیاج نہیں انتہی پس معلوم ہوا کہ لفظ حاملہ
 تصرف معلمان کم استعداد کا ہر فی الاصل کلام مصنف علی الرحمتہ کا حامل ہوگا وادادہ علم قولہ اسکو
 کھایہ ہر تمام ہونے سے یعنی پورے دن ہونے اور وقت چینیہ کا قریب پہنچا اور پھر آوروں و حرقہ
 بیان انکا اور پھر اقول اس جگہ خرقہ سے مراد تاج اور وصلہ اور کفنہ و لنگوٹ و شہرہ و طائے مرشد
 کہ فقرا اسکو تازندگی جدا نہیں کرتے اور کیا نہیں دیتے ایشیا ربیانش گزشت قولہ اسکو آورد
 اقول معنی اسکے ظاہر کہ بیٹا پیدا ہوا اور اس جگہ صنعت تخیس ہے کہ ابتداء میں اسکو آورد و بار موجودہ واقع
 اور دونوں بصورت واحد ہر سفرہ بالضم یعنی تو شہرہ و ان مسافر اور طعام مسافر و مفتوح و کشف
 عجزا یعنی دستار خوان جو کہ فارسی میں معنی ہے لہذا بنظر استکارہ طابع کے معنی دستار خوانی بالفتح اور
 دوسرے معنی میں بالضم مقرر کیا گیا از غیاث قولہ سفرہ درویشان نہاد اقول دستار خوان
 کھانا چن کر کھانا معمول فقیر و نکا نہیں بلکہ یہ تکلف دینا داروں کا ہر اور اور کھایا کہ سفرہ یعنی طعام
 مسافر ان بھی آیا پہنچا اسکے فقر آدم سفر ہوتے ہیں مجاہد معنی طعام درویشان بھی کہہ سکتے ہیں چنگی بھی طعام فقر آدم
 جسکو انکے محاورہ میں چھانڈا کہتے ہیں محکمہ بیان اسکا باب اول کی چوتھی حکایت میں دیکھو
 قولہ برگزشتہ اس جگہ بزرگدہر یعنی اسکے محلہ میں رہن گیا کیفیت تشدید یا تو تہستانی دوم

پہنچے ہوں اسکے سوا جتنا نقد و جیش میری ملک میں ہر فقیر و ن کے کھلانے میں صرف کروں بار سے
جناب باری کی قدرت کاملہ سے اس عالم کے بالکامیاب اور انما بیت خوشی و رویش نے کی گویا ہلال عید
ہویدا ہوا بڑی دھوم سے میل کیا ہے اخلاق سے کنوڑی کو چلا گیا سیکڑی و قیر آئے رگ چھانے پھٹا
بستر سے چائے اور اسی لنگھانے جب دال کی طیار ہوئی حسب القاس و عدہ چھانڈے ہر ایک کے
اگر دھڑکیے کھاپی چکرے تو تھکے بال ہوں کے لیے چھ میت بھر دیے بعد کی سال کے جو میں سفر ختم
پہنچ کر آیا اس فقیر کے محل میں کیا اسکے حال کی کیفیت سے میں نے فریاد بھی تو لوگوں نے کہا کہ کوڑاں
بند پناہ میں لے گیا میں نے پوچھا کیا سبب کیا قصیر کی کہنے لگے بیٹے نے شراب پی بدستی میں
کسی کا خون کیسے بھاگ گیا اسی سبب لگے میں ملوث اور پانچ پیر میں نے کہا اس بلا کو اسنے بآز
خدا سے چاہی یعنی اگر بٹیا پیدا ہوئی کہ وہ خواہش نہ کرے تا تاج کا شیش میں نہ پڑے قطعہ زمان حالہ
امیر و عاقل : اگر انکے قول پر ہوں : کہ میں بہتر و لکھن یہ غصب ہوئے کہ فرزند ان نامہوار ہوئے

کیا رھو میں حکایت

طفل بودم کہ نر کے را سیدم از بلوغ گفت در مسطور آمدہ است کہ سید نشان
داروین کے نامزدہ ساقلی و دوم احکام و سوم ہکادین موسے زبانا را باوریت
کے نشان دار و دوس آنکہ در زمانہ خداے عزوجل پیش از ان باشی کہ در
نفس خویش و ہر کہ در دین جنت موجود نیست نیز و محققان بالغ نشان
قطعہ بصورت آدمی شدہ قطرہ آب : کہ علی رفرش قرار اندر رحم ماند : اگر
حل سالہ را عقل و ادب نسبت تحقیق نشان شاید آدمی خواندہ قطعہ جو اندری
و لطف است آدمیت : ہمیں نقش میلانی مندرارہ ہنر باید کہ بصورت
میتوان کردہ بالوانہا و از شکرت و زنگارہ خواندہ نشان را نا شدہ فصل و
احسان : چہ فرق از آدمی تا نقش و یوارہ بدست اور و لہ ذی ہنر
یکے را اگر توانی دل بدست آرہ طفل بالکسر و جوی بالفتح عربی کو دک و بوجہ فارسی
ہندی اقول انتہائے ایام طفلی قریب بابتہائے ایام بلوغ ہر بلوغ حد درجہ کہ چہ چاہا
نہ منتخب و مویہ قولہ در مسطور است بعض نشانہ میں ہوں ہر کہ تہ مسطور است کہ تہ ہر

دوسری عملی کہ تانبے اور سرکہ اور ٹوسا درجہ بناتے ہیں ازبر ان قاطع شر جبہ ایم
 طفلی و طالب العلمی میں ایک عالم سے میں نے بالغ ہونے کی علامت پوچھی فہم فرمایا
 ایک کتاب علم فقہ شافعی مذہب میں مسمیٰ بہ طور ہی اُسہیں تین نشان مسطور ہیں ایک
 عمر پانزدہ سال دوسرے خواب یا بیداری میں منی کا انزال تیسرے شرنگاہ کا بال ان
 تینوں علامتوں سے ایک نشان بھی جسم میں پایا جاسکے وہ بالغ ہو یہ تینوں نشانہ سے
 شرعی ہیں لیکن میرے نزدیک صرف ایک نشان ہو کہ رضا جوئی جناب باری اور تعمیل
 احکام آگہی میں یعنی امتثال امور اور اجتناب منہا ہی میں اپنے تئیں اس سے زیادہ مصروف
 رکھے جیسا کہ اپنے حفظ نفس کے بند و بست میں ہمہ تن مصروف و مشغول رہتا ہو اور جس میں
 یہ صفت موجود نہ ہو بل تحقیق اُسکو بالظن میں شمار نہیں کرتے قطعہ منی سے بنگلی انسان کی
 صورت یہ کہ کھلی بالیس دن اندر زخم کے پچھل سالہ جو پ عقل و ادب ہر حقہقت میں
 نہیں وہ آدمی سے قطعہ نشان آدمی ہی لکھت نہ ہمت والا صورت ظاہر ہیکارہ کہ ہر سب فیض
 جو ان تصور اوان بہ رنگ زرد و سبز و سرخ و زنگارہ جو انسان میں نہوے فضل و احسان
 بلا شک ہے وہ مثل نقش و لوان بہتر تفصیل دنیا کا نہیں نام و تو خوش کر کوئی دل گرہہ سکے باز

باب دوم حکایت

سالے نزع میان بیادگان حاج افتادہ بود و داعی و ران سفر ہم پیادہ بود
 انصاف و سرور و شے ہم افتادہ بود و فتنہ و جہالان ہم گجاوہ تینے را دیدم
 کہ با عدل خویش میگفت یا العجب بیادگان حاج عرصہ شطرنج را بسرے برد و فرین
 میشود یعنی بہ از ان میشود کہ بود و بیادگان حاج بادیر را بسرے برد و بشر شد
 قطعہ از من بگوئے حاجی مردم گزائے را بہ کو پوشتین خاق بازارے درو
 حاجی تو نیستی شریست از برائے آنکہ بہ ہمارہ خارے خور و بارے برد
 نزع خدمت و جلال و محبت عربی بر فاش و جنگ و ترشہ فارسی جگر کھندے حاج بقیت
 جمع و حاجت کی اور بقشد بدیم جمع حاجی کی جیسے روم جمع رومی اور بیود جمع بیودی کی اور صیفہ
 اسم فاعل کا بھی کہ میں جمع کرنے والا از تختہ کشف و غیث قولہ بیادگان حاج اکثر نمونہ

بجائے حاج کے حجاج ہوا اور حجاج بفتح حجاجے حلی و تشدید جیم یعنی بہت حجت لاسفہ والا اور لقب ایک
 پورہ شہادہ ظالم کا جسکو حجاج بن یوسف ثقفی کہتے ہیں۔ تیرہ ہزار آدمیوں کو ماق اس ملعون نے قتل کیا
 اور یحیٰی جامع حاجی کی ازمنتخاب قول بنظر اس کے کہ جن بخون ہیں حجاج ہوا نہیں اور کبھی حلی نسخ میں اس
 حکایت کے چلے اخیر میں حاج بعد اسکے حاج واقع ہوا اور حاج کا فائدہ صحیح حاج ہوا نہ کہ نزدیک حاج صحیح
 معام ہوتا ہوا غالب کہ حجاج کا قبول کی غلطی ہو و اس علم داعی دعا گو و یہ خواندہ از کشف بقول اس
 مراو شیخ کی داعی سے ذات خاص اپنی ہوا و یہ لفظ محاورات میں ہوا لفظ متعل انصاف
 داد و دینا اور کسبستی کرنا ازمنتخاب قول انصاف در سرور دے ہم افتادیم اقول سیاق کلام سے معلوم
 ہوتا ہے کہ شیخ مرعوم بھی شریک نزاع ہو گئے تھے اگر شریک نہ ہوتا تو بجائے افتادیم و دادیم کے افتاد
 و دادند کہتے اور لفظ انصاف ارقام نفرات و بدینہ مشکلم مع الغیر سے مشارکت شیخ کی بخوبی واضح ہوا
 داد و فسوق و عدل و ایم اقول لفظ فسوق و عدل اشارہ اس آیت سے جو دوسرے پارہ چوتھ میں
 لکھ میں بعد ربع اور قبل نصف کے واقع ہوا الحج استمر معلومات من فی فیض فیض الحج فلا رقت ولا فساد
 ولا جلال فی الحج بتشدید جمع طواف کعبہ کا قصد کرنا بہ نیت عبادت اور بحالانا اسکا ازمنتخاب لفظ
 اشر و مشور دونوں جمع ہیں شریکی یعنی باہم ازمنتخاب اور چہنہ کو شہر کہنے کی وجہ تسمیہ یہ کہ جنگ
 ہلال کو دیکھتے ہیں تو اسکو شہریت دیتے ہیں از غیث و طہی کاشیہ تفسیر کشف رشتہ شافعیین
 جامع و مختصر یعنی سخنان زشت از غیث و منتخب و شرح مضاب و کنز و لفظ اشر و فسوق
 و فسق بالکسر اشر و فسق کو ترک کرنا اور باہر از راہ راست سے اور ترک کرنا ازمنتخاب عدل بالکسر
 انصاف سے کرنا اور محاورہ کے ہم ہی معنوی ہوا لفظ لیس بکون دوم باب نصر بنصر سے و ضرب بضر سے
 ہوا و از قرین مناظر و شفا میں کا با ہم بحث کرنا اور حکم کو بدل لائل الزام دینا از خارج غیر و حال
 اس آیت کا بقول مفسرین یہ کہ زمان حج کے چہنہ معروف ہیں پس جس کسبہ لازم کر لیا ان میںوں میں
 حج کو تو جائز نہیں ہی اسکو حجاج کرنا اور خارج ہونا حد و شرع سے اور جنگ و عدل ایام حج میں کجا و
 پائش گذشت عدل ہوتا و برابر و ہمسر قدر و مرتبہ میں ازمنتخاب قول بالکسر شتار و مشرق
 و صاحب خیابان کہتے ہیں کہ بالکسر لفظ لا انی محجب اور ایک شارح لکھتا ہے کہ اساتذہ سے چونکہ
 شتار ہوا کہ لکھ میں لام مفتوح لام تعجب کا ہے اور ایک ب سے سنا کہ گویا مناسبت سے آواز دیتا ہے

اس حال میں جو اسے حاصل ہوا اور لفظ سے کہتے ہیں کہ العجب میں لام کسور ہی بنا براسی کہ معاد ہی معذرت
یعنی یا قوم جاو العجب انہی قولہ اور صاحب شکرستان حجازی العجب کے بدل العجب لکھا ہو اور یہی کہتے
مستحقین ہیں بالحبس کاری ہو قول لام مستحق یا کسور دونوں اور یہی قول عرب کا جو اور لکھا گیا
خالی تکلف سے نہیں اور ہر گاہ مخاطب کا وہ نشین کا اسکا عدیل ہو جو دتھا چنانچہ کلام شریف سے
واضح تو لفظ قوم کو معاد ہی معذرت اور لفظ جاو کو فعل بقدر شکر انامحض لغوی مولف کے نزدیک
خالیا یا العجب رہا ہو ہنگام تحریر قلم نسخ کا ٹٹ گیا ہو اور الف لام سے مل گیا ہو تو عجیب نہیں یعنی یا
عدیل العجب اگر واقعی میں ایسا ہو تو معنی بے تکلف پیدا ہوتے ہیں اور قول صاحب شکرستان کا
در صورت صحت بہت درست قراچ عربی دندان فیل و پیاسیت بکسر باو فارسی ہر دون
بے دستہ فارسی ماضی و انت ہندی از بران شطرنج بالکسر صاحب قاموس نے مؤید و مدار و شریف
و ہار عجم اور دوسرے اہل لغت بھی بالکسر لکھتے ہیں اور بالفتح کو ضعیف کہتے ہیں واضح اسکا
لجلاج اور قول لیلج و لجاج از بران اور بلوناسے واضح ہوا از مؤید صاحب ہار عجم لکھتا ہے کہ
عرب سترنگ کا یہی معنی بیخ جو بصورت آدمی ہو لہذا اسکو مردم کیا بھی کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں
کہتے ہیں معرب سترنگ کا یہی کہ لفظ ہندی ہے ستر یعنی چار عدد اور انگ بمعنی عضو مجازا بمعنی رکن
ستعل لہذا سترنگ اس فوج کو کہتے ہیں جسکے چار رکن ہوں اس بازی میں بھی سو اسے شاہ
وزیر کے چار رکن ہیں اسب و فیل و رخ و پیادہ اور بعضے معرب سترنج مراد فرشتہ رنج اور بعضے
معرب صدرنگ کا کہتے ہیں اور رنگ بمعنی جیلہ ہی واضح اسکا لجلج تم کلام بعضے محققین کی
تحقیق میں واضح اسکا معنی دہرین فیلسوف اور خان آرزو سراج اللغات میں لکھتا ہے
کہ اگرچہ لفظ شطرنج کو صاحب قاموس نے بالکسر لکھا لیکن بالفتح بھی صحیح ہے از غیث اللغات
غرض بالفتح میدان و بساط شطرنج از غیث و منتخب قولہ لیسے برد الخ بمعنی پیادہ شطرنج کا
اپنے بادشاہ کی فوج سے چلتے چلتے منزلیں بساط کی طرح کرتے کرتے جانب مخالفت کے رخسار گاہ سلطانی
میں جب پہنچتا ہے تو وزیر ہو جاتا ہے پویشین بیان شکر گشت پویشین و ریدین کتاب
افشا کے را کر نے سے از بران حاجی تشدید جم منسوب بہ حاجہ اور حاجہ صفت ہی ہو چکا
معذرت یعنی لفظ حاجت کی اور صیغہ سونٹ اسبم فاعل ہی پس حاجی وہ ہی جو منسوب ہے

جماعت حاجہ سے بار نسبت کی الحاق کے حالت میں بار تائید آخر لفظ حاجہ سے ساقط ہو گیا
جیسے عامی و معتزلی میں اور فارسی میں تحقیق جیم مستعمل اور بعضوں نے یہ توہم کیا ہے کہ اصل میں
حاج تھا جیم آخر کو ساتھ یا کے قلب کیا اہل تتبع پر مخفی نہیں کہ مثل اسکے صیغہ اسم فاعل اور دو
اسما میں مقرر نہیں از غیاث گز اسے صیغہ امر کا ہے یعنی گز رہا ماندہ قولہ حاجی تو نیستی شہرت صاحب
خیابان اور فاضل مشرقی لکھتے ہیں کہ یعنی تو حاجی نہیں بلکہ اونٹ حاجی ہر قول اس شرح کی محتاج
نہ تھی حاج نام ایک خار کا ہے اونٹ اسکو غریب تمام کھانا ہے از زبان اور مطلب ہے کہ بسطرح اونٹ نباتات خاردار کھاتا ہے
اور بوجھاٹھا ہے اسدی طرح حاجی کو چاہیے کہ خار غم و غصہ کھا دے اور شدائد و صعوبات اپنے دل پر اٹھا دے
اور سلطان حکم خدائے تعالیٰ الخبک و جدال سے باز آوے اور جو کوئی کچھ کلمہ ناگوار طبع کے تو اسکو اپنے
دل میں نہ لادے ترجمہ ایک سال در میان حاجیان ہر بیت اللہ کے جو پیادہ تھے جنگ و
جدال بدولت حاجیوں کے ہمراہ دعا گو تھے ہمسفر تھے حتیٰ تو دیون پر کہ اس نزاع و خروش میں انکا
شریک سرسیر تھا ایک دوسرے کے سراور و منہ پر پڑے اور آپس میں خوب لڑے میں نے دیکھا
کہ ایک محل نشین اپنے جلس مقابل سے یوں کہتا تھا کہ اے عبید یہ عجیب بات ہے کہ پیادہ
فیل دندان کا اپنے بادشاہ کی فرج سے نکالے لڑتا ہے پھر تا پانچ خانہ مختصر اسباط شطرنج کا قطع کرتا ہے
مخالف تھے شاہ سلطانی کی طرف جب رخ کرتا ہے تو چھٹے خانہ میں پہنچتے ہی وزیر ہو جاتا ہے اور پیادہ
حاجیوں کے سپرد و نزلین طر کرتے ہوئے جب سلطان زمین و آسمان کی دولت سرانگ
پہنچیں تو حاجی سے پا ہی ہو جاوین قطعہ میرا پیام حاجی ایزدسان سے کہ بے پردہ کیے
عجیب کا ہرگز کہتی نہ پھاڑے حاجی وہ ہے جو ہر متعل مثال اونٹ ہے کھاتا ہے خار بوجھاٹھا زمین پر رہتا ہے

تیرھویں حکایت

ہندو نے لفظ اندازی سے آغوش حلیہ گفتش ترا کہ خانہ نشین
باز ہی نہ اس ست بیت تاندا نی کہ سخن عین صوابست گوئے
و انہ دانی کہ نہ شکوشتش جوابست گوئے ہندو اس لفظ کو کبھی
اطلاق کرتے ہیں جو پر کبھی پاس بان پر کبھی غلام و بندگان پر کبھی کافر اور کبھی ساکن
ہند پیادہ خان آرزو فرماتا ہے کہ ہندو ایک قوم مخصوص ہے کہ اسلمان ہندوستانی پر اطلاق

ہندو کا نہیں کر سکتے اور صحیح معنی ساکن ہند کے ہندی ہو اور بعضوں کے کلام سے جو استفادہ ہوتا ہے
 بنا بر تغلب کے ہوا زبر ہان و ہمار ہجم اس لفظ میں واو واسطی نسبت کے ہوا اور یہ نسبت مخصوص
 ہندی العقول ہوا و فارسیوں کے محاورہ میں بعض درز و راہزن و غلام کے آتا ہے از غیاث و خیال
 صاحب شکرستان و خیابان و فاضل مشرقی کے نزدیک اس جگہ بعضی کافر لفظ بلکسر نون و فتح فا
 ایک دارو سے ساختہ حکما چار باسکو ڈال دین آگ لگ اسٹھ از کشف لفظ عربی ہر لغت کا
 وہ روغن و لایت سیروان میں پیدا اور سیاہ و سفید دونوں ہوتا ہے سیاہ جلاتے ہیں
 اور سفید کو داؤن میں لاتے ہیں اس و لایت میں ایک زمین ہے کہ جب تک کہ وہ زمین لفظ
 مانند چشمہ آب کے جاری ہوتا ہے از بران و جاگیر کی بھی مجازاً باروت کو بھی کہتے ہیں از غیاث
 نہیں بلکہ بالفتح بروزن زمین منسوب ہوا و نون واسطی نسبت کے ہے جیسے کہ ہمیں میں ج زمین
 میں اور خانہ نیکن کو ہندی میں چھپر کہتے ہیں از غیاث و خیابان شارح ناظم یعنی صاحب شکرستان
 بجائے نیکن کے التین اور یہ معنی لکھتا ہے کہ آخر تو چشمہ میں جاگیر بازی لائق تیرے اور ہزاروں
 یہ لفظ حکیم کے قول میں مرقوم ہوا اور ایسا کلمہ تو زمین و نقیل خوشن اسیز مقام و غلام میں کہنا
 حکیم کا باعث کمال حیرت ہوئی و بازی بیان ان دونوں کا اور پھر کذا قول لفظ اندازی آہ
 اقول فاضل مشرقی و بلا سعد و صاحب خیابان اور دوسرے شارحین لفظ لفظ کو بعضی روغن
 اور دوسرے شارحین عبارات مابعد کو معنی ظاہری لکھتے ہیں لیکن آئین حکایت میں جو بیت
 واقع ہے اسکا مضمون عبارات مابعد کے مضامین سے کچھ ربط نہیں رکھتا اور شارح
 سروری نے جو اس بیت کی شرح میں یہ لکھا ہے کہ دار میں نہایت مناسبت کی اور کفار میں
 لحاظ اصابت حق کا ضرور ہے اسی بنا پر مصنف نے کہا **۵** تانہانی کہ سخن عین جواب سست مگر شہ
 نہ یہ کہ مانند اس ہندو کے عمل غیر مناسب کرے اور تقریر مصرع ثانی کی یہ ہے کہ جو جواب نیک نہ
 اسکو مست کہ کہ حق کو نہ پہنچا اور عمل کو ضائع کرے جب تو نے اس تحقیق کو پہچانا تو چھپر
 نہ بیگا قول اس شخص کا جو کہتا ہے کہ یہ بیت ماقبل سے مناسبت کتر رکھتی ہے بلکہ سزاوار
 یہ ہے کہ کہا جاسکے کہ مصرع اول اسکے حق میں ہوا اور مصرع ثانی ہمارے حق میں انتہی تر جہت کلام
 بلفظ اس شرح سے کہ محض سخن سازی ہر مطلق اطمینان نہیں ہوتا کہ ان لفظ اندازی اور

چھپر کے مکان میں بازی اور کہان نامصواب کا نہ بولنا اور جواب نامعقول کے واسطے لب کہانہ
ان دونوں میں تباہی کلی ہو اور کردار میں رعایت مناسبت کی اور گفتار میں لحاظ اصابت حق
مسلم لیکن اس مسلم سے مناسبت بدیت کی مضمون ماقبل سے باقی نہیں جاتی اور اب تک بولوں کے
خیال میں کوئی بات نہیں آتی اور اعتراض عدم مناسبت کا شارح کی تحقیق ہے تو فوق سے مراد
اور مطلب پوشیدہ مافی الضمیر شارح بمصدق المعنی فی لطف الشاعریہ دستور تحقیق و دستور
رایس مصرع ثانی کی کیا تخصیص نافہی کے جہت سے تو شارح ماصدق علیہ و زوال ہر صریح کا ہو سکتا ہے

چودھویں حکایت

مرد کے راجہ درو خواست پیش بپٹار سے رفت تا دوا کند بپٹار از پنج
در چشم چار یا یاں میگردد در دیدہ او کشید کور شد حکومت پیش و او را
بروند گفت برو ہیج تا وان نیست اگر اس خبر بودے پیش بپٹار رفتے
مقصود ازین سخن آنست تا بدانی کہ ہر کہ تا آزمودہ را کلر بزرگ فرماید بالکل
ندامت برو بزرگ خرومند ان سخت راے منسوب کرد و قطعہ تدبیر
ہوشمند روشن راے بے بفرمایہ کار راے خطیر بویا باف گرچہ بافتند است
نہر نہ شش بکار گاہ حریرہ قردک اسہین کاف تصغیر کاہی اور یہ کاف کبھی واسطے
تحقیق کے بھی آتا ہی از غیث قولہ چشم درو خواست یعنی آنکہ اٹھنے آئی جسکو فارسی میں شوب
چشم اور عربی میں رند کہتے ہیں بپٹار و بیٹر و براغ عربی سا لوتری ہندی جو چار پاؤں
علاج کرتے ہیں کور و نابینا فارسی اعمی و ضریر عربی اندھا ہندی حکومت بالضم و قضا
عربی و فریادری فارسی از منتخب بمعنی قصد و معاملہ و جنگ و خدمت اور
شکایت کیسی کہ گے لیجانا اور محاکمہ کرنا اور کیسو کرنا در میان نیکی و بد کے از بران و سلج
و اور فارسی حاکم و قاضی و مفت عربی قولہ حکومت پیش و او را بروند یعنی وہ مرد
اور بپٹار دونوں آپس میں جھگڑتے ہوئے واسطے فیصلہ کے قاضی کے پاس گئے
تا دوا لہ یعنی گناہ از کشف و بران جرم و جنایت عربی حرو وراز گوشش فارسی حمار بالکسر
و غیر بالفتح عربی گدھا ہندی از منتخب و غیث اور خر کنا یہ ہر احمق بے عقل کہتے ہیں کہ اگر عقرب گزیرے

گدھے کے کان میں آواز بلند کہہ دے کہ مجھ کو چھوٹے کا ماس اور لٹا یعنی دھڑکی طرح سے اپنا منہ کر کے سوار ہو تو
 فی الفور دراز آئے ہو جاوے اور جس مقام پر اس کو غریب کا دھڑک لگا ہو اسی جگہ گدھے کے در پید ہو اور جو
 لڑکا خواب میں ڈرتا ہو گدھے کی پیشانی کا چڑا بانڈھنا دفع ترس ہو اور مروج اپنے پاس رکھ کر تو دفع
 صبح ہو از بران قولہ بالکے یعنی علاوہ برانکہ ہر است پشیمانی و شرمندگی از منتخبہ ہم و نہ است پشیمانی
 یعنی پشیمانی باب سمع سمیع سے ہر تدم کے بھی یہی معنی ہیں از صراح سر و بالفتح صیغہ مضارع ہر دن سے یعنی
 لیجانا اور یا از بران اس جگہ یعنی پانا یعنی حاصل ہونا وقت بالکسر سبکی از منتخبہ یا شب یعنی شب سے
 از صراح ہو شمشیر عاقل از بران روشن کر اور روشن قیاس کنایہ ہو صاحب قہم و است سے از بران
 فرو ماہ بر اصل دے دانش اور جو شخص کہ کام دنی و سہل کرے اور بے ہنر و فقیر از بران
 مرد عالمی قدر و بلند مرتبہ از منتخب بزرگ و عظیم از غیاث و کشف باب کرم بکرم سے از صراح کار کا
 وہ کان جہان چیزیں بنائی جاوین خصوصاً جہان کیرا بنا جاوے از غیاث و صراح یا چال بھی اسکو
 کہتے ہیں یعنی جس گدھے میں جو لہے پانوں لٹکا کر کپڑا بستے ہیں از بران در لغت یا چال عربی معنی
 اسکو منسج کہتے ہیں یعنی بیکون و بیکون و کسرین مملہ از نفاس حریر جامہ ابیشی از منتخبہ کا فرقہ
 بھی کہتے ہیں از کشف ترجمہ ایک بے وقوف کی آنکھ اٹھینے کی شدت و درجہ سے بتایا ہو لاشی
 شیکتا ہزار خرابی کسی سالوتری کے پاس گیا کہ علاج کرے اُسے پار یا پولی سے آشوب چشم کی دوا اسکی
 آنکھ میں لگا دی عقل کی آنکھ تو پہلے ہی سے چوہٹ تھی چشم نظام ہو بھی پٹھو گئی اس عہدہ جہان کا
 جہان اسکی نظر میں سیاہ ہو گیا نہایت جھنجھلا کر طیش و غضب میں آیا بڑے زور سے ایک گدھے
 لگایا بقول شریف کہ اندھے کی گدھی خدا نگہبان و از خالی پڑا بیدار کو آنتہ سے بچا یا پڑا شور و غل پڑا
 آخر کار اندھا او بیدار دونوں اسطے رفع خصوصیت کے قاضی کے پاس گئے بعد دریافت حال کے قاضی نے
 تجویز فرمائی کہ بیٹا اگرچہ گناہ ماضی ہیں کیونکہ اگر گدھا عقل کا اندھا نہ تو اب بیدار نہ آتی انھیں بھوتنا حاصل
 اس حکایت یہ کہ توجانے کہ جو کوئی ادنیٰ سے اعلیٰ کا کام لیا یا بے علاوہ اس کے کہ پشیمانی حاصل ہو تو یکے نہ ہوں
 ساتھ خفت عقل کے منسوب زنا و لون میں منسوب ہووے قطعہ ہو کو دی ہر خدائے عقل و عین
 نے احمق سے کام عاقل کا پوریا جسکو بننا آتا ہو نہ بن سکے تھان کا پس دل کا کیسا

پندرہویں حکایت

یکے از بزرگان ائمہ را پسے وفات یافت رسیدند کہ صنف
 گورنش چہ نویسم گفت آفات کتاب مجید را غرت پیش از آن ہست کہ
 روا باشد بر چنین جایگاہ نوشتن کہ روزگار سودہ کرد و خلافت برو
 گذرند و سگان برو شاشند اگر ضرورت چیزے نویسند این دو
 بیت کفایت میکنند قطعہ وہ کہ ہر گاہ سبزہ در کتابان بتدیس
 چہ خوش شدے دل من بہ گذر اے دوست تا وقت بہار
 سبزہ بینی و میدہ بر گل من بہ آئیم بفتح ہمزہ و کسر یا تختانی و سیم شد و مفتوح
 اور آخر میں جامع امام کی اصل ائمہ تھا سیم اول کی حرکت نقل کر کے ماقبل یعنی ہمزہ کو دیا اور سیم کو سہ
 سیم کے ادغام اور بسبب فقیل ہونے اجتماع ہمز میں کے ہمزہ ثانیہ کو ساتھ یا کے بلا کیا آئیم ہوا اور امام
 بالکسر یعنی پیش رود از صرح بمعنی پیشوا و پیشوا یا ان در راہ در راہ نماز منتخب معرفت میں مشایخ و علما
 و قضات اور انکے امثال کو کہتے ہیں از مؤید فرقہ امامیہ اثنا عشریہ کے اعتقاد میں امام عبارت عن
 پیغمبر یعنی دوازده امام علیہم السلام سے قولہ یکے از بزرگان ائمہ اکثر سنون میں یا و شرح گلستان میں
 لفظ امامیہ واقع اور بعض نسخہ و شروح میں اس عبارت سے ہر یکے از بزرگان پسے شایستہ
 داشت وفات یافت اور صاحب شکرستان ائمہ جمع امام کی لکھتا ہر مؤلف کے
 نزدیک ائمہ جمع امام کی اس جگہ مقصود نہیں بلکہ قرینہ عبارات آئیدہ یعنی چہ نویسم و گفتے سے
 ائمہ بفتح ہمزہ و سکون یا تختانی و فتح سیم بروزن صمیمہ بمعنی این زمان جیسا کہ بران میں ہر
 مناسب یعنی فی زمانہ ایک بزرگ کا بیٹا مر گیا عزیزوں نے پوچھا اور میں نے یہ جواب دیا
 اور ائمہ بفتح اول بمعنی اکنون و این زمان و ایندم اور ہرزہ و یا وہ و یہودہ کو بھی کہتے ہیں اور
 بکسر اول بمعنی اینچنین و همچنین از بران اور یہ لفظ فارسی ہر از غیاث حسد و وق بالفتح و بان
 دونوں آیا ہر لکھی یا چڑے کا بنا کر جس میں اسباب رکھیں اور بڑے معجزہ دشمن مہلہ بھی آیا ہر
 صنادیق جمع از منتخب بمعنی تابوت از قینہ و مؤید تابوت جس میں مردہ کو رکھ کر قبر میں دفن کریں از
 کشن بعضے فضلاء نے بالفتح لکھا اور تصحیح کیا ہر اور یہ انکا سہو ہی کیونکہ فعلول بالفتح و فعلیل بالکسر
 لغت عرب میں ثابت نہیں ہوا ہر از شکرستان بالفتح پڑھنا از قسم نفیس ہر کیونکہ جو لفظ اس کے

آیا ہو اسکو بفتح پڑھتے ہیں جیسے زبور و جمہور و صندوق اور اشال اسکے از خیابان گشتاوار
قرآن حایک گاہ مرکب ہر جا ہے اور گاہ سے اور لفظ گاہ بمعنی محل و مقام لیکن بالمعنی بدو کی کیفیت
دوسرے لفظ کے نہیں آنا چنانچہ بارگاہ و لشکر گاہ و نیمہ گاہ وغیرہ از زبان قاطع سود و جو
چیز کہ گھسنے سے حاصل ہو جیسے سودہ الماس و سودہ آهن و سودہ شکر و سودہ صندل از
بہار عجم جو چیز کہ بہت پرانی ہو گئی ہو از زبان سودن بمعنی گھسنا اور ریزہ و کسہ ہونا اور دست و پا
لٹنا از کشف ضرورت بفتح نہ بالضم بمعنی حاجت از منتخب پیارگی از مؤید و بیان
گذشت و مسدود ماضی قریب و میدن سے دسیدن و رستیدن و روئیدن فارسی
نبت بفتح نون و سکون بار موحده عربی آگنا ہندی گل بیانش گذشت اقول اس جگہ
گل سے مراد قبر ہے قولہ یکے از بزرگان آہ صاحب خیابان لکھتا ہے کہ سوائے مراعات رسوم
پدری کے یہ حکایت ظاہر میں اس باب ہفتم سے ربط نہیں رکھتی اقول ہر گاہ یہ باب وسط
تأثیر تربیت کے موضوع ہو اور اظہار جلالیت قرر کلام مجید اور حفظ مراتب اسکا کہ واجب
اور جزو ایمان سے ہے عین تعلیم و تربیت ہی یہ حکایت اس باب سے ربط تامہ رکھتی ہے قولہ
وہ کہ گاہ آہ یعنی ایام زندگی میں میری یہ عادت تھی کہ جب سبزہ آگتا تو دل میرا بہت خوش ہوتا
پس یہ دونوں ہی زبان ہیئت سے ہے از خیابان اقول مضمون ان بیوں کا زبان ہی ہے
خواہ زبان پر ہیئت سے الغیب عند اللہ لیکن اس معنی سے کچھ لطافت حاصل نہیں فی الواقع مطالب
یہ ہے کہ ایک دن وہ تھا کہ وقت آگئے سبزہ کے دل میرا کس قدر باغ ہوتا تھا آج یہ فوٹ ہوئی
کہ خاندہ تنگ و تاریک گور میں بہان ہوں اسی دوست و طالب دنیا جب میری خاک حیرت انگیز
تو سبزہ دیکھے تو بہتر یہ ہے کہ محبت دنیا سے درگزر کر تترجمہ ہر فی زمانہ ایک بزرگ کا بیٹا رہا
ملک عدم ہوا سب غریزون کو بڑا اندوہ و غم ہوا لوگوں نے پوچھا اسکی لوح فرار پر کیا کندہ کریں اس
بزرگ نے فرمایا آیات قرانی کا بڑا تہہ ہو ایسی جگہ لکھنا اسکا جائز نہیں کہ بعد چند مدت کے حروف
لکھیں جاوین قبر منہدم ہو اسی پر آمد و رفت آدمی دو اب کریں کہ پیشاب کریں اور قبر پر کیا ہے
یاد کاری کے لگانا کا ضرور کہ زندگانی جاودانی نہیں جزوات پروردگار کو چہیز پر جو فانی نہیں کہ
تمہارے نزدیک کچھ گھنے کی ضرورت ہو تو واسطے عبرت کے یہ وہ ہیئت کافی ہے جس طرح باغ دنیا کا

دیکھا سبزہ بخوب ہوتا شگفتہ دل میرا دیکھ اب یار میرا سبزہ گورہ جان لے خاک میں ہو گھر تیرا

سوطھوین حکایت

یار سائے بریکے از خداوندان نعمت گذر کرد دید کہ بندہ را دست و پا
بسته عقوبت ہمیکہ گفت اے پسر چھو تو مخلوقے را خدا ہے
عز وجل اسیر حکم تو گردانیدہ است و ترابر و فیضیت دادہ شد
نعمت باری تعالیٰ سجا آرو چندین جہاں روزی روامدار نباید کہ فر دای
قیامت بہ از تو باشد و بشر ساری سری مشغولی بہ بندہ گیر ختم
سیار پیورش کن و دلش میازار باشد اورا تو بندہ درم خریدی پھر آخر
نہ بقدرت آفریدی پس حکم و غرور و خشم تا چند نیست از تو زکرت
خداوند اے خواجہ ارسلان و آغوش فرما کی تو خود کن فراموش

یار ساد اسیر و قیامت عطف بیان فردا کا بیان ان سبکا اور ہو چکا ہر قولہ
بر بندہ گیر ختم بسیار اقول مخفی نہ ہے کہ تعذیب و آزار بندہ دھرتنگار کی طرح پہرے اولی
کچ خلقی و دشنام و درشت گوئی ایسے لوگ زمانہ میں بہت ہیں حال آنکہ حضرت امام جعفر صادق
اپنے ایک دوست کو جو ہر وقت ہمراہ رہتا تھا بعلت جرم بدگوئی کے اپنی صحبت سے نکال دیا
چنانچہ کتاب کافی میں لکھا ہے کہ ایک روز وہ شخص ہمراہ حضرت فاطمہؑ و زون کے بازار میں چلا جاتا تھا
اُسکے پیچھے ایک غلام ہندی آتا تھا ناگاہ اُس مرد نے غلام سے کچھ کہنا چاہا مگر مرتبہ پیچھے پھر پھر
دیکھا اُسے نہ پایا چوتھی بار اُسے دیکھا کہ آیا ابن الفاضلہ ابن کنت یعنی اسی مادر قحبہ تو کمان گیا تھا
راوی کہتا ہے کہ امام علیہ السلام نے دست مبارک اپنی پیشانی نورانی پر مار کر فرمایا سبحان اللہ تو
اُسکی مان کو گالی دیتا ہے مجھے گمان تیرے ورع و تقویٰ کا تھا اب ظاہر ہوا کہ درحقیقت نہ تھا
کہنے لگا فدا ہوں ای مولانا اُسکی سند یہ شرک ہے اور کفار میں نکاح بطور شریعت نہیں ہوتا اگر
میں نے اُسکو زانیہ کہا تو اس سے کیا ہوتا ہے حضرت نے فرمایا کہ آیا تو نہیں جانتا کہ ہر دین میں
بطور خود نکاح ہوتا ہے کہ انکی عورات زانیہ اور انکی اولاد حرام و گدی سے ملتا ہوتی ہے جاؤ رہو
سیرے پاس سے راوی کہتا ہے کہ بعد اُسکے پھر اُس مرد کو ہمراہ حضرت کے میں نے کبھی نہ دیکھا

شاننا آزار زبان پر گفتا فکر کہ بہ بہت شرعی ہا تو طہا پنہ وسیلی کے انکا سر اور ہنہ مجروح و نیلا
 کرتے ہیں اور ایسی نافرمانی کی صورت سیاست میں نہ شہید برہمی امور ریاست مقصور اور ایک
 عمدہ خرابی یہ کہ غلام بچا یا مصیبت کا مارا بند غلامی میں اسیر ہے یا دور و دستگیر جب درگاہ
 جناب باری میں دل سے آہ و زاری کیے بالیقین منتقم حقیقی اسکی باری کرے اور مظلوم دیکس کا
 فریاد رس ہو چنانچہ کتاب میں لایحضرة التقیہ میں سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ
 کہ جو کوئی کسی مسلمان کے منہ پر طہا پنہ مارے تو قیامت کے دن خدا اسکی بڑی بڑی جہاد کرے اور
 کلمے میں ملوث بنے مشورہ ہے یہاں تک کہ داخل جہنم اور ہر طرح مجبور ہوئے از باب اول مجلس سیزدهم
 ابواب الجہان حکم و غرور زبان انکا اور گدرا اس سلطان نام بادشاہ ایران کا اور سامانیو کا
 ایک غلام تھا جسے شیر کو ایک گھونٹے سے مار ڈالا اور گناہ غلام سے اور مردم ترکستان اپنے
 غلاموں کا نام قرار مسلمان و قتل اس سلطان رکھتے ہیں از زبان آغوشش بمعنی بقیہ و
 اور بمعنی پرستار و بندہ مقابل آزادان زبان قولہ نواجہ از سلطان و آغوشش بمعنی صاحب
 غلامان و کنیزان ترجمہ ایک پرستار گار کسی دولت مند کے پاس گیا و بکھا کہ ایک غلام کو
 تیرا پانوں باندھ کر مارتا تھا کہا بیٹا خدا تعالیٰ نے اپنے اس نفاق کو جو طاقت و بندگی میں
 تیرا ظہیر تیری غلامی میں اسیر کیا اور اس پر شکوہ فضیلت دیا اس نعمت آگے کا شکر گزارا
 اور اس پر اتنے ظلم کا نہ روادار ہو کہ میں ایسا نہ کہ قیامت کے دن قدر و منزلت میں یہ غلام
 تجھ سے افضل پیش پور دگار اور تو اس کے آگے محل و شہر سار ہو متشوئی کہ ظلم غلام پر
 نہ نہ مارا اور اس کے نہ دل کو دے کچھ آزار تو مشتری دس درم پر اسکا بے خالق نہیں بہت
 ستم کرتا تھا کہ نکات یہ غرور و غصہ و جبر اللہ سے ڈر کہ ہی پر از قہر او لوڈی غلام والیہ ہوا
 آقا کا بھی اپنے اب کہاں در خبرست از سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کہ گفت بزرگترین حسرتی در روز قیامت آن بود کہ بندہ صالح
 بہ بہشت برنہ و خداوندگار فاسق را بدوزخ قطعہ بر غلام سے
 کہ طوع خدمت نشت بخشم بجد مران و طہرہ گیرے کہ قضیت
 بود روز شمار بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر خیر بیا نش گذشت

سحرید بالفتح و تشدید یا رکسورہ پیشوا و مترقوم و سردار اسی معنی میں تخفیف یا سہجائی
 بروزن قید بھی آیا ہو کیونکہ تخفیف یا رشتہ دجائز جیسا کہ میت کو تخفیف میت بروزن
 پڑھتے ہیں اور جو لوگ سید کو بیاد مشدودہ مفتوح پڑھتے ہیں خطا ہوا غیاث حسرت
 بمعنی افسوس و پشیمانی از منتخب حسرت یعنی اور حسرت بسکون ثانی بمعنی دریغ خوردن مصد
 باب جمع سیم سے از صراح صالح بیان ش گذشت خداوندگار مرکب ہی خداوند اور گار
 بکاف فارسی کلمہ نسبت سے کہ افادہ معنی تشبہی کا کرتا ہی مثل خداوند کے یا یہ کہ لفظ گار
 زائد ہی جیسا کہ فیروز مند و شاد مند میں لفظ مند زائد ہوا غیاث و سراج فاسق و طوع
 و طیرہ بیان انکا او پر گذار فضیلت و فضوح رسوائی از صراح روز شمار و روزیم
 و امید و روز حساب و روز نجات کنایہ ہر روز قیامت سے ترجمہ و زاد لاند و بند پاوس
 فارسی او ہم و سلسلہ و مرمل عربی بیڑی ہندی از نقائس سوائے اس معنی کے بمعنی وہ
 لوٹا جو سرتلبہ پر لگاتے ہیں جسکی ہندی پھال ہی اور نیکی کو بھی کہتے ہیں اور چٹکی بجانے کی
 آواز کو بھی کہتے ہیں از برمان و کشت قول کہ در ذخیرا قول یعنی در محضہ حساب و کتاب
 روز دار و گیر ترجمہ اور یہ حدیث جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ سے منقول ہے
 کہ بڑی ندامت بروز قیامت یہ ہوگی کہ غلام صالح کو بعلت پرہیزگاری کے بہشت میں
 لیجا یکن اور آقا کے طالع کو بسبب فسق و بدکاری کے دوزخ میں قطعہ بندگان مطیع
 فرمان پر ظلم مت کر کہ یہ بری ہی ہر حال بروز محشر ہی ہو رسوائی بندہ آزاد و آقا مستہ حال

استقرہ کو میں حکما بہت

سارے از بلخ یا سیام سفر بود و راہ از حرامیان بر خطر جو اسنے
 بدرقہ ہمراہ داشت سیر باز خرچ انداز سلحشور پیش زور کہ مدد
 کمان اور ازہ نکر دندنے و زور اوران روسے زمین پشت اورا
 در مصارعیت بزمین نیاوردندے اما متنغ بود و سارہ برور
 نہ جان دیدہ و سفر کردہ رعد کوس دلاوران کیگو شمشیر نشین
 و برق شمشیر سواران ندیدہ بیت نیفتادہ در دست شمشیر

بگوش نہ باریدہ باران سر بہ اتفاقا من و این جوان در لی ہم دوران
 سر دوار قد ہمیش کہ پیش باز آمدے بقوت باز و بیفکندے و سر دوار
 عظیم کہ دیدے بہ نیروے سرخہ بر کندے و تفاخر کنان گفتے
 بیت پیل کوتا کثف و بازوے گردان بندہ شہر کوتا کثف و
 سرخہ سردان بندہ بلخ بفتح اول و سکون ثانی نہ بقتحین کہ خطا ہے غیاث نام
 ایک شہر قدیم کا اور مشہور ہے مثل اسختر فارس کے اور اسکو قبة الاسلام کہتے ہیں لغت اسکا
 بامی ہر برآمدہ ہیں کے تھے ازبرمان سکند و مان کے سب بہت پرست تھے از مؤید بقتحین بگوش
 از منتخب بزرگ ہنشی کرنا از کشف و صلاح بامیان بر وزن عامیان نام ایک ولایت کا
 صفحہ فات کا بل سے سرحد بخشان بین بامین بلخ و غزنین کو ہستان میں دمان کے بے پست
 پہاڑ سے کاٹ کر دو بہت عظیم باون گرنے کے لئے اور مجوف ایسے بنائے کہ جو کوئی چاہے ماتھ پانوں کی
 انگلیوں کے جوف میں سے اوپر جاوے اور اتر آوے ایک کا نام خنگ بہت دوسرے کا
 سرخ بہت اُنکے دونوں پانوں کے تلوے کے نیچے سے آمد و رفت کی راہ ہواں دونوں کو عربی میں
 یحوق و یفوت اور بعضے لات و منات کہتے ہیں ازبرمان قولہ سار از بلخ بامیانم بعض فہرست
 بجائے بامیانم کے باشامیانم ہی اقول در صورت صحت لفظ بامیانم دونوں شہر کا نام
 یکجا مصنف نے ظاہر اسوجہ سے مذکور کیا کہ اکثر مقامات دو مقام کے نام سے زبان خلایق پر
 جارے ہوتے ہیں جیسے کابل قندھار سمنجمل مراد آباد گکینو فیض آباد کوٹرا جان آباد مستطہر آباد
 موچر آباد وغیر ذلک حرامی و بدر رقمہ بیان اسکا اوپر گذرا سیمیر یا زیمیر فارسی ترس
 و جند دونوں بالضم عربی ڈھال ہندی اور باز بمعنی دوش ازبرمان و مؤید پس سپاہ ازبکی
 سپہر دوش طرح انداز بمعنی کماندار کیونکہ حرب بمعنی کمان سخت اور انداز صیغہ امر کا کہ
 انداختن سے اسٹم کے آخر میں واقع ہونے سے بمعنی اسم فاعل ہو گیا ازبرمان سیمیر
 بیان شگشت ہمیش زور یعنی پہلوان کمان بیان اسکا اوپر گذرا زہ و جلیہ فارسی
 و تر بقتحین عربی از منتخب و برمان مصارعیت بیان شگشت متعصم صیغہ فاعل کا
 باب تفضل سے بمعنی پرورش یافتہ ناز و نعمت از منتخب سیمیر مرور وہ جو کہ ہمیشہ از غشت

آسودگی میں رہا ہوا اور محنت و مشقت آسنے نہ کھینچی ہوا اور گناہ مردم ہفت خور سے از بران قاطع
 جو اندیدہ گناہ مسافر و سیاحت کنندہ سے از بران رعد آواز بر کی از کشت آواز
 فرشتہ کی جواب کو مانگنا از منتخب مصدر باب نصر نصر سے بمعنی غریب از صراح ہرق بالفتح
 چکنا بجلی کا منتخب ایک شعلہ ہو کہ وقت برسے پانی کے ہوا میں بہم پونچھا ہوا از بران در بیان
 لغت گرد مصدر باب نصر نصر سے از صراح گرد و بکسر کاغت فارسی بمعنی حوالی و اطراف از بران
 و یوار بیان شگفت قدیم کہند و دیرینہ از منتخب پیرو بیان اسکا اور برگذرا تھا
 دو گونہ کا باہر گزرا و گزرا مادہ اسکا فخر و فخر باب نصر نصر سے بمعنی نازیدن از صراح گرد و بالغم
 کاغت فارسی و سکون از زہلہ بمعنی مبارز و دلاور و بہادر و شجاع از بران قاطع ترجمہ
 ایک سال بلخ بامیان سے مجھکا اتفاق سفر پڑا ان دنوں راستہ چروں اور ہرنوں سے خطر
 ہوا تھا اس سفر میں ایک جوان میر سے ساتھ رہا ہوا تھا سپر کندھے سے ایک کاسے خود زہ
 چلتے بھلے بکتر جوشن چار گشتہ پینے دو ہری تلوار کرتے لکاسے لگا کر اسیا کہ ایک تیرین ہر طائر
 عقاب کو آسمان سے گرا لے تیرے زور اسیا کہ دس مرد قوی بھی اسکی گمان کا چل نہ چڑھا سکیا و تمام عالم کے پہلوان
 کشتی میں اسکی پیچھے زمین پر نہ لگا سکیں لیکن پرورش یافتہ ناز و نعمت تھا پروردہ کسایہ باغ راحت تھا نہ
 کبھی گھر سے نکلا کبھی یہاں کیا نہ مصائب سفر کا امتحان کیا دلاوروں کی نقاروں کی دھمک کبھی کانک
 نہ پوچھی سواروں کی تلوار کی چمک کبھی آنکھ سے نہ دیکھی نہ دشن کبھی ہاتھوں پر نہ لگا کبھی سپہ سالار
 اتفاقاً ہم اور وہ جوان کے پیچھے دوڑا دوڑے چلے تھے جو دیوار قدیم کہ سدا رہا ہوتی اسکو بازو کے دھکے سے وہ
 گرا دیتا اور جو زخم عظیم اٹھا سے راہ میں دیکھتا زور بخینے اکھاڑ لیتا اور اپنے زور و شجاعت
 نازان ہو کر بطریق رجز کے بیت پڑھتا بیت میرے گھوڑے کی بھی تاب نہ مانتی لاو سے
 پنجہ شیریں توڑوں جواد ہر جاوے ہر ماورین حالت کہ دو ہند و اڑیس سنگے
 سر آوردند و آہنگ قتال مار دند بدست کے جوئے و در لعل
 دیگرے کلخ کوئے جوان را گفتند یا کی بیت تباراخی و ارشی
 ز مردی و زور بہ کہ دشمن ساسے خود آمد بگور پیر و گمان ترا دیدم
 از دست جوان افتادہ و ترزہ براستخوان بیت نہ ہر کہ موئے

باب ہفتم
۵۸۵
شرح گلستان اردو
شکاقد یہ تیر خوش جامے پیر و زور حملہ جنگ اور ان بدار و باے
چارہ جز آن ندیدیم کہ رخت و سلاح و جامہ رنما کردیم و جان تشبہ است
بر دیم قطبہ بکار باے کران مرد کار و دیدہ فرست بد کہ شتر شتر
در آرد بر رخ کند جوان اگر چه قوی بال و پیل تن باشد بجناب
دشمنش از بول بگسلد پیوند پیر و پیش مصاف از مود معلوم
چنانکہ مسئلہ شرح پیش دانشمند ہند و بیان شگشت خوب معروف
اور پیر عصا کو بھی کہتے ہیں از بران کلوخ فارسی مد عربی کسک ترکی ڈھیلہ ہندی از
نفائس اللغات و بران و غیاث کلوخ کو ب ایک کہ ہر جس سے کشا و زڑ ڈھیلہ
پہنتے ہیں از غیاث و خیابان پائی بدو یاے تختانی صیغہ امر حاضر اور یاے آخر یاے
خطاب یاے دین سے اور رخت اور سیلیج کہتے ہیں اسلحہ کا از غیاث شتر و بیان آن
سبکا او پر گزرا قولہ در آرد یعنی پہنالیوے بال انسان اور حیوان چرندہ کے موند
تا سترناخن دست اور بعض کہتے ہیں نام فرق اور برندہ کانرو بال جبکہ عربی میں جناح کہتے ہیں
از بران پیل تن بیان شگشت ہون بالفتح ڈرانا از منتخب مصدر باب نصر نصر
از صراح خوف و ہم اور معنی گو سے یعنی گنبد جو لڑکے کھیلتے ہیں از غیاث و شرح نصاب گسلد
بیان اسکا او پر گزرا اس جاہ بمعنی پشت گردانید پیوند بروزن فرزند بمعنی متصل و اتصال
و نویش و تبار و بمعنی ترکیب از بران پیوند و بند اعضا فارسی وصل و مفصل عربی جوڑ ہندی
از نفائس قولہ بجناب دشمنش آہ اقول دشمنش میں شین ضمیر غائب راجع بطرف جوان
اور بگسلد پیوند سے معنی یہ ہیں کہ دست و پا اسکے سمت ہو جاوین شتر و تختہ یعنی کوشش
و جنگ و جدال و زرم و کارزار و دم و شجاع و دلیر و دلاور از بران مصاف و مسئلہ
دانشمند بیان ان سبکا او پر گزرا تہم سبب حالات دیکھتے جاتے تھے کہ ناگہان
دور از بران پہاڑ کی گھوڑے سے نکلے اور ہم سے لڑنے پرستہ ہوئے ایک کے ہاتھ میں لٹو موٹا دوسرے
بغل میں ڈھیلہ توڑنے کا سوٹھا جوان لڑ گیا میں نے لکار کر کہا کیا کھڑا ہے لے دشمن تیرے
قاویہ میں چڑا ہے پست دکھا گئے کچھ نہ میں مردی و زور کہ دشمن چلا آیا خود سو سے گویا

واہ واہ کیا دیکھتا ہوں کہ تیر و کمان اس جوان کے ماتھ سے چھوٹ پڑا اُن راسخون کا آنا گویا بہار
 اُس سپر ٹوٹ پڑا مارے خون کے بوٹی بوٹی تھر تھرا نے لگیں ہڈیاں سارے جسم کی کراکڑائے لگیں
 بیت جو گھر میں بیٹھا کرے موشگافی تیرون سے بہرور جنگ وہ کیا لڑ سکے دلیروں سے بہ
 آخر سوائے اسکے چارہ نہ دیکھا کہ لباس ہتھیار گھوڑے جو پاس تھے سب چھوڑے قطعہ
 لڑائی کے لیے تو جنگ آزمودہ کو بھیج کہ شیر کو وہ پھنسا لے کندہ سے جانے کہ جوان کو قوی
 بازو ہوا درستم وقت بہرور سے جنگ میں نا تجربہ ہو تو سبھاگے نہ لڑائی حربا واقف کو ایسی ہر آسان
 کہ چون مسائل شرعی فقیہ کے آگے

انٹھارہویں حکایت

تو نگرا وہ را دیدم کہ بر سر کوریدر شستہ و بادرویشن کچھ مناظرہ
 در پوستہ کہ خند و قہر بہت بدرم سنگین نسبت و کتابہ رنگین و
 فرشتہ رخام انداختہ و خشت پیروزہ درو ساختہ بگوریدرست
 جہ اند خشتہ کو و فراہم نہادہ و شستہ و خاک بران پاشیدہ درویشن
 اثن بشند و گفت تا بدرت در زیران سندھانے گران بر خود جھند
 بدرم بہ بہشت رسیدہ باشد کہ در خبرست موت الفقرا و راخیر
 و موت الاغنیاء حسرت بہت خر کہ کمتر نہند بروی بار بہ بیشک اسودہ
 کندرقنارہ قطعہ عمر و درویش کہ راستہم فاقہ کشد بہر ہر گہا
 کہ سبک بار آید بہ وانکہ در دولت و در نعمت و اسبابیش نسبت بہ
 مرویشن زین ہمہ شکاست کہ دشوار آید بہ بہر حال اسیر کے کہ زبندی
 بریدر چو شیریش و ان را میرے کہ کہ قنار آید بہ گور و مناظرہ بیان
 او پر گزرا پیوستن بالفتح لائق ہونا اور کسی چیز میں داخل ہونا از بران قولہ در پوستہ
 یعنی در مناظرہ پیوستہ صند و قہر بہت بیان ان دونوں کا او پر گزرا کہتا ہے تاکہ
 اس کو کہتے ہیں کہ کاغذ یا جامدہ پر آید کلام اللہ وغیرہ بخط درج و پیمان و سبہ قلم جلی لکھکر
 عمارت کی دیواروں میں قریب سقف کے وصل کرین از مؤید و کشف ہر دران و ساو

باب ہفتم
 جو چیز کہ خط جلی نسخ یا سخلیق یا طعرا مساجد و مقابر و دروازہ اہل پرکھیں یا نقش کریں
 از غیث و مدار رخام بالضم بروزن غلام نام ایک پتھر کا ہے کہ زرد و سرخ و سفید ہوتا ہے بہترین
 اقسام سفید ہے نہایت سخت ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں بہت نرم ہوتا ہے اور ان بعض کتب میں
 سنگ مرمری اور نام ایک شہر کا کہ مسکن چنانچہ ان کو بد سنگ سفید و نرم از صراح منتخب فیروزہ
 بیان گذشت قولہ درو ساختہ اس جگہ لفظ تعبیه بقدر ہی یعنی درو تعبیه ساختہ قولہ گوید
 چنانچہ لفظ باند صیغہ مضارع ہر ماسن سے بمعنی مشابہ ہونا اور لفظ پیداس جگہ استفہام انکاری
 واقع ہے یعنی تیرے باپ کی قبر کو میرے والد بزرگوار کے فرار سے کچھ شبابہت سبب سے کہیں قولہ خشتہ دو
 اس میں اضافت مقولہ ہی یعنی دو خشت علیٰ ہذا القیاس کہتے دو اور لفظ دو فی الواقع سبب لغز
 نقلیل میں کیونکہ قبر کی نہ دو اینٹ سے درستی ممکن نہ دو خشت خاک پھر فی ممکن راحت معنی
 آرام و آسائش اور معنی کف دست بھی آیا ہے از منتخب مادہ اسکار و ج بالفتح ہی باب نصر فقیر
 از صراح اغنیاء و حسرت بیان الکا و پر گذرا قولہ بدر مرگ آہ یعنی موت کے دروازے پر
 سبکہ و ش آوے مطلب یہ کہ جو مرد فقیر خدا پرست دار دنیا میں متحمل فقر و فاقہ کا ہو وقت
 رحلت دار آخرت کے بوجہ محروم رہنے نعمت و فیروز سے حساب و کتاب سے محفوظ رہے پھر بغیر
 سکرات موت کے سبکہ و ش انتقال کرے گا اور قبض روح اس کی بہت آسانی سے ہوگی ہمانا
 بیان گذشت قولہ زین ہمہ لفظ ہمہ اشارہ ہو قولہ دشوار آید یعنی جس شخص نے عیش و عشرت
 اور غفلت میں زندگانی کی ہنگام مرگ بسبب طول حساب اعمال سہیات کے سکرات موت میں
 مبتلا رہے گا اور قبض روح اس کی بہت دشواری سے ہوگی تھر چہ ایک امیر زادے کو بین
 دیکھا کہ اپنے باپ کی گور پر بیٹھا کسی فقیر زادے کے ساتھ بحث کر رہا تھا کہ والد ماحد کی قبر کا
 صندوق سنگین ہے اور کتابہ رنگین ہے سنگ مرمر کے جو ترہ ہر عالم نور کا لوح مزار پر چڑھا فیروزہ
 نیشاپور کا تیرے باپ کی قبر کو کیا مناسب چند اینٹوں کی بجلی دیکر مٹی سے پاتا ہے سبز
 و گل کی جگہ جھاڑ اور کانٹا ہے درویش زادے نے یہ بات سنا کر کہا جتنا تیرا باپ بھاری تھرو
 نیچے سے حرکت کرے میرا باپ ہلکے پھلکے خاک سے ٹھکر میری عزت کرے کیونکہ حدیث سے
 ثابت کہ موت فقیر و دل کی راحت ہے اور مرگ امیر و دل کی حسرت و ندامت ہے لا دین کر شہید

نہ ہوا بار بہت آرام سے کہے رفتار قطعہ فاقہ کا بار ستم ہیں جو اٹھاتے محتاج
چلے جاتے ہیں اس عالم کو سبک باری سے بد عیش و عشرت میں جو غافل ہیں خدا سے اُنکی
جان نکلے ہی بڑی شدت و دشواری سے نہ امر اسے جو ہوں قیدی کہیں بہترین فقیر
چھوٹا اگر جانیں مصیبت کی گرفتاری سے

انفس و حکایت

بزرگے را سیدم از معنی این حدیث اعدی عدو ک نفسک الی
نہیں جنیک گفت لکھا آنکہ ہر آن دشمنی کہ با وی احسان کنی دوست
گر و دیگر نفس را خدا ن کہ مدار کنی مخالفت زیادہ کہتہ قطعہ
فرشتہ خود آدھی کمر خوردن و گر خورد جو ہا تم ہو قدو حوا
مرا و ہر کہ بر آری مطیع امر تو گشت تا خلاف نفس کہ فرمان دہد خو
یافت مرا و اعدی بالفتح و سکون عین محلہ و فتح وال جملہ اور آخرین الی تفسیر
نصورت یا صیغہ اسم تفضیل بمعنی دشمن سخت مضاف عدو بفتح عین و ضم وال و او مشد
لکسور مضاف الیہ و مضاف بمعنی دشمن ضد صدیق اعداء جمع مؤنث اسکا عدوہ اور اسکی
خوی کہتا ہی کہ فعل کہ وزن پر جو مؤنث کہ فاعل واقع بغیر اضافت تا و تانیث مستعمل
ہوتا ہی جیسے رجل صبور و امراة صبور مگر لفظ عدوہ کہ یہ نادر ہی اور ہر کہتا ہی کہ عدوہ میں
تا و تانیث کو بنظر شبہ صدیقہ کے داخل کیا ہی عدی بالکسر بھی جمع عدو کی جو بمعنی دشمن
اور یہ ایسی جمع ہی جسکی تطبیق کوئی نہیں از صراح کی خطاب کا مضاف الیہ سب ملکہ مبتدا ہوا
نفسک نفس بسکون فامعنی جان جیسے خربت نفسہ اور بمعنی خون جیسے بالیس لہ نفس سائلہ
اور تین چشم زخم یقال اصابہ نفس اری عین اور عین ہر چیز یقال رأیت فلانا نفسہ
اسی عینہ اور ذات ہر چیز کی قولہ تعالیٰ کتب علی نفسہ الرحمۃ از منتخب جان و روح جسکو بالاصطلاح
حکما نفس نامقہ کہتے ہیں اور حقیقت شری و ہستی و عین ہر چیز اس صورت میں جمع اسکی نقو
و انفس ہی اور اصطلاح میں نفس کی تین قسمیں ہیں اگرچہ فی الحقیقت ہی پاک و روح ہو مگر جو کہ صفت
ہو صوف ہوتی ہی مناسب اس صفت کی موسوم ہوتی ہی پاک نفس نامقہ ہوتی ہی سخت نامقہ

طرف لذات و حظوظ فانی ممنوعہ کے قال اللہ تعالیٰ ان النفس الامارۃ بالسوء دوسرے نفس نوری
 بہت ملاست کرنے والے اپنے تئیں اسباب وقوع معاصی کے ساتھ ہدایت نوردل کے اور نفس صلحان
 اولیاء کو حاصل ہوتی ہے اسی سبب سے اللہ تعالیٰ نے اسکو مقسم بقسم کیا الا قسم بالنفس الامارۃ
 تیسرے نفس مطمئنہ اور وہ صفات و صیغہ سے صاف تھا اور ساتھ اخلاق جمیدہ کے ساتھ ہوتا کہ
 قرب الہی سے فائز ہو کر مطمئن ہوتی ہے لہذا اس خطاب سے مشرف ہوتی ہے کہ یا ایہذا النفس المطمئنة
 ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ لکشف بعضہوں کے نزدیک چار قسم تین ہیں جو مذکور ہوئے ہیں
 چوتھے نفس بلہ کہ اس سے ارادات مختلفہ دل میں راہ پاتے ہیں از غیارت اور بعضے کہتے ہیں کہ
 نفس چہدہن ایک نفس امارہ کہ عبارت ہے بخل و حرص و حسد و جہل و کبر و شہوت و غضب و
 فتنہ و شرارت و تند خوئی سے دوسرے نفس لواصہ کہ عبارت ہے بکر و فقر و عجب و ریاضت و
 نفس بلہ کہ عبارت ہے سخاوت و قناعت و مروت و علم و حلم و ورع و عفت و تواضع و تواضع
 و صبر و تحمل سے چوتھے نفس مطمئنہ کہ عبارت ہے توکل و تذکر و فکر و عبادت و شکر و فروتنی
 و خاکساری و رضا و تسلیم سے پانچویں نفس راضیہ کہ عبارت ہے اخلاص و جہد و ریاضت
 و وفائے چھٹے نفس مرضیہ کہ عبارت ہے تقرب و فکر و قطع نظر ماسوی سے اللہ سے اور قناعت
 فی اللہ ہونے سے اور حدیث معتبرین دار و دہر کے کمال بن زیاد نے مخفی نے جناب امیر المومنین
 علیہ السلام سے تفسیر من عرف نفسه فقد عرف ربه کی استفسار کی حضرت نے فرمایا اور
 کیل کون نفس کہ تو پوچھتا ہے اس میں عرض کی امی مولا امیر سے سوا کسی ایک نفس نہیں کہ آیا کوئی
 دوسرا نفس بھی ہو اس جناب نے فرمایا کہ مراتب نفس کے چار ہیں اور ہر ایک کے پانچ قوت
 اور دو خاصہ ہیں ایک نفس نامیہ بناتیہ پانچ قوت اسکی جاذبہ و ماسکہ و ماضیہ و دافعہ و مز
 اور دو خاصہ اسکا زیادت و نقصان ہے اور یہ نفس نہایت مشابہ ہے نفس حیوان سے
 دوسرے نفس حیوانیہ حسیہ پانچ قوتیں اسکی سامعہ و باصرہ و شامہ و ذائقہ و لامسہ اور
 دو خاصہ اسکا رضا و غضب ہے اور یہ نفس شبیہ نفوس درندہ ہے انبعاث ان دو زوایا نفوس کا
 جگر سے ہے تیسرے نفس ناطقہ قدسیہ ہے پانچ قوت اسکی ذکر و فکر و علم و حلم و نہایت لطیف
 آگاہی اور دو خاصہ اس کے نزاہت یعنی دور ہونا بدی سے اور حکمت ہے اور یہ نفس انسانی

مشابہ ہر نفوس ملائکہ سے چوتھے نفس کی الیہ آئینہ پانچ قوت اسکی بقا ہی فطائین اور نعیم ہر شفا
اور عزت خواری میں اور فقر ہر غنائین اور صبر ہر بلا میں اور خاصہ اسکا حکم و کرم ہر مبداء اسکا
جانب الیہ اور عود کریم کا نفس طرف جناب خداوند تعالیٰ کے قولہ تعالیٰ و نفخنا فیہ من روحنا اور ایما ایں
المطہرۃ از حی الی ربک رضیۃ مرضیۃ از رسالہ ملا باقر مجلسی الہی موصول عربی چنان و چین فارسی
ایسا و ایسے ہندی پٹن طرف مضافات بمعنی در بیان جنبیک جنبی مضاف الیہ و مضاف
مخفف جنبین کا نون حالت اضافت میں گر گیا اور جنب بمعنی پہلو اور جنبی بمعنی دو پہلو کا و خطاب کا
مضاف الیہ مدارا و بہا کہ بیان انکا اور گزرا چھا و بالک و اجما بالفتح جمع ہر نعمتین و
سکون دم کی بمعنی جاے بلند و سخت جیسے رنج کی جمع اراج و راج ہر اور جما بالفتح وہ زمین پر
آب باران نہ ہو بچا ہوا اور جو چیز کہ جان نہ کھتی ہو اور صراح مطہر و ہرا و حنیفہ اسم مفعول باب
افعال سے ارادت اسکا مضاف بیان ان دونوں کا اور گزرا اثر جسمہ ایک عالم سے مطالب اس صریح
میں نے پوچھا جسکا ترجمہ نفسی یہ ہے کہ دشمن ترین دشمن تیرا نفس بارہ ناکت شب سلطان رودر
جو ہر دم تیرے پہلو میں موجود ہر فرمایا اس وجہ سے کہ جس دشمن کے ساتھ تو نیکی کرے
وہ تیرا مطہر و فرمان بروار ہو بخلاف نفس بارہ کہ جتنی تو اس کے ساتھ رعایت و اشتی کرے نہ کش جفا کا
قطعہ ملک صفت ہو وہ انسان جو کھائے بھوک میں کم ہا مثال بیل جو کھا دے کرے
وہ مثل جماد مراد جسکی تو برا دے ہو ترا حکم نہ کر یہ نفس کہ حاکم بنے جو یا دے مراد

پیسویں حکایت منظرہ سعدی کا ساتھ ایک فقیر کے روح و مذہب میں

درویش و امیر کے

یکے در صورت درویشان نہ بر سیرت ایشان در محفل دیدم نشین
و شیعہ در پیوستہ و دفتر شکایت باز کردہ و ذم تو نگران آغاز
نمودہ سخن بد بخار ساندہ کہ درویشان را دست قدرت نیست
است و تو نگران را نامے ارادت شکستہ بیت کہ بیان را بدست
اندر درم نیست بخدا و ندان نعمت را کرم نیست ہر کہ پرورد

نعمت بزرگانم اس سخن سخت آمد گفتہ ای یار تو نگرانِ خل مسکینان
 و ذخیرہ گوشہ نشینان و مقصد از ابران و کف مسافران و حمل
 بارگران از ہر راحت دگران دست تناول بطعام انگہ بزرگہ متعلق
 وزیر دستان خوردند فضلہ مکارم ایشان با و اہل و پیران آقارب
 و حیران رسیدہ رباعی تو نگران را وقت است و نذر و مہمانی
 زکوۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی تو کی بدولت ایشان رسی کہ
 نتوانی بہ خزان دوریعت و آنہم بصدورشان بہ جدال و صفت
 و محفل و شغفت بیان ان سبک اور گزافو کہ ششدر پیوستہ یعنی درشت
 پیوستہ و ہم بالفتح و میم شد و بمعنی سرزنش کرنا اور بدکہنا از بہتخب مصدر باب یضرب
 و نام بالکسر جمع از غیاث قولہ بزرگانم اس جگہ لفظ بزرگان بمعنی افغانیا ہر گول
 بیان گذشت و ذخیرہ جس چیز کو نگاہ رکھیں فارسی میں اسکو یعنی کتہ میں از بہتخب
 یعنی بمعنی ذخیرہ جو چیز کہ مال و زر و اسباب و غلہ و حبوبات و حیوانات و غیرہم سے رکھ چھوڑیں
 تاکہ بوقت حاجت کام آوے اور گوشت پختہ و گرم و سرد کو بھی کتہ میں از بران پس افگندہ و
 خرچ آیندہ سے از کشف مادہ اسکا و خر باضم بمعنی سخنی نہادن از صراح ذخائر جمع از غیاث
 مقصد میم و کسر صا و حمله صیغہ اسم ظرف بمعنی جاے قصد اور قصد بالفتح و بسکون صا و
 آبسک کرنا اور بیانہ روی ہر چیز میں مصدر باب ضرب یضرب سے از صراح جیسا کہ بفتح صا
 مقصد مشہور ہے فیلط از غیاث کہشت بفتح اول و سکون ثانی غار و پناہ کہوت جمع از
 و صراح وہ غار جو بہار میں ہو از کشف متحمل صیغہ اسم فاعل تحمل مصدر بیان گذشت
 تناول فراگرفتن و برداشتن از بہتخب مجازا بمعنی کھانا استعمال از غیاث مادہ اسکا تناول
 بفتح نون و سکون و او بمعنی لپٹنا مصدر باب نصر یضرب سے انوال جمع اور تناول بمعنی لپٹنا چنانچہ
 کتہ میں ناوۃ الشی فتناولہ ای اعطیتہ واخذہ از صراح متعلق بیان گذشت زمرہ
 رعیت و مالگزاران بران غلامان و کنیزگان از کشف فضلہ بیان اسکا اور گزافو کہ ششدر
 جمع مکرست کی کہ بمعنی بزرگی ہے از صراح نواز شش و بزرگواری از غیاث اراہل جمع اراہل کی ہنری

بے توشہ و مسکین و مرد بے زن از منتخب کشف اربلہ بفتح میم درویشان محتاجان از مردوزن
و بنظم میم زن بے شوہ و ارازل بیوگان و درویشان از صلاح ارازل و اربلہ دونوں جمع ارازل کی
از خیایان و قاموس جو لوگ کہ جمعیت خانہ نہیں رکھتے اور روٹون کو محتاج ہیں کیونکہ جمعیت خانہ
اور پیکار و ٹی کا اکثر موقوف ہے عورتوں پر از خاں نزدیک ارازل بکسر بائے موصدہ بروزن یعنی
ویران کہ نقیض آباد ہے از بیان اقول اگر اس جگہ بیان بسیار موصدہ ہے تو مراد اس سے وہ لوگ
جو خانہ ویران و بے خانمان ہوں اور اگر بسیار فارسی ہے تو مراد کہیں سالان ہوں دونوں طور معنی
درست اقارب جمع اقرب صیغہ اسم تفضیل کی بمعنی قریب تر مادہ اسکا قریب یا بضر بنظر
از صلاح جہراں جمع جار کی بمعنی ہمسایگان از منتخب و غیاث و کنز و وقت و نذر بیان
انکا اوپر گزار کوۃ بواو موصدہ حصہ معین مال سے جو راہ خدا میں صرف کرین از منتخب
اس لفظ کو تبار مدور لکھا واجب ہے چالیسواں حصہ مال کہ بعد سال بھر کے راہ خدا میں دیوں
اقول مرتبہ اس مال کا دوسو درہم جسکا حصہ اس دیار کا ہوتا ہے از غیاث پاکیزہ کرنا اور اس میں
سرا ہونا از صلاح در لغت زکوۃ و خمس پنجم حصہ کہ حق ساد است ہر قطرہ صدقہ و زکوۃ عید ماہ رمضان
از منتخب مقدار اسکی ایک صاع اور وزن صاع چارہ اور وزن مد کا تین پاد ایک چھٹا تک
و تو کہ حمد ماشاء اللہ ہائی ماشاء دورانی مجموعہ عباسی تالیف آغا احمد صاحب بیہانی
بوزن نا صلیب اور خمس آٹھ اشد کا موافق تحقیق مولانا سید الدار علی صاحب مغفور احتماق
بالکسر ازاد کرنا غلام کا از منتخب ہدی بفتح یکم و سکون دوم جانور چار پایہ جو مکہ معظمہ میں یا سطح
قربانی کے بجائے جمعین از منتخب قربانی اس لفظ میں یا قربانی زائد ہے کیونکہ فارسیوں کا ضابطہ
کہ کبھی آخر کلمہ میں یا زائدہ لاحق کرتے ہیں جیسے کہ فلان و فلانی و فضول و فضولی و خلاص و
خلاصی پس قربانی کے معنی یہ ہیں کہ عید اضحیٰ میں شتر یا گوسفند ذبح کرین از غیاث اللغات
و ولایت بیان اسکا اوپر گزار رکعت بروزن غفلت جزو صلوة کہ چوتھائی یا تہائی
یا نصف اسکا ہو بشرطیکہ رکوع آسمین داخل ہو اور اکثر بے التفاتی سے بروزن صلوة و چوتھ
پڑھتے ہیں از غیاث و مؤید قولہ ترا دو رکعت و انہم بصد پریشانی اقول صد پریشانی
مراد فراموشی خداوند متعال اور اندیشہ اہل و عیال اور فکر ہم رسانی زرو مال اور حصول ترقی

جاہ و جلال ہی حال آنکہ نماز میں جب اس طرح کے خیالات فاسد دل میں گذرین تو وہ نماز لیاقت قبول کی نہیں رکھتی چنانچہ سوطیوں پر بارہ سورہ کوفہ کے اخیر میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے فمن كان يريد تقوا و ربه فليصل عملا صالحا ولا يشرك بعبادة ربه احدا حاصل مطلب ظاہر اس آیہ کا یہ کہ جو کوئی آرزو سے ملاقات اپنے پروردگار کی رکھتا ہو جسکے واسطے پانچ وقت خاص از صبح تا عشاء مقرر ہیں چاہیے کہ عمل صالح یعنی نماز ادا کرے بخلوص تہیت و حضور قلب اور نہ شریک کرے اپنے پروردگار کی عبادت میں دوسرے کو یعنی وقت نماز کے سوا کسی معبود کے دوسری کسی چیز کا خیال دل میں نہ لائے بالکل اعضا سے ظاہری و باطنی کو اس طرح متوجہ بخدا کرے اور جو عبادت ہو جاوے کہ غیر از محل سجدہ کچھ اسکو نظر نہ آوے حتیٰ آواز دل بھی کان تک نہ پہنچے اور کافی فکریں نہ تفسیر اس آیہ کی حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس طرح منقول ہے کہ جو آدمی عبادت کرے اور مطلب تکمیل رضائے الہی ہو بلکہ یہ چاہتا ہو کہ لوگ اسکو صالح و نیک جانین وہ مشرک ہی یعنی اوس شخص نے گویا اپنے پروردگار کا دوسرے کو عبادت میں شریک کیا ظرافت حکم اس آیہ کے اسی غافل باوجود اسقدر پریشانی و تخیلات شیطانی کے کہ ایک دم سمجھ اُسکی یاد کا حقہ و لمین نہیں آتی تیری دو رکعت نماز تو گروں کے وقفہ اور نذر و ممانی کے اور زکوٰۃ و فطرہ و قربانی کے ساتھ کیونکر مقابل ہو سکتی ہے نہایت تعجب ہو ان لوگوں سے جو کمال پر احتیاط طہارت اور نماز اذکار و قرائت کے نماز میں جلد جلد جیسے مرغ دانہ چتے میں پہنچا سہارنے میں گویا کہ نہ بھے کا بوجھ اتارتے ہیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو کمال خشوع و خضوع تعقیبات اور اوراد میں مشغول ہوتے ہیں یہ قصور ان دعاؤں سے محض اغراض و نیوی ہر مثل غفلت بدنی و صحت اور کثرت مال و ثروت اور دفع مشر جن و شیاطین اور تقرب بلوک و طہار اور حصول مقاصد و مطالب اور وصول مقامات و مناصب اور امثال ان فوائد کے جو کسی کتاب دکھایا کسی پیرو مشرت سے سنا اور ان دعاؤں کی طرف جو مشغول ہر جمیت و آمرزش و معصیت و مغفرت اور باعث رضائے خدا و ادا رک سعادت ہو اصلا و قطعاً متوجہ نہیں ہوتے ہیں حال آنکہ نماز وہ مقبول ہے جو بشرائط و آداب ظاہری و باطنی ہو آداب باطنی عبارت ہے خشوع و خضوع و توجہ خاطر سے تفصیل اُسکی یہ ہے کہ ہر وقت و مقام میں اور ہر فتور و قیام میں تفکر و تامل کرنا چاہیے یعنی وقت قصد نماز کے یہ اندیشہ کرے کہ شاید یہ نماز آخرین و عبادت پسین

اور اجل مہلت دوسری نماز کی نہ دے پس یہ نماز اس طرح برپا کروں کہ درگاہ الہی میں پسندیدہ ہو
 اور ہر افعال میں نہایت اہتمام کرے کہ عمدہ تکلیف سے کماینبغی یا ہر آوے اور ہر حال میں درگاہ
 کہ مبارک کوئی نقص ہو جاوے اور جب وضو میں اعضا و جوارح معینہ کو دھوئے تو باطن کو بھی خدشہ
 حدش نفس مارے طہارت دیوے اذان و اقامت کے کہنے میں سرعیات اور داعی شہوات
 سننے سے انگشت انگار گوش ہوش میں رکھے اور جب نماز کو اٹھے خوش ہوش بجا صل
 کنارہ بیٹھے جب سجدہ سمجھاوے تو بطل تعلقات باطل عبادت خانہ دل سے لپیٹ کر اٹھا دے
 اور جب کھڑا ہو تو سمجھے کہ کسی کے سامنے کھڑا ہوں اور روبرو قبلہ ہو تو اندیشہ کرے کہ کس بادشاہ کے
 دربار میں آیا ہوں اس وقت اپنے دل کو کدورت محب و ریاست پاک کرے اور وقت کہنے تک ہر ایک
 دست دلوں افکار دنیا سے اٹھاوے اور جب اللہ اکبر کہے تو بمقابل عظمت و کبریائی جناب باری
 ہر بزرگ کو جو درمیان زمین و آسمان کے ہی کو چاک و حقیر و نئے وجود جانے اور جب وجہت وجہی
 للذی فطر السموات والارض فی پڑھے تو روئے دل کو ادھر ادھر سے پھیر کر خداوند بے جہت و مکان
 خالق زمین و آسمان کی طرف متوجہ ہوئے اور جب حمد و سوره پڑھے تو اس کے مطالب پر لحاظ کرے
 کہ وہ قوت افزا ہے ایمان ہر اور جب رکوع میں چھوٹے تو اپنے تین ذلیل ترین بندگان سمجھے اور اگر
 اسد بلند کرے اور ذکر رکوع میں اپنے خداوند کی عظمت اور حمد و سپاس کو یاد کرے اور سجدہ میں
 جاوے تو سمجھے کہ اصل میری خاک ہر اور جب سجدہ سے سر اٹھاوے تو یاد کرے کہ نہال ہوئے وجود
 خاک سے نکل کر بلند ہوا اور جب سجدہ دوم میں جاوے تو متفکر ہو کہ بمقدار کل شی رجب الی اصلہ
 جس خاک میں اکیلے خاک میں مل جائیگا اور جب سجدہ سے سر اٹھاوے تو یقین کرے کہ اسی طرح
 قیامت کے دن پھر زندہ و معرور ہوئیگا اور جب رکعت ثانی میں قنوت پڑھنے کو نامہ پھیلا
 اور تحفہ نیاز کو گفتا ظہار بر رکھے تو دست قدرت ہر موجود کا سوائے جناب باری کے واسطے
 ستگیری و حاجت گزاری کے کوتاہ جانے اور جب تشهد میں بیٹھے اور شکر و شہادتیں شہادتیں
 زبان کامیاب اور زلال درود سے گلشن ایمان تازہ و سیراب ہو خداوند علی الاطلاق کی بزرگی
 وحدانیت اور جناب خاتم المرسلین کی نبوت کا عمدہ و میثاق از سر نو کرے گواہی دل کے صحیفہ
 عقیدہ پر ثبت کرے اور اس صحیفہ کو بلا اعتقاد و ولایت و امامت الہیت عصمت و طہارت

ابتر اور بغیر تہ و محبت ان بزرگوں کے روز محشر میں نامقبول و غیر مقبول جانے اور جب وقت سلام آوے تو بدستور مقررہ حضرت خاتم النبیین علامہ طاہرین اور سب انبیاء و اوصیاء و ملائکہ صلوٰۃ اللہ علیہم کو اپنے ذہن میں حاضر سمجھ کر سلام کرے اور چاہیے کہ ان سب اقوال و افعال میں دل آکھیں خوف و تقویٰ سے بریان اور آنکھیں ہم معاصی سے گریبان رہیں اور نقص و میل آداب طاہری کی کتاب کافی کلینی میں جماد بن عیسیٰ راوی ثقہ سے کہ تین اماموں کی بیعت میں مشرف رہا تھا اس طرح پر منقول ہے کہ ایک روز حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مجھے پوچھا کہ ای جماد آیا تو نماز بطور شالیستہ پڑھتا ہے اور آداب صلوٰۃ سے واقفیت رکھتا ہے میں نے کہا اے مولیٰ کتاب حریر بن عبد اللہ سبحانی جو آداب نماز میں جو میں حفظ کرتا ہوں اور مجھ کو یاد ہے پھر کیوں نہ بہتر نماز پڑھوں اور آداب اسکے نہ جانوں حضرت نے فرمایا کہ اے میرے ساتھی پڑھ تو میں دیکھوں جماد کہتا ہے کہ میں کھڑا ہوا اور قبلہ ہو کر تکبیر افتتاح کہی اور رکوع و سجود کیا پس حضرت نے فرمایا ای جماد تو نماز خوب نہیں پڑھتا کیا بدترین مروجہ ہے وہ شخص جس کی عمر ساٹھ یا ستر برس کی ہو پوچھی ہو اور ایک نماز بھی شرائط اور آداب کے ساتھ نہ پڑھے وہ راوی کہتا ہے کہ یہ بات سیکھنا میں نہایت منفعل ہوا اور عرض کی کہ اے مولیٰ میرے آپ مجھ کو نماز تعلیم فرماؤ میں پھر جابابام علیہ السلام رو قبلہ کھڑے ہوئے پشت مبارک راست کر کے دونوں ہاتھ زانو پر رکھے اور انگلیاں ہاتھوں کی بائیں گریلائیں اور دونوں قدم بفاصلہ تین انگلی کے کشادہ کیے اور انگلیاں پاؤں کی رو قبلہ اس طرح سیدھی کیں کہ سمت قبلہ سے کوئی انگلی منحرف نہ تھی پس پانچ بیعت تمام لے کر اکر کمر سدرہ جبر بعد اسکے بقدر ایک دم صبر کر کے سورہ قل ہو اللہ احد بترتیل یعنی ٹھہر ٹھہر کر اور ہر ایک کو جابابا کر پڑھا پھر ہاتھ برابر خساروں کے بلند کر کے اللہ اکبر کہا اور رکوع میں گئے اور دونوں ہتھیلیوں سے زانو بکڑے اور انگلیاں متفرق کیں اور زانو کو پیچھے پھیرا اور پشت مبارک اس طرح ہوا کہ اگر قطرہ آب یا روغن اسپر ڈال دیا جاتا تو کسی طرف جاری نہ ہوتا اور گردن کشیدہ کر کے آنکھیں نیچے جھکا ئیں اور تین مرتبہ سبحان ربی العظیم و بسمہ تبتیل پڑھ کر سیدھے کھڑے ہوئے خوب راست ہوئے اور سب اندام سجائے خود پہنچے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر ہاتھ بلند کیے اور اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کر چھکے اور آٹھ عضو زمین پر رکھے دو گت دست اور دو زانو اور دونوں انگلیاں پاؤں کے

اور پستان اور سر پنی اور دونوں کف دست محاذی تھا اور زانو کے نیچے اور انگلیاں باہم ملی تھیں
 اور ہر ایک اعضا خوب کشادہ تھے پس تین مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ و سجدہ کمر سر اٹھایا اور اللہ تعالیٰ
 کہہ کر بائیں ران پر بیٹھے اور پشت پا سے راستہ کو کف پا سے چپ پر رکھ کر کہا استغفر اللہ ربی
 و التوبہ ایہ یہ کہ اگر کمر سجدہ ثانی رہے تو سجدہ اول کے کیا بعد اس کے بیٹھ کر تشہد و سلام
 بطور مقرری پڑھ کر فرمایا اسی جماد اس طرح نماز پڑھا کہ اقول اس حدیث میں ذکر صحت
 ایک رکعت کا بطریق تعلیم کے جانکر امام علیہ السلام نے ذکر دوسری رکعت کا کیا اور اس
 باب میں روایات اور احادیث مختلف آئے ہیں ہر ایک مذہب واسطے سے موافق اسے
 مذہب و ملت کے جدا گانہ روایات و اخبار و احادیث سے اپنے طریقہ نماز اور ارکان و احوال کو
 ثابت کیا ہے اور ہر ایک مذہب کا مافذ قرآن و حدیث ہے جن آیات قرآنی سے ایک فرقہ نے
 دلیل و براہین کے ساتھ اپنے طریقہ نماز کو ثابت کیا ہے انہیں آیات سے دوسرے
 مذہب والوں نے دوسرے طریقہ سے اپنے مذہب کے مطابق ثابت کیا ہے غرض فقہاء و علما
 اہل سنت و جماعت اور اہل تشیع میں یوں بغیر ہر ایک شخص اپنے اپنے قول کے مطابق
 تقدیر کرتا ہے جس کا بیان یہاں بطول و بسط کتابوں میں فقہ کی اولہ و اولیٰ کی شرح و بسط سے کیا گیا
 جنکے پیشہ اور مطالعہ سے عقائد صحیحہ درست ہوئے ہیں حدیث صحیح میں وارد ہے کہ علم عقائد
 دین کا دریافت کرنا واجبات سے اور اسی پر خاتمہ کی بنیاد ہے اور منقول ہے کہ جناب مالک نے
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وقت غروب آفتاب کے نماز پڑھتا تھا
 حضرت نے فرمایا مالک صلوٰۃ المنا فقیر اس وقت یعنی غروب آفتاب اور طلوع آفتاب کے نماز پڑھنا
 طریقہ منافقوں کا ہے بلکہ یہ اوقات پرستش بہت پرستوں کے ہیں کہ انی ابواب الجنان
 سے جس سے ایک شخص درویشوں کی صورت میں ظاہر فقیروں کی سیرت سے
 ایک محفل میں نے بیٹھا دیکھا کہ اُسے زبان ملاست کی دراز کی اور مذمت دولت مندوں کی
 آغاز کی کہتے کہتے سخن کو یہاں تک پہنچایا کہ ناداری سے فقیر و نکادست قدرت تنگ و خست
 تو نگہوں کا پاس ہے ہمت لنگ ہے حدیث فقیروں میں کرم سوبے درم ہیں جنہیں تقدیر
 دے کرم ہیں جنہیں سبب اس کے کہ امیروں کی نعمت کا پرورش یافتہ ہوں تو تیرنگ و کی ناگوار ہوئی

شرح گلستان اردو

درنگدستی صورت نہ ہندو کے تحریکہ عشا بستہ و دیگرے منتظر عشا
نشستہ ہرگز این بدان کہ باندہ نیست خداوند روزی سختی مشتغل
راگندہ روزی براگندہ دل؟ فاقہ درویشی و حاجت از صراح در لغت فوق
قولہ تحریر لغت میں اس کے معنی حرام کرنے کے ہیں اور اصطلاح فقہاء میں تکبیر شروع نماز کو
کہتے ہیں اس وجہ سے کہ بعد تکبیر تحریر کے سبب کام و نیوی اور حرکات و سکنات خلاف
صورت نماز کے منافی نماز ہیں عشا یا اکسرد المد و شین معجمہ بمعنی شبانگاہ یعنی
صبح کا وقت اور بالفتح والمد طعام خوردنی شام کو کہتے ہیں از منتخب ترجمہ
فراغت ساتھ فاقہ کے نکلے اور جمعیت بیچ تنگدستی کے صورت نہ باندہ ایک نے
نیت نماز وقت عشا کی باندھی اور دوسرا منتظر کھانے عشا کا بیٹھا پس شخص جرات کے
کھانے کے انتظار میں ہے اس شخص سے ہر فارغ دل نماز پڑھتا ہے کب برابر ہو سکتا ہے کہ بسبب
مفلسی اور ناداری کے مشرود اور پریشان خاطر ہو اور وہ تو اگر مطمئن اور فراغت سے
نماز میں مشغول ہو پس اوس کی نماز مقبول ہوگی نیست خداوند روزی ہر مشغول ہی
راگندہ روزی کا ہر قلب شوق پس عبادت اللہ شان قبول نزدیک نیست
کہ چھند و حاضر نہ بر نشان و براگندہ خاطر اسباب معیشت سے
وہ اور او عبادت ترواختہ عزت کو بداعوذ بانبیاء من الفقر المکیت
وحوار من الانجیب و رختہ است الفخر سو ادا اوجہ فی الدارین قولہ
عیادت بیان اسکا اور گزرا اسباب معیشت وہ سامان جس سے زندگی آرام و
آسائش سے بسیر و مثل کھانا و اکامات اور بیوہ یا ت اور لباس فاخرہ اور کانات و بیج
و عمدہ اور سامان عیش و عشرت کے اور اوجہ ہر در کی اسکے معنی وظیفہ اور زمین چیز کہیں
قولہ اعوذ باللہ الی آخر یعنی پناہ چاہتا ہوں ساتھ خدا کے کہ انی منہ کے بھل گرا دینے والی ہے
اور ہمسایگی سے اس شخص کے جو دوست نہ کہے اس صورت میں ضمیر فاعل کی بھرتی ہر طرف
من ہر صولہ کے اور بعض نسخوں میں گلستان کے یہ عبارت ہے مجاورۃ من لا احب اس صولہ
میں ضمیر مقول کی کہ بھرتی ہر طرف من کے محذوف ہر اکباب باب افعال سے کتب کا مجموعہ ہے اکباب

لازم ہو اور کب متعدی اس تقدیر پر توصیف فقر کی ساتھ لفظ ملک کے عالم حیشہ راضیہ سے ہوگی اور بعض
 کہتے ہیں کیا ب متعدي بھی آیا ہو اس صورت میں حاجت توجیہ کی نہیں ہر ترجمہ پس عبادت
 تو نگران کی ساتھ قبول کے نزدیک زیادہ ہو کہ خاطر جمع رکھتے ہیں اور حاضر دل نہ پریشان ہو پر گندہ
 خاطر اسباب معیشت کا موجود ہو ساتھ اوراد عبادت کے مشغول ہیں اہل عرب کا مقولہ ہوتا ہے
 چاہتا ہوں میں محتاجی اوند ہلنے والی سے اور ہمسایہ سے اس شخص کے کہ نہ دوست رکھے اور
 اخبار نبوی میں آیا ہو کہ محتاج سیاہ رو ہو دونوں جہان میں یعنی وہ محتاج جو صبر نہ کرے اپنی محتاجی پر
 گفت این شنیدی و آن شنیدی کہ فرمودہ الفقیر مخیری گفت
 خاموش کہ اشارت سید عالم علیہ السلام بفقر طائفہ الکیست
 کہ مرد میدان رضا اند و بدقت تیر قضا نہ ایسان کہ خرقہ ابرار
 پوشند و لقمہ ادرار فروشند رباعی اسے طبل بلند مانگب در
 باطن بیخ بیے نوشہ جہ تدبیر کنی وقت پیسج پر فوسے طبع از حق
 پیسج ار فرومی پیسج ہزار واقتہ ہر دست پیسج قول الفقیر بیان اسکا
 اور گزرا ابرار جمع ہو برکی بالفتح بمعنی نیک اور نیکی کرنے والا اور ارباب کسرو زینہ اور مینہ اور جو
 کیا ناگہ مقرر ہو کسیک واسطے اسکو بھی کہتے ہیں پیسج برمان میں بفتح باے موجدہ اور پاک
 مجھوں کے بمعنی درستی اور سادگی کا مومن کے ہر خصوصاً سادگی سامان سفر کی اور بمعنی قصد
 اور ارادہ بھی آیا ہو اور بعضوں نے بکسر اول بھی بیان کیا ہو اور سردی میں بفتح باے عربی یا فارسی کے
 پاکسر دونوں کے اور ساتھ جیم عربی یا فارسی کے ہو اور مراد اس جگہ پر قصد سفر ہو بعض کہتے ہیں
 یا یہ موجدہ اسمیں کل ہے نہیں ہر ترجمہ مدعی نے کہا کہ یہ حدیث سننی تو نے اور وہ دوسری
 حدیث تو نے نہیں سننی کہ فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فقر فقیر میرا ہو کہا میں نے
 چھپ کہ اشارہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ فقر کے وہ طائفہ اور گردہ ہو جو مرد
 میدان تسلیم و رضا ہیں اور نہ تیر قضا کا نہ وہ لوگ کہ خرقہ اور جبہ نیکوں کا پہنتے ہیں اور
 صورت صالحوں کی بنائے پھرتے ہیں اور لقمہ ادرار یعنی روزینہ بیچتے ہیں رباعی اور
 ڈھول بلند مانگب باطن خالی بیے نوشہ سفر کی کوئی تدبیر نکالی پھنڈ طبع کالے پھیر اگر مرد ہو تو کیا کیا

جو کتب میں تبیہ پھرالی کہ کتب احادیث مقبرہ اور روایات متواترہ سے ثابت ہے کہ حضرت
 سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فقر میرا فخر ہے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ
 آپ نے فرمایا کہ کا والفقراء کیوں کہ ایک حدیث سے تشریف فقر کی ثابت ہوئی ہے اور
 دوسری حدیث سے مذمت نکلتی ہے دونوں حدیثوں میں مطابقت کی کیا صورت ہے
 چنانچہ محدثین علیہم الرحمۃ نے دونوں حدیثوں میں تطبیق دی ہے کہ جس حدیث میں حضرت
 ارشاد فرمایا کہ فقر فخر میرا ہے اس سے مراد فقر اختیار ہے اور دوسری حدیث سے فقر ضرر کا
 چنانچہ منقول ہے کہ حضرت رسالت شاہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اکثر تین تین خاقہ متواتر
 ہونے کی نوبت پہنچی تو ایک مرتبہ ایسی صورت ہوئی کہ آنحضرت کو تیسرا خاقہ تنہا اور چوتھا
 بوجہ ضعف و ناتوانی کے شکم مبارک پر پھر باندھا تھا حضرت اسی حالت میں حضرت
 سیدۃ النساء فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے یہاں تشریف لیگے اور چار دروازہ کھٹکھٹایا
 اندر سے کچھ صدا آئی حضرت نے دوبارہ مسدود دروازہ کو حرکت دی اور آواز بلند سے
 لکھا اندر سے حضرت بتول نے آواز آئی بھائی کہ جواب دیا اور اقبال و خیراں اگر دروازہ کھولا تو
 سرور عالم فخر بنی آدم کو دیکھا کہ بھوک سے پتھر شکم مبارک پر باندھے ہیں حضرت نے اپنی خبر
 دیکھ کر فرمایا کہ تم نے دروازہ کھولنے میں کیوں دیر کی حضرت بتول نے بادیہ گریان اور سینہ
 بریان عرض کیا کہ اے باپ ہمارے بھکوا اور آپ کے پیارے حسین اور حسین اور علی کو
 آج تیسرا خاقہ ہر شدت ضعف و ناتوانی سے طاقت جواب دینے کی نہیں ہے اور بھوک و تنہا
 اپنے پروردگار عالم کی کہہ رہے حضور کے مکرر کہہ کر دروازہ کھٹکھٹانے کو نہیں سمجھا حضرت
 اہلبیت نبوت کا یہ حال زار دیکھ کر نہایت غمگین و ملول ہوئے اور کلمات تشفی آمیز
 فرمانے لگے اسوقت دریائے رحمت پروردگار جوش میں آیا حضرت جبریل امین حاضر
 بارگاہ رسالت ہوئے اور عرض کی کہ آپ کا پروردگار ارشاد فرماتا ہے کہ اے حبیب
 ہمارے تمہارے اس قدر غمگین و ملول ہونے سے مقربان ملا را علی کے جگر پاش پاش
 ہوتے ہیں جبل احد تمہارے واسطے سونا ہو جاوے اور تم سفر و حضر میں جس قدر
 جی چاہے خرچ کرو اور تمہارے مرتبہ نبوت سے کچھ کم نہ گوارا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اسے انھی چیزیں کیل کیا میرا صبر بارگاہ احدیت میں پسند و مقبول نہیں جب سیر ہوتا ہوں شکر کرتا ہوں جب بھوکھا ہوتا ہوں صبر کرتا ہوں تا صابرون اور شاکرون میں لکھا جاؤں جب اہل صد کا سونا ہونا مجھے منظور نہیں ہر اور اہلیت نبوت کا بھی یہی حال تھا کہ حدیث میں وارد ہو کہ ناشیخ آل محمد من خبر شیخ فوق ثلاث لیا ل قضا یعنی تین روز سے زیادہ آل محمد نے جو کی روٹی آسودہ اور پیٹ پھر کے نہیں کھائی باوجودیکہ اس قدر جوہ و بخشش تھی کہ کوئی سائل اور محتاج دروازہ اہل بیت نبوت سے پھر کر نہیں جاتا تھا حتیٰ سبحانہ جل شانہ اس نے کلام میں فرماتا ہے و یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیمًا و اسیرا انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزا و لا شکورا یہ وہ لوگ ہیں جو محتاجوں اور یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں خالص خدا کی خوشی کے لیے اگر حب سے حب اللہ مراد لیا جاوے اور اگر حب الطعام مراد لیا جاوے تو یہ معنی ہوسکے کہ خود بھوکے رہتے ہیں اور خدا کی راہ پر دیتے ہیں اور ان محتاجوں سے فراتے ہیں کہ تم کو کھانا صرف اپنے پروردگار کی خوشی کے واسطے کھاتے ہیں اسکی جزا اور شکر یہ نہیں چاہتے ہیں شان نزول میں اس آیت کریمہ کے لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اور فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت حسین بعد اقطار روزہ کھانے کو بیٹھے تھے کہ ناگاہ ایک سائل نے دروازے پر آکر سوال کیا کہ اے امیر المومنین نبوت و رسالت میں بھوکھا مسکین ہیں مجھے کھانا دو حضرت امیر اور حضرت حسین اور بقول دست کش ہوئے اور وہ کھانا اُس محتاج کو اٹھا کر دو سویرے روز بھی یہی اتفاق ہوا کہ بعد اقطار صوم ایک یتیم نے اگر سوال کیا اور حضرت زینب نے اُسکو تمام کھانا اٹھ دیا اور وہ شب و روز فاقہ سے بسر کی تیسرے روز بھی ایسا ہی واقعہ ہوا کہ ایک قیدی نے اگر سوال کیا حضرت امیر نے سجدہ پیشانی دے تمام کھانا اُسکو اٹھا دیا حتیٰ سبحانہ جل شانہ یہ آیت حضرات کی شان میں نازل فرمائی اور فقر اختیار فرما کر جو حضرات انبیا اور ائمہ علیہم السلام اور اولیاء اور بندگان مقبول خاص کے لیے ہر جنگی تعریف اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے و یوسروا علی انفسہم و لو کان بہم خصاصة یعنی اپنی احتیاج پر دوسروں کی احتیاج کو مقدم رکھتے ہیں وہ لوگ بندے خاص پروردگار کے ہیں اور مقبول حضرت کردگار ہر دم رضا سے خدا کے طالب حاجت روا سے خلق خدا کے راغب ہیں

ورویش بمعرفت نیاراید تا کارش بکفر نہ انجامد کہ کاوال فقران بکون کفر
 و نشاید جز بوجہ نعمت برہمنہ را پوشیدن یا در استخلاص گرفتاری
 پوشیدن ایناے جنس یا را پرتیہ ایشان کہ رساند وید علیا بہ یہ
 سفلے چہ مانند بینی کہ حق جل شانہ در حکم تنزیل از نعیم اہل بہشت
 خبر میدہد اولکاس لہم رزق معلوم فرودکشندگان را نماید اندر خواہ
 ہمہ عالم بخشیم چہ آب درویش بالفیج یعنی خواہندہ از درنا اور درویش اصل
 ہیں درویش تھارے کو نشین مجھے سے بدل کیا درویش ہوا اور درویش اصل ہیں درویش تھا
 بمعنی درویش زندہ از درویش کہ گدا وقت سوال کے دروازوں سے لپٹتا ہوا سبوا سے گدا
 درویش کہتے ہیں اور بعض محققوں نے لکھا ہے کہ درویش اصل ہیں درویش تھا درمنا
 یا اور داو کے قلب مکانی کیا درویش ہوا بعدہ زاکویشین سے بدل کیا درویش ہوا حدیث کا
 درویش ہیں سے کہ بعضی بہت دجو کرنے کے ہیں اور یہ وجہ آخرین استفادہ ہے سراج اللغات
 اور وجہ اول کہ سابق مذکور ہوئی استفادہ ہوید و سروری سے اور چونکہ یہ لفظ اور
 خدا رسیدوں اور گوشہ نشینوں کے صادق نہیں آتی ہے اور ان کے لیے اطلاق اسکا
 زیبا نہیں ہے اس لیے فقیر صاحب معرفت کو بہت تمیز کے درویش یعنی نعیم والی کہنا چاہا
 اس صورت میں درویش مرکب ہوگا اور ہے کہ بعضی فرمادے ہیں اور درویش سے کہ اصل میں
 ویش تھا فرید علیہ ویش کا کہ کلمہ تشبیہ کا ہے چنانکہ سار فرید علیہ سر کا بعدہ واو کو
 کسر دیا اور الف کو قاعدہ انا لہ سے یا سے بھول کیا کسی نے اہل لغت سے یہ وجہ نہیں کہی
 فقیر مولف نے دعا کے درویشان سے تو انہی فارسیہ سے استخراج کیا ہے منصفین کو
 چاہیے کہ دعا کے خیر سے یاد فرماوین معارف بمعنی خدا شناسی و خدا دانی کا لفظ
 تحقیق اسکی اور گزری کفر بمعنی ناگورین اور ناسپاسی کے اور بالفیج بمعنی پوشیدن
 آیا ہے جو لوگ کہ خدا کی وحدانیت کے قائل نہیں ہیں اور اس کے لیے شریک و انباز تھیں
 ہیں وہ کافر کہلاتے ہیں اور کفر بمعنی کوزہ بزرگ بھی لغت میں آیا ہے از عیاش اللغات
 وجود بمعنی پانے مطلوب کے اور ہستی کے از لطائف و مقنن و کشف و صلاح اور معنی

اور بدن کے کہ عرف میں متعلیٰ ہر کتب لغت میں پایا نہیں جاتا مگر مجازیہ معنی لیے جاوے قیمت
 بالکسر و سترس مال و روزی و ناز و آسائش و نگوئی و عطا از منتخب و سحر الجواہر و کشف الخفا
 مصدر ہر باب استعمال ہے بمعنی خلاصیٰ بنیا و دیگر انا کسی کام سے اپنا سے بافتح کسران
 از منتخب جمع ہونکہ اصل ابن کی ہر اور بالکسر بمعنی بنا کردن از غیاث اللغات جنس بالکسر
 ایک نوع ہر چیز ہے کہ اس میں اقسام چیزیں ہوں از منتخب و صراح اور اصطلاح میں منطقیوں کے
 جنس اسکو کہتے ہیں جسکے تحت میں چند نوع مندرج ہوں اور نوع اسکو کہتے ہیں جسکے تحت
 میں اصناف واقع ہوں اور صنف اسکو کہتے ہیں جسکے تحت میں افراد ہوں جیسا کہ حیوان
 جنس ہر اور انسان نوع اور فرنگی اور حبشی و ہندی و کوہی اصناف ہیں اور اشخاص صنف
 افراد ہیں پیر علیا بمعنی دست بلند کہ عبارت ہر تہ صاحب عطا ہے کہ اہل سخاوت کا
 ہاتھ بلند ہوتا ہے پیر سفلیا بمعنی دست زبیر کہ لینے والے کا ہاتھ نیچا ہوتا ہے محکم بمعنی
 استوار و مضبوط تنزیل بمعنی منزل اسم مفعول ہر اگر تنزیل سے قرآن مجید مراد لیکن
 تو ترکیب اضافی ہوگی اور صورت اول میں صفت یا بدل یا عطف بیان ہوگا محکم تنزیل
 وہ آیات قرآنی جس میں تاول کی جگہ ہو اور صراحتاً اسکے معنی مفہوم ہوں تعجب بمعنی تعجب
 و نیکی و دسترس و مال و ناز از کشف و منتخب و صراح و مؤید رزق بالکسر و روزی و روزی
 و مرسوم و وظیفہ و روزیہ بمعنی باران حق سبحانہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے و ما نزل من
 السماء من رزق از غیاث عالم بمعنی ماسوا و اسد اور وہ اسٹھارہ ہزار عالم ہر مخلوق کا
 جیسے عالم لاہوت اور عالم ملکوت اور عالم ناسوت وغیرہ کتب مبسوط میں صراحت سے لکھا ہے
 من شاء فاعلم بحجۃ الیہ ترجمہ درویش معارف جسکو چشم خدا بینی و خدا شناسی نصیب ہو خدا کی
 معرفت اسکے دل میں ہو پھر ہر شخص تلاش معاش اور حجب و غیب جاہ کے واسطے لباس درویشی اختیار کر
 راحت جسمی اور تنہا پروری سے کام لے کر ہو اوہوس میں منہمک رہے ایسا درویش آرام باوے جب تک
 کہ کام اسکا ساکھ کفر کے شے یعنی حجب کاغذ پوشی کی اور مراد قلبی اسکی پوری ہو کلمات کفر کے زبان پر
 لاوے اور تقدیر الہی اور شہادت ازلی سے ناراض ہو پور و کار عالم کی شکایت اوزا شکر کی کرے راہ
 رضا اور تسلیم سے سرگرداں ہو اور سبب حقیقی کی مصلحت کو نہ جانے جیسا وہ خود اپنے کلام میں فرماتا ہے

عجب ان تگر ہوا شکار و خیر کو و عسی ان تجو اشتیا و ہوشر کم من انگس کہ تو نگر میگردانند
 او مصالحت تواز تو میدان تو ایسے شخص کی فقیہی اور درویشی نزدیک ہو کہ کفر ہو جاوے اور شکار
 سوا موجود ہونے لغت کے ننگ کو پہنا یا کسی گرفتار کو خلاص کرنا یعنی مفلس مرزا دار کس کی
 اور مصیبت کو دور نہیں کر سکتا کہ وہ خود در ماندہ اور عاجز ہو دوسروں کی مصیبت کو کیونکر دور
 کر سکتا ہی انا جنس ہمارے کو یعنی ہمارے بھائیوں ہم صورت کو جو ظاہر میں لباس و ریشی
 جبہ و دستار و ریش دراز و تسبیح و مرقع رکھتے ہیں اور باطن میں انکو شکم پروری اور نفس پرستی ہے
 کام ہی ساتھ مرتبہ اہل صدق و صفا کے کون ہو چاوے اور نا تھ بلند ساتھ تھ بلند ساتھ تھ بلند ساتھ
 کب مشابہت رکھے یعنی دینے والے کے ہاتھ اور لینے والے کے ہاتھ سے بڑا فرق ہے اور اس طرح
 خدا را اور مکار اور ارباب صدق و صفا میں فرق بعید ہے نہیں دیکھتا ہی کہ حق سبحانہ و جلالتہ
 محکم تنزیل میں یعنی قرآن مجید میں جسکے آیات بینات میں کسی کو مجال تحریر و تصرف نہیں
 نعمتوں اہل بہشت سے خبر دیتا ہی کہ جنیتوں کے واسطے مہیا ہی روزی جانی گئی یعنی جو جو
 رزق انواع اور اقسام آنحضرون نے دنیا میں کھائے یا دیکھے یا سنے ہوں گے وہ سب مجھ
 تصور و خیال آنکے واسطے بہشت میں موجود ہونگے اور بہشت ایک مقام ہے جسکو
 حق تعالیٰ نے اپنے مطیعوں اور خاص بندوں کے لیے پیدا کیا ہے اور اسکی نعمتوں کا
 بیان اپنے کلام پاک کے مقامات متعدد میں فرمایا ہے اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ
 وسلم نے شب معراج کو چشم مبارک سے اسکے مکانات اور عروج و قصور کو ملاحظہ
 کیا ہے چنانچہ حدیث معراج میں سعید ابن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا جناب
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھ کو حق جل و علانی سب مکانات اور عروج
 و قصور جنت کے دکھائے اور اسقدر نعمتیں دیکھیں کہ اگر تمام عمر انکا وصف بیان کروں
 نہ سکے اور فرمایا کہ بہشت کی دیواروں میں ایک اینٹ سوئے گی ہے اور ایک چاندنی کی
 اور ایک یاقوت کی اور ایک زمر کی اور ایک موتی کی اور گارا اسکا مشک اور کافور کا ہے
 اور چڑائی دیواروں کی ستر ہزار برس کی راہ ہے اور انچائی اسکی ہزار برس کی راہ
 اور اشہیں اسقدر صفائی ہے کہ اندر سے باہر اور باہر سے اندر کی چیزیں معلوم ہوتی ہیں

عرش سے فرشتے تک دکھائی دیتا ہے خاک اسکی عنبر و کا فور اور مشکب کی ہوا اور
گھاس اسکی زعفران کی اور کنکریاں اسکی زمرہ اور موتی اور یاقوت کی اور
تھیں چار باغ ہیں ایک کا نام جنت الفردوس دوسرے کا نام جنت الحدیث تیسرے کا
نام جنت النعیم چوتھے کا نام جنت المادوی ہے اور چار خانہ باغ ہیں ایک کو
دارالسلام دوسرے کو دارالجلال تیسرے کو دارالخلد چوتھے کو دارالقرار کہتے ہیں
اور ہر باغ میں ستر ستر ہزار قصر ہیں اور ہر ایک قصر میں ستر ستر ہزار حور ہیں
سونے اور یاقوت اور موتی کے کچھ ہوئے ہیں اور انہیں زلفیت اور مشجج کے سائبان
کھینچے ہیں اور ان تختوں پر ستر ہزار فرشتے بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں حوریں نہایت
خوبصورت بشتی کپڑے پہنے ہوئے عطر بہشتی لگائے تاج مکمل سے ورر کے
عجب شان و شوکت ناز و انداز سے خندان بیٹھی ہیں اور ہر ایک حور کی چالیس ہزار
زلفیں خوشبودار ہیں اور از ستر تا انواع زیورات سے آراستہ و ہر آستہ میں
اور آنگونہ کسی جن نے نہ بشر نے چھو اور نہ آئندہ لگا باہر باکرہ ہیں اور جنت کے
اشجار و انہار اور اشجار میں زبان انسان کی قاصد و ہم و گمان و قیاس سے باہر
بعد حشر و نشر جواب و سوال اہل جنت نعمائے جنت سے محفوظ اور اہل نار
عذاب نار سے مغرب و مغلطہ و مستدام رہینگے فرو پیاسوں کو خواب میں پیو
مسلم ہوسا عالم قیامی میں معدوم ہر کجا سختی دیدہ تلک کشیدہ
راہی خورایہ ششدرہ در کار کاسے خوف انداز و از
عقوبت آخرت نہ ہراسد و حلال از حرام نشناسد
سگر را اگر کلونے بر سر آید نہ شادی بر حسب کان
استخوان است اگر نقش و کس رودش گیرندہ لیس الطبع
بندارد کہ خوان است بششدرہ بمراد اول یعنی نشاط و تیزی
و جوانی از منتخب اللغات و صراح اور صاحب لطائف نے اصل لغات سے
بکسر اول نقل کیا ہے اور بفتح اول اور کسر ثانی یعنی حریص کے آیا ہے اور تھیں یعنی غالب

حرص کا از منتخب اللغات و مدار الافاضل و کشف اللغات و مراح و ہوید الفضل و سرور سی و
 لطائف اور صاحب لطائف نے حل لغات سے نقل کیا کہ شہر کبیر اول بمعنی نشاط و تیزی
 و جوانی و حرص کے آیا ہوا و منتخب اللغات و مراح میں بفتح اول و کسر ثانی بمعنی حرص بھی
 ہو گا و شرح بیان اسکا اور پر گذر انش بالفتح و شہین بمعنی جہاز و خواہ بیت
 مسلمان ہو خواہ غیر مسلمان ہو اور نبات انش کو بھی کہتے ہیں وہ چند ستار
 میں مشہور آسمان پر کہیم بیان اسکا اور پر گذر اخوان مشہور ہے بمعنی دشمن
 ساتھ لفظ کسترون و چیدن و نہسادن و آراستن و ساحل و کشیدن
 کے مستعمل ہوا از ہمارے ترجمہ میں جس جگہ کسی سختی اٹھائے ہوئے اور
 شہر بیت میں پڑے ہوئے کو دیکھتے تو اپنے کو حرص و طمع سے کاموں نوقناک
 اور بلا کست ہیں ڈالے اور عذاب و عقاب آخرت اور جواب سوال و رزقیاست
 نہ اندیشہ کرے اور حلال کو حرام سے نہ پہچانتے بعض فتویٰ میں گلستان کجاست
 آخرت اور واقع ہو مفہوم دونوں کا ایک ہی ہو قطعہ اگر و تعبلا پر ہے
 کتے کے سر پر خوشی سے کودے اور ہڈی ہی جانے جو مرد کو دین کے
 پہلو میں کہیم الطبع اسکو خوان مانے اما صاحب و نیسا بمعنی
 غنا بیت حق لکھو قیامت و جلال از حرام مخطوط میں ہمارے انکار
 کہ تقریر میں سخن گلستہ و بیان برہان نیسا و روح انصاف
 از تو موقع دارم کہ ہرگز وید سے دست و غاسے پر کشف
 شہر یا بیوا کے یزدان و شہر یا مرد و شہر یا مرد و شہر
 پاکنے از قصہ پریدہ الیہ است و رویتے شیر مردان را کجاست
 ضرورت و رکت ہا کر قستہ اند و کتب با شہر انکا لکھتہ
 امر ہوا نکاشتہ سے بمعنی جانے اور معلوم کرنے کے از برہان قاطع انصاف
 حجت روشن و دلیل قاطع از منتخب اللغات لکن فرق و بیان و دلیل
 یہی کہ دلیل عام ہوا اور برہان خاص در اصطلاح میں استقیوں کے قیاس ہوا

مقدمہ یقینی سے تاکہ نتیجہ دیو سے دوسرے مقدمہ یقینی کو موصوم کہیں و سکون میں فتح حاصل
کنگن کی جگہ ہاتھ میں کنسی سے کلائی تک از سروری نقب بفتح اول و سکون ثانی سوراخ کرنا دیا
میں اور یعنی سوراخ اور سرنگ کے بھی آیا ہوا بہار عجم و صراح و منتخب اللغات کے حسب
بالفتح شتالنگ اور وہ ایک ہڈی اونچی ہی کھننے کے اوپر سفتہ صیغہ ماضی ہی ہفتن
سے او سفتن سوائے معنی سوراخ کر دین کے بمعنی مجسوم شدن کسی کتاب
لغت میں نظر نہیں آیا مؤلف کی تحقیق یہ کہ بد معاشان و اوپاشان و
ایران و توران ایک دوسرے کے ملک میں بقصد عازت گری جاتے ہیں اور جو انان
نوخیز کو تر قوہ کی ہڈی میں جسکو بزبان ہندی ہنسل کہتے ہیں چھید کر ہی آئین
ڈالکر پکڑ لاتے ہیں بعضوں کو پیچھے اور بعضوں کو غلام بناتے ہیں اور خصوصاً
اہل توران بعضے غلاموں کو جنکے بھاگنے کا خوف اور فرار ہونے کا ترس ہی
اور عموماً جس چور و نقب زن کو پکڑ پاتے ہیں اور سکی ہنسل کے پیچھے سوراخ کر کے
جو پیشلی سی ہڈی ہوا و سمین کرا اور کرے میں زنجیر ڈالکر اس ظلم و ستم
اور خرابی اتم سے رات کو سلاتے ہیں اور اس قدر شدت و سختی نسبت اونکے
کرتے ہیں کہ وہ چپارے تھوڑے ہی عرصہ میں نہایت بیمار ہو کر مرض الموت سے جا
نہیں ہوتے اور اس سراسے فانی سے بعالم جاودانی سفر کرتے ہیں اللہم احفظنا
شر حجبہ لیکن صاحب دنیا کہ بچشم الطاف خداوند تعالیٰ کا منظور نظر ہو اور
بسبب حاصل ہونے ضلال کے حرام سے پر حذر رہی یہ بات جو میں نے کی ایسا
تصور کر کہ نہیں ہو پہنچن مقرر و مسلم اور بدلیل ثابت و مستحکم بخشی سے انصاف
امیدوار ہوں کہ تو نے کبھی نہ کیا ہو گا ہاتھ کسی دغا باز کا شاکہ سے بندھا
یا کوئی مفلس خانہ زندان میں بیٹھا یا کسی صاحب عصمت کا پردہ گناہ سے بچھا
یا کوئی ہاتھ کسی چور کا پہونچے سے کٹا مگر محتاجی کے سبب سے جو لوگ نیستان
دلاوری کے شیر ہیں میدان بہادری کے دلیر ہیں بحالت ناچاری و مجبوری
چوری اختیار کریں نقب میں پکڑے جائیں ہنسل یا چھوڑا کر زنجیر میں جکڑے جائیں

و متحمل است کہ در ویش بر نفس امارہ مطالبیت کند چون قوت احصا
 نباشد بصیانت مبتلا گردد کہ بطن فرج توأم انہی یعنی این دو فرزند
 یکہ شکم اندام توأم کہ این یکے بر جاسے بہت آن دیگر بر جاسے شنیدہ
 کی در ویش را با حدی بر جاسے بدیدند تا آنکہ شہر مساری را بر ویش
 شکستہ را ہی بود گفت در مسلمانان قوت ندارم کہ زن کہ ہم و طاقت نہ کہ
 صبر حقہ کنم لارہ سمانیہ فی الاسلام مطالبیت کہ بہت کہ چہ چیز تا گناہ احصا
 بالکسر جوڑ کرنا اور شوہر کرنا اور نگاہ رکھنا اور استوار کرنا اور حصار کرنا اور منتخب عرصہ
 بر فرمانی و گناہ از منتخب و کشف اس جگہ مراد لواطت بہ بطن لفتح باہی موجد و سکون
 طایعہ حلی شکم و در رفتن و باطن چیزی را شناختن و از خواص کسی شدن و بختین بندہ
 شکم شدن و بزرگ شدن شکم از پر خوردن و بفتح یکم و کسر دوم نہی شیبہ فرو شدہ
 از کشف فرج بالفتح اندام نہانی مرد و زن توأم دو جہہ جو ایکہ شکم بہ بوقت واحد
 کے ہوئے پیدا ہونے از منتخب قولہ بطن فرج توأم اندام قول مشہور کہ فرزند توأم
 جو دفعہ واحدہ بلا فصل ایک شیمہ میں پیدا ہون موت و حیات بلکہ اکبر صحت و
 عافیت کے حالات میں باہم شریک رہتے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ حق و باطل کے
 فارق مصحفہ ناطق علوم باطن و ظاہر کے ماہر یعنی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
 کسی عالم ترسانے چند مسائل بدانتہی خود لاحل سمجھکر بطریق امتحان کے پوچھے
 از انجلہ ایک یہ مسئلہ تھا کہ وہ کون دو بھائی تھے جو ساتھی پیدا ہوئے اور ساتھی مرے
 اور ایک کی عمر بچاس برس کی تھی اور دوسرے کی ڈیڑھ سو برس کی حضرت نے فرمایا
 وہ غرہ و عزیز پیغمبران تھے جب دونوں بھائی سنی سالہ ہوئے حضرت عزیر کو ایک
 دن کسی میدان میں کہ بسواری دراز گوش تشریف فرما تھے یہ شبہ عارض ہوا کہ اگر
 بعد مرنے اور خاک ہو جانے کے کیونکر زندہ ہونگے مجھ و اس شبہ کے ملک الموت نے
 حکم الہی قبض روح کی سو برس تک جناب موصوف ملک عدم کی خوب سیر کرنے رہے
 بعد اسکے بقرآن خالق النش و جان پھر زندہ ہو کر پیش برس زندگانی کی آخر کار و و

بھائیوں سنا بھی چھوڑ دی بود و باش ملک فانی کی اور اختیار کی سیر عالم جاودانی کی بعد تہیہ
اس شخص کے آپا میں ہر مطلب پر کہ جس طرح برادران توام کو تادم مرگ ساتھ ہر ایک دوسرے سے
جدا نہیں ہوتا اسی طرح جب تک پیٹ کو غذا سے سیر و کار ہو شہوت جمالی و برقرار ہو تا
جب تک قولہ مادام آہ یعنی جب تک کہ یہ قوت یومیہ بحال و برجا ہی ہو تا قوت باہمیہ برپا ہو جاوے
بفتحتین مرد نو خاستہ و یکسر اول و سکون دوم افسانہ گو او کشف حجب بفتحتین پسیدہ
از منتخب کشف مصدر ہے باب کرم یکرم سے اس جگہ حجب مراد ہر فعل شنیع لواطت
نمودہ بعد سنا سنگسار فارسی رجم عربی یہ قصاص ہر فعل لواطت کا کہ فاعل و مفعول کو
زمین میں تاک کر گاڑ کر سنگسار ان کرے تین یہاں تک کہ ڈھیلون اور پھرون سے
پٹ جاوے یہاں شہر کہ میان بالفہم جمع ہے راہب کی اور راہب بمعنی پارسی
و عابد ترسیان از منتخب اور اذاتہ الفضل میں بمعنی ترسیان مرقوم ہیں یہ مفرد ہے اور
صاحب برہان لکھتا ہے کہ رہبان یعنی زائد و پرہیزگار اور وجہ تشبیہ کی یہ کہ وہ شخص محافظت
کرنے والا نیکی و سیرت نیک کا ہو و بالفہم بمعنی محافظت کنندہ و باغبان و گلہ بان
رہبانہ بالفہم باز رکھنا نفس کا حظوظ شرعیہ سے مثل ترک جماع اور بہارون کی کھڑک
بیٹھ رہنا اور انشین کو کھوٹا دلنا اور مثل اسکے انضامان یہ لفظ ناخوہر رہب بفتحتین
در ہمہ بال سکون و رہب بالفہم سے بمعنی ترسیدن ثلاثی مجرہ ہے باب سماع سماع سے رہب اور
رہبانید دونوں مصدر ہیں راہب کے از صراح ترجمہ ہے اور احتمال ہے کہ دروش مجرہ کو
نفس بارہ طرف جماع کے راغب کرے یہ گاہ مقدمہ و رجوع کرنے کا اس کو نہ تو لواطت میں
مبتلا ہوئے آخر کار خلافت میں اپنی حرمہ لواطت کے قصاص میں اپنی جان کھوے کیونکہ پیٹ
اور فرج توام ہیں یعنی جس طرح برادران توام کو تادم مرگ ساتھ ہر ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتا
اسی طرح جب تک پیٹ کو غذا سے سیر و کار ہو شہوت جمالی و برقرار ہو جب تک یہ قوت یومیہ
بحال و برجا ہی ہو تا قوت باہمیہ برپا ہو جاوے چنانچہ میں نے سنا ہے کہ ایک فقیر کو کسی لوٹ کے
ساتھ حالت افلام میں لوگوں نے دیکھا بعد شہوت شرعی سے کہ جب یہ لوگوں کو سنا کہ اس نے اپنے
میدان میں لیکھے اس اندام خلافت میں چھو کہ طعن مردم سے شرمسار تھا اور خوف سنگسار

کینہ لگا کر مسلمانوں نہ مقدور و تحمل رکھتا ہوں کہ بیاہ کروں نہ طاقت تحمل کہ جس کی سہل چھائی پر
 و ہر دن پھر کیا علاج جو فعل شنیع کر کے نہ مروں حال آنکہ باز پنا خطوط نفسانی سے طریقہ اسلام
 جائز نہیں و از حمله واجب سکون و جمعیت درون کہ تو نگارن را ہمیشہ
 یکے آنکہ ہر شب صنتے در بر گیرند و ہر روز جوانی از سر گیرند کہ صبح تا بان
 دست از صباحت او بر دل و سر و خرا مان را باے از خوابت او در
 گل بیت بخون عزیزان فرو رده چنگ پر انگشت ہماروہ غارت ملک
 محال است کہ با حشر جلالت او گردن شاہی گرد و ماراے تہا سے زندہ بپشت
 دے کہ جو رہشختی ربود و یغما کردہ کی التفات کند بر تباہی انسانی
 سن کان بہن بدیدہ ما نشستی رطب و یخشیدہ فلک عن رحم العاقبۃ
 بفتح سیم و کسر جیم یخیدہ اسم ظرف ہر جمع موجب بفتح کی معنی اواضع و جب جبے مساجد جمع ہوں
 اور فارسی میں معنی اسباب و علل استعمل از خیابان سکون بہنم آرامیدن و آہستگی از کشتن
 صفت بفتح تین بت مطلقا لکڑی کا ہر خواہ پتھر کا یا تانبے کا خواہ سیم و زر کا از کشتن اور اس پر مگر ہر
 زوہ جلیلہ یا جاریہ یعنی ہر جوانی اس میں یاے مصدری ہر معنی جوان شدن قولہ ہر روز جوانی
 از سر گیرند یعنی ہر روز جوانی کو تازہ او رشل جوانوں کے عیش و عشرت میں صبح کرین از خیابان صبا
 خوبی و جمال دست بر دل شدن کنایہ پر بقرار ہونے سے کہ آنکہ قلب کی تپش میں
 تسکین کے قلب پر مشورہ رکھ لیتے ہیں اور دست بر دل گذشتن معنی تسلیم ہونے بھی آیا ہے
 سر و خرا مان کنایہ ہر شاہد خوش قد و قامت سے از بران جسکی رفتار باز ہوا از نمودار
 خجالت بالفتح شرمندہ ہونا لیکن خجالت خطارے خامد سے ہر صواب شجاعت بفتح او رشل
 از شجاعت شرم و حیا از بران ملائعہ صاحب بل الافلاطون بھی شجاعت سے کیا ہے قولہ از
 خجالت او اس بگہ خجالت سے مراد وہ شرمندگی جو بپناہست الفحال حاصل ہوتی ہے نہ ہر حال
 بلکہ مقصود اس سے شرم و حیا ہے کہ لازمہ رفتار ناز ہے جسکو ہندی میں گھوگٹ کہتے ہیں یا گھوگٹ
 مراد ہر چیز تازہ سے شرم نہ کیا ہے و از زوہ و منور و قادر و غالب بر کسی از شجاعت ہے نہ از شرم
 عن ہر مراد ہر حسین قولہ خون عزیزان الخ یعنی ایسا ہنم ہے کہ او مشغول و شگفتہ ہے نہ از شرم

وراستہ منہ آونیک خون میں اپنی سرنگاشتوں کو مثل عناب کے رنگین کیا اور سرنگاشت گلستان عجبائی کرنا
 لٹا یہ کسی چیز کی رنگینی میں مشغول ہونے سے از غیاب اللغات مثالی جمع ہر منی کی اور منی صنف
 اس مفعول کا ہر باب رمی سے بمعنی بازداشتہ شدہ یعنی اسو منو بشعر عیش جمع سالم منی کی
 نہیات ہر کیونکہ اس سے لا قیل الہن اور تا کہ ساتھ آتہ ہیں چھپے مرفوع و منصوب و مجرور و مفعول
 و منقول کی جمع سالم مرفوعات و منصوبات و مجرورات و مفعولات و منقولات ہر قول پر تباہی
 زند یعنی وہ بات جو موجب خرابی ہو محال ہو کہ خیال میں لاوے قول کہ دلیکہ یعنی دل کی یک لفظا یعنی
 غارت و تاراج اور نام ایک شہر کا ہو ملک شہر تان میں کہ وہاں لوگ نہایت خوبصورت ہوتے ہیں
 مصرع اول میں جنی غارت و تاراج اور مصرع ثانی میں نام شہر کا اور اس میں پائے نسبت ہر یعنی تان
 ساکن بغیر طبع بعض اول و فتح ثانی خراب سے ترقی تازہ از منتخب عناب و جمع ہر عنقا و یکسر و عنقا
 بفتح کی جمع خوشا سے انکسور و جمع ہر اور پتہ اسباب نسکین و جمعیت خاطر کہ جو تو نگردن کو
 حاصل ہوتی ہو کہ یہ کہ ہر شہر نئی محبوبہ نسل میں لیکر سو دین اور ہر روز شا ط جوانی کو تازہ کرتے دک
 ہو دین الیہی جمیل جس کے حسن کے آگے سفیدہ صلیح صادق کا قیام نہ کرے آسمان پر دوڑے عست
 بساعت رنگ فوق ہوئے رشک سے ایسا قلیق اور دلمیں درد ہوئے کہ مثل گرگٹ کے چہرہ بھی
 شہر کبھی نہ لکھیں زرد ہوئے اس خزانہ نگینہ و مسلمان کی رفتار ناز پر و خزانہ سنکر سو جان
 قربان کہیں اسپر انکو ٹپا ہوتے تو حیرت زدہ ہو کر غیرت سے زمین میں گر جاوے اور
 محال ہو کہ باوجود ہونے ایسی حسین و جمیل کے نہایت کے گر جاوے یا دہیات خیال میں
 لاوے پستیت جسے یقین ہو و ہر بہشت طبع کا ایک اللغات کرے وہ تان بیجا پر
 شہر طبع تازہ و تر جسکے دھڑے ہون آگے ہر کس لیے خوشون پیا گور کے ڈھیلے مارے
 اغلب شہرستان و امین عصمت بمعصیت آلا سند و کر سینگان
 تان زبا بند بدست جان ملک و زندہ گوشتت یافتہ سر سبز دین
 شہر صالحیت یا خرو حال و بعض نسخہ میں بجائے گرسنگان گان گرسنگ
 ہو کہ شہر صالح حضرت صالح پیغمبر صلی علیہ وسلم کی است و منجہ طلب کیا کہ اگر پھر میں سے ایک
 نافہ سفید پیدا ہو اور اس قدر دودھ دے کہ ہم سب اس سے پیو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو

جنانچہ حضرت کی دعا سے اوستی مع بھی پیدا ہوئی اور گس بقدر حاجت دودھ اُسکا دیتے اور
 کھاتے آخر کار باغور اسے نفس ہمارہ اُسکو دیکھ کر کہے کھا گئے اور وہ بچہ تین مرتبہ باواز بلند پکار کر
 پتھر میں غائب ہو گیا اور اُس است پر عذاب نازل ہوا اور دجال خلیل مال علیہ اللعنة والکمال
 فرزند ان آدم سے ہر کافر عالم صحر میں نہایت مایہ نام اُس کے باپ کا حبیاد نام اُسکی کان کا گناہ
 وہ نون قوم یہود سے وہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں پیدا ہوا مجبور و توبہ کے
 بات کر کے لگا ساعت بساعت بڑھتا اور لوگوں کے مافی الضمیر سے خبر دیتا تھا تین روز
 حضرت نے دعوت اسلام کی وہ ایمان نہ لایا اہل رد و انزق و گندہ و مہر اور اُسکی پیٹھ پر دو
 شاخ ہین ناضج اُسکے اوستے ہوئے ضروریات گل گل سنخ ہر چاروں ہاتھ پانوں کے تاراف
 سیاہ اور زانوں سے تاسم سم سفید اور درمیان اُسکے دونوں کان کے چالیس میل کا فاصلہ
 اُسکے کان کے سپاہ میں چالیس ہزار آدمی راہ طیس سات فرسخ زمین سے بلند اور تیس
 فرسخ لنبیا اور سر قدم اُسکا ایک میل اور درمیان اُسکے دونوں کان کے چار گنہ زمین تاراف
 اُسکا چار فرسخ کا کتبہ ہر چہ اُسے اسلام قبول کیا حضرت نے فرمایا اے مہوون خدا کھو
 قتل کر دے پس پھر نے ایک تلوار اُسکے سر پر ارمی پھوڑا فرمایا وہ تلوار اول شکر ہر کے سر پر لگی
 سر اُنکا پھوڑا ہو گیا حضرت نے اُسکے سر پر ہاتھ پکیا زخم جاتا رہا اور فرمایا تیرا مقدر نہیں کہ
 قہنہ سے اُٹھ کر دے پھر بدعا سے حضرت ایک فرخ آیا اُسکو اٹھو اگر پزیرہ طلبستان میں
 لیجا کر چھوڑ دیا اب تک اُن چھ برس پاستہ نہ سے تاراف مسلسل بنہ پھیر و تیم داری اسے
 ایک نصرانی حضرت رسالت پناہ کے عہد میں تھا حسب المرقوم کتاب صحاح و زیہ الدلیان
 روایت کرتا ہے کہ میرے ساتھ تیس آدمی چار برس بعد اُسکے یکا ایک جہاز تاراف ہوا ہم سب
 ایک تختہ کے سہارے سے اُس پریرہ میں پہونچے ایک خرگاہار دیکھا زبان اُسکی گویا ہوئی کہ
 میں خرد جال ہوں اور دجال فلان قدر میں ہر جم اُسکے پاس گئے دیکھا کہ اُنکو اُسکی مثل
 ستارہ کے چمکتے اور درمیان دونوں ہاتھ کے بال مثل نیزہ کے نیکلے اور وہ باز بنیر درمیان
 زمین و آسمان کے کھڑا تھا میرے نام و نسب سے خبر دیکر دین صحر کی خنجر بن کی پھر اپنے
 الاغ کو طلب کیا وہ اگر دوزخو بیٹھا دجال نے کہا ان لوگوں کو اُنکے وطن میں پہونچا دے

ہم سب اس سرور ہو کر ایک ساعت میں مدینہ پہنچے پس تمیم داری نصرانی جناب مالت آپ کی خدمت میں آکر مسلمان ہوا بروایت حضرت صاحب الامر اور بروایت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تھوڑے دھماکے اور جالنگا طویل و عرض ایک صاحب الامر علیہ السلام کا ایک سالہ رادے سے آگے ہو کر گئے اس ملک کے نامحدود و سبب شیعہ اثنا عشری ہیں مومن و متقی نجف شیعہ و ختنہ و خوار و عاصی و منہای سے پرہیزگار حکام و مان کے اولاد حضرت کی ہیں ظہور حضرت کا روز شنبہ عاشر ماہ محرم اور نوروز کو اور بروایت مطلق عاشر کو سال طاق تین یا پانچ یا سات یا نوین ہوگا تین سو نو برس مقدار خوار صاحب کف اور بروایت چالیس برس بروایت سات برس حضرت کی سلطنت رہے گی تمام روسے زمین پر سوائے دین محمدی کے دوسرا دین نہ ہوگا پیش از ظہور اور بروایت بعد اٹھارہ روز ظہور حضرت صاحب الامر سے دجال خروج کریگا جس کا کلمہ و مہینہ کے تمام آفاق میں پھر گناہ انارکیم الاعلیٰ کیگا اوسکی پیشانی پر الکافرا اللہ یا لفظ کافر بحدوث جداگانہ مرقوم ہوگا و وہاں رہنے والے ہوں گے دامنہ از انواع نعمت و میوہات نہیر ہر طرف جاری مثل شہت بایان پر از آتش و مار و عقرب و انواع حشرات و ذوات ہر سمت عذاب و خواری مثل و زخ و نظر و نین ٹانوں ہوگا ہنگام خروج ایک ہزار بیست و تین یا دوازہ ہزار کیگا کہ ہزار فرسخ تک اُسکی آواز ہو چمکی دوسری آواز ہر ابرار و شہداء و صالحین کے بروایت سات تین روز بروایت چالیس روز اُس پہاڑ پر توقف کریگا یہاں تک کہ اسباب فسادات مہیا او شیعہ طوائف گناہ ہوں گے بعد اُس کے پہاڑ سے آتش برپا ہوگا کہ چالیس درمیں تمام عالم کو طر اور سارے جہان کو سحر کریگا کہ کعبہ و مدینہ و شرف و بیت المقدس میں جب داخل ہوگا کہ کلمہ الہی ساتھ ہر باب سے عذاب کے اُس پر حملہ کریں گے جب وہ نزدیک کہ مشاہدہ کے پہنچے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام وقت نماز کے آسمان سے اتر کر حضرت صاحب الامر کے پیچھے نماز پڑھیں گے و باہر حضرت متوجہ ہر باب دجال کے ہو کر ساتھ حربہ آسمانی کے اُس پر حملہ کریں گے وہ جہاں کے گاتے اُس کو زمین سجھ کر الٹی روئے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کو ماریں گے اصحاب اس دلوں کے جس وقت اور دیوار اور پہاڑ کی پناہ میں گئے ہوں گے وہ درخت اور دیوار اور پہاڑ یا فدا کریں گے کہ یہاں آؤ اور مارو بروایت دیگر حضرت امام محمدی علیہ السلام نے پیش از فسادات کے

بسم الله الرحمن الرحیم
جنتم میں کچھ چھوٹی اور منقول ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام جب جہاں سے گزرتے تھے تو وہی حال کا فر
وہ ملحقین تھے کہ وہیں سے گزرتے اور خدا تعالیٰ اس جناب کو زندہ کر لیا تین بار بار یہ چاروں ہم کو کھانا
تذکرۃ الائمۃ تالیف ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ اس میں صفحہ ۱۸۱ میں صرف واسطیہ دریافت
حال ناقہ صالح اور خرد جہاں کے اس قدر لکھا گیا اگر حال جہاں حضرت صاحب الزمان
کتاب الامیہ و کسینیہ سے بتفصیل لکھا جائے تو کتاب بہت ضخیم ہو جاوے گی اور یہ
اکثر تشبیہ است بسبب افلاس کے دامن میں متناہیہ و مصیبت کے اسباب ناگاہک سے چشم کشاں
کنتون کی طرح رونے لگتا ہے۔ اسے بھلا گین حرام و حلال کی لحاظ نہ کرے یہی ہوتے ہیں یا بدگوشت
کیا آئیے پروا نہ ناقہ صالح پر یہ یا خرد جہاں ہاں اس بیت میں مصرع اولیٰ شعر منسرح مشعشع بطوری
منخور ہے یعنی متعلق فاعلات متعلق فاع اور مصرع ثانی بجز منسرح مشعشع بطوری مجددی و بدوی
متعلق فاعلات متعلق فاع اور یہ ترجمہ لفظی ہے والا سدا فی ہر کو شیخ مرحوم کتا مشابہ ہے
دنیا داروں سے اور گوشت مشابہ ہر دولت سے اور ناقہ صالح مشابہ مال و حلال سے
اور خرد جہاں مشابہ مال حرام سے باین معنی مراد ہے ترجمہ شرفارسی کا دوسری تفسیر میں یہ ہے
بہشت صاحب دنیا اگر صفت کا یا جائے مال ہاں اسکو حلال و حرام کا نہ رہے یہی خیال
چہ بایہ مستوران بعلت درویشی و برصین فساد و فساد و اندوہ و غرض کہ آدمی
بناؤ و شہت نامی پروادہ فروماگر سنگی ملاقت سرستہ شائستہ افلاک و خیاں
انہ کوئی تقویٰ پسندانہ چہ بک اول و خفا سے ثانی یہ لفظ محل تعجب و استفسار ہے
مستقل اور صفت کثرت کی بھی ہو اور معنی ہرچہ اور واسطیہ تعابیر کے بھی آیا ہو اور عدد و پندرہ
بھی راوہ کیہ جاتے ہیں باعتبار نیم و ثانی معنی سہ ہج ازبران مایہ بمعنی مقدار و ماوہ و دستگیر
و سامان و بنیاد ہر چیز سے ازبران کثرت اسباب فساد و سرانہ از کثرت بمعنی شہت میں بجا
لفظ مایہ کے لفظ بسیار ہو مستور پوشیدہ شدہ و پوشانندہ قال اللہ تعالیٰ جہاں مستورا
از منتخب اور منقول بمعنی فاعل بھی آیا ہو چنانچہ کلام اللہ میں ہر ایک کان و عددہ مائتا امیاتیہ و جل
مستور و مستیر امیہ صفت از صلیح اس مقام پر یہی معنی مناسب چنانچہ صاحب قیابان و
صاحب شکرستان نے یہی معنی اختیار کیا ہے ہرچہ ازبران میں الف و نون جمع کا ہی اصل ہے

شرح کلمتہ استوار آورد

حاصلے بر وزن ناسی یعنی ہین زبان و ایندم از بر زبان عثمان عربی دوال لگام فارسی بار ہندی
 و غنائی معارضہ و مقابلہ بھی آئی ہے از منتخب قصصا حسنت شیرزبانی و کشادہ گوئی از منتخب
 مسیذان بکسر و فتح میم عرصہ اسبب ودانی و چوگان بازی از بر زبان جاسکے کشتی از نوید الفضا
 یہ لفظ عربی ہے فارسی میں بالفصحی و قفا حسنت و قو حہ بفتح بے شرمی و بے حیائی از منتخب
 مسالخت زیادت و ہم بفتح جانادل کا کسی چیز کی طرف بے قصد اور گمان لچکانا از منتخب
 تصور صورت باندھنا کسی چیز کی اپنے دل میں قولہ و ہم آہ و ہم مضاف الیہ ہے صاحب
 مضاف کہ بقیام قرینہ مخدوم ہو گیا حاصل مطلب یہ کہ امر کے اوصاف میں جو تونے زیادہ گوئی کی
 جو کوئی سنے اور دل اسکا اسطرح ہاویے تو چنین و چنان تصور کرے تریاق معرب ہے تریاک کا
 اور تریاک نام ہے ایک معجون عروق کا بعضہ کہتے ہیں یا زہری یعنی مسرہ کف بازخار یا کف کا دوشتی
 موسے ششخوردہ و مارگزیدہ کو نافع از منتخب کشف اصل یا زہری یا زہر تھی بسکون و او کو بکروا
 و کثرت استعمال ہونگیا یعنی شونیدہ زہر کیونکہ پاؤں یعنی دھونا اور پاکیزہ کرنا یا زہرستان یا زہر
 عربی میں جمع اقیس کہتے ہیں از بر زبان قولہ تریاق اند یعنی مثل تریاق فاروق اند از تریاق جمع ہے
 رزق کی رزق بکسر و زعی و مسوم و باران اور جس چیز سے نفع ہو از منتخب دزی نیا اور شیش
 کہ از کشف باب نصر غیر سے ہے مشت مشت بفتح اول یعنی انبوه و بسیار و پیر و پیر و سطر و گندہ
 غایط و بضم اول کرہ کرنا پنچہ دست کا اور جمع کرنا انگلیوں کا جسکو ہندی میں کھمبی کہتے ہیں اور
 یعنی مروت قلیل اگر وہ اندک از بر زبان صاحب خیابان گشتا ہے جواب چنان سے نماید کہ بعضی چیز سے
 قلیل باشد گویند فلان مشت استخوان است موائے کے نزدیک مشت بفتح اول یعنی بسیار
 ہر مناسب مقام یعنی بڑے متکبر قبل اسکے لفظ حال آنکہ مقدر متکبر صیغہ اسم فاعل کا ہے یا
 فاعل سے مصدر اسکا تاکبر متکبر یعنی گردن کش اور اپنے تئیں بزرگی سمجھنے والا از منتخب مغرور
 فریفتہ شدہ از کشف غر و بضم فر یعنی فریب و فریب و فریب و فریب و فریب و فریب و فریب و فریب
 معجب خود پسند و خود بین نفور یعنی کہ خلیق و رسیدن و بفتح رعدہ از نوید قولہ کفر
 یعنی از عجبت نہکان نفرت کنندہ مشتغل اکار سے در آمدہ و بکار سے در شدہ از کشف اللغات
 مشتغل صیغہ اسم فاعل کا ہے باب افتعال سے مصدر اسکا افتشان بالکسر و رفتہ افتحان

طعنہ زن ہوں بے سرو پائی سے بعات مال خفونہ و شہمت و جاہ اور قدر و منزلت تقریباً شاہ
جو مغرور ترین صدر مجلس بن چھین نہ یہ خیال رکھیں کہ کبھی سلام پر اٹھاویں ہر قول حکما سے پیش
کہ کہیں ہن کر جو کوئی طاعت آتی ہیں دوسروں سے کہی اور دولت میں ہمیشہ ظاہر ہیں تو نگاہوں
میں درویشیت فاسق جو مبتدی پر کسے تفرسیم و ذرا کچھ عقل سے نہیں آتا ہر کون خفا
گفتہ بہ دست انبان رو امدار کہ خداوند کرم اند کہ گفت قلیل گفتی کہ بندہ درم اند چہ
فائدہ کہ چرن ابراہان دہننے بارند و چشمہ آفتاب اند و بر کس بنے تپاند و پر کس
اسد طاعت سوار اند و غیر اند و قدر ہے ہر خدا نهند در زمین و آفرین
نہ بندہ مالے مشقت فراہم آرد و نخست نگاہ آرد و کجاست بگزارند چنانکہ
بزرگان گفتہ اند سچ بخیل از خاک و حقے ہر ایک کہ و در خاک رود و شہت
برنج و سسی کے نختے چنگ آرد و اگر کس آید و سبے برنج و سسی ہر وار و ہر
بفتختین مردی و جوان مردی و غریزی از کشت بزرگاری و گرانایم شدن و بختہ شدن از
منتخب آفر نام نوین مینے کا ہر سالہ سے شمسی ہے جس میں آفتاب برنج و سسی میں رہتا ہے
مینا پوس کا قولہ چون ابراہ یعنی جسطرح ابراہ پوس کا نہیں ہے سنا سید طرح اغنیاء سے
مسیکین سے کہ کو فیض نہیں ہو چکا چشمہ آفتاب چشمہ آفتاب چشمہ آفتاب چشمہ آفتاب
و غیر سے مشعل ہر حال یہ کہ اگر اغنیاء میں ہو گیا فائدہ چشمہ آفتاب چشمہ آفتاب چشمہ آفتاب
تو انستن از کشت من بفتیم و تشیلون بفتی منت خداون از خیابان آفری یعنی اگر از از خیابان
خست بخیل حسرت افسوس و پشیمانی از منتخب تر چشمہ آفتاب کہ میں نے اظہار افکلی نہت کا
جائز نہ کہ کہ صاحب کرم ہیں کہنے لگا تو نے غلط کہا بلکہ بندہ درم ہیں کیا فائدہ کہ مشعل ابراہان
اور برستے نہیں گو مشل چشمہ نور شید میں اور کسی پر روشنی کرتے نہیں امد و رکے راہوار پر
سوار میں عرصہ واد و دہش میں دوڑتے نہیں خدا کی راہ پر ایک قدم بڑھاتے نہیں ہر سفر شا
یا کا ہشتن بخا ہشتن نہ دیوین ایک درم مال مشقت کرین فراہم خدمت ہے جن رکھیں کہ سیکو
کہلاوین نہ خود کھاوین وقت مر نیسے بافسوس و پشیمانی چھوڑ جاوین چنانچہ بزرگوں نے
فرمایا ہر کہ زرد سیم لیم کا خاک سے تب باہر آوے جب وہ آپ خاک میں جاوے اس سے اعلیٰ خارج کا

لطف عاقل ہو سو پاوسے بدیت کسی کو بیچ و مشتقت سے مال ہا تھا آوسے ہا اور کے دو سرا
 بد بیچ و سعی کے ہا و سیکھتے تر نخل خداوندان لغمت قوت نہا و نہا الایمانت
 گدائی و گرنہ ہر کہ طمع یکسو کنند کریم و غلبیش یکسان نہاید تمکک و اند کہ زر
 حبسیت و گدا و اند کہ تمسک کہ نیست پتر جسم میں ہنہ کما صاحبان و واسکے
 نخل پر تو نے اطلاع نہیں ہائی اگر سب گدائی والا جو کوئی طمع سے کنارہ رکھے سپہا و غلبہ او سکے کیا
 دیو سے دکھائی کسوں جانیے کہ سونا ایسا ہی فقیر جانے کہ نخل کون ہی کیسا ہی گفتا بہ خبر بیت
 آن میگویم کہ متعلقان بر در بارند و غلبان شدید را بر گمارند تا بار غزنان
 نہ مند و دست جنہا بر سینہ صبا لہان و ایل شیر نہند و گویند کس را بیجا نیست
 و حقیقت راست گفتہ باشند بیت انرا کہ عقل و ہمت و قدرت و قدرت و
 رائے نیست پتر خوش گفتہ پردہ وار کہ کس در سراے نیست پتر بیت
 امتحان و آزمائش متعلق سینہ اسم فاعل کا ہی باب تفعیل سے چنگل مارنے والا اور نہایت والا
 از سوید و کشف بعضی نسخہ میں بجای سے متعلقان کے متعلقان ہی لیکن لغت کسی لغت میں فقیر کی
 نظر سے نہیں گذرا غالباً بجای سے متعلقان کے متعلقان بدون تاکے ہو حیدر اسم فاعل باب
 تفعیل سے اور لغت بعضی نسخہ میں و ملاست کرنا از صراح و کشتی کرنا از مقرب غلبہ در
 و بدخوا از کشف و مؤید غلط کہ جمع شمشیر بد بافتح معوت شد و جمع از کشف با از دست
 و اجازت عموماً اور خصمت و اجازت و راہ و دخول ملاقات اور نا کیے کے لگے خصوصاً از زبان طمع
 وقت ملاقات از کشف قولہ تا با آہ یعنی اسوا سے کہ عزیز و کور و کین آئے نہ دیویر کس معنی
 مروج و نا کس معنی نامردم اور عقلا و دانشمند و نا کو بھی کہتے ہیں از زبان اس جگہ مراد معلوم ہوتا ہے
 یعنی بیان کوئی آدمی یا صاحب خانہ نہیں ہر عقل خرد و دانش و تمیز میان نیک و بد و خیر و شر
 ہست کہ کس معنی شد و قصد و آہنگ و زن پیر از مقرب اندوہ و اندیشہ از تاج اور امتحان یعنی
 دل و سخاوت و شجاعت بھی آگیا ہو از مؤید لغت از تاج ہر بیان کار کا اندیشہ کرنا از مقرب را
 ہا جہا و جہیز سے گفتن از کشف و شجاعت پیش دل آید یعنی اجتہاد و دل یعنی خرد و قصد نیز آید و در
 فارسی یا نیز از ہست از مؤید خوش ہا ہا و سعد و لہ شاد و نیک و طبع پذیر از مؤید و نیک

یعنی بزرگ از بزرگان پروردگار یعنی پروردگار پوش و دربان از بزرگان ہو کہ کسی در برابر عظمت
جاننا چاہیے کہ لفظ کس کے دو معنی ہیں ایک آدمی دوسرے عاقل و دانشمند کا آدمی عبارت
اس سے ہے یعنی جس میں آدمیت ہو اور عقل و دانش ہو وہ آدمی نہیں اس جگہ یہی معنی مقصود اور لفظ
کس جو شیخ مرحوم نے اس جگہ ذکر کیا اسمیں صنعت محتمل الفیدین ہو یعنی دبیر یا شاعر اس طور پر
کلام کرے کہ محتمل دو وجہ مختلف کا ہو چنانچہ نقل ہے کہ ایک جماعت میں شیخ و سنی و دونوں جگہ
کسی بزرگ سے پوچھا کہ افضل الناس اچھڑ رسول اللہ یعنی فاضل ترین مردم ہے رسول خدا سے
کون ہو جواب دیا کہ سن بنتہ فی بنتہ یعنی وہ شخص کہ بیٹی اسکی بیٹیکے گھر میں ہو اور اس عبارت سے
دو معنی مختلف پیدا ہوتے ہیں ایک یہ کہ وہ شخص افضل الناس ابی بکر ہیں کہ حضرت عائشہ بیٹی اوفی خان
پیغمبر میں تھیں دوسرے یہ کہ افضل الناس جناب امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب ہیں کہ حضرت
فاطمہ زہرا بیٹی پیغمبر خدا کی اوسکے گھر میں تھیں اور اس جواب سے دو نون فرقی پڑھنی چو
اور حکایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے عہد میں
میں عقیل برادر حضرت موصوف کے از بس سنجیدہ ہو کر معاویہ کے پاس گئے اور اظہار شکایت کیا
معاویہ نے بعد تعظیم و اکرام ہمیشہ کے ابرام و التزام کیا کہ واسطے توفیر استعاذ میری اور توفیر خدا و
علی مرتضیٰ کے چاہیے کہ مجمع خلائق میں سچ شان علی کے مستحق خلائق اعز و بانہ کہ عقیل نے
ہر چند عذر کیا مقبول نہ تھا آخر مجمع خلائق میں کہا ایہا الناس انما الان علی ابن ابی طالب
اخی و امری معاویہ ان العنہ فلعنہ اللہ علیہ اور یہ عبارت مستعمل ہو یعنی معاویہ کیونکہ اگر
ضمیر علیہ راجع طرف معاویہ کے ہو تو لغت اسکی طرف راجع ہوتی ہو اور اگر ضمیر مذکور نحو یا
راجع بطرف جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام ہو تو لغت بطرف معاویہ راجع نہیں ہوتی عمرو معاویہ
وزیر معاویہ کا حاضر تھا کہنے لگا اے معاویہ عقیل نے تجھے لغت کی عرض عمرو عاص کی یہ کہ لفظ علیہ
لفظ معاویہ کے قریب ہو اور لفظ علی بعید اور موافق قاعدہ کلیہ علم نحو کے مرجع کرنا ضمیر کا بطرف
مرجع قریب اولیٰ ہی مرجع بعید سے اور نظام الدین احمد بخاری صاحب کتاب مجمع الفوائد
کتاب مذکور کی فصل سوم میں بعد ذکر ان دونوں حکایتوں کے صنعت القول بالاعتبار میں لکھا ہے
کہ موصو و دانش نے افصح الفصحا صمعی پر لکھا کہ کسی وجہ سے ناخوش ہو کر کہتا ہوں کہ کسی لفظ

ابن سینا نے چشم پرینچ و اگر چشم پرینچ سے از خوش گدایان بیچارہ شدہ و جامہ
 رتن او بارہ شدہ چنانکہ در طبقات آمدہ است شکر و من بست گدا
 و گدا چشم نہار نہ ہر کہ دست گدایان نہ توان کرد و ثواب بعض شخص میں
 بجائے بعد از انکہ بجا است آنکہ ہر دونوں خوب اور یہ جملہ جواب ہے جملہ اول یعنی متعلقان بدر
 ہارند کا اور فقرہ اول میں جو لفظ متعلقان ہر اور اس فقرہ میں بمقابلہ اسکے متعلقان اسکو
 جمع متواری کہتے ہیں یعنی دو قرینہ یاد و صبر میں دو کلمہ بمقابلہ یکہ واقع ہو کہ وزن و قاف
 ورومی وعدہ و حروف میں سادی و برابر ہوں جیسے اس شعر میں ۵ یتیم از کشاکش
 آن زلف پر شکن ۶ میخوام از کثرہ آن چشم پرینچ و متعلقان یعنی امید و ان
 بجان آمدن کنایہ ہر عاجز و دلنگ آئے سے رفیعہ گدایان یعنی عرضیاں فقیروں کی
 فغان بکسر و افغان بفتح فریاد بانگ و فغان ایک قوم ہے جسکو ہندی میں بچا
 کہتے ہیں نسل انکی حضرت اسحاق پیغمبر سے ہرگز کشت چشم بمعنی امید قولہ چشم گدایان
 پرینچ و یعنی آنروز فقیروں کی پوری ہو و حاصل مطلب یہ کہ فرقہ گدایان اس قدر لالچی ہوئے ہیں
 کہ اگر فی المثل ایک بیابان تمام مردار ہو جاوین تو بھی قہقہہ مانگے سے ہمت نہ کینچیں قولہ
 جاہ بچہ بمعنی چنانکہ چاہ بچہ نہ ہو یہ بیت پر منشرح مطوی موقوف مخور ہر جا چشم بنابر
 مشہور اور استمال فارسیوں کے بفتح تائے فوقانی ہر کہ سخاوت میں غریب المثل ہی بیجا کہتے
 بن سحر طائی کا از زبان گوید اور طرام ایک قبیلہ کا ہے میں جسکی نسل میں ماتم تھا اسکو حاتم
 بھی کہتے ہیں طبقات جمع عربیہ الفخ و التشرید کی بھی سخن پاکیزہ و لطیف از مویہ
 قولہ در من آہ یعنی نسل گداؤں کے میری طرف چشم توقع دست دیکھ قولہ نہ توان کرد و ثواب
 یعنی گداؤں کے دست طلب سے عاجز و تنگ ہا کہ چشم تو اس خیرات حاصل نہیں کرتے ترجمہ
 گدا میں نے نہ کہ دہان کو جو تو گداؤں نے دروازہ پر داسے روکنے مردم غیر شناسا و فقر کے مقرر
 کیا ہو پھر آؤ گے کہ سالنوں کے ماتم سے عاجز بیابان ہوتے ہیں اور غریبوں کی غریبوں سے
 رویتان اور کار و باغیچہ ان مظاہر کہ اگر ایک بیابان دیکھو محال عقلی ہو کہ چشم گدایان پرینچ
 بہت پرینچ نہت دنیا سے کہ انکی کھینچ کبھی کبھی نہیں دیکھا ہوا ان کی چشم

اور اگر تجھ کو یہ خیال ہو کہ حاتم طائی باین سخاوت کہ ضرب المثل زبان زد ہر خاص و عام ہو اُسے
 اپنے دروازے پر کبھی حاجب و دربان مقرر نہیں کیا اس کا جواب یہ کہ حاتم صیغہ نشین تھا اگر
 شہر میں رہتا تو کد اؤں کی کثرت سے ہو جاتا ناچار اؤں کی فوج کھسوت سے بدن کے کپڑے ہو جاتے
 تا زمانہ چنانچہ یہ قول کیا لطائف میں آیا ہو ہیبت مت دیکھو ادھر غیر دین کو تاہو سے نہ معلوم
 یورش سے غیر دین کے میں ہوں خیر سے محروم ہر گشتا کہ من بر حال ایشان رحمت
 میسرم گفتم نہ کہ بر بال ایشان حسرت میخوری مادرین گفتار و ہر دو
 ہم گرفتار ہر یک بیدے کہ براندے بدفع ان کو شدید سے و ہر شایہ
 کہ بخواندے بفرزین ہوش شدے تا نقد کسب رحمت در باخست و ہر
 حصہ حجت ہمہ بنداخت قطعہ مان تا شیر نہ یکنی از حلقہ و ہر کور
 جز آن مبالغہ مستعار نیست و دین و زر و معرفت کہ سخندان
 سنج گوئے ہر در سلاح دارد و کس در حصار نیست ہر رحمت رفت
 قلب و مہربانی داز خدا یتقائی احسان و رزق از مویہ الفضل بخشیدن از ہر لایح مصدر ہر باب
 سبع سبع سے حسرت بھی مصدر سی اسی باب سے بمعنی درین و پیشانی بمعنی بالفتح
 پیادہ شطرنج شاہ نام ایک مہرہ بزرگ کا ہر مہرہ شطرنج سے اور بادشاہ کی کشت لگا
 بھی کہتے ہیں اور کشت بکسر کان شطرنج باز دین کی اصطلاح میں یہ کہ ایک مہرہ مہرہ شطرنج
 ایسے گھر میں رکھیں کہ بحسب حرکت اُس مہرہ کے بادشاہ اُس کی گھر میں بیٹھا ہو اور جب اُس
 مہرہ کو خانہ مذکور میں رکھیں تو کہیں شاہ یعنی اُسٹھ مہرہ گھر سے از بران قولہ در باخت
 صیغہ ماضی ہر در باخت سے بمعنی لا زنا از بران جس طرح بازی بردن یعنی جیتنا کہ جزئی میں فرماتے
 بفتح قاف و سکون میم و را و حملہ موقوف برد و باخت بمعنی جیتنا و را بحسب عربی
 تیردان ترکش کہ محقق ہر ترکش کا اور کیش تیر فارسی مان کلمہ تنبیہ ہر خبر دار کرنے اور تاک
 محل میں مستعمل خواہ بطریق امر ہو یا جہان نہی یا بطور خوش و ظرافت خواہ بتصدیق اور امر
 بستابی یعنی جلدی کر از بران تا بمعنی ہر گز سپر افکندن کنایہ ہر نہایت کرنے اور سچا
 اور عاجز ہونے اور تنگ و عار سے از بران و صیغہ زبان آورد و مرد تیز زبان و کشادہ سخن ہر

کسی چیز میں غلو یا کسی کام میں بہت کوشش کرنا ازمنہ منتخب مسند عمار عاریت گرفته شدہ حدیث ہے
اسم مفعول ہر شق استعارہ سے بمعنی عاریت خود مستحق و دست بہ دست گردائیدگی فی مزید
باب استنحال سے مجرور اسکا مجرور باب میں سے قولہ بان تا سیرا یعنی شہر دار فیض سرسبز کے
حاکم تہریر سے ہرگز عاجز نہ ہو کر نہ بھاگیو کہ آسین سوا سے سخن آرا کی و زیادہ گوئی و پیر بہ زبان ہمار است
اور کچھ نہیں ہو ورنہ صیغہ امر حاضر ہو ورنہ ان سے بمعنی حاصل کرنا اور قبول کرنا اور ان کے کائنات
معرفت بالفق و عرفان باکس و چنانہ مطلق اس جگہ مراد ہر خدا شناسی سے مستحکم الہی کہنا ہے
شاعر سے صحیح و اسجود بالفق کلام متنفی و سخن با قافیہ کہنا اور کہ تو قری کے گیتے کو کہیے کہ
از کشت اسجاع و اساج جمع باب ففتح سے ازہر لہ قولہ کہ دین و زنا یعنی علم و پیرا ہستی
خداوند مطلق کی تحصیل و تعمیل میں کوشش اور تکلیف کو اگر کشتا خری و شایہ سے کہنا ہے کہ
شاعر و شاعر مثل اس شخص کے ہر جیکہ دروازہ دکان پر تیغ و مسدود زبان حکم کی رہے ہو اور
قلب کی خالی پڑی ہو تر جمہ اس سے کہ کہ میں تو نگروں کے حال خسراں مال پر ہرگز نہ دیکھتا ہوں
مال رکھتے ہیں اس کی محافظت کی فکر میں دن رات مر رہے ہیں ثواب آخرت خرید نہیں کرتے ہیں
کہا تو غلط کہتا ہو یا کہ بسبب حرص کے ان کے مال پر حسرت کھاتا ہو جسکو حسد کہ یہ مال کیوں میرے
ہا تو نہیں آتا ہو اسی بحث و گفتار میں ہم اور وہ دونوں گرفتار ہر ایک کا یہی ارادہ کہ تیغ تقریر سے فدا
لیجیے مار ساد بحث میں جو پیادہ تقریر کا وہ بڑھاتا اس کے روکنے کو میرا بسبب فصاحت و ذکاوت
زور اسکا گھٹاتا اور فیل بلاغت سے اسے روند داتا میرے پادشاہ سخن پر اگر وہ رخ کے حجت کی
کشت لگاتا تو میں فریز لیل قطع سے دلیل کہ کشتہ کو بچاتا یہاں تک کہ وہ اپنے کیسہ ہمیشہ
جستہ نقد بران رکھتا تھا سب کہہ مارا اور اس کے ترکش زبان دل میں جیتے تیر تقریر سے
سبکو حجت قاطع کاٹ کر تودہ لگایا پھر تودہ عاجز ہو کر چلا یا اور کہاں مناظرہ کو تو اگر کشتی غنیمت
جلایا ہنگام گفتگو میں اپنے دل کو یوں بچاتا تھا کہ قطعہ سن تیر گو کے حملہ سے ہرگز نہ گریزا تقریر اسکی
ساری غلط استعارہ و عرفان و دین تو سیکہ کہ شاعر و شاعر گوئے در بسطاح رکھتے ہیں خالی حصار ہر
تا عاقبت الامر و لیکش نہاند و لیکش کروم دست تعدی و راز کرو و بہیدہ
گفتش آغاز و سنت جاہلان ست کہ چون بدلیل از خصم فروماند سلسلہ

عاجز تو تیر زبان کے کلام سے بحث کرنا

حضرت محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہما از دست تراشید کہ بخت با سیر بر نہاد سنجک
 بر جاسست کہ لشکر لم تہتمہ لار جنگ و شام و اسقطش گفتہ کہ سببم در
 زنجی را لشکر قتیق قطیعہ او در سن و سن در و شادہ بہ خلق از بی کا و دان
 خندان ہا انگشت بخت چہا فیہ از گفتہ و شہد مایدندان ہا
 بمعنی ہر گاہ عاقبتہ الامر عاقبت بمعنی آخر او امر فتح و سکون ہم معنی کار و واقعہ و حادثہ امور و
 واقعہ فرمودن و فرمان او امر جمع از بختب امر مصدر ہی یا نصر نصر سے از صراح و لیل راہ و رہا
 از بختب بخت از کشف و لیل خوار از لہ و از از جمع از صراح تعدی تجا و زکر تا کسی خبر کا اپنی حد
 یعنی کہ رجا نا اور یا دنی کرنا از کشف و منتخب و در بضم و فتح ثانی مخفف بودہ کا لفظ فارسی ہوتی
 حق است و درست اور بمعنی فائدہ نقیض نقصان بودہ بمعنی ناحق و باطل و ہرزہ و بیفائدہ از زبان
 خصم با فتح جنگ و بدل کرنا اور جنگ و بدل کرینہ والا و منتخب دشمن اور غالب ہونا کسی ہوتی
 او بمعنی صاحب زمین مکر و زمینت واحد و جمع برابر ہی و فتح اول و کسر دوم دشمن خستہ و خصوم
 و خصما و جمع از نمود و کشف و صراح از نام حضرت ابوبکر کہ والد ماجد کا موافق کتب قضا و حاد و باطل
 اور نام حضرت کہ چاکا موافق کتب تفسیر و حدیث امامیہ اس امر مختلف فیہ میں جو مناقشات در میان
 دونوں فریق کے واقع ہو کتب کلامیہ میں تفصیل مرقوم گھنا اسکا بنظر طول و مقال کے اس شرح
 و اسب تحریر سے خارج گر فقیر یہ کہ قبیل از تولد جناب موصوف نمود و لعین کہ بالانشیبہ پیش
 حضرت سلیمان علیہ السلام و بخت نصر و ذوالقرنین کے بادشاہ تمام روئے زمین کا تھا انکا
 شیطان علیہ السلام و عویدار الوہیت ہوا اور مجموع خلایق کو اپنی عبادت پر اور اپنے صورت کے مدام
 بدو اگر کسی کہ پیش پیش پر ہوا کیا ایک و از ایمان ملکیت اور کا ہنار و نہجان کو واسطے کسی حکومت ملک کے
 حکومت میں چھو کر کہ مشورہ کرتا تھا کہ خالد بن عاص سردار نجد کے کا اوضاع اجرام علوی سے ایسا معلوم
 ہوتا ہو کہ اس سال تیرہ ملک میں ایک شخص عیب عالیشان غلیم السلطان پیدا ہو کر دین تازہ و شہر
 مجد رکھی فرائض کو دعوت کرے اصنام کا قلع و قمع اور اس خاندان کی سلطنت کی دنیا و قطع کرے ہنوز
 رحم ماورین لہذا در زمین پایا ہنوز نہ حکم کیا کوئی شخص خلوت میں عورات کے ساتھ مصراحت کرے
 اور لوگ نہ کہ کہ زبان حالہ پیشین تو چھوڑ دین بیٹا ہو تو اسکو قتل کرین اور زبان قابو اور حالہ

اور کہنے سے خاموش بھی ہو رہے نہیں سکتی آخر کار بعد الحاح و مبالغہ تمام ظاہر کیا کہ اسی آرزوہ شخص موعود
 جو دے زمین کو متغیر و مبتدل کرے گا تیرا بیٹا ہو آرزو یہ بات سنکر متحیر ہوا کہنے لگا کون بیٹا اور کیا
 بیٹا تب مادراہیم علیہ السلام نے شرح تو کہ فرزند اور تربیت زیر زمین اور تفصیل مناظرہ دریا
 نفی ربوبیت نمود اور جملہ حالات گذشتہ مصرح بیان کیا آخر خشنماک حضرت ابراہیم کے مکان میں
 گیا اور طلعت ہمایون پر نظر کیا تو حضرت مقرب القلوب والا بصر نے اس کے دل میں محبت والی
 اس سبب سے وہ حضرت کو مطلق آزار نہ دے سکا بعد ازاں کے حضرت ابراہیم نے باب سے مناظرہ کیا
 لبقیت مناظرہ حضرت ابراہیم علم سنا تھا ازر کے سورہ مريم میں مرقوم ہو
 واذکرتی الکتاب ابراہیم انہ کان جدیقانیا اذ قال لا ینبیا ابست لم تعبد مالم یسمع ولا یبصر ولا ینفخ
 عنک شیئا یا ابست الی تخذ جانی من العلم مالم یتاک فالتعنی اہلک صراطا سو یا ابست لا تعبد
 الشیطان الالشیطان کان للرحمن عصیا یا ابست الی اخاف ان یمسک عذاب من الرحمن
 فیکون للشیطان ولیا قال اراغب ان انت عن الہی یا ابراہیم لکن لم تنس لارجنک واپہر فی طلبا
 یعنی یاد کر قرآن میں قصہ ابراہیم کا کہ وہ تھا راستکار یا راستگوے پیغمبر یا خبر دہندہ یا بلند مقدار
 یاد کر اسکو جس نے اپنے باب سے کہا کہ اے پدر میرے تو کیوں پرستش کرتا ہو اُسکی جو کسی کی نہ بتا
 ستانہ کسیکا خشوع و خضوع دیکھتا ہے تیرا ضرر دفع کرتا ہے تجھکو نفع پہونچاتا ہے پدر پرستش
 مجھکو آیا ہو بطریق وحی کے علم و دانش جو کہ تجھکو نہیں آیا پس پروردی میری کرتا کہ دکھاؤں میں تجھکو
 وہ راہ راست جو منزل مقصود کو جلد پہونچا دیوے اے پدر پرستش مت کہ شیطان کی جو خدا شناسی
 روگردان ہوا اور آدم کو سجدہ نہ کرنے میں شکار و نافرمان ہوا اے پدر میں ڈرتا ہوں کہ تجھکو پہونچے
 عذاب الہی بسبب متابعت شیطان لعین اور جب تجھکو عذاب پہونچے تو ہوے تو حالت عذاب
 میں شیطان کا قرین و چمنشین آرزو ہے جب یہ یتخان کو ہر شان سے جواب سے عاجز ہو کر
 کہا اے ابراہیم آتا ہوں میرے خداؤں کی پرستش سے سربازی کی اگر تو انکی مخالفت اور عیب و نہت
 باز نہ پہونچا تو میں تجھکو گالیاں دوں گا یا سنگسار کروں گا و ویرہ مجھے زمان دراز تک نامضرت
 طعنہ زنی سے امین رہے یہ نقطہ بفتختین کا زشت و فضیلت از منتخب اللغات ترجمہ
 آخر کار جب نہی اُسکی کوئی دلیل اور میں نے کیا اُسکو دلیل تو مجھکو لا کر میری طرف نصرت

در از کیا اور یہودہ کہنا آغاز کیا اور یہ طریقہ چاہلین کا ہو کہ جب طرف ثانی ہناترہ کرنے واسطے سے
دلیل و برهان میں عاجز آتے ہیں تو عدالت کا بلاستہ ہیں جیسے از رست تراش جب
اسپہ بختیجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دلیل میں نہ لکھتا تو لڑنے کو اٹھا اور یوں کہنے لگا
کہ اے ابراہیم اگر تو میرے خداؤں کی مخالفت اور نفرت و بدست سے باز نہ رہیگا تو میں تجھ کو
گالیاں دوں گا اور تیرا روٹھا اسی طرح آستے جھکو گالیاں دیں میں نے بھی اسکو بائیں
دست سے کھینچ پھرتا آستے یہ اگر بیان پہلا میں نے اسکی شہد ہی بگڑ کر خوب لٹاڑا
قطع سے پھر دونوں تخت اور لاش کی پہچان کی روک کر ہنسک لڑنے و انتہوں سے لکھیا
دبائیں نہ جسے سنا کہ اٹھے و عیونہ الفتنہ مرا فعت این سخن پیش قاضی
برویم و بگویمت عدل راضی شدیم تا حاکم سلطانان سے معاف ہوئے توبہ و
میان تو نگران و درویشان فرستے بگرد قاضی چون حالت ما
دید و منطق کشید سر شیب فکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر تود
و گرفتہ ہوا کہ تو نگران و درویشان با ہم خوار است و بر سر گنج ماریست و انجا
کہ ہر جا کہ گلست خار است و باختر خار است و بر سر گنج ماریست و انجا
کہ در شاہواریست نہنگ مر دم خوار است لذت عیش و نیاں الہ نعمہ
اجل و در دست و لغیم نیست را و لو کہ کار و در پیش بیت چور و
چند کہ گشت طالب دوست پتہ و مار و گل و خار و عجم و شادی
نہ اند کہ نہ کنی در نستان کہ میدیشکست و خوب شکاں و عین
در زمرہ تو نگران شاگرد و کفوز و در طبقہ درویشان صابر اند و چور
بیت اگر شا کہ ہر قطرہ در شدہ ہے چہ خر ہرہ بازار از ور شدہ ہے
مقریان حضرت جل شہلا تو نگران اند و درویش سیرت و درویشان
تو نگرمست و عین تو نگران آنست کہ عجم و درویشان خورد و ہمین
درویشان آنکہ کم تو نگران گیر و درین تو کل علی اللہ فوجہ ہر کہ
سختن پیش حاکم بدن از منتخب و کشف نزد یک حاکم شدن باختر نعل تو نگران

سخن یعنی تو نگراقتل میں یافتہ حاکم است عربی داور سی فارسی داور یعنی بادشاہ عادل حاکم
 نیک و بد مخفف داد و بردن داد گر کا از زبان عدل بالفتح داد و داد ہندہ و مرد صالح و راستی
 و برابر و حق از کشف منطلق مصدر بھی ہو یعنی نطق و سخن قولہ جہاد واداشتی اس جگہ جہاد
 بالفتح بمعنی ستم کردن و ظلم و جور نہیں بلکہ یہی بھی آیا ہو بھی یہاں مناسب در شاہوہ
 موتی بد مثل و بزرگ یعنی در یتیم از زبان نہنگ بکے اول فتح دوم و قیل کبیر شتر شتر
 از نوید و کشف بفتقین بردن پلنگ گھڑیاں جسکی عربی تسلیح ہو از زبان کہتے ہیں کہ اگر
 آفت سے محفوظ رہے تو قاست اسکا سا شوگر کا ہوتا ہو گوشت بیان کرے اسکا مفید
 صرع پتہ اسکا آنکھ میں لگانا مانع نزلہ فیکہ کو اس کے روغن سے چرب کر کے کہار و تالاب کے
 روشن کریں تو میڈک فریاد کریں اور چربی اسکی پیشانی پر فوج جنگی کے لگانا باعث بہت
 فوج مخالفت ہو از زبان و نوید لہ عہد شیش مار کا گزدم و مار کا قولہ لغیم بہشت را آہ و ہشت
 میں آیا ہی جنت الہیہ بالکارہ و جنت الزار بالشرار ترحمہ لفظی اسکا یہ ہو کہ جمع کی گئی ہو
 ساتھ شیخ و الام کے اور جمع کی گئی ہو و زنج ساتھ فدا شش نفس امارہ یعنی عیش و تادم کے
 غرض یہ کہ اس دار دنیا میں جسے اپنے اوپر مشقت عبادت و ریاضت گوارا کی و داخل
 جنت ہو گا اور جسے بغوا ہمیش نفس امارہ اعمال حسد ترک کر کے اپنے تئیں احوال
 قبیح میں ڈالا اور لذات دنیا سے فانی اختیار کی واصل جہنم ہو گا انتہی محصل قوم حجاب
 انبیاء ان روح عبادانہ علاوہ اس کے ہو کہتے کہنا ہو دیوار و کارہ سے مراد یہاں بل صراط
 کہ بال ہے زیادہ بار یکا اور شمشیر سے زیادہ تیز جہنم کے اوپر واقع ہو اس سے ثابت رہے
 قدم سوئیں جس کے جو دنیا میں بریاضت مشاقہ اوقات اپنی عبادت میں صرف کرتے رہے
 اور بجز در کھینے قدم کے چشم زدن میں مثل برق لامع کے اس پل سے گزراوشک اور دل
 بہشت غنیمت ہوئے اور لغزش کے پیشکے قدم کفار اور ضلالت و فحار کے اور دے کر طبع
 فقر جنہم میں اور یہ آیہ و امن اعدا لا قدر وادرا ہو قرآن شریف میں واقع ہو یعنی کوئی بشر
 ایسا نہیں جو بروز عیش و نشہ جہنم کے اوپر گذرا اسکا منور ہو و جہنم سے مراد یہی گزر جانا
 صراط سے معلوم ہوتا ہو و اعدا علم جو قاتل الا ورا و تشبہ دیوار کی بل صراط سے ظاہر محتاج

بیان کے نہیں قولہ جو دشمن کہ دشمن سے مراد بیان بمصدق اعدی عدو کی نفسانک التي بین جنینک
 یعنی دشمن ترین دشمن تیرا نفس ہو درمیان تیرے دونوں پہلو کے نفس امارہ ناسب مناسبت
 شیطان علیہ اللعن ہو اور طالب سے مراد عاشق اور دوست سے مراد مطلوب یعنی معشوق
 کہ مقصود اس سے جناب بارہ تعالیٰ ہو اور اصل مطلب اس مصرع کا یہ کہ جو لوگ اپنے پروردگار
 عاشق ہیں اور دعویٰ عشق میں صادق ہیں اگر ایسی جان پر نہ کھیلین اور نفس امارہ کی جھان
 نہ جھیلین تو کیا آریں تو کہ کچھ مارا تہ ترجمہ لفظی اس مصرع کا ظاہر اور مقصود شیخ فرحہ کا احاطہ
 نظر ہر سے باہر یعنی جسے مارا مارا نفس امارہ اور اٹھا یا دنیا میں رنج بقیہ یا یا بقیہ میں بختوں کا
 کچھ اور جسے دشت پر خار و نیلے آباد کر کے بہت سے روئے کر لیا جا کر گلستان جہان
 اور روضہ رضوان کا فرار دست بدست لیا اور چہنے بیچ فکر بہرسانی سامان اوہدیت
 حور و غلمان کے اور طیار ہی میں بساط نشا و قصور و روضہ رضوان کے کہ عبارت ہو جہاد
 خشوع و خضوع سے بائید شادی آئندہ اوقات اپنی صورت کی اس عالم فانی میں گویا بنیاد
 والی برے ہونی کی چہنہ سے عالم جاودانی میں جان اور دوسرے کیسے خوش نصیب ہیں جنکو غم خدا
 ہوے برات انکی شادی کی کیا بات جتنے براتی میں جنت میں اسکو ایوین ہا مقنون بات پھر تو
 عیش و عشرت اور بڑے چین سے کئے دن رات پست رنج کو راحت سمجھ حاصل ہو کر
 کار بزرگ بزرگ کہ جو سمجھتا ہے کہ کھانے پکوانے گرگ ہو و مشکب پیدا کے اقسام سے ہر کہ بہار
 یعنی شگوفہ اس کا نہایت خوش بو ہوتا ہر عرق اسکا واسطے تفریح دل اور تیرید کے ہیں
 از بران نام ایک پھول کا ہر رنگ زرد و نارنجی و خراسان میں مانند پلے کے پھنچے کر اسکی شبیہ
 سے اسکو پہنچ کر بہت کتے ہیں از کشف فارسی میں اسکو ہر امر برون شہنامہ بھی کہتے ہیں
 ہر بہار اسکا ہر صبح ہر از بران و کشف و منتخب ششاکر شکر گزار و شکر گویندہ از کشف الفا
 کفور بالضم و کفران ناشکری کرنا اور بالفصح بہت ناشکری کرنے والا از منتخب صاشر کیانی
 کرنے والا یعنی جو شخص کہ اپنے تئیں امورات میں نگاہ رکھے اور جلدی کرے جسور بفتح و شاز از کشف
 ضحیٰ و بفتح ضاد و جمعہ و ضم ہم دل تنگ از منتخب بقراری کرنے والا غم سے اور شور کرنے والا باہر
 سے مع از صراح زائد و تکرر فارسی شیع عربی اولاہستہ سی خمر ہرہ و پلچ لضم یا سی فارسی

و سکون لام فارسی و دھنچ و او و سکون ال فتح عین مہملہ و در آخر اسے ہوز عربی کوڑی ہندی
 کہ لضم کاف و کشیدیم استین از منتخب و بفتح کاف ازک و ترک و نادر از زبان قول کہ تو نگار
 گیر و صاحب سروری نے لفظ کم کو لضم کاف بمعنی استین سمجھ کر بجائے لفظ گیر کے نگیز لکھا ہے
 یعنی بہترین درویشان وہ ہیں جو استین تو نگرون کی نہ بکری لیکن استین گرفتار کناری ہر بیکار
 بکرتے ہیں یعنی کسی کو بظلم و تعدی بیکار کر اس سے بے مزدوری و اجرت کے کام لینا چنانچہ صاحب
 برمان قاطع نے لکھا ہے پس یا یعنی لفظ کم لضم کاف اس مقام میں بے محل واقع ہوتا ہے مولف
 کے نزدیک لفظ کم بفتح کاف بمعنی ترک مناسب یعنی بہترین درویشان آنکہ ترک تو نگار ان گیر و طلب
 اسکا یہ کہ بہتر فقیر ہی ہو تو نگرون کو ترک کرے اور توکل بخدا کرے خدا اس کی سبکی بخش
 پروا نہ کرے چنانچہ بعد اس فقرہ کے جو آیا و من توکل علی اللہ فوجہ و واقع ہو یعنی جو شخص توکل
 کرے خدا پر پس خداوند تعالیٰ روزی پرسانی میں کافی ہو دوسرے کی امداد کی حاجت نہیں رہتا
 فقرات کی بائیکہ ظاہر اور باہمی سدا ہے تکلف حاصل ہوتا ہے بخلاف کم بمعنی استین کہ میں
 مطلب تکلف پیدا ہوتا ہے اور اگر مقصود شیخ مرحوم کا حسب مطلب سروری ہوتا تو بجائے کم کے
 لفظ استین لکھنے کے نسبت لفظ کم کے لفظ استین اس بجگہ فصیح ہو اور لفظ کم غیر فصیح و اعلیٰ
 ترجیح قصہ مختصر حسب لوگوں نے چھوڑا یا ہم دونوں قضیہ اس سخن کا کہ تو کار فضل میں
 یا اگر قاضی کے پاس لیکھے اور افضاوت حق پر راضی ہونے کا حکم مسلمانوں کا درمیان دونوں
 جنگوں کے صلح جو ہوئے اور تو نگرون و درویشوں کے کلام میں فرق گو ہوئے کہ کس کا قول صحیح ہو اور
 کس کی بات کو ترجیح ہو قاضی نے حسب حالت کرائی ہماری دیکھی اور دلیا میں ترقیبین کی کہ نہیں
 گریبان خود میں سر جھکایا اور بہت نال کے بعد اٹھایا پہلے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ امر خیر
 تو نے تو نگرون کی شان میں کہیں ثنائیں اور درویشوں کے حق میں روارکھیں جفا کیں جو صحیح
 کہ جان گل ہو وین خار ہو خمر کے ساتھ خار ہو سر گنج پر بار ہو اور جہاں دُربے مثال ہو وین خمر
 گھر یاں ہو ملاوت زندگانی دنیا کو عقرب اجل کا نیش بیش از بیش ہر ناز و آسائش ہشت
 اسے دیوار مروتات یعنی بل صراط در پیش ہر عر ثابت رہینگا اوسمہ قدم ہونین کے
 جو دنیا میں بریاضت شادہ اوقات اپنی عبادت میں طوف کرتے رہے ہیں اور مجبور کھینے قدم

چشم زون میں مثل برق لامع آس لی سے گزر جائیگی اور داخل ہونے بہشت عین سرشت میں
اور لغزش کرینے کے قدم کفار و فساق و فجار کے اور دگر گریٹھ کے قعر جنم میں مبتلا ہونے کے حال خوب تر
بدیست نفس کا جو رہا کیوں نہ سہیں عاشق حق بکینج و مار و گل و خار و غم و شادی ہرین جسم
و یکہتا نہیں کہ باغ میں برید مشک ہوا و چوب خشک اسی طرح تو نگرون کے زمرہ میں کتنے شاہکار
ہیں کتنے نامہ شکر کے فقیروں کے گردہ میں بعضے صابا ہیں بعضے بے صبر سے بدیست ہر اک قطر و ذرہ
گر ہوئے درخشاں تو کوثری سا ہوا اس سے بازار پر مقربان حضرت ذوالجلال تو نگرون ویش سیرت
اور درویش ہیں تو نگر بہت تو نگرون میں بہتر وہ ہو کہ غم درویشوں کا کھا دے اور فقیروں میں
بہتر وہ ہو جو تو نگرون کے پاس حاجت نہ لیجاوے اور متوکل بخدا ہو کر کسی کے آگے مانع نہ ٹھیکو و
اور جناب باری تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ جو کوئی خدا پر توکل کرے میں وہ روزی ہو جائے میں کافی ہر اور
دوسرے کی امداد کی حاجت نہیں پس روئے خطاب از من بدر ویش کر و گفت
ایکے گفتی تو نگران مشتعل ماند و سا ہی و مست ملا ہی نعم طایفہ ہستند
برین صفت کہ بیان کردی قاصر بہت کافر نعمت کہ بر بند و بہرند و بخور
وندہ ہند و اگر بشن باران نہار و یا طوفان حمان بر وار و ما عطا و ملت
خوش از نعمت و رویش نیرستند و از خدا کے نترسند و گویند بدیست
گیر از بستی دیگر ہے شد ہلاک ہر اہست و بطراز طوفان حمان
شمر و رکبات نیا قافی ہوا و جہاں لم یلقین الی من خاص فی الکشف
فرد و نمان جو گلیم خوشیں بیرون بر دندہ گویند کہ ہم عالم مر وند
قوسے بدن نہط کہ کشندی و طایفہ بخوان نعمت نہاد و دوست
کرم کشادہ طالب نام اند و مغفرت و صاحب دنیا و آخرت چون خباگان
حضرت بادشاہ عالم ہوید مظفر مالک از مہ انام حامی نغور اسلام دار
مالک سلیمان عادل ملوک زمان مظفر الدینا و الدین اتابک ابو بکر
بن سعد زکی ادام امدایامہ و نصیر علامہ قطعہ بدر تجا سے پسر ہر گز
ابن کرم نکند کہ ولست خود تو با خاندان آدم کردہ خدا سے خواست

کہ بر عالمی بخشاید پرترا رحمت خود بادشاہ عالم گرد و پخت عتاب بکسر بلا مست ختم
اور ناز کرنا از منتخب سپاہی غافل و فراموش کنندہ از کشف ملامتی بازیاد و مطایبہ از کشف
نعم و اجل الفتحین عربیہ ہم بکسر بیرون شکم و آرسے فارسی سچ ہی ہندی قاصر کوتاہی کنندہ از منتخب
کافر بکسر فاہوشانندہ و ناگردندہ و ناسپاس از منتخب طوفان بالضم باران سخت اور پانی جو
زمین سے نکل آوے اور سکوڑ و باورے اور سیل غرق کنندہ اور جو چیز کہ بہت غالب ہو اور سبکو گیر کو
از منتخب کشت بالضم قدرت و توگری از منتخب محنت بلیہ و آزمائش قولہ گرازیستی
مضمون تمام مصرع کا شرط ہی جزا اسکی ہلاک شدہ باشد مخدوف مراد نیستی سے بے زری و افلاس
قولہ مراہست آہ یعنی میرے پاس مال و زر ہی مجھ کو اور بدلہ کہ طوفان سے کیا پروا رکبات زنان
سوار شوندہ نیاق بکسر لون و فتح تختانی جمع نامہ یعنی اوشٹیان ہوا و جمع ہو و جمع ہو و جمع ہو
صیدہ جمع ہو نہشت غائب نفی تاکید بلم کا بعضی نہالتفات کرین خاص بفتح عنین جمع صیدہ و
نذکر غائب فعل ماضی معروف ہو مصدر را اسکا نحو ص یعنی ناگاہ برچہرے فرو آمدن از منتخب
کشت بفتح تین کاف و ثانیہ مشائشہ جمع کشیب جیسے سہر جمع سہر یعنی ریگ جمع از خیابان
ہوید اسہ مفعول ہو تا یہ کا بعضی توانا کردہ شدہ مخطو اسہ مفعول ہو تظہیر کا بعضی ظفر
دادہ شدہ از سہ بفتح اول و کسر زار مجہ و میم شد و جمع ہو زام کی فخور جمع ہو فخر کی بعضی سرحد
ملک کفار و جاہے ترس از زخماے شہر و فخرزدن و زخمہ یعنی از منتخب
مجھ کو قاضی بلا مست کر چکا تو از رے عتاب در پیش کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ امرویش
جو تو نے کہا کہ تو نہ مشغول دنیا میں غافل از اطاعت ربابا و مہرست باد و اولیٰ و سبب ہی بعضی تو نہ
ہیں جس صفت کے کہ تو نے بیان کیا یعنی مال کے غنی ہمت کے دنی خازن دولت منکر لغت کہ
بیجا دین اور رکھیں نہ کسی محتاج کو ایک لقمہ کھلا دین نہ آپ جکھ میں اور شا اگر پانی نہ بر سے نہ
غرب تا شرق یا طوفان سے تمام عالم ہوے غرق با تھا و اپنی تو نگری کے درویشوں کے رنج و
محنت سے نہ ہو وین پشیمان نہ فخر خدا سے ترسان اور یوان کہیں نہ صفت اگر مفلسی سے
عالم ہلاک پشیمین رہا کہ اور مجھ کو طوفان سے پاک شدہ سردار ناقہ حمل نشین کو کیا پروا
کہ ہوا خاک پر یا کوئی زمینیت میں چھپنا فرو گلی اپنی جو کینہ کوئی آفت سے بچاے

پیشتر نہایت قولہ دنیا و آخرت بردی یعنی ثواب دنیا و آخرت حاصل کردی از خیابان سرچشمہ
قاضی نے جب سخن کو اس حد تک پہنچایا اور دھڑا مبالغہ کا میرے قیاس کی حد سے آگے بڑھایا بنظر
حکم واجبہ تمہیل کے برضا و رغبت اس پر ترجیح دے اور جو کچھ گذرا تھا اس سے درگزر سے اور بعد
جناہ اعمال کے بویکدگر کو پہنچی راہ صلح و دوستی کی اختیار کی اور واسطے تجدید محبت کے سرکاری
دوسرے کے قدم پر سر رکھا اور سرور سے یکدگر پر پوچھا دیا اور سخن ان دو بیٹوں پر ختم کیا
قولہ نہ کر تو کر دشمن گیتی کا شکوہ مرد و پیشانی پر تیرے خست تو گردن ہی اس جہان سے اٹھانا
جو دیر سے وہاں سے تیرے اسے غنی ہو غیر نہ چوک پڑ کھلا تو دان پڑے اور کھا تو یان کے سمجھکو مزاد

باب سیہ ہشتم در آداب صحبت

جاننا چاہیے کہ اس کتاب کے ساتھ باب میں چھنے نقاسم طالب عقل و حکمت عقلی ہیں اگر
تقصیر کیے جاویں تو نسب و جود ہیں اور یہ باب ہشتم خلاصہ و نتیجہ جملہ ابواب سابق کا ہے
آداب جمع ہوا ہے کہ یعنی طروت و زیر کی اور نگاہداشت بر چیز کی بقدر مرتبہ ادب باب
کرم یا کم سے ہوا ہے ادب آداب فوادیب تادیب تعلیم گرفتن تادیب تعلیم پذیر فتن از تاج اللہ
صحیح یعنی مصاحبت پروری حکمت مال از ہر اسباب کشش عمر سست نہ تھر
از ہر گردن والی عاقل را ہر سید نہ نیک است بہت دوست و بد صحبت
چاہیے کہ گفت نیک صحبت آئنا خورد و گشت و بد صحبت آنگہ مرو و بد صحبت
نہ ہر مکن نماز بران ہیچکس کہ چچ نکر و نہ کہ عمر در پیر تحصیل مال کرد و خورد
چاہیے کہ بھی یعنی کیست بھی آتا ہی قولہ خورد و گشت یعنی کھایا اور راہ خدا میں دیا نماز
بفتح بندگی و طاعت و اواسط طاعت و بعد و پرستش و خدمتگاری و فرمان برداری از
برہان ہیچکس ہیچ بر طوت مرشد و معبودم گرویدہ و لا شرا و رکنا یہ ہی اندک و قلیل کہ ہے
از برہان و کس بالفتح یعنی مردم و ہم عقلا و دانشمندان پس ہیچکس یعنی ناکس خالی از انشا
و آدمیت قولہ نکر یعنی کوئی عمل خیر نہ کیا قولہ مکن نماز آہ خان آرزو اس بدیت کی شرح
میں لکھتے ہیں کہ لفظ آن ہیچکس کا بیان مصرع ثانی ہو اور کاف مصرع اول کا تعلیل یہ ہے و و ستر کا

بیان یہ ہے یعنی جسے عمر تحصیل مال میں صرفت کی اور مال کو نکھایا اور سپر نماز نہ کر کیونکہ اس نے کچھ نہ کیا
 پس جس کے ہاتھ سے کچھ کام نہ ہو سکے وہ جماد ہی اور جماد پر نماز درست نہیں اس صورت میں تعقید لفظی ہوگی
 اور عبارت پہنچ کر و بیان لفظ آن کا بھی کہہ سکتے ہیں اور جو کہ پہنچ کر عبارت بجلی ہو اور صریح ثانی میں
 اس کی تفصیلی کی اس صورت میں دونوں کا کافی بیان ہو سکے پس باوجود تکرار کا لفظ معنی کا جاتا رہتا
 ہے تکرار خیالی قباحیت سے نہیں بنتی قول خالص آرزو قول جناب خالصا جسے جو صریح اول
 میں کافی تعلیل ہے اور ثانیہ میں بیان یہ یا دونوں صریح میں بیان یہ ٹھہر کر شیخ مرحوم کے کلام میں قبا
 ہد کی غلط فہمی خالصا و خصوصیت کی ہو در حقیقت صریح اول میں کافی بیان ہے اور دوسرے میں
 تکرار یہ ہے اور ترقی اس بیت کے یہ ہیں کہ مسلمان نماز کر اس ناکس نہ کر ضروریات دین یا سرگناہ پر
 جسے سوائے اعمال بد کے کوئی عمل بہتر باعث نجات روز بعثت و نشر و یوم محشر نہ کیا اور ظاہر
 کہ یہ نہ کر ضروریات دین جناب رسالت پناہ و سرگناہ سے مستثنیہ فرقہ کفار میں محدود ہے نہ
 نماز جنازہ اسیر و اندھین اور کیونکر و ایہو کہ نماز جنازہ میں منجور فقر است کے ایک فقرہ یہ ہے
 اللهم انما اهلک منہ الاخیر یعنی خداوند ایم سبب نہیں جانتے اس پر غور عمل خیر اور ظاہر کہ جس کا
 فسق و فجور اس کا راہ کوئی ہو من دیدہ و دانستہ اس کی صلاحیت کی گواہی نہ دے گا اور
 ہر چند ضرورت مخالف دین پر نماز کر سکتے ہیں لیکن بعد تکبیر چارم کے یہ وہاں چھنے کا
 حکم ہو اللهم اخر عیدک فی عبادک و بلادک اللهم اھلک منہ الاخیر اھلک منہ الاخیر اھلک منہ الاخیر
 یو الی اعدائک و یو الی اولیائک و یو الی اعدائک و یو الی اولیائک و یو الی اعدائک و یو الی اولیائک
 اس بندہ کے کورسوا و خدا کر اپنے بندوں میں اور مشرکوں میں بار خدا یا مہوش ہو کر
 آتش جہنم میں چکا رہے اس کو شدت اپنے عذاب کی بدست تیکہ وہ دوسرے تکرار
 تیرے دشمنوں کا اور دشمن تیرے دوستوں کا اور یقین رکھتا ہو اہل بیت نبی علیہ السلام
 پس ایسی نماز پڑھنے سے بیت کو سوائے مسخرت کے کیا فائدہ الفرض خالصا حسب کی
 زیادتی ہو جو شیخ کے کلام میں قباحیت نکالی جو معنی مؤلف نے لکھ نہایت قریب
 اور جناب شیخ کے کلام میں کچھ تعقید لفظی ہے نہ معنی میں بے لطفی ہے نہ جسے ہر مال
 واسطی راحت زندگانی کے ہر نہ زندگانی واسطی جمع کرنے مال اور جانفشانی اور پریشانی

کسی عاقل سے پوچھا نیک شخص کو ان پر اور بد شخص کو ان کی نیکیت پر وہ جسے جس نے مذکورہ
دیا غریب و محتاجین کو خوب کھلایا، پھر کھانا پھوڑا بکھشتا، وہ چھوٹے بڑے شائقین ہوتے
جمع کیا نہ کھانا نہ کھلایا مگر کیا غیروں کے واسطے پھوڑا پکھلتا نہ جسے نیک کی آسیر ناز ہو
گنوا کے غم کیا جمع نہ کیا پھر حکمت سے موسیٰ علیہ السلام قارون کے راز کو
کر دیا کہ احسن کیا احسن اللہ الیک قارون بقول تجھے حوت ہو
علیہ السلام کا چچا اور بقول تجھے غم زادہ اور بد واسطے خواہر زادہ اور بقول بہانہ
نالا زادہ تھا صاحب تفسیر حسین کی تحقیق میں اس پر غم تھا کیونکہ باپ اس کا یسیر ہو گیا
تھا اور والدین گوار حضرت موسیٰ کے عمر ان میں قارون تھا اور قارون کا والد رادی ہوا
یعقوب علیہ السلام سے قولا احسن آہ یہ آہ بیویوں پر بار ہو رہا تھا جس کے راز کو
میں واقعہ تمام آہ یہ عزال قارون کان میں فریم موسیٰ علیہ السلام و قارون من اللہ مالان
مفاد کثیر لکنوا بالعصبہ اولی الفیۃ اذ قال ام قومہ لا تقرن الیہ لعلہ لا یحب الیہ منکم
انما اراد الیہ لانیۃ ولا تقرب الیہ من الدنیا و احسن کیا احسن اللہ الیک و لانیۃ الفیۃ
فی الارض الیہ لا یحب الیہ من الدنیا یعنی بد دوستی قارون تھا قوم وہ شاکستہ بیویوں
سے تھو کہ او رافرونی باہی قوم سے تھو کہ سب کے شہر خان ہوں اور عطا کیا بیویوں سے اسکو
سعد رخزانہ کہ کنجیاں اسکی مردمان قوی و توانا باشند و اسی تمام شہادت باوجود سب کما
قارون سے اسکی قوم نے کہ خوشی سے کہ بد دوستی کہ خدا سے اچھا و دوست نہیں رکھتا
فرح کرنے والوں کو اور جو کچھ خداوند تعالیٰ نے بخشا کھلایا و راہ خلا میں صرف کر اور بد کہ رخزانہ
اور فراموشی نہ کر مقبوسم اپنا دنیا سے کہ سوائے کفر کے کچھ چیز سے بہرہ نہ جائیگا اور اسکا دل نہ
بہرگانہ خدا کے جیسا کہ خدا نے تجھ پر احسان کیا اور مت ڈھونڈو خدا کو زمین میں بد دوستی
خدا تعالیٰ خدا کرنے والوں کو جو تفاخر و تعظیم کرتے ہیں بد دوست نہیں رکھتا کہتے ہیں عالمیں مرد
قوی ہیکل کنجیاں اسکی اٹھانے تھیر اور بقول صاحب کثافت ہا شوہر ادب شاکستہ کنجیوں سے
خاوند سے جانتے تھے ہر خزانہ کی ایک کنجی اور ہر کنجی بقدر ایک انگلی کے اور کنجیاں چھپنے کی بنائیں
ناکھیا کہ ہر کنجی ہر اسی عصر میں حکم مذکورہ دیتے کا جب نازاں ہوا اور حیا و عفت فقر نے حضرت

ہیبت الہی غالب ہوئی اندیشہ میں گئی کہ جس قدر مجھ سے فسق و فجور اور گناہ صادر ہوئے ممکن ہو
 کہ توبہ سے عفو ہوں اور اگر بغیر کے حق میں لڑ کر خون عقیبات و نبویہ و اخرویہ میں گرفتار ہوں پس نسیم
 توفیق حضرت ذوالجلال اس کے گلشن احوال پر چلی اور پاسے خاطر اسکا وادی حرص و طمع میں کہ محل
 لغزش مردان تقویٰ شہکار ہی نہ لڑ کر ایا کہنے لگا ہا شا کہ حضرت موسیٰ مہربان اس سے جیسا کہ پہچان
 کہتی ہی واقعی یہ کہ قارون نے زر سے فریفتہ کیا چکوا اور رکھا ایا کہ لڑ کر خون عقیبات و نبویہ و اخرویہ
 اشرفیوں کے سب پر رکھا دیے حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت روئے سب پر چڑھ کر کہنے لگے خداوند
 تور اور کشتا ہی کہ قارون نابکار میرے حق میں ایسا افسار کر رہے اور کہے اس وقت وحی نازل ہوئی کہ
 میں نے زمین کو تیرے تخت حکومت کیا جو کچھ تو کہے وہ بجا لا دیے حضرت موسیٰ مہربان سے نہ لڑ کر
 فرمایا امی بنی اسرائیل میں قارون پر مبعوث ہوں جیسا کہ فرعون پر میں مبعوث تھا تم میں سے جو کوئی
 شریک قارون ہوا اسکے پاس ہے اور جو میرا شریک ہوا اسکے پاس سے دور رہو جملہ بنی اسرائیل
 اسکے پاس سے کٹارہ ہوئے گرد و نفر کہ جارا ہوئے حضرت موسیٰ نے زمین پر خطاب کیا کہ اے اٹھو تو
 چنانچہ ٹھٹھنے لگے زمین میں وہ تینوں دھنس گئے دوسری روایت میں یہ ہے کہ یہ واقعہ قارون کے
 مکان میں ہوا حضرت کلیم نے باسند اس روئے سیاہ کے دھان قدم رنجہ فرمایا تھا اور جس وقت
 حضرت نے زمین کو واسطے کلیم لپیٹ لیا اس ماحول کے ماحول فرمایا تھا قارون اپنے تخت پر تکیہ لگا کر
 بیٹھا تھا زمین شق ہوئی وہ تار انومح تخت اس میں ہا گیا بہت تیرہ حال یہ کچھ کہ استفادہ کرنے لگا
 حضرت ملقت نہ ہوئے پھر زمین کو خطاب کیا کہ اے اٹھو تو چنانچہ لگ کر زمین میں ڈوب گئے
 تیسری بات قارون غرق ہوئے پھر تو وہ سے نہایت گرا لڑے حضرت شدت غضب سے بہت
 غضب ہوئے زمین کو فرمایا اے اٹھو تو چنانچہ بالکل زمین میں غائب ہوئے القدر بعد غائب ہوئے
 قارون ماحول کے بعض سفاسے بنی اسرائیل کہنے لگے کہ اے خداوند اے واسطے لینے مال و خزانہ کے قارون
 ہلاکت کی دعا کی ہے اس جناب نے یہ شک و دعا کی کہ قارون اس گنج و مکان زمین میں غرق ہو جائے
 سورہ قصص میں اس آیت کے مضمون سے ظاہر ہے کہ قارون و ہمارا الارضی ماحول زمین میں غرق
 ہونے دونوں اللہ و ماحول اس کے مضمون میں ہے کہ زمین زمین لپیٹا میں قارون اور اسکے
 گھر کو پس نہ تھا اسکا کوئی گروہ جو بارہی کرے سوائے خدا کے یعنی خیر از خدا کوئی اسکے غراب کو منع

نہیں کر سکتا تھا اور نہ تھا کوئی باز کہنے والا عذاب کا اپنے سے یا اس سے ترجمہ حضرت علی بنیہ علیہ السلام نے قارون کو نفی موت کی کہ دے غریب مساکین کو جیسا کہ خداوند تعالیٰ اپنے
 بھکود یا ہر نشید عاقبتش شنیدی قطع انگلیں کہ بد بنار و درم خیر نہیں
 سر عاقبت اندر سر و بنار و درم گرد و خواہی متمتع شوی از نعمت دنیا
 با خلق کر م کن چون خدا یا تو کر م گرد و عرب گوید حد و لایمتن فان الفائدة
 الیک عائدۃ یعنی بخش و منت منہ کہ نفع آن بتو بازے گرد و قطعہ
 و رخت کر م ہر کجا بچ گرد و گذشت از فلک شاخ و بالائے او چہ اگر اسب
 داری کر و سر خوری پست منہ ارہ بر مائے او چہ صاحب منتخب کہتا ہے
 کہ اصل اسکی دتا ر نفع دال و تشدید نون تھی کیونکہ جمع اشکی دنا میری اور صاحب بحر البحر کیونکہ
 کہ اصل میں بکسر دال نون مبتدا تھا نون اول کو ساتھ یا کے بدل کیا تاکہ لقیس ہو ساتھ آن
 مصدر کے جو بروزن فعال میں جیسا کہ کلام اللہ میں ہے کہ و کذبوا بآیاتنا کہ آج جمع اسکی جو دنا میری
 نون اصل کے یا سے بدلایا ہوا تھا حالت جمع میں پھر اسکو نحو دکیا از غیاث اللغات قولہ سر عاقبت
 اندر آہ سر و جزیرے گردن خود را بکشتن و ادن بست و طلب کن چیز از خیابان خود را بالاک گردن
 از شکستان متمتع صیغہ اسم فاعل کا ہی باب تفعیل سے مصدر اسکا متمتع بمعنی بر خوردن
 دنیا و تمتع بالتفعیل سے بمعنی بر خوردن لینا از منتخب کشف اللغات و صلاح قولہ خواہی آہ بعضی نسخہ میں
 یون ہی خواہی کہ متمتع شوی از دنیا و عقبی مؤلف کے نزدیک متمتع بمعنی بر خوردن داری دینے والا ہے
 اس مقام کے معلوم نہیں ہوتا پس صرح مرقوم یعنی خواہی متمتع شوی از نعمت دنیا صحیح قولہ بیچ کر د
 یعنی ریشہ دوڑائے جڑ قائم ہوئی بالاب معنی زیر کہ مقابل میں زیر کہ اور عربی میں فرق کہتے ہیں
 و بمعنی قد و قاست و درازی یعنی طول از برہان بلندی از مؤید اس جگہ ہر ادھی و رخت کی چوٹی سے
 حاصل مطلب اس بیت کا یہ کہ درخت کر م نے جب خوب ریشہ دوڑائے اور جڑ اسکی قائم ہوئی
 اُس درخت کی شاخیں اور چوٹی فلک سے زیادہ بلند ہوئیں مرتبہ میں ذکر درخت کا اور بیچ
 و شاخ و بالاک اس جگہ صرف بطریق مثال واسطے سمجھنے مردم ناقص العقول کے ہی والا اہل کر م
 مرتبہ کے بیان میں بہان لائق لالہ و لٹنا کا کفر میں اہل کر م کو کریم کہتے ہیں اور کریم خدا کا نام و فلک

اس جگہ کہاں مقام ہو صاحب خیابان نے بالا کی تحقیق و شرح میں جو قول سامانی یعنی بجائے
 بالا والا لکھ کر پیدا اسکی توہین و تحجین پھر تحسین کی ہو مطلب سے کچھ علاقہ نہیں قول کہ نسبت
 سنہ آہ یہ مصرع شرح الشرح ہو جد و لا تمنن کی جو پہلے مذکور ہوا اس مصرع سے توضیح اسکی بخوبی
 ہو گئی یعنی جو خوشش کر لیکن جسکو دیا اسپر احسان مست رکھتا کہ فائدہ اُس جو دکاتیری طرف
 عائد ہو نتیجہ اسکا یہ کہ در صورت انہما را احسان نفع دینے کا تیری طرف عود نہ کرے گا اور تو اب سے محروم
 رہے گا اسکی توضیح یہ کہ انہما را احسان گویا درخت کرم کی جڑ کو آ رہ سے منقطع کرنا ہو حال انکہ درخت
 اپنے ہاتھ سے لگانا مدت تک اسکی پرورش کرنا بعد جوانی اور شجر ہونیکے بلا ضرورت و بیفائدہ
 اپنے ہاتھ سے اسکی جڑ کاٹنا کوئی عاقل گوارا لکھ نہ کرے جب نہ سنی نصیحت اُس فرعون جو
 انجام کار اُسکا جو کچھ ہوا سنا تو نے قطعہ جس شخص نے نزدیک نہ لی خلد کی جاگیر شری عات
 اپنی ہی خراب اُس نے مقرر کر نعمت دنیا کا مزہ لینا ہو منظور خالتی نے کرم تجھ پر کیا خلق یہ تو کڑ
 اہل عرب کا یہ قول ہو جد و لا تمنن فان الفائدة الیک عائدہ یعنی جو خوشش کرے بغیر با وساکین
 اور آنہ نسبت مست دھرتا کہ فائدہ جو دکاتیری طرف پھر آوے قطعہ درخت کرم نہ جان
 بستی جڑ فلک سے ہوئی شاخ اسکی بلند ہو تو آرزو اسکے پھل کھانی کی نہ ہو تو آرزو کی
 اسپر گزندہ قطعہ شکر خدایے کن کہ موقوف شدنی خیر ز انعام و فضل اسے عطا کی نسبت
 نسبت منہ کہ خدمت سلطان ہمیشگی بہ نسبت شناس از وہ کہ خدمت بد
 موقوف صیغہ اسم مفعول ہو باب تفعیل سے مصدر اسکا توفیق توفیق دست و آدن و در کردن
 کے ایک بار سے از منتخب و جراح منرا وار و موافق گردانیدن اسباب از کشف انعام نعمت و نسا
 از منتخب نیکی کرنا از کشف فضل بخشش و افزونی و نیکی از کشف معطل اسم مفعول ہو تفعیل
 یعنی بیکار ماندہ و فرو گذاشتہ از کشف قطعہ کہ شکر حق کہ دی تجھی توفیق خیر کی انعام و
 فضل سے معطل کہی کیا با خدمت کا اپنی شاہ پہ احسان بخانیوہ احسان سے ہو اسکا جو خدمت
 تجھے دیا نصیحت و کس رنج بہودہ و رند و سعی بیفائدہ کہ و بند کے انکہ
 اند وخت و خور و دیگر انکہ آموخت و نگد و مشنوی علم نہ انکہ بیشتر
 خالی بہ چون عمل در تو نیست نادانی بہ نہ محقق ہو نہ از نسبت

کھنکھانے پر ہوا جو کچھ لکھا ہے اسکا ہر آرزو نہ احسان کا تو اسکا پیدا ہو چکا ہے

جاریہ کے بروکتابے چند: آن تہی مغز را حہ علم و خبر کہ بروہنرمست باؤن
 بہو وہ بالکسر ناحق و باطل دے نفع دے فائدہ از کشف کسعی بالفتح کو شہیدان و دیدار
 و شتافتن و کارے کردن و کوشش از کشف محقق اسکو کہتے ہیں جو مسائل کو بدلائل
 ثابت کرے و انشمنہ حکیم و بسیار دان از برہان حارہا کے مرکب سواری مثل اسب
 و اشتر و خرواستر و امثال آن از برہان تہی مغز کنایہ ہوا حق سے دفتر کتابے نیز اوراق
 مجموعہ کہ دبیران نوشتہ دارند و فاتر جمع از کشف ترجمہ دو شخص رنج و مشقت لاحق
 کھینچ کر گئے اور سعی و کوشش بیفائدہ کر کے جہان سے سفر کر گئے ایک وہ جس نے مال جمع کیا
 اور نہ کھایا نہ سیکو دیا و سہرا وہ جس نے علم سیکھا اور اسپر عمل نہ کیا مثنوی سیکھ کر علم
 ہوئے گو فاضل ہے پر عمل ہی نہیں تو ہی جاہل ہے نہ محقق ہو وہ نہ دانشمند بہ مثل خرا دے ہر
 کتابین چند: کیا خبر اسکو جو کہ ہر حجرہ لکھری اسپر لہی ہر یاد دفتر چکست علم از برہان
 بروہنست نہ از برہنہ اخور و دن شہر ہر کہ برہنہ و علم و زہد و فروغ
 خرمنے گرد و واک بسوخت: دین بروہن کنایہ ہوا امثال مردین
 قولہ ہر کہ برہنہ آد یعنی جس شخص نے تقویٰ اور علم و زہد کو بیجا یعنی وسیلہ روزی کا کیا
 گویا اُس نے کھلیاں جمع کر کے آسمین اگ لگا دی کہ بالکل جگر را کہ ہو گیا ترجمہ علم و
 دین کی تکمیل اور احکام شرع کی تعمیل کے ہر نہ واسطے دنیا کی تحصیل کے بدیت بیچ
 تقویٰ و علم و زہد کو جو پہونے گویا کہ اپنے خرمن کو: پسند عالم نابہنہ گار کو
 مشعلہ اربست بہدی بہ و ہوا بہتندی بدیت بیفائدہ ہر کہ عمر دراخت
 چیز کے خرید و زربنداخت: مشعلہ بالکسر کہ عوام بالفتح مشعل کہتے ہیں
 یعنی جاے مشعلہ از مؤید و مشعلہ بالفتح چراغدان بزرگ مخصوص از کشف ترجمہ
 عالم فاسق اندھا مشعلی ہو کہ اسکی روشنی بیان سے براہہ راہ پرتا ہو اور وہ خود سبب
 کو راہی کے راہ چھوڑ کر براہ جاتا ہو بدیت کی جس نے عبت تصبیح اوقات: بے سود گناہ
 زکوہیات: بیت ملک از خرمندان جمال کسرو دین از برہنہ گاران
 کمال یابد باؤش امان بنصیحت خرمندان از آن محتاج ترا اند کہ

خردمندان بقربت بادشاہان قطعہ بندے اگر بشنوی اسی بادشاہ
 در ہمہ وقت بہ ازین بند نیست چہ بخر و خردمند مفرما عمل چہ گرجہ عمل
 کار خردمند نیست چہ قولہ جمال گیر یعنی رونق یابد قولہ بادشاہان بخصیت
 آہ یعنی اگر سلاطین خردمندون کی بخصیت قبول نکرین اور طریق و تدبیرات ملکی اسے
 نہ سیکھیں تو بے شبہ ملک میں خرابی پڑے اور بدنامی انکی ملک بملک منتشر ہوئے
 اور دانشمندون کی سلاطین تک رسائی نہ تووانے واسطے ضرر متصور نہیں اپنی معاش
 ذاتی کی کچھ نہ کچھ فکرم کردہ کہہ سکتے ہیں قطعہ تو جو بخصیت سے اسی بادشاہ بند
 یہ دفتر کی ہر بہتر تمام کام نہ لے غیر خردمند سے چہ خردمند کر گناہ کام چمکت
 سہ چیز بے سہ چیز یا نگار شاہ مال بے تجارت و علم بے محنت و
 ملک بے سیاست قطعہ وقتے باطلف گوے کوئدارا و مردخی
 باشد کہ در کند قبول آوری دے وقتے بقہر گوے کہ صد کوزہ نہا پ
 کہ کہ چنان بکار نہاید کہ حنظلہ سیاست قاعدہ و قانون و طرز و روش
 ملک داری از بران لطف بالضم نرمی و نازکی در کار و کردار و ہدیہ و مہربانی کردن
 و بازی کردن و نگہبانی و حمایت کردن از منتخب مدارا رعایت کردن و صلح و دوستی
 نمودن از بران مردمی مروت و آدمیت از بران حلم و بردباری از بے گہر و خوفناک
 گاہ گاہ کا حنظل بالکسر و علقم بالفتح عربی خربزہ تلخ و خربزہ ابو جہل و کبست بختین
 کاف مملہ و بابے موحده و سکون کسین مملہ فارسی اندر این کا بھل پسندی
 تر چہ تین چیز بغیر تین چیز کے قائم نہیں رہ سکتی ایک مال کہ اگر تجارت
 نہ کریں تو تصرف کی صورت میں بالکل تمام ہو جائے دوسرے علم کہ بغیر بحث کے
 بھول جاوے تیسرے ملک کہ بغیر قاعدہ ملک داری یعنی رعیت پروری و عدل گتیری
 بالکل جاوے قطعہ نرمی و صلح اور مروت سے بات کہہ ہو سکتا ہے کہ دل کسی کا کہ
 تو پستہ ایک وقت تھر کہ کہ بھی کوزہ نبات و نقصان کرے مہین کہ حنظل سے ہو شفا
 حکمت رحم آوردن بر بدان ستم ست پر نیکان و عفو کردن از

ظالمان جو دست برد رویشان بیت حبیب را چو قہر کئی و بنواری
 بدولت تو نگہ میکنند بانہازی: بیت حبیب بمعنی پدید ضد طیب باب کرم کہ جس سے
 مصدر اسکا خبث و خباثت از صراح قہر تیار داری از منتخب اللغات انہار شریک
 و رفیق و ہمتا از زبان قاطع قولہ بدولت تو آہ صاحب خیابان لکھتا ہے کہ لفظ بدولت
 بمعنی بسبب مستعمل جنانچہ کہتے ہیں بدولت فلا نے کے یہ امر ہوا پس مراد یہ ہوگی کہ
 تیرے یہ کام اور شرکت تیرے یہ عمل کرتا ہے اور تو اس میں شریک ہے اور بہتر یہ ہے کہ بدولت
 بعضی در دولت ہو اس صورت میں معنی یہ ہونگے کہ ہر گاہ حبیب کی تو تیار داری کہ
 تو وہ تیری دولت میں شرکت کی نگاہ کرتا ہے انہی ٹھوس کلام شریکہ رحم کرنا بدولت
 ظلم ہو نیکوں پر اور معاف کرنا تقصیر ظالموں کی ستم ہو مظلوموں پر کیونکہ اگر بدولت
 رحم کیا جائے تو وہ رحم باعث زیادتی اذیت ہوگا نیکوں پر اور اگر ظالموں کی تقصیر معاف
 کی جائے تو ظالم درویشوں پر اور زیادہ ظلم کریں گے بیت حبیب کو تو بڑھا دے اور
 دیوے کچھ منصب بھی وہ چاہے کہ لے لے کر ملک و دولت سب پسند ہو وہی
 بادشاہان اعتماد نہ تو ان کرد و پرا و از خوش کو دکان کہ ان شجیہ
 مبدل شود و این خوابے متغیر کرد و بیت معشوق ہزار دوست
 را دل نہ ہی: و رسید ہی آن دل سجائی نہی: قولہ آن بنیائے آہ یعنی
 مزاج بادشاہوں کا بسبب نے پروائی و تلون کے اندک بدگمانی سے مبدل ہو
 ساتھ غضب کے قولہ این خوابے آہ خان آرزو لکھتے ہیں کہ یعنی قرب بادشاہوں کا
 ایک خواب سے مبدل ہو یعنی ہر گاہ کوئی خواب دیکھیں اور اسکی تعبیر موافق انکے مزاج کے
 تو نہ کہے تو مزاج انکا متغیر ہو اور قرب جاتا ہے انتہی اور صاحب خیابان لکھتے ہیں کہ فقرہ
 اول میں لفظ آن کی ضمیر بعضوں کے نزدیک راجع ہر بطرف لفظ بادشاہان اور فقرہ
 دوم میں لفظ این کا اشاریہ آواز خوش کو دکان ہے اور مراد خواب سے نوم اور نوم سے
 احتمال و بلوغ یعنی آواز خوش کو کون کی محکم اور بالغ ہونے سے متغیر ہو جاتی ہے اور مراد
 آواز خوش سے حرف خوب و شیرین ہے کہ اطفال کی زبان سے سرزد ہوتا ہے انتہی

مولا کے نزدیک قول دونوں بزرگوں کا صواب سے خالی ہے کیونکہ خواب دیکھنے پر بادشاہ کے متغیر ہو جانا بادشاہوں کے مزاج کا سبب نہ کہنے تعبیر حسب الخواہ کے اور زوال تقرب کچھ ضرور نہیں کیونکہ فقرہ اول میں لفظ آن اور فقرہ ثانی میں لفظ این جو واقع ہر دونوں کا اشارہ الیہ قرب بادشاہان سمجھنا بعید از فصاحت و بلاغت ہے اور خواب بمعنی احتلام یا بلوغ کسی کتاب لغت میں پایا نہیں جاتا اور مراد آواز خوش سے حرف خوب و شیرین اطفال بھی سمجھنا خطا ہے کہ زوال اسکا خواب سے ناممکن دراصل بعد خواب کے ابتدا زمان بیداری میں بسبب غلبہ برودت و بفرغ کے آواز میں تغیر آ جاتا ہے اور یہ امر مشاہدہ و معاینہ بدلائل طبیہ حاجت ثبوت کی نہیں ترجمہ بادشاہوں کی دوستی اور نابالغوں کی خوش آوازی پر اعتقاد بقا کا نہ چاہیے کیونکہ دوستی سلاطین کی بسبب نازک فراہمی اور تلون کے اندک خیال فاسد میں تبدیل بدشمنی ہوتی ہے اور خوش آوازی نابالغوں کی ایک ساعت کی نیند میں متغیر ہو جاتی ہے پدیت عاشق بہت ہوں جسکے اسے دل ندیچے بے لطف ہے کہ دیکھے اور پھیر لیجیے پند ہر ان سترے کے کہ داری بادوست در میان منہ و اگرچہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد و ہرگز بدے کہ توانی بدشمن مریسان باشد کہ روزے دوست گردد و سترے بکسرین منہ و تشدید آواز اور جو چیز کہ چھپا جائے چنانچہ اندام زن و جماع کو بھی ستر کہتے ہیں از منتخب مخلص بضم میم و کسر لام دوست خالص کہ دوستی و محبت کو شائبہ ریاسے خالص کرے و بفتح لام خالص کہ وہ از منتخب ترجمہ جو راز کہ تو دل میں رکھتا ہو دوست سے ظاہر نہ کر اگرچہ دوست خالص دے ریاض ہو تو کیا جانے شاید بمصدق سے بیک لفظ بیک ساعت بیکم اگر گون میشود احوال آدم کسی وقت وہ دوست تیرا دشمن ہو جائے تو اس کے ہاتھ سے نجات مشکل ہو اور دشمن کو بدی پہونچا سکتا ہو تو ہرگز مت پہونچا کہ ہو سکتا ہے وہ تیرا دوست ہو جائے تو اس وقت تو منفعیل ہو سترے راز کے کہ خواہی نہان ماند با کس در میان منہ اگرچہ معتد بود کہ پہونچ کس بر سر آواز تو مشفق تر

نہایت قطعہ خاموشی بہ کہ ضمیر دل خوشی نہ پاکسے گفتن و گفتن کہ
 لکوسے نہ امیر سلیم آب ز سر چشمہ بہ بندہ کہ جو رش نہ توان بستن چہ
 بہیت سخن در نہان کہ نہایت گفت نہ کان سخن نہ ملا نشاید گفت
 بعضے نسخہ میں بعد لفظ در میان منہ کے اس عبارت سے ہر واگر چہ دوست باشد کہ ہر
 آن دوست را نیز درستان باشند و چنین مسلسل خاموشی و خاموشی مخفی ہر
 خاموشی کا از زبان فارسی صمت و سکوت و نصت عربی چپ رہنا ہندی میسر راز
 و نہان و درون دل از منتخب قولہ خاموشی الخ حاصل مطلب اس بہیت کا یہ کہ راز دل کا
 کسی سے کہنا اور تاکید کرنا کہ نہ کہنا اس سے بہتر ہر چپ رہنا کیونکہ ہر گاہ اس راز کو تو خود
 اپنے دل میں ضبط نہ رکھ سکا تو غیر سے امید ضبط و احتیاط رکھنا چاہیے بقول شخصے کہ
 آنچه بر خود میسندی بدگیرے پسند اور مصرع اول میں کاف بمعنی از ہر چنانچہ اس بہیت
 میں ہر بہیت ترک احسان خواجہ اولے ترہ کا حتمال جفاے بوابان قولہ امیر سلیم
 امیر سلیم اور سلیم بمعنی سادہ و درست منتخب میں سادہ بمعنی مرد مہرے اندیش
 و نادان و خالص بہان میں موجود پس معنی اس شعر کے یہ ہونگے کہ امیر نادان پانی چشمہ کا
 اگر تو بند کیا چاہے تو ابتدا سے زمان جریان میں چشمہ کا منہ بند کر والا جب خوب جاری ہوا
 تو جوئے آب کا باندھنا محال ہوا و ذکر سر و چشمہ وجوئے آب بطریق مثال سمجھا چاہیے یعنی
 راز اس وقت تک ہر کہ زبان سے نہیں نکلتا اور جب زبان سے نکلا اور دوسرے کان تک نہ پہنچا
 تو مخفی رہ نہیں سکتا چنانچہ جناب امیر علیہ السلام سے منقول ہر کہ کل سر جاد از الاسیرین
 شاع و کل علم لیس فی القراطیس ضاع اسی طرح چشمہ بھی جب بخوبی جاری ہوا اور نوبت
 بجوئے آب پہنچی تو بند ہونا اسکا محال ہر بہیت راز دل با بار خود ہر چند بتوانی گوئے
 بار بار سے بود از بار بار اندیش کرن نہ تر چمب جس راز کو کہ تو چاہے چھپا رہے کسی
 ست کہ اگر چہ معتقد ہو کیونکہ تیرے راز کا نگہبان تجھے بہتر کوئی نہ ہوگا قطعہ راز دل کہ کہے
 کہنا کہ نہ کہہ نہ کہہ اس سے بہتر ہر کہ خاموش رہے نہ ابتدا ہی میں سر چشمہ تو باندھ ہوئے وہاں
 تو نہ روکے سے راز کہ بہیت جو نہ لائق ہو کہنا جلوت میں نہ اسکو ہرگز نہ کہ تو خلوت میں

مناسب اس مقام کے تائید پر اس کلام کی کتاب انوار سہیلی کی باب چہارم میں یہ حکایت مرقوم ہے کہ
ولایت کشمیر میں ایک بادشاہ تھا منجملہ خواتین مجلس کے ایک زن حسینہ پیشینہ اور وہ بسبب غرور
حسن کے دوسرے جوان ملازم شاہ و محرم درگاہ پر فریفتہ اتفاقاً ایک روز بادشاہ اُسکے مصحف
جمال کا مطالعہ کرتا تھا اور وہ جوان رو برو کھڑا کر بستہ تھا خاتون نے شاہ سے فافل ہو کر جوان کی
طیقت ایک نگاہ عاشقانہ کیا جوان نے بھی گوشہ چشم جادو و شس سے کرشمہ معشوقانہ کیا یہ حال
دیکھتے ہی آتش غیرت بادشاہ کے دل میں شعلہ زن ہوئی مصلوۃ اسوقت صبر کر کے ان دونوں کے
قتل کی فکر کی دوسرے روز بعد فراخ معیات ملکی فریدار المہام سے خلوت میں حال گذشتہ ظاہر کیا اپنے
بھی دونوں کے قتل پر اتفاق رائے کیا آخر مقرر ہوا کہ دونوں کو شربت زہر قاتل پلاوین اور لکی
مشت خاک کو خاک میں ملاوین وزیر جب گھر میں آیا بیٹی کو اندوہ گین پایا سبب اسکا معلوم ہوا
کہ آج اسے خاتون بادشاہ نے بے اتفاقی فرمائی ہے یہ امر اقران ہمسران میں باعث رسوائی ہو فریشتہ
سے سفت ہو کر گما غم مت کھا کہ دو تین دن میں چراغ اُسکی عمر کا گل ہوگا اور گل حیات اسکا پژمردہ
بالکل ہوگا غنہ الامار حال مشورہ کا عیان کر دیا اور اُسکے اختصار بمبالغہ تمام عہد و بیان لیا وہ
خوشدل ہو کر باہر آئی اُسی وقت ایک خادم سے کہ واسطے عذر خواہی و دل داری کے آیا تھا اٹھا
راڑ پر قسم لیکر مفصل بیان کیا خادم نے فی الفور خاتون کو اور خاتون نے جوان کو خبر کر دی آخر کار
باتفاق چند اشخاص سفینہ حیات بادشاہ کا غرقاب عدم میں ڈبایا اور اپنا ڈو بتا پڑا کنارے
لگایا حاصل کلام اگر بادشاہ راز دل ظاہر نہ کرتا تو ایسی خرابی سے نہ ترا حکمت و تدبیر و شجاعت
کہ و طاعت آید و دوستی نماید مقصود و جزا بن نیست کہ دشمن قوی
گرد و گشتہ اندر دوستی دوستان اعتماد نیست تا بتعلق دشمنان
چہ رسد و ہر کہ دشمن کو جاک را حقیر شمار و بدان ماند کہ آتش اندک را
مہل سے گذار و قطعہ امروز یکش جو میتوان کشت بک آتش جو بلبل شد
جان سوخت بکذار کہ زہ کند گمان را پند دشمن کہ بہ تیر میتوان خست
شوق چالوسی و چرب زبانی مہل یعنی فرو گذاشت قولہ بردوستی دوستان کہ کما قال
علی علیہ السلام اخوان زماننا جو سیس الجویب یعنی برادران اس زمانہ کے جوین گان عیوب میں ہیں

قول دشمن کہ تیرا دشمن فاعل ہو کہ کا اور مفعول اسکا گذار مقدم یعنی دشمن کہ مستحق ہو
 تیرا اسکو فرصت کمان چڑھانے کی ہمت دے ترجمہ دشمن کہ فرمان برداری میں
 آوے اور دوستی دکھاوے مطلب اسکا سوائے اسکے اور کچھ نہیں کہ ایک دن گھاسا کر کھپا
 اور کھا گیا ہیں کہ جب دوستوں کی دوستی یہ تکبیر دانہیں ہو تو دشمنوں کی چرب زبانی پر تکب
 مرتبہ یقین ہو اور جو کوئی چھوٹے دشمن کو حقیر سمجھے وہ مثل اسکے ہو جو آگ بجھا کر ایک نگاری چھوٹا
 قطعہ آج ہی تو بچھا دے آتش ظلم کل بھڑکے تو اک جان جلاوے دشمن کو تو بار دے
 نہ فرصت چلے جو کمان کا چڑھاوے حکمت سخن در میان دو دشمن چنان
 گوئے کہ اگر دوست گرد نہ شرم زدہ نباشی مثنوی میان دو کسین
 چین آتش است سخن چین بد بخت مہر کمیش است گندار چین
 خوش و گر بارہ دل ہو اندر میان کو رخت و جمل میان روشن
 آتش افروختن نہ عقل است و خود در میان بیوختن قطع
 دشمن باد وستان ایستہ باش بہانہ آرد دشمن خو خوار گوش
 پیش دیوار انچہ کوئی ہوش وار بہانہ باشد در پس دیوار گوش
 سخن چین و غیب جو فارسی ساعی و غماز و نام عربی چنان بختیں ترکی کتر ہندی ہیرم
 و نیمہ و چوب فارسی خشب و طرب عربی لکڑی ہندی ہیرم کش گناہی ہرگز گناہ وایت
 یعنی وہ شخص دو آدمیوں کو آپس میں لڑاؤں میں واکن اشارہ ہوا خصم دونوں سے چھیننا
 واقع ہووے اشارہ ہر طرف سخن چین آتش افروختن آگ روشن کرنا اور فساد کرنا
 ترجمہ در میان دو دشمن کے اگر اتفاق کچھ کہنے کا بھگکوٹے تو اس طرح ہیکہ کہ اگر وہ
 دونوں آپس میں جادین مل تو اسوقت تو نہوے جمل مثنوی دو انسان میں آتش ہر
 جگہ اس سے بھاگ بسخن چین ہر بھڑکاتا ناحق کو آگ ہے وہ جب دونوں آپس میں جاوینگے
 یہ بیودہ گوہوگا آخر جمل یہ کہ عقل ہر آگ بھڑکائے خود ہی اسکے شعلہ میں جل جائیے
 قطعہ دوستوں سے مشورہ آہستہ کر نہ رکھے دشمن خو خوار کان پائے کہ
 بات کہ تا ہوش رکھ تا نہوے در پس دیوار کان پند ہر کہ باد وستان

دوستان خود دوستی میکنند سر از اردوستان دارد بدست بشواری
خردمند زان دوست دست بیک با دشمنانت بود و بدست
قولہ بشوآہ یعنی جو دوست تیرے دشمنوں کا ہم نشین ہو اُس سے ہاتھ رکھو اور دوستی کی
امید مت رکھو کہ جو کسی اپنے دوستوں کے دشمنوں کا دوست تیار ہو در حقیقت دوستی
دری از آہری کیونکہ دشمن تیرے ہم کے ہیں اپنا دشمن اپنے دوست کا دشمن ہے دشمن کا
دوست اور دوست کی بھی تین قسم ہیں اپنا دوست اپنے دوست کا دوست
اپنے دشمن کا دشمن مثلاً زید کا دوست عمرو اور عمرو کا دشمن خالد پس زید اگر خالد کے
ساتھ دوستی کیا چاہے تو درمیان دونوں کے دوستی کا حقیقت یہ ہوگی کہ عمرو کی دشمنی ہیں
دونوں ہمدستان ہوں اس صورت میں زید کا دوستی کرنا خالد سے عمرو ہاتھ سے کہنا
اور اُس کے دری از آہری ہی بدست کہی دوستی اُس سے ممکن نہیں ہے جو ہوشیار ہو کر تیرے
دشمن ہوں و امضائے کار کے مشرو و بارشی افطرون اختیار کر
کہ یہی آزار تو بر آید بدست با مردم سہل گوئے دشوار گوئے بآنانکہ در صلح
زند جنگ مجھ سے ہے امضائے صدر ثلاثی فرید فیہ ہی باب افتخالی سے بعضی اجرا
فرمان اور عرف میں نشان قاضی کو کہتے ہیں از کشف مجر د اسکا معنی باب ضرب بقریب
از صلح مشرو و یعنی متفق و متامل سہل نرم و آسان از منتخب قولہ در صلح زند یعنی صلح
داشتنی کرے صلح بضم اول اور بضم تین اور بفتح تین بھی آیا ہے یعنی نیکی ضد فساد از صلح
داشتنی از بران و مؤید و منتخب شرجیہ جب کسی کام کے عمل کرنے یا نہ کرنے میں ہوشیار
و متامل ہو تو وہ کام اختیار کر جسکے اختیار کرنے میں نہ جھکے نہ ہونے کی تکلیف حاصل ہو
بدست شیرین مخنون سے تلخ گوئی است کرہ خوان صلح سے جنگ جوئی است کرہ ناکار
شیر برے آید جان در خطر افکنن نشانید عرب گوید آخر اخیل اسب
بدست خود دوست از ہمہ حیلے در گشت ہلال است بر دن شمشیر
بدست ہلال بکسر حائے عطی و فتح یا جمع ہی حیلہ کی اور حیلہ و مکر عربی بہانہ و چار
و فارسی از کشف سید و جراز بالضم و صام بضم اول عربی تیغ و شمشیر

فارسی تلوار ہندی گھسٹن یعنی بریدن و جدا کردن و شکستن از برهان و کشادن از کشش
جاننا چاہیے کہ گھسٹن ایک سیرین اول کشف اللغات میں مصرح ہے اسکا قافیہ دست نہیں کر
و اسے ضرورت شعر کے افح سین اول جائز قول کہ عرب گوید الخ اس قول کو فقرہ اول سے
مناسبت معلوم نہیں ہوتی ظاہر یہ جواب ہے سوال مقدر کا یعنی اگر زرت سے بھی کام نہ نکلے
جان تو محل نظر سے کیونکر نکلے اس کے جواب میں یہ قول عرب ضرب المثل ہے کہ جب کوئی تدبیر
پیش فست نہ ہو تو سب چالوں کے بعد آخر دیدہ سیف ہی تر چسبہ جب تک کام نیکے زرت سے اور
صرف مال محفوظ رکھے ضرورت نہ ڈالا چاہیے جان کو محل خطر میں بقول شخصہ کہ ان المال
وقایۃ النفس جسکی تفصیل مرقوم ہے کتب سیر میں حاصل مطلب یہ کہ صرف مال نفس
انسان کا نگہبان ہے صدقہ سیم و زریا عشرت حفظ جان ہے اور اگر صرف زرت سے بھی کام نہ نکلے
تو صیغہ سب چالوں کے بعد حیلہ آخر سیف ہی تر چسبہ نہ کام آئے گی کوئی حیلہ نہ مال
توسیع دوم کیجئے ہر حال پسند ہر شجر و شمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود
بر او شمشاد بیت دشمن چوینی ناتوان لاوت از بر دست خود و حزن ہے
مغز سے سنتی در ہر استخوان مرد کے سات در ہر پیرہن ہے عجز ناتوانی رحمت
مربانی قادر توانا بخشش رحمت و شفقت کردن از بران قاطع و خوف کردن از کشش
لاوت فوشتن ستائی و خود نمائی و بے حیائی از بران بدورت یعنی فارسی
شارب و سبقت عربی و مخمور ہندی قولہ لاوت آہ لاوت از بر دست زدن بمعنی حرف
تکبر و غرور گفتن یعنی با جفا دہنی قوت و ضعف دشمن کے مغرور و متکبر نہو اور اس سے
اندیشنا کہ رہ از خیابان تر چسبہ دشمن کی ناتوانی پر چاہیے کہ تو نظر رحمت نہ کرے
کہ اگر وہ توانا ہوئے تو تجھ پر لطف و شفقت نہ کرے بلکہ تجھ کو پونجا دے رحمت باہت
موجھوں کو مست دے تاب دشمن گو کہ مست و سرور ہے ہر استخوان میں مغز ہے ہر پیرہن
میں مرد ہے حکمت ہر کہ بد سے را بکشد خلق را از بلا سے وی نہ ناند و وی را
از عذاب خدا کے قطعہ پسند یا ست بخشائش و لیکن پندہ بر پیش
خلق آزار ہر ہم نہ انداشت آنکہ رحمت کرد و بار بار کہ آن ظلم ست بر فرزند آدم

نہ کام نہ نکلے اگر مال بظہر زرت سے بھی نہ نکلے

قولہ بدی اس میں پائے تنگیری ہو یا وحدت بلا کہ وہ سائیدن از منتخب رحمت و بدی از
 کشف و کی یعنی او قولہ دی را الخ یعنی اُسکو عذاب آخرت سے بجا دے بخشائش
 کسیکے جرم و گناہ و قصید اور قتل سے درگزر کرنا از برمان تر جسمہ جو کوئی کسی بودی کو مار
 لکھا دے تو یا خلق کو اُسکے پہنچے ظلم سے چھڑا دے اور اُسکو عذاب آخرت سے بجا دے قطعہ
 پسندیدہ ہو کہ جو رحم لیکن نہ نہ کہ تو زخم پر موزی کے مرہم نہ نہ مارا سانپ چھو نہ چھو یا کہ
 ایذا یا نیکے نرینہ آدم حکمت نصیحت از دشمن بد پر فتن خطاست و لیکن
 شنیدن رواست تا بخلاف شران کار کنی کہ عین جواب است
 مشنوی حذر کن ز اسجد دشمن گوید آن کن کہ بر زانو زنی دست لغایان
 کرت را سے نماید راست چون شیر از آن برگرد و پراہ دست جسمہ
 لغایان یکدیگر از زبان افگند قولہ نصیحت آہ یعنی نصیحت دشمن کی ماننا خطاست
 اسوجہ سے کہ رہبری خبر کی طرف نہ گیا قولہ کہ بر زانو آہ دست لغایان بر زانو زدن کنایہ
 حسرت و ندامت اٹھانے سے از سروری قولہ گرت را سے آہ یعنی اگر دشمن چھو رہنمائی
 کرے داہنے ہاتھ چلنے کی تو تو بائیں ہاتھ چل کر جسمہ نصیحت دشمن کی قبول کرنا خطاست
 لیکن سننا جائز و روا ہے تا خلاص اُسکے تو کار بند ہو کہ عین جواب ہے مشنوی تو کہ پیر
 دشمن جو کہے بات والا تیرا زانو ہو گا اور راست ہو چل بائیں کہے گردا ہننے کو یا یہی اثر
 تیرے حق میں راہ نیکو پسند چشم بچہ گر فتن و حسرت از دل و لطف و
 بے وقت پیوست تیرہ چند آن درشتی کن کہ از تو سیر گردند و چند آن
 نرمی کہ بر تو دلیر شوند مشنوی درشتی و نرمی ہم در پیوست بہ خوف
 کہ جراح و مرہم نہ پیوست درشتی ناکر و خردمند پیش پیوستی
 کہ نازل کند قدر خویش نہ بر خوشی تن افزونی نہ نہ کسار
 در نعلت و بد مشنوی جو اپنے باید رقت ای خردمند نہ مرا اتمام
 پیرانہ یک پسند بگفتا نیکروی کن نہ چند آن کہ گرد و چہرہ گرد
 شیر و دندان چشم بر وزن چشم تو غضب از برمان و حسرت اندہ و نفرت و

فصل میں نے یہ بیلقان اسکے عابد سے عرض کی: تم سیکر کہ مجھے وہاں لے جانا
پاک کر دے بولا کہ اسٹیل خاک تمہیں کراہی فقیر: یا جو پڑھا ہو تو نے وہ
سبب زمین خاک کڑھکت بد خوئے بدست دشمن گرفتار دست کہ ہر جا کہ
از جنگ عفویت اور خلاص نیاید بیت اگر ز دست بلا بر خاک رود بد خوئے
ز دست عفویت بد خوئے پیش در بلا باشتد: ترجمہ بد خوئے ایسے دشمن کہ مانتہ
گرفتار ہو کہ جان جاوے اس کے پیچھے عذاب سے بجات نیادے وہ دشمن اس کی عفویت بد خوئے
سبب ان کی عفویت بد خوئے کہ در سپاہ دشمن تفرق افتاد تو جمع باش و اگر
جمع شد از پریشانی اندیشہ کن قطعہ نرواد وستان اسود و دشمن
چو پیری در میان جنگ بد خوئے کہ با ہم یک زبان اند: کیاں با
زہ کر و پیر بارہ پرستان بد خوئے مانند وہ نگام و شط و کجبت از بران قلعہ تفرق
جدا کر نادیدار گندہ کرنا یہ مصدر ہر باب تفصیل سے کہو کہ اس باب کا مصدر تفرقہ یکسر غیر فعال
بکس فاعلش بد خوئے و فعال یکسر فاعلش بد خوئے فاعلش بد خوئے فاعلش بد خوئے
وزن پرکار و جیسے تذکرہ و تعبیر و تعذیب و کذاب و کذاب و سلام و کار و بتیان و فصول الی
تو کہ تو جمع باش یعنی تو با جمیع خاطر کش و کہ از پریشانی یعنی از پریشانی خود بارہ بر وزن
نادر دیوار و صدار قلعہ و شہر از بران پر و صیفہ اور کار پر و رن سے تو کہ بر بارہ بر سنگ یعنی جب
و ششون کو تو شفق و یک زبان و ہم داستان دیکھے تو گمان کو چڑھا اور قلعہ پر چڑھ کر کہ لہجہ ناگہانکا
و دست قلعہ پر چڑھ کر کہ لہجہ ناگہانکا اور تو بلند می صدار سے ماسے پتھرون کہ لہجہ ناگہانکا
جب دیکھے تو کہ فوج مخالف میں پریشانی پڑی تو خاطر جمع سے چکا بیچارہ کچھ نہ ذکر کرد اور اگر دگر
با خود موافق و جمع ہوں تو اپنی پریشانی و ہزیمت کی فکر کرد قلعہ چلا جاوے ستون میں چڑھ کر
تو کہ فوج مخالف میں اگر جنگ بد خوئے دیکھے تو کہ در سبب یک زبان دشمن نکر اور لہجہ ناگہانکا
ملکت دشمن چو از ہمہ جلتے فرو ماند سلسلہ دوستی چنانکہ انگہ بدوستی
کار مانے کند کہ پیچ دشمن نکراند ترجمہ دشمن جب سبب جلد دشمن سے
حاجا اسکے تو سلسلہ دوستی کا بلا دے اس وقت دوستی کے پردہ میں وہ کام کرے

کہ کوئی دشمن نہ کر سکے چنانچہ انوار سیلی کے باب چارم میں یہ حکایت مرقوم ہے حکایت کہتے ہیں
 کہ ولایت چین میں کسبی پہاڑ پر ایک بڑا درخت عظیم الشان تھا اس پر ہزار آشیانے نزع کرتے
 فرماں داند کو کا پیر و زمام اس کی اطاعت میں سب حاضر رہتے صبح و شام ایک رات کو بادشاہ بولہ
 شہا بہنگ نام سے بسبب دشمنی قدیم کہ در میان نزع و بوم کے ہر سال شکر جہاڑ و سپاہ خوشنوا
 زانغون پرچون پر اس شہب تاریں بہت زانغان سپہ گردار کو کشش کارزار میں جلد یا دوسری شہد
 پر ورنے اپنے لشکر کو جمع کر کے کہا کہ جرأت و دلیری بولہ ان کا کٹنے دیکھا حال کہ کتنے جان سے مارے
 اور کتنے شہرے ہیں پر گندہ و شک تہ بال بار دیگر اگر خدا نخواستہ دے آئے تو ان کے ہاتھ سے
 کسبی نزع کے اہل و عیال چاہتے تھے کہ اس کا خیال کہ ان کی ولایت پر آگے جلد زوال والا زندگی ہو گویا
 پسند نہ کیا چنانچہ نزع اہل شکر سے کہ فضیلت رائے اور غولانی فک اور کستی تہ پرچون مشہور را در کست
 وزارت پر مامور تھے ہر گاہ میں حاضر آئے اور پس از آنکہ شکر کا نہ سبب سے خلعت و انعام پاسے کسبی پرچون
 ایک سے ترک وطن بغرض بقائے نام و شکر و دوسرے نے جنگ تہ سے صلح و تامل و پختہ فی صبر
 و تحمل اختیار کیا یا پھر چین وزیر نے کہ کارستان نام تھا سب سے عقل میں زیادہ اور مدارا تمام تھا
 کہا کہ میرے نزدیک سوائے حالت اضطرار جنگ اختیار کرنا چاہیے اور جنگ برباد کار و دوسرے
 طریق پر ممکن ہو کارزار نامنا سب بادشاہ نے کہا پھر کیا تدبیر وزیر نے عرض کی کہ اگر عیال
 و خور و کار ہی کیونکہ رائے صائب و تدبیر درست سے وہ غرض حاصل ہو کہ وہاں بسبب بار بار
 پیر شہار سے نہوا دراصل اس باب میں رائے روشن ملک ہو اور مشورہ وزیر و کار زیادتی ہو
 سبب ہو جس امر کا غلام ہے مشورہ طلب ہی چاہتا ہوں کہ بعض سخن کا جواب بلا عرض کر دو
 اور بعض کا غلامین کیونکہ افشاںے راز میں انواع خرابی متصور اور چونکہ دوسرے دفعہ بولہ
 میری خاطر میں گذری ہے سوائے چار گوش اور دوسر کوئی قابلیت تہ سبب کی نہیں رکھتا
 تہ حقہ بادشاہ نے خلوت فرمائی پہلے استفسار کیا کہ سبب عداوت در میان قوم نزع اور
 ہم کے کیا ہے وزیر نے کہا ایک جماعت مرغان خبیث ہوئی سبب نے اس بات پر اتفاق کیا
 کہ ہم سبب میں ایک امیر ضرور ہو تاکہ امور عظیم میں اس سے رجوع لادین اور اس کی رائے قبول کریں
 پس ہر ایک نے موافق اپنی رائے کے ایک ایک طیور اختیار کیا پس از گفتگو سے بسیار بوم کی

اکثریوں کی رائے قرار پائی بعضوں نے اسکی امارت سے انکار کیا آخر کار یہ صلاح ٹھہری کہ سوائے حاضرین کے
دوسرے کو اس مشورہ میں شریک نہ کریں اتفاقاً اس وقت ایک نیاغ دور سے نظر آیا اسکو بلا یا
اور سرگذشت سنایا اسنے جواب دیا کہ یہ کیا فساد و سودا کے محال ہے یوم شوم کو منصف حکم دیتے
کیا نسبت باز بند پر واز و طائرین زیبا ہیئت و رعنا صورت و بہارے بہا یون فال و دعا اب
صاحب شکوہ کیا جہان سے اوڑ گئے چونکہ اطاعت بوم اختیار کیا اسکی امارت سے بے اسیر
رہنا بہتر تھم سب میں جو زیادہ تر عاقل ہو اسکی تبعیت اختیار کرو طائرین نے بعد سماعت
اس سخن کے بوم کی اطاعت سے اجتناب اور فرسخ غزلیت کیا اور وہ خاکسار پریشان بکار
متحیر و متاسف ہو کر زاغ سے کہنے لگا کہ وہ سیاہ رویہ خرابی جو تو نے میرے واسطے روا رکھی اور
ہمیشہ کو بنیاد کینہ و جدال کی قائم کی میں نے تیرا کیا قصور کیا تمھا اور تمھو کو اس کینہ سے کیا
فائدہ حاصل ہوا لہذا یہ وقت سے درمیان قوم زاغ و یوم عداوت چلی آتی ہے ملک پرور نے
پوچھا پھر اب تو نے کیا تدبیر سوچی ہو اسکو بیان کر کار شناس نے کہا میں اپنے تئیں فدا
اس کام کے کروں گا اور ہلاکت ایک کی اگر موجب بقا سے حیات جماعت کثیر ہو عقلاً و نقلاً
جائز میری رائے میں یہ آتا ہے کہ بادشاہ جمع عام اور بعض خواص و عوام میں چھپ عتاب کرے
فرماوے کہ اسکے بال و پر نوچیں اور خون آلودہ و زخمی کر کے اسی درخت کے نیچے ڈال دیں
اور بادشاہ مع تمام لشکر یہاں سے جا کر فلانی جگہ مقام کرے اور منتظر میرے آنے کا رہے
تاکہ میں ام جیلہ وکر پو شوم کی ماہ میں سمجھا کر اور اپنے ملک سے پھٹنا کر معاودت کروں اسوقت جو
صلاح وقت ہو عرض کروں گا پس بادشاہ خلوت سے ختم آلودہ باہر آیا اور اسکے حکم سے زاغوں کا
کار شناس کے تمام پر و بال فوج کر اور اسکو خوب مجروح کر کے درخت کے نیچے ڈال دیا اور بادشاہ
مع تمام لشکر مقام معین میں مقام کیا جب رات ہوئی تو بوموں کا بادشاہ مع جملہ سیاہ بزم
مشجون و مان آیا تو زاغوں سے درخت کو خالی پایا ادھر آدھر نگاہ کو دوڑایا اتنے میں ایک
بوم نے کار شناس کی آواز نرم آہ آہ کی سنکر بادشاہ کو خبر ہو سچائی شبابنگ نے ساتھ
مقبول کر کے اسکے پاس آکر پوچھا تو کون ہو اور تیرا کیا حال ہے کار شناس نے اپنا اور اپنے
باپ کا نام اور وزارت کا کام ظاہر کیا بادشاہ نے کہا میں تیری خبر سن چکا ہوں اب بتا کہ زاغ

کہاں ہیں آسنے کہا میرا حال دلیل ہی میرے محرم راز ہونے پر بادشاہ نے پوچھا تو وزیر ملک افغان تھا
 اس گناہ سے بچھڑے عذاب ہو گا بعد تمہارے شیخون کے ملک پیروز نے سب وزیروں سے تہ تیہ
 تمہارے دفع کی پوچھی جب مجھ تک نوبت پہنچی تو میں نے کہا صلاح یہ ہے کہ بادشاہ کے پاس
 رسول بھیجیں اگر معلوم ہو کہ بادشاہ مستعد جنگ و جدال ہو تو اس جگہ کو چھوڑ کر جہان میں پھرتے
 اور اگر باج و خراج پر راضی ہوں تو قول کر کے سنت دار ہوں بدیت اگر عزیز ہو سر آپ کو تو دیجے خراج
 و گزرتن پر ہمیں گائیے سر نہ سر پر تاج بپیش نہ کر بادشاہ اور وزیروں کو میری طرف سے پوہوں کی ہوا
 کی بدگمانی ہوئی آخر میری خیر خواہی و جانفشانی بدست اعراب فراموش کر کے میرے ساتھ وہ سلوک کیا
 کہ برابر ہی العین مشاہدہ ہوا اور میں نے دیکھا کہ تلخ تنگ پرست عدوین اسکی یہ تقریر سن کر بادشاہ نے وزیر کو
 اس کے حق میں مشورہ پوچھا ایک نے کہا کچھ حاجت صلاح کی نہیں جہتد رنجیل ہو سکے روئے زمین کو اسکی خیریت
 عقیدے سے پاک کیجیے اور اس کے قتل کو فائیت سمجھا کر ایک دم کی فرصت نہ دیجیے کیونکہ اس کے کلام سے بوجہ خون آگ
 اور اس کے انگریز فساد میں ایسی آگ میں دیکھتا ہوں کہ بجھانا اسکا اساطہ امکان سے باہر ہے کارشناس
 یہ سن کر ایک آہ سرد دل پر درو سے لھینچ کر کہا بدیت نشتر خم سے تو آپ ہی دل مرار پریش ہوئے غضب
 ظالم اگاتا اسبہ تو بھی نہیں بڑا اس خراج سے بادشاہ کا دل بھرا یا دوسرے وزیر کی طرف منہ پھیر کر پوچھا کہ
 تو کیا کہتا ہو کہنے لگا کہ میں اس کے قتل کی اشارت نہیں کر سکتا کیونکہ دشمن ضعیف و عاجز ہو کر پناہ مانگا
 تو اسکو امان نہ دینا مقتضی تھا اسے مروت سے بعید ہو قہمہ مختصر ملک بومان نے نصیحت وزیر اول کی
 حسد پر محمول کر کے مطلق نہ نشنی اور زراغ ہر روز حکایت و لہیز بر اور ہر شب افسانہ بے نظیر کہتا
 یہاں تک کہ محرم خاص ہو کر خواہ مخواہ اسرار پر بخوبی مطلع ہوا ناگاہ ایک دن بوموں کی غفلت میں
 فرصت پا کر اپنے بادشاہ کے پاس حاضر ہوا ملک پیروز نے نہایت خوش ہو کر پوچھا کہ ای کارشناس
 اتنی مدت میں تو نے کیا تدبیر کی آسنے کہا بدولت و اقبال بادشاہ جو لہیز چاہیے میں سب کر چکا
 اور جو میرا مقصد تھا بخوبی حاصل ہوا اب دشمن سے انتقام لیجیے اور انکو نیست و نابود کیجیے تفصیل
 اس احوال کی یہ کہ فلاں نے بہار میں ایک غار ہی دیکھو سب بوم و دان جا کر رہتے ہیں اس غار کے متصل
 لکڑیاں خشک بہت ہیں سب زراغ لکڑیاں و زراغ پرانبار کرین اور میں جرواہوں کے مکان سے
 کہ اس کے قریب ہی تھوڑی آگ اٹھا لاؤں اس انبار پر رکھوں اور بادشاہ حکم کرے کہ سب زراغ

ایک بار کی اسپر اپنے پر پھڑکا دین اور اس تدبیر سے آگ کو بجھ کر دین پس جو بوم کہ باہر آئے وہ بھل جاوے
 اور جو اندر رہے وہ دھوین سے مر جاوے یہ تدبیر وزیر پر تیز دیر کی بادشاہ کو پسند آئی فی الفور مع لشکر
 درخار آیا اور تمام بوموں کو جلا کر خاک میں ملا یا پھر منظر دیکھ کر اپنے وطن قدیم ویران شدہ کو
 از سر نو بسا یا بعد اُس کے بادشاہ نے پوچھا کہ آیا انہیں کوئی نہ تھا صاحب فہم و فراست کہا سوا
 اُس وزیر کے جو میرے قتل کی اشارت کرتا تھا اور سب اس میں ہاتھ ملاتی تھیں براز حماقت اور جو
 کوئی چار کام چار چیز کا مترصد رہے ستمگار اپنی ہلاکت کا امید دار حریص صحبت زمان رسوائی کا
 آئادہ و خوانان کھانے کا طامع بیماری کا جامع جس بادشاہ کے معتقد علیہ بیوں وزیران بے خود
 و رکیک رائے اُس کا ملک ہاتھ سے نکل جائے یہ حکایت بہت طویل الذیل ہے مختصر لکھی گئی تا
 بیستہ والوں کو ملال نہ ہو پس سر مار بدست دشمن بکوب کہ از احمدی تشہیدین
 خالی نہایت اگر ابن غالب آمد مار کشتی و اگر آن از دشمن بستی بدست
 بروز معرکہ ایمن مشور خصم ضعیف نہ کہ مشر شیر بر ارد جو دل از جان بہر دو
 اخذی بکسر ہزہ و الف مقصورہ در آخر معنی بکے حسنین تشہید ہر حسنی کا اور حسنی
 بضم کہ ہونٹ ہر احسن کا معنی نکوئی وزن نیکو و ہشت از تحب قیس حسنین معنی بکے از دو خواہ
 ترجمہ سانب کا سر دشمن کے ہاتھ سے کچل کہ خالی نہیں ہر دو فائدہ دل سے اکا حاصل ہو
 بے خلل اگر دشمن غالب آیا تو سانب کو تو نے مارا کوٹا اور اگر سانب نے دشمن کو کاٹا تو دشمن
 ہاتھ سے تو چھوٹا بدست ضعیف خصم سے ڈر یہ سخن مرا سن بے ہنگامے شیر کا بھیجا جو جان
 کھیلے حکمت خبر کے کہ دانی کہ دل پیاز ارد تو خاموش باش تا دیکر سے
 پیار و بدست با بلاء مشرودہ بہار سار و خبر بد بیوم باز گراؤ و اخیر آہ بعض مشہور
 بین یون ہر خبر سے کہ خوش دانی ظاہر الفظ خوش تقریب مذاخ سے ہو کہ باوجود ہوسنا
 انفرادی ایاز کے الفظ خوش فضول و بیکار ہوا اور مراد خبر سے موت یا تالاج کی خبر یا مشکل
 اوس کے جسکے تشہید سے خوش ہو ایسی خبر کا اظہار خالی از حماقت نہیں تفصیل اس کی بعد آتی ہے
 مشہور ہے کہ بیدار کہ بلبلا آہ بلبلا میں الف ناکا ہوا اور مراد بلبل سے خبر اور مشرودہ بہار
 تو خبری اور بیا یعنی بگوا اور مراد خبر بد سے خبر خزان اور خزان سے خبر موت یا اور اخبار مشہور

اور یوں ہم سب کو اس حق پس معنی اس بدیہیت کے یہ ہونے لگے کہ ایسی چیز اگر سمجھ کر خیر بہار یعنی خیر فرحت آثار ہو پینے
تو اس کو بلا ہر کر اور اگر خیر یا یعنی خیر خزان جس کا حاصل خیر طلال انگیز ہو سمجھ کو معلوم ہو تو ہرگز نہاں نہ لایا
تو ہمارا سکا کو یعنی حق پر چھوڑا اور ظاہر ہو کہ سبیل وہیں چھپاتی ہو جہاں نگہ از ہوا تو وہیں بلبلا تا ہو
جہاں آواز ہو تو جہاں جو خبر کسی کی دل کو ستا دے تو پیکار تہ ناگوئی اور دوسرا ستا دے
بدیہیت بلکہ ہوشم کو کہ فرحت جان کے اخبار نہ ہیں وہ الوجہ سناتے ہیں خزان کے اجازت اسد و سن بلبل
بہار کی تیرہ شیبائی سے دے غنیمت ذکر خزان کو چھوڑ دے اک لخت بدیم پو پیکشت بادشاہ
پر خزانست کے واقف نگہ داران مگر ان کی قبول کلی واثق باشی و کر نہ در بلا
تو وہ ہیکہ شش شبنومی بسیج سخن گفتن انگاہ کرن پیکہ بینی کو در کار گیر و سخن
کمال است در نفس انسان سخن تو خود را بگفتار ناقص مکن پیکشت
سخن ہر ایک و طیف نکات بکسر تیرہ از غنیمت بچھنے نسخہ میں بجائے لفظ نکات کے لفظ تیرہ
بہر تیرہ سائیدان حیاست و غنیمت و غنیمت و خون یاب اندر خبر سے ہو پینے ناراضی
از صلاح بجز غنیمت واثق اعتماد دارندہ قولہ قبول یعنی یہ قبول کردن بادشاہ ستا ستر اعتماد
و غنیمت باشی تو اس در ہلاک خود ہیکہ شش یعنی اگر بادشاہ تیرہ یاست کہ شش دل سے نہ سنے
یا بچھ کر خود شش سمجھے تو غیب نہیں کہ سمجھ کو قتل کرے اور جہاں سے ہلاک کرنا بادشاہوں کے
تو دیکھ او فی یاست ہر وقت سخن بفتح باب کے موتہ دیا سے تختانی قبول بچھ زدہ معنی قصہ و لاؤ
و امادہ ہوتا از بریان قولہ در کار گیر و سخن یعنی کار گزار مقبول و خوش ہونے پیکر سخن بچھ
اولی و ثانی مشہور ہوا و بچھ اول و فتح ثانی یعنی سخن و فتح اول و فتح ثانی
یہ تیرہ سخن ایسا ہو از بریان سخن و گفتار و گفتار فارسی کلام و منطق و حین الشفت عربی بات ہنیکہ
تو کہ کمال است یعنی نفس انسان کا کمال سخن ہو اور کلام کے سبب انسان کو کمال ہونا
بچھ کلام کے انسان کا کمال نہیں بلکہ ناقص ہو مشعل حیوان تصور قولہ تو خود را بگفتار آہ لفظ
بچھ طبع انسان کا کل ہو معنی اس طرح کہ یہ کہ انسان کا کل وہ سخن عربی نفسہ یا سبب
ان سو اوقات علاج مخاطب کے قابل تاثیر ہو کہ اور تقریر یہودہ یا فہم عقول لیکن نہ محل ہے
کہ دونوں لائق تاثیر نہیں اپنے ہیکہ ناقص نہ کر اور اپنے کمال میں نقصان نہ لاکر اس طرح

قواطع نظر خفشت و زلفت کے خطرہ جان ہی یہ معنی اس صورت میں ہونگے کہ اگر مکن کو صید نہ ہو گی اگر دانا
 اور گفتار کو موصوفت اور ناقص کو صفت سمجھیں تو معنی یہ ہونگے کہ اپنے تئیں گفتار ناقص سے محفوظ رکھ
 یعنی اپنی حیاست کے شجر کی جڑ اپنے ہاتھ سے قلعہ نہ کر لیں کہ نزدیک یہ معنی نظر باخبر عبارت شر کہ
 در ہلاک خود ہمیکہ و شی ہنسا سب معلوم ہوتا ہے تا نظم و نثر کے مضمون میں ہنسا سببت نامہ ہووے علاوہ
 اسکے مکن بفتح کاف کہنے کے صورت میں و لون کیفیت کے قوافی مختلف ہو جاتے ہیں اور یہ
 خالی از لطافت نہیں اور بضم کاف کہنے کی صورت میں بسبب تفتق القوافی ہو جانے وہ فون ہونگے
 مثنوی کے خلاف ہے ترجمہ بادشاہ کو کسی کی خیانت پر مطلع مست کر اگر اسوقت کہ اظہار
 خیانت کی قبولیت پر اعتماد تمام و یقین کلی رکھتا ہو والا در صورت سخن ہووے یا کلام بہ محل
 یا الاوتی عدم ثبوت اور مخالفت اس خرابی اور اس کے احوال و انصاف کے اپنی ہلاکت میں تو خود بھی
 کرتا ہے مثنوی سخن کہنے کا قصد اسوقت کرتا ہے جو تاثر کچھ اسکی آواز سے نظر سخن ہی تو انسان کا ہر
 کمال ہے کہ ہووے گوئی ہو جان کا زوال و حکمت ہر کلمہ صیحت خود راہی ہیکہ مست را و خود
 نصیحت گری محتاج است ترجمہ جو کوئی کسی خود پسند کو نصیحت کرتا ہے
 وہ آپ نصیحت کرنے والے کا محتاج ہے کیونکہ خود پسندی دلیل حماقت ہے اور احمق کہ سخن عقلی
 حالی کرنا اپنا سفر خالی کرنا ہر پسند فریب دشمن مخور و غرور مداح مخور کہ ال
 دام زریق نہادہ است و این گام طمع کی شاہدہ بعض نسخہ میں بجائے گام
 دامن ہر فریب غافل گردانیدن کے را بدعا و غافل گشتن بدعا سے ختم از کشف اللقا
 غرور و بہمن فریق از منتخب و کشف و توبہ مصدر ہر باب نصیر سے قول کہ غرور مداح مخور
 یعنی مداح کی مدح و ثناء سے غرور را خذ است کہ اور مغرور و متغور رقی بفتح زائے مجر و غم را غم
 ریا و لفاق و دروغ از کشف یعنی فریب دشمن اور یہ اشارہ ہے غرور مداح پر از غیب بان
 ترجمہ فریب دشمن کا است کہ یعنی فریب سے اسکے غافل مت ہوا اور مداح کی شہ
 دروغ سے تکیہ نہ کر یعنی مغرور نہو کیونکہ دشمن نے آشتی کے پردہ میں دام کر کا بجھا یا ہے چھک چھکا
 اور مداح طمع کا منہ کھلے آیا ہے و دیگر تیرا مال کہا جاوے گا پسید احمق را ستائش
 خوش آید چون لاشہ کہ در کعبش و می فریہ نماید قطرہ الا لاشہ مثنوی

بضم و بکسر یعنی راکب عربی بر جمع اسکی اسما و در فارسی میں بدون ہمزہ اسی معنی سے واقع اور
لفظ میں فارسی میں بطور خود مستقل ہیں مادہ عربی سے مشتق نہیں کیونکہ فارسیوں کو استعمال
اہل عرب کا اصلا مد نظر نہ تھا پس کیا لازم کہ لفظ مسلمان اسلام سے ماخوذ ہو اور بر تقدیر یہ
کہ مسلمان بضم میم و سکون سکون سکون و کسر لام اور اصل اسکی مسلم مان ہو یعنی مسلم نام و مسلم
مانند چنانچہ لفظ آسمان مرکب ہو اس و ان سے یعنی مانند آسیا اور فارسی میں ہر گاہ پہلے لفظ کا
حرف آخر اور دوسرے لفظ کا حرف اول جمنس ہوئے تو ایک حرف کو حذف کرتے ہیں بعد اس کے عا و
میں حرکات متغیر ہوتی ہیں جیسا کہ لفظ بخور و بخور کہ در اصل بخ و و گنج و گنج و گنج حرکات واقع ہوا اور یہی
کہہ سکتے ہیں کہ لفظ مسلمان میں بھی قبل الفاظ مذکورہ تحریر ہوئی تحقیق کہ ترکیب مسلم کی جو ساخت
لفظ مان گئے ہوئی اس میں سخن باریک یہ ہو کہ ہر گاہ اسلام امر بطلن ہو اور فی الحقیقت اسکی تحقیق
اطلاع دشوار ہو اور نہ اسے حکم علامات ظاہرہ پر اس عبارت سے تعبیر کیا دوسری شقی یہ کہ لفظ
مسلمان بضم اول و سکون و کسر لام مسلم کی جمع ہو مثل لفظ مومنان کہ جمع مومنین کی ہو اور اسکی
حرکات میں تغیر واقع ہوئے اور استعمال جمع کا مفرد میں شائع ہوا ہو جیسا کہ لفظ امر واحد و جمع
اسی طرح نواب بضم اول جمع نائب کی ہو کہ بفتح اول مشہور ہو کہ حکم مفرد کا پیدا کیا جو کہ مسلمانان
معاورہ میں مفرد ہو گیا ہو یا چار جمع کر کے مسلمانان کہتے ہیں چنانچہ لفظ جو کہ جمع خورالفتح کی ہے
افراد کے استعمال میں جمع کر کے عوران کہتے ہیں و حق یہ کہ لفظ مسلمان خالی ان تکلفات سے بالغنم فارسی
مضمر ہو کر اساتذہ لفظ عربی کے مشتق ہوا یہ بیان شارح نور اللہ حراری کی تقریر سے ترجمہ اور درج شرح ہذا ہوا
مصرعہ ہر باب غایت سے یعنی بابیکہ اگر بحث کرنا کسی چیز میں اور نظیر انا کسی چیز کو از منتخبات و کشف
طریقہ بفتح خفت و سکی اور نام ایک قید کا ہو و مشتق میں اور بکسر اول بفتح ثانی قال بد از انتخاب و بفتح اول
سکون ثانی خشم و غضب و خجالت و عیب از کشف اور بکسر اول بروزن خیرہ جملت و خجالت و جمل
و یعنی آزدگی و بفتح اول عربی میں یعنی قہر و خشم از زبان طغر با لفتح عربی میں باب ضرب نیز
مصرعہ یہ یعنی افسوس کہنا اور فارسی میں یعنی ناز و خندہ و شادی و خوشی و شغور و زقار بآواز
از کشف طراز صیفہ مبالغہ کا تو ریت نام کتاب آسمانی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوا
کہتے ہیں کہ تو ریت میں ہزار سورہ ہیں اور ہر سورہ میں ہزار آیت اور ہر آیت ہزار کلمہ

شرح گلستان اردو
 پسیدہ جاسے فراخ و گسترده شدہ از تشبیب منعدم صیغہ اسم مفعول کا ہی باب انفعال سے
 بمعنی نیست شدہ لیکن بعضے کہتے ہیں کہ منعدم غلط ہے درست معدوم ہے کیونکہ انفعال قبول
 فعل ہا ہستہ اور معدوم نہیں کہ کوئی چیز ہوا تو کمرے از خیابان تر چھوڑ کر شخص اپنی عقل کو
 کامل جانے یعنی اپنے تئیں سمجھے عقل میں صاحب کمال اور اپنے فرزند کو خوبصورت و صاحب
 جمال ٹھہرے جو کی جو دو مسلمان نے بحث آپس میں: میں انکی باتوں پہ بارے ہنسی کے
 کرتا گیا: کہا بخصہ مسلمان نے میرا کاغذ بیخ: نہ راست ہو تو یہودی اٹھائے پھوٹو خدا
 جو دے کہتا تو ریت کی شمشیر کھا کر: اٹھوں وہاں سے مسلمان نہ ہوں میں اگر سچا: بھان سے
 عقل ہو معدوم کو گر کوئی: نہ سمجھے آپ کو نادان اگرچہ ہو گدڑ: حکمت وہ آدمی بر سفرہ
 خورند و دو سبک بر مراد سے ہم بسیر نبرد حریفیں: بھانے گرسنہ است
 وقایع بنائے سیر حکما گفتہ اند: درویشی بقناع عت بہار تو نگری: عیبت
 بیت رودہ تنگ بیک نان تھی سرگرد: درویش لغت روئے زمین
 بزنگار دیدہ تنگ مشغولی بدیع: درویش منقش گشت
 فرازین پاک نصیحت کرد و بگفتہ: کہ شہوت اکثر است از وی بہتر
 بخور و بر آتش و زرخ کن نیز: در آن آتش ندری طاقت سوز: بصیر
 آئے برین آتش زن امور: بگفتہ نسخہ میں بجائے لفظ سفرہ کے خواجہ اور جا
 مردار سے جیفہ ہو رودہ فارسی معنی آنت و انتہی ہندی انتہر سنگت میں ہر
 نان تھی یعنی روٹی بے نان خوش رودہ تنگ کنایہ ہو بھوکے سے
 اور دیدہ تنگ کنایہ ہو حریف سے شہوت آرزو و شوق نفس بطرف حصول لذت
 و مشغولیت اپنے خواہر و سروری مطلق آرزو و خواہش آرزوی طعام کی ہو یا آرزو سے جماع
 از شہوی و غیبت اللغات قول کہ شہوت آہ یعنی خواہش لذت حرام دنیا باعث غذا
 اکثر جنم ہو اس سے پرہیز کر قولہ خود آہ اس سے مرع میں بڑا معلوم ہوتا ہو اور خود میں
 بار سبب ہو یعنی بسبب اپنے آتش و زرخ کو تیرست کہ کیونکہ اہل جنم و زرخ میں مثل
 کہ چاہئے اور اس کے جنم کے آگ بھڑکیلی قولہ در آن آتش آہ یعنی آتش

جنم میں جلنے کی طاقت سمجھیں نہیں اور تو ہرگز متحمل اس عذاب کا نہو گا پس لازم کہ اس وار و نیا میں
 آرزو سے حرام سے کنارہ کر اور صبر اختیار کر اور آتش زن یعنی نفس مارہ سے بچے گا۔ نہ تو چاہے
 چند روزہ یا چند ساعت سے اپنے تئیں محفوظ رکھ کہ اس آتش شہوت کا تحمل کر سکتا ہو نہ ہو
 دس آدمی جنہیں آدمیت ہی ایک دسترخوان پر کھا سکے ہیں اور وہ کہتے ہیں یعنی ہر ایک ایک مارہ
 یعنی مال حرام پر آپس میں لڑھکتے ہیں ہیبت روکھی اک روٹی پہ بھوکھا تو قناعت کر سکتا
 لالچی نعمت عالم سے کبھی سیر نہ وہ مشغولی جو عمر آخر میں ہیبت پر کھانہ و ہیبت اتنی کی
 اور جان کا کچھ شہوت آگ ہی کہ اس سے پیہر نہ جلا آتش و زنج کو کر تیرے کب اس آتش کا ہر
 نتیجہ شکل پر اس آتش یہ ہو صبر و نائل پسند ہر کہ در حال توا نالی نہ کوئی کہ نہ
 و وقت تا توا نالی سختی بند ہیبت بد اختر تر از مردم از ان پسند
 کہ روز ہیبت کشش باز ہیبت بد اختر بطالع و بخت و شوم از بر
 ترجمہ جو کوئی مقدور کی حالت میں نہ کرے بے مقدوری سے وقت میں
 سختی دیکھے ہیبت نہایت ہر بد اختر مردم آزار دہ کہ روز بہ نہیں اسکا کوئی بار چکست
 ہر چیز و دیر آید و بر نیاید قطعہ خاک مشرق شنیدہ ام کہ کہ نہیں بد
 پچھل سال کا سہ جتنی پچھل روز سے گفت در مردشت با لاجرم پیش
 سے بی قطری غائب از بھنے بیرون آید و روزی طلبد بد آدمی اور
 بزار و خبر و غفل و کمتر آنگاہ کسی گشت پچھل کے نہ سیدہ و سن
 بتکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز آنگاہ ہمہ جا ہیبت از ان
 قدر شش ہیبت لعل و شوار بدشت آید از ان ہیبت عشرت
 و بر کبیر یعنی مدت متادسی مقابل زود اور بھی یعنی دور نقیض نزدیک از بر بان قاطع
 پانچ صیفہ مضارع ہی پائیدن سے یعنی قائم و دائم رہنا قولہ زود ویر آید یعنی جو چیز کہ جلد
 حاصل ہو قدر و منزلت اسکی دیر تک نہ رہے یعنی قائم و دائم نہ رہے قولہ خاک مشرق راہ یعنی خاک
 مشرق میں کہ عبارت ہر ملک مشرق رو یہ ہموارہ عالم سے اس تقدیر کہ گتد یعنی سا زند ہو گا چنانچہ
 اس ہیبت حافظ میں ہیبت گفتم ای جام جان میں تو کہ داد حکیم گفت آرزو کہ این گنبد میںا کرد

دیو سے نہ سمجھ کر جواب نہ اسکا سخن ہوے بہت ناصواب بہت تو انسان کی طرح کہ بہتوں
 یا تو بہانہ کی طرح رہ نموش بہت دیر کہ ماوانا تر از خود جدل کند تا بداند
 کہ وانا است بداند کہ نادر است بہت بیت جان و را بد صہ از نوشتے
 بسخنی کہ بہر دو انی اعتراض مکن بہ جدل لغتین خصوصت و دشمنی
 و بحث از کشف و غیب صہ بہ سر بزرگ و متر از کشف قول کہ تو کیا و قبول و رفت
 خطاب بعد اسکے یا سہ تخانی مجول و حدت کی ہر ترجمہ جو کہی اپنے سے زیادہ تر
 عالم کے ساتھ بارادہ الزام بحث کیے تا لوگ جانیں کہ علامہ وقت ہر پہ شہر کشفی واسطے
 سمجھیں کہ جاہل سمجھتے ہر بہت ترجمہ افضل ہو سکام اگر بہت اچھی کہ نہ بحث کر
 حکمت ہر کہ با بدان نشیند نگوی نہ بنید ایسا نہ کہ نہ نشیند و نہ
 با دیو و وحشت آموز و و خیانت و ریونہ از بدان جز بدی
 شاہ موزی نہ نکند اگر کہ پوسٹین و وزی و لوا قدام شہا طہین ہر
 اور شہزادہ و کج اندیش کہ طبع کو بھی کہتے ہیں اور کنایہ ہر مردم پہلوان و دلیر و جماع سے انہر
 اور بقول صاحب مؤید الفضل قنیہ میں یعنی شیطان و وحشت خالی و اندوہ و مہنا
 و رستہ گی از منتخب خمانت و غل و ناراستی از منتخب ریو با کسر فریب مکر و جہل
 و تزویر یعنی راستی دروغ از کشف ترجمہ جو کوئی بیٹھے بد و ن کہ ساتھ نہ کیے شکی کا
 پھل بلکہ شمرہ بدی کا آوے اسکے ماتمہ ایسا نہ کہ رنگ ہو بدن سے ہم صحبت بہ سیکہ
 مکر و خیانت و وحشت بہ ہو بدن سے نہ خیر کی روزی بہ بھیرے سے نہ پوسٹین و وزی
 پند ہر و مان را عیب نہانی پیدا مکن کہ ہر ایشان را رسوا کنی و خود
 لے اعتماد ترجمہ لوگون کا عیب پوشیدہ نگاہار کہ انکو رسوا کر کا انکا
 او را یکو سب کی نظر میں نہ اعتبار یعنی کوئی جھکا نہ کہ گامحم اسرار حکمت ہر کہ عل خواند
 و عمل نہ کرد و بدان مانند کہ گا و را ند و خمر نہ فشانہ ازین بیدل طاعت
 شاید و پوسٹین نہ مغز بضاعت کا انشا بد نہ ہر کہ در مجاہدہ حبست
 در معاملہ درست بہت پس قاصت خوش کہ زیر چادر باشتہ

چون باز گئی ماوراء باشد بگوید قوالہ از تن بیدل آہ مراد بیدل سے وہ شخص ہے
 کہ قوت روحانی و دلی نہ رکھتا ہو اور مراد پوست سے بے مغز سے بیوہ بے منقرض مثل بادام خالی ہو
 اور یہ کہ یہ اس سے چسکا ظاہر آراستہ اور باطن خراب ہو از خیال ان تر چسبہ جو کوئی
 علم دینی سیکھے اور اس پر عامل ہوئے وہ مشابہ اس کے ہو کہ کیفیت جو ہے اور بیخ نہ ہو ہے
 تن بیدل طاعت کا شائق نہ ہو ہے پوست سے بے مغز بیضا ہے کہ لائق یہ ہے کہ نہ ہو
 کہ جو کوئی عبادہ اور طلاق لسانی میں جہت ہو سہل و علوم بلاغت و معانی میں بھی درجہ
 بہت گنتی ہو و قد زیر نقاب آفت جانی بہ مشہور کہل کے دیکھو تو ہیں شیطان کی نانی
 حکمت اگر شبہا ہمہ شب قدر ہو دے شب قدر ہے قدر ہو دے
 بہت گر سنگ ہمہ لعل بد خشان ہو دے نہ پس قیمت لعل و
 سنگ یکسان ہو دے شب قدر فضیلت اس کی تمام سال کی راتوں
 کلام اس سے ثابت چنانچہ حاصل مضمون سورہ قدر کا یہ ہے کہ تحقیق کیا ہیں نہ تو ان کا
 شب قدر میں اور تم اس شب کی قدر و ماہیت نہ پہنچا سکتے ہو یہ وہ شب ہے کہ ہر ہزار
 مہینہ سے نازل ہوتے ہیں فرشتے اور جبریل علیہ السلام باذن الہی علامہ محمد ابراہیم
 اس رات کو بے ہرام کے کہ خداوند تعالیٰ نے مقدر کیا سلاحتی ہے یہ شب جمعہ بدوین
 تراویح سفیدہ جمع یا امام اور مومنین عابدین پر سلام کہتے ہیں تعین میں اس شب کے
 درمیان علماء کے اختلاف ہے اہل سنت میں بعضوں کے نزدیک ماہ شعبان میں
 بعضوں کے نزدیک ماہ رمضان میں مخفی ہے بعضے کہتے ہیں شب شہین شعبان کہ
 اور ماہ رمضان میں باختلاف روایات شب اول یا شب پانزدہم یا شب ہفتم
 یا شب بہشت ویکم یا شب بہشت و سوم یا شب بہشت و پنجم یا شب سہم یا سہم یا سہم
 اکثر ان کا اتفاق شب بہشت و ہفتم ہے اور باجماع علماء شیخ امامیہ شب اول و ہفتم
 بہشت ویکم و بہشت و سوم سے خالی نہیں اور بعض احادیث سے خصوصیت شب بہشت ویکم
 معلوم ہوتی ہے اس سورہ کے نزول کا سبب یہ ہے کہ خلیفہ مذکور سے ان کا جملہ یہ کہ فرمایا جب
 یہ کتاب آئی تو اس میں ایک عابد نے ہزار چھینے سلاح جنگ پہن کر راہ خدا میں جہاد

کیا تھا اصحابِ بیتِ آخر الزماں ہنرِ کتب کے گننے لگے کہ ہماری عمریں کوتاہ ہیں یہ دولتِ کتب کا گننا
میسر ہو سکتی ہو پس خداوند تعالیٰ نے واسطے انکی تشفی خاطر کے یہ سورۃ بھی کہ شبِ قدر بہتر ہو اس
ہزار مہینے سے جس میں فاری بنی اسرائیل نے جہاد کیا اور انار ایل بیتِ احمہ ارمین جو مذکور ہے حاصل ہو
اسکا کہ حضرت اقدس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ کئی بزرگ حضرت کے ہنر پر
ہیں ہنگامِ نزولِ جبریل علیہ السلام حضرت نے اس خواب کو بیان کیا حضرت جبریل علیہ السلام نے
فرمایا وہ بنو امیہ ہیں جو احد کھارے تھے مگر جان بچنے حضرت نے اسے چھاپا وہ سے دوسرے گننے والے کا
رہنمائی کہ اگر ہزار مہینے اس ہنر کے ہنر سے زیادہ ہو تو شک میں ہو سے شبِ قدر یا شبِ الارباب سے
واسطے قسلی خاطر اس جناب کے سورۃ کو شراور سورۃ قدر کو نازل کیا اور سورۃ قدر میں خبر دی کہ
شبِ قدر بہتر ہے ہزار ماہ ایامِ سلطنت بنی امیہ سے یا یعنی کنزِ ولایت کا ذکر ہے (شبِ شبِ کو
ہزار ماہ زمانہ پر واسطے جمع یا ہجرت آئینہ اور انکی اسد سے کہ تاسال آئینہ ہو گا کتب باحد و
محدود کا کافی گمانی میں تفصیل اسکی مذکور ہے منقول جلد دوم کتاب الارباب الجوانب سے اس امر کا
ہیں باحد و بیش کثرتہ وارد ہیں بقدر اول محل سے اسے قدر پر اکتفا کیا تر جمہ سے اگر ہزار شب
اور ظاہر روشن مثل شبِ بدر نبوی تو لیلۃ القدر کی کچھ قدر نبوی پدید آئے کہ شبِ قدر میں اصل
بہ خشان آواز تو قدر میں سنگ و لعل کیساں ہوتا ہے حکمت نہ ہر کہ یہ سورۃ نہ ہو
بہرست زبیاور وسعت کار اندرون وارونہ نیست قطار سے توان
شما خدمت سے کار از شما نکل سرودہ کہ تا کجا شش رشتہ سے بیابان کا معلوم
کہ زبیاور شش آہن و صفا شش و صحرہ مشوہ کہ تہمت لقمہ شش و دہسار
دعوم تو کہ کار اندرون آہ مراد اندرون سے باطن اور پوست، صفا شش یعنی کامی ہو
باہن سے نہ ضرورت ظاہر سے شش نکل یعنی جمع و شمال باکسر کی بمعنی اخلاق و عادات
و صفا نکل از شش و شش یا لکھا کہ مرتبہ تو کہ شش نفس آہ یعنی جو لوگ جو فرو شش
انہم شام ہیں انکی طبیعت کی خیمہ نہت سالہ سال میں بھی معلوم نہیں ہو سکتی شش
کہ کلید نہیں کہ جسکی صورت مجہز ہے ہر غریب ہو اسکی سیرت بھی غریب ہو کامی دل کا
ظاہر سے نہ ضرورت ظاہر سے تو ظاہر ہو غریب آدمی سے ایک دن میں یہ دریافت

نہ ڈرے یعنی مردانہ از کشف بار یعنی مددگار سایہ پروردہ کنایہ ہر افس شخص سے
 جسے ہمیشہ فراغت و آسائش میں اوقات بسر کی ہو اور کچھ محنت و مشقت نہ پہنچی ہو
 یعنی ناتجربہ کار اور کنایہ مفت خور سے ہوا بزبان میاں رز جو کیسے ساتھ بارادہ جنگ
 نکلا ہوا بزبان قتال بکسر باہم کشش و کارزار کرنا از منتخب و صراح جنگ کوشش
 مصدر ہوا باب مفاعلت سے آہنیں جنگال کنایہ ہر پنجہ کش اور شیر سے ہر چہ
 جس ضعیف نے قوی کے ساتھ دلاؤری کی گویا اپنی ہلاکت میں دشمن کی یاوری کی
 قسط وہ سایہ پروردہ کب مقابل ہوئے جنگ سے کہ خطرہ جان ہی نہ بازو اگر ملا دے تا تو
 آہنیں پنجہ سے تو نادان ہو حکمت سے کہ نصیحت نہ شنود و سر ملاست شہید
 وار و بیت چون بنیاد نصیحت در گوشش اگر تیرش
 کتم خاموشش پھر نیال ملاست عتاب دشمن و زجر و رسوائی از منتخب
 و کشف ہر چہ جو کوئی خود را ہی سے نصیحت نہ سنے بدل و جان خواہش فضیحت و
 رسوائی کی رکھتا ہو بے گمان بدیت تو جو کرتا نہیں ہر ہند گوشش بگر ملاست کردن
 تیرہ خاموش لطیف بے ستران ہر مندان را نتوانند دید چنانکہ
 سگان بازاری سگ شکاری را مشغولہ برارند و پیش آمدن تیراند
 یعنی چون سفلہ ہنر با کسے بر نیاید بہ خبشش در پوششین افریت
 بیت کند ہر آئین غیبت حسود کو تہ دست پتہ در مقابلہ کنش
 بود زبان مقال پتہ مشغولہ بالفتح و با غین منقوطہ کار و بار از منتخب
 فریاد و فغان و فتنہ و غوغا سے مردمان از کشف اللغات اس جگہ مراد
 آواز سگ سے جسکو عربی میں نباح بالکسر و فتح با سے موحده و در آخر حاسے
 حلی و عوار بالفتح کہتے ہیں اور فارسی میں لائیدن اور ہندی میں بھوکنا
 کہتے ہیں یا ریدن بمعنی توانستن از کشف اللغات جبث بالضم کسیکو بد کہنا
 اور ناخوش ہونا از کشف اللغات جبث بالضم اور خباثت بالفتح دونوں
 مصدر ہیں باب کرم یکدم سے قو کہ خبشش اسیرین ضمیر فاعل کی ہر چہ

وروستہاں افتادون کنایہ ہر عیب کوئی اور عیب کرنے سے ازبران غیبت بالکسر کیونچہ
 ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سنے تو آزرده ہو بشرطیکہ وہ سخن راست ہو اور اگر دروغ ہو تو اسکو بہتان
 وافترا کہتے ہیں از خیابان کو تہ دست کنایہ ہر پارسا و عاجز سے از خیابان حسد بفتح تین و
 حسود بفتح تین دونوں مصدر ہیں باب نصر بشر سے بمعنی بدخواہی اور مصدر بمعنی اسم فاعل
 بھی آتا ہے پس اس مقام میں حسود بمعنی حاسد مقصود ہے ترجمہ بے ہنر ہنرمندوں کو
 نہ دیکھ سکیں ناتوان یعنی اور حسد اور دولت کے غرور سے جلیبہ کتے بازاری سگ شکاری
 اگر نہ آسکیں چھوکیں دور سے یعنی جب کوئی کینہ بست مرتبہ کسی عالم بلند مرتبہ سے دلیل میں
 بر نہ آوے تو لاریب اپنی خبث باطنی سے اسکی غیبت کرے اور رکھے اسپر بہتان عیب
 بدیت نہ کیوں برا کہے پیچھے حسود خستہ آل کہ آگے عالموں کے ہوزبان ناطقہ لال
 حکمت اگر چور شکم نیست پیچ مرغ در دام صیاد نیستا دے بلکہ صیاد خود
 دام نہادے بدیت شکم بند دست دست وز جبر پائے شکم بندہ
 نا در دست خداے چور شکم کنایہ ہر طلب طعام سے بہمانند و ابرام نیستے ابر
 یائے آزرده چنانچہ اس شعر جامی میں ہر حکمت بجائے نیل میں بودے چہ بودے چہ
 زیابوشش میں اسودے چہ بودے چہ بودے از تشریح الحروف ترجمہ اگر بکھیرا پیٹ کا نہوتا
 تو کوئی مرغ صیاد کے دام میں نہ آتا بلکہ صیاد خود دام نہ چھاتا بدیت ہتکڑی ہاتھ کی
 اور بانوں کی بیڑی ہر شکم پیٹ کے بندے سے خالق کی عبادت ہو کم حکمت
 حکیمان دیر دیر خورد و عابدان نیم سیر و زارہان سدر مق و جوانان
 نا طبق بر گیرند و پیران تا عرق بکنند اما قلندران چندان بخورند
 کہ در معدہ جائے نفس نماند و بر سیرہ روزی کس بدیت اسیر
 بند شکم را و شب نگیرد خواب چہ شبے ز معدہ سنکی شے ز دلتنگی
 حکیم صیغہ صفت مشبہ کا ہے باب کرم یکم سے مصدر اسکا حکم و حکمت ہی بمعنی دانا و
 رستگار و استوار کار و خداوند حکمت از صراح را ہذا اسم فاعل ہے باب سمع یسمع سے
 مصدر اسکا زید بالضم ہی بمعنی نہ چاہنا خلاف رغبت پس ایدوہ شخص کہ رغبت و خواہش دنیا کی

نرگھہ از منتخب و صراح یعنی مخالف نفس بارہ کا قولہ سدرتق بند ہشتہ یدال مصدر ہر باب
نصر غیر سے بمعنی فاعلیت باز دارندہ اور سدرتق بفتح تین باقی ماندہ نفس یعنی مسدود کرنے والی
جان باقی ماندہ کی قلندر رکھتا رہے شخص جسکو کونین سے بھید و تفرید ہو اور کونین اور اہل کونین
ذوہ بھتی سیل نہ رکھتا ہو تو وہ اہل غور سے ہو اور مذہب قلندر سے دور اور قلندر عبارت اس
ذات سے ہو جو نقوش و اشکال عاداتی اور آرزوئے بے سعادت سے مجرور و با صفا ہو اور
اور مرتبہ روح سے ترقی کر گیا ہو اور تکلفات رسمی اور تعریفات اسمی سے خلاص یا ہوا اور دامن
وجود اپنا سب سے سمیٹا ہوا اور سب سے ماتم کھینچا ہوا و بدل و جان ہر سب سے قطع امید کیا ہو
اور طالب جمال جلال حق ہو اور فرق درمیان قلندر و ملامتی و صوفی کے یہ ہے کہ قلندر تجرید
تفرید کامل رکھے اور عادات و عبادت کی تخریب میں کوشش کرے اور ملامتی وہ کہ
عبادت پوشیدہ کرے یعنی نہ تو کوئی نیکی ظاہر کرے نہ کوئی برائی چھپا دے اور صوفی
وہ کہ دل اسکا اصلاً مشغول بخلق سنو اور ان کے رد و قبول کی طرف التفات نہ کرے اور مرتبہ
صوفی کا دونوں سے بلند تر ہے کیونکہ باوجود تفرید و تجرید کے مطیع و پیرو حضرت رسول کا ہے
اور قدم بر قدم حضرت رسول کے رکھتا ہے از بران و کشف اور ملاحضہ شرح گلستان میں
لکھتے ہیں کہ قلندر بمعنی درویش و بے خواصل میں قال اندر اسما بختیغ جبار و الہی کے
قلندر ہوا اور قصہ اسکا کہ تاتاری منطق الطیر تصنیف شیخ فرید الدین عطار میں اس طرح ہے
کہ ایک عرب ملک عجم میں آیا شہر میں پھر تاتار کا گام دیکھا کہ کسی شخص شرب خمر میں مشغول ہیں
عرب کو دیکھا کہ اس میں سے ایک نے کہا اندر عرب اندر گیا اور شرب خمر میں مشغول ہوا
اور تمام مال اپنا اس کام میں صرف کیا جب عرب میں پھر آیا وہ ستون نے پوچھا کہ تھک
عجم میں کیا پیشش آیا کہنے لگا میں نے کچھ نہیں جانا مگر یہ کہ اندر قال اندر یعنی ایک نے کہا
اندر اور صاحب خیابان بقول میر جمال الدین کے لکھتے ہیں کہ قلندر عرب کلندر کا ہی بمعنی
عرب گذرہ و ناتراشیدہ اور اسی جہت سے مردم ناتراشیدہ و ناہموار پر اطلاق کلندر کا
کرتے ہیں فقط اور محشی گلستان لکھتے ہیں کہ یہ معنی مناسب مقام میں بیان قلندر سے
مراورہ ہو چو پابند شرح ہو اور مشرب رہنا نہ رکھتا ہو اور خرابی ہو چو پانچ عرقی نے اس میں

یہی مٹی مراد لیہین سے صمدارہ قلندر سزا دینے نہائی کہ دراز و دور دیدم ز نور سحر پار سالی
یعنی مشرب زندانہ اور صاحب بہار عجم کہتا ہے کہ اس شعر میں قلندر بمعنی خرابا بت یا جاسے قیام قلندر
بحسب مجاز سوانتی قول المحشی مؤلف کے نزدیک یہ معنی جو محشی اور عراقی اور صاحب
سبار عجم نے لکھے نظر عبارات آئندہ کہ در معده جلسے نفس و بر سفرہ روزی کس نہ انداس مقام
کوئی معنی مناسب نہیں رکھتا بلکہ نظر باصل قلندر کہ اندر آ قلندر مجازاً بمعنی حریص طعام ہے کہ وہ
چاہتا ہے نہ سقد رکھنا نہ دسترخوان پر ہر سب اس پیٹ پیٹ کے اندر اوسے کچھ باقی رہے
کہ دوسرا کھا وے اور زند و خرابا بتی پر معنی حریص طعام بخوبی صادق نہیں آئے کیونکہ صاحب ان کا طبع
زند بمعنی مردم خیل و زیرک و بے باک و منکر و لا اباالی و بے قید لکھتا ہے اور وجہ تسمیہ کی یہ لکھی ہے
کیونکہ منکر اہل قید و ضالح کے ہیں اور خرابا بتی وہ جو میخانہ و بوزہ خانہ و قمار خانہ وغیرہ میں بیٹھا
اور رہتا ہو لیکن بمعنی مجازی حریص طعام عبارات آئندہ سے مناسب تمام رکھتا ہے قول کہ اسیر
بند شکم آہ یعنی جو لوگ بندہ شکم ہیں انکو دوشہ نہیں آتی ایک اس رات کو کہ زیادہ کھاتا ہو
اور پیٹ میں گرائی ہو مارے درد کے لوٹیں اعضا شکنی سے اینٹھیں دوسرے اس رات کو کہ
خافہ ہو اور خلوسے معده سے مارے بھوکہ کے تڑپیں قراقر شکم اور بے تاب سے اٹھیں اور
بٹھیں ترجمہ دانا کھا وین دیرویر عابد نیم سیر زابد بقدر صد رت جوان تا طبیعت بڑھا
اس وقت تک کہ ہوئیں عرق عرق لیکن قلندر بیان تاک کھا وین کہ نہ معده میں رہے
گتچالیش ہوا کی نہ دسترخوان پر روزی آدم کی بلیت جو کہ ہو قیدی شکم کا دوشہ نہیں آتی
کہا ہے جس شب کو بہت اور گر سنہ جس شب کو بہت حکمت مشہوریت بازان
سہا بہت و سخاوت بامفسدان گناہ بیت ترجمہ سربلنگ تروندان
شہ گاری بودیر گو سفندان تیک تاک ایک جانور ہے دشمن کھیت کا ازبک جان موید
اس جگہ مراد ہی زندہ سے ترجمہ مصالحت عورتوں کے ساتھ کہ ناقص العقل ہوتی ہیں
ضائع و تباہ ہو اور سخاوت مفسدون کے ساتھ کہ فساد کی اعانت ہی بڑا گناہ ہے
زندہ و بترجمہ ای برادر ہستم جو پھیر وں کی جان خیزن پر پڑ پڑ ہر گرا و شہن
بیش است اگر نکشد دشمن خوش است بیت سنگ در و دست

و مار بر سر سنگ پت خیره رائی بود قیاس و درنگ پت قوله قیاس و درنگ
 قیاس بالکسر و قس بالفتح و وزن مصدرین باب ضرب یضرب یضربون و یضربون
 قاس یقاس قوساً و قیاساً فوق قیاس اندازه کرنا کسی چیز کا ساتھ کسی چیز کا کہ از صراح جو کہ
 اندازه کے واسطے فی الجملہ درنگ ضروری لہذا قیاس اس جگہ مجازاً بمعنی تاخیر مقصود اور لفظ درنگ
 عطف تفسیری ہے و گروہ سے بخلاف این مصلحت و دہ اند و گفته اند
 کہ در کشتن بندیان تامل اولی تر است حکم انکا اختیار با قیست
 توان کشت و توان ہشت اما اگر تامل کر گئے شود مختل است
 کہ مصلحت فوت شود و تدارک مثل آن ممکن باشد مثلاً نوی نیک
 سہل است زندہ بجان کر و پت کشتہ را از زندہ نتوان کر و پت شرط
 عقاست صبر تیر انداز پت کہ جو رفت از گمان نباید باز پت بند می پدی
 کشتن بالضم جان مارنا و بالکسر چت نا آوردن اور کاٹنا از بران ہشت کشتن بالکسر یعنی گذشتن
 و فرو گذشتن و مار کردن و آویختن از بران قوله توان کشت بضم کاف یعنی قتل کر سکتے ہیں
 یہ معنی فظاً بہین لیکن بلحاظ اسکے کہ اس کتاب کے اکثر فقرات مسجع و مقفے ہیں ہشت بالکسر کا
 قافیہ صحیح کشت بالضم نہیں ہو سکتا مان اگر کشت بالکسر کہیں تو البتہ قافیہ صحیح ہشت کا ہو سکتا ہے
 پس اس مقام میں توان کشت بالکسر بمعنی مجازی بند کر سکتے ہیں بظاہر اسکے کہ یہ بونے غلہ کے
 بند کرنا غلہ کا لوازم کشتکاری سے ہے مناسب مقام اور مناسب اس لفظ و معنی کی فقرہ آئندہ
 ظاہر یعنی بند یوں کے قتل کرنے میں تامل ضروری اس واسطے کہ اختیار باقی ہو اسکو بند کرین یا نہ کرین
 لیکن اگر تامل مارا جاوے تو احتمال ہے کہ کوئی ایسی مصلحت فوت ہو جیسا تدارک محال ہو تدارک
 ملائی مزید فیہ غیر فوق پر باعی بلا ہمزہ و صل ہی باب تفاعل سے بمعنی دریا فتن چیزے رفتہ را از تنجب
 یا یکدگر رسیدن و بدست آوردن از کشت متمنع اس مفعول ہی باب افتعال سے مصدر ہکا
 امتناع ہے متمنع بمعنی محال نیک بمعنی خوب و بسیار از بران تر جمہ جس شخص کا
 دشمن پیش رو ہے اگر وہ اسکو نہ مارے تو خود اپنی جان کا عدو ہو پیت نامہ میں سنگ اور
 سنگ ہمارا پگرنہ مارے تو اس پر عقل کی مارے اور ایک فرقہ نے خلاف اسکے مصلحت دیکھی

اور یہ بات کہ ہر کہ بند یوں کے قتل میں تامل ضرور ہو اس واسطے کہ در صورت تامل اختیار باقی نہ
 کہ اس کو بند رکھیں یا رائی دین لیکن اگر وہ قیدی نہ تامل مارا جاوے تو احتمال ہے کہ کوئی ایسی
 مصالحت فوت ہو جس کا پھر اختیار میں آنا محال ہو مثلاً وہی سہل ہی زندہ کو جو الین یا شہید
 پھر جلا نا ہو و شوار ذب بے خطر تیز چھوڑنا ہو خطا نہ پھر سے جب کہ ان سے چھوڑا جائے
 حکیم کہ با محال در افتد یا بد کہ توقع غرضت نداد و اگر جا بے نیازان وری
 بر حکیم غالب آید عجیب نیست کہ سنگ سست کہ کو پھر زانہ پشیمان نیست
 نہ عجیب نہ کہ فرورد و نفس منش پشند لیس غراب ہم نفس منش
 کہ ہنر مند ز او باش چنانہ پشند تاول غیش نیاز و در ہنر مند
 سنگ بد کو ہر اگر کا سہ زرین پشند قیمت سنگ ہنر مند و زر کم شود
 جمال ہنر مند و سہ شہد جمع تیسہ جو مال کی در افتاد و کنایہ ہر خصوصیت و خاک
 و نراست از بران کسی کہ سہ سہ کسی مقدمہ میں پشند کہ ناز جانگیری و غیاث کو ہنر مند و ارید
 قولہ فرورد یعنی بند شود و قولہ نفس منش پشند یعنی نفس بطریق اضماع قبل الذکر راجع ہر طرف
 عند لیب کے اور یہ اضماع قبل الذکر فارسی میں مطلقاً جائزہ از نور اللہ عند لیب ہزار دستا
 جمع اسکی عند اول مثل عنکبوت کہ جمع اسکی عنکبوت کہ کیونکہ جمع خاص کی ہر فرد میں مفاعیل ہا
 حذف حرف آخر کے لائے ہیں قولہ عند لیب آہ عند لیب ہو و صفت غراب مبتدا ہنر مند اسکی
 مبتدا خبر لکھ صفت عند لیب ہر یعنی وہ عند لیب جس کا غراب ہم نفس ہو اگر لیب مبتدا ہنر مند
 دم اسکا بند ہو تو تعجب نہ کیا جائے او پاش جمع ہر پوش بالفتح کی کہ بطریق قلبت انت الفح ہو
 و او کو ب پر مقدم کیا اہل فارس سن بجائے مفرد کے استعمال کرتے ہیں یعنی مردم غناقت و ہنر مند
 و مردم عامی جمع نفیدہ بے سرو پا و ہلقت و سر خود و مقصوب فرومایہ و ناکس اور عروت عامی
 یعنی مرد بے باک و رند و دیوانہ و قلندر و سرگشتہ و پریشان ستمل از بران کشف و ہنر مند و ہنر مند
 و لطائف و منتخب و شرح گلستان و غیاث اللغات قولہ تاول خلیش اس جگہ تا یعنی ہرگز نہ
 اور بعض نسخہ میں بجائے تاول کے خاطر ہر دونوں تقدیر میں نفی مقام نہیں واقع اور یہ اشعار
 سہ سہ طور ترتیب جزا کے شہر پر یعنی انتیاج نہی کی نہیں بلکہ یہ حال ہنر مند و ناکس ہر حال میں

از خیالان قولہ در ہم نشود یعنی ناخوش نشود از خیالان قولہ زر کم نشود یعنی قیمت زر کم نہ شود
 ہر جہت سے جو عالم جاہلون سے بحث کرے چاہے کہ توقع عزت کی نہ لے بقول شخص کے جواب جاہلان
 باشد خوشی اور اگر کوئی جاہل زبان آوری سے کسی عالم پر غالب آوے تو عجیب نہیں کیونکہ وہ مثل
 پتھر کے ہے کہ موتی کو توڑتا ہی پلٹ کر پست کیوں نہ پلٹے بلکہ ہونے کے وقت گرفتار میں ہونا ہی کے باہر
 قطعہ سو جفا کہنے لگا اور باشعور سے ماقبل لکھن ناخوشی کیسی کہتے ہیں غصہ ہونا یا سنگدلی ہونا
 اگر کاسے زرین توڑے یا بیش قیمت نور سنگ اور نہ کہو ٹاسو نا چھکست ضرور منہ سے
 کہ در زمرہ اجلافت سخن بہ بند و شکفت ہزار کہ آواز بر لب با غلبہ و دل
 بنیاد و پوسے عشر از گند شیر فرو ماند مثنوی بلند آواز ناوان کردن
 اخراقت است کہ دانار کہ یہ شہر میں بلند اخراقت ہو غیب لاند کہ آہنگ
 سخاوتی نہ فرو ماند زبانک طبل غازی نہ زمرہ بضم اول و سکون دوم کردہ دم
 زمرہ بضم اول دفع دوم جمع مصدر ہی باب سبع کیسبع سے نہ فریخت یکم و سکون دوم بانسلی بجانا
 یہ مصدر ہی باب اضرب اضرب دو نون سے آیا ہے جو کہ زمرہ و زمرہ و زمرہ و زمرہ و زمرہ و زمرہ
 اور بعد اس کے ذکر ساز و آواز ہی نہیں ہونا لفظ زمرہ کا اس جگہ خالی از لطافت معنوی میں بلکہ بلند آواز
 کہ یعنی ناوان سے شہم و جیا بلند آواز کہ در از اجلافت بالفتح جمع ہر جہت بلکہ کسی کی معنی
 پے بال و کمینہ و پے عقل کو سنگار بعضے نسخہ میں بجائے اجلافت کے اور باشعور ہی قولہ سخن بہ
 یعنی ناطقہ ہند و جاوے پر لعل نام ایک ساز کا ہے مشہور اور بعضے کہتے ہیں کہ بر لب ساز خود ساز
 ماند ظہور کے ہوتا ہے کاسے بزرگ اور کاسے کوتاہ از زبان اس میں تار لٹپی رہا ہے
 از کشتن رباب سے چھوٹا از نوید الفضل غلبہ لغت میں غالب ہونا اور بسیار اور فرہی کاسے ساز و آواز
 یعنی افزونی و بل بضم دال دفع ثانی ہے ہوز فارسی طبل عربی طبل بال و طبول جمع و ہول ہندی پوکاری
 را یہ عربی کسب بالفتح پوسے بدیع فارسی قوم عربی لہسن ہندی آہنگ کہ معنی قصار و نام سرد کا اور وہ آواز
 جو قبل سرد کے کہتے ہیں اور یہ معنی قصار و آواز سے ماند ہی کیونکہ لغت میں کہتے ہیں کیا آہنگ یعنی
 قصار کس مقام کا ہے ہندی میں آہنگ کو لالہ کہتے ہیں ان خیانت حجاز نام ایک مقام کا ہے جو چاند بارہ تھا
 عظم و سبب سے کہ تفصیل اسکی یہ ہے ہرادی میں معنی از دست حجاز بزرگ کو کہتے ہیں حجاز عراق

یازدهم
 صفایان تو عاشقان رنگه بوسلیک قوله آهنگ مجازی معنی اسکے واضح کیے گئے علاوہ اسکے
 آہنگ عینہ امر کا ہی آہنگیدن سے اور آہنگیدن بمعنی نوشیدین و کشیدین و انداختن بھی
 آیا پس بنظر ہونے لفظ عینہ اخت کے کہ بیت ماقبل میں ہونا لفظ آہنگ کا بیت ثانی میں
 کہ بمعنی انداختن ہے متعل تناسب لفظی اور مطابقت معنوی سے خالی نہیں غازی
 عربی میں یعنی کشتہ و قتل کنندہ کفار اور غازی میں یعنی دریاں ویاہرے جسکو ہندی میں نہٹ
 کہتے ہیں از بریان و رشیدی و خیانت ترجمہ کیونکہ اور جاپون کے نزد میں اگر کسب
 کوئی کلمہ درازی و بلند آوازی سے کسی عالم کا نا طوطہ بند ہو جاوے تو اسکا نتیجہ دل میں کہ کوئی
 ایک آواز میں و ضعیف برابط کی بہت سے طبل اور نثاروں کی صدائے قویہ و کشید سے
 ساتھ کان میں کب آوے اور علی ہذا القیاس غیری خوشبو اس میں کی بد بو سے دب جاوے
 مثنوی ہوا کہ درازی سے جو نادان و نا پختہ غالب تو ہی نازان و بزرگی کیا کہ آہنگ
 مجازی ہوا دے اسکو شو طبل غازی حکمت ہے جو ہر اگر در ضلاب آفتہ ہوا
 نفیس است و غبار اگر بر فلک رسد بہاں جس میں بہت است استعداد
 بے تر بیت درین است و تر بیت استعداد ضائع خاکستر است
 عالی دارد کہ آتش جو ہر علوی است و لیکن چون نفیس خود ہنر سے
 نذر و با خاک برابر است و قیمت شکوہ از تر بیت کہ ان خود خافیت
 و تر بیت مثنوی جو کنعان را طبیعت بے ہنر بود و پتہ ہزار و کی قدر
 نہ ہنر و پتہ ہنر ہما ہے گرداری نہ گوہر و گل از خار است و ابراہیم از آرزو
 جو ہر گوہر موتی خلاب بفتح صحیح ہونہ بکسرتی آب و گل کہ راہون میں رہتا ہوں جن
 پائون چہنس جاوے از بریان و کشید و سراج و جہانگیری و موبد و رشیدی اور صاحب
 خیابان و دارالافاضل نے لکھا ہے کہ خلاب بالکسر و قیل بالفتح آب و گل و سنگین کہ گندہ
 از غیاث نفیس جو چیز کہ قیمتی و گران بایہ لطیف و پسندیدہ ہوا از منتخب غیاث چہنس
 فروماہ و ناکس و چیز یون از منتخب و کشف و کدر شیر و رنگ استعداد آادگی یعنی
 ساختگی و پرداختگی از مزاج تر بیت پر و شش و پر و رون از کشف و ریح افسوس

غازی
 در
 ہنر
 و
 شہنشاہ

و اندر وہ دو شواہ اس لفظ کو مقام حسرت و ماسکت میں کہتے ہیں از بر تان خیانت قولہ استدلال
 کے ترتیب سے آہ اس جگہ استدلال بمعنی قابلیت مطلق ہے یعنی کیا قوت بدون ترتیب کے ناقص ہے
 پس قابل کو عربی ضرور ہے از خیال ان خاکستر فارسی را و عربی را کہ ہندی ششہ بہت حاصل
 و زیادہ انکشاف و صلاح جو بہر اصل و زیادہ ہر چیز از بر تان اور اصل صلاح میں ہر چیز و نبات
 و قوت قائم ہو اور یہ جو ہر چیز و عرض و عارض وہ جو بذات خود قائم نہ ہو بلکہ قیام کا بوسیلہ
 جو ہر کے ہو چھپتے لوح و نقش و جامہ و رنگہ لوح و جامہ جو ہر نقش و رنگہ عرض ہے یعنی
 قیام نقش کا بوسیلہ لوح کے اور قیام رنگہ کا بوسیلہ جامہ کے ہر علوی و منسوب
 بمعنی بلند ہے قولہ آتش جو ہر علیہ ہے یعنی کہ نار کہ سب کے رون کے اور ہر اس کے اصل ہے
 کہ آسمان و نیل کے نیچے چہا کہ آتش اس کے نیچے کہ ہوا اس کے نیچے کہ آب اس کے نیچے کہ گلی
 اور جاننا چاہیے کہ ہر چیز اصل خاکستر کی آگ ہے لیکن جب آگ نے صورت ناری را کی اور
 خاکستر ہو کر صورت خاکی پسیدگی تو خاکستر قائم بذات خاک ہوئی قولہ و لیکن ہر سے نادر
 یعنی خاکستر کہ خوبی و لطافت ظاہری و باطنی بذات خاص نہیں رکھتی پس کثافت و نجاست
 برابر ہے قولہ قیمت شکر الخ قیمت یعنی آرزو بہا و قدر و مرتبہ قیم کبر اول و فتح ثانی جمع
 از بر تان و صلاح اور خاصیت بمعنی طبیعت و خواص و اثر از منتخب اور و بمعنی او اور او چنی
 خود اور خود بمعنی ذات از بر تان یعنی قدر و مرتبہ شکر کا بسبب اس کے اب نہیں کہ فرمودہ ہو گیا
 بلکہ خود اس میں خاصیت ذاتی ہے کہ تعالیٰ نام ہے حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا جس نے کفر
 اختیار کیا اور نام فرود کے باب کا از عبارت ترجمہ موتی اگر کیچڑ میں گر پڑے وہ سیاہی میں
 رہتے تھا ست اس کے گر پڑنے سے زائل ہو جاتا اگر آسمان تک پہنچے وہ سیاہی میں رہتے
 آسمان تک چڑھتے باطل نہ ہو محض مادہ کیا قوت سے حصول کیا قوت بدون ترتیب و شواہ
 اور شواہ کہ مادہ قابلیت کا نہ رکھتا ہوا اس کو ترتیب سے بیکاسی خاکستر اصل اس کی بلند و مرتبہ
 کیونکہ گرن ناری سبب عناصر کے گرن سے بالاتر ہے لیکن جو بذاتہ کچھ خوبی و لطافت ظاہری
 و باطنی نہیں رکھتی تو کثافت میں خاک کے برابر ہے اور قدر و منزلت شکر کی بسبب اس کے نہیں
 بلکہ خود اس میں خاصیت ذاتی ہے اس لیے سب کے کام آتی ہے حیاں را چہ بیان لطافت و دلاوت میں

فاحر بیان کردی گلستان کا نام و نشان و بیان

یگانہ آفاق ہو جسکو دیکھو اسکا مشتاق ہو اسکی خوبی و شیرینی کے آگے گرد ہی در وطن نامہائی تر بلخی
 زہر کی اسی سے جاتی ہو قند مصری حلو اسوہن حلو مغزی جوزی حبشی دودھیا لڈو پیڑا برنی
 کھجواٹ مکینہ جھجھلا جلیبی امرتی گلاب جامن نان خطائی تاج خانی اور انقسام کی مٹھائیاں اسی سے
 بناتے ہیں شادی میں دودھیاؤ لہن کے منہ سے لگاتے ہیں ایام صحت میں تو سب اسکو دیکھتے ہیں
 ہیں بیماری میں دوا کے ساتھ پلاتے ہیں حتی کہ مرتے وقت جان کنڈن میں دانت پیچھے لگاتے ہیں
 تو اسکا کہ مصری کھلاتے ہیں لمو لکھ آٹے آگے نہیں تاب بیان کی نہ رقم کی نہ لکھنے میں لپٹی
 ہیں زبانیں بھی قلم کی ہر الغرض بدوں جو ہر ذاتی کے اصل کی صفت کچھ کام نہیں آتی تھی
 جو کہ خان نے ہر تھا اور بد انجام پیمبر زادگی آئی نہ کچھ کام نہ ہر دکھلا جو کہ تھا ہونہ گوہر ہر گل کا
 آفر سے پیمبر حکت مشک آن بست کہ پیوید نہ آنکہ عطاری گوید وانا چون طبل
 عطاریست خاموش و ہر نماے ونا دوان چون طبل غازی بلند آواز
 میان تھی ویا فہ درائے قطع عالم اندر میان جابل را مثلے گفتہ اند
 صدیقان شاہد اندر میان کوران بست ہر متصفی و ہر سرائے زندیقان
 مشک بالضم و بالکسر و فون صبح کیونکہ اہل فارس بکسر میم اور اہل ناول و النہر ہضم میم کہتے ہیں
 اور مسک بالکسر و کسین ہلکہ اسکا معرب ہوا زرشیدی و ہار عجم و خیثا لیکن صاحب
 برائن قاطع بکاف فارسی لکھتا ہے زبان ہندی میں اسکو ستوری کہتے ہیں بورد صیغہ صناعی
 بوشیدن سے اور بوشیدن عرفا بمعنی بوکہ نا اور متعدی معروف لگے اس فقرہ سے ظاہر کہ لازم بھی
 آیا ہو اور بھی لفظ بوکہ بمعنی بوہندہ آیا دلیل ہے کہ بعضی لازم ہوا خیابان بعضے نسخہ میں خود ہوئے
 طبلہ صندو تچہ کو چاک از غناٹ عطار خوشبو فروش اور فارسی میں بمعنی دوا فروش از
 کشف و مویطبل غازی صاحب خیابان لکھتا ہے کہ مراد طبل غازی سے وہ طبل ہے کہ
 امر او سلاطین رکھتے ہیں کہ وہ بہ نسبت او طبلوں کے زیادہ بلند آواز ہوتا ہے غازی سے رسن باز
 نہ سمجھا جائیے کیونکہ رسن باز ڈھول رکھتے ہیں نہ طبل پس شارح فاضل نے جو بمعنی رسن باز لکھا
 درست نہیں ہے قول شارح فاضل کا قول نادرست نہیں کیونکہ منتخب اللغات میں قوم ہے
 کہ طبل نقارہ ہو جسکو بجاتے ہیں اور اس کے ایک طرف چڑ لگاتے ہیں اور کبھی دونوں طرف

لگاتے ہیں اس کلام سے معلوم ہوا کہ طبل نقارہ اور ڈھول دونوں کی گنتے میں کیونکہ دونوں طرف شہر
 نقارہ میں نہیں لگاتے بلکہ ڈھول میں یا قہہ یعنی سخنان ہرزہ و سپرد گم و پریشان و ہزیا
 و فحش و بادیہ و کم شدہ و ناپید گشتہ از برہان و اس سے صبیحہ امر کا ہر کہ بمعنی اسم فاعل بھی تھل ہی صمد
 اسکا درائیدن بمعنی گفتن و آواز کردن از نوید اور بمعنی زنگ جرس و گفتگو اور ماضی گفتن کا یعنی گفت
 اور امر گفتن کا یعنی بگو اور امر در آمدن کا یعنی بدر و آن سے سر کنندہ سخن و سخن سر کردن و بمعنی ہنس
 آہنگان جب کو عربی میں طرہ کہتے ہیں بڑا یا قہہ در بمعنی زیادہ گو و پوچ گو و ہرزہ گو و ہرزہ در اس سے
 از برہان صمد لاش بفتح دو سست و دوستان مفرد و جمع تذکر و ثنوت مستعمل اور صمد لاش بکسر
 و تشدید ال بسیار راست گوا و منتخب شہاد حسین و خوبصورت و خوش نما از نزدیک بفتح
 معرب نزدیک بروزن نزدیک جو شخص کہ او امر و نواہی کتاب زندقہ و بازند عمل کرے بعضہ کہتے ہیں
 زندقہ متن جو اور بازند اسکی تفسیر اور بعضہ بالعکس اور بعضہ کہتے ہیں و نواہی کتاب آتش پرستی میں
 ہیں تصنیفات ابراہیم زندقہ سے اور وہ حکیم تھا منوچہر کی نسل سے شاگرد افلاک و سوسن حکیم کا
 بعد تحصیل علم حد و سیلان میں ایک پہاڑ پر گشت نشین ہو کر ریاضت میں مشغول ہوا اور ایک
 کتاب تصنیف کر کے اسکا نام زندقہ جب گشتا سب کی ایام سلطنت سے تیس برس گزرے
 تو پہاڑ سے اتر آیا اور لباس آتش پرستی میں گشتا سب کے پاس گیا اور دعویٰ پیغمبری کا کیا
 گشتا سب نے دیکھتے امتحان صدق و کذب دعویٰ پیغمبری کے عمل کو بلایا آنھوں نے معجزہ
 طلب کیا اُس نے کہا تا جب کہ گداختہ کر کے میرے سپرد آلو خیا پنچہ لوگوں نے ویسا ہی کیا جو کہ اُس نے
 ایک دو اذرع خرا آتش طیار کر کے لگائی تھی اُسکو زیادہ آزار نہ پہونچا گشتا سب اور اسفندیار اسکی
 ملت میں آئے مذہب آتش پرستی اور کیش گیری اُسی سے پیدا ہوا اور وہ دو جمود کا قائل ہوا
 یزدان فاعل خیر و شر شیطان فاعل شر اور بقول ایک جماعت کے تیس سال ایام حکومت
 گشتا سب میں وہ کہ ایک ملحد کا خادم اور مبروص تھا ظاہر ہوا اہل فلسطین مذہب نامور و
 و خیانت کے اُسکو شہر بدر کیا آخر اُس نے آذربایجان میں اگر دین مجوسی احداث کیا اور بعضہ کہتے ہیں
 کہ وہ رہنے والا آذربایجان کا تھا نام اصلی اسکا ابراہیم ایک پیغمبر کی شاگردی کی تھی علم نجوم کو خوب
 جانتا تھا مدت تک مسافرت کی حکماءے مصر و شام و روم و ہند کی صحبت میں رہا اور اُس نے

نیرنگی است و طبعیات سیکھا اور ایک کتاب زبان فارسی میں تصنیف کر کے البتہ اسکا نام رکھا
 کوئی شخص اسکو نہ سمجھتا باوجودیکہ جاماسب اکابر حکماء فارسی سے ہی اکثر لغات اس کتاب کے
 نہ جانتا اور وہ دعویٰ کرتا تھا کہ کتاب کو سونے کی پیڑوں پر لکھا گیا ہے نہ میں سمجھتا اب اسکی کتاب کی تفسیر
 اسکا نام زندکنا ہے جس تفسیر کی تفسیر لکھی اسکا نام پازندر رکھا آخر الامریخ میں جا کر گشتا سب کو اپنے دین کی دعو
 کی بجھوا دینا آگیا تب میں لینا اور گاہ میں جانا لوگوں کو دکھایا گشتا سب اس سے گریہ ہوا اور
 کتاب زند و پازندر کو جو بزعم فارسیان بطریق وحی زردشت پر نازل ہوئی بارہ ہزار گاہے کے
 پوست منقش پیدا ولا جو زمین پر کھجور کے پتے پر لکھا تھا میں مد فون کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ نوشیروان
 کے زمانہ میں وہ کتاب منسوخ ہوئی اور دسے کہتے ہیں کہ زردشت بزبان سریانی نام حضرت
 ابراہیم خیمبر علیہ السلام کا ہے اور بروایت دیگر زردشت و برزین دونوں پیشوایان ملت ابراہیم
 علیہ السلام کے تھے والعلم عند اللہ بزبان سریانی لغت زارتشت اور صاحب منتخب غیاث اللغات
 لکھتا ہے کہ زندیق قائل ہے دو صانع کا نور و ظلمت نور سے یزدان اور ظلمت سے اہرمن تعبیر کرتا ہے
 اور جو کہ ایمان بخدا و آخرت نہ رکھتا ہو اور جو کہ ایمان ظاہر کرے اور باطن میں کافر ہو اور بعضے کہتے ہیں
 زندیق معرب ہر زن دین کا یعنی عورتوں کا دین رکھتا ہے یعنی دین اسکا مثل دین عورتوں کے
 ہے اصل ہے اور صحیح یہ کہ زندیق معرب زندی کا ہے یعنی وہ شخص جو کتاب زند کا معتقد ہے موافق عند
 تقریب کے قاف کو آخرین زیادہ کیا جو کہ وزن فعلیل بالفتح کلام عرب میں نہیں آیا لہذا حروف
 اول کو کہ زائے مجھ ہے کسرہ دیا اور صاحب خیابان لکھتا ہے کہ زندیق معرب ہے زندیک بکاف کا
 اور زندیک مرکب ہے زند اور یائے نسبت اور کاف تصغیر سے مجازا بمعنی بیدین دار دین برشتہ
 و مختلف المذہب پر اطلاق کیا جاتا ہے ترجمہ خوبی مشک کی یہ ہے کہ آپ خوشبو کرتی ہے
 نہ یہ کہ مثل باد فر و شون کے مدح و ثنا اسکی عطر کے دانا ہر مثل صند و قچہ خوشبو فروش
 ظاہر میں خوش بطن ہنر سے مالا مال کھلے ذرا ہل مجلس کو کر دے نہال اور ناوان ہر جیسے شاہنشاہ
 دھونس یا نٹوں کا ڈھول کان کے چید اڑا دے ایسا نکلے بھیا ناک بول باطن ہنر سے بھلا
 ظاہر نہایت پرج و پچہ قطع حق میں عالم کے اور جاہل کے بکلیے ہیں مثل یہ صدیقان
 خوبصورت ہو جیسے اندھون میں یا کہ قرآن میان زندیقان پسند دوسے را کہ

شرح گلستان آمد و ۶۸۴
 بجز سے فراچنگ آرند نشاید کہ سیکریم بیازارند بدیت سنگی بجز سال شود
 لعل بارہ پزرتہا تا یک نفثش نشکنتی لبسنگ قولہ فراچنگ آہ
 فراچنگ آوردن کنایہ ہوا شد آواز سے از برهان لعل معرب ہر لال کا بمعنی جو چیز سرخ ہو عموماً
 جو ہر سرخ قیمتی معروف خصوصاً از برهان و رسالہ معربات اور لال ہندی و فارسی میں مشترک ہر
 یا تصرف فارسیان عربی دان کا ہوا سرسراچ اور میر صدر الدین محمد جو اپر نامہ سے لکھتا ہے کہ معدن
 لعل کا مخفی تھا عباسیوں کے ادامل ایام سلطنت میں ارض ختلان میں کہ مضافات بدخشان
 سے ہی اور نام اسکا کولاب مشہور لوگ وہاں کے محسن سے مہمور ایک بار زلزہ عظیم آیا اور کوہ ہیکل
 شق ہو گیا کان لعل کی پیدا ہوئی اور لعل شہر بدخشان سے نہیں نکلتا بلکہ دوسرے معادن سے
 لاکر بدخشان میں بیچتے ہیں اسی جہت سے لعل بدخشان مشہور ہے اسکے اقسام بہت ہیں بانی
 و پیازی و تھری و خمی و عنابی و لہبی و اورسی و دوشابی اور لعل پیکانی و لعل عقربی و لعل قطبی
 گینگہ و ارہن ہوتا ہے از غیاث ترجمہ جو دوست کہ مدت العمر میں ہا شہ آئے ہرگز لا لہ نہیں
 کہ ایک دم میں اسکو آزد کر کے ستائے بدیت پتھر ہو دلوں میں کہیں لعل یہ ہا پست قرار
 سنگ سے یہ مران لے کہا حکمت عقل در دست نفس جان گرفتار بدیت
 کہ مرد عاجز در دست زن گرفتار بدیت در خرمی بر سر آئے بہ بند
 کہ باتاک زن ازوی بر آید بلند پتہ گرفتار بضم کاف فارسی و سکون را و حملہ و ضم
 با سے فارسی و سکون را و حملہ پتہ بر وزن ہر فرسہ کار و قو و جیل و دیار اور بکثرت بھی آیا ہے از
 برهان معرب اسکا جز بضم جیم و با سے تازی از منتخب قولہ در خرمی آہ خان آرزو لکھتے ہیں
 کہ اکثر نسخوں میں یوں ہے در خرمی بر سر آئے بہ بند بمعنی اس کے یہ ہونگے کہ جس گھر میں زن گرفتار ہو
 اس گھر میں خرمی کو راہ نہ دے اور ایسا کرے کہ خرمی اس گھر میں راہ نہ دے یہ معنی خالی نکلتے
 نہیں لیکن واضح یہ ہے کہ در خرمی بر سر آئے بمعنی جس گھر میں عورت بلند آواز ہو اور آواز کی
 باہر آدے وہاں خرمی اور خوش دلی نہویہ کلام خان مرحوم خالی قوت سے نہیں واقعی در صورت
 جنگ و نا موافقت در میان زن و شوہر کے خوشوقتی و شادمانی کو وہاں کب گنجائش ہو ترجمہ
 عقل اسطرح گرفتار ہے ہا شہ میں نفس امارہ کے جیسے مرد عاجز و مغلوب گرفتار ہو ہا شہ میں نہ کھا

بہت نہیں ایسے کہ تین خوشی کا گزارہ جان کی موجودت بہت کم کا ذکر ہے۔
 قوت بکر و ششون است و قوت سیدہ راسے چل و چوڑا ہے۔
 شمشاد و تدبیر و عقل و انگہ ملک کہ ملک و دولت نادان سلج
 چنگ خود است و راسے تدبیر و مقتضای عقل و راہ از بران عقل و فکر از غایت
 اجتناد دل یعنی خود و قصد از موید قوت بالشم و سکون و از خوردنی ہر روز ملوک و بزرگان
 کشتن قولہ راسے بہ قوت خان آرزو گشتہ ہیں کہ ابواب سرور یعنی چیل یعنی جو کہنی منفس
 بے مال ہو سکی راسے و مصلحت سبب جیل و افسون و کچھ ہم ہو چاہیے اور روزی چاہیے کی سبب جیل
 و عقل پر اور صاحب خیابان کہتے ہیں کہ قوت ابواب شد کی صورت میں بھی حاصل یعنی وہی کہ
 جو خان آرزو نہ بیان کیا انتی مولف کہتا ہے کہ قوت یعنی خواہ جیسا کہ خان آرزو نہ
 سبب پر ابواب شد ہو گا حاصل مطلب وہی ہو گا کہ روزی جیسا کہ صاحب خیابان نے لکھا ہے
 یہ یعنی مصنفین بہت سے کچھ مناسب نہیں کہتا یعنی مناسب نہیں لکھتے ہیں
 انشاء اللہ فانظر قسول و تحقیق افسون و قوت کہ وجہ و روزی و زنا کہ سیدہ کہ و افسون
 کلام کہ نہ باشد بخلاف مجوز غیثات کہ سبب سے تھانی کہ برونہ و قیل یعنی جو کہ
 ماخذ میں واقع ہے لیکن اہل فارس ایک ہی کو واسطے تحقیق کہ مذکور کرتے ہیں اور تیسرے روزی
 غریب پر ہے ہیں از غیثات بہت وغیرہ و غیثات تدبیر کسی کلام کہ کچھ بٹا اور پنجام کا
 و نہایت کہنا اور بیان کا کہ کو دیکھنا از کشف و علاج و غیثات سبب کہ تیس مالہ و علاج
 بالکسر کا یعنی ساز و سامان جنگ اور مالہ یعنی پھیرنا کسی چیز کو اسکی جگہ سے دوسری طرف اور
 اہل عرب کی اصطلاح میں پھیرنا کہ بطرف کسر و کسر کے اس طرح کہ لاف صورت یا مچول پیدا کرے
 خیال کہ تیس مالہ کتاب کا اور کہیب مالہ رکاب کا اور الفاظ فارسی میں بھی مالہ آتا ہے جیسے
 مالہ آزار کا اور مالہ آباد کا از غیثات ناظر علیہ السلام یعنی عبد الواسع وغیرہ قولہ سلج جنگ
 اگر نسخون میں اور شرح خیابان میں اسی عبارت سے مرقوم ہو اور صاحب خیابان میں
 یہ لکھتا ہے کہ برائے قتل خود سلاح بہم میرساند لیکن بعض نسخہ میں سلاح جنگ خواست اور
 اسکے صاحب ہو یا فضلہ کتاب السین بالالف میں لکھتا ہے سبب ناخوشی او قتل و علاوہ اسکے

ہو سکتا ہو کہ بجائے سیاح کے شکنجے بکسرتین مجید و کاف تازی مفتوح بنوں زدہ اور آخرین
 ہم محض شکنجے کا یعنی غلاب راہ اور مرکز کاف کا قلم نسخ سے رہ گیا ہو اس سبب سے
 سلیم شہا جاتا ہو اس صورت میں تقدیر اس مصرع کی یوں ہوگی کہ ملک و دولت ناوان را
 بروز جنگ شکنجہ خداست یعنی ناوان کے واسطے ہونا ملک و دولت کا بوجہ سرکشی رعایا
 خواہ غنیم کے باعث غلاب جان و قہر آئی ہو سرچشمہ اسے ناصائب مگر فریب
 و افسوس ہو اور قوت بے اسے صائب کے حماقت و حماقت و جنون ہو بیست
 تیز و عقل یزید پایش جانبا نی خدا کا قہر ناوان یہ مملکت رانی حکمت
 خواہم دے کہ خور و ویدہ یہ از عابد سے کہ سپرد و پند جو آخر و
 کنایہ ہو کریم و شنی و خشنده و صاحب بہت سے اور نام ہو قصابوں کے پیر کا ازبیران
 قولہ سپرد و پند لفظ بر و عینہ مضارع ہو بردن کا یعنی بردن و یافتن اور بند مضارع ہو بنادن کا
 یعنی رکھنا اور چھوڑنا اگرچہ یہ وہ سخی کریم ہو کہ ادا دے اور کھلا دے بہتر ہو اس عالم سے
 جو مال پادے لیکن نہ خود کھا دے نہ کسی کو کھا دے بلکہ دوسروں کے واسطے چھوڑ جاوے
 پسند پیر کہ ترک شہوت از بہر قبول خلق داد و ست از شہوت
 خلا از شہوت حرام افتاد و ست بیت عابد کہ نہ از بہر خدا
 کشیدہ شد نہ بچارہ در آئینہ تارکس حصہ پسند پیر کہ ترک بفتح اول
 و سکون ثانی یعنی گذرنا اور چھوڑنا ازبیران یہ نقطہ تارکس گفتن و گردن و ناوان و رفتن
 مستعمل از خیانت شہوت بالفتح آرزو و شوق نفس بطرف حصول لذت و منفعت از
 بوجہ البوس و بروری و معنی مطلق آرزو خواہش خواہ آرزو و طعام ہو خواہ آرزو جماع از شہوت و غیا
 اس کہ مراد کی لذت سے مباح سے از خیابان آئینہ تارکس کنایہ قبول بے معرفت سے
 سرچشمہ جو کوئی لذات مباح کو بغرض محبوبیت خلق شکر چھوڑ دیوے خواہش خلا
 چھوٹ کر از دے حرام میں بڑے بیت مکاری سے سرچشمہ عبادت میں در آوے
 کہ آئینہ دل میں آئے حق نظر آوے حکمت اندک اندک خلیع شود و قطرہ
 قطرہ سے پیکر کرد یعنی آنکہ دست قدرت ندارد و نہ کہ مردہ نگاہ

سیدار و کما بوقت فرصت و مار از دماغ خصر مراد و سحر و قطر
علی قطر اذ انقشت نہر و نہر لے نہر اذ اجتماع بحر بہت اندک
اندک بہم شود بسیار دانہ دانہ است غلہ در انبار اندک و کم فزای
نہد و نثر و قلیس عربی تھوڑا ہندی چیل و جنیل و غیرہ زیادہ عربی بسیار و فرادان
و بیش فارسی بہت ہندی قطر عربی چکہ بفتح جیم فارسی دکان شدہ و یوچہ بضم
یاے تختانی و سکون و او و جیم تازی بر وزن چوچہ فارسی بوند ہندی سسپیل و سیلان
عربی توجہ بفتح تاءے فوقانی فارسی سیول بفتح سین جمع مصدر ہر یاب ضرب یضرب سے
بتنا پانی ہندی وہ پانی جو کثرت بہر شے بہت زور سے بہ چلے از بہران و کشیدہ می سطح
و صراح و غیاث قدرت توانائی سنگسار شدہ سنگریزہ و مار بفتح معنی ہلاک دوم
و نفس و دود و دخان از بہران و مؤید دماغ بفتح عربی مغز سر فارسی بیکجا ہندی اطبا
لکھتے ہیں کہ محل روح نفسانی ہر از غیاث قوہ قطر علی قطر کہ صاحب خیالان بقول شاعر فاضل
لکھتا ہے کہ غیر انقشت کی توجہ سے ہر لیکن ضمیر تانیث اجتماع کی جو کہ بجانب نہر کا راجع ہو تودہ
خالی نہیں اس جہت سے کہ نہر نہ گرو اور جو کہ جس معنی جمع بھی آیا ہے چنانچہ صراح میں تیرہ کی ہر
اس صورت میں ارجاع ضمیر مؤنث نظر بمعنی جمع درست ہو سکتا ہے اگرچہ اس جگہ معنی جمع کے
مراد نہیں اور بعض نسخہ میں قطرۃ علی قطرۃ ساتھ زیادتی تاہ فوقانی سے واقع ہے انہی
بالفتح ڈھیر غلہ کا جسکو ہندی میں ادکانون کہتے ہیں اور وہ مکان چھپن غلہ کو کہیں
ترجمہ تھوڑا تھوڑا ہو زیادہ بے شمار قطرۃ قطرۃ ہو جاوے جو شمار یعنی فو کوئی
قوت توانائی نہیں رکھتا ہر سنگریزے جمع کی کہ گھات میں رہتا ہے تا وقت فرصت شرح
دماغ سے دھوان نکالے پھیلت قطرۃ قطرۃ ملکہ بہ چلتی ہے نہر بہ نہرین ہوں جب جمع ہوتا
بحر تھوڑے تھوڑے سے بہت ہو کے بدیر دانہ دانہ غلہ سے ہو جائے ڈھیر چمکت
عالم را نشاند کہ سفاہت از عامی حکم در گذرانند کہ ہر دو طرف را
زمان دارد ہیبت این کم شود و چیل ان مستحکم بہت چو اسفل
گوئی بلطف و خوشی بہ فزون گرد و شمس کبر و گردن کشی شفاہت

الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان بیت بقول دشمن پیمان دوست
 بشکستگی پیمان کہ از کہ بریدنی و با کہ پیوستنی پیمانیت و حراست بالکسر
 نگاہبانی کرنا از متخلف قولہ جان النج یعنی جنتک سانس کی آمد و رفت جاری کر
 جان باقی ہو والا جان فانی ہو دنیا عبارت ہو اس جان فانی سے اور معنی اصلی اسکے
 زن بسیار نزدیک شونده مشتق ہو و نہ بعضی قریب کیونکہ قریب تر ہر طرف آدمی کے نسبت
 عقیقے کے یا بعضی زن سخت و خدیس و ناکس اس صورت میں دنیا مؤنث ہر ادنی کا مشتق
 ذنارت سے یعنی ناکسی و زبونی از شرح مقامات حریری و سروری و مدار جاننا جانیہ کہ الف
 لفظ دنیا کا بخلاف الف لفظ عقیقی و ضربی و نصری و غیرہ کے ہرسم خط عربی و فارسی اشکل الف
 اس قاعدہ سے لکھتے ہیں کہ الف الف جو بعد یا سے تھانی کے واقع ہو اشکل الف لکھنا چاہیے
 جیسا کہ لفظ علیا و غیرہ میں ہو مگر لفظ بجلی میں جلیسا لکھنا یا سے تھانی کے لکھتے ہیں از غیث
 قولہ دنیا وجود سے میان دو عدم شارح نور اللہ لکھتے ہیں کہ الوجود بین الحد بین عدم
 کما ان الطریقین الدین دم یعنی وہ وجود کہ در میان دو عدم سابق و لاحق کے ہو بسبب
 اسکے کہ دو طرف سے مغلوب ہو حکم عدم کا کہ لکھتا ہو جسطرح طہرین المحیضین ہر چند لفظ طہر
 طہر ہی لیکن حیض کا حکم رکھتا ہو اور صاحب سروری لکھتا ہو کہ عدم سابق کو قدیم اور عدم
 لاحق کو حادث کہتے ہیں قولہ بقول دشمن اس جگہ دشمن مضاف اور لفظ خدائے کا مضاف الیہ
 محذوف ہو ترجمہ جان ہو سہارے میں ایک دم کے اور دنیا وجود ہو پنج میں ج و عدم کے
 جو لوگ دین کو عوض دنیا کے بیچیں بڑے خریدین اور پورے احمق یوسف سے عزیز کو
 بیچیں تو وہ بے تمیز و بداختر ہیں اور مثل حیوان مطلق چنانچہ دین فروشنوں و شیطان
 پرستوں کے حق میں خداوند تعالیٰ سپارہ پیشین سورج کیس میں فرماتا ہو جسکا ترجمہ یہ ہو
 کہ آیا نہ عدم و پیمان کیا تھا میں نے تم سے ای بنی آدم کہ اطاعت کرو تم شیطان کی کوہ تمھارا
 دشمن ظاہری بیت عدو کے کہنے سے پیمان دوستی توڑا نہ ہزار حیف تو کس سے ملا
 کیسے چھوڑا نہ حکمت شیطان یا شیطان یا نہ بنیاد و سلطان یا مفسد
 دشمنی دانش مدد آنکہ بے شمار است پوگرچہ و تمش نہ فاقہ باز است

اگر قرض خدا سے لے کر دے اور قرض تو نیز غم نذر دے اور دے اور مردہ قرض
 گیر و مرگن قرض کو دے ترے ازینجا برکن چکر کن بکسر اول و سکون ثانی و
 فتح ثالث تغار و لکن از غیاث مخلص بکسر لام دوست خالص کہ دوستی و محبت کو نشان
 رایہ خالص کرے از منتخب قولہ امروز الخ یہ بیت نسخہ سروری وغیرہ میں نہیں ہے اور
 مشی اسکی شرح میں لکھتا ہے کہ دو مردہ یعنی بقدر دو کس و مرگن بکسر اول و فتح ثالث فارسی
 یعنی لکن و تغار اور ترے ازینجا برکن کنایہ ہوشیہ اٹھانے سے یعنی تارک الصلوٰۃ و لکن
 طعام وقت حاجت قرض لیوے اور وقت باز طلبہ تقاضا کے کچھ نہ دیوے اور قرض کے
 شرح ہے شیطان بر نہ آوے مخلصوں سے اور سلطان مفلسوں سے مشنوی مست
 قرض دے بے نمازیوں کو بگوفا کہ سے اتکا منہ کھلا ہو بے جو قرض خدا بجانہ لاوے پورہ
 قرض ترانہ دے جو پاوے پلویے تو ہزاروں کھا کے قسین پیر دینے کو وہ دکھاوے سپہین
 حکمت ہر کہ در زندگی نالیش بخورند چون میر و دانش نیرند لذت انگور پیوہ
 داند نہ خداوند پیوہ یوسف صدیق علیہ السلام در خشک سال پیوہ
 سیر بخور دے تا گر سنگان را فراموش نکند مشنوی آنکہ در راحت و تم
 نیست پڑا و چہ داند کہ حال کر سنہ حبیبیت پڑا حال در ماندگان کہ داند
 کہ باحوالی خویش در ماند پڑا قطعہ ایکہ بر مرکب تازندہ سواری پیش و آو
 کہ خر خارش سوختہ در آب و گل ست پڑا آتش از خانہ ہمسایہ در ویش
 بکیر پڑا خی بر وزن او میگذرد و دودل ست پڑا قولہ دانش نیرند یعنی لوگ
 اسکا نام خیر کہ تسانہ نہ لین بلکہ گالیان دین پیوہ و پیوہ بکسر و بفتح دونو آیا ہر شرح
 سکندر نامہ خان آرزو و بہار عجم اور مویہ الفضل میں ہے کہ پیوہ بفتح یکم و سوم لاریون کا کھانا ہے
 کہ مچھلی خشک آب زدہ سے دھوپ میں پکاتے ہیں لیکن بسبب ذکر انگور کے یہ معنی اس مقام
 چسپان نہیں اور صاحب برمان قاطع و مدار الافاضل لکھتا ہے کہ پیوہ و پیوہ بکسر صحیح ہے
 صدیق بسیار است گو تمنع مصدر ہے باب تفعیل سے بمعنی ناز و نعمت کے ساتھ پڑا
 پایا از منتخب پیش بالضم مخفف ہے ہوشش کا بمعنی زیر کی و آگاہی و شعور و عقل و فہم و قرار

از زبان سلوختہ یعنی مصیبت رسیدہ از زبان ترجمہ جسکی زندگی میں عمر یا دستاویز
 اسکی روٹی نہ کھا دیں جب مر جائے تو بخیر و خوبی اسکا نام زبان پر نہ لادیں بلکہ الفاظ ذکر آقا و
 تو کہیں جانے بھی دو کس خبیث خناس کا نام لیتے ہو شیطان کے حوالے فی النار والستقر
 خس کم جان پاک ع عا لے راش ذکر وہ آفرین بر مردنش پ خوب ہو امر و دکنشک مرگیا
 ابلیس کا نور نظر گیا واقعی لذت و حلاوت انگور کی چلنے بیکس پیوہ نہ صاحب پیوہ حضرت پوہ
 علی بنیا و علیہ السلام جن دنوں مصر میں قحط پڑا کبھی سیر ہو کر کھانا لکرتے نوش اسوا
 کہ بھوکھوں کو نکدین فراموش مٹھنوی عیش و راحت میں جو ہمیشہ رہا پ بھوکھوں کا حال
 پھر وہ جانے کیا پردول عاجزون کا وہ سمجھے جو کہ در ماندہ خود رہا ہو دے قطع
 تازی گھوڑے پہ چڑھائی تو بہت رہ ہشیار رہے خرمیہ کش آفت زدہ چلے میں چھٹا
 گھر سے ہمسایہ درویش کے تو آگ نہ لے پ اسکے روزن سے جو بیکے ہر دھوان ہر دل کا پسند
 درویش ضعیف حال را در تنگی خشک سال میں کہ چوئی الا شط
 آنکہ مرے بر ریش نمی و معلومے پیش قطعہ خرمیہ کہ پنی قویا
 بگل در افتادہ بدل بر و شفقت کن دے مر و بمرش پگنوں کہ پنی
 و پر سید لیش کہ چون افتادہ بیان بہ ہند و چو مردان بکیر و شب فرشت
 خشک سال وہ سال حسین پانی نہ برے اور قحط پڑے از زبان معلوم ہوا
 واکا ہی اور فارسی میں معنی چیز و دریم و دنیا مستعمل ہوا لکھنؤ و کشف اور فارسی میں لفظ
 معلوم معنی زراس جنت سے مستعمل ہو کہ بسبب زیادتی شہرت کے حاجت نام لینے کی نہیں
 جیسے لفظ یقین معنی مرگ از خیابان جیسے ایام معلومات کنایہ ہے اول ذخیرہ سے از صراح
 اور جو صاحب خیابان لکھتا ہو کہ لکھنا شایع ناظم کا لفظ معلوم کو بعضی ذخیرہ سے اصل ہو
 مدارا فاضل و غیاث اللغات میں معنی ذخیرہ موجود شفقت بقتین مہربانی از نوید و صراح
 بفتح یکم و سکون دوم مہربانی کرنا از کشف اور خان آرزو لکھتا ہو کہ شفقت بقتین معنی ترس
 بیم اور معنی مہربانی مجاز استعمل اور محشی لکھتا ہو کہ یہ قول ابن ورید و ابن فارس ہو کہ شفقت
 و شفقت بیک معنی ہو مگر اہل لغت اسکے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ شفقت بحدیث مہربانی

اور اشتقاق بمعنی ترسانیدن اور اس خاصیت کو ابتدا کہتے ہیں چنانچہ کتب صرف میں مذکور ہے
 قولہ دُنب خُشش بعضے نسخہ میں بجائے دُنب کے دُم ہے اور دُنب بضم دال مہملہ و سکون نون
 بمعنی دم و دنبالہ برہان و مؤید میں مرقوم جسکو غزل میں دُنب لفظ تین ذال معجمہ و نون کہتے ہیں
 اس جگہ دُنب صحیح کیونکہ دم سکون میم یا یکسہ میم بطور اضافت کی صورت میں مصحح میں
 ہوتا ہے ترجمہ درویش ضعیف الحال کو ایام قحط میں دست پوچھ کر تو کیونکر اور تیرہ کیا حال کر
 مگر اس شرط پر کہ اس کے زخم دل پر احسان کا مہم رکھے اور اس کے آگے دینار و درہم قطعہ
 جو خراہوا چلے میں تو پھنسا دیکھ کر اسید دل سے محبت اور اس کے پاس بچاؤ جو پوچھا جا
 یہ کیونکر اگر تو باندھ کر مثال مردوں کے اور اسکو دُم پکڑ کے اٹھاپ حکمت و وحش
 محال عقل سست خوردن پیش از رزق مقسوم و مردن پیش از وقت معلوم
 قطعہ و ضاد گر نشود و ریز آرنالہ و آہ پیکر یا بشکایت بر آید از دست
 فرشتہ کہ وکیل سست بر خزان با و پچہ عم کند کہ میر و چراغ پیر زنی
 محال بالضم امرنا بودنی و ناممکن از منتجب و غیث اور محال دو قسم ہے محال عقلی و محال
 عادی محال عقلی وہ جسکا وجود عقلاً ممکن نہ ہو جیسے وجود مصنوع بے وجود صانع یا وجود روشنی
 روز بے وجود آفتاب اور محال عادی وہ جسکا وجود عقلاً ممکن ہو مگر عادت جاری نہیں
 رزق مقسوم وہ روزی جو قسم ازل نے ہر مخلوق کے واسطے تقسیم و مقرر کی اور
 لوح محفوظ پر ثبت ہوئی کمی و بیشی اس میں ممکن نہیں وقت مستلزم کناہ ہے ساعت مرگ
 کہ اس میں بھی تقدیم و تاخیر ممکن نہیں چنانچہ کلام اللہ میں آنحضرتؐ سپارہ سورہ اعراف
 میں یہ آیت ماطق ہے لکل امة اجل فاذا جاء اجلہم لایستأخرون ساعۃ ولا یستقدمون
 یعنی واسطے ہر فرقہ کے وعدہ موت ہے پس جب وقت پہنچے ان لوگوں کا وعدہ موت نہ
 ایک ساعت اس میں تاخیر ہوگی نہ ایک ساعت تقدیم قضا وہ حکم الہی ہے جو مخلوق کا
 حق میں دفعہ واقع ہوا و قدر وہ جو موافق حکم قضا بتدریج عرصہ ظہور میں آوے لہذا قضا کو
 امر کہتے ہیں اور قدر کو ماوراء الطائف میں لکھا ہے کہ فرق در میان قضا و قدر کے یہ ہے کہ قضا
 حکم ازل ہے مرتبہ تفصیل میں امر کہ بھی لفظ قضا بمعنی اتفاقا و ادا ہے حق بھی آیا ہے و غیث اللہ

اور صاحب مویہ النفس لکھتا ہے کہ قضا مرتبہ اجمال میں ہو اور قدر مرتبہ تفصیل میں ہو کیل
وہ جسپر کوئی کام چھوڑ دیا جائے اسے از مشتبہ و کشف اس جگہ وکیل معنی ہوکل ہی از غیبان
یعنی وہ شخص جو کام شیر کا اپنے اوپر لپیٹے کہ فرشتہ کہ وکیل آہ یعنی حضرت میکائیل علیہ
جو خزانہ ہوا پر ہوکل و معین ہیں ترجمہ دو چیز حال عقلی ہر زیادہ رزق مقسوم سے کھانا
اور پیش از ساعت معین ہوت گا آنا اور جانا قطعہ کھیر سے نہ حکم قضا گو ہر از ادا آنا
کرے بکفر کوئی یا بشکوکہ داو بلا ہر خریدار ہوا ہیں اگرچہ میکائیل پہنچے ہر فرشتہ
توانگو کیا ہر دایہ ای طالب روزی ہر ششیں کہ بخوری و امر مطلب ہر
اجل مرد کہ جان نہری قطعہ چند رزق از گنی کہ گنی رساند خدایہ ہر جزو دل
ور روی در دمان شیر و پلنگ ہر شکر ز دست نکر بر و ز اجل ہر ششیں
صیغہ امر کا ہر ششیں ہے اور ششیں ہر ششیں اور رہنا دونوں آیا ہر از زبان قاطع
قولہ ای طالب روزی ششیں کہ بخوری یہ مضمون بطا بر منافی مضمون اس قطعہ
حکایت ششیں زن کے ہر رزق ہر چند بے گمان ہر سیدہ شرط عقل ست جستن
از درنا کہ چہ کس بے اجل خواہ مرد یا تو مرد و در دمان اثر درنا کہ لیکن در حقیقت اس جگہ
نشستن معنی ماندن و بودن مقصود اور لفظ متوکل معنی وفت ہو اور توکل معنی انجام کار
خود بخدا سپردن و بجزرت سبب الاسباب توجہ ہر دون از غناث اللغات اور غناث
بجزر و اعتماد بغیر خود کردن صراح میں موجود اور توکل کے یہ معنی نہیں کہ تلاش روزی سے
باشند کہینچہ کہوے بلکہ یہ معنی ہیں کہ تلاش روزی میں مصروف ہو کر حصول اسکا متعلق
بافضال الہی سمجھے اور بدون فضل الہی کے محض اپنی سعی و کوشش کو وسیلہ حصول
روزی کا نہ جانے یعنی ای طالب روزی خدا پرستوکل رہ اور یقین کر کہ وہ سمجھو کہ روزی
ہو سنا دیگا اور تو رزق مقسوم کھا دیگا مطلوب اجل مراد ہر نفس انسان ہے کہ بصدق
آیکر یہ کل نفس اللقۃ الموت ہر شخص کو ایک دن مرنا ہر قولہ مرد یعنی در تہلکہ مرد بصدق آہ
لا تبقوا بعدکم الی التلکۃ قولہ جان نہری یعنی جان بسلامت نہری حاصل مطلب اس فقرہ کا
الہی ہر آدم تحصیل دنیا سے فانی کی بقدر حاجت ہر واجب ہر منطوق و اس بات فی الارض الاعلیٰ ہر

تحصیل دنیا سے بالکل تھک چھینچ کر بیٹھ نہ رہے تا انتظام عالم درہم و برہم نہ ہو بلکہ موافق آید فاذا قضیت
 الصلوة فانتشر في الارض وانتوا من فضل الله واذكر والله اعلم لعلکم تفعلون حاصل مطلب یہ
 کہ جس وقت تم نماز سے فارغ ہو تو پراگندہ ہو رو سے زمین میں واسطے تلاش روزی کے اور منہ
 رکھو فضل خدا سے اور بہت یاد کرید خداوند تعالیٰ کو کہ وہ رزاق حقیقی ہو شاید کہ تم سست کار ہو لازم
 کہ روزی اپنی تلاش کر اور اس قدر دنیا طلبی میں مصروف نہ ہو کہ بسبب کثرت دولت کے دین کا
 خیال تیرے دل سے جاتا رہے اور تو ہلاکت میں پڑے قولہ چند رزق ارکبی آہ اقول ہر چند
 مضمون اس قطعہ کا بظاہر مخالف مضمون اس قطعہ کے ہو چشت زن کی حکایت میں واقع
 ہے رزق ہر چند بے گمان برسد بشرط عقل سست جست از در تاج و ریحہ کس چہ اجل نخواہد مرد
 تو مرد در دامن اژدر را لیکن در حقیقت دونوں قطعہ متضاد معنی ہیں کیونکہ چند یعنی کوشش بلینج کرنا
 پس معنی بیت اول کے یہ ہیں کہ واسطے تحصیل معاشش کہ تو کوشش بلینج کرے بلکہ تھوڑی محنت کر
 خداوند تعالیٰ تجھ کو روزی پہنچاویگا اور بیت ثانی میں دامن شیر و پلنگ گناہ پر رو سے زمین سے
 پس معنی اس بیت کے یہ ہیں کہ بنظر السفر صورتہ السفر ساحت رو سے زمین کو مثل دامن شیر و
 پلنگ تصور کر کے سفر سے احتراز نہ کر بلکہ واسطے طلب روزی کے بیابانہ سفر کر کہ قبل از روز موعود
 زمین تجھ کو کھانہ جائیگی ایسی آدم طالب روزی خدا پر متوکل رہ کہ وہ رزاق حقیقی تجھ کو روزی
 پہنچاویگا اور تو اپنا رزق مقسوم کھاویگا اور اسی انسان فانی موت سے نہ بھٹکے
 یعنی خوف موت گوشہ نشین نہ ہو کہ بمصدق کل نفس ذائقہ الموت اور قل ان الموت الکذ
 تفرون منہ فانه ملائیکم تو جان اپنی بچا نہیں سکتا پھر موت کے ڈر سے ترک معاش کرنا
 اور سفر کو بچا نہ بیکار ہو کہ قبل وقت موت کے موت نہیں سکتی قطعہ دھوڑدھر روزی
 اگر نہ حد سے زیادہ دیگا بے شک خدا سے عز و جل شیر کے منہ میں تو اگر جاوے نہ بھیجے کھائے
 خبر روز اجل حکمت تو نہ کر فاسق کلوخ زرا ند و دست و درویش صبر الہ
 شاید خاک الوداین کے دلق موسیٰ است مرقع و آن ریش عون
 مرصع و لبیکن شیت نیکان رو سے در مخرج دار و دولت
 بدان سر و نشیب قطعہ ہر گز اجاہ و دولتست بدان پڑ خاطر

خستہ در خواہ یافت : خبرش وہ کہ هیچ دولت و جاہ و پسرانے دیگر
 نخواہ یافت : قولہ تو نگردد در دیش یہ دو تون شبہ ہیں اور شبہ بہ تو نگردد کا کلونج
 زرا نہ داور در دیش کا شاہ خاں آلود قولہ این و آن الخ این کہ اسم اشارہ ہے ہر موضوع
 واسطے قریب کے ضمیر اسکی راجع بطرف در دیش اور آن اسم اشارہ ہے واسطے بعد کے
 اشارہ الیہ اسکا تو نگردد فاسق مرقع یعنی رقعہ برفعہ دوختہ قولہ ریش مرصع کہتے ہیں کہ رقعہ
 ملعون اپنے ہر موعے ریش میں درگران بہا پر داتا تھا اور مرصع صیفہ اسم فحول کہا ہوا
 تفصیل سے مصدر اسکا ترصیع یعنی نصب کردن شدت بمعنی سختی و تنگی و مفلسی شرح
 بفتح تیر و سکون جیم بمعنی کشائش قولہ رے در فرج دارد یعنی تنگ رستی و مفلسی دیش
 صالح کو دنیا سے باپا یادار میں چند روزہ رہے اور آخرت میں کہ دارالقرار ہے اسکو فراخی شری
 ہمیشہ رہے قولہ دولت بدان الخ یعنی فراخ دستی دولتندان فاسق کی صفت ناقصت حیات ہے
 سریع الزوال آخرت میں ہوئے انکو قعر جہنم میں عذاب و نکال قولہ ہر گرا الخ یعنی
 جو لوگ دولت مند ہیں اور باوجود دولت کے خستہ دلون کے ساتھ بد اعمال و خیرات میں
 نہیں آئے اُسے کہہ دو کہ آخرت میں وہ دولت مند کے کام نہ آویگی ترجمہ تو نگردد فاسق
 مشابہ ہے کلونج زرنگار سے ظاہر میں لطیف باطن میں کثیف اور در دیش صالح
 مشابہ ہے معشوق غبار آلود میں ظاہر میں حبیب باطن میں نفیس ہر ضد بظاہر ہر مثل
 دلق مرقع حضرت موسیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے اور وہ ہر مثل ریش فرعون مرصع بہ درگران
 لیکن تنگ دستی ابرار کی دکھاوی عاقبت میں روئے فرحت و انبساط یعنی وہ ہمیشہ
 رہینگے بہشت میں ساتھ انواع ناز و نعمت کے اور سوار ہونگے ناقص نور پر شک جہو میں
 چلینگے ہزارون پیادہ و سوار اور دولت اشرار کی مثل گنج قارون مائل ہی بہ تحت الثری
 اور وہ بہشت ہونگے آخرت میں بانواع صوبت و عذاب اور لٹکائے جائینگے قعر
 جہنم میں نگوں سار قطعہ جو کوئی ساتھ جاہ و مشیت کے : مفلسون میں نہ رحم کھاویگا
 اُس سے کہہ دے کوئی کہ دولت و جاہ : عاقبت میں نہ کام آویگا : حکمت
 حدود از نعمت حق خیل ست و بندہ بیگناہ را دشمن بیدارد

قطعہ ہر دس کے خشاک مغز را دیدم پرفتنہ در یوسین صاحب جاہ
 گفتہ امی خواجہ کہ تو بد بختی پڑم و مکنیک بخت را چہ گناہ پشود و بالضم زبیر
 اور یہ تمنا کہ ناکہ لغت و فضیلت کسی نازل ہو کہ اپنے ماتھے آگے اور پیش بند خواہ اور بد خواہ کسی کا انتخاب
 و بختیں بد خواہ اور بد خواہی کرنا از کشف حسد بختیں و حسود بختیں و دونوں حسودین
 باب نصیر میر سے بھتی بد خواہی سے یہ تمنا کہ ناکہ ناز وال لغت و حسود کا طرف اپنے
 از صراح ابو بختیں کہ بھتی حسد مشہور ہو غیثات و خیابان اس مقام حسود
 بفتح اول و ضم ثانی بھتی حسد مناسب قولہ حسود از لغت آہ یعنی بخیل چاہتا ہو
 کہ کسی کو نہ دے یعنی نہیں چاہتا کہ خدا کا دینا ہے کسی کو کچھ دیوے از خیابان اقول غرض
 یہ کہ حسد اس لغت کے دینے میں بخیل کرنا ہو جو عطیہ خدا ہو اور حکم الہی دینا محسن
 زکوۃ کا واجب الا دہی قولہ بندہ بیگناہ را دشمن پیدا دینی اور بندگان خدا ہے
 جو قبول و قبول گناہ میں ناحق عداوت رکھتا ہو اور خواہاں ہر آنکے مال کا اور دشمنی
 زوال کا خشاک مغز کنایہ ہو دیوانہ و سودائی و تند خو سے از بران و بد کشف
 اور غیثات میں بھی ہو وہ لوے اور احمق آدمی جسک مراد ہو حسود سے از خیابان در یوسین
 افتادین و رفتن کنایہ ہو عیب جوئی و عیب گوئی و غیبت سے از بران در
 غیثات قولہ کہ تو بد بختی الخ یعنی بقول شخص کہ خدا میدہد و خدا میدہاند اللہ تعالیٰ
 ہر گاہ بمقدار حق فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمتہ تجھ کو دولت عطا نہ کی اور تیرے افلاس میں
 حکمت و مصلحت جانی تو ابل دول جو بسبب عدم مشیت الہی تجھ کو نہیں دیتے اس میں
 آنکا کیا گناہ ہر قطعہ الا تاخو اہی بلا بر حسود پڑ کہ ایک بخت برگشتہ
 خود و در بلاست پڑ چہ حاجت کہ باو کی گنی و سمنی ہا کہ ویرا خان
 و سمنی و رفقاست پڑ الا و اما وایہ تیون حرف تنبیہ میں بمعنی آگاہ و خبر دار
 ہا بمعنی ہرگز بلا زحمت و سختی بلا یا جمع از صراح یعنی مکروہ ہو بچانا اور فارسیوں کے
 محاورہ میں ایذا ہے بسیار از غیثات قولہ کہ آن یہ کاف غلت کا ہو قولہ خود در بلا
 یعنی بخت حسد میں وہ خود مبتلا ہو کیونکہ جو کوئی گرفتار حسد ہو اسکو ہمیشہ حالت جان کنہ

در پیش فان الحسد تا کل صاحبہ کالنار تا کل نفسہ ان لم یجد خطبا یعنی حسد کھا جاتا ہے
اپنے صاحب یعنی حسد کو جس طرح آگ اگر نہ پاوے لکڑی تو کھا جاوے اپنے نفس کو یعنی
جلتے جلنے آخر رکھ ہو جاتی ہوں یا بان قولہ کہ وہی را چنان آہ یعنی حسد ہمیشہ اُسکو رنج
و غم میں مبتلا رکھتا ہے تر جسے حسد اُس نعت کے دینے میں بخل کرتا ہے جو عطیہ
خدا ہے یا وجوہ دیکہ دنیا خمس و زکوٰۃ کا حکم الہی واجب الا و ہوا و ریندہ کی گناہ یعنی مرد و مال
و ذی جاہ سے ناحق عداوت رکھتا ہو کہ خزانے ہر آنکے مال کا اور متمنی اور آرزو مند
آنکے زوال کا قطعہ ایک مردک سفید اور سفلس نہ کر رہا تھا امیون کی تحقیق
کہا میں نے کہ توجہ ہو حاجت پائل دولت کی اس میں کیا تقصیر قطعہ تو کیوں چاہتا ہے
زوال حسود کہ وہ تو بلا میں ہوں خود مبتلا عداوت کی حاجت ہو کیا اُسکے ساتھ نہ
کہ رشک اسکا دشمن ہو پیچھے لگا چکے حکمت تلمیذ بے ارادت عاشق بے نیاز
است و روندہ بے معرفت مرغ بے پروا عالم بے عمل و رخت
بے روزا ہر بے علم خانہ بے درہرا و از نزول قرآن تحصیل سیرت
خوب است نہ ترشک سوزہ مکتوب عاصی متعبد پیادہ رقیہ است
و عالم متہا و ن سوار خفتہ عاصی کہ دست پرواز دہ از عابد کہ در
دار و پائیت سر ہنگ لطیف خوشے دلدار پڑ بہتر زرقہ ہر دم آرزو
تلمیذ بکسر تاشاگرد تلامیذ و تلامذہ جمع اور ظاہر فارسی ہوں اور عربی بفتح نہیں لکھتا
قاموس نہیں لایا لیکن تحقیق یہ کہ معرب تلمیذ بافتح ہوں از منتخب ارادت بالسر
چاہتا اور طلب صادق قولہ عاشق بے زریست یعنی مثل عاشق مفلس ہر طلبہ
نہ ہو چکا قولہ روندہ بے معرفت یعنی مسافر ناواقف راہ سے کہ منزل مقصود کو بے
رہنمائے نہیں پہنچ سکتا قولہ مرغ بے پروا یعنی مثل طائر بے بال و پر کہ ہر کہ آڑ سے کہ
چاہتا ہوں مگر آڑ نہیں سکتا قولہ درخت بے بر یعنی عالم بے عمل مثل درخت بے ثمر
غرض یہ کہ جس طرح درخت بے ثمر کو بے تامل کاٹ کر جلاتے ہیں اسی طرح عالم بے عمل کو
دوزخ میں جلائے جاوینگے زاہد جو کہ رغبت و خواہش دنیا کی نہ رکھے اور مال و جا

و ناموس سے تعلق نہ پکڑے از غیاث اور عابد پرستندہ حق زما و جمع اور ماصطلاح
جو کہ ہمیشہ متوجہ آخرت ہو اور دنیا کی لذت و راحت سے احتراز کرے سے اولش یہ کہ
پشت پائے نزد و آخر از دست او بخار و کون ہے اور خود خواب اپنے او پر حرام کرے
مگر بغیر ورت اور ہمیشہ دل نرم اور چشم تر ہو اور ایک ساعت و رد و عبادت سے خالی نہ رہے
از کشف قولہ خانہ بے در یعنی بسطرح خانہ بے در میں کوئی جا نہیں سکتا اسبطرح
عابد جاہل کے دل میں نور معرفت آ نہیں سکتا کیونکہ بدون علم کے خدا شناسی محال ہے
ترتیل قرار ت قرآن با داسے منارج حروف باہستگی و آرمیدگی از غیاث اللغات
قولہ تعالیٰ در تل القرآن ترتیل یعنی تلاوت کر قرآن کی بقراوت و سہولت قولہ سیرت ہو
یعنی ارتکاب او امر واجتناب مناسی قولہ نہ ترتیل سورہ کہ کتب پیچیدہ نہ صرف قرار ت الفاظ
قرآن بے موافقت دل بازبان عالمی جاہل متعبد صیغہ اسم فاعل کا ہی باب تفضل
مصدر اسکا تعبد ہی بمعنی عبادت کنندہ و بسیار عبادت کنندہ و بتکلف عبادت کنندہ
از غیاث فرق در میان عابد و متعبد کے یہ ہے کہ جو کوئی قطع نظر حکم شارع کے بغیر اپنی عبادت
اور خداوند تعالیٰ کی معبودیت کے عبادت اسکی واجب و فرض عین جانکر بے شائبہ ریا
بطوع و رغبت بشرائط معینہ عمل میں لادے وہ تو عابد ہی اور جو کوئی بغیر حکم شارع بے
صدق دل اور بے شرائط مدینہ ظاہری و باطنی جبراً و کرہاً بتکلف عبادت کرے وہ متعبد ہے
اس جگہ بمعنی کثیر العبادت مناسب سیادہ نفیض سوارہ و نام مہر شطرنج اور گناہ مردم
بے سواد سے یعنی جسے علم و فضل حاصل نہ کیا ہو از بران رفتہ معروف و بجا از بعضی
مشرما و ان سستی کنندہ و بمعنی خوار و خستہ شدہ سوار بالضم ہوزن خوار
بمعنی راکب اور بفتح بقول ایک محقق کے بمعنی راکب اسب اور بمعنی راکب دو ستر ہی
سوار یوں کا مجاز از غیاث قولہ پیادہ رفتہ بہت یعنی جاہل کثیر العبادت مثل اس مسافر
کے ہیں جو پیادہ یا سفر کو چا دے قولہ سوار رفتہ یعنی عالم کامل و قایل العبادت مثل
اس سوار کے ہیں جو گھوڑے پر سو جا دے حاصل مطلب دونوں فقرات کا یہ کہ پیادہ اگرچہ
بہ نسبت سوار کے سست رفتا ہے راہ کو نہ چھوڑے تو منزل مقصود کو پہنچے ضرور اور

سوار تازی کو چست رفتار ہو گھوڑے پر سو جاوے اور اسے مطلق العنان کہہ دے وہ راہ ہو جاوے
تو منزل مقصود سے رہے دور کیونکہ اکثر تجربہ ہوا ہو کہ سوار کے سو جہانے کی حالت میں گھوڑا
راہ چھوڑ کر داہنے یا بائین کو گیا ہی قولہ دست بردار یعنی دست تضرع چھوڑ قاضی الحاجات
بردار و قولہ در سدر دار یعنی عجیب و غریب در سدر دار و ترجمہ شکار دے شوق کو
حصول علم و فضل معلوم جیسے عاشق مفلس وصل محشوق سے محروم اور مسافر ناوہ
گم کردہ راہ بے راہ سرب راہ پرا تہی جیسے طائر بے بال و پر اڑنا چاہتا ہے پر نہیں اڑا جاتا ہو اور
عالم بے عمل قابل میں جہنم میں جانے کے جیسے درخت بے ثمر لائق ہیں کاٹ کر جلانے کے
اور زائد بے علم کے دل میں نور معرفت آنہیں سکتا جس طرح خانہ خرابے در میں کوئی جا نہیں سکتا
نزول قرآن سے مراد انہی ارتکاب اوامر و اجتناب مینا ہی نہ صرف قرارت الفاظ سے کہنی
ہیو افقت دل و زبان و بے ادراک مطالب و معانی جاہل کثیر العبادت بسبب کثرت ہنگی
ہو چنے خدا کے حضور بہشت میں سواری کو بائین نا قیامے نور مثل اس مسافر کے جو پیادہ سفر کر
جاوے کہ سست رفتار ہو راہ نہ چھوڑے تو منزل مقصود کو پہنچے ضرر اور عالم کا ہاں
قلیل العبادت بوجہ قلت طاعت سامع عرش معلی و معلوئی سے رہے دور نہ بائین اسکو
حز و قصور مثل اس سوار کے جو گھوڑے پر سو جاوے اگرچہ مرکب اسکا تازی باو چست
رفتار ہو بے راہ جانے سے ٹھوکرین کھا کر گرے دست و پا زخون سے چر ہو بہشت
سربنگ شفیق و مہر و دل جو بہتر نہ فقیہ تندر و بد خوئے قولہ یکے را گفتند کہ عالم
بے عمل محکم ماند گفتند بنور بے غسل بیت زنبور و شست بہر دست
راگوں کے پائار کے جو غسل نمیدہی نمیشس ہزن پائے ترجمہ کسی عالم
لوگوں نے پوچھا کہ عالم نے عمل کیسے مشابہہ کیا فی مثل جیسے زنبور بے غسل بیت زنبور شست
کہدے اتنا ای بارہ دینا تو غسل نہیں ہر توشن نہ ارنا قول و جہ شیبہ کی یہ ہر
کہ عالم بے عمل باغواے نفس امارہ حلال و حرام نیک و بد عدل و ستم کو یکساں جانے
پس انواع ایذا و ضرر نسبت بعامہ خلافت ایسے ہستہ سے ظہور میں آوے زنبور تو ایک طرف
وہ مثل افعی کے سوئی ہر جسکا کاٹا ہوا لہ نہ پاوے اور قبل اسکے جو عالم بے عمل کی تشبیہ

پہلے شریعہ مذکور ہوئی ہے چنانچہ نظر اس پر کہ اس کی تعلیم سے اور لوگ منتفع ہوتے ہیں ظاہر بینوں کی نظر سے
 ہر حال میں شریعت سے وہ مشابہت ہے جو شریعت سے ہے لیکن فی الحقیقت شریعت علم کا حسن عمل اور شریعت حسن عمل کا
 ہونا شریعت کا یہ غرض ہے کہ انسان کو راجحہ و دوافع جنت ہی اور یہ عملی عالم کی جم غفیر میں
 شریعت کے اس کو تارک العمل و کفار اور لوگ بھی اعمال حسد سے کنارہ کش ہو وین لیں تعلیم
 معلوم و ہنر سے مشغول ہوں و حکایات باطلہ سے دور ہو کر محض اوقایہ لم تقولون مالا تفعلون کہہ کر تقنا
 عتلاہ ان تقولون مالا تفعلون جسکا اصل مطلب ظاہر ہے کہ کیوں تعلیم و ہنر سے دور نہ ہوتے ہو تم
 وہ بات جس پر خود عمل نہیں کرتے مگر جب کمال نافرمانی خدا ہو یہ کہ اور ان سے کہنے کو کہو اور
 آپ تک تعلیم معلوم عالم ہے عمل کے حق میں شریعت کا نہ جتنے بلکہ آخرت میں وہ باقی عذاب
 سے بچے ہو تو کمال شریعت سے شریعت و عابد باطلہ راہزن قطع
 اور بنیادوں سے جامہ سپید پر شریعت خلق نامہ سیاہ و دست
 کوتاہ یا پیدار و نیل آستین چہ دراز و چہ کوتاہ پے بغیر نسخہ میں بجائے
 چہ کہ خود پادشاہ و امیر ناموس عصمت و عفت اور توقع حرمت کی خلق سے
 رکھنا اور نیکنامی و تدبیر و سیاست و ملائمت و جبریل و قاعدہ و دستور و باگت و صدا
 و صاحب راز و دام صیاد و گرو و جملہ سنانی از غیاث و برہان و منتخب و صلاح و غیرہ پیدار
 تصور و فکر و خیال از غیاث و برہان و جہانگیری و ترجمہ مرویہ مثل زن ہر
 اور عابد لاجی مثل راہزن ہی قطع خلق کو دیکھنے کو جامہ سپید کرین نامہ عمل کا
 نامہ سیاہ بنانا خود نیل آستین کہنا نامہ آستین کیا طویل کیا کوتاہ پے حکمت
 و و کس را حسرت از دل نرود و یا سے تغابن از گل بر نیاید تا جس
 گشتی شکستہ و وارث با قلندر از گشتہ قطع پیش درویشان
 بود و حسرت مباح پے گشتہ در میان بالیت سبیل پے پامرو با
 یا رازرق پیرہن پے یا گشتہ بر خاتمہ از انگشتہ سبیل پے یا گشتہ با
 سبیلانان و دشتی پے یا بنالین خانہ و خورد و پیل پے ترجمہ و توضیح
 دل سے حسرت نہ جاوے اور یا نون افسوس کا چلے سے باہر نہ آوے ایک وہ ہو اگر

بسکاجا ہزار تباہ ہوئے دو ہسارے وہ بے ہنر کہ مال سیرت جویوں میں بیچ کر کھوئے قطعہ
 خون تیرا و فقیروں پر مباح بگرنہ آوے مال تیرا انکے کام یا نجا تو مفردوں کے ساتھ میں
 یا نہ لے پھر خاں و مان کا اپنے نام پہ فلیما نون سے نہ کر یا دوستی بنایا بنائے بکھر ہو یا تنہی کا
 مقام حکمت ظہرت سلطان اگر وہ عزیزیت جاسمہ خلیفان و ولایت
 و خوان بزرگان اگر وہ لہزدست خردہ انسان خوش ازان بلایست
 بیت سرکار از دست تیرے خوش و ترہ پشتر ازان دہ خدایست
 طاقان بالغم جمع خلق بالخراب جامہ کند خوان کنا طوام سے اذبران خردہ
 نکڑے روئی کے انسان چمڑے کا بنائے ہیں اس میں کھانا رکھتے اور سر کردہ فقرائے اس کے
 کر سے لگا لے ہیں از شرح سر کردہ فارسی فل تشددی لام عزلی ترہ بختیں تحقیق تشددی
 فارسی ساگ ہندی از خیانت و شرح مصائب و کنز و طالع و غیرہ پر و بختیں تشددی
 را بچہ گو سفند و آہواز خیانت تر چہ خدات سلطان مثل دیبا و حریر اگر چہ بظاہر
 عزیز کی کیکن اپنا چرانا کپڑا اس سے عزیز تر ہو کیونکہ وہ باعث کبر و غرور و ناخوشنودی بناتی ہو
 اور یہ سبب عجز و انکساری ہو اور طعام امر یعنی شیر مال و قورمہ و پلاؤ و قلیہ ہر چند لذتی
 کیکن اپنے انسان کا کڑہ اس سے لذت تر ہی اس جہت سے کہ وہ موجب سرکشی نفس مارہ
 و فراموشی خداوند عزت و جلال ہو اور یہ واسطہ کسر نفس و خوشی و یاد خدا و النعم الا فضل
 بیت سر کردہ ساگ اپنی محنت کا بے غیر کی نان و قلیہ سے اچھا بخت ہے خلافت
 راہ مصواب است و عکس اسے او لوالالباب دار و بیکان جویوں
 و راہ ناویدہ بے کاروان رفتن امام مرشد صحیح غفرالی را از حتمہ علیہ
 سید ند کہ چگونہ رسیدی بدین منزلت در علوم گفتید بدانکہ ہر چہ
 از ششم از رسیدن نصاب ہذا ششم قطعہ اسید عاقبت انکہ لو ہو لوق
 عقل کہ کتب را بطبیعت شناس بنائی پسر ہر چہ ندانی کہ
 دل پر سیدن پند لیل راہ تو باشد بعز و دانائی پند قو کہ خلاف راہ مصواب
 مضمون جملہ خبر مقدم ہو دار و تارفتن مضمون جملہ مبتدہ مؤخر ہو غرض الی شارح فاضل

لکھا ہے کہ غزالی تصنیف ذرا سے معجزہ منسوب ہے غزالہ سے کہ نام ہر ایک قریب کا مضافات طوس سے
 اور بعض تصنیف کہتے ہیں وجہ اس کی ایک وزیر میں نے دانشمند خان سے پوچھی کہ ایک غزالی
 یعنی رئیس مای فرودش نام سے ارتباط رکھتا تھا کبھی کبھی امام اس کی دکان میں بیٹھتا اس علاقہ سے
 لوگ آکر غزالی کہتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ امام نے فرمایا کہ جو کوئی میرا نام غزالی تصنیف لیتا ہو گویا جھگڑ
 کمالی دیتا ہو اور مولانا عصام الدین نے قصیدہ بردہ کی شرح میں تحفیت اختیار کی اور مولانا
 عہد الذوق نے حاشیہ نفحات میں تصنیف تحقیق کیا ہو انتہی اور ملا محمد مرتضیٰ خرمالی لکھتا ہے
 کہ تصنیف تصنیفات عوام سے ہر احتمال ہو کہ نسبت لغز الہ یعنی آفتاب ہو کیونکہ کشف غلامت
 و بدعت میں وہ مثل آفتاب ہر از غشتی گلستان اور صاحب خیابان لکھتا ہے کہ ظاہر تصنیف صحیح
 چنانچہ جسد الباسط بیلقانی نے حاشیہ قافوس میں تصریح کیا اور ابن خلدون نے بھی تصنیف تحقیق
 کیا ہے وفات اس جناب کی ۵۸۵ھ ۵۸۶ھ ۵۸۷ھ ۵۸۸ھ ۵۸۹ھ ۵۹۰ھ ۵۹۱ھ ۵۹۲ھ ۵۹۳ھ ۵۹۴ھ ۵۹۵ھ ۵۹۶ھ ۵۹۷ھ ۵۹۸ھ ۵۹۹ھ ۶۰۰ھ
 طبعیہ و ششاس کنایہ ہر طبیب حاذق سے قولہ اسید عافیت آہ یعنی بیمار کو چاہیے کہ حال
 اپنی بیمار ہی کا طبیب حاذق سے کہے اور موافق اس کی تجویز کے علاج کرے والا اسید شفا کی نیرنگی
 ہر جہ موافق اصول طبیہ اور ان بیماری میں تین روز تک طبیعت پر شفا کو موقوف رکھنا مناسب
 کہ حالت حیران یعنی حال نزاع مرض و طبیعت میں اگر طبیعت غالب ہوئے تو مرض خود بخود
 دور ہو جائے لیکن اگر مرض غالب ہوئے تو طبیعت کو شفا و آرام معذہ و طحال اور دوسرے
 اور مرض باطنی بدون علاج کے دفع نہیں ہوتے قول بضم ذال معجزہ و تصنیف لام ذلت و غزالی
 و اصل یہ ہے کہ بکسر عین و تشرید ذرا سے معجزہ یعنی عزت ہر جہ سے کہ کوئی دوا
 بہ در یافت افعال و خواص کے اس شبہ پر لکھنا کہ شاید نفع بخشے یا بد ویکہ راہ سے بد ویکہ راہ
 قافور اس کا کہ پھر بد ویکہ راہ شاید منزل مقصود کہ پونچے خلافت راہ راست و طریق مستقیم
 اور برعکس راہ سے ہر جہ جان عقل سلیم کیونکہ نامعلوم دوا لکھانے میں اندیشہ ہلاکت و اور ناویدہ
 راہ سے جانے میں خوف ضلالت ہر نقطہ شفا کی سکے وہ اسید تب موافق عقل و فہم اپنی
 و لکھا ہے طبیب حاذق کو نہ جاننا ہو کہ پھر پوچھ لے کہ یہ ذلت بہرہ منہتری اور نہ غیر عالم
 حکمت بہرہ دانی کہ ہر ایک معلوم تو خواہد شد پھر سپیدان ان پھیل گن

کہ نسبت سلطنت رازیان دارد قطعه جو لقمان دید کا نذر دست و او
 ہمیں آہن بجز بموم گردو پتھر سید نش حدیث سبب از می کہ دانست
 کہ بے سید نش معلوم گردو پتھر گشت و ہرگز نہ بکے یا سے علی معنی آج
 ولا علاج ولا بد و بے شک و بے دغدغہ اور عزلی میں علی کل حال اور معنی ظاہر و روشن
 اور ترجمہ واجب کا بھی ہر ازیران بہ نسبت و رعب و خوف عزلی بیم و ترس و ہشت
 فارسی ہاک ہندی سلطنت دراز زبانی و معنی قہر و غلبہ لقمان صاحب خیابان
 لکھا ہے کہ نام ہر ایک حکیم کا کذا فی المذنب اور تفسیر عمدۃ المعالی میں ہے کہ لقمان بیٹا
 باخور کا اور وہ بیٹا باخور کا اور وہ بیٹا از کا بعضے کہتے ہیں حکیم تھا اور بعضے بیخبر جانتے
 ہیں اور یہ بعید ہی اور بعضے کہتے ہیں غلام ہستی تھا کہ افی روضۃ الصفا انتہی قول غالی آرد
 موم بالضم لفظ عزلی ہے معنی عصا رہ شد جمع اس کی سیام بالکسر لیکن اہل فارس بواو
 فارسی پڑھتے ہیں از مؤید الفضلا قولہ جو لقمان دید آہ اصل اس کلام کی جیسا کہ قاضی
 آریہ شریفہ و آتینا لقمان الحکمتہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ لقمان عینون حضرت داؤد علیہ السلام کی
 صاحبہ تھیں رہتے اور حضرت زورہ بناتے تھے جب تک کہ زورہ طیار نہوی لقمان نے کچھ سوچھا
 جب طیار ہو چکی اور رہنا تو کہا لبوس الحرب انت یعنی زورہ جنگ تو ہی ہر تر چھبہ
 جس چیز کو تو جانتا ہو کہ بے شبہ ہے معلوم ہو جائیگی اسکے پوچھنے میں جلدی نہ کرے گی
 تیزی زبان کی دھاک کا زبان ہر قطعہ یہ جب لقمان نے دیکھا کہ داؤد ہی ہوا وہ بڑے
 موم کرتا نہ پوچھا کیا ہو کرتے جانتا تھا کہ بے پوچھے ہی خود معلوم ہو گا پسند از
 لوازم صحبت یکے آن است کہ با خانہ پیر داری یا با خانہ خدا ہے
 در ساری قطعہ حکایت سراج مستمع گوی ہے اگر دانی کہ دارد یا تو
 سئلے ہے ہر آن عاقل کہ با مجنون نشیند نہ باید گردش جزو کرے
 لوازم جمع ہر لازم کی معنی درکار و لابد از خیابان و شکرستان صحبت بالضم پاری
 پروازی برد از حدیث امر کا ہے پرداختن ہے اور اسمیں یا سے خطاب ہے اور پرداختن کے
 سولہ معنی آئے ہیں مثل ترک کرنا اور مشغول ہونا اور مقید ہونا اور ٹٹھانا وغیرہ از بران طبع

قول کہ باخانہ سپردازی صاحب خیابان شکرستان اور شارح نورالدین نے باخانہ کو بیاسے تختانی
 اور سپردازی کو بعد از ان کے خالی نگہداری اختیار کیا ہے کیفیت کے نزدیک جملہ اول میں باخانہ سپردازی
 معودہ اور خانہ مضاف لفظ غیر مضاف الیہ مقدر اور سپردازی بصیغہ تثنیٰ مناسب ہے مطلب یہ کہ شخص
 غیر کے گھر سے مشغول است ہو اور اپنا دل اس سے مقید نہ کرے یعنی بطریق لزوم کسی کے گھر میں اقامت
 اختیار نہ کرے اور اگر اتفاقاً رہنے کا طے تو صاحب خانہ کی رضا مندی پر وقت طوطہ رکھے قول کیا باخانہ
 خدائے دیبازی صاحب خیابان نگہداری کے سپردی میں بیاسے یا سے تختانی کے تاسے فوقانی مرقوم
 قول کہ حکایت بہ مزاج آہ اس قطعہ کی بیت اول میں بیاسے بیاسے مجہول اور بیت ثانی میں لیلیٰ
 بیاسے معروف یا بالہ الی یعنی لیلیٰ بظاہر مختلف القوافی ہے لیکن سولوی تفسیر فیاض الدین
 تفسیر مفتی شرف الدین رام پوری صاحب فیاض اللغات لیلیٰ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ آخر میں
 بیاسے معروف مجہول دونوں وضع سے درست ہے اور یہ اسم مفرد ہے ساتھ اس تفسیر کے
 کہ لیلیٰ باعتبار قاعدہ عربی شاید کہ اصل میں لیلیا ہو جو کہ اہل فارس ہمزہ آخر کا اعتبار نہیں کرتے
 لیلیا کو بقاعدہ اہل لیلیٰ بیانے مجہول کیا اور ان کے نزدیک اکثر مقامات میں بیاسے مجہول کو معروف
 بیاسے اقصیٰ ہے اس واسطے لیلیٰ کی بیاسے آخر کو معروف پڑھتے ہیں اس صورت میں لیلیٰ ہلکے
 دو قوافی بیاسے مجہول مختلف القوافی ہیں نہ مختلف القوافی تہرچہ بیاسے آداب ضروریہ صحت
 ایک یہ ہے کہ غیر کے مکان میں تا اسکان ہمیشہ تہرچہ اور اگر اتفاق رہنے کا طے تو صاحب خانہ
 سازش یعنی اسکی رضا جوئی ہر لحاظ سے قطعہ لازم طبع سامع کے موافق ہے صاحب
 دیکھ کہ لیلیٰ اپنے گھر سے وہی حافل ہو جو جنوں کے آگے نہ بھڑکے اور لیلیٰ کیچر نہ بولے
 کہ اگر کہ باخانہ سپردازی اگر نہر طبعیت ایشان درو اشترنگہ فعل
 ایشان مشغول گردو تا سپید یکہ اگر خرابی گرد و بہماز گردن منسوب گردو
 خورون مشغول رہم سرخ و بنادانی کشیدی کہ تا دالان را بہشت
 سر کشیدی بہ طلب گردم کردارنا بان یکہ بندہ در آفتاب یا دالان میں بوند
 کہ کردارنا سے دہری خرابی کشیدی کہ کردارنا دانی البکہ تہرچہ کشیدی کشیدی کشیدی
 یعنی ایسا و معنی بعد ازین بھی نظر سے گذرے کہ ہر زبان ہی معنی اس جگہ مناسب ہے

منہ میں بجائے اگر نیز سے تاخرا باقی روم کے اس طرح پر ہر اگر طبیعت انسان نگیرد
لیکن بطریق انسان مہتمم گردد چنانکہ اگر شخصہ خرا بات روم مہتمم صید اسم مفعول کا ہو
بمعنی تہمت نہادہ شدہ اور تہمت بضم اول و فتح ثانی و ثالث گمان بکار ناز مہتمم اور
بہار عجم میں لکھا ہے کہ یہ لفظ فارسیوں میں بسکون دوم اور ساتھ لفظ کردن و انداختن
و نہادن و زدن و بستن و کشیدن و برداشتن مستعمل از غیاث خرا بات جمع ہر
خرابہ کی بمعنی ویرانہ و مہجانیہ اور جو کہ شراب خانہ دیار اسلام میں اکثر مقام ویرانہ میں ہوتا ہے
لہذا مہجانیہ کو خرابہ کہتے ہیں از کشف علاوہ اسکے وہ مقام محل خرابی و ضرر ان عاقبت
ویربادی دین و ایمان و خان و مان ہر اس جہت سے بھی اگر اسکو خرابہ کہیے تو بجایہ ہر قولہ
نصیحت بر گزیری یعنی نادان کو اپنی صحبت میں اختیار کیا قولہ طلب کروم یعنی پوچھا میری
قولہ سہم و نہ یعنی نادانوں سے نہ مل قولہ ابلہ تر نباشی یعنی بمنطوق الصبیحۃ مؤثر احمق
صحبت کی تاثیر سے تو اور زیادہ احمق ہو جائیگا ترجمہ جو کوئی بدکاروں کی صحبت
میں اگرچہ بعد اسکے بدی انکی طبیعت کی اس شخص کے دل میں اثر نہ کرے مگر انکے فعل کی
تہمت میں وہ رسوا ہوئے یہاں تک کہ مثلاً کوئی متقی مہجانیہ میں جاوے واسطے نماز گزارے
منسوب ہووے ساتھ شراب خواری کے مشنومی خرون میں نام وہ اپنا لکھا دے
جو نادانوں کو صحبت میں بچھاوے یہ نادانوں نے مجھ کو کی نصیحت نہ مل نادان
بہر اسکی صحبت بڑے علامہ تو ہو جائے خیر اور نادان ہو حافت میں بڑا خسرت
حکمت حاصل نہ جنانکہ معلوم ست اگر طفلہ ہمارش گیر و جد و سنگ
برو کردن از متاعش بزیہ پیدا ما اگر درہ ہولناک پیش آید کہ جب
بلاک باشد و طفل آنجا بنادانی خواہد رفتن زبام از کفش و زنگ سلا
و دیگر مہیا وعت نکند کہ ہنگام درستی ملاطفت مذموم ست
گویند دشمن ملاطفت دوست نکر د بلکہ طبع زیادت کہت
قطعہ کہ سکیم لطف کند یا تو خاکیا لیش بایش و دیگر خلاف کہند
دو چشمش اگر خاک پشمن بلطف و اکرم یاد رشتہ خواہد

کہ زنگ خور و نگر و دیگر سیو مان پاک و حلو آہستگی و بردباری از منتخب
یعنی تاب و رنج تحمل بارگشتی جفاکشی از بران فرسنگ تیرک میل اور ہر میل چاہرگز اور
ہرگز چہد شہی جو ہاتھ بہر ہوتا ہی یعنی بارہ ہزار ہاتھ از بران فرسخ اسکی عربی فرسخ جمع قولہ ہر ہزار
ہیان ہزارند و درہ بتخفیف و تشدید کشادگی در میان دو کوہ از بران مطا و عست
فران برداری کرنا از منتخب و رشتی سختی و بد خلقی از غیاث ملاطفہ کیلک ساتھ نیکی کرنا
از منتخب مذہب و موم بد و زشت از غیاث اگر صیغہ امر کا ہو آگندہ سے بمعنی پُر کرنا
ترجمہ بردباری اونٹ کی جیسی ہو معلوم ہو کہ اگر ایک لڑکا اسکی نیکیل بکڑے اور
سو فرسخ لچا وے تو بھی اسکی فران برداری سے گردن نہ پھراوے لیکون اگر سہاڑ کا درہ
خوف ہلاکت سے بھراگے اوے اور لڑکا و مان نادانی سے چاہے کہ لچا وے ہمارا اسکی
ہاتھ سے چھک کر توڑا وے اور اس طرف جانیکورج نہ کرے اگر چہ کوئی اسکی بوٹی بوٹی
اڑا وے کیونکہ یہ بات مخفی نہیں سبکو معلوم ہو کہ سختی کے وقت نرمی مذموم ہو اور عقلا آگندہ
ہیں کہ دشمن دوستی و نیکی سے کبھی رام نہ ہو بلکہ عداوت میں طمع زیادہ کرے دشمنی اسکی کبھی
تمام نہ ہو قطعہ جو تجھ سے لطف نہ کرے اسکا خاک پا ہو جا پڑ کرے خلاف تو جھونک اسکی
و دونوں آنکھ میں خاک بکبھی نہ لطف و کریم کردشت خوبون پر نہ زنگ خوردہ ہو لو ہا بغیر
سورن پاک حکمت ہو کہ در پیش سخن دیگران افند تا مایہ فضلیش بدانشند
مایہ جلش شناسند قطعہ مذہد ہو دشمن جواب پائے اگر انگہ گز و سوال
گفتند کہ چہ برحق بود فراخ سخن پہ چکل و عویش بر محال کنند مایہ
معنی مقدار و دستگاہ و بنیاد از بران فصل افزونی و غلبہ کردن یکے بفضیلت از
منتخب و غیاث مایہ معنی مرتبہ و رتبہ و زبون و خوار از لطافت و غیاث فراخ سخن
بسیار گو و دیگر گوازیان عزیزی میں کٹار کہتے ہیں بنائے مشلتہ از مؤید الفضل و شکرستان
چکل بالفصح بمعنی گمان بردن و قیاس نمودن از غیاث محال بضم اول امر نابودنی جسکا
ہونا ممکن نہواز غیاث ترجمہ جو کوئی دوسروں کی بات میں جا پڑے یعنی دو شخص کی
اشناسی گفتگو میں قبل از اتمام سخن قطع کلام کر کے بغرض اظهار قیامت بول اسکی تاکہ لو

دستگاہ اسکے فضل و بلاغت کی جانب غلط سمجھا ہے سامعین ناظرین جبل و حماقت میں اسکو سمجھائیں
 قطعہ جو ہر عاقل بھی نہ دیوے جواب نہ کرے جب تک اس سے کوئی سوال نہ آیا وہ کہوے کہ خبر نہ
 اسکی باتوں پہ ہو گمان محال ہے حکمت ریشے درون جامہ و اسٹیم و شیخ زہد
 علیہ ہر روز سرسید کے کہ چون ست و نیر سید کے کہ ہر کجا سست و اسٹیم
 کہ از ان احتراز میکنند کہ ذکر ہر عضو کے روانہ شد و خرومند ان کشتہ
 ہر کہ سخن نسخہ از جواب بر نجد قطعہ تانیک ندانی کہ سخن علمین صواب است
 باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی ہر گراست سخن گوئی و در بندہائی ہر گراست
 در وقت و ہزار بندہائی ہر گراست و زخم فارسی جرح باضم و جراحت بالکے عربی
 گھاؤ ہندی عضو باضم اندام اور بالفتح خطا ہر از غیاث و بحر الجواہر و کشف و ہزار و پنج
 قولہ نسخہ و بر نجد بعض نسخہ میں بالعکس ہے یعنی نسخہ و بر نجد معنی دونوں کے ترجمہ میں
 لکھے جائینگے قولہ گراست الخ مطلب یہ کہ چھوٹھ بولنا نفوذ بالہ ہرگز جائز نہیں اگرچہ
 ایضا ضرر متصور ہو مگر بیگناہ کی رائی کے واسطے البتہ جائز ہو سکتا ہے لیکن چاہئے کلام اول
 کہنا کہ بظاہر چھوٹھ ہوا و فی الحقیقت سچ پس باب اول کی پہلی حکایت میں دروغ
 مصلحت آمیزہ از راستی فتنہ انگیز اس قول سے منافات نہیں رکھتا بلکہ آل دونوں کا
 ایک ہی ترجمہ ایک زخم مقام پوشیدہ میں زیر جامہ چھپائے رکھتا تھا میں میر
 پیر یعنی شیخ شہاب الدین سروردی خدا رحم کرے آپ ہر روز غنہ الملاقات مجھ سے پوچھتے
 کہ تیر از خرم اب کیسا ہو اور یہ نہ پوچھتے کہ کہاں ہر آخر میں نے سمجھا کہ حضرت اس جہت سے
 احتراز کرتے ہیں کہ پوچھنا اس مقام کا ناجائز ہے یعنی منافی طبع و مکروہ خاطر ہے لینا اندام نہانی کے
 نام کا اور عقلا کہتے ہیں کہ جو کوئی نہ کیگا سخن بنجیدہ بے شبہ ہوئیگا جواب سے رنجیدہ
 اور جو کوئی کہیگا کلام متین بھی نہوگا اسکے جواب سے ملول و غمگین قطعہ جب تک نہ سمجھنا کہ
 سخن تیرا ہر صائب پڑھنے کے لیے منہ نہ کہی کہو لانا بھائی بڑگو قید ہو چ پوچھنے سے پہلے
 اس چھوٹھ سے جو چھکو دلا دیوے رائی ہے حکمت دروغ گفتن بضرریت لازم
 سماد کہ اگر نیز جراحت و رست نشو و نشان بماند نہ پیشی کہ ہر گراست

یوسف علیہ السلام بدروغی کہ موسوم شد بر راست گفتن اعتماد
 نہیاند قال تل سولت لکم انفسکم امر قاطع کے را کہ عادت بود راستی
 خطائے رود در گزارند از و کہ و گرنامور شد بقول دروغ و دگر راست
 پاورند از و حضرت عربی کوب فارسی چوٹ بندی لائب بکسر زائے مجہ
 صیغہ اسم فاعل کا ہی مصدر اسکا لائب بفتح اور از و ب بالضم ہی باب نصیرت بمعنی چسپیدن
 پیچیدے از منتخب و کشف و غیاث قولہ ضربت لائب بفتح شفعہ میں ضربت لازم ہے لیکن
 محاورہ فصحاء عرب میں جو ضرب کہ زخم اسکا چنگا ہو گیا ہو اسکو ضرب لائب کہتے ہیں نہ
 ضربت لازم اور صراح میں لکھا ہی یقال صار الشی ضرب لائب و ہوا فصح میں لازم قولہ بماند
 اول صیغہ مضارع کا ہی النسخ میں ہے اور دوسرا بماند ماندن سے قولہ کہ اگر آہ کا وہ بیانہ ہر
 اور تا آخر فقرہ بیان ہے ضربت لائب کا نیز اس جگہ بھی نیز بمعنی بعد ازین مناسب جیسا کہ
 قبل اسکی حکمت ہر کہ بیدار نشیند میں تصریح اسکی برمان قاطع سے لکھی گئی موسوم
 نامزد و مشہور قولہ قال تل سولت لکم یہ آہ یہ اس جگہ سورہ یوسف میں واقع ہے ایک
 ابجد اسے سورہ کہ رکوع دوم میں جہاں یہ ذکر ہے کہ برادران حضرت یوسف جب حضرت کو
 کہتے ہیں ڈال کر عشا کے وقت اپنے والد ماجد کے پاس کرے روئے ہوئے آئے اور کہتے
 کہ اسے والد بزرگوار ہم سب آگے نکل گئے تھے اور یوسف کو اسے پاس چھوڑ گئے تھے
 اس اثنا میں بھیڑیا انکو کھا گیا اور آپ باور نہ کہینگے ہمارا کہنا اگرچہ ہم سچے ہیں اور لائے تھے
 انکے پیرا میں خون آلودہ کو تب حضرت یعقوب نے انکے جواب میں فرمایا تل سولت لکم انفسکم
 امر سولت صیغہ واحد مؤنث غائب کا ہی باب تفصیل سے مصدر اسکا تشویل امر
 اور تشویل بمعنی آراستن کا ہے و سوال کردن و خواستن بزبان و نیز آراستن شیطان
 گناہان را در نفس مردم و اقرا و سخن آرائی از غیاث و منتخب و مدار و کشف و فرہنگ حسین
 و طائف و کنز حاصل معنی ظاہر یہ کہ خواہش کی ہو تمہارے لیے تمہارے نفوس امام نے
 واسطے ایک کار عجیب کے اور تمہیں اور ترغیب کی ہو اور ایک مہم غریب کے یعنی تم چھو
 کہتے ہو کہ یوسف کو بھیڑیے نے کھایا بلکہ تمہیں خود انکو ہلاک کیا ہو دوسرے اس مقام پر جہاں

حضرت یوسفؑ نے ابن یاسین اپنے بھائی کو بسبب دزدی سپاہ نقرہ کے اپنے پاس رکھ لیا اور
 بھائیوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام سے یہ قصہ بظاہر کر کے کہا کہ آپ پوچھ لیوین اہل قریہ سے
 جہان ہم فردکش ہوئے تھے اور اہل قافلہ سے جنگے ساتھ ہم آئے ہیں اور ہم بے شک سیح ہیں
 تو پھر انکے جواب میں حضرت نے یہی فرمایا کہ بل سولت لکم الف کم امر اقصیر جمیل ہر چند بار دوم
 برادران حضرت یوسفؑ نے حال قید ہونے ابن یاسین کا سیح کہا لیکن بار اول جو انھوں نے صریح
 جھوٹھ کہا تھا بار دوم انکی سچی بات قابل اعتبار کے نہ رہی اور اس جگہ مراد آیہ ثانیہ ہی قولہ یکے را
 یعنی ہر یکے یا ہر کسے را راستی یعنی راست گوئی خطا بفتح گناہ کرنا اور راست نقیض
 صواب اور جو گناہ کہ بے ارادہ سرزد ہو اور باہمی جہد ہمزہ بھی آیا ہر از غیثات نامور مشہور
 و معروف قولہ و اگر راست یعنی اگر راست گوید یا اور بفتح واو اعتبار کرنا اور قبول کرنا
 یعنی تصدیق معنی لفظ کردن و افتادون وداشتن کے ساتھ از زبان و غیثات اللغات
 ترجمہ جھوٹھ بولنا پوری جوٹھ کے مشابہ ہو کہ اگر بعد اس کے زخم جنگا ہو جاوے تو بھی
 نشان زخم کارہ جاوے کیا تو نے کتب تفاسیر میں نہیں دیکھا کہ برادران حضرت یوسفؑ
 علیہ السلام جو ایک بار جھوٹھ بول کر جھوٹھے مشہور ہوئے بار دیگر انکے سیح کہنے پر اعتماد نہ رہا
 چنانچہ سورہ یوسف میں یہ آیہ قال بل سولت لکم الفکم امراد و مقام پر وارد ہو ترجمہ اسکا
 لغات کی شرح میں لکھا گیا قطعہ اگر سچے سے ہوئے سو و خطا نہ اسیر کرے کوئی
 کچھ اللغات یہ ہونا نامور جو کوئی جھوٹھ میں نہ باور ہو سچی بھی ایک اسکی بات حکمت
 اجل کائنات از روئے ظاہر آدمی ست و اذل موجودات سگ
 و بالفاق خردمندان سگ حق شناس بہ از آدمی نامسلس
 قطعہ سے رالقرہ ہرگز فراموش نہ گردد و زنی صد فو قیش تنگ
 و گر عمرے نوازی سفلہ را بہتر چیز سے آید با تو در جنگ اجل بختین
 و تشدید لام یعنی بزرگتر صیفہ اسے تفضیل کا ہر کائنات بمعنی موجودات و مخلوقات
 از کشف و غیثات اول بختین و تشدید لام بمعنی ذلیل تر سگ واسبہ واسبہ
 بکسر اول و سکون ثانی و باے موصدہ فارسی کلب و قضاہ بضم قاف و فتح ضاد و جہ

و عین مملہ عربی کتابہندی لیکن قضاہ سگ آبی کو کہتے ہیں نہ سگ شتی کو نوازی
اسمیں یاے خطاب ہو اور نوازی صیغہ امر کا ہے مصدر اسکا نواختن اور نوازدن دونوں
آیا ہے بمعنی خوش کردن و نوازش نمودن و بجز اور سانیدن از بران سفلہ بکسر اول
و سکون ثانی فرومایہ و کمینہ تحقیق اس لفظ کی سابق اس کتاب میں لکھی گئی تہ ترجمہ
بزرگترین مخلوقات حسب ظاہر آدمی ہو اور ذلیل ترین موجودات کتا لیکن اتفاق دانشمندان
سگ حق شناس بہتر ہو مردم ناساس سے قطع نہواک لقمہ کے کو فراموشی اگر سو بار بار سے
اسکو تو سگ پکینے پر جو کیجے مد تون لطف پکے بے شبہ ارنے بات پر خشک پ
مرزا جعفر علی فصیح نے مثنوی نان و سگ میں مضمون حدیث کیا خوب نظم کیا ہے مثنوی
خصلتیں ہوسن کی ہیں کہتے ہیں دس پڑ ہی یہ مضمون حدیث اسی ہوا ہوسن ایک خصلت
یہ کہ ہر شب زندہ دار پڑ شب کو کم سوتا ہو یہ نیکو شعار پڑ دوسری ہر یہ نہایت با وفا پ
جان سے آقا پڑ رہتا ہر فدا پڑ تیسری خصلت یہ ہر اس میں عجیب پڑ پیٹ پھر کھانا نہیں کھانا
غریب پڑ چار میں خصلت ہر اس حیوان کی صبر پڑ نفس پر اپنے سدا کرتا ہو جبر پڑ پانچویں
یہ خوہر قانع ہو کمال پڑ کھا کے لقمہ پھر نہیں کرتا سوال پڑ چھٹی کیا خوب اس حیوان میں خوش
صاف سینہ ہو نہیں ہو کینہ جو پڑ اسکو گد مارے کوئی اور پھر بلا سے پڑ دم ہلاتا مار کھا کر ڈھکا
آسے پڑ ساتویں یہ ہو کہ ہر بے خانمان پڑ نہ کہیں گھر ہو نہ رہنے کا مکان پڑ آٹھویں کرتا ہو
یہ اکثر کچکا پڑ باکیوں کو دوست رکھتا ہو خوار ہو نوان یہ لطیف بے مقدار ہو سب کی لکھن
مین ذلیل و خوار ہو پڑ دسویں بجز از مرگ یہ فرغندہ حال پڑ چھوڑ جاتا ہو نہ متروکہ نہ مال پڑ
دیدہ باطن اگر تو واکرے پڑ سگ کو بہتر آب سے سمجھا کرے پڑ سگ ہیں ہوں یہ وصف
اور تو بے نصیب پڑ حیف ہو تو سگ سے بدتر ہو نصیب پڑ کاش تو کتا ہی ہوتا ہو شغال
تجھ میں بھی ہوسن کے ہوتے دس خصال پڑ حکمت از نفس پرور بہروری بناید
و بے بہرہ سروری را نشاید مثنوی مکن رحم بر گاؤں بسیار خوار پڑ کہ نسبت
خسب ست بسیار خوار پڑ چو گاواری سے پایت فرہی پڑ چو خرشن
بجو بر کسان در دہی پڑ بہرہ سروری سے مراد ہو تحصیل علم دین مشین اور عبادت

خداوند مبین سروری و بزرگی از زبان خوار مصرع اول میں ماخوذ خوردن سے
 صیغہ امر کا ہے بمعنی اسے فاعل یعنی خوردہ اور مصرع ثانی میں بمعنی ذلیل و خوار غد غریب
 بمعنی خستہ یعنی سونے والا یعنی نسخہ میں مصرع ثانی لون ہو کہ کبید خوار است بسیار خوار
 و نون خوب ہیں قولہ چو کا والے یعنی موٹے بیل کی طرح اگر تجھ کو بھی فریبی منظور ہو تو بے تامل
 لوگوں کا ظلم بے غدر سمجھا کر از خیابان تر چم جو لوگ کہ نفس پرور ہیں ایسے ہوئے
 ہنر پروری اور جو بے ہنر ہیں وہ نہیں ہیں لائق سروری نتیجہ اسکا یہ کہ نہایت خوب ہے
 نفس کشی کہ اسی میں ہے خداوند تعالیٰ کی خوشی مشغولی نہ کر رحم تو بیل پر زینہا ہے
 سرکش بڑا جو ہے بسیار خوار ہے جو چاہے کہ فریب ہو مانع نہ ہوڑا اٹھا جو مردم تو کہ ہون کی طور
 فصیح ہے امیر المؤمنین سے یہ خبر ہے ایک عبا میں کرتے تھے حضرت بسیرہ دل کو اسکو اور
 تھے وہ جناب رات کو کرتے تھے اسکا فرشتہ خواب ہے ایک شب حضرت کے نیچے وہ عبا
 اہل خدمت نے پچھا دی تھی دوتا ہے صبح اٹھ کر خادموں سے یوں کہا کہ رات بھر میں خواب
 راحت میں رہا ہے ہو سکی شب کو نہ مجھے ہندگی ہے پھر عبا دہری بچھا ناست کبھی ہے رات بچھو
 بسکہ آسائش ہوئی ہے نفس کی تزیین و آرائش ہوئی ہے خطاب یا نفس مان لا اس
 رفر سے آگاہ ہوئے تابع فقر رسول اللہ ہوئے چاہتا ہوئے کہ ہو بھو لون کے بیچ ہے ڈھونڈتا ہے
 رخت دیبا و نیچے قائم و سنجاب کا طالب ہوا ہے نفس تیرا عقل پر غالب ہوا ہے بچھو کی درکا
 فرشتہ خواب نرم ہے کچھ بچھے اے حیاتی ہو شرم ہے مصطفیٰ ہون رنج میں راحت میں تو ہے
 کچھ بھی ہر انصاف اے بے آبرو ہے واسے تجھ حیف تیری زندگی ہے نفس کی تو کر رہا ہے پسندگی
 شام سے سوتا ہے اے آبرو ہے صبح تک کروٹ نہیں لیتا ہے تو ہے سچ بتا زندہ ہے تو یا مردہ ہے
 نشہ میں ہے جو ریاسم خوردہ ہے موت آئی یا کہ نیند آئی تجھے میں کون حافل کہ سودا کی ہے
 جب کوئی بولا تو ہے تو چونکتا ہے اٹھ کے کچھ کی طرح ہو بھونکتا ہے حکمت دراجیل اہل است
 کہ اے فرزند آدم اگر تو فکری دہمت مشغول شوی بے مال از من و اگر درویش
 کنت تنگدلی نشینی پس عداوت و کرم کجا دریاں و عبادت میں
 کشتابی قطعہ کہ اندر رہتے مغرور و غافل ہے کہ اندر تنگدلی نشینی خستہ و ریش

جو در سراسر احوال تائین است پند انهم کہ بحق بردار می از خویش انجیل
 بالکسر نام ہو کتاب کا جو حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام پر نازل ہوئی اور یہ لفظ معرب ہے
 انگلیوں کا بعد جذت وادونون قلب سکائی کیا در میان لام اور یا کے اور الف کو کسرہ دیا کیونکہ
 انجیل بالفتح کلام عرب میں نہیں آیا ہوا از غیاث قولہ مشغول آہ یعنی مجھ کو فراموش کر کے مال میں
 مشغول ہو تنگدل مخزون و غمگین قولہ نشینی یعنی بندہ کہ من بردار می مشغور و فریفتہ شدہ
 از مدار فریفتہ متاع دنیوی از حل اللغات لغتیں اسمیں یا سے خطاب ہو یعنی امی شخص بھی تو لغت
 میں بغور و غافل رہتا ہوا سراسر البفتح و تشدید شادی و فہم از منتخب لاجت و اسالیب از غیاث ضراحتی و گزندہ
 از غیاث حیرت انجیل میں یہ آیا ہو کہ ای بنی آدم اگر میں مجھ کو تو نگری دون تو مجھ کو تو فراموش کر کے
 مشغول ہوئے مال میں اور ہر وقت بحالت خواب و بیداری تو رہے اسی کے یاد و خیال میں اور
 اگر میں مجھ کو فقیر و محتاج کروں تو ناک سھون چڑھا کر تو پیٹھے تنگدل و خرب اور بول و غمگین پس
 شیرینی اور لذت میرے ذکر کی کہاں پادے اور میری عبادت کی طرف شیری طبیعت کب جاو
 قولہ کہ بھی تو گنج میں رہ جاے غافل کہ بھی ہو مجھ کو رنج تنگدستی پند و دون حال میں تیرا کہ
 یہ حال بہ عبادت کب کر لگا تو خدا کی حکمت ارادت بیچون یکے را از تخت نشانی
 فرود آرد و کے را در شکم باہی نیکو دایر و بیت وقت بہت خوش آن را
 کہ بود و کر تو متوئس پند و خود و بود اندر شکم حوت چو لوئس پند بیچون یعنی بیہوش
 مرا و ہوا اس سے خداوند ذوالجلال قولہ یکے را الخ مقصود حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام
 و علیہ السلام مجملًا حال انتزع ملک و سلطنت کتب تواریخ سے یوں معلوم ہوتا ہو کہ حضرت
 سلیمان علیہ السلام ایک بار شام کو اپنی انگوٹھی جرادہ نامے جاریہ کو حوالہ کر کے بیت الخلاء کو
 تشریف فرما ہوئے تھے صغیرہ بی غفرت کہ مدت سے گھات میں تھا بصورت حضرت سلیمان
 متمثل ہو کر ظاہر ہوا جرادہ نے انگشتی کیکر تخت سلطنت پر بیٹھا سب جن و انس اس
 ملعون کی اطاعت میں آئے جب حضرت بیت الخلاء سے فارغ ہو کر تشریف لائے اور اپنی
 انگشتی جرادہ سے مانگی بسبب اسکے کہ بقدرت الہی حضرت کی شکل و شمائل میں فی الجملہ
 تغیر کیا تھا جرادہ نے نہ پہچانا کہا کہ انگوٹھی میں نے مالک کے حوالہ کی تو کون ہو کہ میں نہیں پہچانتی

اس گفتگو میں حضرت کی نگاہ جو سر پر جا پڑی دیکھا کہ ایک شخص انہی صورت کا تخت پر بیٹھا ہے الغرض ایام انشراح سلطنت میں جس کسی سے حضرت فرماتے کہ میں مسلمان ہوں وہ نفوذِ بائد نسبتِ سفاہت کی طرف کرتا اتفاقاً ایک روز حضرت نبوی نے بحالتِ گرسنگی و تشنگی کسی بنی اسرائیل کے گھر جا کر زنجیر لائی ایک عورت گھر میں سے نکل آئی پوچھا کیا حاجت ہے حضرت نے فرمایا تو میری ضیافت کر کہ میں بھوکا ہوں ضعیف نے کہا میرا شوہر گھر میں نہیں ہے میرے باغ میں جا کر میوے کھاؤ اور پانی پیو میرا شوہر آوے تو شرط مہمانی بجالا دے حضرت باغ میں آکر کچھ میوہ کھا کر پانی پیکر خواب راحت میں گئے اس وقت ایک مار سیاہ یا بنی سے نکلا دیکھا کہ حضرت کے جسم مبارک پر کھپان بیٹھی ہیں بحکمِ الہی ایک شاخِ ریحان منہ میں لپیٹ کر گیس راں ہوا اس عرصہ میں ہلاک خانہ گھر میں زبانی اہلیہ کے حال و حال کا سنکر باغ میں آیا یہ حال عجیب دیکھ کر اپنی چود کو دکھایا پھر حضرت کو جگایا اور بہت دلداری کر کے اپنے گھر میں لایا اور کہانیہ منزلِ خاصہ آپ کی ہی اور ایک دختر جمیلہ رکھتا ہوں آرزو رکھتا ہوں کہ آپ کے عقد میں لاؤں حضرت سلیمان علیہ السلام نے قبول فرما کر اُس کے ساتھ نکاح کیا تین شبانہ روز اُس کے گھر میں رہ کر تیسرے روز رخصت ہوئے دریا کے کنارے جا کر ماہی گیری میں لگے یہاں تک کہ اُس بلا سے لگھانی سے نجات پائی تفصیل اس اجمال کی یہ کہ صحیحہ جنی چالیس روز تک تختِ سلطنت پر فرمانِ روا اور احکامِ خلافِ شرع جاری کرتا رہا اور بالتماسِ سائر شیاطین برویجر احکام نامشروع لگا لکھ کر اپنے سر پر اعلیٰ کے نیچے چھپاتا چنانچہ بعد وفات حضرت کے شیاطین نے بہر حضرت وہ فرخرفات نکال کر بنی آدم میں شائع کیا چنانچہ ذکر اس کا کلام اللہ میں باین عبارت موجود و اتبعوا ما تلو الشیاطین علی ملک سلیمان و ما کفر سلیمان و اکثر الشیاطین کفر و ایچلون الناس السحر جب اعیانِ نیک و اشرف بنی اسرائیل نے اطوار یہودہ صحیحہ جنی کے دیکھے تو دواستطاف الکشاف امر بہم کے اُس کے آگے تو ریت پڑھنے لگے وہ ملعون باستماع کلام الہی بے طاقت ہو کر تخت سے غائب ہوا اور انکشتی سلیمانی دریا میں ڈال دی اتفاقاً وہ انکو بھی ایک مچھلی نکل گئی اور اسی صیاد کے دام میں پھنسی جان حضرت تشریف رکھتے تھے القصہ باتفاق

و خداوند زیاد نے حضرت کی اہمیت میں نہ ہی پھیلی حالہ کی حضرت مچھلی لیکر تشریف لائے
 گھر میں تشریف لائے تو وہ جیسے فرمایا کہ اسکو کیا بکرو جب مچھلی کا پیٹ جاک کیا تو انکو بھی
 پایا دوست مبارک میں وہ بھی انکے ہی کے پیٹتے ہی تھلہ ملاؤ اٹھ جن دانش و وحش و طبع
 درجہ بر لسانی میں جمع ہوئے اس میں کیا اس سے منقول ہو کہ حضرت نبوی نے بعد جلوس حضرت
 سلطان معزود بن کو بیچ دیا وہ دیکھ کر تعجب نہ ہوا بلکہ فرمایا کہ دریا میں ڈبا دیا تو لہر سے لہر
 و مشتک ماہی شکیو دار مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں قصہ حضرت کا کتبہ کو الیخ سے
 پھر زنا جمال یون کہ بعد وفات حضرت سلیمان علیہ السلام بدست نکا نصیر کج خاندان میں
 ملاطفت نہی جب اس میں میں مخالفت و منازعت ہوئی تو لوگ اداقت نہ چاہا کہ ملک سلیمان
 اپنی تخت کا دست میں لاوین از انجھ یاد شاہ بنیوی نے شک کیشی کی یہودیوں کے ساتھ
 مقابلہ کیا آخر مظفر و مشہور ہو کہ اکثر فرزندوں کو اس سیر کے لیکل اس زمانہ میں ہر شاہ
 ایک پیغمبر بیعت ہوتا تھا جب حضرت یونس علیہ السلام اہل بنیوی پر بدعوت ہوئے اور قوم نے
 حضرت کی اطاعت نہ کی اور کفر و ضلالت پر مصر رہے تو حضرت نے فرمایا کہ اگر تم ایمان نہیں
 تو غریق میں تم پر عذاب الہی نازل ہوگا لیکن حضرت کا فرمانا کچھ اثر پذیر نہ ہوا چار حضرت نبوی
 اپنے اہل و عیال کو ہمراہ لیکر ایک پہاڑ پر تشریف فرما ہوئے اور چلتے وقت قوم سے کہا کہ
 اللہ اب یا تم کو بعد ثلاث ایام یعنی اسی قوم میں روز کے بعد تم پر عذاب الہی نازل ہوگا اس نشان
 جناب باری تعالیٰ سے حضرت جبریل کو مالک و فرخ کے پاس بھیجا اس حکم سے کہ بعد از ایک ہفت
 اٹھ جنم نبوی کے طرف روانہ کر جب ملائق حکم الہی مالک کا رہند ہوا اور نبیوی کے اطراف
 و جوانب کو تشریف جنم نے احاطہ کیا تو اہل شہر سرا سیمہ و متحیر ہو کر نادوم و پشیمان ہوئے ہر عین
 حضرت کی جستجو کی کہ آدین تو ہم سب ایمان لاوین میں نہ ہوا تب تمام قوم ایک ٹیکہ پر اکھڑ
 آسکے تل تو یہ سے موسوم ہوا مجمع ہو کر گریو بقراری میں مشغول ہوئے بعد چالیس روز کے اٹھ
 ملائکہ جناب باری نے حضرت جبریل کو حکم کیا کہ عذاب مرفع کرے بعد ترفع عذاب حضرت یونس
 اس گمان سے کہ شاید قوم مجھ کو پھر سناوین اور طرف مع اہل و عیال تشریف فرما ہوئے
 بیان تاکہ کہ ایک دریا کے کنارے پہنچے کہ ارہ کی گشتی میں بہت لوگ تھے ملاج نے عذر کیا

کہ جس کی گنجائش نہیں ہو سکتی لیکن اس کشتی میں دو بچے دوسری کشتی میں جو ابھی بچپن
 قدر مختصر حضرت اپنے اہل و عیال کو اس کشتی میں بٹھا کر خود مع دو بیٹوں کے بنظر آئے دوسری
 کشتی کے کھڑکے سے دیکھ کر جب کشتی آئی اور چاہا کہ اوپر چڑھیں ایک بیٹے کا پاؤں لڑکھڑایا تھا
 دریا میں ڈال دیا دوسرے فرزند کو پھیرا اٹھا کر لے بھاگا اور بار بار کھایا حضرت نے جانا کہ یہ بلا سے
 آسانی ہو اور بھی آفت آئی ہو راضی برضاے الہی ہو کر کشتی میں بیٹھے جب دریا میں پہنچے
 با مرقا و بیچون ایک بیکہ کشتی تھم گئی حضرت کے دل میں یہ بات جم گئی کہ اب اور آفت کا
 سامنا ہر لازم سپر ہر کی دونوں ہاتھ سے ٹھانسا ہو پھر فرمایا کہ ایک بندہ خداوند سے بھاگ کر
 اس کشتی میں آیا ہو جتنا کہ اسکو دریا میں نہراؤ گے بہت سے کشتی کو ہوسے حرکت کی مجال
 لوگوں نے پوچھا وہ کون ہے حضرت نے فرمایا میں ہوں سبب کہنے لگے اب میں بے شک
 پیغمبر خدا ہوں ہرگز نہ گرتے ایک جدا جناب نبوی نے فرمودے کہ کو فرمایا میں مرتبہ متواتر حضرت ہی کا
 نام پڑایا آخر کار حکم پروردگار ایک چھلی عظیم الجثہ دریا سے ہوئی نمودار ہر چند لوگوں کو جس
 عقیدت تھا ہر مہر انکار لیکن نظر ثبوت کردگار حضرت کو اپنے گرنے میں بہت تھا اظہار
 ہر کیف خود دریا میں کود پڑے چھلی نے الفور نگل گئی اور ایک طرف کو نکل گئی بروایت
 صحیح منقول ہے کہ خطاب الہی چھلی کو یہ ہوا تھا کہ خیر دار یونس کو اس طرح پر لگنا کہ کنسی عضو کو
 اسطریق سے پھینچ کر تیار میں سے اپنے پیغمبر کو تیار طعمہ نہیں کیا بلکہ تیرے شکم کو اسکا زناں کہتے ہیں
 چاہا کہ میں شبانہ روز حضرت یونس چھلی کے پیٹ میں رہوں و تبدیل کر دے اور لا الہ الا انت
 سبحانک انی كنت من الظالمین کہتے رہتے رسالہ اختیارات کیسے معلوم ہوتا ہو کہ ہم باہر کو
 حضرت چھلی کے پیٹ سے باہر آئے سبحان اللہ ایک تاریکی شب دوسری تاریکی دریا تیسری
 تاریکی شکم باہر ایسی ظلمات میں عبادت گزار تھے جناب کا کام تھا ہوش بکسہ نون چھین
 اسم فاعل کا کہنی بدم و آرام دہندہ از منہ تھب یونس ہر سہ حرکت نون بگر لقم نون افصح ہر
 از غیات و صراح و قاموس تر جمہ شد شہیت الہی حضرت سلیمان سے چھینے تخت شاہی
 اور حضرت یونس کو محفوظ رکھنے اندر شکم باہر بیست بندہ فوج جسے ذکر خدا ہی رہے ہوش
 جیسے شکم حوت میں ڈاکر رہے یونس حکمت اگر تلخ قہر رکشد ہی دلی سرور

و اگر غمزه لطف بچہ نماند بدان بہ نیکان در رساند قطعہ کہ مختصر خطاب فقر کن
 انبیا را حد جائے معذرت است پیرودہ از روئے لطف گو بردار پناہ کا شوق
 را امید معذرت است بدینی ما خود ہر نو سے بعضین نون و با اور آفرین ہمزہ ساکن
 بمعنی با سزا ایک جگہ سے طرف دوسری جگہ کے اسی معنی سے عرب کہتے ہیں یا نبی اللہ یعنی
 یا من خرج من مکہ الی المدینۃ اور نبو بمعنی علو و ارتفاع جو کہ مرتبہ نبی کا نسب مخلوقات سے
 ارفع و اعلیٰ ہے اسی جہت سے پیغمبر اس لقب سے لقب ہوئے اور یا خود ہر بنا کہ لغت میں
 بمعنی خبر دادن ہے نبی کہ صیغہ صفت شبکہا ہو پر وزن فعیل بمعنی اسم فاعل یعنی خبر دہندہ
 اور نبی عام ہے صاحب کتاب ہو یا نہ ہو اور رسول خاص ہے جو کہ صاحب کتاب ہو یا نہ ہو و غیاث
 و شرح نصاب ولی بمعنی دوست و صدیق و یاری دہندہ و متصرف و صاحب خداوند
 و بندہ نیک مقرب جناب حق تعالیٰ از غیاث غمزه مرثہ چشم اور یہ اصل میں عربی ہے
 مشتق غم سے بمعنی اشارہ کرنا اور بمعنی مرگان مشتق غمض سے بمعنی آنکھ بند کر لیتا لیکن
 اہل فارس بجائے ضا و معجمہ کے زائے معجمہ استعمال کرتے ہیں جیسے نفس کو نفس کہتے
 ہیں بنا علیہ غمض کو غمز کیا از مؤید معذرت عذر خواستنی از غیاث پیروار صیغہ
 امر کا ہے اس جگہ بمعنی مضارع یعنی بردار و مقصود قولہ پیرودہ از روئے لطف گو بردار
 یعنی امدت تعالیٰ جسوقت پیرودہ لطف کا اٹھا دیوے اور اپنے بندوں کو بنظر مہربانی
 دیکھے اشتیقا جمع ہے شقی کی بمعنی بد بختی از غیاث و مؤید کشف و صراح اس جگہ شقی
 بمعنی کافر مراد نہیں کیونکہ کفار یعنی مشرکان و قاتلان انبیا و اولیا کی نجات نہوگی و
 ملا عین محمد فی النار ہونگے معذرت بخشش ترجمہ جسوقت خداوند قہار تیغ
 قہر عرش معلیٰ پر کھینچے ہر ایک نبی و وصی مارے دہشت کے سر کھینچے اور جب لطف
 و عنایت سے انکے ملک جھپکا دے اشارہ کو ابرار کے مرتبہ پر پہنچا دے عین
 کہ ہے مختصرین کہ خطاب بقدر عذر کی جا نہو پیسہ کو پیر بر لطف جب کہ آوے خدا
 اشتیقا کو اس پر رحمت ہوئے حکمت ہر کہ بتاویں دنیا راہ صواب نہ گمرو
 پیسہ پیسہ کہ قہار آید قال اللہ تعالیٰ ولنذیقنہم من العذاب الماد

درون العذاب الا کبریت بندست خطاب به متران انکه بند
 چون بند و بند و نشنوی بند بند تا و پید ادب دنیا مرادی عذاب
 قوله بزرگوارند هر نگیرد یعنی اختیار نکند عذاب کربنا کند یقین بفتح لام
 وضم نون و کسر فال معجمه و سکون باقی تا و نشنوی بشد و مشتق صیغه جمع متکلم مع الفیر لام تاکید
 بانون تفسیر اثبات فعل مضارع مجهول بهم بضم با و سکون بهم ضمیر جمع مذکر راجع بطرف کفار
 قوله کند یقینم یعنی هر آنکه چکها و نکامین کفار کو عذاب ادنی یعنی عذاب دنیا مثل
 قتل و اسیری و غلامی عذاب اکبر یعنی قیامت کو جلاست جانا جهنم بین و امی خطاب
 به معنی عذاب قوله بندست الخ یعنی غصه و عتاب کربنا ثرون کا چھوٹون پر بند بزرگانہ
 ای جب و سبب شامت ایام بند نہ سنیں تب انکو عقیدہ کریں ترخیم
 جو کوئی باوجود عذاب دنیا کے متنبہ ہو کر راہ صواب نکرسے اختیار آخر کار وہ عقاب حق
 میں ہوئے گرفتار چنانچہ خداوند تعالیٰ فرما آہو جسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ جو لوگ
 ایمان نہیں لاتے ہر گز نہ پائے انکو چکھا وینگے ہم دنیا میں عذاب آسان مثل قتل
 و اسیری و غلامی اس پر بھی اگر متنبہ ہو کر ایمان نہ لائیں تو قیامت کو ہم انھیں جلاؤں
 پھر جلاؤں گے جن میں دوائی پلیٹ چھوٹون کو بڑے کریں نصیحت اور پند
 جب مابین نہ بند تب کریں انکو بند پند شیکہ بخشان حکایت و امثال
 پیشینان پند گیرند از ان پس کہ پیشینان بر واقعہ ایشان مثل زینب
 و زوان دست کو تہ کنند تا دست شان کو تہ کنند قطعہ نرود مرغ سوک
 دانہ فراز چون دگر مرغ بند اندر بند بند گیرند از مصائب دگران پند
 نگیرند و گیران پند بند نیک بخت سعادت مند امثال بفتح جمع ہر مثل کی
 مراد قصص بطریق تمثیل پیشینان انکے پیشینان پچھلے واقعہ سرگزشت
 ایشان ضمیر جمع ہر راجع بطرف پیشینان کو تہ مخفف کوتاہ کا ملا کہ معنی کریں
 دوسرا معنی قطع و بریدن فراز بفتح گستردن و کشادن و نزدیک پیش آمدن و بالا
 و بلندی و فراہم از مؤید قوله سو سے دانہ فراز یعنی جس جگہ دانے چھپیں یا جمع کیے ہوں

شریعہ سعادتمند دانشمند قصص و حکایات گزشتگان سنکر اپنے حق میں پند و نصیحت
 سے ہمیں اور اس پر عمل کرین قبل اس کے کہ آئینہ گمان آنکے حادثات اور واقعات گزشتہ کو
 ضرب المثل کرین جو سٹے بد معاشی باشندہ کہ پیچیدہ یعنی چوری سے باز نہ آویں چٹک
 کہ انکے ہاتھ کاٹے نہ جاویں قطع سے مرغ داننا چھٹک نہ دانے پر نہ دام میں مرغ جب
 کہ دیکھ بند بند سے دوسروں کے بند تو سیکو بہ دوسرے تجھ سے تاتہ سیکو بند
 حکمت آنرا کہ گوشش ارادت گران آفریدہ اند چون کند کہ نشود و آنرا
 کہ کند سعادت سے برود چہ کند نہ نزد قطعہ شب تاریک و شب تاب
 خدا سے تباد جو روز روشن ہو وین سعادت بزور بار و شب تاب
 تانہ بخش خدا سے بخشندہ بریانی از تو نیک نام کہ در داور نیست
 و زو نیست تو هیچ دست بالائے نیست آنرا کہ تورہ دہی کسی گم کند
 و آنرا کہ تو گم کنی کسی رہبر نیست از ارادت بمعنی خواستن از منتجب
 مصدر ہر باب افعال سے مادہ اسکار و د بالفتح ہی باب نصرین سے از صراح قولہ
 آنرا کہ گوشش ارادت گران آفریدہ از قول کنایہ ہر اس شخص سے جس کا گوشش دل
 بہر ہی پس بمصداق قولہ تعالیٰ ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و علی ابصارہم غشاۃ
 کیونکہ سن و فصاحت پر کان کرے گران و کفارسی یکم عربی ہر اسندی قولہ آفریدہ
 یعنی خداوند تعالیٰ آفریدہ است قولہ کند سعادت سے برد یعنی اللہ تعالیٰ جس کو کند سعادت
 گئے میں ڈال کر کہ چاہا جو قولہ شب تاریک الخ حاصل مطلب ظاہری یہ ہے کہ دو شب
 خدا اندھیری رات میں اس طرح دیکھتے ہیں جیسے کوئی روز روشن میں دیکھ لیکن اس
 معنی سے دوستان خدا کی کچھ خوبی نہ ملے کیونکہ چور جو دشمن خدا میں مشق ہم پرچا کر
 اندھیری رات میں مثل روز روشن کے بخوبی دیکھتے ہیں پس یہ تقریب من قبیل المبح
 تشبیہ بالذم تصور اور مطلب ظاہری شریفی کا یہ ہے کہ اندھیری رات میں صاف دیکھا
 زور بازو سے نہیں ہو سکتا جب تک کہ خدا سے رحم یہ سعادت عطا کرے اس شعر کا
 مفہوم یہ ہے کہ مشغول ہونے سے کم ہونے کیونکہ زور بازو کو اندھیری رات میں

دیکھتے ہیں کیا عطا فرمادے گا؟ متعلق ہو گا کہ سے باز دے کیا واسطہ مولف کے نزدیک مراد
 نسبت تارک سے راز نہان اور سعادت سے روشنی قلب و کشف اور بازو جو کندہ سے
 لکھتے تاکہ اس جگہ مقصود نہیں بلکہ معنی قوت و استعداد بھی آیا ہے چنانچہ نیاں میں مرقوم
 اور زور بازو سے ریاضت حاصل اور حاصل مطلب اس قطعہ کا یہ ہے کہ دوستان خدا کے قلوب پر
 راز نہان اس طرح ہی عیان جیسے راز تاجان کشف ہووے ان پر فرشتے سے عرش تک
 نہیں ہے تا آسمان اور یہ صفا فی قلب کی محض بقوت ریاضت حاصل ہوئی کہ ان
 جب تک کہ عطا نہ کرے یہ سعادت خداوند و جهان اگر جسم جس شخص کا گوش
 ارادت خدا ہی نے بہر اپیدا کیا کیا کرے کیونکر سے قوت سماعت کہان سے یاد
 اور جسکو کندہ سعادت کھینچے لیے جائے یعنی خداوند تعالیٰ اپنے کمال فضل و احسان
 کندہ سعادت گردن میں ڈال کر وہ کیا کرے کیونکر حضور میں نہ جاوے قطع
 اولیا کے دلوان یہ راز نہان ہی عیان جیسے روز خشنده و مرتبہ یہ معلوم
 محنت سے بتائے خشنده راعی شکوہ نہ خدا کا کرے ہی داور کون
 قدرت میں بتا تو اس سے ہی برتر کون جسکا ہو وہ مادی نہ ہو گراہ کبھی جسکو
 وہ بھلاوے اسکا ہو برتر کون حکمت گدا سے نیک انجام بہ از بادشاہ
 بد فرجام بدیت سے گز پیش شادمانی بری بہ از شادمانی کے پیش
 غم خوری بہ فرجام یعنی انجام ہو پیر نیک انجام بہتر ہی بادشاہ بد فرجام سے
 بدیت وہ غم اچھا ہو اچھے خوشی خوشی غم کے پہلے ہو از حد بری بہ حکمت
 زمین راز آسمان نثار ست و آسمان راز زمین عیار کل انار تیر
 سما فیہ بدیت گرت جوے من آمدنا ستر اوار بہ تو خوشی نیک خوشی
 از دست گذار بہ نثار بالکسر خنق و بالضم انچه ریزد اس جگہ دونوں
 درست مراد اس سے باران انا بالکسر آوند تیر شرح صلیفہ واحد ذکر فاسک اشات
 فعل مستقبل معروف باب تفعیل سے مصدر اسکا تیر شرح عربی تراویدن فارسی شکنا
 ہندی قولہ کل انار تیر شرح سما فیہ تیر جہ اسکا فارسی میں ہنر شرح از کوزہ بر و ہنر

شرح کلیہ سوال بارود

کہ دروست تر چہ زمین کو کہ آسمان سے ہوتا ہے گوہر باران و صولت اوبہا لکھن اسکے
 آسمان کو زمین سے جاتی ہے خاک و دھول اور حق و انصاف تو میرے کہ جس برتن میں جو
 رہتا ہے وہی ٹپکتا ہے حاصل نہیں ہوتی بلند ہمت عالی ظرف کی طرف سے مگر بڑائی اور
 سبب ہمت کم ظرف کی طرف سے مگر بڑائی ہیست بدی بچھتے کرے کہ کوئی ای بار بڑ تو بڑی
 نیکیاں ہست چھوڑ نہا رہ حکمت خداوند تبارک و تعالیٰ ہے ہمیں
 دے پوشش و ہمسایہ بے شمار دے خروش و شہریت نفوذ و بالید
 اگر خلق غیب دان اور سرکش کسے بجاں خود از دست کس نہا سید
 قولہ کسے بجاں خود الخ یعنی بصدق آیہ خلق الانسان اودا اور یہو حیبہ اوکان لابن آدم
 وادیان من الممال لا یثقی وادیان مال ولا یثقل آدم الا الکرب اور مضبوطی الانسان
 حریص لما منع جسکا حاصل مطلب یہ کہ یہ کہ کیا گیا انسان حرص میں مثل بلوچ کے جفا ہے
 ایک چارپایہ کا کہ حرص میں مدیم المثال ہو کبھی آسودہ نہیں ہوتا اور اگر میسر ہو میں واد
 بنی آدم کے دو جنگل سونے کے یا پاز مال تو باوجود اس قدر کثرت مال کے خواہش کرے
 تیسرے جنگل کی اور پیٹ آدمی کا نہیں پھرتا مگر خاک سے یعنی تادم ترک اسکے دل
 ملح نہیں جاتی اور انسان حرص میں ہر واسطے اس چیز کے جو منع کی گئی چنانچہ حضرت آدم
 علیہ السلام نے باوجود مخالفت جناب باری تعالیٰ کے شیطان بلوچ کا
 کہنے سے بہشت میں گھیرن کھا لیا خواجہ حافظ شیراز فرماتے ہیں سہ من ملاک بودم و
 فردوس برین جاہم بود آدم آورد درین دیر خراب آبادم اور نائب شیطان یعنی شیطان
 ہر مشرکے ساتھ تا ایام حیات موجود پناہ بخدا اگر جمیع انسان غیب دان یعنی ایک دوسرے
 مافی الضمیر اور کیفیت حال اور مقدار متاع و مال اور زنان صاحب جمال سے مطلع ہو
 تو امیر سے فقیر تک کوئی مارے فکر کے چہ نہ سوتا اور انتظام عالم کمال درہم و برہم ہوتا جناب تبارک و تعالیٰ
 علام الغیوب علی الاعلیٰ باوجودیکہ سب کے گناہ دیکھتا اور سب کے عیب جانتا ہے لیکن وہ ستار العیوب
 سب کے گناہ دیدہ و دانستہ چھپاتا ہے اور انسان بے دیکھ اور بے جانے دل سے جوڑ کر اور فرما
 ناحق عیب لگاتا ہے ہیست پناہ رب کی گر انسان غیب دان ہوتا ہے تو مارے فکر کے

کوئی نہ چین سے سوتا حکمت زرار معدن بجان کندن بد را بد و از دست
 بنجیل بجان کندن بر آید قطعہ و زمان بخورند و گوش دارند و گوشت
 امید بہ کہ خوردہ پڑوزے یعنی لکھام و دشمن پڑوز ماندہ و خاکسار
 مردہ پڑوز فارسی ظلا عربی سونا ہندی معدن عربی کان فارسی کھان ہندی
 قولہ بجان کندن بر آید بعضے نسخہ میں بجائے بر آید ہے اور بعضے میں صرف
 جان کندن صورت اول و ثالث میں یہ معنی کہ بنجیل کے ہاتھ سے مال بجا لے جان کندن
 یعنی اجتناب رکھ کر وقت مجبوری ہی نکلے یا جب اسکو قتل کریں اور صورت ثانی میں یہ معنی کہ
 بعد مرنے کے بھی بنجیل کے ہاتھ سے مال نہ نکلے چنانچہ بعضے لکھتے ہیں وقت مرنے کے روپہ اشرفی
 نکل گئے ہیں اور بعضوں نے وصیت کی ہے کہ مال کو قبر میں وقت دفن کے رکھ دینا و زمان
 جمع ہر دون کی یعنی دنی الطبع کہ مراد ہی بنجیل سے گوش و اشتیاق کنایہ ہے محافظت و نگہبانی
 کرنے سے از بہار عجم قولہ گویند امید بہ کہ خوردہ غرض بنجیل کی اس کہنے سے یہ کہ کھانے کی امید
 میں لذت روحانی ہو اور کھانے میں قوت جسمانی اور ان کے غدیہ پیوہ میں لذت روحانی کو
 قوت جسمانی و لذت زبانی پر ترجیح ہے قولہ روزے آہ یعنی ایک زایسا ہو گا کہ مال بنجیل کا
 غیروں کے کام آوے اور وہ متصرف ہوں قولہ خاک ار مردہ سروری لکھتا ہے کہ خاکسار
 مراد ہی صاحب درہم و دینار اور خاکسار میں سار بمعنی مانند یعنی شخص مردہ ایام زندگی میں
 مثل خاک تھا غرض یہ کہ بنجیل سیم و زر کو خاک میں چھپائے ہیں اور زمین مال بد فتنہ کی جگہ
 رہتی ہے اس سیم طرح بنجیل بھی مال کا نگہبان تھا اور صاحب خیابان لکھتا ہے کہ لفظ خاکسار بھی
 مقام روح میں استعمال ہوتا ہے بمعنی غریب و فانی اور کبھی مقام ذم میں بمعنی ذلیل و خوار اس جگہ
 معنی دوم مراد ہی مولکوت کے نزدیک دونوں معنی درست ہیں لیکن اگر خاکسار مردہ میں
 اضافت مقلوب سمجھ کر تقدیر مصرع کی یوں کریں کہ زرار ماندہ و مردہ خاک گشتہ تو معنی بنجیل
 پیدا ہوتے ہیں ترجیح سونے کی کان سے سننا ہے کہ اُس زمین کو کھودیں تو سونا نکلے
 اور بنجیل مر جاوے تو بھی اُس کے ہاتھ سے مال نہ نکلے قطعہ کشاکش زمین مال کے نگہبان
 کھاوین نہ کہیں امید بہتر مال انکار زمین سے تب اکھرے جب آپ گرین زمین کے اندر

حکمت ہے کہ برزیدستان نہ بخشاید بچورزبردستان گرفتار آمد متنبوی
 نہ ہر بازو کہ دروے قوتے ہست پیمردی عاجزان را بشکند و
 ضعیفان را ملن بر دل گزندے پیکہ در مانی بچورزور سندی ہترجمہ
 جو کوئی ظالم زبردستوں پر رحم نہ کرے اور ناحق ستاوے تو آخر کار زبردستوں کے ظلم میں خود
 ہوے گرفتار متنبوی نہ ہر شہر زور کو قدرت یہ ہووے پیکہ توڑے ہست دباڑ و عاچور
 ضعیفوں کے نہ دل کو دے تو ایذا پیکہ تو بھی جو ظالم میں پڑیگا پیکہ کابیت درویشے
 مناجات در میگفت یارب بریدان رحمت کن کہ بر نیکان خود
 رحمت کردہ کہ مرا ایشان را نیک آفریدہ قولہ در میگفت اس جگہ
 در زائد ہی ترجمہ ایک درویش مناجات میں یوں کہتا تھا کہ خداوند تعالیٰ
 بدو ین پر رحم کر کیونکہ نیکون پر اتنا ہی رحم کافی ہے کہ انکو نیک پیدا کیا حکمت عاقل
 خون خلاف در میان آید چہ و خون صلح بند لنگر بند کہ آنجا
 سلامت بر کنار است و اینجا خلاوت در میان لنگر لوہے کا ہوتا
 بشکل گرز جسکو رستی میں باندھ کر دریا میں ڈالتے ہیں جب اُسے زمین کو پکڑا جازر کی جاتا
 اور اس جگہ لنگر نہاد ان کنایہ ہی رہنے سے ترجمہ عاقل جہاں مخالفت و مخالفت دیکھ
 وہاں سے دور بھاگے اور جہاں مصالحت و موافقت دیکھے وہاں رہے سیکے آگے
 کیونکہ جیسے خلاف میں خیریت نہیں سلامت ہی دور میں اور مقام صلح میں خلاوت ہی
 قرب و حضور میں حکمت مقام راسہ شش ہے باید ولیکن سہ یک
 برے آید بیت ہزار بار چرا گاہ خوشتر از میدان؛ ولیکن
 اسب ندارد بدست خویش عنان؛ قولہ مقام راسہ شش الخ بقولہ
 بطریق تشبیہ ہر شہ بہ اسکا مقدر ہی مقام بضم اول و کسر رابع قمار بازی یعنی جواری
 سہ شش یعنی اٹھارہ سہ یک تین کانے میدان یعنی نخاس جہاں کھڑا
 دوڑا وین ہو کہ ندارد بدست خویش عنان یعنی بے اختیار ہی ترجمہ قمار باز کو اٹھارہ
 روٹے پینے چاہیے کہ اسکی بازی جیتے اور دائون ماتھ آوے اور اسکو تین کانے

پختہ ہیں کہ جس سے یازی ہار جاوے بیت ہزار بار چراگاہ چھا میدان سے ولک
 اتمہ میں رکھتا نہیں عنان کھوڑا: حکایت اول کیلکہ علم برجامہ کرد
 و انگشتی و دوست حب جمشید بود گفتندش حراز کدنت بحب
 وادی و فضیلت راست راست گفت راست راست راست راست
 راستی تمام ست قطعہ فریدون گفت نقاشان چہن را
 کہ پیرامون خرگاہش بدوزند: پیدان رانیک دارامی و ہشتیار
 کہ نیکان خود بزرگ و نیک روزانہ: علم جامہ و علم الثوب بیلکہ بر
 جامہ سے اندازند در وقت بافتن از کشف و علم بفتن: انشان و راست لشکر و
 نقش جامہ کہ کارزد و جزآن برجامہ کنند و راست و انچہ بر نیزہ بہ بندند از منتخب
 و غیاث جمشید بیایے مجہول و معروف دونوں درست بیٹا طہورث کا اہل
 اسکو منوشلخ کہتے ہیں پہلے اسکا نام جم تھا بمعنی بادشاہ بزرگ اور وجہ تسمیہ شید کی
 یہ ہر کہ جب وہ سیر عالم کرتا ہوا آذربایجان میں پہونچا بروز اول ماہ بدیسا لکھ تخت مرصع
 مقام بلند پر رکھوایا اور تاج مرصع سر پر رکھا کہ اس پر بیٹھا ہنگام طلوع آفتاب جو کرن
 سورج کی تخت و تاج پر پڑی شعاع اسکی ساتھ نہایت روشنی کے ظاہر ہوتی جو کہ بڑا
 پہلوی شعاع کو شید بالکسر کہتے ہیں لفظ شید کو لفظ جم بر اضافہ کیا بمعنی بادشاہ
 روشن تب سے جمشید مشہور ہوا اور اس روز جشن عظیم کیا اور اس روز کا نام
 نوروز رکھا اگر ساتھ لفظ خاتم و نگین واسپ و باد و آصف مابھی طیور اور امثال اسکی ہوں
 تو مراد ہی حضرت سلیمان علی نبینا و علیہ السلام سے مگر صاحب نان قاطع نے یہ معانی جمشید و شید
 لغت میں لکھے ہیں اور اگر ساتھ لفظ سد و آبنہ و آب حیوان اور امثال اسکی ہو تو مراد ہی سکندر سے اور اگر
 ساتھ جام و شراب بزم و جشن نوروز اور امثال اسکی ہو تو مراد ہی جمشید بادشاہ سے از غیاث و کشف و نور
 قولہ تمام ست یعنی کافی ہو اور دست چپ البتہ محتاج زینت کا ہے لہذا انگشتی آسمین ہینی گئی
 نقاشن بالفتح و تشدید قاف صورت گرد نگارندہ: دوز کشف پیرامون و گرداگرد و فارسی لکرا
 و جانب دور و حوالی عربی چارون طرف ہندی خرگاہ بروزن درگاہ نیمہ بزرگ

مدد راز بران اور صاحب غیاث الیفاث در شیدی و مدار و مویہ و سراج و کشف لکھتے ہیں
 کہ خرگاہ بالکسر بمعنی جاسے خوشی کیونکہ بالکسر زبان پہلوی بمعنی خوشی اور خرگاہ بمعنی خیمہ
 مناسبت مستعمل ہے کہ خیمہ بھی جاسے خوشی ہے بعد اسکے لکھتے ہیں کہ خرگاہ بمعنی کھانا
 کہ لفظ خرگاہ و خرگس میں ہوا و لفظ گاہ بمعنی خیمہ مطلق پس لفظ خرگاہ بالفتح بمعنی خیمہ کلان
 اور تحقیق یہ ہے کہ خرگاہ ساتھ فتح کے ہو موافق قیاس بمعنی جاسے بزرگ اور کسر خا سبب
 اگر اسیت فتح خا ہے کہ گدھے کو بھی کہتے ہیں انہی قولہ قولہ بد و زید یعنی نقاشان بد و زید
 اور مراد نقاش سے یہاں خیاط ہے کہ چکن اور گل بوٹے کپڑے پر بناتے ہیں از خیابان قولہ
 بد ان رائیکہ از الخ بدون سے مراد یہاں گنہگار ہیں اور نیک دار سے مراد یہ کہ عزیز و مکر
 کہ نیک روز نیک بمعنی خوب و بسیار اور روز کنایہ ہے ظاہر و آشکار اور روشن سے از بڑا
 بمعنی خوش ظاہر ترجمہ پہلے جس شخص نے نقش و نگار طلا کار کپڑے پر ایجاد کیا
 اور انگشتی بائیں ہاتھ میں ہوتی جہت بادشاہ تھا لوگوں نے پوچھا کیوں بائیں
 ہاتھ کو دی زینت حال آنکہ داہنے ہاتھ کو ہر فضیلت اُسے کہا دست راست کو زینت رہتی
 کافی ہے اور دست چپ البتہ محتاج زینت ہے لہذا میں نے انگشتی بائیں ہاتھ میں ہوتی
 قطعہ فریدون نے چکن دوزان چین سے پکا بوٹے نکالیں کہ خرگاہ بدون کو نیک
 امر مرد ہشیار ہے کہ نیکان خود بڑے ہیں صاحب جاہ و حکایت بزرگے را پر سید
 کہ چندین فضیلت کہ دست راست راست خاتم و انگشت چپ
 چرا نمیکند گفت ندانی کہ اہل فضیلت ہمیشہ محروم باشند بدست
 آنکہ خطا فرید و روزی و نخت یا فضیلت ہم بدست یا نخت یا قولہ
 دست راست راست بعض نسخہ میں ہر دست راست دارد خاتم بفتح نا اور بھی کہیں
 اور خیتام بیا اور خاتم بالفتح انگشتی خواتم جمع ختم انگشتی انگلی میں پہننا اور محمد خاتم الایمان
 بالفتح صلوات اللہ علیہ و علیہم اجمعین از صرح مختار فصحا کے عجم بفتح تا از غیاث و مدار و کشف و
 بہار عجم خاتم ختم تمام کرنا اور مکرنا اور خاتم بفتح تا انگشتی کیونکہ فاعل بفتح عین بمعنی باللفظ
 مستعمل جیسے عالم بمعنی بالعلم پس خاتم بمعنی ما ختم بہ اور وہ ہے انگشتی اور بمعنی انگشتی

بکستر تا بھی آیا ہو اور اطلاق خاتم کسور التا کا انگشتری پر ویسا ہی جیسا کہ قاطع و صارم کا اطلاق
سیف پر دلائی الحقیقت سیف قاطع نہیں بلکہ بالقطع بہ ہو اور قاطع سیف کا لفظ
ہو اور لفظ طبع بھی مجبئی مہربانی کے آیا ہو اور انھیں دونوں طریق سے طالع بفتح با سے مودہ
و کسر با سے مذکور یعنی انگشتری مستعمل ہو اور انور اسد اعزازی خط بالفتح و تشدید ط
بضم ہرہ و نصیب ر و زنی مجبئی رزق و مشاہیر ازیر بان تا انوار و سالیہ و خدمتگار از
کشف و مکتوبت بالفتح ہرہ و نصیب اور یہ لفظ عربی میں بھی آیا ہو اصل میں بخش تھیا
شین معجزہ کو سا تھو تا سے فوقانی کے بدل لایا از غیاث و ہر اہر و صحت و بہار عجم طالع ازیر بان
دولت از کشف اور صاحب صراح لکھتا ہو و ہو مترتب ہوخت بختیار اور صاحب مکتوبہ انضام
انعام عربی کے ذیل میں لکھتا ہو و ہو اعجمی کذا فی التاج اور بعض کہتے ہیں بخت و نصیب ایک ہی
اور بعضوں نے فرق کیا ہو نصیب کا اطلاق اس چیز پر جو کہ حاصل ہو چنانچہ کہتے ہیں نصیب
یصیب یعنی نصیب ہو جو ہو سیکے اور بخت کا اطلاق یافت اور یافت دونوں پر بخت
اعم ہو اور قول اول صحیح تر ہو کیونکہ لوگ کہتے ہیں ہمارے نصیب میں نہ تھا حاصل یہ کہ
بخت و نصیب اسکا نام ہو جو خداوند تعالیٰ نے مقدر کیا ہو جسکو ہندی میں بھاگ اور لہ
کہتے ہیں فضیلت درجہ بزرگ فضل و کمال اور خوبی میں اور وہ طاعت جو نہ نصیب ہو
نہ سنت ہو از مکتوبہ و صراح ترجمہ کسی بزرگ سے لوگوں نے پوچھا کہ باوجود اس قدر فضیلت
داہنے ماتھ کے جو کہ معلوم ہو یا بین ہاتھ میں انگوٹھی کیوں پنا کرتے ہیں فرمایا کیا تو نہیں جانتا
کہ اہل فضیلت ہمیشہ محروم رہتے ہیں بیت خالق علم و فضل و روزی و بخت
یا فضیلت عطا کرے یا بخت حکمت نصیب یا دشا مان مسلم کہے بہت
کہ بیم سزاوار دیا امید زر مشنوی موجد چہ دریا سے ریزی زرشن چہ
ہندی ہی نہیں برشش با امید و ہر اسش نہایت زکس پیرین نہایت
بنیاد توحید و لبس ہو موجد بالضم و حائے حملہ مشد کسور یعنی لگانہ پرست یعنی خدا کو
واحد جانے صیغہ اسم فاعل کا ہو باب تفعیل سے مصدر اسکا توحید ہو اور با صطلح اہل بلاق
وہ شخص جو مرتبہ یگانگی کو پہنچا ہو اور دلی سے چھوٹا ہو اور سب قبو و سے گزرا ہو اور نظر اسکی

سوا سے خداوند تعالیٰ کے سب سے سافط ہو کر کشت قو کہ چہ شمشیر ہندی لفظ شمشیر کو سافط
لفظ ہندی کے جو اکثر شاعرانہ استعمال کیا ہو وہ اس کی یہ کہ شمشیر ہندی از بس قاطع و بڑا ہونے
شہر جسے نصیب ت کرنا بادشاہ کو اس شخص کے واسطے زیبا ہو جو نہ دہشت سر کی برکے
نہ امید ز کی مثنوی موجد کے تو پاؤں پر کے زو یا کھینچ تو سر نہ تیغ دو سب سے نہ پیچ
رہا اس کو نہ پیش و پس با اسی پر ہی بنیاد توبہ و بس حکمت شاہ از یہ دفع شمشیر
و شہرہ برائے جو خواران و قاضی و صلوات جو سے طراران ہرگز دو خصم
سختی راضی پیش قاضی شروند قطعہ جو حق معاینہ بینی کہ ہے برانہ وادہ
بلطفت نہ کہ جنگ آوری و دلشکلی نہ خراج اگر نہ گزار دے بلطفت نفس
بقہر از دل شائد مرد سر مشکلی نہ شہر بکسر اول و سکون ثانی وہ جس کا بادشاہ
واسطے حراست شہر اور سیاست مردم کے شہر میں نصیب کرے عرف میں اس کو کو تو ال
کیتے ہیں اور افق اول غلط ہی از خیانت و قافوس و صراح و منتخب و مزیل الا قلاط و ہارچہم
خون خواران یعنی قاتلان طرار یا لفتح و تشدید را جبری کیسہ بوجہ بیب کہ ترا ہندی حل لغت
ہیں ہو کہ آستین و گریبان کیسیکا پھاڑے اور شارح فاضل لکھتا ہو کہ طرار عبارت ہے مرد
زبان آورے کہ بقوت ناطقہ حق و دستہ کا چھین کر متصرف ہو ہی معنی اس مقام پر مینا
از خدادان معاینہ مہر در ہی باب مفاصل سے معنی چشم خود دیکھنا قولہ شہر بیب ایداد
یعنی دنیا اسکا واجب ہی قولہ بلطفت یہ یعنی ادا ہے حق بڑی و لطافت بہتری نہ سافط لڑائی
اور دلشکلی کے قولہ بلطیف نفس یعنی برینا و رغبت قولہ مرد سر مشکلی یعنی دلہانہ و دستکا
شہر جسے بادشاہ مقرر ہو واسطے دفع سنگساروں کے اور کو تو ال واسطے گرفتاری اور
قلع و قلع خوشنواروں کے اور قاضی صلح جو ہی در میان طراروں اور عبادوں کے ہرگز تو نہ نہ
دیکھا ہو گا کہ دو خصم حق پر ہوں راضی سافط اس کے جاوین پیش قاضی قاضی قطعہ تو حق کیسیکا
نہ دانستہ رکھ خوشی سے دے نہ ہی کون نوبی کہ دیوے جنگ و دلشکلی نہ خراج گاؤں کا
اگر تو نہ دیکھا رغبت سے تو لینے باز دے عامل سوا سے سر مشکلی چکیت ہمہ کس را
و ندان بشرشی کند کرد و مگر قاضیان را کہ شمشیر ہی بیست قاضی کہ پر شوش

تجوردیج خیابان ثابت کند از بر توده خریده زار کند بالضم دلیر و قیض
 چنانچه کہتے ہیں یہ چھری کند ہی یعنی تیز نہیں ہو قولہ مگر قاضیان را کہ شیرینی کی یعنی شیرینی
 کند گرد اور صاحب خیابان اور شارح مشرقی کہتے ہیں کہ شیرینی عبارت ہے رشوت سے
 کہ موجب کندی دندان قاضی ہو قول اگرچہ نظر بہ بیت آئندہ شیرینی کہنا یہ رشوت ہے
 لیکن کند ہونا دانتوں کا شیرینی ہے میرے نزدیک غرض مصنف علیہ الرحمہ کی یہ دعا ہے کہ
 کہ ترشش چیز کھانے سے جو دانت کند ہو جائے ہیں دوسری چیز نہیں کھائی جاتی مگر کند
 ہو گیا اگر کھائی چیز کھتی ہی کوئی کھا دے بلکہ کلف کھا سکتا ہے علی ہذا القیاس قاضی ہے جب
 رشوت کھائی تو سوا رشوت کے دوسری چیز یعنی مال حلال اس سے کھایا یا سجا بیگا اور
 رشوت کے اسکو صبر نہ آویگا ترجمہ ہر شخص کا دانت ترشی سے کند ہوتا ہے مگر قاضیوں کا
 دانت شیرینی یعنی رشوت سے کند اور رشوت ستانی پر تیز و تند ہوتا ہے بلکہ
 رشوت میں اگر قاضی جی لین پانچ خیابان ثابت کریں دس تیرے لیے خریدہ زار چکے
 قحبہ پر از نالکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شخنے معزول از مردم از ارمی بلکہ
 جوان گوشہ نشین شیر مرد راہ خداست ہا کہ پیر خود نتواند ز گوشہ بزد
 بیست جو اسے سختی پائی باید کہ از رشوت پیر پیر و ہا کہ پیر سست رغبت
 خود آگست بر نیخیزد و قحبہ بالضم زن بدکار و فاحشہ ماخوذ ہو قحاب بالضم یعنی
 سرفہ و سعال جو کہ بدکاران و عریب مردم رکڑ کو آواز نیفر طلب کرتے تھے لہذا زانی فاحشہ
 بلقب قحبہ موسوم و معروف ہو میں از غیبات اللغات قحبہ و فاجرہ و زانیہ عربی زچکاک
 در کسپی فارسی چھنالی ہندی از منتخب و نفایس نالکاری یعنی زنا کاری کہتے
 یعنی ہتھیار لفظ عربی ہے اور ہندوستان میں جو بمعنی قصبہ مشہور ہے ظاہر ولایت
 میں مستعمل نہیں مگر کلام بلغز میں آگست مردی واقع از غیبات و ہار عجم ترجمہ
 چھنالی عورت پرانہ سالی میں زنا سے توبہ نہ کرے تو کیا کرے کہ اسکا کوئی پرسان حال
 نہیں اور شخنے معزول انداز سانی خلافت سے توبہ نہ کرے تو کیا کرے کہ اسکو توالی کا جا
 و جلال نہیں بلکہ بیست جوان گوشہ نشین شیر راہ حق کا ہے ہا کہ پیر گوشہ سے خود بھی اسٹھینے سکتا ہے

ہست اگر یہ چیز ہو چوش جوانی میں تو یہ بہتر ہے کہ بیرون کے تو اکت ضعیف سے خود اکت نہ ہونے
 حکایت حکیم نامور را پر سید مذ کہ چندین درخت نامور کہ خدای تعالیٰ
 آفریدہ ہست بلند و بر و بلند و چھک را آزاد بخواندہ اندگر سرور کہ شمر
 ندارد درین چہ حکمت ہست گفت ہر یک را فصلی سے ہست ہست و وقت
 معلوم کہ ہو جو آں تازہ اند و گاہے بعد م آں پڑ مردہ و سرور چھک
 ازین حکایت و ہمہ وقت خوش ہست و این ہست صفت آزادگان
 قطعہ برین کہ میگردد دل بند کہ وجہ ہے پس از خلیفہ خواہد گذشت
 در بغداد چگرت زدست براید چو نخل باش کہ ہم چورت زدست
 نیاید چو سرو باش آزاد چو ترومند پروازن شود ببار بار و صاحب لغت
 و معنی بنور دار و کامیاب از بران آزاد بے عیب و بے قید و مجرود خلاص شدہ و
 سخات یافتہ اور تحقیقین کے نزدیک وہ شخص جو تعلقات ظاہری و باطنی سے خلاص ہو
 از بران شمر و ثمرہ و حل و قہ کہ عربی بار و بر و سیوہ فارسی پھل ہندی قہ کہ فصلی صفت
 اکثر مشغول میں بجائے فصلی و خلیفہ ہر چند دخل یعنی آمد اور مراد اس سے سرسبزی
 و بر و مند ہی ہے لیکن صاحب بران قاطع نے لفظ آزادی کی تحقیق میں اسی حکایت کو
 نقل کیا ہے اور اس میں فصلی مرقوم مولف کے نزدیک بمقام دیگر بہار و خزان کے لفظ
 فصلی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مطلب بے لکھت حاصل ہوتا ہے اور لفظ دخل خالی
 لکھت و تاویل سے نہیں وجہ بالفتح و بالکسر و دونوں صحیح نام ایک دریا کا ہے کہ بغداد
 نیچے روانہ ہے از خیانت و قاتل و منتخب و بہار و خیم اور حجاز پرورد کو وجہ کہتے ہیں
 اور صاحب مؤید و مدار و کشن نے فقط بالکسر لکھا ہے خلیفہ کسی کے پیچھے آنے والا اور
 کسی کام میں قائم مقام کسی کا ہونے والا اور بادشاہ و ولیہ خلیفہ اصل میں خلیفہ ہر
 بروز ان تخیل یعنی پس آئندہ بعد اس کے بعد اس قاعدے کے کہ جب کسی حکم کو
 معنی و مدنی سے طرہ معنی اس کے نقل کریں تو اس کے آخر میں تے زیادہ کریں اور اس
 کے کو تاسے نقل کہتے ہیں خلیفہ کے آخر میں تاسے نقل زیادہ کی جیسا کہ کافیہ و شافعیہ

و فریاد میں زیادہ کی ہزار غیثات خلفاء جمع جیسے طریقت کی جمع طرفاء ہر از صلاح اور ملاح
صاحب شکرستان لکھتا ہے کہ خلیفہ لقب ہر سلاطین عباسیہ کا اسم ہے بعض
القاب المعظم باللہ اور المتوکل باللہ اور المقتضی بآثار اللہ اور المستغنی بنور اللہ اور
اسکے تمنا تو کہ برین کہ میگزد آہ یعنی بغداد میں جو پتھر گزرتی ہے بلول ہو کہ بعد خلیفہ کے
بشل دریا کے گزر جاگی نخل درخت خرقا قولہ جو نخل بائش کریم یعنی جسطرح درخت خرقا
یا اور اشجار میوہ دار کریم ہیں اور اسکے پھل سے لوگ بہرہ ور ہوتے ہیں تو بھی اس طرح فیض
اپنا جاری کر سرور بفتح اول سکون ثانی نام درخت کا ہے اسکی تین قسم ہیں
تفصیل ہر ایک کی باب پنجم کی بیسیویں حکایت قاضی بھلان میں لکھی گئی ہے وفاقہ کہ نورستہ ہو
اور شاخیں اسکی ہر طرف نکل ہوں از برمان تر چہ سہ ایک حکیم نامی سے گو کہ
یو چھو کہ لا کہ دن درخت نامور خدا نے پیدا کیے ہیں بلند و بارور کیو کہ آزاد کہنیں کہتے مگر
درخت سرور کو کہ نہ پھول رکھتا ہے نہ پتھر اس میں کیا حکمت ہے اسنے کہا کہ ہر درخت کے واسطے
سوم ہمارے ہیں ہر اور وقت خاص اسکا ہے کہ وہ معلوم ہے اسکے وجود یعنی فضل ہمارے کے آئے ہیں تازہ
گو یا از سر نو زردہ ہو کہ بھی اسکے عدم یعنی ہر قسم نگران اسکے آئے ہیں افسردہ و پشورہ ہوتے اور
سرور کو نہ ایام ہاری میں سرور ہونہ فضل نگران میں خیم یکساں ہے اسکے واسطے عید و عزم ہمیشہ رہتا
سرسبز اور خوش و خرم اور یہی ہے صفت آزادوں کی قیادت نہ بلول کہ بغداد میں تھے ایام ہر سال
گزر جائینگے خلیفہ کے بعد جو تیرے ماتھے سے نکلے گا ہر کریم فرشتے کے جو کریم سرور سائرہ از او پست
دو کس ہر روز و ہر روز یکے آنگہ داشت و خور و ویرا آنگہ داشت و نگر و قطعہ
کس نہ پیشہ خلیل فاضل ہر ایک نہ در عیب گفتش کو شہرہ و کریمے دو صد گنہ
وار و پیکر شمش عیب ہر فرد و شہرہ و شہرہ ہر باب تفصیل ہے یعنی ماندہ شدن افسوس خوردن اول
اسکا حسرت ہے یعنی دریغ و پشیمانی باب سیم سے تر چہ و شہرہ و شہرہ سے اور حسرت اپنے ساتھ لینگے کہ کہ
رکھا اور نہ کھایا دوسرے وہ کہ جانا و مل نکلیا کسی نہ نہ دیکھا ہوگا کہ فاضل نخل کی عیب گوئی میں کوئی کوشش
نکرے اور اپنی زبان کو بند کرے اور کریم و شہرہ اگر سیکڑوں عیب رکھتا ہو کریم اور سخی درخت کی
سب عیبوں کو چھپا دے مطلب یہ کہ نخل ایک ایسا عیب ہے کہ جسکو ہر از فضل و کمال

چھپانے سکین اور ایک سخاوت ایسا ہنر ہو کہ باوجود جاہل ہونے سخی کے اسکے ہزار عیون کو چھپا دے

خاتمۃ الکتاب

تمام شد کتاب گلستان والہ المستعان بتوفیق باری عزرا سمہ
درین جملہ چنانکہ رسم مؤلفان است از شعر مستقدان تلیف ترقی
بیت کہن خرقہ خویش پر استن بہ از جامہ عاریت خواہن
قولہ مستعان صیغہ اسم مفعول پر استعانت سے بمعنی مدد چاہا گیا باری ایک نام پر
بجملہ نود و نہ نام حق سبحانہ تعالیٰ کے تلیف ترقی لغت میں اسکے معنی ہیں جمع لانا اور
فراہم کرنا اور بمعنی درز جامہ و یونہی خرقہ گدڑی درویشوں کی اور جامہ متبرک
ترجمہ تمام ہوئی کتاب گلستان اور خدا سے تعالیٰ مدد چاہا گیا بتوفیق
باری تعالیٰ سے کہ برتر ہو نام اسکا اس جملہ یعنی اس کتاب گلستان میں جیسا کہ رسم
اور عادت مؤلفوں اور مصنفوں کی ہو کہ اپنی کتاب میں دوسرے کے کلام کو بطور
تفسیر اور تمثیل لاتے ہیں کتاب گلستان میں شعر مستقد میں سے کوئی پیوند نہیں
لگایا گیا پرانی گدڑی کو اپنی سنوارنا بہتر ہو جامہ عاریت چاہنے سے غالب
گفتار سعدی طرب انگیز است و طبیعت آمیز کو تہ نظران را بدین زبان طعن
در از کرد کہ مغز و باغ پیوہہ بیرون و دود چرایغ بیفانہہ خوردن
کار خردمندان نیست و لیکن بر اسے روشن صاحب دلائل
کہ روئے سخن در ایشان است پوشیدہ شائد کہ در موعظتہا
شانی در سلک عبارت کشیدہ است و داروئے تلخ طبیعت
بشمہ ظرافت بر آمیختہ تا طبع طول انسان از دولت قبول محروم نہ
الحمد للہ رب العالمین قولہ طبیعت بالکسر و حرف ثالث کہ با
سودہ ہر مفتوح یعنی مزاج و خوش طبعی و صلال ہونے کے از غیاست ظرافت
مفتوح و انانی و زریکی و خوش طبعی از مستحب و غیاست ترجمہ اکثر باتیں کی
خوش اسٹھانے والی ہیں اور خوش طبعی کی ملی ہوئی کوتہ نظرون کو اسکے ساتھ زبان

خاتمہ الطبع

نیسان باری ابر تائید رحمت باغبان حقیقی سے تازہ گلزار چاودید ہائے شگفتہ ہو کر
 اپنے ریاحین و گلہائے رنگارنگ کے رواج عطر بنی ریح افزا سے مشام جان گلچین
 گلشن معنی سراسے اخلاق و معرفت گوش کو مغیر و معطر کیا یعنی شرح بسیدہ حال المیزان
 گلستان حضرت مصطفیٰ الدین سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ کی اردو زبان عام فہم میں جسکا
 نام شرح گلستان مسمی بہ گلستانہ چنان ہے گوش الدعویٰ و غریب
 و شگوف شرح ہر حسین گلبنی تحقیقات معانی لغات کی بہ سند کتب متعارفہ
 معقبہ لغت جلوہ آرا ہر سب فنون فارسی کے قواعد صرف و نحو اور استعمال ہر لفظ کا
 مصداق و معنی کے ساتھ بطریق محاورہ اہل زبان اور عربی کے ضوابط ضروری کے
 گل کھلے ہیں یہ نادر گلشن بہار خیر و اور سوا اسکے خوبی قدرت و استعارات و کنایات
 وہ وہ چمن بہارین شگفتہ ہیں کہ جسکے دیکھنے سے دامن نگاہ مانند دامن گلچین کے
 چھو لوں سے بھر جاتا ہے یہ شرح بایہ یادگار ہر سراپا افتخار سخن فہان اولوالالبصار ہر
 شامی ہوا عطر و نشین اور قصص و حکایات بدیع و قطعات و رباعیات اور
 صنائع و تخیل کے قوسچان اللہ الیسی شرح اس جامعیت کے ساتھ نہیں ہوئی
 چنانچہ تصدیق اس مقال کی عند اللہ لا حظہ ناظرین ہر شکرین پر خود آشکار ہو جائیگی
 حاجت مشاطہ نسبت ارف سے دل آرام را بہ اسی شرح کا مصداق ہو جب کو افسر
 مرا تہ تحقیقات سے گلستانہ بند بہارستان علوم ابر مدار تازگی افزا سے چمنستان
 فنون نامی نگار خانہ حقائق صدر نشین چار باش فائق گلچین باغستان شرح بیانی
 گلشن فرماے بوستان نکتہ دانی بکلیل خوشنوا سے شاخسار استعارات و کنایات
 طوطی شکر خاں شکرستان گفتار شیرین عالم نبیل فاضل جلیل ہولوی ہر ذراقیں
 مرحوم نے بعنوان تازہ و بغیر اندازہ تصنیف فرما کر یادگار چھوڑا بالفضل ہر چو عہ
 بہارستان بلاغت کا بہترین نظم الطاف و توجہ ابر گہر بار دین پروری شجاب
 بایر ہر ذری تہو المکان رقیع الشان ناظم علی خاں صاحب تہذیب و ترقی

| | |
|--|--|
| <p>شرح گلستان ابرود</p> | <p>خاتمه الطبع مضافات ملک اودو... آبشاری... شکفته بودی... ریاض... گلستان</p> |
| <p>گلستان... خلعت کنور...</p> | <p>گلستان... خلعت کنور...</p> |
| <p>تحفه چون وحی آمد بر زمین از آسمان منشی قابل لیلی... لمعه از شمس بر پیشانی... از عراق و از عجم و از خطه هندوستان روز و شب و درودها... ختم کن این را بگو تاریخ شرح گلستان</p> | <p>مژده بر کاتب و بر سامعان ناظران و چه تحفه قدر این دانند کس این علم فیض او مشهور خلق و خلق او طاهر و خور بر کسی آمد فیضش گشت فوراً کاتب قدر او من و انتم داند دلی من هر چه هست قدر تو یک ذره و خورشید عالم هست</p> |
| <p>یا سمن شد منفعیل نسیرین... یکتر از... گلستان</p> | <p>طبع شد و طبع نامی... گلستان گلستان</p> |



ادب و ابیات اسکے مہنت شیخ فرید الدین عطار۔
نظم الکمالی - شرح قصیدہ بدایہ الامالی عربی زبان کا جسکی
شرح نظم فارسی حافظ محمد شمس رفیقی نے فرمائی۔
مثنوی نیم وصال - معرفت کے مذاق میں عمدہ

مثنوی ہج -
مثنوی شیخ بہلول - حکایات اندر آئینہ۔
حدیثہ حکیم سنائی - دوسری کتاب مذاق تصوف میں
سعدان ایچو اسپر محاسن اخلاق کا بیان مہنت
علا طرزی۔

انوار الہدیین - تصنیف ایچنان - مہنت
مولانا عبد الرحمن۔

اخلاق و تصوف اردو

جامع الاخلاق - ترجمہ اردو اخلاق جلالی ترجمہ مولوی
امانت اللہ۔

نکات احسانی - دو جلد میں ایک جلد میں نکات ایود
کا بیان دوسری میں نکات غامی کا مہنت مولوی حکیم
احسان علی وکیل۔

ذخیرہ سعادت - یہ بھائی بلاس شینگ کی وقفل
اول و آخر کا ترجمہ ہی تہذیب و اخلاق میں تہجہ لالہ
لال بی کا کوروی۔

انوار الہدیین ترجمہ مجمع البحرین کہ مہنت شاہزادہ داراشکو
تصوف میں ہی۔

مستور المعاش - طریقہ آنوری معاش مولفہ و ترجمہ
جان ماہ کوکس لیتی صاحب۔

واسرہ علم - حصہ اول انگریزی سے چھ مہنت مولانا مرتبہ

مولوی محمد کریم بخش ریشتی۔
مقصود الصبیان - ترجمہ مولفہ بیوتی ہائے شہر معلومات
تعلقہ علم تواریخ و جغرافیہ وغیرہ بہتر قسم قصیدہ واقعہ - اسے
درگا پر سادہ۔

گلشن خیریت - حکایات و کچھ سبب و مرقوب مہنت
سید غلام حیدر خان اکبر دستانت۔

کیمیاسے حکمت - حصہ اول از لفظ علم و آداب و انہماک
سے کے نواریہ کی کمیہ کا مہنت مولوی ابو الہدیہ
میر حسن۔

سیرۃ تحقیقہ - اندر و فصاحت و اسطے اصلاح نفس کے
مہنت حسن کلہن۔

بانع ارم - مہنت شمس و مہنت مولوی روم
مولفہ مولوی شاہ مستمان۔

چشمہ فیض - ترجمہ ہند نامہ و طار تہ ترجمہ عبد الحق خان
گلہ پشہ اخلاق - معروف بہ لایفہ ہر گوشت مہنت
بابو ہر گوشت ہدایت رئیس مقام کوئل علی گڑھ مہنت کلہن
وکیل عدالت دیوانی اگرہ۔

اخلاق سروری - مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔
گلشن سروری - نظم میں تہذیب و اخلاق کا بیان
مولفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔

سرور حیدری - رسالہ اعتقاد یہ مولفہ سید
غلام حیدر خان بہادر۔

تہذیب احسانی - در تہذیب اخلاق انسانی
مولفہ حکیم احسان علی۔

344



MUSLIM UNIVERSITY LIBRARY
ALIGARH.

This book is due on the date last stamped. An over-due charge of one anna will be charged for each day the book is kept over time.

344

1911

